تاریخ طبری

www.KitaboSunnat.com

حصّہ دوم

خلافتِ راشدہ

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر طبریؒ
مترجمہ: سید محمد ابراہیم۔ ایم۔ اے

نفیس اکیڈمی ○ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصّہ دوم

خلافتِ راشدہ

حصّہ اوّل

سنہ ۱۰ھ تا سنہ ۱۶ھ

جس میں عہد صدیقی کا مکمل دورِ خلافت اور عہد فاروقی کے ابتدائی دور (سنہ ۱۶ھ) کے مفصل حالات، فتنہ زکوٰۃ، فتنہ ارتداد کا قلع قمع جھوٹے مدعیانِ نبوت کی سرکوبی، مرتدوں سے جنگ، فتوحات عراق و شام اور جنگ یرموک کے مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عدل و انصاف اور نظامِ سلطنت کے حالات نہایت دل کش انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

تصنیف

علامہ ابی جعفر جریر الطبری (المتوفی سنہ ۳۱۰ھ)

ترجمہ

سید محمد ابراہیم ایم اے (ندوی)

سید رشید احمد ارشد ایم۔اے

لکچرار شعبۂ عربی کراچی یونیورسٹی

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور۔

م نمبر .....

نفیس اکیڈمی

بلاسس اسٹریٹ ـــــــ کراچی (پاکستان)

قیمت ۳۵ روپیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

953
ط ب ر ت

تاریخ الامم والملوک

مصنفہ علامہ ابن جریر الطبری کے حصہ دوم کا اُردو ترجمہ

جملہ حقوق اشاعت وطباعت وتصحیح وتبویب وترجمہ

بحق

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

مالک نفیس اکیڈیمی

بلاسس اسٹریٹ، کراچی محفوظ ہیں

www.KitaboSunnat.com

بہ اہتمام: ——— خالد اقبال گاہندری

اشاعت اوّل ——— نفیس اکیڈیمی کراچی ——— جون ۱۹۶۶ء

ٹیلی فون ——— ۲۳۲۹۵۶

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 01380

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس۔ کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ صدیق اکبرؓ

www.KitaboSunnat.com

از

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ طبری کا حصہ دوم خلافت راشدہ کے نام سے پیش خدمت ہے ــــ زیرِ نظر حصہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مکمل دورِ خلافت اور حضرت فاروق اعظمؓ کے ابتدائی دور کے تفصیلی حالات پر مشتمل ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا عہد بڑا ہی ہنگامہ خیز دور تھا۔ آپ ہی کے زمانے میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے عرب کو اپنی گرفت میں لے لیا اس کے ساتھ ہی منکرین زکوٰۃ نے بھی ملک بھر میں انتشار پھیلا دیا۔ اسی زمانے میں جھوٹے مدعیانِ نبوت نے بھی اپنا دعوٰی نبوت بڑے کروفر سے پیش کیا۔ اور عجیب و غریب الہامات کی بھرمار کر دی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے صرف دو سال کی قلیل مدت میں سب فتنوں پر قابو پا لیا۔ اور ملک میں امن و امان بحال کر کے فتوحات کا آغاز کیا۔ عہد صدیقی سے ہی اسلامی فتوحات کے سنہری دور کا آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ حضرت خالدؓ بن ولید عراق میں مشغولِ جہاد تھے کہ انھیں شام کے محاذ پر جانے کا حکم ملتا ہے۔ شام کا یہ سفر حضرت خالدؓ بن ولید کی زندگی کا غیر معمولی واقعہ ہے۔ ایک ہفتہ کا یہ طویل صحرائی سفر آپ نے اور آپ کے رفقاء نے بغیر پانی کے طے کیا۔ علامہ طبری نے مجاہدین کی مشکلات کا ذکر اس انداز سے تحریر کیا ہے۔ کہ پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بھی شریک سفر تھے۔ علامہ طبری نے حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبرؓ کے آغاز خلافت سے وفات تک کے تمام واقعات جزئیات کی حد تک بڑے خوبصورت انداز میں تحریر کئے ہیں۔ کہ اس عہد کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ خلافت صدیق اکبرؓ کا چھوٹے سے چھوٹا واقعہ بھی تحریر کیا گیا ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا دور بہت مختصر ہے۔ مگر اس مختصر دور میں بہت سے عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا کارنامہ فتنۂ ارتداد کا قلع قمع کرنا اور قرآن کریم کی تدوین ہے۔ ان دونوں کارناموں نے اسلام کو ہمیشہ کے لئے مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

علامہ طبری بہت بڑے محدث اور مفسر ہیں۔ اس لئے تبحر علمی کے ساتھ ساتھ ان کا ذہن اس غیر جانب داری کا آئینہ دار ہے۔ جو ایک مؤرخ کے لئے ضروری ہے۔ علامہ نے روایات کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اور اس پر جرح و تعدیل کا کام دوسرے اصحاب علم کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ تاریخ طبری سے بہتر اسلامی تاریخ کا ماخذ کسی زبان میں بھی موجود نہیں۔ بعض لوگ علامہ طبری کو شیعہ کہتے ہیں۔ علامہ طبری ہرگز شیعہ نہیں تھے۔ پہلے وہ عقائد کے لحاظ سے شافعی تھے۔ بعد میں وہ خود اہل سنت والجماعت کے مجتہد عالم ہوئے اور فرقہ جریریہ کی بنیاد ڈالی۔ جو کچھ مدت تک فرقہ جریرہ کے نام سے رائج رہا۔ اور اس کے عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے عین مطابق تھے۔

تاریخ طبری اسلام کے سنہری دور کی نہایت مفصل اور مستند تاریخ ہے۔

اس ضخیم تاریخ کی طباعت و اشاعت کا نظم کرنا اور وہ بھی اس زمانے میں جب کہ کاغذ نہ صرف گراں سے گراں تر ہو رہا ہے۔ بلکہ نایاب بھی ہے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ہمارے ادارے کے معاونین اور ذی علم تاجران کتب کی حوصلہ افزائی کا مرہون منت ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تاریخ کے قدردانوں کا تعاون مجھے ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اور میں انشاء اللہ تعالیٰ تاریخ کے تمام نایاب ماخذ یکے بعد دیگرے اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا رہوں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب ذیل ترتیب سے ہم تاریخ طبری کو نو حصوں میں پیش کر رہے ہیں :۔

تاریخ طبری (حصہ اوّل) سیرت النبیؐ ولادت رسولؐ سے وفات رسولؐ ۱۱ھ تک

ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم۔اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ دوم) خلافت راشدہ (حصہ اول) ۱۱ھ تا ۱۶ھ

ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم۔اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ سوم) خلافت راشدہ (حصہ دوم) ۱۲ھ تا ۴۰ھ شہادت حضرت علیؓ تک

ترجمہ سید رشید احمد ارشد ایم۔اے

تاریخ طبری (حصہ چہارم) امیر معاویہؓ سے شہادت حسینؓ تک ۴۱ھ تا ۶۶ھ

ترجمہ سید حیدر علی طباطبائی

تاریخ طبری (حصہ پنجم) اُموی دور حکومت ۶۷ھ تا ۹۹ھ

ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم۔اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ ششم) حضرت عمر بن عبدالعزیز تا مروان ثانی ۹۹ھ تا ۱۳۱ھ

ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم۔اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ ہفتم) عباسی دور حکومت ۱۳۲ھ تا ۱۷۰ھ

(خلیفہ ابوالعباس تا خلیفہ مہدی) ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم۔اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ ہشتم) ہارون الرشید اور اس کے جانشین ہارون الرشید تا واثق باللہ ۱۷۰ھ تا ۲۳۱ھ

ترجمہ سید محمد ابراہیم ایم اے (ندوی)

تاریخ طبری (حصہ نہم) خلافت بغداد کا دور انحطاط جعفر المتوکل تا المقتدر باللہ ۲۳۲ھ تا ۳۶۲ھ

ترجمہ علامہ عبداللہ العمادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری حصّہ دوم

خلافت راشدہ

باب ۱ ۲۷
حضرت ابوبکر صدیقؓ
انصار کا اجتماع ۲۷
سعد بن عبادہؓ کی تقریر ۲۷
دو امیر مقرر کرنے کی تجویز ۲۸
حضرت عمرؓ کا تقریر کرنے کا ارادہ ۲۹
حضرت ابوبکرؓ کی تقریر ۲۹
انصار کی مخالفت ۳۰
حضرت عمرؓ کی تقریر ۳۱
حباب بن المنذر کی دھمکی ۳۱
حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ۳۲
سعد بن عبادہؓ کی دھمکی ۳۳
حضرت عمرؓ کا سعدؓ کی بیعت پر اصرار ۳۳
عاصم بن خلیفہ کی روایت ۳۴
حضرت ابوبکر کا خطبہ ۳۴
جیش اسامہؓ کی روانگی کا حکم ۳۶
جیش اسامہؓ بھیجنے کی مخالفت ۳۷
حضرت ابوبکرؓ کا جیش اسامہؓ بھیجنے کا فیصلہ ۳۷
حضرت ابوبکرؓ کا مجاہدین کو خطاب ۳۸
حضرت اسامہؓ کو ہدایات ۳۹
حضرت اسامہؓ کا آبل پر حملہ ۳۹
باب ۲
مدعی نبوت اسود عنسی ۳۹
اہل یمن کا قبول اسلام ۴۰
شہر بن باذام ۴۰
امارت یمن پر عاملوں کا تقرر ۴۰
اسود عنسی کا خروج ۴۱
اہل یمن کی ہم نوائی ۴۲
قیس بن عبد یغوث ۴۳
اسود اور قیس بن عبد یغوث کی کشیدگی ۴۳
قیس بن لغوث کی طلبی ۴۴
قیس بن عبد یغوث کی اسود کو یقین دہانی ۴۴
اسود کے خلاف منصوبہ ۴۵
قیس بن عبد یغوث کو قتل کرنے کی دھمکی ۴۵
قیس بن عبد یغوث کی معافی ۴۶
اسود عنسی کی فیروز کو قتل کی دھمکی ۴۷
آزاد زوجہا اسود کا تعاون ۴۷
اسود عنسی کا قتل ۴۸
اسود عنسی کے قتل کا اعلان ۵۰
معاذ بن جبل کی امارت ۵۰
ابن عمرؓ کی روایت ۵۱
اسود عنسی کے متعلق فیروز کا بیان ۵۱
فیروز کی طلبی ۵۲
فیروز کے قتل کا ارادہ ۵۲
فیروز اور آزاد زوجہا اسود کی گفتگو ۵۳
آزاد زوجہا اسود کا فیروز کو پیغام ۵۳
فیروز کا اسود پر حملہ ۵۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسود عنسی کا خاتمہ ۵۴
اسود عنسی کے ہمراہیوں کا فرار ۵۵
رسول اللہ صلعم کی صحابہ کو بشارت ۵۵
اسود کے خروج کی مدت ۵۶
عہد صدیقیؓ کی پہلی خوش خبری ۵۶
رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آخری ہدیہ ۵۶
حضرت فاطمہؓ کی وفات ۵۶
حضرت فاطمہؓ کی تجہیز و تکفین ۵۶
حضرت عبداللہؓ بن ابی بکرؓ کا انتقال ۵۶
حضرت اسامہؓ کی واپسی ۵۷
باب ۳ ۵۸
فتنہ ارتداد و منکرین زکوٰۃ ۵۸
سنہ ۱۱ھ
مرتدین سے پہلی لڑائی ۵۸
مدعی نبوت طلیحہ اور قبیلہ غطفان ۵۸
باغیوں کی سرکوبی ۵۹
قبیلہ کلب میں ارتداد ۵۹
بنو قضاعہ پر اسامہؓ کی فوج کشی ۵۹
حضرت صدیقؓ کا زکوٰۃ کی وصولی پر اصرار ۶۰
مدینے پر حملے کا خطرہ ۶۰
مرتدین کا مدینے پر حملہ ۶۱
مسلمانوں کی پسپائی ۶۱
مرتدین پر مسلمانوں کا حملہ ۶۱
مرتدین کا تعاقب ۶۲
تین قبائلی سرداروں کی مدینہ میں آمد ۶۳
حضرت ابوبکرؓ کی روانگی ذی القصہ ۶۳
اہل الربذہ پر حملہ ۶۳
ابرق پر قبضہ ۶۴
بنی عبس اور بنی ذبیان کی شکست ۶۴
اسلامی فوجی دستوں کی روانگی ۶۴
مرتدین کے نام حضرت ابوبکرؓ کے خطوط ۶۵
امرائے عساکر کے نام حضرت ابوبکرؓ کا فرمان ۶۸
حضرت عدیؓ بن حاتم اور بنی طے ۶۹
بنی طے کی اطاعت ۷۰
بنی جدیلہ کی بیعت ۷۱
حضرت خالدؓ بن ولید کی روانگی ۷۱
عکاشہؓ بن محصن اور ثابت بن اقرم کی شہادت ۷۱
حضرت عدیؓ بن حاتم کی پیش کش ۷۱
حضرت خالدؓ بن ولید کی روانگی طے ۷۲
معرکہ بزاخہ ۷۲
بنی طے کا بنی قیس سے جنگ کرنے پر اصرار ۷۲
طلیحہ سے جنگ کا آغاز ۷۳
بنی فزارہ کا میدان جنگ سے فرار ۷۴
طلیحہ کا فرار ۷۴
مرتد قبائل کا قبول اسلام ۷۴
عہد رسالت میں طلیحہ پر حضرت ضرارؓ کی فوج کشی ۷۴
باب ۴ ۸۶
طلیحہ کے ہمراہیوں میں اضافہ ۷۵
بنی غطفان کی طلیحہ کی اطاعت ۷۵
منکرین زکوٰۃ قبائل کی باہمی مراجعت ۷۶
بنی عامر کا تذبذب ۷۶
فتنہ ارتداد کی وبا اور مسلمانوں کی پسپائی ۷۷
بنی عامر کا مطالبہ ۷۷
عیینہ بن حصن اور قرہ بن ہبیرہ کی گرفتاری ۷۸
عمر بن خالد کی گرفتاری ۷۸
ابو یعقوب سے حمید بن عبید کی روایت ۷۹
بنی اسد اور بنی قیس کا قبول اسلام ۷۹
طلیحہ کا قبول اسلام ۷۹
علقمہ بن علاثہ ۸۰
علقمہ بن علاثہ کا فرار اور اطاعت ۸۰
اہل بزاخہ کی اطاعت ۸۰
حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حضرت خالدؓ کا خط ۸۱
حضرت ابوبکرؓ کا حضرت خالد کے نام خط ۸۱
مجرموں کو سزائیں ۸۲
ام رسل سلمیٰ بنت ام قرفہ ۸۲
ام سلمیٰ کا خروج ۸۲
ام سلمیٰ کا قتل ۸۳
فجاۃ ایاس بن عبداللہ کا فریب ۸۳
فجاۃ ایاس کی عہد شکنی کی سزا ۸۳
ابو شجرہ بن عبدالعزیٰ ۸۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعیان نبوت سجاح و مسیلمہ کذاب
سنہ ۱۱ھ ۸۶
بنی تمیم کے عاملوں کا تقرر ۸۶
زبرقان بن بدر کی وفاداری ۸۷
سجاح بنت الحارث بن سوید ۸۷
سجاح کا اعلان نبوت ۸۸
وکیع اور مالک کی اطاعت ۸۸
سجاح کی پیش قدمی ۸۹
مقتولین کی دیت ۸۹
بذیل کی گرفتاری ۹۰
سجاح کی یمامہ پر فوج کشی ۹۰
سجاح کے لئے مسیلمہ کے تحائف ۹۰
سجاح کا مسیلمہ سے خطاب ۹۱
سجاح کی مسیلمہ سے خیمہ میں ملاقات ۹۱
سجاح اور مسیلمہ کی شادی ۹۲
سجاح کا مہر ۹۲
سجاح کی مراجعت جزیرہ ۹۳
سجاح کا قبول اسلام ۹۳
زبرقان اور اقرع ۹۳
وکیع اور سماعہ کی اطاعت ۹۴
حضرت خالدؓ کی بطاح کی جانب پیش قدمی ۹۴
انصار کا تعاون ۹۵
مالک بن نویرہ کا بنی یربوع کو مشورہ ۹۵
مالک بن نویرہ کی گرفتاری ۹۶
مالک اور اس کے ساتھیوں کا قتل ۹۶
حضرت خالدؓ کی اجتہادی غلطی ۹۶
حضرت خالدؓ کی برطرفی کا مطالبہ ۹۷
سوید کی روایت ۹۷
حضرت ابوبکرؓ کی فوجیوں کو ہدایت ۹۷
حضرت خالد بن ولید کی مراجعت مدینہ ۹۸
حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی شکست ۹۸
مسیلمہ کذاب اور حضرت جیلؓ کی لڑائی ۹۹
بدری صحابہؓ کی عظمت ۱۰۰
نہار الرجال ابن عنفوہ ۱۰۰
نہار الرجال کا بنی حنیفہ پر اثر ۱۰۱
یمامہ میں مسیلمہ کا حرم ۱۰۱
اہل یمامہ کی بنی اسد کے خلاف شکایت ۱۰۱
مسیلمہ کذاب کا الہامی انداز ۱۰۲
ام الہیثم اور مسیلمہ کذاب ۱۰۲
بنی حنیفہ کے نوزائدہ بچوں کو دعا ۱۰۳
مسیلمہ کی وجہ سے باغ کی تباہی ۱۰۳
طلحۃ المزی اور مسیلمہ کذاب ۱۰۴
مجاعہ بن مرارہ ۱۰۴
مجاعہ اور اسکے ہمراہیوں کی گرفتاری ۱۰۴
مجاعہ کے ہمراہیوں کا قتل ۱۰۵
حضرت ابوہریرہ کا رجال کے متعلق بیان ۱۰۵
مجاعہ بن مرارہ کی جاں بخشی ۱۰۶
جنگ عقربا ۱۰۶
رجال بن عنفوہ کی زیر قیادت ۱۰۷
مقدمۃ الجیش
رجال بن عنفوہ کا فتنہ ۱۰۷
رجال بن عنفوہ کا خاتمہ ۱۰۸
حضرت ثابتؓ بن قیس کی شہادت ۱۰۸
براء ابن مالک کی شجاعت ۱۰۹
مرتدین پر مسلمانوں کی یورش ۱۰۹
حضرت زیدؓ کی شہادت ۱۱۰
حضرت ثابتؓ کا حملہ ۱۱۰
حضرت ابوحذیفہؓ کی شہادت ۱۱۰
حضرت سالم بن عبداللہؓ علمبردار ۱۱۱
حضرت زید بن الخطاب کی شہادت ۱۱۱
اسلامی فوج کی قبیلہ وار صف بندی ۱۱۲
محکم کا قتل ۱۱۲
حضرت خالد بن ولید کا رجز ۱۱۲
مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کا ارشاد ۱۱۳
حضرت خالدؓ کا مسیلمہ پر حملہ ۱۱۳
حدیقۃ الموت ۱۱۴
حدیقۃ الموت کا محاصرہ ۱۱۴
مسیلمہ کذاب کا قتل ۱۱۵
مجاعہ بن مرارہ کی مصالحت کی پیشکش ۱۱۵
اغلب بن عامر بن حنیفہ کا فرار ۱۱۵
قلعوں کے محاصرہ کا اعلان ۱۱۶
مجاعہ بن مرارہ کی حکمت عملی ۱۱۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ یمامہ کے شہدائے کرام ۱۱۷
حضرت خالدؓ بن ولید اور مجاعہ کی مصالحت ۱۱۸
سلمہ بن عمیر الحنفی کی صلحنامہ سے مخالفت ۱۱۸
صلح نامہ ۱۱۹
بنی حنیفہ کیلئے حضرت ابوبکرؓ کا حکم ۱۱۹
سلمہ بن عمیر ۱۲۰
سلمہ بن عمیر کی خودکشی ۱۲۰
عرض اور قریہ کی مال غنیمت ۱۲۱
حضرت خالدؓ کا بنت مجاعہ سے نکاح ۱۲۱
حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بنی حنیفہ کا وفد ۱۲۱
باب ۵ ۱۲۲
مرتدین بحرین وعمان اور یمن ۱۲۲
سنہ ۱۱ھ ۱۲۲
حضرت علاءؓ بن الحضرمی کی روانگی بحرین ۱۲۲
جارودؓ بن المعلی ۱۲۲
بنو عبدالقیس کا قبول اسلام ۱۲۲
منذرؓ بن ساوی کی وفات ۱۲۳
وراثت کا مسئلہ ۱۲۳
بحرین میں ارتداد کی وبا ۱۲۴
منذر بن نعمان بن منذر کی امارت ۱۲۴
جُواثا کا محاصرہ ۱۲۵
ثمامہؓ بن اثال ۱۲۵
عکرمہؓ کی روانگی مہرہ ۱۲۵
سعد اور ربلی پر فوج کشی ۱۲۵
مقاعس اور ذہبلی قبائل کی بغاوت ۱۲۶
قیس بن عاصم کی اطاعت ۱۲۶
اونٹوں کی گمشدگی ۱۲۶
پانی کا چشمہ ۱۲۷
اونٹوں کی واپسی ۱۲۷
حضرت علاءؓ الحضرمی کی حطم پر فوجکشی ۱۲۸
عبداللہ بن حذف کی گرفتاری رہائی ۱۲۹
مسلمانوں کا حطم پر حملہ ۱۲۹
حطم کا خاتمہ ۱۳۰
الجبر پر قیس بن عاصم کا حملہ ۱۳۰
غرور بن سوید کا قبول اسلام ۱۳۰
مال غنیمت کی تقسیم ۱۳۰
مرتدین کا دارین میں اجتماع ۱۳۱
دارین پر فوج کشی ۱۳۱
دارین پر حملہ ۱۳۲
منافقین کی افواہیں ۱۳۲
حضرت ثمامہؓ بن اثال کی شہادت ۱۳۳
ہجری راہب کے قبول اسلام کی وجہ ۱۳۳
چشمہ جاری ہونے کا معجزہ ۱۳۴
بنی شیبان بن ثعلبہ کے لئے حکم ۱۳۴
سنین میں اختلاف ۱۳۵
اہل عمان کا ارتداد ۱۳۵
لقیط بن مالک الازدی ۱۳۵
حذیفہ اور عرفجہ کی عمان پر فوجکشی ۱۳۶
عکرمہؓ کو عمان پر فوج کشی کا حکم ۱۳۶
لقیط سے سرداروں کی علیحدگی ۱۳۷
ذیاد کا معرکہ ۱۳۷
عمان میں امن وامان ۱۳۸
اہل مہرہ واقعہ نجد کا انداد ۱۳۹
عکرمہؓ کی مہرہ پر فوج کشی ۱۳۹
معرکہ نجد ۱۳۹
مال غنیمت اور شخریت کی روانگی مدینہ ۱۴۰
مرتدین یمن ۱۴۰
یمن کے عامل ۱۴۰
یمن کے عاملوں کے خلاف بغاوت ۱۴۱
عمروؓ بن حزم اور خالدؓ بن سعید کی مراجعت مدینہ ۱۴۲
حضرت ابوبکرؓ کی روانگی ابرق ۱۴۱
اہل تہامہ کی سرکوبی ۱۴۲
شنوءۃ پر فوج کشی ۱۴۳
اخابث عک ۱۴۳
قبیلہ عک کی بغاوت وسرکوبی ۱۴۳
قبیلہ عک کے اخابث ۱۴۴
اہل نجران کا واقعہ ۱۴۴
اہل نجران کی تجدید معاہدہ کی درخواست ۱۴۴
جریرؓ بن عبداللہ کو جہاد کا حکم ۱۴۵
جریرؓ کی مراجعت نجران ۱۴۵
جبری بھرتی کا حکم ۱۴۶
حضرت ابوبکرؓ کا عتاب بن اسید کے [illegible]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل یمن کا دوسری مرتبہ ارتداد ۱۴۶
قیس بن عبد یغوث کا ارتداد ۱۴۶
ذی الکلاع کو ورغلانے کی کوشش ۱۴۷
قیس اور لہبی جماعت ۱۴۷
سازش کا انکشاف ۱۴۸
فیروز کا فرار ۱۴۸
حضرت ابوبکرؓ کو بغاوت صنعاء کی اطلاع ۱۴۹
ابناء کی جلا وطنی ۱۴۹
ابناء کی اہانت ۱۴۹
فیروز کی بنی عقیل اور قبیلہ عک سے مدد کی درخواست ۱۴۹
قیس کی شکست و فرار ۱۵۰
یوم الزرم ۱۵۰
فردہ کا بنی مراد پر تقرر ۱۵۱
عمرو بن معدی کا ارتداد ۱۵۱
عکرمہؓ کی ابین میں آمد ۱۵۱
قیس بن عبد یغوث اور عمرو بن معدی بن کرب میں کشیدگی ۱۵۲
طاہر اور مسروق کو صنعا جانے کا حکم ۱۵۲
عمرو بن عدی کرب اور خالدؓ بن اسید کی لڑائی ۱۵۲
قیس اور عمرو بن معدی کرب کی گرفتاری ۱۵۳
مفرور باغیوں کی تلاش ۱۵۳
قیس بن عبد یغوث کو معافی ۱۵۳
عمرو بن معدی کرب کی رہائی ۱۵۴
مفرور سرکشوں کی سرکوبی ۱۵۴
باب ۶ ۱۵۵
مرتدین حضرموت ۱۵۵
سنہ ۱۱ھ
زیادؓ بن لبید عامل حضرموت ۱۵۵
مہاجرؓ بن امیہ کا امارت کندہ پر تقرر ۱۵۵
اہل کندہ کا ارتداد ۱۵۶
حضرمیوں کا صدقات پہنچانے سے انکار ۱۵۶
عداء کی اونٹنی پر جھگڑا ۱۵۷
ابوالسمیط حارثہ کی مداخلت ۱۵۷
اہل ریاض کی جنگ کی تیاری ۱۵۸
زیاد کا اہل ریاض پر حملہ ۱۵۹
اہل ریاض کی شورش ۱۵۹
شرجیل بن السمیط کی مخالفت ۱۵۹
شرجیل بن السمط کا شب خون مارنے کا مشورہ ۱۶۰
زیاد بن لبید کا مرتدین پر شب خون ۱۶۰
مہاجر بن امیہ کی کندہ پر فوجکشی ۱۶۱
کندہ کی بستیوں پر مسلمانوں کی یورش ۱۶۱
مہاجر اور اہل کندہ کی جنگ ۱۶۲
عکرمہؓ کی بحرین میں آمد ۱۶۲
حضرت ابوبکرؓ کا اہل کندہ کے متعلق فرمان ۱۶۲
اشعث کی عکرمہ سے امان طلبی ۱۶۳
اشعث کی اطاعت ۱۶۳
بحیر کے محصورین کا انجام ۱۶۴
اشعث کی گرفتاری ۱۶۴
اشعث کی جاں بخشی کی درخواست ۱۶۵
اشعث کی ام فروہ بنت ابی قحافہ سے شادی ۱۶۵
عرب اسیروں کی رہائی ۱۶۶
بنت نعمان کے متعلق حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ ۱۶۶
بنت نعمان بن جون ۱۶۷
عرب قیدیوں کا زر فدیہ ۱۶۷
امارت یمن پر مہاجرین امیہ کا تقرر ۱۶۷
رسول اللہ صلعم کی شان میں گستاخی کی سزا ۱۶۸
سنہ ۱۱ھ کے متفرق واقعات ۱۶۹
باب ۷ ۱۷۰
فتوحات عراق
حضرت خالدؓ کو عراق جانے کا حکم ۱۷۰
حضرت خالدؓ کا ابن صلوبا کو امان نامہ ۱۷۰
قبیصہ بن ایاس کی جزیہ پر مصالحت ۱۷۱
عراق کا پہلا جزیہ ۱۷۱
مثنیٰ بن حارثہ ۱۷۲
مثنیٰ کو حضرت خالدؓ کی اطاعت کا حکم ۱۷۲
جابان اور مثنیٰ کی لڑائی ۱۷۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد اور عبدالمسیح کی گفتگو ۱۷۲
اہل حیرہ سے جزیہ پر مصالحت ۱۷۳
اہل مدائن کے نام حضرت خالد کا خط ۱۷۴
شعبی کی روایت ۱۷۴
جہاد میں مرتدین کی شمولیت کی مخالفت ۱۷۴
بلوہ میں اسلامی افواج کا اجتماع ۱۷۵
حضرت ابوبکرؓ کا مدائن پر حملہ کا حکم ۱۷۵
حضرت خالد کا ہرمز کے نام خط ۱۷۵
ہرمز کی پیش قدمی ۱۷۶
جنگ سلاسل ۱۷۷
ایرانیوں کا پانی پر قبضہ ۱۷۷
حضرت خالدؓ اور ہرمز کا مقابلہ ۱۷۷
مہرانی ٹوپی کا اعزاز ۱۷۸
ایرانیوں کی شکست و فرار ۱۷۸
مدینہ میں ہاتھیوں کی نمائش ۱۷۸
مثنیٰ کا ایرانیوں کا تعاقب ۱۷۹
حورث کے قلعہ کا محاصرہ ۱۷۹
کاشت کاروں کی بحالی ۱۷۹
جنگ نذار ۱۸۰
قارن کی نذار میں آمد ۱۸۰
شکست خوردہ سپاہ کا نذار میں اجتماع ۱۸۰
جنگ نذار ۱۸۰
ایرانی مقتولین کی تعداد ۱۸۱
جنگ نذار میں سوار کے حصہ میں اضافہ ۱۸۱
کاشت کاروں کو دعوت اسلام ۱۸۱
جنگ دلجہ ۱۸۲
انذرغر (اندرزگر) کی فوج کشی ۱۸۲
حضرت خالدؓ کی دجلہ کی جانب پیش قدمی ۱۸۳
جنگ دلجہ ۱۸۳
فتح کے بعد حضرت خالد کی تقریر ۱۸۳
کاشتکاروں سے حسن سلوک ۱۸۴
بکر بن وائل کے نصرانیوں کا قتل ۱۸۴
جنگ الیس ۱۸۴
عرب نصرانیوں کا ایرانیوں سے اتحاد ۱۸۴
بہمن جادویہ ۱۸۴
جابان کی روانگی ۱۸۵
عرب نصرانیوں کا الیس میں اجتماع ۱۸۵
جابان کے مشورہ کی مخالفت ۱۸۵
مالک بن قیس کا خاتمہ ۱۸۶
کھانے میں زہر ملانے کا مشورہ ۱۸۶
جنگ الیس ۱۸۶
خون کی نہر ۱۸۷
ایرانیوں کی شکست و فرار ۱۸۷
سفید روئیوں پر مسلمانوں کی حیرت ۱۸۷
نہر کی پن چکیاں ۱۸۸
جندل عجلی کو انعام ۱۸۸
ایرانی مقتولین کی تعداد ۱۸۸
انغیشیا کی فتح ۱۸۹
انغیشیا پر قبضہ ۱۸۹
حضرت خالدؓ کی تعریف ۱۸۹
جنگ مقرا اور فرات قلی باد ۱۹۰
آزاذبہ کی جنگی تیاری ۱۹۰
معرکہ مقر ۱۹۰
آزاذبہ کا فرار ۱۹۱
حیرہ کی فتح ۱۹۱
حیرہ کا محاصرہ ۱۹۱
اہل حیرہ کو ایک دن کی مہلت ۱۹۱
قصر ابیض پر حملہ ۱۹۱
حیرہ کے نمائندے ۱۹۲
عمرو بن عبدالمسیح ۱۹۳
عدی کا وفد ۱۹۳
عدی کے وفد کی جزیہ پر مصالحت ۱۹۳
حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں تحائف ۱۹۴
عمرو بن عبدالمسیح کی ذہانت ۱۹۴
حضرت خالدؓ کی زہر خورانی کا واقعہ ۱۹۵
کرامہ بنت عبدالمسیح کی حوالگی کی شرط ۱۹۵
اہل حیرہ سے معاہدہ ۱۹۶
حیرہ کی فتح ۱۹۶
جریر بن عبداللہ ۱۹۷
کرامہ بنت عبدالمسیح ۱۹۷
کرامہ بنت عبدالمسیح کا رفقاء ۱۹۸
شویل کی ہزار سے زیادہ خواتین سے بلا علمی ۱۹۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالدؓ کی نماز فتح ۱۹۸
حضرت خالدؓ کی یمنی تلوار ۱۹۹
صلوبا بن نسطونا کی مصالحت کی پیش کش ۱۹۹
معاہدہ کی تحریر ۱۹۹
حیرہ کے نواحی زمیندار ۲۰۰
زاذبہ بہیش اور صلوبا بن نسطونا سے معاہدہ ۲۰۰
عاملوں اور فوجی افسروں کا تقرر ۲۰۱
حضرت خالدؓ کے قاصد ۲۰۲
حضرت خالدؓ کا ملوک فارس کے نام خط ۲۰۳
حضرت خالدؓ کا خط بنام سرداران فارس ۲۰۳
خراج کی وصولی ۲۰۳
اہل فارس میں اختلاف ۲۰۳
عمال خراج کی وصولی کی رسید ۲۰۳
اہل حیرہ کے معاہدہ کی تقریر ۲۰۴
ایران کے شاہی خاندان میں ناچاقی ۲۰۴
حضرت عیاضؓ بن غنم کی علالت ۲۰۴
حضرت خالدؓ اور حضرت عیاضؓ کو احکامات ۲۰۴
سرحدات میں فوجی چوکیوں کا قیام ۲۰۵
حضرت خالدؓ سے عبداللہ بن وثیمہ کی شکایت ۲۰۶
انبار اور کلواذی کے واقعات ۲۰۷
انبار پر فوج کشی ۲۰۷
انبار کا محاصرہ ۲۰۷
جنگ ذات العیون ۲۰۷
مذبوحہ جانوروں کا پل ۲۰۸
شیرزاد کی روانگی ۲۰۸
اہل انبار کی عربی زبان سے واقفیت ۲۰۹
اہل بانقیا اور اہل بوازیج کی ثابت قدمی ۲۰۹
اہل سواد سے خراج پر مصالحت ۲۰۹
فتح عین التمر ۲۱۰
مہران بن بہرام چوبین ۲۱۰
مہران کی ایک چال ۲۱۰
عقہ بن ابی عقہ کی گرفتاری ۲۱۰
قلعہ عین التمر پر قبضہ ۲۱۱
عقہ اور عمرو بن صیفی کا قتل ۲۱۱
کینہ کے چالیس لڑکے ۲۱۱
فتح عین التمر ۲۱۲
دومۃ الجندل کا واقعہ ۲۱۳
حضرت خالدؓ کی روانگی دومۃ الجندل ۲۱۳
اکیدر بن عبدالملک کا قتل ۲۱۳
اہل دومہ سے لڑائی ۲۱۳
جودی اور دلیجہ کی گرفتاری و قتل ۲۱۴
بنی کلب کو امان ۲۱۴
حضرت خالدؓ کا دومہ میں قیام ۲۱۴
عجمیوں کے جزیرے کے نصرانیوں سے ساز باز ۲۱۵
مسلمانوں کی ناکہ بندی ۲۱۵
اسلامی فوجی دستوں کی روانگی ۲۱۵
حصید کی تسخیر ۲۱۶
قعقاع کا حصید پر حملہ ۲۱۶
ابولیلیٰ کی فنافس پر فوجکشی ۲۱۶
مصیخ بنی البرشاء ۲۱۷
مصیخ بنی البرشاء پر یورش ۲۱۷
حرقوس بن نعمان ۲۱۷
جریر اور لبید کا خونبہا ۲۱۷
حرقوس بن نعمان کا قتل ۲۱۸
الثنی اور الزمیل کا واقعہ ۲۱۹
ربیعہ بن بجیر پر شب خوں ۲۱۹
ہذیل اور عتاب پر شب خوں ۲۱۹
الرضاب پر قبضہ ۲۲۰
جنگ فراض ۲۲۰
حضرت خالدؓ کی روانگی فراض ۲۲۰
رومیوں اور ایرانیوں کی متحدہ فوج ۲۲۰
جنگ فراض ۲۲۱
حضرت خالدؓ کا فراض میں قیام ۲۲۱
حضرت خالدؓ کی فریضہ حج کی ادائیگی ۲۲۱
حضرت خالدؓ کو شام کی مہم پر جانے کا حکم ۲۲۲
عجمی باندیاں اور غلام ۲۲۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ھ کے متفرق واقعات	۲۲۳	کو احکامات	۲۲۹	جنگ کا آغاز	۲۳۹
امیر حج کے بارے میں اختلاف	۲۲۳	حضرت ابوبکرؓ کا جہاد پر خطبہ	۲۲۹	مدینہ کا قاصد	۲۳۹
ابو رجزہ نیرد کی روایت	۲۲۴	رضاکار مجاہدین کے دستوں کی روانگی	۲۳۰	حضرت خالد اور جرجہ	۲۳۹
باب ۵	۲۲۵	خالد بن سعید کی پیش قدمی	۲۳۰	حضرت خالد کی تلوار سے متعلق سوال	۲۴۰
فتوحات شام	۲۲۵	بابان کا محاصرہ	۲۳۰	سیف اللہ کا لقب	۲۴۰
۱۳ھ		شرجیل کی مدینہ میں آمد	۲۳۰	جرجہ کو دعوت اسلام	۲۴۰
مسلمانوں کی شام پر فوجکشی	۲۲۵	جہاد شام کیلئے مختلف فوجی دستے	۲۳۱	جرجہ کے اسلام سے متعلق سوالات	۲۴۱
خالد بن سعید کی معزولی	۲۲۵	خالد بن سعید کو معافی	۲۳۲	جرجہ کا قبول اسلام	۲۴۱
خالد بن سعید کے ریشمی لباس پر اعتراض	۲۲۶	ہرقل کی غیر معمولی جنگی تیاری	۲۳۲	جرجہ کی شہادت	۲۴۱
		یرموک میں جمع ہونے کا فیصلہ	۲۳۲	رومیوں کی پسپائی	۲۴۲
خالد بن سعید کا یمن کے امدادی دستے پر تقرر	۲۲۶	حضرت ابوبکرؓ کی ہدایت	۲۳۲	واقوصہ کی گھاٹی	۲۴۲
		رومیوں کا واقوصہ میں اجتماع	۲۳۳	رومی سرداروں کا قتل	۲۴۳
خالد بن سعید کو یمن میں قیام کا حکم	۲۲۷	حضرت خالد کی جہاد شام میں شرکت	۲۳۳	چار سو مسلمانوں کی شہادت پر	۲۴۳
		حضرت خالد اور بابان کی جنگ	۲۳۴	بیعت	
خالد بن سعید کی ثلث کی جانب پیش قدمی	۲۲۷	رومی سپاہ کی تعداد	۲۳۴	عکرمہ بن ابی جہل کی شہادت	۲۴۳
		جنگ یرموک	۲۳۵	جنگ یرموک میں مسلم خواتین کی شرکت	۲۴۴
بابان پادری اور خالد بن سعید کی لڑائی	۲۲۷	حضرت خالد کا امرائے اسلام کو مشورہ	۲۳۵		
		خود مختار مسلم امراء	۲۳۵	اشتر کے متعلق ارطاۃ کی روایت	۲۴۴
جیش البدال	۲۲۷	رومیوں کی کمک	۲۳۶	زخمی مسلمان اور شہداء کی تعداد	۲۴۴
عمرو بن العاص کا امارت عمان پر تقرر	۲۲۸	حضرت خالد کا امراء سے خطاب	۲۳۶	حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا اعلان	۲۴۵
عمرو بن العاص کو جہاد شام میں شرکت کی دعوت	۲۲۸	حضرت خالد بن ولید کی رائے	۲۳۶	ہرقل کا مشورہ	۲۴۵
		حضرت خالد کی رائے سے اتفاق	۲۳۷	ہرقل کا جنگ نہ کرنے پر امراء	۲۴۵
ولید بن عقبہ کی جہاد کے لئے طلبی	۲۲۸	اسلامی سپاہ کی نئی ترتیب	۲۳۷	اہل دربار کی مخالفت	۲۴۶
حضرت ابوبکرؓ کی نصیحت	۲۲۹	ایک ہزار صحابہ کی شرکت	۲۳۸	مسلمانوں کا وفد اور رومی سپہ سالار	۲۴۶
عمرو بن العاص اور خالد بن سعید	۲۲۹	حضرت خالد کا زخمی گھوڑا	۲۳۹	نذارق کی گرفتاری و قتل	۲۴۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالہامہ کی طلایہ گردی کی مہم ۲۴۷
قبات کا اپنے استاد کے متعلق بیان ۲۴۸
قبات کی استاد سے ملاقات ۲۴۸
مروان بن حکم کا قباث سے استفسار ۲۴۹
یزید بن ابی سفیان کی روانگی تبوکیہ ۲۴۹
شرحبیلؓ بن حسنہ کی روانگی ۲۵۰
علاقہ شام کی پہلی صلح ۲۵۰
مرج الصفر کا واقعہ ۲۵۰
حضرت خالد بن ولید کی فتوحات ۲۵۱
حضرت خالد کے نام تہنیتہ آمیز فرمان ۲۵۱
عراق کی جنگوں کی اہمیت ۲۵۲
ابن خالد بن سعید کی شہادت ۲۵۲
رومی حملوں کا استیصال ۲۵۲
حضرت خالد کا رومیوں کا عقب ۲۵۳
میں پہنچنے کا فیصلہ
حضرت خالد کا مجاہدین سے خطاب ۲۵۳
مجاہدین کی سواکو روانگی ۲۵۴
پانی کی تلاش ۲۵۴
مسلمانوں کا میسخ پر حملہ ۲۵۵
موسیٰ پر فوج کشی ۲۵۵
مثنیٰ بن حارثہ کی جانشینی ۲۵۶
جہاد شام کے لئے صحابہ کا انتخاب ۲۵۶
عراقی چوکیوں پر تجربہ کار ۲۵۷
مجاہدین کا تقرر
ہرمز جاذویہ کی پیش قدمی ۲۵۷
شہر بزار کا غرور ۲۵۷
مثنیٰ کا شہر بزار کو جواب ۲۵۷
جنگ بابل ۲۵۸
ہرمز کی شکست ۲۵۸
آزر میدخت کی جانشینی ۲۵۸
مثنیٰ کی روانگی مدینہ ۲۵۹
حضرت ابوبکرؓ کی وصیت ۲۵۹
وصیت کی تعمیل ۲۶۰
اہل فارس کے داخلی مسائل ۲۶۰
معرکہ عین التمر ۲۶۰
رہبر رافع بن عمیرہ طائی ۲۶۱
سفر کے لئے پانی کا ذخیرہ ۲۶۲
صحرا میں پانی کا چشمہ ۲۶۲
قبیلہ ہبرا پر شب خون ۲۶۳
فتح بصریٰ
جنگ اجنادین ۲۶۴
ابن ہزارف کی جاسوسی ۲۶۴
قبقلار کا خاتمہ ۲۶۴
جنگ اجنادین کے شہدائے کرام ۲۶۵
محاصرہ دمشق ۲۶۵
حضرت ابوبکرؓ کی علالت ۲۶۶
حضرت ابوبکرؓ کی وفات ۲۶۶
زمانۂ خلافت
حضرت ابوبکرؓ کی تجہیز و تکفین ۲۶۷
حضرت اسماء بنت عمیس ۲۶۷
پرانے کپڑوں کا کفن ۲۶۷
وفات کا وقت ۲۶۸
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۶۸
پہلو میں قبر
قاسم بن محمد کی روایت ۲۶۸
لوحہ کی مخالفت ۲۶۹
حضرت ابوبکرؓ کے اشعار ۲۶۹
حضرت ابوبکرؓ کے آخری الفاظ ۲۶۹
حضرت ابوبکرؓ کا علیہ مبارک ۲۶۹
حضرت ابوبکرؓ کا شجرہ نسب ۲۷۰
حضرت ابوبکرؓ کے والدین ۲۷۰
حضرت ابوبکرؓ کے بھائی ۲۷۱
حضرت ابوبکرؓ کی ازواج و اولاد ۲۷۱
کے اسمائے گرامی
عہد صدیقی کے عمال ۲۷۲
کاتب اور قاضی
حضرت عمرؓ کا عہدہ قضاۃ پر تقرر ۲۷۲
حضرت عمرؓ کی بابت حضرت عبدالرحمٰنؓ ۲۷۳
سے مشورہ
حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے ۲۷۳
متعلق رائے
حضرت ابوبکرؓ کا عوام سے خطاب ۲۷۴
جانشینی کے متعلق وصیت نامہ ۲۷۴
حضرت ابوبکرؓ کا اظہار خفگی ۲۷۴
حضرت عمرؓ کی جانشینی پر اعتراض ۲۷۴

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرؓ کی خواہشیں ۲۷۵
تین چیزیں نہ کرنے کی خواہش ۲۷۵
تین چیزیں کرنے کی تمنا ۲۷۶
تین باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کی آرزو ۲۷۶
حضرت ابوبکرؓ کی سنح میں رہائش ۲۷۶
حضرت ابوبکرؓ کی سادہ زندگی ۲۷۷
مدینہ میں قیام ۲۷۷
بیت المال کی رقم کی واپسی ۲۷۷
بیت المال کی رقم ۲۷۸
طلحہؓ بن عبداللہ کے اعتراض کا جواب ۲۷۸
باب ۹ ۲۷۹
حضرت عمر فاروقؓ ۲۷۹
حضرت عمرؓ کا پہلا خطبہ ۲۷۹
حضرت ابوعبیدہ کے نام فرمان ۲۷۹
حضرت خالد کی جگہ حضرت ابو عبیدہ کا تقرر ۲۸۰
جنگ فحل ۲۸۰
فتح دمشق ۲۸۱
حضرت ابوعبیدہؓ کی امارت کا فرمان ۲۸۱
خالدؓ بن سعید اور ولیدؓ بن عقبہ کو معافی ۲۸۱
سیف کی روایت کے مطابق دمشق کا واقعہ ۲۸۲
حضرت خالدؓ بن ولید کی معزولی ۲۸۲
حضرت خالد کی معزولی کی وجہ ۲۸۲
تکذیب نفس کی شرط ۲۸۳
حضرت خالد کا بہن سے مشورہ ۲۸۳
حضرت خالد کے مال کی تقسیم ۲۸۳
حضرت خالد کے اثاثے کی خریداری ۲۸۳
حضرت ابوعبیدہ کو ہدایت ۲۸۴
فحل کا محاصرہ ۲۸۴
حمص کا محاصرہ ۲۸۵
اہل دمشق کا جشن ۲۸۶
حضرت خالد کی پیش قدمی ۲۸۶
شہر پناہ پر چڑھائی ۲۸۶
دربانوں کا قتل ۲۸۷
اہل دمشق کی بدحواسی ۲۸۷
اہل دمشق سے مصالحت ۲۸۷
دمشق کے مال غنیمت کی تقسیم ۲۸۸
عراقی فوج کی مراجعت عراق ۲۸۸
حمل کا واقعہ ۲۸۹
فتح دمشق کے سن میں اختلافات ۲۸۹
ابوعبید ثقفی ۲۸۹
سیف کی روایت کے مطابق ۲۹۰
فحل کے واقعات ۲۹۰
فحل کی اہمیت ۲۹۰
طبریہ کا محاصرہ ۲۹۰
ذات الروغہ ۲۹۰
سقلار بن مخراق کا اسلامی سپاہ پر اچانک حملہ ۲۹۰
رومیوں کا فرار و قتل ۲۹۱
حضرت خالد کی مراجعت حمص ۲۹۲
محاصرہ ہیان ۲۹۲
اہل طبریہ کی اطاعت ۲۹۲
جنگ فارس کے لئے بیعت ۲۹۳
مثنیٰ بن حارثہ کی تقریر ۲۹۳
حضرت عمرؓ کا عوام کو خطاب ۲۹۴
ابوعبید ثقفی کی امارت ۲۹۴
سلیط بن قیس کو امیر نہ بنانے کی وجہ ۲۹۵
ابوعبید ثقفی کی کفارہ ادا کرنے کی خواہش ۲۹۵
یعلیٰؓ بن امیہ کی روانگی یمن ۲۹۵
غارق کا واقعہ ۲۹۶
بوران (پوران دخت) کی تخت نشینی ۲۹۶
آزرمی دخت کی معزولی ۲۹۷
رستم کا سپہ سالاری پر تقرر ۲۹۷
ترغیب جہاد ۲۹۸
عہد فاروقیؓ کی پہلی نوید فتح ۲۹۸
مثنیٰ کا حیرہ میں قیام ۲۹۹
جابان کی روانگی ۲۹۹
جابان کا غارق میں قیام ۲۹۹
جنگ نہارق ۳۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جابان کی گرفتاری و رہائی ۳۰۰
رستم کی طمع وحب جاہ ۳۰۰
جابان کا زر فدیہ ۳۰۰
ابوعبید ثقفی کی پابندئ عہد ۳۰۱
نرسی کا باغ نرسیان ۳۰۱
نرسی کو نوح کشی کا حکم ۳۰۲
جنگ کسکر ۳۰۲
کسکر کا تاراج ۳۰۲
بارو سما الزوابی اور نہر جویر پر فوج کشی ۳۰۳
اہل بارو سما اور نہر جویر سے مصالحت ۳۰۳
جالینوس کی روانگی ۳۰۳
ایرانیوں کی دعوت کی پیش کش ۳۰۴
ایرانیوں کی دعوت کے متعلق ابن اسحاق کی روایت ۳۰۴
جالینوس کی شکست وفرار ۳۰۵
اسلامی سپاہ کی دعوت ۳۰۵
ابوعبیدؓ اور اہل فارس کی دعوت ۳۰۵
حضرت عمرؓ کی ابوعبیدؓ کو نصیحت ۳۰۶
بہمن جاذویہ کو فوجکشی کا حکم ۳۰۶
درفش کاویانی کا علم ۳۰۷
جنگ جسر ۳۰۷
ابوعبیدہؓ ثقفی کی شہادت ۳۰۷
مثنیٰ کی مدافعت ۳۰۸
اہل مدائن کا رستم سے فسخ معاہدہ ۳۰۸
جنگ جسر کی مدینہ میں اطلاع ۳۰۸
بہمن جاذویہ کے دیوپیکر ہاتھی ۳۰۹
سلیط کی فرات عبور کرنے کی مخالفت ۳۰۹
اہل فارس کا بزدلی کا طعنہ ۳۰۹
اسلامی سپاہ کا عبور فرات ۳۱۰
دومہ زوجہ ابوعبیدہ کا خواب ۳۱۰
ہاتھیوں کا حملہ ۳۱۰
ابوعبید ثقفی کا سفید ہاتھی پر حملہ ۳۱۱
سات مسلمان علمبرداروں کی شہادت ۳۱۱
مثنیٰ کی علمبرداری ۳۱۱
عبداللہ بن مرثد کی حماقت ۳۱۱
پہ سزا ۳۱۲
شکستہ پل کی تعمیر ۳۱۲
شہدائے جسر کی تعداد ۳۱۲
مجاہدین جنگ جسر کی روپوشی ۳۱۲
ابوعبید ثقفی کے شہید ہونے کی بشارت ۳۱۳
مثنیٰ کا الیس میں قیام ۳۱۳
قاصد عبداللہ بن زید ۳۱۳
مجاہدین جسر کی اظہار ندامت ۳۱۴
الیس صغرا کے واقعات ۳۱۴
جابان اور سردان شاہ کی گرفتاری و قتل ۳۱۴
جریرؓ بن عبداللہ کی حضرت عمرؓ سے درخواست ۳۱۵
جریر کو محاذ عراق پر جانے کا حکم ۳۱۵
جریر کی روانگی عراق ۳۱۶
بویب کے واقعات ۳۱۶
مہران ہمدانی ۳۱۶
جریر کی بویب میں آمد ۳۱۷
مہران کا مطاط میں قیام ۳۱۷
حملہ سے پہلے روزہ کشائی ۳۱۷
ایک جری مجاہد کی بے تابی ۳۱۸
بنو بجیلہ کے مال غنیمت میں خمس کی چوتھائی کا اضافہ ۳۱۸
قبیلہ بجیلہ کی عرفجہ سے خفگی ۳۱۹
قبیلہ بجیلہ کا عرفجہ کی قیادت قبول کرنے سے انکار ۳۱۹
قبیلہ بجیلہ کی جریر کی قیادت میں روانگی ۳۱۹
مجاہدین کا بویب میں اجتماع ۳۲۰
حضرت عمرؓ کی مجاہدین کو عراق جانے کی ہدایت ۳۲۰
غالب بن عبداللہ اور عرفجہ ۳۲۱
البارقی کی روانگی ۳۲۱
مہران کی دریائے فرات عبور کرنے کی پیش کش ۳۲۲
ایرانی سپاہ کی صف آرائی ۳۲۳

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین کی صف آرائی ۳۲۳
جنگ بویب ۳۲۴
مہران کا قتل ۳۲۵
مہران کا اسلحہ ۳۲۵
مشرکین کی پسپائی ۳۲۶
مسعود بن حارثہ اور انس بن ہلال کی شہادت ۳۲۶
شہریراز کا قتل ۳۲۶
ربعی کے تیسرے حملہ میں مشرکین کی پسپائی ۳۲۷
ابن ذی السہمین کا خدا کے وعدے پر یقین ۳۲۷
جنگ جر کا انتقام ۳۲۸
یوم الاعشار ۳۲۸
تلواروں اور نیزوں پر مسعود اور خالد کا جنازہ ۳۲۸
قوادس کی دلیر عورتیں ۳۲۹
جریر بن عبداللہ اور جری مجاہدین کا تعاقب ۳۲۹
خمس میں قبیلہ بجیلہ کا حصہ ۳۳۰
فتح ساباط ۳۳۰
سواد کے علاقے کا تاراج ۳۳۱
جریر اور عرفجہ کے متعلق ابن اسحاق کی روایت ۳۳۱
مہران کے اسلحہ کی تقسیم ۳۳۲
مہران بن باذان کا شعر ۳۳۲
حضرت سعد بن ابی وقاص کی روانگی عراق ۳۳۳
فوجی چوکیوں کا قیام ۳۳۳
خنافس پر حملہ کا مشورہ ۳۳۳
سواد کے علاقہ میں فوج کشی ۳۳۴
خنافس کی منڈی ۳۳۴
خنافس پر اچانک چھاپہ مارنے کی تجویز ۳۳۵
رئیس انبار کا تعاون ۳۳۵
خنافس کی منڈی پر چھاپہ ۳۳۵
مثنیٰ کی مراجعت پر اعتراض ۳۳۶
مثنیٰ کا مجاہدین کو خطاب ۳۳۶
مثنیٰ کا انبار میں استقبال ۳۳۶
مثنیٰ کا الکباث پر حملہ ۳۳۷
اہل صفین کا فرار ۳۳۷
سامان رسد کا خاتمہ ۳۳۷
بنی تغلب پر اچانک حملہ ۳۳۸
معرکہ تکریت ۳۳۸
اہل صفین کا انجام ۳۳۹
فرات اور عینیہ کی مدینہ میں طلبی ۳۳۹
قادسیہ کی جنگ کے اسباب ۳۳۹
رستم اور فیروزان کے اختلاف ۳۳۹
آل کسریٰ کی عورتوں کی نہرست ۳۴۰
یزدگرد کی تخت نشینی ۳۴۰
بغاوت کا خطرہ ۳۴۱
مثنیٰ کی عجمی حلقوں سے مراجعت ۳۴۱
مثنیٰ کا ذی قار میں قیام ۳۴۲
عاملوں کو فوجی بھرتی کا حکم ۳۴۲
قبائل میں جوش جہاد ۳۴۲
امیر حج عبدالرحمٰن بن عوف ۳۴۲
حضرت عمرؓ کے خیال ۳۴۳
باب ۱۰ ۳۴۴
قادسیہ کا معرکہ ۳۴۴
حضرت عمرؓ کا خزار کے چشمے پر قیام ۳۴۴
حضرت عمرؓ کا جہاد میں شرکت کا ارادہ ۳۴۴
صحابہ کبار کی مخالفت ۳۴۵
حضرت عمرؓ کا خطبہ ۳۴۵
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی مخالفت ۳۴۶
حضرت سعدؓ کا حضرت عمرؓ کے نام خط ۳۴۷
ذمیوں کی مشتبہ حالت ۳۴۷
ایرانیوں کا جوش وخروش ۳۴۷
مجاہدین کے لئے حضرت عمرؓ کا فرمان ۳۴۷
سپہ سالاری کے لئے حضرت سعد ۳۴۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابی وقاص کا انتخاب ۳۴۸
حضرت سعد کو حضرت عمرؓ کی نصیحت ۳۴۸
روانگی سے قبل حضرت سعدؓ کو ہدایات ۳۴۹
حضرت سعد بن ابی وقاص کی روانگی عراق ۳۴۹
جماعت نخع کو عراق جانے کی ترغیب ۳۵۰
حضرت عمرؓ کا مجاہدین سے خطاب ۳۵۱
معاویہ بن خدیج اور ہمراہیوں سے حضرت عمرؓ کا اظہار نفرت ۳۵۲
حضرت سعد بن ابی وقاص کے لئے مزید کمک اسلامی افواج ۳۵۲
بشیرؓ بن الخصاصیہ کی جانشینی ۳۵۳
قادسیہ کی فوج کے متعلق مختلف روایات ۳۵۳
حضرت سعد بن ابی وقاص کو پیش قدمی کا حکم ۳۵۳
حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روانگی ۳۵۴
مجاہدین کی صف بندی ۳۵۴
اسلامی فوج کے امراء ۳۵۵
قابوس بن قابوس بن المنذر کا خاتمہ ۳۵۶
بہلی بن حارثہ کی وصیت ۳۵۷
ارباب اعشار ۳۵۷
حضرت سعد کے نام فرمان فاروقی ۳۵۷
حضرت سعد کو تفصیلی حالات لکھنے کا حکم ۳۵۹
حضرت سعد بن ابی وقاص کا جواب ۳۵۹
حضرت عمرؓ کی مجاہدین کے لئے دعا ۳۶۰
حضرت سعد کی زہرہ سے رونگی ۳۶۰
پابندی عہد کی ہدایت ۳۶۰
ایرانی جاسوس کا قتل ۳۶۱
حنین جانے والا ایرانی رسالہ ۳۶۲
رئیس حیرہ کی برات پر حملہ ۳۶۲
مال غنیمت کے علاوہ خمس کی تقسیم ۳۶۳
حضرت سعد بن ابی وقاص کا قدیس میں قیام ۳۶۳
یوم الاباقر ۳۶۴
اسلامی سفارت بھیجنے کا حکم ۳۶۵
اسلامی سفارت کی روانگی ۳۶۵
اسلامی سفیروں کے اسمائے گرامی ۳۶۶
مجاہدین کی قادسیہ میں آمد ۳۶۶
مغیرہؓ بن شعبہ کی سفارت ۳۶۶
سفارت کی ناکامی ۳۶۷
کافور کا قمیص سے تبادلہ ۳۶۷
مشرکین کا فوجی چوکی پر حملہ ۳۶۸
یزدگرد کا وزراء سے مشورہ ۳۶۸
اسلامی وفد کی ظاہری ہیئت ۳۶۸
اسلامی سفارت یزدگرد کے دربار میں ۳۶۹
ایرانی وفد نعمان اور یزدگرد کی گفتگو ۳۶۹
یزدگرد کی دھمکی ۳۶۹
نعمان بن مقرن کی ایرانی دربار میں تقریر ۳۷۰
یزدگرد کی دولت کی پیشکش ۳۷۰
مغیرہ بن زرارہ کی ولولہ انگیز تقریر ۳۷۱
یزدگرد کا اہانت آمیز سلوک ۳۷۲
عاصم بن عمرو اور مٹی کا ٹوکرا ۳۷۲
یزدگرد اور رستم کی گفتگو ۳۷۳
رستم کی برہمی ۳۷۳
یوم الحنیان ۳۷۴
ایام اللحم ۳۷۴
انوشجان ابن الہربذ کا قتل ۳۷۵
باب ۱۱ ۳۷۷
رستم کی تیادت ۳۷۷
عقاب کی مثال ۳۷۸
رستم کی معذرت ۳۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کا عزم مصمم ۳۷۹
جنگ کی تیاری ۳۷۹
رستم کا تذبذب ۳۸۰
شکست کا اندیشہ ۳۸۱
نجومی سے سوال ۳۸۱
پرندے کا شگون ۳۸۱
نجومیوں کا اختلاف ۳۸۲
ایک مسلمان کی گرفتاری ۳۸۳
مسلمان کی گفتگو ۳۸۳
رعایا سے بدسلوکی ۳۸۴
رستم کی تقریر ۳۸۴
اہل حیرہ کو تنبیہ ۳۸۴
ابن قبیلہ کا جواب ۳۸۵
رستم کا خواب ۳۸۵
جنگ سے پرہیز ۳۸۵
دوبارہ خواب ۳۸۶
طویل جنگ کی تیاری ۳۸۶
ایرانی فوج کے سردار ۳۸۷
حضرت سعد کے انتظامات ۳۸۷
خبر رسانی ۳۸۷
دشمن سے مقابلہ ۳۸۷
حضرت سعد کا جواب ۳۸۹
حضرت طلیحہ کے کارنامے ۳۸۹
عجمی افراد کی امداد ۳۸۹
خبر رساں افراد ۳۹۰
عمرو اور طلیحہ ۳۹۰
دشمن کے کیمپ میں ۳۹۱
ایرانی شہسواروں سے مقابلہ ۳۹۱
تن تنہا مقابلہ ۳۹۱
ایرانی شہسواروں کی گواہی ۳۹۲
طلیحہ کی تعریف ۳۹۲
خبر رسانی کی مہم ۳۹۳
ابتدائے فتح ۳۹۳
حضرت سعد کی نصیحت ۳۹۴
رستم کی پیش قدمی ۳۹۴
اسلامی لشکر کے سردار ۳۹۴
رستم کی صف آرائی ۳۹۴
ایرانی لشکر کی آمد ۳۹۴
برے خواب ۳۹۵
دشمن کے ہاتھیوں کی تعداد ۳۹۵
گفت وشنید کا پیغام ۳۹۵
مصالحت کی کوشش ۳۹۶
حضرت زہرہ کا جواب ۳۹۶
اسلامی تعلیمات ۳۹۷
اسلام کی طرف میلان ۳۹۷
مدبرین اسلام کے نام پیغام ۳۹۸
مسلمانوں کا قاصد ۳۹۸
اسلامی قاصد کی حالت ۳۹۸
آمد کا مقصد ۳۹۹
تین دن کی مہلت ۳۹۹
ایک چیز کا انتخاب ۴۰۰
مسلمانوں کی خصوصیات ۴۰۰
ربعی کی بہادری ۴۰۱
دوسرا قاصد ۴۰۱
حضرت حذیفہ کی گفتگو ۴۰۱
رستم کا خطاب ۴۰۲
تیسرا قاصد ۴۰۲
امیر و غریب کا امتیاز ۴۰۳
رستم کا جواب ۴۰۳
رستم کی تقریر ۴۰۳
حضرت مغیرہ کا جواب ۴۰۴
عربوں کی تعریف ۴۰۵
رستم کی پیش گوئی ۴۰۵
حضرت سعد کا خطبہ ۴۰۶
حضرت عاصم کی تقریر ۴۰۶
آخری نصیحت ۴۰۷
رستم کی تمثیلات ۴۰۸
لومڑی کی مثال ۴۰۸
چوہوں کی مثال ۴۰۸
مکھی کی مثال ۴۰۹
انگور کے باغ کی مثال ۴۱۰
دعوت اسلام و جزیہ ۴۱۱
کسانوں کی مثال ۴۱۲
عبور دریا ۴۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲	۴۱۳	نعرۂ تکبیر	۴۲۱	دلیرانہ جنگ	۴۳۰
یوم وفات		جنگ کا آغاز	۴۲۱	تیس حملے	۴۳۰
خدا کی تنبیہ	۴۱۳	سواروں کی جنگ	۴۲۲	آدھی رات تک جنگ	۴۳۱
بڑا بول	۴۱۳	عمرو بن معدی کرب کے کارنامے	۴۲۲	خوشی کی رات	۴۳۱
رستم کی صف آرائی	۴۱۴	قبیلہ بجیلہ سے جنگ	۴۲۲	ابو محجن کا واقعہ	۴۳۱
خبر رسانی کا انتظام	۴۱۴	ہاتھیوں کے ذریعے جنگ	۴۲۲	ابو محجن کے اشعار	۴۳۱
اعلان جہاد	۴۱۴	حضرت طلیحہ کی تقریر	۴۲۳	ابو محجن کے کارنامے	۴۳۲
حضرت سعد کی معذوری	۴۱۵	قبیلہ اسد کا مقابلہ	۴۲۳	حضرت سعد کی حیرانی	۴۳۲
لوگوں میں اختلاف	۴۱۵	حضرت اشعث کے کارنامے	۴۲۳	ابو محجن کی واپسی	۴۳۳
حضرت سعد کا خطبہ	۴۱۶	شدید جنگ	۴۲۴	اشعار	۴۳۳
حضرت عاصم کی تقریر	۴۱۶	ہاتھی والوں کا مقابلہ	۴۲۴	ابو محجن کا جرم	۴۳۳
تحریری پیغام	۴۱۷	ہاتھیوں کی تباہی	۴۲۴	ابو محجن کی رہائی	۴۳۳
جاسوسوں کی اطلاع	۴۱۷	قبیلہ اسد کی شاندار کامیابی	۴۲۵	باب ۱۴	۴۳۴
نماز سے مغالطہ	۴۱۷	اسدی شاعر کے اشعار	۴۲۵	یوم عماس	
تبلیغ جہاد	۴۱۸	باب ۱۳		شہدا کی تجہیز و تدفین	۴۳۴
قیس کی تقریر	۴۱۸	زخمی اور شہدا کا انتظام	۴۲۶	حضرت قعقاع کی ہدایات	۴۳۵
غالب کا خطاب	۴۱۸	شام کی امدادی فوج	۴۲۷	میدان میں دشمن کی لاشیں	۴۳۵
بن ہذیل کی تقریر	۴۱۸	شامی لشکر کی ترتیب	۴۲۷	حضرت قعقاع کی تدبیر	۴۳۵
یسر بن اہم کا خطاب	۴۱۹	ہراول دستے کی تدبیر	۴۲۷	حضرت ہاشم کی آمد	۴۳۵
عاصم کا فرمان	۴۱۹	ایرانی سرداروں کا قتل	۴۲۸	تیر اندازی کا کمال	۴۳۶
ربیع کا قول	۴۱۹	چار بھائیوں کی جنگ	۴۲۸	ہاتھیوں کی دوبارہ فوج	۴۳۶
ربعی کی ہدایت	۴۱۹	حضرت قعقاع کی سرگرمیاں	۴۲۹	گھمسان کا رن	۴۳۶
اہل فارس کی فوج	۴۲۰	بہترین کارناموں پر انعام	۴۲۹	ہاشم کی فوج	۴۳۶
حضرت سعد کی جنگی ہدایات	۴۲۰	جنگ کا نیا طریقہ	۴۲۹	شدید ترین جنگ	۴۳۷
سورہ جہاد کی تلاوت	۴۲۰	جذبہ شہادت	۴۳۰	قیس کی	۴۳۷

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرو بن معدی کرب کی شمشیر زنی ۴۳۷
شبر بن علقمہ کا کارنامہ ۴۳۸
ہاتھیوں کی تباہی کا طریقہ ۴۳۹
بڑے ہاتھیوں کی تباہی ۴۴۰
ہاتھیوں میں بھگدڑ ۴۴۰
تلواروں کی شدید جنگ ۴۴۰
لیلۃ الہریر ۴۴۱
حفاظتی دستہ ۴۴۲
عمرو کی واپسی ۴۴۲
پیچھے سے حملہ ۴۴۲
دوبارہ صف بندی ۴۴۲
بے اجازت حملہ ۴۴۳
صفوں کی ترتیب ۴۴۳
قیس بن ہبیرہ کی تقریر ۴۴۳
درید بن کعب کی تقریر ۴۴۳
حضرت اشعث کا قول ۴۴۴
صبر کی تلقین ۴۴۴
حملہ کرنے میں عجلت ۴۴۴
فتح و نصرت کی دعا ۴۴۴
شدید ترین جنگ ۴۴۵
قعقاع کے اشعار ۴۴۵
لیلۃ الہریر کی وجہ تسمیہ ۴۴۵
جنگ کا کھیل ۴۴۵
مسلح دشمن سے جنگ ۴۴۶
قبیلہ کندہ کی بہادری ۴۴۶
شب قادسیہ ۴۴۶
حوصلہ افزا تقریر ۴۴۶
دشمن کی پسپائی ۴۴۷
رستم کا قتل ۴۴۷
دشمن کی شکست ۴۴۸
مقتولوں کی تعداد ۴۴۸
دشمن کا تعاقب ۴۴۸
رستم کا سامان ۴۴۸
جالینوس کا قتل ۴۴۹
جنگ کا اختتام ۴۴۹
رستم کے سامان کی قیمت ۴۴۹
ایرانیوں کا قبول اسلام ۴۵۰
بچوں کی جنگی خدمات ۴۵۰
دشمن کا صفایا ۴۵۰
جالینوس کا ساز و سامان ۴۵۰
حضرت زہرہ کا کارنامہ ۴۵۱
زہرہ کو مرید انعام کا حکم ۴۵۲
بہادر سپاہیوں کو انعامات ۴۵۲
اعتراضات کا جواب ۴۵۲
رستم کے قتل کا حال ۴۵۲
دشمن کی بے بسی ۴۵۲
ایرانیوں کی بری حالت ۴۵۳
مسلمان کی شہسواری ۴۵۳
بقایا فوج کا صفایا ۴۵۳
فوجی افسروں کے نام ۴۵۴
باب ۱۵
ابو اسحٰق کی روایت
گذشتہ واقعات کا خلاصہ ۴۵۵
خواتین کے کارنامے ۴۵۵
بعض قبائل کی گرفتاری ۴۵۶
حضرت ابن الزبیر کی روایت ۴۵۶
مسلمانوں کے نقصان پر خوشی ۴۵۶
بھائیوں کو شکست ۴۵۷
مسلم شہداء ۴۵۷
جنگ قادسیہ ۴۵۷
نعمان بن قبیصہ کا قتل ۴۵۷
جنگ کی تیاری ۴۵۸
قادسیہ سے گفتگو ۴۵۸
حضرت مغیرہ کا جواب ۴۵۹
جہاد کا حکم ۴۵۹
اسلام یا جزیہ ۴۵۹
رستم کی دھمکی ۴۶۰
صف آرائی ۴۶۰
حضرت سلمی کا واقعہ ۴۶۰
ابو محجن کے اشعار ۴۶۰
عارضی رہائی ۴۶۱
ابو محجن کے حملے ۴۶۱
دشمن کی بے بسی ۴۶۱
ہاتھی اور تیر اندازی ۴۶۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رستم کا قتل ۴۶۲
جالینوس کا قتل ۴۶۲
امدادی فوج ۴۶۲
حضرت سعد پر اعتراضات ۴۶۳
دشمن کا تعاقب ۴۶۳
مزید پیش قدمی ۴۶۳
جنگ جلولا ۴۶۴
توقف کا حکم ۴۶۴
نئے مرکز کی تلاش ۴۶۴
شام کی فتوحات ۴۶۵
باب ۱۶ ۴۶۶
اہل سواد کا حال ۴۶۶
حضرت سعد کی بد دعا ۴۶۶
خواتین کی جنگی خدمات ۴۶۷
جنگ میں خواتین کی کثرت ۴۶۷
نکاح کا پیغام ۴۶۷
حضرت قعقاع کا مشورہ ۴۶۸
جنگ کے نتیجہ کا انتظار ۴۶۸
نامہ فتح ۴۶۸
قاصد سے استفسار ۴۶۹
شام کی امدادی فوج ۴۶۹
حضرت عمر کی تقریر ۴۷۰
حضرت عمرؓ کے نام دوسرا خط ۴۷۰
تیسرا خط ۴۷۰
حضرت عمرؓ کا جواب ۴۷۱
صحابہ سے مشورہ ۴۷۱
متفقہ فیصلہ ۴۷۱
دوسرے خط کا جواب ۴۷۲
تیسرے خط کا جواب ۴۷۲
واپسی کی دعوت ۴۷۲
شاہی خاندان کی اراضی ۴۷۳
مشتبہ معاملہ ۴۷۳
سواد عراق کا شرعی حکم ۴۷۳
اہل سواد کا معاہدہ ۴۷۴
حضرت محمد بن سیرین کا قول ۴۷۴
اہل کتاب خواتین سے نکاح ۴۷۵
حضرت حذیفہ کا حکم ۴۷۵
ائمہ کے اقوال ۴۷۶
جاگیروں کی بخشش ۴۷۶
معاہدہ کا طریقہ ۴۷۷
سن میں اختلاف ۴۷۷
باب ۱۷ ۴۷۸
شہر بصرہ کی تعمیر ۴۷۸
ہند کی سرحد ۴۷۸
حاکم مزات سے جنگ ۴۷۹
نئے مقام کی تلاش ۴۸۰
اہم مقام ۴۸۰
حضرت عمرؓ کا جواب ۴۸۱
حضرت عمر کا جواب ۴۸۱
حضرت عتبہ کو ہدایات ۴۸۱
حکومت کے خطرات ۴۸۱
اہل ابلہ کا مقابلہ ۴۸۲
دشمن کو شکست ۴۸۲
مال غنیمت کی تقسیم ۴۸۳
ممتاز افراد ۴۸۳
دست سیان ۴۸۳
فیلکان سے جنگ ۴۸۴
حضرت عمر کا اعتراض ۴۸۴
حضرت مغیرہ کی جنگ ۴۸۴
مسلم خواتین کی جنگی تدبیر ۴۸۵
اہم جنگی اسیر ۴۸۵
خوش نصیبی ۴۸۵
نعرۂ تکبیر کے اثرات ۴۸۵
زیاد کا کام ۴۸۶
حضرت عتبہ کا دور حکومت ۴۸۶
بصرے کے حکام ۴۸۶
اسلامی صوبوں کے حکام ۴۸۶
باب ۱۸ ۴۸۷
۱۵ھ کے واقعات ۴۸۷
مرج الروم کا واقعہ ۴۸۷
حضرت خالد کا تعاقب ۴۸۸
ارمنیوں کی شکست ۴۸۸
شنس کا قتل ۴۸۸
فتح حمص ۴۸۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسم سرما کی جنگ ۴۸۸
سردی کا مقابلہ ۴۸۹
مصالحت کی کوشش ۴۸۹
نعرہ تکبیر کے اثرات ۴۸۹
اہل حمص کی مصالحت ۴۹۰
صلح کے شرائط ۴۹۰
حضرت ابو عبیدہ کے انتظامات ۴۹۰
حضرت عمر کا پیغام ۴۹۰
فتح قنسرین ۴۹۱
حضرت عمرؓ اور خالدؓ ۴۹۱
شہر کی تباہی ۴۹۱
ہرقل کی پسپائی ۴۹۱
ناکہ بندی ۴۹۲
سنہ میں اختلاف ۴۹۲
قسطنطنیہ کی طرف کوچ ۴۹۲
مسلمانوں کی خصوصیات ۴۹۳
الوداعی سلام ۴۹۳
شام سے رخصت ۴۹۳
قلعوں کی ویرانی ۴۹۳
فتح قیساریہ ۴۹۳
حضرت معاویہ کے نام خط ۴۹۴
اہل قیساریہ کو شکست ۴۹۴
فتح کے فاصلہ ۴۹۴
قیسار سے گفتگو ۴۹۴
فتح کی خوشی ۴۹۵
جنگی قیدی ۴۹۵
فتح بیسان ۴۹۵
حضرت عمر کے جنگی انتظامات ۴۹۵
ارطبون سے گفتگو ۴۹۶
ارطبون کی بدنیتی ۴۹۶
حضرت عمرو کا تدبر ۴۹۶
حضرت عمرو بن العاص کی تعریف ۴۹۷
ارطبون کا خط ۴۹۷
خط کا جواب ۴۹۷
حضرت عمر کو خط ۴۹۸
سفر کا اعلان ۴۹۸
سپہ سالاروں کی ملاقات ۴۹۸
حضرت عمر کی نکتہ چینی ۴۹۸
فتح بیت المقدس ۴۹۹
دجال کے بارے میں سوال ۴۹۹
یہودی کی پیشین گوئی ۴۹۹
اہل ایلیا کی مصالحت ۵۰۰
آمد کی وجہ ۵۰۰
صلح نامہ کا مضمون ۵۰۱
صلح کی شرائط ۵۰۱
زمینداروں کے لئے رعایت ۵۰۱
دوسرے معاہدہ کا مضمون ۵۰۲
جزیہ کی ادائیگی ۵۰۲
فلسطین کے دو حصے ۵۰۲
گھوڑے کی خرابی ۵۰۲
بیت المقدس کی زیارت ۵۰۳
بیت المقدس میں نماز ۵۰۳
قبلہ کا رخ ۵۰۳
نبی کی پیشین گوئی ۵۰۴
کعب کی تکبیر ۵۰۴
قسطنطنیہ کے لئے بددعا ۵۰۴
ارطبون کا قتل ۵۰۵
ارطبون کے بارے میں اشعار ۵۰۵
وظائف کی تقسیم ۵۰۶
وظیفہ یابوں کا رجسٹر ۵۰۷
مجاہدین کی ترتیب ۵۰۷
اعتراضات کے جوابات ۵۰۷
دیگر مجاہدین ۵۰۷
خصوصی افراد ۵۰۸
خواتین کے وظائف ۵۰۸
اخراجات کا اندازہ ۵۰۸
مال غنیمت کا اصول ۵۰۸
ناکہانی حادثہ کے لئے رقم ۵۰۹
حاکم کی تنخواہ کا معیار ۵۰۹
حضرت عمر کی تنخواہ ۵۰۹
تنخواہ بڑھانے کی کوشش ۵۱۰
رسول اکرم کا طریقہ ۵۱۰
سنت نبوی کی پیروی ۵۱۱
مال غنیمت کی تقسیم میں مشورہ ۵۱۱
تقسیم کی ترتیب ۵۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیہ کا تعرف ۵۱۲
محمد بن اسحاق کا اختلاف ۵۱۲
بعد کے واقعات ۵۱۲
اہل وعیال کا محافظ دستہ ۵۱۳
ہراول دستہ ۵۱۳
یوم عرس ۵۱۳
ایرانی فوج کی شکست ۵۱۳
اہل فارس ۵۱۴
ایرانی سرداروں کا قتل ۵۱۴
دشمن کی فوج کا صفایا ۵۱۴
علام کا مقابلہ ۵۱۵
شہریار کا قتل ۵۱۵
نائیل کا اعزاز ۵۱۶
حضرت ابراہیم کا مقابلہ ۵۱۶
شاہی لشکر کو شکست ۵۱۶
حضرت ہاشم کا کارنامہ ۵۱۷
نعرۂ تکبیر ۵۱۷
صولیوں کے اصرار ۵۱۷

باب ۱۹

سعد کے واقعات ۵۱۸
بحر سیر میں داخلہ ۵۱۸
کسانوں کا معاملہ ۵۱۸
بحر سیر کا مخاصرہ ۵۱۹
اہل فارس کی قلعہ بندی ۵۱۹
حضرت سہیل کی شہادت ۵۱۹
حضرت عائشہ کی روایت ۵۲۰
صلح کا شاہی پیغام ۵۲۰
فصیل پر سنگ باری ۵۲۱
شہر کا انخلا ۵۲۱
فرار کی وجہ ۵۲۱
فرشتوں کا جواب ۵۲۱
شہر میں داخلہ ۵۲۱
سفید محل کا نظارہ ۵۲۲
سخت محاصرہ ۵۲۲
فتح مداین اور ایوان کسریٰ ۵۲۲
عبور دریا کا عزم ۵۲۲
حضرت سعد کی تقریر ۵۲۲
محافظ دستہ ۵۲۳
علاج کی پیش قدمی ۵۲۳
پیش رو حضرات ۵۲۳
دشمن کا مقابلہ اور شکست ۵۲۴
عبور دریا کی دعا ۵۲۴
مداین پر قبضہ ۵۲۴
دہیاتی کا مشورہ ۵۲۴
عجیب منظر ۵۲۵
جزیہ دینے کا معاہدہ ۵۲۵
مال و دولت پر قبضہ ۵۲۵
عاصم کے کارناموں کی تعریف ۵۲۵
حضرت سعدؓ کی دعا ۵۲۶
حضرت سلمان کی پیشین گوئی ۵۲۶
پیالے کی گم شدگی ۵۲۷
پانی کے اندر سفر ۵۲۷
دشمن کا فرار ۵۲۸
بادشاہ کی روانگی ۵۲۸
سرکاری خزانہ کی منتقلی ۵۲۹
اسلامی فوجوں کا داخلہ ۵۲۹
دشمن کا تعاقب ۵۲۹
دیوان آمدند ۵۲۹
حضرت سلمان فارسی کی دعوت ۵۲۹
جنگ یا جزیہ ۵۳۰
شاہی خاندان حلوان میں ۵۳۰
محافظ کا قتل ۵۳۰
ایرانی شہسوار کا قتل ۵۳۰
تیر انداز کا خاتمہ ۵۳۱
ایوان کسریٰ میں نماز ۵۳۱
پہلا جمعہ ۵۳۱
مداین کا مال غنیمت ۵۳۱
اہل مداین کا تعاقب ۵۳۲
سونے چاندی کے برتن ۵۳۲
شاہی جواہرات و دیگر سامان ۵۳۲
زہرہ کے اشعار ۵۳۳
شاہی تاج اور قیمتی لباس ۵۳۳
بادشاہوں کی زرہیں اور تلواریں ۵۳۳
یادگار سامان کی تقسیم ۵۳۳
سونے چاندی کی مورتیاں ۵۳۴
مسلم سپاہیوں کی دیانت داری ۵۳۴
دیانت داری کی تعریف ۵۳۵
حضرت عمرؓ کا خراج تحسین ۵۳۵
مال غنیمت کی تقسیم ۵۳۵
ایوان کسریٰ میں عبادت ۵۳۶
مداین میں قیام ۵۳۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

از پروفیسر شبیر حسین قریشی ایم اے

زیر نظر کتاب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت سے شروع ہوتی ہے اور حضرت عمر فاروقؓ کے ابتدائی عہد پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دور عہد رسالتؐ کے بعد عہد اسلامی کا اہم ترین دور ہے اسلام در اصل مکمل ضابطۂ حیات ہے اس کی تعلیمات میں نہ صرف زخمی انسانیت کے زخموں کا مداوا ہے بلکہ اس کی روح کی بالیدگی اور ارتقاء کے سامان بھی موجود ہیں۔ اسلام نے تزکیۂ باطن اور تطہیر ظاہر دونوں ہی پر زور دیا ہے۔ تاکہ روح کی نشوونما کے ساتھ ساتھ جسم کی ترقی بھی ہو سکے اور یوں انسان اپنی تخلیق کے منشاء کی تکمیل کر سکے اور اپنے ارتقاء کے ذروۂ بلند پر پہنچ سکے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عرب کو جو مختلف قبیلوں میں منقسم تھا اور لاتعداد معبودوں کی پرستش کرتا تھا ملتِ واحدہ کی ترکیب میں مدغم اور خدائے واحد کے دین پر عامل کر دیا اور ان منتشر انسانی گروہوں کو مرکزیت بخشی اسلام کا پیغام اخوت، مساوات اور عدل عمرانی سے عبارت ہے جب تک مسلمانوں نے اس پیغام کی ترسیل کو اپنا نصب العین بنایا اور اس پر عامل رہے۔ بحر و بر، خشک و تر اور عرب و عجم ان کے زیر نگیں رہے۔ زیر نظر کتاب صدر اسلام کے انہی مسلمانوں کے کارناموں پر مشتمل ہے جنہوں نے محمدؐ اور خدائے محمدؐ کی اطاعت کی۔ ان کے پیام کو اپنا لائحہ عمل بنایا اور تسخیر کائنات کے رازہائے پر کھل گئے۔ تاریخ عالم ایسی شاندار، ایسی متوازن اور ایسی مستقل سریع تسخیر کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

عہد رسالتؐ پوری کائنات کے لئے ایک مبارک دور تھا آپؐ کے بعد آپؐ کے جانشینوں کے دور کو خلافت راشدہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس دور کی ابتداء حضرت ابوبکرؓ کی خلافت سے ہوئی آپ کا عہد بڑا ہنگامہ خیز تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جو طوفان اٹھا وہ عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا اسلام کے لئے پہلی آزمائش سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کی وہ مجلس تھی جس میں رسول اللہ صلعم کی جانشینی کا مسئلہ طے ہونا تھا حضرت ابوبکر صدیقؓ اس آزمائش میں پورے اترے اس کے بعد فتنہ ارتداد کی دبانے تقریباً سارے عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اس کے ساتھ ساتھ منکرین زکوٰۃ کا فتنہ الگ انتشار پیدا کر رہا تھا۔ یہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہی کسر جھوٹے مدعیان نبوت نے پوری کر دی۔ ان نامساعد حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت سے قبائلی سرداروں نے بھی بغاوت کر دی ریاست اسلامی کا وجود خطرے میں تھا۔ بادی النظر میں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اسلام نعوذ باللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی تک محدود تھا اور آپؐ کی وفات کے بعد اس کی بقا بھی ممکن نہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ریاست اسلامیہ کی گوناگوں ذمہ داریاں اور امت کی قیادت کا بار حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کاندھوں پر پڑا۔ انہوں نے کمال بصیرت و دانائی سے کام لیتے ہوئے پہلے محبانِ رسول اللہ کے زخمی دلوں پر پھاہا رکھا جو آنحضرتؐ کے وصال سے بدحال ہو رہے تھے اور اسی وقت وہ سقیفہ بنی ساعدہ میں پہنچے اور انہوں نے اپنی خداداد فراست و تدبر سے انتہائی بگڑے ہوئے حالات پر قابو پایا مگر مشکلات کا یہیں خاتمہ نہیں ہوا بلکہ یہ تو آغاز تھا ان مصائب کا، جن سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دوچار ہونا تھا حالات خطرناک صورت اختیار کر چکے تھے لیکن اس طوفانی دور میں حضرت ابوبکرؓ نے دامن استقلال کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی، وہ اپنے نبیؐ کے مسلک سے ایک انچ بھی ہٹنے کے لئے تیار نہ ہوئے حالانکہ بعض مواقع پر صحابہ کبارؓ کی آراء مختلف تھیں خصوصاً جیش اسامہؓ کی روانگی کا مسئلہ اور منکرین زکوٰۃ کا فتنہ، ایسے متنازعہ فیہ امور میں حضرت ابوبکرؓ نے اپنی اجتہادی صلاحیتوں سے کام لیا اور پایان کار وہ سربلند رہے تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے نہ صرف غیر معمولی کامیابی حاصل کی بلکہ باغیوں کی سرکوبی کی اور مدعیان نبوت کے پندار کو بھی پاش پاش کر دیا۔ مرتدین کو دوبارہ حلقہ بگوش اسلام کیا اس طرح نہایت قلیل مدت میں حضرت ابوبکرؓ نے مسلمانوں اور اسلام کی گران قدر خدمات انجام دیں۔

بیعت خلافت کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے سامنے پہلا مسئلہ جیش اسامہؓ کی روانگی کا تھا۔ چہار جانب سے بغاوت کی خبریں آ رہی تھیں خود دارالخلافہ محفوظ و مامون نظر نہیں آتا تھا، وہ مبدم مدینہ پر حملے کا خطرہ تھا۔ ان حالات میں بھی جب کہ صحابہ کبارؓ بھی اس مہم کو ملتوی کرنے پر مصر تھے آپؓ نے حکم رسولؐ سے سرتابی نہیں کی۔ صدیق اکبرؓ کچھ دور پاپیادہ اسامہؓ کے ہمراہ گئے اس وقت اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے ان سے نہ رہا گیا اور انہوں نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ یا تو آپ گھوڑے پر سوار ہو جائیں یا مجھے پیادہ پا چلنے کا حکم دیں۔ علامہ طبری اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اسامہؓ نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ سوار ہو جائیں ورنہ میں اتر جاتا ہوں حضرت ابوبکرؓ نے کہا یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں نہ تم اتر سکتے ہو اور نہ میں سوار ہوں گا۔ میں اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدل اس لیے چل رہا ہوں تاکہ اللہ کی راہ میں کچھ دیر پیدل چل کر اپنے قدم خاک آلود کر لوں....."

جیش اسامہؓ کو رخصت کرتے وقت حضرت ابوبکرؓ نے ان سے یوں خطاب فرمایا:۔

"..... ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ میں دس باتوں کی تم کو نصیحت کر دوں ان کو اچھی طرح یاد رکھو خیانت نہ کرنا۔ نفاق نہ برتنا، بدعہدی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، کبھی چھوٹے بچے کو، بیمرد کو اور عورت کو قتل نہ کرنا کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا نہ جلانا اور کسی ثمردار درخت کو قطع نہ کرنا سوائے کھانے کی ضرورت کے بیکار کسی بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو ترک دنیا کر کے خانقاہوں میں بیٹھ گئے ہیں ان سے کوئی تعرض نہ کرنا۔ بعض لوگ تمہارے لئے کھانوں کے خوان لائیں گے اگر تم اس میں سے کچھ کھانا چاہو تو اللہ کا نام لے کر کھانا ایسے لوگوں سے تمہارا مواجہہ ہوگا جن کے سر کی چندیا صاف ہوگی اور اس کے گرد بالوں کی پٹیاں جمی ہوں گی ایسے لوگوں کی خبر تلوار سے لینا اچھا اب اللہ کا نام لے کر جاؤ اللہ نیزے کی ضرب اور طاعون سے تمہاری حفاظت کرے۔"

ان واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ شریعت اور اسلام کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے انہوں نے اپنے عہد خلافت میں کوئی ایسا کام نہیں کیا، جو اسلام کی روح کے منافی ہو انہوں نے مذہبی معاملات اور امور حکومت میں مکمل طور پر نبی کریم کی پیروی کی۔ اور آپ نے کسی کام میں بھی مسلک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرمو تجاوز نہیں کیا۔

اندرونی مشکلات نے بیرونی خطرات میں بھی اضافہ کر دیا حضرت صدیق اکبرؓ نے صرف دو سال میں نہ صرف اندرونی مشکلات پر قابو پا کر پورے ملک میں امن و امان قائم کیا بلکہ بیرونِ عرب فتوحات کا آغاز کیا۔ وقت نے آپ کو اتنی مہلت نہ دی کہ بیرونی فتوحات کی تکمیل آپ کے عہد میں انجام پذیر ہوتی لیکن یہ حقیقت ہے کہ جن فتوحات کی تکمیل حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں ہوئی ان کا سنگ بنیاد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ ملکی و سیاسی خدمات کے علاوہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ قرآن شریف کی تدوین ہے۔ جنگ یمامہ میں بیشتر حفاظ قرآن صحابہؓ کی شہادت کے بعد کاتب وحی حضرت زیدؓ بن ثابت کو تدوین قرآن کا حکم دیا اور حضرت صدیق اکبرؓ کے عہد میں یہ مبارک کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

علامہ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری نے ان واقعات کو نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے ان کی یہ کوشش بلاشبہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے انہوں نے ان واقعات کو جزئیات تک محفوظ کر کے اس عہد کی ایک مکمل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر پیش کر دی ہے۔ علاوہ ازیں ان کا عام انداز یہ ہے کہ ایک واقعہ کے متعلق انہیں جہاں جہاں سے بھی روایات مل سکیں انہیں بلا کم و کاست سپرد قلم کر دیا ان کی یہی اہم خصوصیت ہے اس سے یہ فائدہ ہوا کہ آنے والے دور کے مورخین ان روایتوں میں موازنہ کر کے صحیح واقعات تک پہنچ سکیں۔ منکرین زکوٰۃ اور مدعیان نبوت کے واقعات علامہ طبری نے نہایت مفصل اور بصراحت بیان کئے ہیں۔ انہوں نے ان واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اتنی احتیاط برتی ہے کہ اس ضمن میں اگر کوئی معمولی واقعہ بھی پیش آیا تو علامہ نے اسے بھی قلم بند کر دیا۔

علامہ ابن جریر طبری نے عہد صدیقی کے نمایاں واقعات کو نہایت مفصل اور کئی کئی راویوں کے حوالے سے رقم کیا ہے لیکن ان کے ساتھ ضمنی اور معمولی واقعات بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ اسود عنسی کا ذکر کرتے ہوئے آزاد زوجہ اسود اور فیروز کی ملاقاتیں، قتل کا منصوبہ، اسود عنسی کے قتل میں آزاد کی اعانت کا اس انداز سے ذکر ہے کہ اسود عنسی کے عروج و زوال کا کوئی پہلو تاریکی میں نہیں رہتا۔ اسی طرح مرتدین و منکرین زکوٰۃ کا حال بیان کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قبیلوں اور ان کے افعال سے ہمیں باخبر رکھتے ہیں، صفوان زبرقان، عدی کے قبائل کا ذکر اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ علامہ طبری اس عہد کے معمولی معمولی واقعات کو بھی تاریخ کے صفحات میں محفوظ کر دینا چاہتے تھے۔

www.KitaboSunnat.com

مدعیان نبوت میں سب سے بڑا فتنہ گر مسیلمہ کذاب تھا اسی لئے مسیلمہ کذاب اور سجاح کا پورا پس منظر بیان کرتے وقت علامہ مونہ کے طور پر سجاح کے الہام کے اقتباسات بھی پیش کرتے ہیں ایک اقتباس ملاحظہ ہو:۔

"..... جب میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے خوبصورت ہو گئے ہیں اور ان کے بشرے نورانی ہو گئے ہیں اور ان کے ہاتھ نماز کے لئے بندھ گئے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ تم عورتوں سے مباشرت نہ کرو، شراب نہ پیو بلکہ اے نیک گروہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن کھانا کھاؤ۔ سبحان اللہ جب حیات جاودانی ملے گی تب تم جس طرح چاہنا زندگی بسر کرنا اور اللہ کی طرف جانا اگر رائی کا دانہ بھی ہو تو اس پر بھی گواہ رہے گا وہ دلوں کے بھید سے واقف ہے اور بہت سے لوگ اس میں برباد ہو جائیں گے۔"

مسیلمہ کذاب اور سجاح کی نبوت کا ڈھونگ، سجاح کی مسیلمہ کذاب پر فوج کشی، ان دونوں کی خیمہ میں ملاقات سجاح اور مسیلمہ کذاب کی شادی، مسیلمہ کذاب کے قوانین، ام الہیثم بنی حنیفہ کے نو زائیدہ بچوں کے حق میں دعا کا واقعہ اور اس کی دعاؤں کی بدولت باغوں اور زراعت کی تباہی کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مسیلمہ کذاب جس انداز سے اپنے پیروؤں سے گفتگو کرتا ہے۔ علامہ موصوف نے اس کی تصویر کشی بھی کی انہوں نے مسیلمہ کے بہروپ کو بہت دلچسپ اور دلکش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرایہ میں بیان کیا ہے جہاں وہ سجاح کے الہامی انداز کا ذکر کرتے ہیں وہاں مسیلمہ کذاب کے الہامی انداز کو بھی پیش کرتے ہیں:۔

"اے منڈک کی! منڈک کی بیٹی۔ تو کس قدر صاف ہے، تیرا بالائی حصہ پانی میں رہتا ہے اور زیریں مٹی کیچڑ میں۔ تو نہ پانی پینے والے کو روکتی ہے اور نہ پانی کو مکدر کرتی ہے۔"

ایک دوسرا الہام ملاحظہ فرمایئے:۔

"قسم ہے کھیت میں بیج ڈالنے والوں، فصل دور کرنے والوں، دانہ نکالنے والوں، پھر چکی میں آٹا پیسنے والوں، روٹی پکانے والوں، ان کو چور کر ملیدہ کرنے والوں اور پھر لقمہ بنا کر کھانے والوں کی جو چربی اور مکھن سے کھاتے ہیں۔ اے ساکنان وبر! تم کو فضیلت دی گئی ہے اور شہری تم سے کسی بات میں آگے نہیں ہیں، اپنے علاقے کی مدافعت کرو عرب کو پناہ دو اور بدمعاش کو یہاں سے نکال دو۔"

علامہ طبری نے ان واقعات کے جزئیات کو محفوظ کر کے انہیں جیتے جاگتے اور چلتے پھرتے کردار بنا دیئے ہیں ان میں بھرپور زندگی ملتی ہے، قاری کو نامانوس فضا نہیں ملتی، بلکہ ایک تسلسل، یگانگت اور گہرا رچاؤ ملتا ہے ان واقعات میں حسن ترتیب نے اور جان ڈال دی ہے، مثلاً جنگ یمامہ و حدیقۃ الموت کے واقعات کے بعد مجاعہ بن مرارہ کی حکمت عملی اور اپنی قوم کے لئے حضرت خالدؓ سے امان حاصل کرنے کا واقعہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اور جہاں مجاعہ بن مرارہ کی دور اندیشی اپنی قوم کو بچانے میں نظر آتی ہے وہاں سلمہ بن عمیر الحنفی کی شرارت، معاہدہ کی خلاف ورزی، شرانگیزی اور اس کی خونکشی کا بھی ذکر ملتا ہے گویا فریقین کے ایسے غیر معروف افراد کا ذکر بھی علامہ طبری اپنی تاریخ میں کر جاتے ہیں جن پر عام مورخین توجہ نہیں دیتے۔

اہل بحرین کے ارتداد کا ذکر کرتے ہوئے اونٹوں کی گمشدگی و بازیابی اور چشمہ جاری ہونے کے معجزات ہجر کے راہب کے قبول اسلام کی وجہ اور اسی طرح مرتدین حضرموت کے متعلق حالات قلمبند کرتے ہوئے عدا کی اونٹنی پر جھگڑا، رسول اللہ صلعم کی شان میں گستاخی کرنے والی دو گانے والیوں کو سزا، فتح الیس کے بعد سفید روٹیوں پر عربوں کی حیرت کا واقعہ، کرامہ بنت عبدالمسیح کی حوالگی کی شرط اور پھر جنگ یرموک میں شیر اسلام حضرت خالدؓ بن ولید اور جرجہ کی گفتگو اور جرجہ کے قبول اسلام کا واقعہ بظاہر غیر ضروری اور غیر اہم ہیں مگر یہ تسلسل و تواتر کی ایسی کڑیاں ہیں جو پورے واقعہ کو سمجھنے میں بڑی مدد دیتی ہیں۔

علامہ طبری بعض اوقات ایسے واقعات بھی بیان کر جاتے ہیں جو بظاہر غیر متعلق اور معمولی معلوم ہوتے ہیں جنگ یرموک کا ایک کردار قباث اپنے استاد اور اپنی ابتدائی زندگی کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فتح یرموک کی اطلاع لے جانے والے وفد میں جو مدینہ جا رہا تھا، میں بھی شریک تھا اس جنگ میں ہم لوگوں کو بہت کافی مال غنیمت ملا تھا اس سفر میں ہمارا رہبر ہم کو ایک ایسے چشمے پر لے گیا جس کی زمانہ جاہلیت میں میں نے شاگردی کی تھی اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب میں بڑا ہو گیا اور مجھ کو یہ احساس ہوا کہ اپنے لئے کچھ کمانا چاہیئے تو بعض لوگوں نے مجھے اس شخص کا پتہ دیا۔ میں اس کے پاس پہنچا اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا تم نے بہت اچھا کیا کہ میرے پاس چلے آئے، میں نے اس شخص کو دیکھا تو وہ عرب کے شیروں میں سے ایک شیر تھا اس کے کھانے کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دن میں اونٹ کا پٹھا مع کھال کے چٹ کر جاتا تھا اور پٹھے کے علاوہ اتنا ہی اور گوشت کھا جاتا تھا صرف اتنا باقی چھوڑتا کہ جس سے میرا پیٹ بھر جائے۔ جب وہ کسی قبیلے پر غارت گری کے لئے جاتا تو مجھ کو قریب چھوڑ دیتا اور کہتا کہ جب کوئی شخص تمہارے پاس سے رجز گاتا ہوا گزرے تو تم سمجھ جانا کہ وہ میں ہوں اور میرے ساتھ مل جانا اس طرح ایک عرصہ تک میں اس کے ساتھ رہا اس نے میرے لئے کافی مال جمع کر دیا۔ وہ مال لے کر میں اپنے گھر آیا وہ میری پہلی کمائی تھی۔ اس کے بعد میں اپنی قوم کا سردار ہو گیا اور عرب کے بڑے لوگوں میں میرا شمار ہونے لگا۔"

یہ واقعہ غیر سیاسی سہی لیکن اس عہد کی معاشرت کی بھرپور تصویر ہے اس سے اس دور کے معاشرہ کے اس تاریک پہلو پر روشنی پڑتی ہے کہ قبیلے کے لوگوں کو اخلاقی طور پر اس امر سے کوئی سروکار نہ تھا کہ دولت کہاں سے آئی چونکہ وہ دولت مند ہے اسی لئے اسے اپنے قبیلہ کی سرداری کا حق پہنچتا ہے اس کے علاوہ دولت کمانے کا آسان طریقہ لوٹ مار اور غارت گری تھا اور اسی طرح یہ واقعہ اس حقیقت کا بھی انکشاف کرتا ہے کہ ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل کتنے غیر محفوظ تھے۔ اور اسی عہد کی سوسائٹی کتنی پستی میں پہنچ چکی تھی، در حقیقت علامہ طبری نے اس قسم کے واقعات کو محفوظ کر کے تاریخی خاکہ میں رنگ آمیزی کی ہے۔

عہد صدیقیؓ سے اسلامی فتوحات کا زریں دور شروع ہوا تھا حضرت خالد بن ولیدؓ عراق میں مصروف جہاد تھے کہ انہیں صدیق اکبرؓ کا فرمان شام کے محاذ پر جانے کا ملتا ہے۔ حیرہ سے شام کا سفر حضرت خالد بن ولید کا محیر العقول کارنامہ ہے بغیر پانی کے اتنی دور دراز صحرا کا ہفت روزہ صحرائی سفر خود معجزہ سے کم نہیں تھا۔ علامہ طبری نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے انہوں نے مجاہدین کی مشکلات اور ان مشکلات پر قابو پانے کا طریقہ بھی بالصراحت سپرد قلم کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر نظر کتاب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آغاز خلافت سے حضرت صدیق اکبرؓ کی وفات تک کے تمام واقعات جزئیات کی حد تک اتنے بہتر انداز میں پیش کئے گئے ہیں کہ اس عہد کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے علامہ طبری نے کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا۔

علامہ طبری نے حضرت صدیق اکبرؓ کی سیاسی زندگی، حلیہ، شجرہ، نسب، فتوحات، فیصلے اور اس کے بعد آپ کا آخری عہد، علالت، وصیت، آخری الفاظ نیز مرض الموت کے اشعار، تجہیز و تکفین، آپ کے والدین، بھائی، ازواج و اولاد کے اسمائے گرامی اور عہد صدیقیؓ کے عمال، کاتب اور قاضیوں کے نام بالتفصیل تحریر کئے گئے۔

عہد صدیقی کا نظام حکومت

عہد صدیقیؓ میں نظام حکومت وہی رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا، تمام امور ملکی صحابہ کبارؓ کے مشوروں سے انجام پاتے تھے ان میں حضرت عمر فاروقؓ، حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف قابل ذکر ہیں۔

تمام ملک آٹھ صوبوں میں بٹا ہوا تھا (۱) مدینہ (۲) مکہ (۳) طائف (۴) نجران (۵) صنعا (۶) حضرموت (۷) بحرین (۸) دومۃ الجندل۔ آپ عمال کے انتخاب میں بہت محتاط رہتے تھے، ان ہی لوگوں کو یہ ذمہ داری سونپی جاتی تھی جو مکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض یافتہ تھے اور ان کا تقرر کرتے وقت انہیں مفید پند و نصائح اور ہدایات بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ولیدؓ بن عقبہ محصل صدقات کو یہ نصیحت فرمائی۔

"ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے اللہ رہائی کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے ملنے کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو بڑا اجر دیتا ہے۔ تقویٰ ان چیزوں میں سے بہترین شے ہے جس کی وصیت بندگان خدا ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔ تم خدا کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے ہو لہٰذا جو امر تمہارے دین کی قوت اور تمہاری حکومت کی حفاظت کا موجب ہو اس میں تمہارا غفلت کوتاہی اور فراموشی اختیار کرنا ناقابل عفو جرم ہے، پس تمہاری طرف سے سستی اور سہل انگاری ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب شام کی مہم پر یزید بن ابی سفیانؓ کا تقرر کیا تو انہیں یہ ہدایات کیں:۔

"اے یزیدؓ تمہاری قرابت داریاں ہیں، شاید تم ان کو اپنی امارت سے فائدہ پہنچاؤ، درحقیقت یہی سب سے بڑا خطرہ ہے جس سے میں ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمانوں کا حاکم مقرر ہو اور ان پر کسی کو بلا استحقاق محض رعایت کے طور پر افسر بنا دے تو اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا اس کا کوئی عذر اور فدیہ قبول نہ فرمائے گا یہاں تک کہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔"

مالی نظام

آپ کے عہد میں اگرچہ ایک مکان بیت المال کے نام سے ضرور تھا مگر کوئی خزانہ نہ تھا جونہی مال غنیمت آتا اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا تھا آپ کی وفات کے وقت بیت المال میں صرف ایک درہم تھا۔ ذرائع آمدنی بھی وہی تھے جو عہد رسالتؐ میں تھے۔ یعنی زکوٰۃ، عشر، جزیہ، خمس فے اور خراج۔ البتہ عہد رسالتؐ کی بہ نسبت آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اہل حیرہ ایک لاکھ نوے ہزار درہم خراج دیا کرتے تھے، اس کے گرد و نواح کے ذمی بیس ہزار سالانہ خراج دیتے تھے، بہبود آپ کے عہد میں آمدنی میں اضافہ ہوا۔ مستقل ملک کی حیثیت صرف عرب کی تھی۔ عراق و شام کے سرحدی اضلاع مفتوح تھے اور ان سے خراج و جزیہ کی رقوم وصول ہوتی تھیں۔ آمدنی کا ایک جزو فوجی ضروریات کے لئے علیحدہ کر لیا جاتا تھا۔ بقیہ آمدنی مسلمانوں میں تقسیم کر دی جاتی تھی۔

فوجی نظام

آپ کے عہد میں کوئی باقاعدہ فوج نہ تھی بوقت ضرورت مسلمان خود جمع ہو جاتے۔ البتہ یہ کیا گیا کہ مجاہدین کو قبیلوں اور دستوں میں منقسم کر کے علیحدہ علیحدہ افسروں کی ماتحتی میں دے دیا گیا۔ فوجی اخراجات کے لئے آمدنی میں سے ایک رقم الگ کر لی جاتی تھی جس سے اسلحہ اور سامان جنگ خریدا جاتا تھا۔ اس مقصد کے لئے بعض چراگاہیں مخصوص تھیں جن میں فوج کے جانور چرا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب کسی علاقے پر فوج بھیجتے تو حسن اخلاق اور عدل کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ ذمیوں کو جو عرب میں تھے یعنی یہود و عیسائیوں کے وہی حقوق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحال رکھے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انہیں عطا کئے گئے تھے، حیرہ کے عیسائیوں کے ساتھ نہایت فیاضانہ برتاؤ کیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ عہد خلافت راشدہ

واقعہ سقیفہ

انصار کا اجتماع

عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی عمرۃ الانصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور سب نے کہا کہ آپ کے بعد ہمیں سعدؓ بن عبادہ کو امیر بنانا چاہئے سعدؓ بیمار تھے انصار ان کو باہر لے آئے۔ جب سب جمع ہو گئے، سعدؓ نے اپنے بیٹے یا کسی بھتیجے سے کہا کہ علالت کی وجہ سے مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ میں سب کو اپنی تقریر سنا سکوں لہذا جو میں کہوں تم اسے بخوبی یاد کر کے دوسروں کو سنا دینا۔ چنانچہ سعدؓ جو کہتے تھے اسے وہ شخص یاد کر لیتا تھا اور پھر بلند آواز میں تمام حاضرین کو سنا دیتا تھا۔

سعدؓ بن عبادہ کی تقریر

سعدؓ نے حمد و ثنا کے بعد کہا اے گروہ انصار دین میں تم کو وہ اولیت حاصل ہے اور اسلام میں تم کو وہ فضیلت حاصل ہے جو عرب کے کسی دوسرے قبیلے کو حاصل نہیں۔ محمد صلعم کئی سال تک اپنی قوم کو اللہ رحمان کی عبادت کی دعوت دیتے رہے اور بتوں اور اللہ کے شرکا کی عبادت سے روکتے رہے مگر سوائے معدودے چند آدمیوں کے ان کی قوم اُن پر ایمان نہیں لائی جو ایمان لائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس قدر کم تھے کہ وہ اُن مظالم کے مقابلے میں جو ان کی قوم نے اُن پر کر رکھے تھے اپنی مدافعت بھی نہیں کر سکتے تھے، لہٰذا جب اللہ نے چاہا کہ وہ تم کو شرافت عزت اور سعادت کی نعمت سے مخصوص کرے اُس نے اپنے اور اپنے رسول پر ایمان لانے کی نعمت سے تم کو بہرہ ور کر دیا۔ تاکہ تم ان کی۔ اُن کے صحابہ کی مدافعت کرو اور ان کے اور ان کے دین کے اعزاز کے لئے اس کے دشمنوں سے جہاد کرو۔ چنانچہ تم نے اپنے طرز عمل سے ایسا ہی ثابت کیا کہ اُن کے دشمن کے مقابلے میں نہایت سخت ثابت ہوئے اور اس کے لئے دوسروں کے مقابلے میں دوبھر ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عربوں نے اللہ کے حکم کے سامنے خوشی سے یا بادل ناخواستہ گردنیں جھکا دیں اور دور و دراز کے لوگوں نے سر اطاعت خم کر دیا۔ اللہ عزوجل نے اپنے رسول کے لئے تمہارے ذریعے زمین کو زیر نگیں کر دیا اور تمہاری تلواروں سے عرب نے اُن کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ اللہ نے اپنے رسول کو اپنے پاس بُلا لیا اس حال میں کہ وہ تم سے بہت ہی خوش اور راضی۔ تھے۔ لہٰذا اب سب کے مقابلے میں تم کو یہ حکومت اپنے قبضے میں کر لینا چاہئے کیونکہ یہ صرف تمہارا حق ہے کسی اور کا نہیں۔

سعدؓ کی اس تقریر پر تمام حاضرین نے اظہار پسندیدگی کیا اور کہا کہ تمہاری رائے بالکل درست ہے اور ہم اس سے تجاوز نہیں کریں گے ہم تم کو امیر بناتے ہیں کیونکہ تم ہمارے مسلمہ سردار ہو اور تمام نیک مسلمانوں کی نگاہ میں مقبول ہو۔

دو امیر مقرر کرنے کی تجویز اس تجویز پر بحث ہونے لگی کہ آیا یہ کامیاب ہو گی یا اس کی مخالفت کی جائے گی، بعضوں نے کہا اچھا اگر مہاجرین اس سے اختلاف کریں اور یہ کہیں کہ ہم مہاجر ہیں۔ رسول اللہ صلعم کے ابتدائی صحابہ ہیں، ہم اُن کے قبیلے والے ہیں اور رشتہ دار ہیں۔ اب اُن کے بعد تم کو اس امت کے متعلق ہم سے تنازع کرنے کا کیا حق ہے۔ ایک جماعت نے کہا اس وقت ہم یہ تجویز پیش کریں گے کہ ہم میں سے ایک امیر ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو اور اس سے کم پر ہم کسی بات کے لئے راضی نہ ہوں گے۔ اس تجویز کو سُن کر سعدؓ نے کہا کہ یہ تجویز کمزوری کی پہلی دلیل ہے۔ عمرؓ کو اس جلسے کی اطلاع ہوئی وہ رسول اللہ صلعم کے مکان آئے اور ابوبکرؓ کو جو اندر تھے بلوایا۔ علیؓ اس وقت رسول اللہ صلعم کے جنازے کی تیاری میں مصروف تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہلا کر بھیجا کہ میرے پاس باہر آئے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت مصروف ہوں، عمرؓ نے پھر کہلا کر بھیجا کہ ایک خاص بات پیش آ گئی ہے اس کے لئے تمہاری موجودگی نہایت ضروری ہے، ابوبکرؓ باہر آئے عمرؓ نے ان سے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ انصار بنی ساعدہ کے سقیفہ میں جمع ہو کر سعدؓ بن عبادہ کو امیر بنانا چاہتے ہیں اور سب سے کم خطرناک جو تجویز ان کے کسی شخص نے پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ انصار میں سے ایک امیر ہو اور مہاجرین میں سے ایک امیر ہو،

دونوں شتاب روی سے انصار کے پاس پہلے راستے میں ابوعبیدہؓ مل گئے۔ وہ بھی ساتھ ہو گئے، آگے بڑھے، عاصمؓ بن عدی اور عویمؓ بن ساعدہ ملے انہوں نے ان سے کہا کہ واپس جاؤ تم اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مگر ان لوگوں نے نہ مانا اور انصار کے مجمع میں پہنچے۔

حضرت عمرؓ کا تقریر کرنے کا ارادہ

عمرؓ سے مروی ہے کہ ہم انصار کے پاس پہنچے، اثنائے راہ میں اس موقع کے لئے میں نے اپنے دل میں ایک تقریر کا مضمون سوچا تھا کہ انصار کے سامنے اسے بیان کروں گا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے چاہا کہ تقریر کروں مگر ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا ذرا صبر کرو پہلے میں کہہ لوں اس کے بعد جو تمہارا جی چاہے بیان کرنا۔ مگر جو تقریر ابوبکرؓ نے کی وہ ایسی تھی کہ جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا وہ اور اس سے بھی زیادہ اس میں ابوبکرؓ نے کہہ دیا۔

حضرت ابوبکرؓ کی تقریر

عبداللہ بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے حمد و ثنا کے بعد کہا "اللہ نے اپنی مخلوقات کے پاس محمدؐ کو اپنا رسول اور اپنی امت کا نگراں مقرر کر کے مبعوث فرمایا تاکہ صرف اسی کی پرستش ہو اس کی وحدانیت تسلیم ہو حالانکہ اس سے پہلے وہ اللہ کے سوا مختلف معبودوں کی عبادت کرتے تھے اور مدعی تھے کہ یہ معبود اللہ کے یہاں ان کے سفارش کرنے والے اور نفع پہنچانے والے ہیں حالانکہ وہ پتھر سے تراشے یا لکڑی سے بنائے جاتے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ وَقَالُوا مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ (اور وہ اللہ کے سوا ایسوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچاتے ہیں اور نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقصان اور وہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے معبود اللہ کے یہاں ہمارے شفیع ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کی صرف اس لئے پوجا کرتے ہیں کہ یہ اللہ تک رسائی کے لیے ہمارا ذریعہ بنیں) رسول اللہ صلعم کا یہ پیام عربوں کو ناگوار ہوا اور وہ اپنے آبائی دین کے ترک کرنے پر آمادہ نہ ہوئے، اللہ نے آپ کی تصدیق کے لئے مہاجرین اولین کو مخصوص فرمایا وہ آپ پر ایمان لائے انہوں نے آپ کے ساتھ ہر حال میں رہنے کے لئے شرکت کی اور باوجود اپنی قوم کی ایذا رسانی اور تکذیب کے انہوں نے رسول اللہ صلعم کا ساتھ دیا حالانکہ تمام لوگ ان کے مخالف تھے اور ان پر ظلم کرتے تھے مگر وہ باوجود تمام لوگوں کے ظلم اور ان کے خلاف جتھا بندی کے اپنی قلت تعداد سے کبھی متاثر اور خائف نہیں ہوئے، اس طرح وہ پہلے ہیں جنہوں نے اس زمین میں اللہ کی عبادت کی اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہ رسول اللہ صلعم کے ولی اور خاندان سے ہیں اور ان کے بعد اس منصب امارت کے اور سب کے مقابلے میں وہی زیادہ مستحق ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس حق میں سوائے ظالم کے اور کوئی ان سے تنازع نہیں کرے گا، اب رہے تم انصار کوئی شخص دین میں تمہاری فضیلت اور ابتدائی شرکت اور خدمت کا منکر نہ ہوگا اللہ نے اپنے دین اور اپنے رسول کی حمایت کے لئے تم کو اختیار کیا اور اسی لیے وہ تمہارے پاس ہجرت کر کے آئے، اس وقت بھی ان کی اکثر ازواج اور اصحاب تمہارے یہاں رہتے ہیں بے شک پہلے مہاجرین کے بعد تمہارے مقابلے میں ہماری نظر میں کسی اور کی منزلت نہیں ہے لہٰذا مناسب ہو گا کہ امیر ہم ہوں اور تم وزیر ہر معاملے میں تم سے مشورہ لیا جائے گا اور بغیر تمہارے اتفاق رائے کے ہم کوئی کام نہیں کریں گے،

انصار کی مخالفت

اس کے جواب میں حباب بن المنذر نے کہا کہ اے گروہ انصار تم اس معاملے میں کسی کی بات نہ سنو خود عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لو تمام لوگ تمہارے زیر سایہ ہیں کسی کو تمہاری مخالفت کی جرأت نہ ہوگی اور کوئی شخص تمہاری رائے سے سرتابی نہیں کرے گا، تم عزت والے، دولت والے، طاقت اور شوکت والے تجربہ کار دلیر اور بہادر ہو، لوگوں کی نظریں تمہاری طرف اٹھی ہوئی ہیں تم اس باب میں اب اختلاف نہ کرو ورنہ معاملہ خراب ہو جائے گا اور بات بگڑ جائے گی، تم نے سنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے جو تجویز پیش کی تھی کہ ایک امیر ہمارا ہو اور ایک امیر تمہارا ہو اسے بھی انہوں نے نہیں مانا۔

حضرت عمرؓ کی تقریر عمرؓ نے کہا یہ ناممکن ہے دو تلواریں ایک نیام میں جمع نہیں ہو سکتیں بخدا عرب ہرگز اس بات کو نہیں مانیں گے کہ تم اُن پر حکومت کرو جبکہ اُن کے نبی تمہارے علاوہ دوسرے قبیلے کے ہوں۔ ہاں البتہ عربوں کو اس قبیلے کی حکومت تسلیم کرنے میں تامل نہ ہو گا جس میں نبوت تھی اور اسی میں سے اُن کے امیر ہوتے تھے اور اس شکل میں اگر عربوں میں سے کوئی اس کی امارت ماننے سے انکار کرے گا تو اس کے مقابلے میں ہمارے پاس کھلی ہوئی دلیل اور کھلا ہوا حق ہو گا، محمدؐ کی حکومت اور امارت میں کون ہم سے تنازع کر سکتا ہے، اسے سب ہی نے تسلیم کیا، اُن کے بعد اب ہم اُن کے ولی اور خاندان والے اس کے مستحق ہیں، صرف جو گمراہ ہو گا، گنہگار ہو گا یا ورطہ ہلاکت میں گرفتار ہو گا۔ وہی اس تجویز کی مخالفت کرے گا۔ اور کوئی نہیں کر سکتا،

حباب بن المنذرؓ کی دھمکی حباب بن المنذر نے کہا اے گروہ انصار تم اس معاملے کا خود تصفیہ کر لو اور ہرگز اس شخص کی اور اس کے ہمراہیوں کی بات نہ مانو یہ تمہارا حصہ بھی ہضم کرنا چاہتے ہیں اور اگر یہ لوگ ہماری تجویز نہ مانیں تو ان سب کو اپنے ان علاقوں سے خارج البلد کر دو اور تمام امور کی باگ ان کے علی الرغم اپنے ہاتھ میں لے لو کیونکہ بخدا اس امارت کے سب سے زیادہ تم ہی مستحق اور اہل ہو، تمہاری تلواروں نے ان تمام لوگوں کو اس دین کا مطیع بنایا ہے جو کبھی مطیع ہونے والے نہ تھے۔ میں اس تمام کارروائی کے تصفیے کی ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں کیونکہ میں اس کا پورا تجربہ رکھتا ہوں اور اس کا اہل ہوں، بخدا اگر تم چاہو تو میں ابھی کاٹ چھانٹ کر اس کا فیصلہ کر لیتا ہوں، عمرؓ نے کہا اگر ایسا کرو گے اللہ تم کو ہلاک کر دے گا۔ حباب نے کہا بلکہ تم مارے جاؤ گے، ابو عبیدہؓ نے کہا اے گروہ انصار تم وہ ہو جنہوں نے سب سے پہلے دین کی حمایت اور نصرت کی ہے۔ اب یہ نہ ہونا چاہئے کہ سب سے اوّل تم ہی اس میں تغیر اور تبدل کرو اور اسلام کی بات بگاڑو، بشیر بن سعد ابو النعمانؓ بن بشیر نے کہا اے گروہ انصار مشرکین سے جہاد اور دین اسلام کی ابتدا میں خدمت کی جو سعادت ہمیں حاصل ہوئی اس سے ہمارا مقصد صرف اپنے پروردگار کی رضامندی اور اپنے نبی کی اطاعت تھی ہم اس سے دنیا دی فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے تھے، تو اللہ کا ہم پر ہر طرح کا فضل اور احسان ہے۔ سُن لو بے شک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدؐ صلعم قریش تھے لہٰذا ان کی قوم اس امارت کی زیادہ مستحق اور اہل ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اُن سے اس معاملے میں کبھی تنازع نہیں کروں گا، اللہ سے ڈرو، ان کی مخالفت نہ کرو اور نہ اس معاملے میں ان سے تنازع کرو،

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی تجویز ابوبکرؓ نے کہا یہ عمرؓ اور ابوعبیدہؓ موجود ہیں ان میں سے جسے چاہو امیر بنا لو مگر ان دونوں نے کہا کہ تمہاری موجودگی میں ہم ہرگز اس منصب کو قبول نہیں کریں گے کیونکہ تم مہاجرین میں سب سے بزرگ ہو غار میں رسول اللہ صلعم کے رفیق رہے ہو اور نماز کی امامت کے لئے رسول اللہ صلعم کے جانشین بن چکے ہو اور نماز ہمارے دین کا سب سے بڑا رکن ہے۔ اس لئے تمہارے ہوتے ہوئے کس کو یہ بات زیبا ہے کہ وہ اس کے لئے تقدیم کرے اور امارت قبول کرے۔ تم اپنا ہاتھ بیعت کے لئے لاؤ۔ چنانچہ جب عمرؓ اور ابوعبیدہؓ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے چلے بشیرؓ بن سعد نے ان سے سبقت کی اور سب سے پہلے انہوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی، حباب بن المنذر نے للکارا اے بشیرؓ بن سعد تم نے اپنی جماعت کی مخالفت میں یہ حرکت کیوں کی کیا تم کو اپنے عزیز سعد کی امارت پر حسد ہوا، بشیرؓ نے کہا بخدا ہرگز یہ بات نہیں ہے بلکہ میں نے اس بات کو گوارا نہیں کیا کہ میں ان لوگوں سے اس معاملے میں تنازع کروں جس کا اللہ نے اُن کو ہر طرح سے مستحق بنایا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت جب قبیلۂ اوس نے دیکھا کہ بشیرؓ بن سعد نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور وہ قریش کے اس معاملے میں حامی ہیں اور خزرج سعدؓ بن عبادہ کو امیر بنانا چاہتے ہیں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا۔ یعنی میں اسیدؓ بن حضیر اُن کے ایک نقیب بھی تھے کہ اگر ایک مرتبہ کے لئے بھی خزرج کو امارت مل گئی تو اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے تم سے مرتبے میں بڑھ جائیں گے اور پھر کبھی وہ حکومت میں تم کو کوئی حصہ نہ دیں گے لہٰذا ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ہم سب ابوبکرؓ کی بیعت کر لیں چنانچہ ان سب نے کھڑے ہو کر ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اس سے سعدؓ بن عبادہ اور خزرج کے تمام منصوبے جو حکومت حاصل کرنے کے تھے خاک میں مل گئے اور ان کے حوصلے پست ہو گئے۔

ابوبکر بن محمد الخزاعی سے مروی ہے کہ اس کے بعد تمام بنی اسلم جماعت کے ساتھ کہ اُن کی کثرت کی وجہ سے راستے پُر ہو گئے، وہاں آئے اور انہوں نے ابوبکر کی بیعت کی عمر کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے کہ جب میں نے اسلم کو آتا ہوا دیکھا مجھے کامیابی کا یقین ہوا۔

سعدؓ بن عبادہ کی دھمکی

سابقہ روایت کے سلسلے سے عبداللہ بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ اب ہر طرف سے لوگ آ آ کر ابوبکرؓ کی بیعت کرنے لگے قریب تھا کہ وہ سعد کو روند ڈالتے اس پر سعدؓ کے کسی آدمی نے کہا کہ سعدؓ کو بچاؤ ان کو نہ روندو، عمرؓ نے کہا اللہ اسے ہلاک کرے اس کو قتل کردو اور خود ان کے سرہانے آ کر کھڑے ہو گئے اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تم کو روند کر ہلاک کردوں، سعدؓ نے عمرؓ کی داڑھی پکڑ لی، عمرؓ نے کہا چھوڑ دو اگر اس کا ایک بال بھی بیکا ہوا تو تمہارے منہ میں ایک دانت نہ رہے گا ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ خاموش رہو اس موقع پر نرمی برتنا زیادہ سود مند ہے۔ عمرؓ نے سعدؓ کا پیچھا چھوڑ دیا۔ سعدؓ نے کہا کہ اگر مجھ میں اٹھنے کی بھی طاقت ہوتی تو میں تمام مدینے کی گلی کوچوں کو اپنے حامیوں سے بھر دیتا کہ تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ہوش و حواس جاتے رہتے اور بخدا اس وقت میں تم کو ایسی قوم کے حوالے کر دیتا جو میری بات نہیں مانتے بلکہ میں ان کی اتباع کرتا، اچھا اب مجھے یہاں سے اٹھا لے چلو۔ ان کے آدمیوں نے ان کو اٹھا کر ان کے گھر میں پہنچا دیا۔ چند روز ان سے تعارض نہیں کیا گیا اس کے بعد ان سے کہلا کر بھیجا گیا کہ چونکہ تمام لوگوں نے اور خود تمہاری قوم نے بھی بیعت کر لی ہے تم بھی آ کر بیعت کرو، سعدؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ میں تمہارے مقابلے میں اپنا ترکش خالی نہ کر دوں، اپنے نیزے کو تمہارے خون سے رنگین نہ کر لوں اور اپنی تلوار سے جس پر میرا بس چلے وار نہ کر لوں اور اپنے خاندان اور قوم کے ان افراد کے ساتھ جو میرا ساتھ دیں تم سے لڑ نہ لوں ہرگز بیعت نہیں کروں گا، خدا کی قسم ہے اگر انسانوں کے ساتھ جن بھی تمہارے ساتھ ہو جائیں تب بھی جب تک کہ میں اپنے معاملے کو اپنے رب کے سامنے پیش نہ کر لوں بیعت نہیں کروں گا۔

حضرت عمرؓ کا سعدؓ بن عبادہ کی بیعت پر اصرار

ابوبکرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی عمرؓ نے ان سے کہا بغیر بیعت لئے ان کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ مگر بشیر بن سعد نے کہا چونکہ ان کو اپنے انکار پر اصرار ہے اس لئے جب تک کہ وہ قتل نہ ہو جائیں گے ہرگز تمہاری بیعت نہیں کریں گے اور تاوقتیکہ ان کی اولاد ان کے خاندان والے اور ان کے قبیلے کے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ابھی ان کے ساتھ کام نہ آجائیں۔ وہ تنہا مقتول نہ ہوں گے اس لئے مناسب ہے کہ ان کو چھوڑ دو، وہ تنہا ہیں ان کے چھوڑ دینے سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ابوبکرؓ وغیرہ نے ان کا پیچھا چھوڑ دیا اور بشیرؓ بن سعد کی رائے کو قبول کر لیا۔ اور چونکہ بیعت کے معاملہ میں ان کا طرز عمل معلوم ہو چکا تھا اس لئے ان کی اس رائے کو خلوص پر مبنی سمجھا۔ اس کے بعد سے سعدؓ نہ ابوبکرؓ کی امامت میں نماز پڑھتے تھے اور نہ جماعت میں شریک ہوتے، حج میں بھی مناسک کو ان کے ساتھ ادا نہ کرتے۔ ابوبکرؓ کے انتقال تک ان کی یہی روش رہی۔

ضحاک بن خلیفہ کی روایت

ضحاک بن خلیفہ سے مروی ہے کہ امارت کے انتخاب کے موقع پر حباب بن المنذر نے کھڑے ہو کر تلوار نکال لی اور کہا کہ میں ابھی اس کا تصفیہ کر دیتا ہوں، میں شیر ہوں اور شیر کی کچھار میں ہوں اور خیر کا بیٹا ہوں، عمرؓ نے اس پر حملہ کیا اس کے ہاتھ پر وار کیا تلوار گر پڑی، عمرؓ نے اسے اٹھا لیا اور پھر سعدؓ پر جھپٹے اور لوگ بھی سعدؓ پر جھپٹے اب سب نے باری باری آکر بیعت کی سعدؓ نے بھی بیعت کی، اس وقت عہد جاہلیت کا سا منظر پیش آیا اور قوتیں میں ہونے لگی ابوبکرؓ اس سے دور رہے، جس وقت سعدؓ پر لوگ چڑھ گئے کسی نے کہا کہ تم لوگوں نے سعدؓ کو مار ڈالا، عمرؓ نے کہا اللہ اسے ہلاک کر دے وہ منافق ہے، عمرؓ کی تلوار کے سامنے ایک پتھر آگیا اور ان کی ضرب سے وہ قطع ہو گیا۔

جابرؓ سے مروی ہے کہ اس روز سعدؓ بن عبادہ نے ابوبکرؓ سے کہا اے گروہ مہاجرین تم نے میری امارت پر حسد کیا اور تم نے اور میری قوم نے مجھے بیعت پر مجبور کر دیا، مہاجرین نے جواب دیا کہ اگر ہم نے تم کو جماعت سے علیحدگی پر مجبور کیا ہوتا اور اس کے بعد تم خود جماعت میں شامل ہو جاتے تو اس وقت تم کو اس شکایت کا موقع تھا مگر تو ہم نے تم کو جماعت میں شریک رہنے پر مجبور کیا ہے اس میں تم کو کیا وجہ شکایت ہو سکتی ہے اس سے مفر نہیں اور اگر تم نے اطاعت اور جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو ہم تم کو قتل کر دیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ

عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے دوسرے روز ابوبکرؓ نے منادی کرا دی کہ اسامہؓ کی مہم پایۂ تکمیل کو پہنچے اور ان کی فوج کے جس قدر افراد مدینہ میں ہوں وہ سب جرف میں ان کے پڑاؤ کو پہنچ جائیں، نیز انہوں نے تمام مسلمانوں کے سامنے تقریر کی اس میں حمد و ثنا کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اے لوگو۔ میں بھی تمہارا جیسا ایک مسلمان ہوں، میں نہیں جانتا کہ آیا تم مجھ سے انہی باتوں کی توقع رکھتے ہو جسے رسول اللہ صلعم آسانی سے پورا کرتے تھے۔ یاد رہے کہ اللہ نے محمدؐ کو تمام اہل عالم کے لیے انتخاب کیا تھا، اسی نے اس نے اُن کو آفات سے محفوظ رکھا، میں صرف پیرو ہوں ہادی نہیں اگر میں راہ راست پر گام زن رہوں تم میری اتباع کرنا اگر بھٹک جاؤں مجھے سیدھا کر دینا۔ رسول اللہ صلعم کی وفات ہو گئی اس امت میں کوئی ایسا نہیں ہے جس کا ذرا سا بھی حق اُن کے ذمے باقی ہو سن لو کہ میرا شیطان مجھے اغوا کرتا ہے ایسی صورت میں اگر میں اس کے اغوا میں آجاؤں تم مجھ سے علیحدہ ہو جانا اس وقت میرا تم پر کوئی حق نہ رہے گا، تم ہر وقت موت کے سایے میں چلتے پھرتے ہو مگر اس کا وقت تم کو معلوم نہیں بہتر یہ ہے کہ یہ زندگی معینہ نیک کاموں میں بسر ہو مگر یہ بات توفیق الٰہی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، لہٰذا تم کو کوشش یہ کرنا چاہیے کہ قبل اس کے کہ موت عمل کے مواقع ختم کر دے تم نیک اعمال کر لو، بعض قوموں نے اپنی زندگی میں کچھ نہیں کیا اور وہ دوسروں کو عمل صالح کا موقع دے گئیں تم اُن جیسے نہ ہو جانا عمل صالح کے لئے پوری کوشش کرو، موت سے ڈرو، اور نجات کے طالب بنو، موت تمہارے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور معلوم نہیں کہ وہ اچانک کب آجائے اُس سے ڈرتے رہو اپنے بزرگوں، اولاد اور بھائیوں کی موت سے عبرت حاصل کرو، زندوں کی حرص مت کرو بلکہ مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

اپنی ایک اور تقریر میں ابوبکرؓ نے حمد و ثنا کے بعد کہا، اللہ صرف ان اعمال کو قبول کرتا ہے جو صرف اس کے لئے کئے جائیں لہٰذا تم صرف اللہ کے لئے عمل کرو اور سمجھ لو کہ جو کام تم محض اللہ کے لئے کرو گے وہ اس کی حقیقی طاعت ہو گی، وہ حقیقی کامیابی کی طرف قدم ہو گا اور وہ اصلی متاع ہو گی جو اس دنیائے فانی میں تم آخرت باقی کے لئے مہیا کرو گے جو تمہاری ضرورت کے وقت کام آئے گی، اے اللہ کے بندو تم میں سے جو مر گئے ہیں اُن سے عبرت حاصل کرو اور جو تم سے پہلے تھے اُن پر غور کرو کہ وہ کل کہاں تھے اور آج کہاں ہیں۔ کہاں ہیں وہ جابر فرمانروا اور کہاں ہیں وہ شہر جن کی شجاعت اور فتحمندی کی داستانیں مشہور ہیں جن سے عالم میں ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہلکہ پڑ گیا تھا۔ آج وہ خاک ہو چکے اور ان کے متعلق صرف باتیں ہی باتیں رہ گئیں۔ اور ظاہر ہے کہ باتوں کی برائیاں ہی مذکور ہیں، وہ بادشاہ کہاں گئے جنہوں نے زمین کو جوتا اور آباد کیا وہ چل بسے اور آج کوئی اُن کا نام تک نہیں لیتا گویا کہ وہ کبھی تھے ہی نہیں اللہ نے اُن کی بد اعمالیوں کی سزا میں اُن کو برباد کر دیا۔ اور ان کی تمام لذتیں ختم ہو گئیں، وہ چل بسے اُن کی برائیاں باقی رہ گئیں اور ان کی دنیا دوسروں کے قبضہ میں چلی گئی ہم ان کے جانشین ہوئے اگر ہم نے ان کی حالت سے عبرت حاصل کی تو ہم نجات پا جائیں گے اور اگر ہم ان کی کامیاب دنیاوی زندگی سے دھوکے میں آ گئے، ہماری بھی وہی درگت ہو گی جو اُن کی ہوئی۔ وہ مہ جبین آج کہاں ہیں جو اپنی جوانی پر اتراتے تھے وہ سب خاک میں مل کر خاک ہو چکے اور صرف اُن کی بد اعمالیوں کی حسرت اُن کی دامنگیر رہتی ہے، وہ لوگ کہاں گئے جنہوں نے شہر بسائے اور ان کے گرد فصیلیں بنائیں اور دنیا کے عجائبات اُن شہروں میں جمع کئے۔ وہ ان سب کو اپنے بعد والوں کے لئے چھوڑ مرے آج اُن کے محل برباد ہیں اور وہ قبر کی تاریکی میں بے نام و نشان پڑے سڑ رہے ہیں، خود تمہاری اولاد اور تمہارے دوست اور عزیز کہاں ہیں جن کو موت آ گئی اور اب اُن کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا پڑی ہو گی۔ سن لو اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے وہ اپنی مخلوقات کے ساتھ بلا سبب کے بھلائی کرتا ہے اور بغیر اس کی اطاعت اور حکم کی اتباع کے کوئی ضرر اس کی مخلوق سے دور نہیں ہوتا۔ اور سمجھ لو کہ تم مقروض غلام ہو۔ اور بغیر اس کی اطاعت کے تم آزادی حاصل نہیں کر سکتے۔ کوئی بھلائی نہیں جس کا نتیجہ دوزخ ہو اور کوئی برائی برائی نہیں جس کا نتیجہ جنت ہو۔

جیش اسامہؓ کی روانگی کا حکم

ہشام بن عروہ اپنے باپ کی روایت بیان کرتا ہے رجب ابوبکرؓ کی بیعت ہو گئی اور خود انصار نے بھی اختلاف کے بعد ان کی بیعت کر لی ابوبکرؓ نے کہا کہ اسامہؓ کی مہم پوری ہونا چاہیے، اس وقت حالت یہ ہو گئی تھی کہ تمام عرب کے قبائل یا تو سب کے سب مرتد ہو چکے تھے یا ان میں سے کچھ لوگ مرتد ہو چکے تھے۔ بہرحال کوئی پورا قبیلہ مسلمان نہیں رہا تھا، ہر طرف نفاق پھوٹ پڑا تھا اور اب یہود اور انصار کی بھی للچائی ہوئی نگاہوں سے مسلمانوں کو دیکھ رہے تھے اور خود مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حالت بنی صلعم کی وفات اپنی علت اور دشمن کی کثرت کی وجہ سے اُن بھیڑ بکریوں کی سی ہو گئی تھی جو موسم سرما کی برساتی رات میں حیران ہو گئی ہوں۔ صحابہؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ لے دے کے صرف یہی مسلمان ہیں جو آپ کے سامنے ہیں عربوں کے ارتداد کی جو حالت ہے وہ آپ پر روشن ہے اس لئے اب یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ مسلمانوں کی اس جماعت کو اپنے سے علیحدہ کریں۔ ابوبکرؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ایک شخص بھی نہ رہے اور مجھے یہ اندیشہ ہو کہ درندے مجھے اٹھا لے جائیں گے تب بھی میں اسامہؓ کی مہم کو اس کے کام پر روانہ کروں گا جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے اور اگر تمام بستیوں میں میرے سوا اور کوئی نہ رہے تو صرف میں تنہا آپ کے ارشاد کی تعمیل کروں گا۔

علیؓ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے مدینے کے گرد کے اُن قبائل کو جو صلح حدیبیہ کے موقع پر اجازت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔ جمع کیا وہ برآمد ہوئے اور اہل مدینہ اُسامہؓ کی مہم میں روانہ ہوئے ابوبکرؓ نے ان قبائل میں سے جن کو گھروں کو جانے کی اجازت ملی تھی اور جن کی تعداد بہت تھوڑی تھی خود اپنے قبائل کی چوکیداری پر متعین کر دیا۔

جیش اسامہؓ بھیجنے کی مخالفت حسن بن ابی الحسن بصری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات سے پہلے اہل مدینہ اور حوالی مدینہ سے ایک مہم مقرر کی اس میں عمرؓ بن الخطاب بھی تھے اور اُسامہؓ بن زید کو اس فوج کا امیر مقرر کیا یہ مہم پوری طرح خندق کو پار نہیں کر چکی تھی کہ رسول اللہ صلعم کی وفات ہو گئی۔ اسامہؓ سب کے ساتھ ٹھہر گئے اور انہوں نے عمرؓ سے کہا کہ تم جاؤ اور خلیفہ رسول سے میری واپسی کی اجازت لے کر آؤ کیونکہ تمام اکابر اور بہادر مسلمان میرے ساتھ ہیں اور مجھے رسول اللہ صلعم کے خلیفہ اور آپ کے اور تمام مسلمانوں کے متعلقین کی جانوں کا اندیشہ ہے کہ کہیں مشرک اچانک سب کو قتل نہ کر دیں۔ اس مہم کے انصاریوں نے عمرؓ سے کہا کہ اگر خلیفہ رسول اللہ واپسی کی اجازت نہ دیں اور جانے پر اصرار کریں تو تم ان سے ہماری طرف سے کہنا کہ وہ ہمارا امیر ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہؓ سے زیادہ ہو۔

حضرت ابوبکرؓ کا جیش اسامہؓ بھیجنے کا فیصلہ اُسامہ کے حکم سے عمرؓ مدینہ آئے اور ابوبکرؓ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اپنے آنے کی غرض بیان کی اور اسامہؓ کی درخواست سنائی۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ اگر مجھے اور پرندوں کے تنہائی کی وجہ سے مجھے کھالیں تب بھی میں رسول اللہ صلعم کے حکم کو رد نہیں کروں گا۔ عمرؓ نے کہا اور انصار نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ ان کا امیر کسی اور ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہؓ سے بڑا ہو۔ یہ سن کر ابوبکرؓ جو بیٹھے ہوئے تھے غصے سے اچھل پڑے اور بڑھ کر انہوں نے عمر کی داڑھی پکڑ کر کہا اے ابن الخطاب اللہ تمہاری ماں کا برا کرے کہ تم مر جاتے بھلا جس شخص کو رسول اللہ صلعم نے اس منصب پر فائز کیا ہے تم مجھ سے کہتے ہو کہ میں اسے علیحدہ کر دوں۔

حضرت ابوبکرؓ کا مجاہدین کو خطاب عمرؓ نے نیں مرام اپنی فوج میں آئے انہوں نے پوچھا کہ آئے عمرؓ نے کہا اللہ تمہاری ماؤں کو تمہارا سوگوار بنائے آگے بڑھو خلیفہ رسول اللہ صلعم کے یہاں تمہاری درخواست مقبول نہیں ہوئی۔ اس کے بعد خود ابوبکرؓ مدینہ سے اس مہم کے بڑاؤ میں آئے اور انہوں نے اسے روانہ کیا اور خود پیادہ اس کی مشایعت کی اسامہؓ اونٹ پر سوار تھے اور عبدالرحمان بن عوف ابوبکرؓ کے گھوڑے کو آگے سے لگام پکڑے لا رہے تھے۔ اسامہؓ نے کہا یا خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں ورنہ میں اتر جاتا ہوں ابوبکرؓ نے کہا یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں نہ تم اترو گے اور نہ میں سوار ہوں گا میں اس وقت اس سے پیدل چلا رہا ہوں تاکہ اللہ کی راہ میں کچھ دیر تک پیدل ہیں کر اپنے قدم خاک آلود کروں کیونکہ مجاہد کے ہر قدم کے عوض میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں سات سو درجے بڑھائے جاتے ہیں اور اس کی سات سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں چلتے چلتے جب وہ ٹھہرے انہوں نے اسامہؓ سے کہا بہتر ہو تاکہ عمرؓ کو تم میرے پاس چھوڑ جاتے اسامہؓ نے کہا بہتر ہے ان کو لے جائیے۔ پھر ابوبکرؓ نے ساری فوج سے کہا ذرا ٹھہر جاؤ تاکہ میں دس باتوں کی تم کو نصیحت کر دوں ان کو اچھی طرح یاد رکھو۔ خیانت نہ کرنا۔ نفاق نہ برتنا۔ بدعہدی نہ کرنا۔ مثلہ نہ کرنا۔ (اعضائے جسم کو قطع نہ کرنا) کبھی چھوٹے بچے کو بوڑھے مرد کو اور عورت کو قتل نہ کرنا۔ کسی کھجور کے درخت کو نہ کاٹنا اور نہ جلانا اور کسی ثمردار درخت کو قطع نہ کرنا سوائے کھانے کی ضرورت کے بیکار کسی بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا۔ تم کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو ترک دنیا کر کے خانقاہوں میں بیٹھے ہیں ان سے کوئی تعارض

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرنا۔ بعض لوگ تمہارے لئے کھانوں کے خوان لائیں گے اگر تم اس میں سے کچھ کھانا چاہو تو اللہ کا نام لے کر کھانا ایسے لوگوں سے تمہارا مواجہہ ہوگا جن کے سر کی چندیا صاف ہوگی اور اس کے گرد بالوں کی بیٹیاں جمی ہوں گی ایسے لوگوں کی خبر تلوار سے لینا اچھا اب اللہ کا نام لے کر جاؤ اللہ تمہاری نیزے کی ضرب اور طاعون سے حفاظت کرے۔

حضرت اسامہؓ کو ہدایات عروہ اپنے باپ سے روایت ہے کہ اس موقع پر ابوبکرؓ جرف تک آئے اور انہوں نے اسامہؓ اور ان کی مہم کے ساتھ کھانا کھایا اور پھر اسامہؓ سے کہا کہ عمرؓ کو میرے پاس چھوڑ دو، اسامہؓ نے ابوبکرؓ کی یہ خواہش مان لی۔ ابوبکرؓ نے اسامہؓ سے کہا کہ اپنی اس مہم میں تم نبی صلعم کی ہدایات کی پوری تکمیل کرنا سب سے پہلے قضاعہ کے علاقے سے شروع کرنا۔ پھر آبل جانا رسول اللہ صلعم کے احکام کی تعمیل میں ذرا سی کوتاہی نہ کرنا مگر انہی کے ساتھ آپ کی رفاقت کی وجہ سے جو تاخیر ہوگئی اس کی وجہ سے عجلت نہ کرنا۔

حضرت اسامہؓ کا آبل پر حملہ اسامہؓ تیزی سے سفر کرکے ذی الخمرہ اور وادی القریٰ اور یہاں سے انہوں نے رسول اللہ صلعم کے احکام کے مطابق قبائل قضاعہ کی طرف اپنے رسالے دوڑائے اور آبل پر چھاپہ مارا اس کارروائی میں اسامہؓ کو کوئی جانی نقصان نہیں اٹھانا پڑا ان کو غنیمت ملی، اس کارروائی میں سوائے اس وقفہ کے جو قیام اور دعوت میں صرف ہوا چالیس دن صرف ہوئے مذکورۂ بالا واقعے کے متعلق عطاء الخراسانی سے بھی اسی کے مثل بیان منقول ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۲

مدعی نبوت اسود عنسی ۱۱ھ

اہل یمن کا قبول اسلام

جب باذام اور تمام یمن اسلام لے آیا رسول اللہ صلعم نے پورے یمن کی امارت پر باذام کو فائز کر دیا اور یمن کی تمام رعایا کا ان کو حاکم مقرر کر دیا۔ آپ کی تمام زندگی میں باذام اس خدمت پر قائم رہے، نہ آپ نے ان کو علیحدہ کیا نہ ان کے اقتدار میں کچھ کمی کی اور نہ کسی اور کو ان کا شریک بنایا۔ باذام کا انتقال ہو گیا اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے ان کے فرائض کو کئی شخصوں میں تقسیم کر دیا۔

شہر بن باذام

عبید بن مجز بن لوذان الانصاری السلمی سے جو خود ان اصحاب میں تھے جن کو رسول اللہ صلعم نے باذام کی وفات کے بعد حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر ۱۰ھ ہجری میں یمن کے عاملوں کے ساتھ یمن بھیجا تھا مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے باذام کے بعد ان کی امارت کو شہر بن باذام، عامر بن شہر الہمدانی عبد اللہ بن قیس ابو موسیٰ الاشعری۔ خالد بن سعید بن العاص۔ طاہر بن ابی ہالہ۔ یعلیٰ بن امیہ اور عمرو بن حزم کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ آپ نے حضرموت پر زیاد بن لبید البیاضی کو عامل مقرر کیا قبائل سکاسک سکون اور معاویہ بن کندہ پر عکاشہ بن ثور بن اصغر الغوثی کو عامل مقرر کیا، اور معاذ بن جبل کو یمن اور حضرموت دونوں کا معلم مقرر فرمایا۔

امارت یمن پر عاملوں کا تقرر

قرص الیشی سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلعم مدینہ روانہ ہوئے آپ نے یمن کی امارت کا انتظام جزایا اور اسے کئی اشخاص میں تقسیم کر دیا اور ہر شخص کو یمن کے خاص خاص قبول کا عامل نامزد کر دیا۔ اسی طرح آپ نے حضرموت کی امارت کا انتظام فرمایا اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تین صاحبوں کو علیحدہ علیحدہ اجازت پر مقرر کیا عمرو بن حزمؓ کو نجران کا والی مقرر کیا خالدؓ بن سعید بن العاص کو نجران ، رمع اور زبید کے مابین علاقے کا والی مقرر کیا۔ عامر بن شہر کو ہمدان کا والی مقرر کیا، خاص صعار پر ابن باذام کو والی مقرر کیا۔ طاہر بن ابی ہالہ کو مک اور اضعر بین کا، مارب پر ابوموسیٰؓ الاشعری کو اور جند پر یعلیٰؓ بن امیہ کو والی مقرر کیا، معاذ رض یمن اور حضرموت کے ان تمام علاقوں کے معلم تھے لہٰذا وہ ان سب مقامات کا دورہ کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح حضرموت پر آپ نے مختلف عامل مقرر کئے سکاسک اور سکون پر عکاشہؓ بن ثور کو عامل مقرر کیا اور بنی معاویہ بن کندہ پر عبداللہ یا مہاجرؓ کو عامل مقرر کیا مگر اس وقت یہ اپنی علالت کی وجہ سے نہ جا سکے اور پھر ابوبکرؓ نے ان کو اس خدمت پر بھیجا۔ حضرموت پر رسول اللہ صلعم نے زیادؓ بن لبید البیاضی کو عامل مقرر کیا، یہ زیادؓ مہاجرؓ کا کام بھی کرتے تھے، رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی اس وقت یہی لوگ آپ کے یمن اور حضرموت کے عامل تھے سوائے ان کے جو اسود کے مقابلے میں شہید ہو گئے یا خود مر گئے۔ جیسے باذام کہ ان کی موت کی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے ان کے کام کو کئی اصحاب کو تقسیم کر دیا جب سے باذام کے بیٹے شہر کہ جن کو اسود نے یورش کر کے شہید کر دیا۔ یہی روایت دوسرے سلسلے سے بھی مروی ہے۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عنس کے مقابلے میں عامر بن شہر الہمدانی نے اپنی کمت سے فوج کے ساتھ پیش قدمی کی پھر فیروز اور داذویہ نے اپنی کمتوں سے پیش قدمی کی اس کے بعد ہی ان تمام امرائے جن جو رسول اللہ صلعم نے اس کے لئے لکھا تھا آپ کے حکم کی تعمیل میں اسود کے مقابلے کی تیاری کی۔

اسود عنسی کا خروج

عبید بن خزمہ سے مروی ہے کہ ہم جند میں تھے ہم نے وہاں کے باشندوں کا نہایت معقول انتظام کر لیا تھا اور اس کے لئے ان سے معاہدے لکھوا رہے تھے اتنے میں اسود کا خط ہمارے پاس آیا جس میں لکھا تھا کہ اے لوگو ہمارے ملک میں عنس آئے ہو اس علاقے کو جس پر تم نے قبضہ کر لیا ہے ہمارے حوالے کر دو اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے وہ ہمیں دے جاؤ کیونکہ ہم اس کے حقدار ہیں اور تم کو کوئی حق نہیں ہے"، ہم نے اس کے پیامبر سے پوچھا کہ تم کہاں سے آ رہے ہو اس نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہف خبان سے اس کے بعد اسود نے نجران کا رُخ کیا اور اپنے خروج کے دس روز کے بعد اس نے اس پر جا کر قبضہ کر لیا، مذحج کے عوام اس کے ساتھ ہو گئے ہم اب اپنی حالت پر غور کر رہے تھے اور اپنی جماعت کو جمع کر رہے تھے کہ ہمیں اطلاع ملی کہ اسود شعوب میں آ گیا ہے۔ شہر بن باذام اس کے مقابلے پر نکل چکے تھے یہ اسود کے خروج سے بیس راتوں کے بعد کا واقعہ ہے ہم ان دونوں کے مقابلے کے نتیجے کے منتظر تھے کہ دیکھیں کے شکست ہوتی ہے کہ ہمیں خبر ملی کہ اسود نے شہر کو قتل کر ڈالا اور ابناء کو شکست ہوئی اور اس نے اپنے خروج سے پچیس راتوں کے بعد صنعاء پر قبضہ کر لیا، معاذ نے راہ فرار اختیار کی وہ ابوموسیٰؓ کے پاس جو مارب میں تھے آئے اور دونوں یمن چھوڑ کر حضرموت میں داخل ہو گئے معاذؓ قبیلہ سکون میں ٹھہر گئے اور ابوموسیٰ سکاسک کے پاس اس علاقے میں جو مضر اور مقاذہ جو ان کے اور مارب کے درمیان تھے متصل تھا فروکش ہوئے عمر اور خالدؓ کے علاوہ اور بقیہ تمام امرائے یمن طاہر کے پاس پہنچ آئے البتہ وہ دونوں مدینہ چلے گئے۔

اہل یمن کی ہمنوائی طاہر اس وقت صنعاء کے گرد و نواح کے علاقے کے وسط میں مقیم تھے، اس وقت تک حضرموت کے صحرا صہید سے لے کر طائف کے علاقے سے عدن کی جانب بحرین تک علاقہ اسود کے قبضے میں آ چکا تھا، تمام یمن اس کے ساتھ ہو گیا تھا البتہ قبائل حمیر تہامہ میں اس کے مخالف تھے اس کی کیفیت ایک جہاں سوز آگ کی سی تھی کہ جدھر اس نے رُخ کیا سب کو جلا دیا۔ شہر سے مقابلے کے وقت اس کے ساتھ ستر سوار کے علاوہ سات سو شہ سوار تھے اس کے سرداران فوج میں قیس بن عبد یغوث المرادی معاویہ بن قیس الکندی، مزید بن محرم، یزید بن حصین الحارثی اور یزید بن اخنس الازدی قابل سردار تھے، اس کی حکومت قائم ہو گئی اور اس کی شوکت بہت بڑھ گئی، سوا حمیر میں سے حاز عشر، شرجہ، کردہ، علاقہ، عدن اور جند پر اس کا قبضہ ہو گیا تھا، ممالک میں صنعاء سے لے کر طائف کی جانب اخشیہ اور علیب تک کا علاقہ اس کے قبضے میں تھا۔ مسلمانوں نے اس سے رحم کی درخواست کر کے امان حاصل کی اور مرتدین نے اس سے کفر اور اسلام سے رجعت کے دعوے پر معاملہ کر لیا، مذحج میں اس کا نائب عمرو بن معدی کرب تھا اسی طرح اس نے اپنے امور سلطنت کو کئی آدمیوں کو تفویض کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیس بن عبد یغوث

چنانچہ اس کی فوج کا سپہ سالار قیس بن عبد یغوث تھا اور ابناء کی سرداری فیروز اور داذویہ کے سپرد تھی مگر جب اسود کی حکومت اچھی طرح جم گئی اس نے قیس، فیروز اور داذویہ کی اہانت کی اور وہ اس طرح کہ اس نے شہر کی بیوی سے جو فیروز کے چچا کی بیٹی تھی شادی کر لی۔ ہم اسی پریشانی میں حضرموت میں مقیم تھے اور ہمیں یہ بھی اندیشہ تھا کہ اسود یا خود ہم پر پیش قدمی کرے گا یا ہمارے مقابلے پر فوج بھیجے گا یا خود حضرموت میں کوئی شخص اسود کی طرح نبوت کا دعویٰ کرنے کے لیے خروج کر دے گا ہم پریشان اور حیران سرگرداں تھے معاذ نے بنی بکر کی جو سکون کا ایک خاندان ہے دیلمہ نام ایک عورت سے نکاح کیا تھا بنی نکبیل اس عورت کے ننھیالی تھے اس کمبندی رشتے کی وجہ سے ان لوگوں نے ہم پر شفقت کی اور ہمیں اپنے اپنے یہاں ٹھہرایا۔ معاذ اس عورت کے شیفتہ تھے یہاں تک کہ بعض مرتبہ اللہ سے دعا مانگتے تھے کہ خداوندا تو قیامت کے دن مجھے قبیلہ سکون کے ساتھ اٹھانا اور کبھی ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے تھے اسی اثناء میں نبی صلعم کے مراسلے ہمیں ملے جن میں ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ فلاں فلاں اشخاص کو ہم اسود کے مقابلے کے لیے جملہ تدبیر سے کام نکالنے کے لئے آمادہ کریں اور ہر شخص کو جس سے ذرا سی بھلائی کی توقع تھی رسول اللہ صلعم کا یہ پیام پہنچا دیں۔ معاذ فوراً اس حکم کی تعمیل کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ اب ہمیں پھر اپنی قوت کا احساس اور کامیابی کا یقین ہوا۔

اسود اور قیس بن عبد یغوث میں کشیدگی

جشیش بن الدیلمی سے مروی ہے کہ میں مخنس رسول اللہ صلعم کا خط لے کر ہمارے پاس آئے اس خط میں آپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم اپنے دین پر قائم رہیں اور لڑائی یا حملے سے اسود کے خلاف جنگی کارروائی کریں نیز ہم آپ کے پیام کو ان لوگوں کو بھی پہنچائیں جو اس وقت اسلام پر راسخ ہوں اور دین کی حمایت کے لئے آمادہ ہم نے حسب عمل کیا مگر تجربے سے معلوم ہوا کہ اسود کے خلاف کامیاب ہونا بہت دشوار ہے اگر اسی زمانے میں ہمیں خبر ملی کہ اسود اپنے سپہ سالار قیس بن عبد یغوث سے مشتبہ ہو گیا ہے ہم نے خیال کیا کہ اس صورت میں اب قیس کو خود اپنی جان کا خوف ہو گا لہذا اگر ہم اسے دعوت دیں تو وہ فوراً منظور کرے گا ہم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دعوت دی پوری کیفیت سنائی اور رسول اللہ صلعم کا پیام اسے پہنچایا وہ اس بات سے اس قدر خوش ہوا کہ گویا اس کے دل کی بات تھی جو آسمان سے نازل ہوئی وہ اسود کے برتاؤ سے بہت ہی ملول اور کبیدہ خاطر تھا اس نے فوراً ہماری بات منظور کر لی۔ دو بن یخنس بھی ہمارے پاس آ گئے ہم نے اور لوگوں سے مراسلت کی اور دعوت دی، شیطان نے اس کارروائی کی بھنک اسود کو پہنچائی۔

قیس بن عبد یغوث کی طلبی

اس نے قیس کو طلب کر کے کہا سنتے ہو یہ فرشتہ کیا کہہ رہا ہے، قیس نے پوچھا وہ کیا اسود نے کہا یہ کہتا ہے کہ تم نے قیس کی عزت کی اس کا درجہ بڑھایا اور جب اس نے تمہارے مزاج میں پورا دخل حاصل کر لیا اور تمہاری طرف سے وہ مغرور اور متمکن ہو گیا وہ تمہارے دشمن سے جا ملا۔ تمہاری حکومت کے درپے اور بد عہدی پر کمر بستہ ہو گیا، اے اسود تم فوراً اس کا سر قلم کر کے اس کا لباس اتار لو ورنہ وہ خود تمہارا سر قلم کر کے تمہارا لباس اتار لے گا۔

قیس بن عبد یغوث کی اسود کو یقین دہانی

قیس نے اس کے جواب میں قسم کھا کر کہا یہ شیطان بالکل دروغ بیانی کر رہا ہے میرے دل میں آپ کی اس قدر عظمت اور وقعت ہے کہ میں آپ کے متعلق اپنے دل سے بھی کوئی بات نہیں کرتا اسود نے کہا تم بھی کس قدر بے ہودہ فرشتے کو جھٹلاتے ہو بے شک فرشتے نے جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے مگر اس سے مجھے معلوم ہوا کہ تم اپنے کیے پر نادم اور تائب ہو کیونکہ تمہاری سازش کا راز آشکارا ہو گیا

قیس وہاں سے نکل کر ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا اے حبیس، اے فیروز اپنے دار و یہ اسود نے یہ بات کہی اور میں نے اس کا یہ جواب دیا اب بتاؤ کیا کریں ہم نے کہا ہم کو بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیئے اور کوئی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیئے۔ ہم اسی خوف و ہراس کی حالت میں تھے کہ اسود نے ہمیں طلب کیا اور کہا کیا میں نے تم لوگوں کو تمہاری قوم پر شرف نہیں دیا اور اب مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ میرے خلاف سازش کر رہے ہو، ہم نے کہا اس مرتبہ آپ ہمیں معاف کر دیں، اسود نے کہا اچھا اب دوبارہ کوئی شکایت مجھ تک نہ آنے پائے ورنہ میں معاف نہیں کروں گا، اس طرح ہماری جان بچی حالانکہ ہم ہلاکت کے قریب پہنچ چکے تھے مگر اب بھی وہ ہماری اور قیس کی طرف سے مشتبہ تھا اور خود ہم اس کی طرف سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالف تھے اتنے میں ہمیں معلوم ہوا کہ عامر بن شہر، ذی زود، ذی مُرآن۔ ذی الکلاع اور ذی ظلیم اسود کے مقابلے پر برآمد ہوئے ہیں، انھوں نے ہم سے مراسلت کی اور مدد کا وعدہ کیا ہم نے ان کو اس کا جواب لکھا اور خواہش کی تاوقتیکہ ہم آخری تصفیہ کر کے اطلاع نہ دیں وہ اپنی اپنی جگہ سے جنبش نہ کریں، کیونکہ رسول اللہ صلعم کے خط کے موصول ہونے کی وجہ سے اب ان کو اسود کے خلاف کارروائی کرنا ضروری ہو گیا تھا،

اسود کے خلاف منصوبہ اسی طرح رسول اللہ صلعم نے نجران کے تمام باشندوں کو جن میں عرب اور غیر عرب سب ہی تھے اسود کے معاملے کے متعلق لکھا، وہ اس کے ساتھ شریک نہ ہوئے اپنے دین پر قائم رہے اور ایک جگہ سب اکٹھا ہو گئے، اس کا اسود پر بڑا اثر ہوا اور اسے اپنی موت نظر آنے لگی، مجھے ایک بات سوجھی، میں اس کی بیوی آزاد کے پاس گیا میں نے اس سے کہا اے بہن تم جانتی ہو کہ اس شخص کی وجہ سے تمہاری قوم کو کیا مصیبت اٹھانا پڑی ہے، اس نے تمہارے شوہر کو قتل کر دیا، تمہاری قوم والوں کو قتل و غارت کیا۔ جو باقی بچے ان کی اہانت کی اور تمہاری عورتوں کی رسوائی کی کہو اس کے خلاف ہمارا ساتھ دے سکتی ہو، اس نے کہا ہاں کس بات میں، میں نے کہا اس کے اخراج میں، آزاد نے کہا یا اس کے قتل میں، میں نے کہا اچھا قتل میں سہی۔ اس نے کہا ہاں میں اس کے لئے آمادہ ہوں بخدا اللہ کی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ میں اسے بُرا سمجھتی ہوں۔ یہ نہ اللہ کے کسی حق کی حرمت کرتا ہے اور نہ کسی اللہ کی حرام کردہ شئے سے اجتناب جب تمہارا ارادہ ہو مجھے اطلاع دو میں اس معاملہ کی تکمیل کی تدبیر کروں گی۔

قیس بن عبد یغوث کو قتل کرنیکی دھمکی اوس سے مل کر میں باہر آیا فیروز اور دازویہ میرے منتظر تھے اتنے میں قیس بھی آگیا ہم اس کے لئے اٹھنا چاہتے تھے اور وہ ابھی ہمارے پاس آکر بیٹھنے بھی نہ پایا تھا کہ کسی خدمتگار نے اوس سے کہا کہ بادشاہ بلاتے ہیں وہ سیدھا مذحج اور ہمدان کے دس آدمیوں کے ساتھ اسود کے پاس چلا گیا اس جماعت کی وجہ سے اسود اس وقت اسے قتل نہ کر سکا۔ اسود نے قیس سے کہا اے عبھلہ بن کعب بن غوث یا کہا اے عبھلہ بن کعب بن غوث کیا اپنے ان ساتھیوں کی وجہ سے تم مجھ سے بچ سکتے ہو، تمہاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعہدی کے متعلق جو کچھ میں نے کہا تھا وہ بالکل سچ تھا اور تم نے جو جواب دیا وہ محض جھوٹ تھا۔ فرشتہ مجھ سے کہہ رہا تھا قیس کے ہاتھ کاٹ دو ورنہ دیکھو وہ اس طرح تمہارا سر کاٹ ڈالے گا قیس نے کہا میرے لئے یہ بات ہرگز جائز نہیں ہے کہ میں آپ کو جو اللہ کے رسول ہیں قتل کروں۔ آپ جو چاہیں میرے متعلق حکم دیں، آپ کو میرے متعلق جو شبہ ہو گیا ہے اس سے مجھے سخت بے اطمینانی ہے اس سے تو اس معاملے کا تصفیہ بہتر ہے اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو موت کے ذریعے اس خوف سے نجات حاصل ہو جائے گی اور ایک وقت کی موت روزانہ کی موتوں سے جس میں میں مبتلا ہوں بہتر ہے۔

قیس بن عبد الغوث کو معافی

قیس کی اس تقریر سے اسود کو اس پر رحم آگیا اور اس نے کہا جاؤ، قیس ہمارے پاس آیا اپنی سرگزشت سنائی اور راز داری کی نصیحت کی اور کہا کہ اب اپنے منصوبے پر عمل کرو اس کے بعد اسود بہت سے لوگوں کے ساتھ ہمارے سامنے برآمد ہوا ہم سب اس کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے، آستانے پر سونے کے بیل اور اونٹ ذبح کے لئے موجود تھے اس نے ان کے سامنے ایک لکیر کھینچ دی اور ان جانوروں کو اس لکیر کے پار کھڑا کر دیا اور خود وہ اس لکیر کے اس پار کھڑا ہوا اور پھر بغیر اس کے کہ ان جانوروں کو کوئی قابو میں رکھتا یا ان کے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے اس نے ایک سرے سے ان سب کو ذبح کر دیا کہ کسی نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں کی البتہ جب وہ ذبح کر چکا اس نے ان کا چھپا چھوڑا اور اب وہ ہاتھ پاؤں مار کر ٹھنڈے ہوئے اس سے زیادہ ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ایسا متوحش دن مجھ پر گذرا تھا، اس کے بعد اسود نے چہرا سنبھال کر فیروز سے کہا کہ جو اطلاع مجھے تمہارے متعلق ملی ہے وہ سچ ہے میں چاہتا ہوں کہ تم کو بھی ذبح کر کے ان جانوروں کے ساتھ کر دوں فیروز نے کہا جناب والا نے ہمارے یہاں شادی کی اور اپنا دین ہماری عزت افزائی کی، اگر ہم آپ کو نبی نہ مانتے تو کیوں آپ کا ساتھ دیتے اور اب تو ہماری دین و دنیا دونوں آپ کے ساتھ وابستہ ہیں ایسی حالت میں بھلا ہم کیونکر آپ کے خلاف کوئی سازش کر سکتے ہیں ہمارے متعلق اس قسم کی چغلیوں کو آپ ہرگز قبول نہ کریں ہم حسب سابق بدستور آپ کے وفا کیش اور جاں نثار ہیں اسود نے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا ان جانوروں کو یہاں کے تمام لوگوں میں تقسیم کر دو، چونکہ تم سب سے واقف ہو اس لئے یہ کام تم کرو۔

اسود عنسی کی فیروز کو قتل کی دھمکی

تمام اہل صنعاء میرے پاس جمع ہو گئے میں نے قبیلوں میں اونٹ اور خاندانوں میں بیل تقسیم کئے اور بڑی برادریوں والوں کو کئی کئی جانور دیئے اس طرح ہر سمت علاقے کے لوگوں نے اپنا حصہ پالیا اور قبل اس کے کہ وہ شخص جس کو مذہبی جانور دیے گئے تھے اپنے مکان پہنچے وہ جانور اس کے مکان پہنچا دیا گیا، اس اثنا میں اسود اپنے ایک پاؤں پر کھڑا ہوا تھا اور فیروز کو لوگ جھٹکا تے ہوئے اس کے پاس لا رہے تھے، اسود نے فیروز کو سنانے کے لئے جیسے اس نے سن بھی لیا کہا کہ کل صبح میں اسے اور اس کی جماعت کو قتل کر دوں گا کل اسے میرے پاس پیش کیا جائے اب جو اس نے مڑ کر دیکھا تو فیروز اس کے بالکل قریب آچکا تھا اسود نے کہا چپ رہو اور پھر جو کچھ فیروز نے اس کے خلاف کیا تھا اس سے اسود نے فیروز کو اطلاع دی اور کہا کہ تم نے خوب کیا پھر اندر جاتے ہوئے فیروز کے گھوڑے پر ضرب لگائی اور وہ اندر چلا گیا فیروز نے باہر آکر ہم سے سارا واقعہ بیان کیا، ہم نے قیس کو بلا بھیجا وہ آگیا اب ہماری اس تمام جماعت کی یہ رائے ہوئی کہ میں پھر اس کی بیوی کے پاس جاؤں اپنے منصوبے سے اسے آگاہ کروں تاکہ پھر جو اس کا خیال ہو وہ ہمیں بتائے، میں اس عورت کے پاس آیا میں نے پوچھا کہو کیا کہتی ہو، اس نے کہا کہ اسود بہت ہی چوکنا ہے اس نے اپنی حفاظت کا پورا انتظام کر رکھا ہے، محل کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں پہرہ نہ ہو البتہ صرف یہ گھر ایسا ہے کہ اس کی پشت شارع عام کے نشان مقام پر ہوتی ہے لہٰذا جب رات ہو تو تم اس گھر کی دیوار میں نقب لگا کر اندر آجاؤ کیونکہ یہاں پہرے دار نہ ہوں گے اور اس کے قتل کرنے میں کوئی مزاحمت نہ ہوگی، چراغ اور اسلحہ پہلے سے یہاں موجود رہیں گے۔

آزاد زوجہ اسود کا تعاون

میں اس عورت کے پاس سے نکلا اسود سے جو اپنی کسی مکان سے نکل رہا تھا میری مڈبھیڑ ہو گئی اس نے ڈانٹ کر مجھ سے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے نیز اس نے میرے سر پر تھپڑ مارا چونکہ وہ نہایت قوی بازو تھا اس کی ضرب سے میں گر پڑا مگر اسی وقت اس کی عورت نے چیخ ماری جس سے گھبرا کر اس نے میرا پیچھا چھوڑا درندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ختم کر دیتا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ یہ شخص میرا چچیرا بھائی ہے۔ مجھ سے ملنے آیا تھا تم نے اس کے ساتھ اس بدسلوکی کو کر کے میری توہین اور دل آزاری کی۔ اسود نے کہا اچھا خاتون رہو تمہاری خاطر میں نے اسے معاف کیا اس طرح اس کی بیوی نے مجھے اسس کے پنجے سے چھڑایا۔ میں اپنے دوستوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا بس بھاگ کر جان بچاؤ یہ واقعہ ہوا ہے، ہم ابھی اسی ادھیڑبن میں پریشان تھے کہ اس کی بیوی کا آدمی میرے پاس آیا اور اسس نے کہا کہ ہرگز نہ جانا اور اس کا پیچھا نہ چھوڑو، تمہارے چلے آنے کے بعد میں نے تا دقتیکہ اسود سے اطمینان حاصل نہیں کر لیا اس کا پیچھا نہیں چھوڑا اب وہ بالکل مطمئن ہو گیا ہے لہذا اپنا کام کرو، ہم نے فیروز سے کہا کہ اب تم اس کی عورت کے پاس جاؤ اور اسے اچھی طرح اس کام کے لئے پکا کر لو میں تو اب اسود کی مخالفت کے بعد دوبارہ محل میں جا نہیں سکتا، فیروز اس کام کے لئے گئے وہ مجھ سے کہیں زیادہ سمجھدار بھی تھے، اسود کی بیوی نے ان کو اس کے قتل کی راہ بتائی انھوں نے کہا مگر باہر سے پختہ دیواروں میں ہم کیسے نقب زنی کر سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ پہلے اندر سے نقب کے مقام کو دیوار کھود کر تیار کر لیں تاکہ پھر آسانی سے ہر سے نقب کی جا سکے، چنانچہ وہ دونوں حجرے کے اندر گئے اور وہاں انھوں نے دیوار کو اندر سے کھودا اور پھر اس کو تھوڑی کو بند کر آئے۔

اسود عنسی کا قتل اب فیروز اس کی بیوی کے پاس مخنث ایک ملنے والے کی حیثیت سے بیٹھے گئے اتنے میں اسود وہاں آگیا اس نے اپنی بیوی کو اہانت آمیز پیرایے میں غیرت دلائی کہ تم ایک غیر محرم کے ساتھ بیٹھی ہو اس نے کہا کہ یہ اپنی قرابت اور دودھ میں شرکت کی وجہ سے میرے محرم ہیں اسود نے فیروز کو ڈانٹا کہ نکل جا انھوں نے ہم سے اگر ساری سرگزشت بیان کی، رات ہوئی ہم نے اپنی تجویز پر عمل کیا اس کے لئے ہم نے اپنے تمام متبعین کو پہلے سے تیار کر لیا تھا مگر ہم نے اس معاملے کے متعلق ہمدانیوں اور حمیریوں سے بھی مراسلت کا انتظار نہیں کیا اور اس کے گھر میں رات کو باہر سے نقب لگائی اور اندر پہنچے وہاں ڈھکن کے نیچے چراغ روشن تھا فیروز چونکہ ہم سب میں زیادہ بہادر اور قوی تھے ہم نے ان کو آگے رکھا اور خود ان کے پیچھے ہوئے اور کہا کہ اب جو تمہاری سمجھ میں آئے ویسا کرو، وہ آگے چلے، اسود شہ نشین میں تھا اب ہم اس کے اور پہرے والوں کے درمیان ہو گئے، جب فیروز اس شہ نشین کے دروازے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آئے انھوں نے سنا کہ اسود بہت زور سے بک رہا ہے اور بڑبڑا رہا ہے اور اس کی بیوی وہاں بیٹھی ہوئی ہے، فیروز جب دروازے پر جا کر کھڑے ہوئے شیطان نے اسود کو جگا دیا اور اس کی زبان سے شیطان بولنے لگا وہ بیٹھے بیٹھے بڑبڑانے لگا اور یہ بھی کہا کہ فیروز تم یہاں کیسے ؟ اس اندیشے سے کہ اگر وہ پلٹ گئے تو وہ خود بھی مارے جائیں گے اور وہ عورت بھی ماری جائے گی وہ خود فوراً اس سے لپٹ گئے وہ اونٹ کا سدھا ہوا راز قامت تھا فیروز نے اس کا سر پکڑ کر اسے قتل کر دیا اس کی گردن کو کچل دیا اور پھر اپنا گھٹنا اس کی پشت پر رکھ کر اسے بھی اسی طرح کچلا کہ وہ تڑپ نہ سکے اس سے فارغ ہو کر وہ باہر آنے کے لئے اٹھے اس کی بیوی نے چونکہ وہ اب تک اسی خیال میں تھی کہ فیروز نے اسود کو قتل نہیں کیا ہے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ مجھے کہاں چھوڑے جاتے ہو، فیروز نے کہا میں جاتا ہوں تاکہ اپنے رفیقوں کو اس کے قتل کی اطلاع دے دوں۔

فیروز ہمارے پاس آئے ہم بھی ان کے ساتھ اندر گئے ہم اس کا سر اتارنے لگے مگر شیطان نے اسے حرکت دے دی اور وہ اس طرح تڑپا کہ کوئی اسے قابو میں نہ رکھ سکا، میں نے کہا سب اس کے سینے پر بیٹھ جاؤ دو شخص اس کے سینے پر بیٹھ گئے اس کی بیوی نے اس کے سر کے بال پکڑ لئے۔ اس کے حلقوم سے خرخراہٹ کی آواز آئی میں نے اس کے منہ پر تو بڑا چڑھا دیا اور چھری سے اس کا گلا کاٹ ڈالا اس کے حلقوم سے ایسی شدید خرخراہٹ کی آواز آئی جیسے کہ کسی زبردست بیل کو ذبح کرنے کے بعد اس کے حلقوم سے آتی ہے میں نے ایسے زور کی خرخراہٹ کبھی اس سے پہلے نہ سنی تھی۔ اس آواز پر وہ سپاہی جو شہ نشین کے گرد پہرے پر متعین تھے دوڑ کر آئے مگر اس کی بیوی نے ان کو یہ کہہ کر خاموش کر دیا کہ نبی صاحب پر اس وقت وحی آ رہی ہے یہ اسی کی آواز ہے، اسود ٹھنڈا ہو گیا، ساری رات ہم نے وہیں جاگ کر اور باتیں کرتے ہوئے گزار دی اور اب یہ سوچنے لگے کہ یہاں ہمارے (فیروز، داذویہ اور قیس) کے سوا جو تھا آدمی نہیں ہے کس طرح اپنے آدمیوں کو اس واقعہ کی اطلاع دی جائے طے پایا کہ پہلے ہم اپنا وہ شعار بلند کریں جو ہمارے اور ان کے درمیان طے پا چکا ہے اور نماز صبح کی اذان دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسود عنسی کے قتل کا اعلان

اس قرار داد کے مطابق طلوع صبح کے ساتھ داذویہ نے شعار معہود بلند آواز میں پکارا جس کو سن کر مسلمان اور کافر سب ہی پریشان ہو گئے محل میں جس قدر پہرے دار تھے ان سب نے جمع ہو کر ہم کو گھیر لیا، اب میں نے صبح کی اذان دی، مسلمانوں کے شہ سوار محل کے پہرے داروں کے مقابلے پر آ پہنچے میں نے ان سے بلند آواز میں کہا میں اعلان کرتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور عبھلہ کذاب تھا، پھر میں نے اس کا سر سب کے سامنے ڈال دیا۔ مہرؓ نے نماز جماعت پڑھائی۔ دشمن نے صنعاء پر غارت گری کی ہیں نے اعلان کر دیا۔ کہ اے اہل صنعاء جو اجنبی تمہارے پاس آئے اسے اپنے پاس روک لو یا دشمن کا جو شخص پہلے سے کسی کے یہاں ہو وہ اسے اپنے پاس روک لے جانے نہ دے تمام باشندوں نے ہمارے اس اعلان کی بجا آوری کی اسی طرح ہم نے تمام راہگیروں میں بھی اعلان کر دیا تھا کہ جس پر قابو پاؤ اسے پکڑ لو۔ دشمن نے غارت گری کی وہ بہت سے بچوں کو اٹھا لے گئے اور بہت سے مال و متاع کو لوٹ لے گئے اور شہر کی فصیل سے باہر نکل آئے، باہر آکر انھوں نے اپنا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ان کے ستر شہ سوار اور ستر سوار غائب ہیں، اہل شہر ان لوگوں کو گرفتار کر کے ہمارے حوالے کر چکے تھے، ہمارے اپنے سات سو بال بچے غائب تھے۔ قیدیوں کے تبادلے کے متعلق باہمی مراسلت سے یہ طے پایا کہ ہمارے جو لوگ ان کے پاس قید ہیں وہ انھیں رہا کر دیں اور ان کے جو ہمارے پاس قید ہیں ہم ان کو رہا کر دیں اس تبادلے کی کارروائی کے بعد وہ ہمارے مقابلے میں کسی قسم کا فائدہ اٹھائے بغیر بے نیل مرام اپنی راہ چلے گئے اور پھر صنعاء اور نجران کے درمیان آوارہ گردی اور لوٹ مار کرنے لگے صنعاء اور جند بلا کسی خرشنے کے ہمارے قبضے میں آ گئے اللہ نے اسلام احد مسلمانوں کی عزت رکھ لی۔

معاذ بن جبل کی امارت

اب خود ہم میں امارت کے متعلق رقابت پیدا ہوئی اور ہر شخص نے امارت کی خواہش کی اس اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقرر کردہ عمال اپنے اپنے مستقروں کو آنے لگے، آخر کار ہم سب نے معاذ بن جبلؓ پر اتفاق رائے کیا اب وہی امامت کرنے لگے، ہم نے اس فتح کی اطلاع رسول اللہ صلعم کو لکھ بھیجی آپ اس وقت زندہ تھے یہ خبر تو آپ کو اس شب ہی میں مل چکی تھی جس کی صبح کو آپ کی وفات ہوئی البتہ ہمارے فرستادے آپ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے دوسرے دن مدینے پہنچے اور ابوبکرؓ نے ہمیں جواب دیا۔

ابن عمرؓ کی روایت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جس شب میں اسود مارا گیا اسی وقت اس کے قتل کی اطلاع رسول اللہ صلعم کو بذریعۂ وحی مل گئی آپ نے صبح کو ہم سب کو بشارت دی کہ کل رات اسود قتل کر دیا گیا اسے ایک مبارک آدمی نے جو ایک مبارک خاندان کا فرد ہے قتل کیا ہے، ہم نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے فرمایا "فیروز۔ فیروز کامیاب ہوئے"

فیروز سے مروی ہے کہ ہم نے اسود کو قتل کر دیا اور اب پھر حکومت ہمارے ہاتھ میں آگئی، صرف یہ اور ہوا کہ ہم نے معاذؓ کو بلا لیا ان پر سب نے اتفاق کیا اور وہ صنعاء میں سب مسلمانوں کو نماز پڑھانے لگے صرف تین دن انھوں نے نماز پڑھائی ہو گی ہم اب بالکل مطمئن تھے کہ سب شورشوں کو ہم نے مٹا دیا ہے البتہ ہمارے دشمنوں کی جو ایک جماعت ہمارے اور نجران کے درمیانی علاقے میں آوارہ گردی کر رہی تھی اس کے انتظام کی ایک فکر رہ گئی تھی کہ اتنے میں ہمیں رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی اور اس واقعے نے بالکل انقلاب ہی کر دیا اور اب ہر طرف فتنہ و فساد برپا ہو گیا۔

اسود عنسی کے متعلق فیروز کا بیان فیروز سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وبرؓ بن یحنس الانزوی کو اپنے قاصد کی حیثیت سے اہل یمن کے پاس بھیجا تھا وہ داذویہ الفارسی کے پاس فروکش تھے، اسود ایک کاہن تھا شیطان اس کے ساتھ تھا اور اس کا ایک تابع بھی تھا۔ اس نے یمن میں خروج کیا، اس کے فرمانروا پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اس کی بیوی سے شادی کر لی اور پورے یمن پر قابض ہو گیا، باذام اس سے پہلے انتقال کر چکے تھے ان کے بیٹے ان کے جانشین تھے اسود نے ان کو قتل کر کے ان کی بیوی سے شادی کر لی، میں داذویہ اور قیس بن مکشوح المرادی رسول اللہ صلعم کے قاصد وبرؓ بن یحنس کے پاس جمع ہوئے تاکہ اسود کے قتل کے لئے مشورہ کریں۔ اسود نے تمام لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا وہ صنعاء کے میدان میں جمع ہوئے، اس کے بعد وہ اپنے محل سے برآمد ہو کر سب کے وسط میں آ کر کھڑا ہوا، اس کے ساتھ شاہی بھالا تھا اب اس نے شاہی گھوڑا طلب کر کے اسے بھالے سے زخمی کر کے چھوڑ دیا وہ گھوڑا اسی حالت میں کہ خون اس کے جسم سے بہہ رہا تھا تمام شہر میں بھاگتا پھرا اسی طرح اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان دے دی اسود میدان کے بیچ میں آکر کھڑا ہوا اس نے ذبح کرنے کے لئے جانور طلب کیے اور ان کو ایک خط کے ادھر کھڑا کروایا، اگرچہ ان جانوروں کی گردنیں اور سر اس خط پر تھے مگر کوئی اس سے آگے نہ بڑھا۔ اسود اپنا بھالا لے کر ان کے ذبح کے لئے بڑھا اس نے سب کو کھڑے کھڑے ذبح کر دیا اور وہ جانور خط کی اس سمت میں جدھر وہ کھڑے تھے گر پڑے اسی طرح اس نے سب جانوروں کو ذبح کر دیا۔ اور پھر بھالا ہاتھ میں لئے ہوئے وہ زمین پر سرنگوں ہو گیا سر اٹھا کر اس نے کہا کہ یہ فرشتہ (یعنے اس کا تابع شیطان) کہہ رہا ہے کہ ابن المکشوح مخالفوں میں سے ہے اے اسود تم اس کا سر تن سے جدا کر دو۔

فیروز کی طلبی

دوسری مرتبہ وہ پھر زمین پر سرنگوں ہوا اور پھر سر اٹھا کر اس نے کہا کہ فرشتہ کہہ رہا ہے کہ ابن الدیلمی تمہارا مخالف ہے اے اسود تم اس کا داہنا ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹ ڈالو، جب میں نے اس کی زبان سے یہ بات سنی مجھے اندیشہ ہوا کہ اب میری جان کی خیر نہیں یہ مجھے بھی ان جانوروں کی طرح اپنے بھالے سے ذبح کر ڈالے گا، اس اندیشے سے اب میں اور لوگوں کے پیچھے چھپنے لگا تاکہ وہ مجھے نہ دیکھ پائے اسی طرح الٹے پاؤں میں وہاں سے نکل آیا خوف کی وجہ سے میرے قدم ڈگمگا رہے تھے، مگر کے قریب پہنچا تھا کہ اسود کے ایک آدمی نے پیچھے سے آکر میری گردن پر مکا مارا اور کہا کہ چلو بادشاہ بلاتے ہیں تو لومڑی کی طرح چھپتا پھرتا ہے واپس چلو۔ اس واقعے سے تو میں سمجھ گیا کہ مارا جاؤں گا۔

فیروز کے قتل کا ارادہ

اس زمانے میں ہماری یہ حالت تھی کہ ہم سب بلا استثنا ہر وقت خنجر اپنے پاس رکھتے تھے میں نے چپکے سے اپنے موزے میں ہاتھ ڈال کر اپنا خنجر نکال لیا اور یہ ارادہ کر کے کہ اسود کے پاس پہنچتے ہی خود میں اس پر جارحانہ حملہ کر کے اس کا اور اس کے ساتھیوں کا کام تمام کر دوں گا، میں آگے بڑھا، جب میں اس کے قریب آیا اس نے میرے چہرے کے طور بُرے دیکھے وہ تاڑ گیا کہ میں شر پر آمادہ ہوں اسود نے مجھ سے کہا کہ اپنی جگہ ٹھہر جاؤ میں ٹھہر گیا، اس نے کہا کہ تم یہاں کے سب سے بڑے آدمی ہو اور یہاں کے اشراف سے سب سے زیادہ باخبر ہو لہٰذا تم ان مذبوحہ جانوروں کو اہل صنعاء میں تقسیم کر دو، میں اس کام میں مصروف ہو گا اور اب اسود اونٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سوار ہو کر وہاں سے رخصت ہو گیا، میں ان جانوروں کا گوشت اہل صنعاء میں تقسیم کر رہا تھا کہ اسود کا وہ فرستادہ جس نے میری گردن پر ضرب لگائی تھی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اس میں سے مجھے بھی دیجئے میں نے کہا کہ ایک ٹکڑا نہیں مل سکتا تو نے ہی میری گردن میں مکا مارا تھا۔ اس جواب پر وہ ناراض ہو کر چلا گیا اور اسود سے جا کر میری شکایت کی، گوشت تقسیم کر کے میں خود اسود کے پاس آیا قریب پہنچا تھا کہ میں نے اس شخص کو سنا کہ وہ اسود سے میری شکایت کر رہا ہے اسود نے اس سے کہا ذرا ٹھہرو میں اسے بھی ذبح کئے دیتا ہوں۔ میں نے اسود سے کہا کہ آپ کے ارشاد کے بموجب میں نے تمام گوشت لوگوں میں تقسیم کر دیا ہے، اس نے کہا اچھا۔ وہ اچھی واہ چلدیا اور میں اپنے گھر چلا آیا

فیروز اور آزاد زوجہ اسود کی گفتگو

ہم نے بادشاہ کی بیوی کو اطلاع دی کہ ہم اسے قتل کرنا چاہتے ہیں کیا کریں اس نے جواب میں خود مجھے طلب کیا، میں اس کے پاس گیا۔ اس نے پہلے سے قصر کے دروازے پر اپنی چھوکری متعین کر رکھی تھی تاکہ وہ مجھے اندر لے جائے میں اندر گیا اور پھر میں اور ملکہ ایک دوسرے حجرے کے اندر گئے اور اس میں ہم نے نقب کھودی اس سے فارغ ہو کر ہم پھر بڑے دالان میں آ گئے اور اس حجرے کے دروازے پر بندوبست کروا دیا۔ میں نے ملکہ سے کہا کہ بس آج رات میں اس کا خاتمہ کر دوں گا اس نے کہا ضرور ایسے

آزاد زوجہ اسود علتی کا فیروز کو پیام

اتنے میں اچانک طور پر اسود اس گھر میں آ پہنچا، مجھے دیکھ کر اسے سخت غیرت آئی اور غصہ آ گیا اس نے میری گردن کو دبوچ کر دھکے دینا شروع کئے، میں کسی نہ کسی طرح اس سے اپنا بچاؤ کرتا ہوا قصر سے باہر آیا۔ اپنے دوستوں سے ملا ان سے سارا ماجرہ بیان کیا اور اب مجھے یقین آ گیا کہ بات بگڑ گئی اب کچھ نہیں ہو سکتا مگر اسی اثنا میں ملکہ کا آدمی میرے پاس آیا اور اس نے ملکہ کا یہ پیام پہنچایا کہ اسود کی اس حرکت کی وجہ سے تم ہرگز بد دل ہو کر اپنے ارادے کو نہ چھوڑ بیٹھنا، تمہارے جانے کے بعد میں نے اسود سے خوب بحث کی اور اسے قائل کر دیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم تو شرافت کے مدعی ہو، اس نے کہا ہاں، میں نے کہا تو پھر میرا بھائی میرے سلام اور اپنی نیاز مندی کے اظہار کے لئے میرے پاس آیا تھا اور تم نے اس کے معاوضے میں اس کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ اس کی گردن میں ہاتھ دے کر ذلت سے قصر سے نکال دیا، میں نے اس معاملے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی ایسی خبر لی کہ آخر وہ خود شرمندہ ہو کر اپنی بے ہودگی پر نادم ہوا اور اس نے کہا کیا واقعی وہ تمہارے بھائی تھے، میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا مجھے قطعی معلوم نہ تھا لہٰذا اب آج رات تم سب اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے ضرور آؤ۔

فیروز کا اسود پر حملہ

اس پیام سے ہم مطمئن ہوئے اور ہمارے کام کے پورا ہونے کی راہ نکل آئی۔ رات ہوئی۔ میں، داذویہ اور قیس قصر میں اپنی تیار کردہ نقب سے داخل ہوئے، میں نے قیس سے کہا کہ تم عرب کے مشہور دلاور ہو اندر جاؤ اور اسود کو قتل کرو قیس نے کہا میری یہ کیفیت ہے کہ ایسے خطرناک مواقع میں کانپنے لگتا ہوں اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس پر وار کروں اور وہ کارگر نہ ہو، بہتر یہ ہے کہ فیروز تم جاؤ تم ہم میں سب سے کم عمر اور زیادہ قوی بازو بھی ہو، میں نے تلوار اپنے آدمیوں کے پاس رکھی اور اندر گیا تاکہ پہلے معلوم ہو جائے کہ اس کا سر کہاں ہے۔ وہاں چراغ روشن تھا، وہ مسند پر سو رہا تھا اور اس کا تمام جسم لحاف سے اس طرح ڈھکا ہوا تھا کہ معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ سر کہاں ہے اور پاؤں کہاں ہیں اس کی بیوی پاس بیٹھی ہوئی تھی، اس سے پہلے یہ اسے انار کھلا رہی تھی اسی حالت میں وہ سو گیا تھا، میں نے اشارے سے اس کا سر دریافت کیا اس نے اشارے ہی سے مجھے بتا دیا۔ میں بڑھ کر اس کے سرہانے جا پہنچا اور اس کے سر کو غور سے دیکھنے لگا، مجھے معلوم نہیں کہ آیا میں نے اس کا سر دیکھا یا نہیں مگر اب میری نظر اس کی دونوں آنکھوں پر پڑی جن کو اس نے کھول لیا تھا اور اس نے مجھے دیکھ لیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اگر تم تلوار لینے کے لئے پلٹے تو یہ موقع نکل جائے گا اور پھر وہ سنبھل کر ہتھیار لے لے گا اور ان سے اپنی مدافعت کرے گا، معلوم ہوتا ہے کہ اس کے شیطان نے میری اُسے اطلاع دے دی ہے اور اسے بیدار کر دیا ہے، ابھی کے بعد شیطان اس کی زبان سے مجھ سے بولنے لگا، اسود دیکھتا جاتا تھا اور بڑبڑا رہا تھا کہ میں نے جھپٹ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے سے اس کی داڑھی پکڑی اور پھر گردن مروڑ کر اسے توڑ ڈالا۔

اسود عنسی کا خاتمہ

اب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آنے لگا۔ اس کی بیوی نے میرا دامن پکڑ لیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ میں تمہاری مخلص بہن ہوں مجھے کہاں چھوڑ چلے میں نے کہا پریشان نہ ہو میں نے اس کا کام تمام کر کے ہمیشہ کے لئے اس کی جانب سے تم کو مطمئن کر دیا ہے اب میں اپنے دوستوں سے آکر ملا ان سے ساری سرگزشت بیان کی انہوں نے کہا پھر جاؤ اور اس کا سر کاٹ کر ہمارے پاس لے آؤ، میں پھر اسود کی خواب گاہ میں آیا وہ بڑبڑایا میں نے اس کے منہ پر لگام لگا دی اور سر کاٹ لیا۔ اور اسے اپنے دوستوں کے پاس لے آیا اب ہم وہاں سے نکل کر اپنے گھر آئے، وبرؓ بن یحنس الازدی ہمارے پاس مقیم تھے، ہم صنعاء کے قلعوں میں جو سب سے بلند قلعہ تھا اس پر چڑھ گئے وبرؓ بن یحنس نے اذان دی پھر ہم سب نے اعلان کیا کہ اللہ عزوجل نے جھوٹے مدعی اسود کو ہلاک کر دیا، سب لوگ ہمارے پاس آئے ہم نے اس کا سر ان کے سامنے ڈال دیا۔

اسود عنسی کے ہمراہیوں کا فرار

جب اسود کے ساتھیوں نے یہ رنگ دیکھا وہ اپنے گھوڑوں پر زین رکھ کر بھاگنے کے لئے آمادہ ہوئے اور شرارتاً یہ کیا کہ یہ لوگ جن شرفا کے یہاں مقیم تھے بھاگتے وقت انھیں کے بچوں کو اٹھا لے گئے، میں نے رات کی تاریکی میں دیکھا کہ وہ لوگ بچوں کو اپنے سامنے بٹھا کر بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے فوراً اپنے بھائی سے جو مجھ سے نیچے شاہراہ میں اور لوگوں کے ساتھ تھے کہا دیکھو ان میں سے جس جس پر قابو پاؤ فوراً روک لو جانے نہ دو کیونکہ یہ ہمارے بچوں کو اٹھا کر لے جا رہے ہیں، میری اس نصیحت پر عمل ہوا اور ہم نے ان کے ستر آدمی روک لئے اور وہ ہمارے صرف تیس لڑکوں کو لے جا سکے، شہر سے دور پہنچ کر جب انھوں نے اپنا جائزہ لیا تو ستر آدمی کم پائے، وہ پھر ہمارے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے آدمی چھوڑ دیجئے ہم نے کہا تم ہمارے بچوں کو چھوڑ دو چنانچہ انہوں نے ہمارے بچے واپس بھیج دیے اور ہم نے ان کے ساتھی ان کے حوالے کر دیے۔

رسول اللہ صلعم کی صحابہ کو بشارت

اسی اثناء میں رسول اللہ صلعم نے صحابہ کو بشارت دی کہ اللہ نے اسود الکذاب العنسی کو ہلاک کر دیا اسے تمہارے ایک سچے دین دار بھائی نے قتل کیا ہے۔ اسود کے قتل کے بعد اب ہم پھر امن و امان میں زندگی بسر کرنے لگے اور اسلام کو غلبہ ہوا اور وہی حالت عود کر آئی جو اسود کے یمن میں آنے سے پہلے تھی، تمام امیر ایمان لائے انھوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجعت کی، اور تمام لوگوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا کیونکہ ان کو اسلام لائے بہت تھوڑا زمانہ گذرا تھا۔

اسود کے خروج کی مدت ابن محنف سے مروی ہے کہ اسود کے خروج سے اس کے قتل تک تین ماہ کی مدت گزری۔ ضحاک بن فیروز سے مروی ہے کہ کہف خبّان میں اس کے خروج سے قتل ہونے تک چار ماہ گذرے تھے پہلے اس نے اپنی تحریک کو پوشیدہ رکھا، بعد میں اسے ظاہر کیا۔

عہد صدیقی کی پہلی خوشخبری ابوبکرؓ نے ربیع الاول کے آخری حصّہ میں اسامہ کی مہم روانہ کی اور اور اسی زمانے میں ان کو اسود کے قتل کی اطلاع ملی، اسامہؓ کے جانے کے بعد یہ پہلی فتح کی بشارت تھی جو ابوبکرؓ کو مدینہ میں ملی۔

رسول اللہؐ کی خدمت میں آخری وفد واقدی کہتے ہیں کہ اس سنہ ہجری کے نصف محرم میں فتح کا وفد زرارہؓ بن عمرو کی سیادت میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ آخری وفد تھا جسے آپنے باریاب فرمایا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی وفات اس سال ۳ رمضان منگل کی رات میں فاطمہؓ کا انتیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ یہ روایت ابان بن صالح کی ہے۔ ابوجعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے تین ماہ بعد فاطمہؓ کا انتقال ہوا۔ عزہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے چھ ماہ بعد فاطمہؓ کا انتقال ہوا واقدی کہتے ہیں کہ یہ آخری بیان ہم سب کے نزدیک صحیح ہے۔

حضرت فاطمہؓ کی تجہیز و تکفین علیؓ اور اسماءؓ بنت عمیس نے ان کو غسل دیا، عمرہ بنت عبدالرحمان سے مروی ہے کہ عباسؓ بن عبدالمطلب نے فاطمہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، ابومخنف سے مروی ہے کہ عباسؓ، علیؓ اور فضلؓ بن العباس ان کی قبر میں اترے تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ کا انتقال اس سال عبداللہؓ بن ابی بکرؓ بن ابی قحافہ کا انتقال ہوا۔ طائف کی لڑائی میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ابوالجحن کا چلایا ہوا ایک تیر ان کے لگا تھا پہلے تو زخم بھر گیا تھا، مگر پھر وہ ہرا ہو گیا اور اسی سے انھوں نے شوال میں وفات پائی۔

اسی سال اہل فارس نے یزدجرد کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔

اسی سال ابوبکرؓ کا خارجہ بن حصن العزاری سے مقابلہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اسامہؓ کی واپسی علی بن محمد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اسامہؓ کی مہم کو رسول اللہ صلعم کی ہدایت کے بموجب شام کے اس علاقے کو جہاں اسامہؓ کے باپ زیدؓ بن حارثہ شہید ہوئے تھے روانہ کر کے ابوبکرؓ مدینہ میں مقیم رہے اس کے علاوہ اور کوئی کام انھوں نے نہیں کیا۔ اس کے بعد ہی عربوں کے وفد دین اسلام سے مرتد ہو کر ابوبکرؓ کے پاس آئے یہ وہ لوگ تھے جو نماز کے قائل اور زکوٰۃ کے منکر تھے مگر ابوبکرؓ نے ان کی بات نہیں مانی اور ان کو رد کر دیا۔ اس کے بعد اسامہؓ بن زیدؓ بن حارثہ کی واپسی تک جو مدینہ سے ان کی روانگی کے چالیس دن بعد عمل میں آئی ابوبکرؓ خاموش رہے اسامہؓ کی واپسی کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ستر دن کے بعد مدینے آئے، بہرحال ان کی واپسی کے بعد ابوبکرؓ نے ان کو یا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ سنانؓ النضری کو مدینے پر اپنا نائب مقرر کیا اور خود وہاں سے برآمد ہوئے، اور جمادی الاولیٰ یا جمادی الآخر میں مدینے سے چل کر ذی القصہ میں فروکش ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۳

فتنۂ ارتداد و منکرین زکوٰۃ ۱۱ھ

مرتدین سے پہلی لڑائی

اس سے قبل نوفل بن معاویہ الدیلی کو رسول اللہ صلعم نے صدقات کی تحصیل کے لئے بھیجا تھا، شربہ میں خارجہ بن حصن نے زبردستی اس مال کو نوفلؓ سے چھین کر اسے بنی فزارہ کو واپس کر دیا۔ نوفلؓ، اسامہؓ کے مہم پر جانے سے قبل مدینے میں ابوبکرؓ کے پاس آگئے تھے رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد مرتدین سے پہلی لڑائی عنسی سے یمن میں ہوئی اس کے بعد یہ لڑائی خارجہ بن حصن اور منظور بن زمانی بن سیار سے غطفان میں ابوبکرؓ کی ہوئی اس موقع پر پہلے مسلمانوں کو پسپائی ہوئی ابوبکرؓ ایک گھنے جنگل میں گھس کر چھپ گئے مگر پھر اللہ نے مشرکوں کو شکست دی۔

مجالد بن سعید سے مروی ہے کہ اسامہؓ کے مدینے سے روانہ ہو جانے کے بعد تمام عرب کافر اور سرکش ہو گئے، قریش اور ثقیف کے علاوہ کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا کہ وہ کل یا اس کے کچھ لوگ مرتد نہ ہو گئے ہوں۔

مدعی نبوت طلیحہ اور قبیلہ غطفان

عروہ اپنے باپ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی وفات اور اسامہؓ کی روانگی کے بعد تمام عرب عام اور خاص مرتد ہو گئے، مسیلمہ اور طلیحہ نے نبوت کا دعویٰ کیا ان کی جماعت اور طاقت بہت بڑھ گئی طے اور اسد طلیحہ کے ساتھ ہوئے اسی طرح اشجع اور غطفان کے بعض خاندانوں کے خاص لوگوں کے علاوہ تمام غطفان مرتد ہو گیا اور انھوں نے طلیحہ کی بیعت کر لی، ہوازن متردد تھے انہوں نے بھی زکوٰۃ کی ادائی سے انکار کر دیا البتہ ثقیف اور ان کے توابع اسلام پر قائم رہے اور ان کی اقتدا میں جدیلہ اور اعجاز بھی عام طور پر اسلام پر قائم رہے البتہ بنی سلیم کے خواص مرتد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور یہی حال تمام قبائل عرب کا تھا۔ یمن، یمامہ، اور بنی اسد کے علاقوں سے رسول اللہ صلعم کے فرستادے اور ان اشخاص کے نمایندے جن کو رسول اللہ صلعم نے اسود، مسیلمہ، اور طلیحہ کی مدافعت اور مقاومت کا حکم بھیجا تھا ابوبکرؓ کے پاس مدینہ میں واقعات اور خطوط کے ساتھ آئے یہ سب خط انھوں نے ابوبکرؓ کو دے دیئے اور زبانی تمام حالات بیان کیے، ابوبکرؓ نے کہا ابھی ٹھہرو اور دیکھو کہ تمہارے اُمرا اور دوسرے عمائد کے قاصد ان خبروں سے بھی زیادہ پریشان کن حالات کی اطلاع لے کر یہاں آتے ہوں گے اور واقعہ بھی یہ ہوا کہ تھوڑی ہی مدت میں بلا استثنار رسول اللہ صلعم کے مقرر کردہ تمام اُمرا نے اپنے اپنے مستقر سے یہ اطلاع دی کہ ہر جگہ فتنۂ ارتداد برپا ہو گیا ہے کوئی قبیلہ ایسا نہیں جو کہ کل یا اس کے کچھ لوگ مرتد ہو کر باغی نہ ہو گئے ہوں اور مسلمانوں پر ہر طرح کی مصیبت اور پریشانی چھائی ہوئی ہے"۔

باغیوں کی سرکوبی ابوبکرؓ نے انھیں ذرا بھی سے ان سب کا مقابلہ شروع کیا جو رسول اللہ صلعم استعمال کر چکے تھے کہ مراسلت شروع کی جو قاصد اب آئے تھے ان کو تو ابوبکرؓ نے اپنے حکم سے واپس بھیج دیا مگر ان کے عقب میں اپنے دوسرے قاصد اس غرض کے لیے روانہ کیے اور اب منتظر ہے کہ اسامہؓ واپس آئیں تو پھر خود ان باغیوں کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوں۔ مگر اُسامہؓ کی واپسی سے پہلے ہی عبس، اور ذبیان نے ابوبکرؓ سے لڑائی شروع کر دی۔

قبیلہ کلب میں ارتداد زید بن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اس وقت کلب اور قضاعہ پر بنی عبداللہ کے امرئ القیسؓ بن النعمان الکلبی آپ کے عامل تھے، قین پر عمروؓ بن الحکم تھے اور سعد ہذیم پر معاویہ بن غلان الوائلی عامل تھے، (دوسری کہتے ہیں کہ وائلی نہیں وابلی تھے) دولیعۃ الکلبی اپنے قبیلہ الکلب کے متبعین کے ساتھ مرتد ہو گیا امرؤ القیس اپنے دین اسلام پر قائم رہے اسی طرح زمیل بن قطبۃ القینی اپنے قبیلہ بنی قین کے متبعین کے ساتھ مرتد ہو گیا اور عمرو اپنے دین پر قائم رہے، معاویہ سعد ہذیم کے اپنے متبعین کے ساتھ مرتد ہو گیا، ابوبکرؓ نے امرؤ القیس بن خلان کو جو سکینہ بنت حسین کے نانا تھے لکھا کہ تم اس کا انتظام کرو وہ دولیعہ کے پاس گئے نیز ابوبکرؓ نے عمروؓ کو لکھا وہ زمیل اور معاویہ العذری کے انتظام کے لیے کھڑے ہوئے۔

بلقضاعہ پر اسامہؓ کی فوج کشی اسامہؓ نے قضاعہ کے علاقے کے وسط میں پہنچ کر اپنے رسالے ان میں پھیلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے اور حکم دیا کہ جو لوگ اسلام پر قائم ہوں ان کو مرتدین کے مقابلے کے لئے آمادہ کر کے برآمد کریں مگر تمام قضاعہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور پھر دومہ میں منتقل ہو کر ودیعہ کے پاس جمع ہو گئے، اسامہؓ کے سوار ان کے پاس بے نیل مرام چلے آئے اسامہ اپنی فوج کے ساتھ بڑھے اور انھوں نے حمقتین پر غارت گری کر کے جسدام کے بنی الغبیب میں اور لخم کے بنی خلیل میں اور ان کے توابع میں کشت وخون کیا ان کے اونٹوں پر قبضہ کر لیا اور پھر مال غنیمت کو لے کر صحیح و سالم اپنے مقام پر چلے آئے

حضرت صدیقؓ کا زکوٰۃ کی وصولی پر اصرار

قاسم بن محمدؒ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد خاص لوگوں کے علاوہ تمام قبائل اسد، غطفان اور طے طلیحہ کے ساتھ ہو گئے، بنی اسد بزاخہ میں جمع ہوئے، بنی فزارہ اور ان کے قریب کے غطفان طیبہ کے جنوب میں جمع ہوئے بنی طے اپنے علاقوں کی سرحد پر جمع ہوئے ثعلبہ بن سعد اور ان کے قریب والے قبائل ذرہ اور عبس ربذہ کے مقام ابرق میں جمع ہوئے، بنی کنانہ کے کچھ لوگ بھی ان سے آملے تھے مگر وہ علاقے ان کے بار کے متحمل نہ ہو سکے اس لئے ان کی دو جماعتیں ہو گئیں، ایک ابرق میں مقیم رہی اور دوسری ذی القصہ چلی گئی، طلیحہ نے حبال کو ان کی مدد کے لئے بھیج دیا اس طرح حبال کی مہمانداری بھی اہل ذی القصہ کے حصہ میں وہاں کے متوطن بنی اسد اور اس موقع پر ان کی حمایت کے لئے آنے والے قبائل لیث دیل اور مدلج پر مشتمل تھی زبردست ہو گئی۔ ابرق جو بنی ذرہ تھے عوف بن فلان بن سنان ان کا سردار تھا اور حارث بن فلان بنی سبیع والا ثعلبہ اور عبس کا سردار تھا، ان قبائل نے اپنے وفد مدینے بھیجے تھے یہ مدینے آکر عمائد مدینہ کے یہاں فروکش ہوئے عباسؓ کے علاوہ اور سب نے ان کو اپنے یہاں مہمان بنا لیا اور ان کو ابوبکرؓ کی خدمت میں لے کر آئے اس شرط کے ساتھ کہ وہ نماز تو پڑھتے رہیں مگر زکوٰۃ نہ دیں۔ اسد نے ابوبکرؓ کو حق پر راسخ کر دیا انھوں نے کہا کہ اگر یہ زکوٰۃ کی اونٹ باندھنے کی رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا، اس وقت زکوٰۃ کے جانوروں کی رسیاں بھی زکوٰۃ ادا کرنے والوں پر عائد تھیں) ابوبکرؓ نے ان کی بات نہ مانی۔

مدینہ پر حملے کا خطرہ

مدینے کے قریب والے مرتدین کا وفد ان کے پاس واپس آگیا اور انھوں نے اپنے قبائل سے کہا کہ اس وقت مدینے میں بہت کم آدمی ہیں حملہ کرنے کا اچھا موقع ہے۔ ابوبکرؓ بھی غافل نہ تھے انھوں نے اس وفد کے اخراج کے بعد مدینے کے تمام ناکوں پر باقاعدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہرے متعین کر دیے علیؓ، زبیرؓ، طلحہؓ اور عبداللہؓ بن مسعود اس کام پر مقرر کیے گئے۔ اس کے علاوہ ابوبکرؓ نے تمام اہل مدینہ کو حکم دیا کہ وہ مسجد میں جمع ہوں اور پھر ان سے کہا کہ تمام ملک کافر ہو گیا ہے اور وہ تمہاری قلت تعداد کو دیکھ گئے ہیں وہ ضرور دن یا رات میں تم پر حملہ آور ہوں گے، دشمن کی سب سے قریب جماعت یہاں سے صرف ایک ڈاک کی منزل پر ہے وہ چاہتے تھے کہ ہم ان کے شرائط قبول کر کے ان سے سمجھوتہ کر لیں مگر ہم نے ان کی بات نہ مانی اور ان کے شرائط مسترد کر دیے لہذا اب مقابلے کے لئے بالکل تیار ہو جاؤ۔

مرتدین کا مدینہ پر حملہ

ابوبکرؓ کی اس تقریر کے بعد صرف تین راتیں گذری تھیں کہ مرتدین نے رات ہوتے ہی مدینے پر دھاوا کر دیا اپنے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کو وہ ذی حسی میں چھوڑ آئے تاکہ وہ بوقت ضرورت کمک کا کام دیں یہ غارت گر رات کے وقت مدینے کے ناکوں پر پہنچے وہاں پہلے سے فوج متعین تھی ان کے عقب میں کچھ اور لوگ تھے جو بلندی پر چڑھ رہے تھے پہرے داروں نے ان لوگوں کو دشمن کی یورش سے آگاہ کیا اور ابوبکرؓ کو دشمن کی پیش قدمی کی اطلاع دینے کے لئے آدمی دوڑائے، ابوبکرؓ نے جواب میں یہ ہدایت کی کہ سب اپنی اپنی جگہ جمے رہیں جس پر تمام فوج نے عمل کیا، اس کے ساتھ ہی خود ابوبکرؓ ان تمام مسلمانوں کو لے کر جو مسجد میں تھے اونٹوں پر سوار ہو کر مدافعت کے لئے چلے دشمن نے پسپائی اختیار کی۔

مسلمانوں کی پسپائی

مسلمانوں نے انھیں اونٹوں پر ایک کا تعاقب کیا اور بڑھتے ہوئے ذی حسی پہنچے وہاں مرتدین کی جماعت جو بوقت ضرورت کمک کے لئے وہاں ٹھہر گئی تھی چمڑے کے کپوں میں ہوا بھر کر اور ان میں رسیاں باندھ کر مسلمانوں کے مقابلے کے لئے نکلی اور انھوں نے ان کپوں کو اپنے پیروں سے ضرب لگا کر اونٹوں کے سامنے فٹ بال کی طرح لڑھکا دیا اور چونکہ اونٹ اس سے سب سے زیادہ بدکتا ہے اس لئے مسلمانوں کے تمام اونٹ ان کپوں سے اس طرح بدک کر فرار ہوئے کہ وہ مسلمانوں سے جو ان پر سوار تھے کسی طرح بھی سنبھل نہ سکے اور مدینے سے پہلے انھوں نے دم نہیں لیا۔ مسلمان اس طرح بغیر کسی جانی یا مالی نقصان اٹھائے بے نیل مرام مدینے چلے آئے، حطیہ بن اوس کے بھائی خطیل بن اوس اور عبداللہ اللیثی نے جو اپنے قبیلے بنی عبد مناۃ کے ساتھ جو بنی ذبیان سے تھے مرتد تھا اس واقعے کے متعلق چند شعر بھی کہے۔

مرتدین پر مسلمانوں کا حملہ

مسلمانوں کی اس پسپائی سے دشمنوں کو یہ گمان ہوا کہ مسلمان کمزور ہیں ان میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے کی طاقت نہیں، اس خام خیالی میں انھوں نے اپنے ان ساتھیوں کو جو ذی القصہ میں فروکش تھے اس واقعے کی اطلاع دی وہ اس خبر پر بھروسہ کرکے اس جماعت کے پاس آ گئے مگر ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ نے ان کے متعلق کچھ اور ہی فیصلہ کیا ہے جس کو وہ بہر حال نافذ کرکے چھوڑتا ہے، رات بھر ابوبکرؓ اپنی فوج کی تیاری میں مصروف رہے اور سب کو تیار کرکے رات کے پچھلے پہر پوری فوج ترتیب کے ساتھ مدینے سے دشمن پر غارت گری کرنے چلے وہ خود پیادہ تھے۔ نعمانؓ بن مقرن ان کے میمنے پر عبداللہؓ بن مقرن میسرے پر اور سویدؓ بن مقرن ساقہ فوج میں جن کے ساتھ شتر سوار بھی تھے متعین تھے، ابھی صبح نمودار نہیں ہوئی تھی کہ مسلمان اور مرتدین ایک ہی میدان میں روبرو آ گئے یہ تمام پیش قدمی اس قدر خاموشی اور احتیاط سے وقوع پذیر ہوئی کہ مرتدین کو مسلمانوں کی کوئی آہٹ اور بھنک بھی نہ مل سکی کہ مسلمانوں نے ان کو تلوار کے گھاٹ اتارنا شروع کر دیا، صرف رات کے پچھلے پہر میں لڑائی ہوئی آفتاب کی کرن نے ابھی مطلع افق کو اپنے جلوہ سے منور نہیں کیا تھا کہ مرتدین نے شکست کھاکر راہِ فرار اختیار کی۔

مرتدین کا تعاقب

مسلمانوں نے ان کے تمام جانوروں پر قبضہ کر لیا اس واقعے میں جبال بری کی طرح مارے گئے، ابوبکرؓ نے ان کا تعاقب کیا اور ذی القصہ پہنچ کر فروکش ہوئے، فتنۂ ارتداد کے بعد یہ پہلی فتح تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی، ابوبکرؓ نے نعمانؓ بن مقرن کو کچھ لوگوں کے ساتھ وہیں متعین کر دیا اور خود مدینے چلے آئے، اس شکست سے مشرکین ذلیل ہو گئے اور اب انھوں نے ظلم پر کمر باندھی بنی ذبیان اور بنی عبس نے اپنے یہاں کے مسلمانوں پر اچانک حملہ کرکے ان کو نہایت بے دردی سے طرح طرح کے عذاب دے کر شہید کر ڈالا ان کی تقلید میں دوسرے قبائل نے بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی کیا۔ البتہ ابوبکرؓ کی اس فتح سے مسلمانوں کی عزت قائم ہوئی ان کے حوصلے بلند ہو گئے۔ ان مظالم کی اطلاع پر ابوبکرؓ نے قسم کھاکر عہد کیا کہ جن جن قبائل نے مسلمانوں پر یہ مظالم کئے ہیں وہ ان سب کو اسی بے دردی سے قتل کریں گے جیسا کہ انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے اور جس قدر مسلمان قتل کئے گئے ان سے زیادہ وہ ان کے انتقام میں مشرکوں کو قتل کریں گے۔

تین قبائل کے سرداروں کی مدینہ میں آمد

اس کے بعد اس سلسلے میں کوئی مزید کارروائی نہیں کی گئی البتہ جب ہر قبیلے میں مسلمان زیادہ خلوص اور استقامت سے اپنے دین پر جم گئے اور اس کے برخلاف ہر قبیلے میں مشرک اپنے کام سے انحراف کرنے لگے اور مدینے میں صفوانؓ، زبرقانؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عدیؓ کی جمعیتیں مسلمانوں کی حمایت کے لئے رات میں آ ملیں۔ پہلے صفوانؓ آئے، پھر زبرقانؓ اور پھر عدیؓ آئے، صفوانؓ ابتدائی رات میں مدینہ آئے، زبرقانؓ وسط شب میں اور عدیؓ آخر شب میں مدینہ پہنچے، صفوانؓ کے آنے کی بشارت سعدؓ بن ابی وقاص نے دی، زبرقان کی بشارت عبدالرحمانؓ بن عوف نے اور عدیؓ کی بشارت عبداللہؓ ابن مسعود نے دی ایک روایت یہ ہے کہ عدیؓ کی بشارت ابوقتادہؓ نے دی تھی جب یہ سردار مدینے میں نمودار ہوئے تو ہر جمعیت کے نمودار ہونے کے موقع پر لوگوں نے کہا کہ یہ دشمن معلوم ہوتے ہیں مگر ابوبکرؓ نے ہر موقع پر یہ کہا کہ نہیں یہ دوست ہیں حمایت کے لئے آئے ہیں نقصان کے لئے نہیں چنانچہ جب باقاعدہ طور پر یہ معلوم ہوا کہ یہ جمعیتیں حمایت اسلام کے لئے آئی ہیں مسلمانوں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ بڑے مبارک آدمی ہیں آپ ہمیشہ سے بشارت دیتے چلے آئے ہیں یہ وہ وقت تھا کہ جبکہ اسامہؓ کی مہم کو روانہ ہوئے ساٹھ دن پورے ہوئے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی روانگی ذی القصہ

اس کے کچھ ہی دن کے بعد خود اسامہؓ دو ماہ کچھ یوم باہر گذار کر اپنی مہم سے مدینہ چلے آئے، ان کے آنے کے بعد ابوبکرؓ نے ان کو مدینے میں اپنا نائب مقرر کیا اور ان سے اور ان کی فوج سے کہا کہ سردست تم بھی آرام کرو اور اپنی سواری کے جانوروں کو بھی دم لینے دو، اب خود ابوبکرؓ مدینے سے ان لوگوں کے ساتھ جو اسامہؓ کی مہم میں گئے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ جو مدینے کے ناکوں پر متعین تھے اسامہؓ کی مہم والی سواریوں پر سوار ہو کر ذی القصہ روانہ ہوئے مگر مسلمانوں نے ان کو اس ارادے سے روکا اور کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ ہم آپ سے خدا کا واسطہ دے کر درخواست کرتے ہیں کہ آپ خود اس مہم پر نہ جائیں کیونکہ خدانخواستہ اگر آپ کام آگئے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اس سے آپ کا مدینے میں قیام کرنا دشمن کے حق میں زیادہ مضر ہے آپ کسی اور کو اس کام کے لئے بھیج دیں تاکہ اگر وہ کام آجائے آپ دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر سکیں۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ میں اس بات کو ہرگز نہیں مانتا میں خود اپنی ذات سے اس فتنے کے انسداد میں تمہاری شرکت کروں گا۔

اہل الربذہ پر حملہ

ابوبکرؓ نے سب انتظام کر کے ذی حسی اور ذی القصہؓ چلے نعمانؓ۔ عبداللہؓ اور سویدؓ اپنی اپنی جگہ تھے اسی ترتیب کے ساتھ ابوبکرؓ نے ابرق میں اہل الربذہ کو جا لیا، شدید جنگ ہوئی اللہ نے حارث اور حوف کو شکست دی اور حطیہ زندہ گرفتار کر لیا گیا، اس واقعے سے عبس اور بنی بکر فرار ہو گئے، ابوبکرؓ نے چند روز ابرق میں قیام کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابرق پر قبضہ

اس سے قبل بنی ذبیان نے اس علاقے پر اپنا تصرف کر لیا تھا۔ حرام نے بنی ذبیان سے کہا کہ تم اس تمام علاقے پر قبضہ کر لو کیونکہ اللہ نے یہ ہمیں غنیمت میں دیا ہے انھوں نے اس پر قبضہ کر کے وہاں کے قدیم رئیس والوں کو خارج البلد کر دیا تھا۔ اب اس وقت جب مرتدین مغلوب ہوئے اور ان کا فتنہ خود ان کے لئے تباہ کن ثابت ہوا اور امن و امان ہوا بنو ثعلبہ اس علاقے کے قدیم متوطن پھر وطن کے لئے وہاں آئے مگر ان کو قابضوں نے اس ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا وہ ابوبکرؓ کے پاس مدینے آئے اور پوچھا کہ ہم کو کیوں اپنی زمینوں میں آباد ہونے سے روکا گیا ابوبکرؓ نے کہا تم جھوٹے ہو اس علاقے پر تمہاری ملکیت باقی نہیں رہی یہ علاقہ اب صرف میری ملک اور زیر تصرف ہے ابوبکرؓ نے ان کی درخواست نہیں مانی اور بنی ثعلبہ کے برخلاف انھوں نے ابرق کو مسلمانوں کے گھوڑوں کی چراگاہ بنا دیا اس کے بعد پھر اس تمام علاقے کو اسی جنگ کی وجہ سے جو منکرین زکوٰۃ اور مسلمانوں میں ہوئی ابوبکرؓ نے زکوٰۃ کے جانوروں کی چراگاہ بنا دیا اور اس طرح ان چراگاہوں کو اوروں کے لئے محصور اور ممنوع قرار دیا۔

اس جنگ میں شکست کھا کر بنی عبس اور بنی ذبیان طلیحہ سے جو سمیراء سے چل کر اس وقت بزاخہ پہنچ کر فروکش تھا جا ملے۔

بنی عبس اور بنی ذبیان کی شکست

عبدالرحمان بن کعبؓ بن مالک سے مروی ہے کہ اسامہؓ کی واپسی کے بعد ابوبکرؓ مدینے پر ان کو اپنا نائب مقرر کر کے مرتدین کے مقابلے کے لئے چلے زبذہ آئے یہاں بنی عبس ذبیان اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ کی ایک جماعت سے ان کا ابرق پر مقابلہ ہوا۔ جنگ ہوئی اللہ نے مرتدین کو ہزیمت کامل دی وہ بھاگ گئے ابوبکرؓ مدینے چلے آئے۔ اس اثنار میں اسامہؓ کی فوج بھی آرام کر کے تازہ دم ہو گئی اور مدینے کے گرد و جوار کے اور لوگ بھی آ گئے ابوبکرؓ ذی القصہ روانہ ہوئے اور وہاں سب کے ساتھ فروکش ہو گئے یہ مقام مدینے سے ڈاک کی ایک منزل مسافت پر نجد کی سمت واقع تھا، یہاں انھوں نے اپنی فوج کو گیارہ دستوں میں تقسیم کیا گیارہ نشان باندھے ہر دستہ ایک امیر کی ماتحتی میں دیا اور سب کو حکم دیا کہ جہاں جہاں سے گذریں وہاں کے ثابت مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں اور بعض کو وہیں اپنے اپنے علاقوں کی حفاظت کے لئے مقرر کر کے چھوڑ دیں۔

اسلامی فوجی دستوں کی روانگی

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ جب اسامہؓ اور ان کی فوج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی سواریوں کو آرام دے لیا ۱۲ تاریخ دم ہو گئیں اور اسی زمانے میں اس قدر صدقات مدینہ میں موصول ہوئے جو مسلمانوں کی ضرورت سے بچ گئے ابوبکرؓ نے جہادی فوجیں تیار کیں اور گیارہ جمعیتیں مقرر کر کے ان کو گیارہ امیروں کی قیادت میں گیارہ نشانوں کے ساتھ مرتدین کے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ ایک نشان خالدؓ بن ولید کے تفویض ہوا اور ان کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے طلیحہ بن خویلد کے مقابلے پر جائیں اس سے فارغ ہو کر بطاح میں مالک بن نویرہ سے لڑیں اگر اس وقت تک وہ ان کے مقابلے پر جا رہے، ایک نشان عکرمہؓ بن ابی جہل کو دیا گیا اور ان کو مسیلمہ کے مقابلے کا حکم دیا گیا، ایک نشان مہاجرؓ بن ابی امیہ کے تفویض ہوا اور ان کو حکم دیا گیا کہ وہ عنسی کی فوجوں کا مقابلہ کریں نیز قیس بن مکشوح اور ان دوسرے اہل یمن کے مقابلے میں جو انہاد سے برسرپیکار تھے ابناء کی امداد کریں اور اس سے فارغ ہو کر کندہ کے مقابلے کے لئے حضرموت چلے جائیں، ایک نشان سعیدؓ بن العاص کو دیا گیا جو اسی زمانے میں یمن سے اپنی خدمت چھوڑ کر آئے تھے اور ان کو حمقتین بھیجا جو شام کی سرحد پر ہے۔ ایک نشان عمروؓ بن العاص کو دیا اور ان کو قضاعہ، ودیعہ اور حارث کی جمعیتوں کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا۔ ایک نشان حذیفہ بن محض الغلفانی کو دیا اور ان کو اہل دبا کے مقابلے پر بھیجا۔ ایک نشان عرفجہؓ بن ہرثمہ کو دیا اور ان کو مہرہ جانے کا حکم دیا اور ہدایت کی کہ یہ دونوں مہرہ میں ایک جا جمع ہو جائیں مگر جو جو علاقے ان کے سپرد کئے گئے ہیں ان میں وہ ایک دوسرے پر امیر رہیں گے۔ ابوبکرؓ نے شرجیلؓ بن حسنہ کو عکرمہؓ بن ابی جہل کے پیچھے روانہ کیا اور حکم دیا کہ یمامہ سے فارغ ہو کر تم قضاعہ کے مقابلے پر جانا اور مرتدین سے جنگ کے موقع پر تم ہی اپنے رسالے کے آزاد امیر رہو گے، ایک نشان طریفہ بن حاجز کو دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنی سلیم اور ان کے ساتھی ہوازن کا مقابلہ کریں۔ ایک نشان سویدؓ بن مقرن کو دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ یمن کے علاقہ تہامہ کو جائیں، ایک نشان علاءؓ الحضرمی کو دے کر ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔ یہ امراء ذی القصہ سے اپنی اپنی سمت روانہ ہو گئے، ہر سردار کی فوج اس سے جا ملی۔ ابوبکرؓ نے تمام مرتدین کے نام ایک پیام بھی خط کی صورت میں بھیجا۔ عبدالرحمان بن کعبؓ بن مالک سے جن کو ابوبکرؓ نے اس خط کی تحریر میں تحذم کے ساتھ شریک کیا تھا۔

مرتدین کے نام حضرت ابوبکرؓ کے خطوط مروی ہے کہ تمام مرتدین کے نام ایک ہی خط تھا جو ابوبکرؓ نے لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے:

"بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ یہ خط ابوبکرؓ خلیفۂ رسول اللہ کی جانب سے ان تمام عام اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص لوگوں کے نام ہے جن کو یہ موصول ہو چاہے وہ اسلام پر قائم ہوں یا اس سے مرتد ہو گئے ہوں، سلامتی ہو اُن پر جنہوں نے راہ راست کی اتباع کی ہدایت کے بعد ضلالت اور گمراہی اختیار نہیں کی، میں تمہارے سامنے اس معبود حقیقی کی جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے تعریف کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ اللہ واحد لا شریک ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ کا جو پیام وہ ہمارے لئے لائے ہم اس کا اقرار کرتے ہیں اور جو اس سے انکار کرے ہم اسے کافر سمجھتے ہیں اس سے جہاد کریں گے اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو واقعی اپنی جانب سے اپنی مخلوق کے لئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی جانب اس کے حکم سے دعوت دینے والا اور ایک روشن شمع بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ جو زندہ ہوں ان کو اللہ کا خوف دلائیں اور اس طرح منکرین کے برخلاف بات پکی ہو جائے۔ جس نے ان کی بات مانی اللہ نے اسے راہ راست بتا دی اور جس نے اُن سے انکار کیا رسول اللہ نے اللہ کے حکم سے اُسے اچھی طرح سزا دی یہاں تک کہ وہ خوشی سے یا دل ناخواستہ اسلام لے آیا، پھر اللہ نے اپنے رسول کو اپنے پاس بلا لیا مگر وہ اللہ کے حکم کو پوری طرح نافذ کر چکے تھے اور اس کی امت کے سامنے مخلصانہ خیر خواہی کر چکے تھے، اللہ نے ان کی موت کی صاف اطلاع خود رسول اللہ کو اور تمام مسلمانوں کو اپنی کتاب میں جسے اُس نے نازل فرمایا ہے پہلے سے دے دی تھی۔

اسی کے متعلق وہ فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (بے شک تم مرنے والے ہو اور وہ سب بھی مرنے والے ہیں) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ۔ (ہم نے تم سے پہلے کسی انسان کو بقائے دوام نہیں دی تو کیا اگر تم مر گئے تو وہ ہمیشہ جیتے رہیں گے؟) پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے فرماتا ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔ (محمدؐ بھی ایک رسول ہیں ان سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا اگر وہ مر جائیں یا مارے جائیں تم اپنے پچھلے پیروں پلٹ جاؤ گے اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ ضرور اپنے شکر گزار بندوں کو جزائے خیر دے گا) اس لئے جو لوگ محمدؐ کی عبادت کرتے تھے اُن کو آگاہ ہو جانا چاہئے کہ محمدؐ مر گئے اور جو اللہ وحدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاشریک کی عبادت کرتے تھے ان کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ اللہ ان کا نگران ہے وہ زندۂ جاوید ہے نہ اُسے موت ہے نہ اُسے اونگھ اور نیند آتی ہے وہ اپنی بات کا محافظ ہے اپنے دشمن سے پورا پورا انتقام لینے والا ہے۔

میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور اس طرح اپنا حصہ اور نصیبہ اس سے حاصل کرسکو اور تمہارے نبی جو اللہ کا پیام تمہارے پاس لائے ہیں اس سے بہرہ ور ہوسکو اور اللہ کی ہدایت پر گام زن رہو اللہ کے دین پر مضبوطی سے قائم رہو جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہے اور جسے اللہ معاف نہ کرے وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، جس کی اعانت اللہ نہ کرے وہ ذلیل اور ناکام رہجاتا ہے، جس کی ہدایت اللہ نے کی وہ واقعی راہ راست پر گامزن ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کر دیا وہ بالکل گمراہ ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا۔ (جسے اللہ نے ہدایت دی وہ واقعی کامیاب ہوا اور جسے اللہ نے گمراہ کر دیا تو اس کے بعد پھر ہرگز اُسے کوئی صحیح اور خیر خواہ رہبر نہیں مل سکتا) اور جب تک کوئی اس دین الٰہی کا اقرار نہ کرے نہ دنیا میں اس کا کوئی عمل مقبول ہوگا اور نہ آخرت میں کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول کیا جائے گا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے لوگ اسلام لانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس سے مرتد ہو گئے ہیں ان کو یہ جسارت اس لئے ہوئی کہ انہوں نے اللہ کے متعلق غلط اندازہ قائم کیا ہے اور اس کے طریقۂ کار سے وہ واقف نہیں اور انہوں نے شیطان کے اغوا کو قبول کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا۔ (اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے جو جن تھا اس لئے اس نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی تو اب کیا تم اُسے اور اس کی جماعت کو میرے سوا اپنا مالک بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں راہ راست سے ہٹنے والوں کو یہ بہت برا معاوضہ ملا) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ۔ (بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اُسے اپنا دشمن ہی سمجھو۔ اس کی جماعت تم کو اس لئے اغوا کرتی ہے کہ تم دوزخ میں جاؤ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے فلاں شخص کو مہاجرین انصار اور پہلے تابعین کی جمعیت کے ساتھ تمہارے پاس بھیجا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ تاوقتیکہ وہ اللہ کا پیام تم تک نہ پہنچا دیں نہ کسی سے جنگ کریں اور نہ کسی کو قتل کریں لہذا جو اس دعوت کو قبول کرے اُس کا اقرار کرلے اپنے موجودہ طرز عمل سے باز آجائے اور عمل صالح کرنے لگے اس کے اقرار اور عمل کو قبول کرکے اس پر بقا اور قیام کے لئے اس شخص کی اعانت کی جائے اور جو اس پیام کو رد کردے اس کے متعلق میں نے حکم دیا ہے کہ محض اس انکار کی وجہ سے اس سے جنگ کی جائے اور پھر جس پر قابو چلے اس کے ساتھ ذرا بھی رحم نہ کیا جائے ان کو جلا دیا جائے اور بری طرح قتل کر دیا جائے ان کے اہل وعیال کو لونڈی غلام بنا لیا جائے۔ اسلام کے سوا کسی بات کو ان سے قبول نہ کیا جائے جو اسلام کی اتباع کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے جو اس سے انکار کرے تو اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ اللہ سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتا۔

میں نے اپنے پیامبر کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس خط کو ہر مجمع میں پڑھ کر سنا دیں اور ہمارا شعار اذاں ہے لہذا جب مسلمان اذاں دیں مرتدین بھی اذاں دیں تو خاموشی اختیار کی جائے اور اگر وہ اذاں نہ دیں فوراً ان کی خبر لی جائے اور اذاں دینے کے بعد بھی اُن سے دریافت کیا جائے کہ وہ کس مسلک پر ہیں اگر وہ اسلام سے انکار کریں فوراً اُن سے جنگ شروع کر دی جائے اور اگر وہ اسلام کا اقرار کرلیں اُن کے بیان کو قبول کرکے اُن پر اسلام کی خدمت عائد کی جائے۔

اُمرائے عساکر کے نام حضرت ابوبکرؓ کا فرمان فوجوں سے پہلے پیامبر ابوبکرؓ کے اس خط کو لے کر اپنی اپنی سمت روانہ ہوئے ان کے بعد اُمرائے عساکر ابوبکرؓ کے حسب ذیل فرمان کے ساتھ اپنی اپنی سمتوں کو چلے

"یہ فرمان ابوبکرؓ خلیفۂ رسول اللہ کی طرف سے فلاں شخص کے لئے لکھا گیا ہے جب انہوں نے اُسے مسلمانوں کی فوج کے ساتھ مرتدین سے لڑنے کے لئے روانہ کیا، ہم نے ان اُمرا کو اس شرط پر یہ منصب دیا ہے کہ وہ دل میں اور علانیہ جہاں تک ہو سکے گا اللہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہیں گے اور مرتدین کے مقابلے میں خلوص نیت کے ساتھ پوری سعی کریں گے اور اُن سے اللہ کے لئے لڑیں گے ہاں مگر اس سے پہلے وہ ان کو اپنی اصلاح کا موقع دیں گے اور اسلام کی دعوت دیں گے تاکہ اگر وہ اُسے قبول کرلیں ان سے کوئی تعارض نہ کیا جائے اور اگر انکار کریں تو فوراً اُن پر یورش کر دی جائے یہاں تک کہ وہ پھر اسلام لے آئیں تب ان کو ان کے حقوق اور فرائض بتلائے جائیں جو اُن پر واجب الادا ہو وہ وصول کیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس کے وہ مستحق ہوں وہ ان کو دیا جائے، اس سلسلے میں ان کو ہرگز مہلت نہ دی جائے اور جب تک یہ اغراض حاصل نہ ہو جائیں مسلمانوں کو جہاد سے واپس نہ لایا جائے جو شخص اللہ عزوجل کی بات کو تسلیم کرے اس کا اقرار کرے اس کے ایمان کو قبول کرے تپاک کے ساتھ دین پر قیام کے لئے اس کی مدد کی جائے، ان لوگوں سے بھی جہاد کیا جائے جو ایک طرف اللہ کے پیام کا اقرار کرتے ہیں اور پھر اللہ کے حکم سے انکار کرتے ہیں۔

البتہ اگر وہ ہماری دعوت کو قبول کر لیں تو اُن سے کوئی تعارض نہ کیا جائے ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ آخرت میں اُن سے حساب لے لے گا۔ اگر انہوں نے نفاق سے کام لیا ہوگا البتہ جو علانیہ طور پر اللہ کی دعوت کو رد کر دے اُسے جہاں اور جس طرح ہو سکے ذلت سے قتل کر دیا جائے اور اسلام لانے کے سوا کوئی دوسری شرط اس کی قبول نہ کی جائے جو اسلام کا اقرار کرے اُسے مسلمان سمجھا جائے اور اسی طرح سلوک کیا جائے اور جو اسلام لانے سے انکار کرے اُس سے جنگ کی جائے اگر اللہ فتح دے تو مرتدین کو تلوار اور آگ سے بُری طرح ہلاک کر دیا جائے اور جو مال غنیمت دستیاب ہو اس میں سے پانچواں حصہ علیحدہ کر کے باقی کو شرکائے جہاد میں تقسیم کر دیا جائے اور پانچواں حصہ ہمیں بھیج دیا جائے امیر کو لازم ہے کہ وہ اپنے ہمراہیوں کو جلد بازی اور فساد سے روکے اور ان میں کسی غیر آدمی کو تا وقتیکہ اس کی صلاحیت کا پورا علم نہ ہو جائے شامل نہ ہونے دے کیونکہ مبادا وہ دشمن کا جاسوس ہو اس طرح بے خبری میں مسلمانوں پر کوئی حملہ ہو جائے، سفر اور قیام میں مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور مہربانہ روی اختیار کرے ان کی خبر گیری کرتا رہے اور ایسا نہ ہو کہ ایک جماعت کو دوسری سے پہلے دشمن کے مقابلے پر لڑا دے اور مسلمانوں کے ساتھ برتاؤ اور گفتار میں ہمیشہ خوش خلقی اور ملائم لہجہ اختیار کرے۔"

قاسم بن محمد۔ بدر بن الخلیل اور ہشام بن عروہ سے مذکور ہے کہ جب عبس، ذبیان اور اُن کے توابع بزاخہ میں جمع ہو گئے طلیحہ نے بنی جدیلہ اور غوث کو کہلا کر بھیجا کہ تم فوراً میرے پاس آ جاؤ، ان قبائل کے کچھ لوگ تو فوراً ہی اس کے پاس پہنچ گئے اور دوسرے اپنی قوم والوں کو انہوں نے ہدایت کی کہ وہ بھی اُن سے آملیں اور وہ بھی طلیحہ کے پاس آ گئے۔

حضرت عدیؓ بن حاتم اور بنی طے

قبل اس کے کہ ابوبکرؓ خالدؓ بن الولید کو ذی القصہ سے روانہ کریں انہوں نے عدیؓ سے کہا کہ تم فوراً اپنی قوم کے پاس جاؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا نہ ہو کہ اس ہنگامے میں وہ برباد ہو جائیں عدیؓ اپنی قوم کے پاس آئے اور ذرہ اور غارب میں انہوں نے اُن کو روک لیا، ان کے بعد ہی خالدؓ روانہ ہوئے ابوبکرؓ نے اُن کو حکم دیا تھا کہ پہلے وہ اکناف پر طے سے شروع کریں اور پھر بزاخہ کا رُخ کریں اور وہاں سے آخر میں بطاح جائیں اور جب وہ دشمن سے فارغ ہو جائیں تو تا وقتیکہ اُن کو جدید احکام موصول نہ ہوں وہ اور قصد نہ کریں۔ ابوبکرؓ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ خیبر جانے ہیں اور پھر وہاں سے مڑ کر وہ خالدؓ سے سلمیٰ کے اکناف پر آملیں گے، خالدؓ روانہ ہوئے بزاخہ سے انہوں نے کنانی کاٹ کر اجاً کا رُخ کیا اور یہ ظاہر کیا کہ اب تو وہ خیبر جا رہے ہیں پھر وہاں سے اُن کے مقابلے پر پلٹیں گے اس خیال سے طے اپنی جگہ بیٹھے رہے طلیحہ کے پاس نہیں گئے عدیؓ بھی طے کے پاس آئے اور اُن کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ابوالفصیل کی ہرگز کبھی بیعت نہیں کریں گے، عدیؓ نے کہا کہ تمہارے مقابلے پر ایسی فوج آ رہی ہے کہ تمہارے گھر بار کو لوٹ کر برباد کر دے گی اور اس وقت تم ابوبکرؓ کو ابوالفضل الاکبر کی کنیت سے یاد کرو گے، میری بات نہیں مانتے تو تم جانو اس شخص سے نبٹ لو، طے نے کہا اچھا تم اس حملہ آور فوج سے جا کر ملو اور اُسے ہم پر یورش کرنے سے روکو تاکہ ہم اپنے اُن ہم قوم لوگوں کو جو بزاخہ میں ہیں بلا لیں اور یہ بات اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر اب جبکہ ہمارے لوگ اُن کے ہاتھ میں ہیں ہم طلیحہ کی مخالفت کا اعلان کر دیں تو وہ یا تو ان سب کو قتل کر دے گا اور یا اُن کو برغمال کی حیثیت سے قید رکھے گا۔

بنی طے کی اطاعت عدیؓ خالدؓ کے پاس آئے جواب سن آچکے تھے، عدیؓ نے خالد سے کہا کہ مہربانی فرما کر آپ مجھے تین دن کی مہلت دیں اور میری قوم کے خلاف کوئی کارروائی شروع نہ کریں پانسو جنگجو تمہارے ساتھ ہو جائیں گے جن کے ساتھ تم دشمن کا مقابلہ کرنا اور یہ بات اس سے بہتر ہے کہ تم ابھی اُن کو واصل جہنم کر دو اور اس کے لئے اُن سے مصادمت پیکار ہو جاؤ، خالدؓ نے ان کی تجویز مان لی، عدیؓ اپنی قوم کے پاس آئے اس سے پہلے وہ بزاخہ سے اپنی قوم والوں کو واپس بلانے کے لیے اپنے آدمی بھیج چکے تھے چنانچہ اب وہ دکھانے کے لئے بطور کمک اپنی قوم کے پاس آ گئے۔ اگر یہ ترکیب نہ کی جاتی تو ان کی واپسی نہ ہو سکتی اور مرتدین ان کو واپس نہ جانے دیتے، ان کو مسلمان بنا کر عدیؓ نے خالدؓ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر ان کے اسلام لے آنے کی اطلاع دی۔

بنو جدیلہ کی بیعت

اب خالدؓ نے یہاں سے جدیلہ کے مقابلے کے خیال سے الغمیر کی طرف کوچ کیا، عدیؓ نے ان سے کہا کہ طے کی مثال ایک پرند کی ہے جدیلہ طے کے دو بازوؤں میں سے بمنزلہ ایک بازو کے ہیں آپ مجھے چند روز کی مہلت دیں شاید اللہ ان کو بھی راہ راست پر لے آئے جس طرح اس نے غوث کو گمراہی سے نکال لیا خالدؓ نے ان کی بات مانی عدیؓ جدیلہ کے پاس آئے اور جب تک انہوں نے عدیؓ کی بیعت نہیں کی عدیؓ نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا، ان کے اسلام لے آنے کی بشارت عدیؓ نے خالدؓ کو آکر دی، اور اس قبیلے کے ایک ہزار شتر سوار جان دینے کے لئے مسلمانوں کے پاس آگئے۔ اس طرح عدیؓ سے زیادہ بابرکت اور محبوب مسعود شخص بنی طے میں کوئی دوسرا پیدا نہیں ہوا۔

حضرت خالدؓ بن ولید کی روانگی

اس سلسلے میں ہشام بن الکلبی کہتے ہیں کہ جب اسامہؓ اور ان کی تمام فوج مدینہ واپس آگئی ابوبکرؓ نے مرتدین کے خلاف پیش از پیش سعی شروع کی وہ سب کے ساتھ مدینہ سے چل کر ذی القصہ جو نجد کی سمت مدینہ سے ایک منزل ڈاک کی مسافت پر ہے آئے، یہاں انہوں نے اپنی فوجوں کو مرتب کیا اور پھر خالدؓ بن الولید کو سب کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا ثابتؓ بن قیس کو انصار کا امیر مقرر کر کے خالدؓ کے ماتحت کیا اور خالدؓ کو حکم دیا کہ وہ طلیحہ اور عیینہ بن حصن کے مقابلے پر جائیں جو بنی اسد کے ایک چشمہ آب بزاخہ پر فروکش تھے اس موقع پر ابوبکرؓ نے یہ چال بھی چلی کہ ظاہر کیا کہ خود میں بھی اپنی تمام فوج کے ساتھ بہت جلد خیبر ہوتا ہوا تم سے آملوں گا حالانکہ تقریباً تمام فوج وہ خالدؓ کے ہمراہ کر چکے تھے مگر اس بات کو انہوں نے اس لئے ظاہر کیا تاکہ دشمن کو یہ خبر پہنچے اور وہ مرعوب رہے۔ اس انتظام کے بعد ابوبکرؓ مدینہ چلے آئے، خالدؓ اپنی راہ چل دیئے جب دشمن قریب رہ گیا۔

عکاشہ بن محصن اور ثابت بن اقرم کی شہادت

انہوں نے عکاشہؓ بن محصن اور بنی العجلان کے ثابتؓ بن اقرام انصار کے حلیف کو دشمن کی خبر گیری کے لئے روانہ کیا، جب یہ دشمن کے قریب پہنچے طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ دیکھنے کے لئے اور دریافت حال کے لئے برآمد ہوئے، سلمہ نے تو آتے ہی ثابتؓ کو شہید کر ڈالا اور طلیحہ نے جب دیکھا کہ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بھائی اپنے مقابل سے فارغ ہو چکا ہے اُس نے اسے اپنے مقابل کے مقابلے میں مدد کے لئے پکارا کہ آؤ میری مدد کرو ورنہ یہ شخص مجھے کھا جائے گا چنانچہ اب ان دونوں نے عکاشہ کو شہید کر ڈالا اور اپنی فرودگاہ کو پلٹ گئے اب خالدؓ اپنی فوج کے ساتھ اُس مقام پر آئے جہاں ثابتؓ مقتول پڑے تھے کسی کو اُن کو خبر نہ تھی کہ اچانک کسی اونٹ کا پاؤں اُن کے جسم پر پڑ گیا اُن کو مقتول دیکھ کر مسلمان مرعب ہو گئے اب پھر جو غور سے دیکھا کہ عکاشہؓ بن محصن بھی مقتول پڑے ہوئے ملے اس سے وہ اور بھی مرعوب ہوئے اور کہنے لگے کہ مسلمانوں کے دو بڑے سردار اور بہادر امیر مارے گئے اس رنگ کو دیکھ کر اُس وقت خالدؓ طے کے پاس پلٹ آئے۔

حضرت عدیؓ بن حاتم کی پیشکش ہشام کہتے ہیں کہ خود عدیؓ بن حاتم سے مروی ہے کہ میں نے خالدؓ بن الولید سے کہلا کر بھیجا کہ تم میرے پاس آ کر چند روز قیام کرو میں طے کے تمام قبائل کے پاس آدمی بھیجتا ہوں اور جس قدر مسلمان اس وقت تمہارے ساتھ ہیں اُن سے کہیں زیادہ فوج تمہارے پاس جمع کئے دیتا ہوں اور پھر میں خود تمہارے دشمن کے مقابلے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔

حضرت خالدؓ بن ولید کی قدر دانی ایک انصاری سے مروی ہے کہ ثابتؓ اور عکاشہؓ کے شہید ہونے کے بعد جب خالدؓ نے دیکھا کہ اُن کی فوج والوں پر اس واقعے کا بہت بُرا اثر پڑا ہے انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو میں تم کو عرب کے ایک ایسے بڑے قبیلے کے پاس لے چلتا ہوں جن کی تعداد اور شوکت بہت زیادہ ہے اور جن کا ایک شخص بھی مرتد نہیں ہوا ہے مسلمانوں نے خالدؓ سے پوچھا اس سے آپ کی مُراد کونسا قبیلہ ہے اگر ایسا ہے تو اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے، خالدؓ نے کہا طے، مسلمانوں نے کہا بے شک آپ صحیح فرماتے ہیں اور آپ کی رائے مناسب ہے چنانچہ خالدؓ سب مسلمانوں کو لے کر طے میں فروکش ہو گئے۔

معرکۂ بزاخہ مروی ہے کہ خالدؓ سلمی کے قصبۂ اُرک میں فروکش ہوئے تھے مگر دوسری روایت یہ ہے کہ وہ آجا میں فروکش ہوئے یہاں سے انہوں نے طلیحہ کے مقابلے کے لئے اپنی فوج کو مرتب کیا اور بزاخہ پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ اس اثناء میں تمام بنی عامر اپنے اُمرا اور عوام کے ساتھ اس جھگڑے سے علحدہ مگر قریب ہی اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ دیکھیں کس کو شکست ہوتی ہے تب کسی فریق کی شرکت کا فیصلہ کریں۔

بنی طے کا بنی قیس سے جنگ کرنے پر اصرار سعد بن مجاہد نے اپنی قوم کے شیوخ سے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات سنی کہ ہم نے خالدؓ سے کہا ہم قیس سے قسط لیتے ہیں بنی اسد ہمارے حلیف ہیں اُن کے مقابلے سے ہم کو معاف کر دیا جائے۔ خالدؓ نے کہا کہ قیس بھی کچھ طاقتور نہیں ہیں۔ لہٰذا دونوں قبیلوں میں سے جس کے مقابلے پر جانا چاہو بڑھو، اِس پر عدیؓ نے کہا کہ اگر اسلام کو میری قوم میں سے میرے قریب تر سے قریب تر خاندان نے چھوڑا ہوتا تو میں اُن سے جہاد کرتا، محض اس وجہ سے کہ بنی اسد ہمارے حلیف ہیں ہم اُن سے نہ لڑیں میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں خالدؓ نے کہا دونوں فریقوں سے جہاد کرنا جہاد فی سبیل اللہ ہے لہٰذا اس معاملے میں تم اپنے ساتھیوں کی مخالفت نہ کرو کسی ایک کے مقابلے پر جاؤ بہتر یہ ہے کہ اس فریق کے مقابلے پر جاؤ جس سے لڑنے کے لئے وہ زیادہ بے تاب ہیں۔

عبدالسلام بن سوید سے مروی ہے کہ خالدؓ کے آنے سے پہلے بنی اسد اور بنی فزارہ کے رسالے طے کے مقابلے میں آتے اور محض مواجہے ہونے کے بعد بغیر لڑے واپس ہو جاتے اور کہتے کہ ہم ہرگز کبھی ابوالفصیل (ابوبکرؓ) کی بیعت نہیں کریں گے اس کے جواب میں طے کے سوار کہتے کہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ تمہاری اس طرح خبر لیں گے کہ پھر تم اُن کو ابوالفحل الاکبر کہو گے۔

طلیحہ سے جنگ کا آغاز اب لڑائی شروع ہوئی، عُیینہ نے بنی فزارہ کے سات سو افراد کے ساتھ طلیحہ کی جماعت میں خوب ہی داد مردانگی دی اس وقت طلیحہ اپنے اونی خیمے کے صحن میں چادر اُوڑھے نبی بنا ہُوا بیٹھا تھا اور باہر میدان میں نہایت خونریز جنگ ہو رہی تھی، جب عُیینہ کو لڑائی میں تکلیف اٹھانا پڑی اور اس کا شدید نقصان ہُوا وہ میدان کارزار سے پلٹ کر طلیحہ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کیا جبرئیل تمہارے پاس آئے، اس نے کہا اب تک نہیں آئے عُیینہ معرکے میں آکر پھر لڑائی میں مصروف ہو گیا اور جب اس کو دوبارہ جنگ کی شدت نے پریشان کر دیا وہ پھر طلیحہ کے پاس آیا اور پوچھا کہو اب بھی جبرئیل نہیں آئے اس نے کہا نہیں عُیینہ نے کہا اب کب آئیں گے ہمارا تو کام تمام ہُوا۔ مگر وہ پھر میدان جنگ میں پلٹ کر لڑنے لگا اور اب جب پھر اسے ناکامی ہوئی وہ طلیحہ کے پاس آیا اور پوچھا اب بھی جبرئیل آئے اس نے کہا ہاں عُیینہ نے پوچھا انہوں نے کیا بات بتائی طلیحہ نے کہا انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ لڑائی تمہارے لئے اسی طرح چکّی کا پاٹ ثابت ہو گی جیسے عُیینہ کے لئے اور یہ ایک ایسا واقعہ ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا جو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔

بنی فزارہ کا میدان جنگ سے فرار

عیینہ نے اپنے دل میں کہا واقعی معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ ایک ناقابل فراموش سانحہ ثابت ہوگی اے بنی فزارہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اب یہاں سے بھاگو، بخدا طلیحہ کذّاب ہے تمام بنی فزارہ اپنے امیر کے حکم پر لڑائی سے کنارہ کش ہو گئے اُن کے جاتے ہی رنگ بدل گیا تمام مرتدین بھاگے طلیحہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کیا حکم ہے اس سے پہلے ہی اس نے اپنے اور اپنی بیوی نوار کے لئے دو گھوڑے سفر کے لئے ساز و سامان سے درست تیار رکھے تھے۔

طلیحہ کا فرار

جب اس کی مفرور فوج نے اسے آکر گھیرا اور پوچھا کہ اب کیا حکم ہوتا ہے وہ لپک کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا دوسرے پر اُس نے اپنی بیوی کو سوار کیا اور لے کر بھاگا اپنے ساتھیوں سے بھی اُس نے کہا کہ جو میری طرح بھاگ کر جان بچا سکتا ہو وہ بھاگ چلے طلیحہ نے حوشیہ کی راہ اختیار کی اور وہاں سے شام چلا گیا اُس کی جماعت بالکل پراگندہ ہو گئی بہت سے مارے گئے۔

مرتد قبائل کا قبول اسلام

بنی عامر اپنے خاص و عام افراد کے ساتھ یہاں سے قریب بیٹھے ہوئے جنگ کے نتیجے کا انتظار کر رہے تھے اور قبائل سلیم اور ہوازن کا بھی یہی حال تھا کہ اللہ نے بنی فزارہ اور طلیحہ کو بُری طرح شکست دی اور برباد کر دیا تو چھ دوسرے قبائل خود آئے اور کہنے لگے کہ جس دین کو ہم نے چھوڑا تھا ہم پھر اس میں داخل ہوتے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور اپنے مال اور جان کے متعلق اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔

عہد رسالت میں طلیحہ پر حضرت ضرارؓ کی فوجکشی

ابو جعفر کہتے ہیں کہ عیینہ، غطفان اور بنی طے میں سے جو لوگ مرتد ہوئے ان کے ارتداد کا واقعہ عمارہ بن فلان الاسدی کی روایت سے جو ہم تک منقول ہوا ہے یہ ہے کہ طلیحہ نے رسول اللہ کی زندگی ہی میں مرتد ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا تھا آپ نے ضرارؓ بن الازور کو اس فتنے کے استیصال کے لئے ہدایات کے ساتھ اپنے بنی اسد کے عاملوں کے پاس روانہ فرمایا تھا اور ان کو حکم دیا تھا کہ وہ ہر مرتد کے مقابلے پر باقاعدہ کارروائی کریں اسمیں مسامحت نہ کریں انہوں نے طلیحہ کو پریشان اور خوف زدہ کر دیا، مسلمان واردات میں فروکش ہوئے اور مشرک سمیرا میں فروکش ہوئے، مسلمانوں کی جمعیت میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا، برخلاف اس کے مشرک گھٹنے لگے یہاں تک کہ ضرارؓ نے خود طلیحہ پر چڑھائی کی اور قریب تھا کہ وہ طلیحہ کو زندہ گرفتار کر لیتے مگر ایک وار کی وجہ سے جو انہوں نے کسی تیز آلے سے اس پر کیا اور اس کا کوئی اثر اس پر نہ ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں کامیابی نہ ہوسکی۔ یہ بات تمام مسلمانوں میں مشہور ہوگئی کہ کسی ہتھیار کا طلیحہ پر اثر نہیں ہوتا۔ اسی اثناء میں مسلمانوں کو رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی، اس واسطے کے متعلق جو مزاد نے طلیحہ پر کیا تھا بعض لوگوں نے کہا کہ اس پر کسی ہتھیار کا اثر نہیں ہوتا۔

طلیحہ کے ہمراہیوں میں اضافہ اس بات کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسی دن کی شام نہ ہونے پائی تھی کہ بہت سے لوگ مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر طلیحہ سے جا ملے۔ اس کی بات خوب بن آئی اور دور دور اس کی شہرت پھیل گئی۔ ذوالخمار بن عوف البجلی ہمارے سامنے آکر فروکش ہوا ثمامہ بن اوش بن لام الطائی نے اس سے کہلا کر بھیجا کہ میرے ساتھ جدیلہ کے پانسو جوانمرد ہیں۔ اگر تم کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو ہم ریگستان کے قریب قردودھ اور النسر میں مقیم ہیں تم ہم کو بلا لینا، اسی طرح مہلل بن زید نے اس سے کہلا کر بھیجا کہ میرے ساتھ غوث کی ایک زبردست جماعت موجود ہے اگر تم کو کوئی تکلیف پیش آئے تو ہم فید کے قریب اکناف میں فروکش ہیں تم ہم کو بلا لینا، ذی الخمار بن عوف کی طرف اس لئے جھک پڑے کہ عہد جاہلیت میں اسد، غطفان اور طے کے درمیان ایک معاہدۂ دوستی تھا رسول اللہ کی بعثت سے کچھ قبل غطفان اور اسد نے طے کے خلاف ایک سمجھوتا کرکے اُن کے قبائل غوث اور جدیلہ کو ان کے دیس سے نکال باہر کیا، یہ بات عوف کو ناگوار گذری اس نے غطفان سے اپنے تعلقات منقطع کرلئے کہ غوث اور جدیلہ جلاوطن ہوگئے مگر عوف نے اُن دونوں سے نامہ وپیام کرکے اُن سے دوبارہ معاہدہ کرلیا اور اب وہ ان کی مدد کے لئے کھڑا ہوگیا اس کی مدد سے یہ قبیلے پھر اپنے گھروں کو واپس آکر بس گئے مگر یہ بات غطفان کو بہت شاق ہوئی۔

بنی غطفان کی طلیحہ کی اطاعت رسول اللہ کی وفات کے بعد عُیینہ بن حصن نے غطفان کے سامنے تقریر کی اور اُن سے کہا کہ جب سے ہمارے اور بنی اسد کے تعلقات منقطع ہوئے ہیں میں نے غطفان کی حدود نہیں دیکھیں میں تو اب پھر اُن سے اس معاہدے کی تجدید کرنا چاہتا ہوں جو نہایت قدیم زمانے سے ہمارے اور اُن کے درمیان قائم تھا اور طلیحہ کا ساتھ دینا چاہتا ہوں اگر ہم اپنے حلیفوں میں سے کسی نبی کی اتباع کرلیں تو یہ بات اس سے بہتر ہے کہ ہم قریش کے نبی کی اتباع کریں اس کے علاوہ محمدؐ کا انتقال ہوچکا ہے اور طلیحہ زندہ ہے۔

غطفان نے اس کی بات متفق کیا اس نے طلیحہ کی اتباع کرلی ان سب نے بھی اس کی اتباع کی، جب تمام غطفان طلیحہ کے ساتھ ہوگیا، حضرتؓ قضاعیؓ، سنانؓ اور دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ جو بنی اسد میں فتنۂ ارتداد کے انسداد میں رسول اللہ کے حکم سے کام کر رہے تھے وہاں سے بھاگے جتنے ان کے ساتھی تھے وہ منتشر ہو گئے، پھر انہوں نے ابوبکرؓ سے آکر سارا واقعہ سنایا اور ان کو باخبر رہنے اور حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کرنے کا مشورہ دیا، اس سلسلے میں ضرارؓ بن الازور سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے علاوہ شاید ہی کسی شخص کو جنگ کی ایسی پریشان کن حالت سے مقابلہ کرنا پڑا ہو جیسا کہ ابوبکرؓ کو ہوا مگر اس کے باوجود ان کے استقلال میں ذرا کمی نہ تھی چنانچہ جب ہم نے اُن کو تمام واقعات سنائے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہ سب واقعات ان کے موافق پیش آئے ہیں۔

منکرین زکوٰۃ قبائل کی مایوسی و مراجعت

بنی اسد، غطفان، ہوازن اور طے کے وفد ابوبکرؓ کے پاس آئے، قضاعہ کے وفد سے اسامہؓ بن زیدؓ کی ملاقات ہو گئی اسامہؓ ان کو بھی ابوبکرؓ کے پاس لے آئے یہ سب وفد مدینہ میں جمع ہوئے رسول اللہ کی وفات کے دسویں دن یہ تمام وفد مدینہ آئے اور مسلمانوں کے عائد کے یہاں مہمان ہوئے انہوں نے یہ شرط کی کہ ہم نماز پڑھنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ زکوٰۃ معاف کر دی جائے، جن لوگوں کے پاس یہ وفد فروکش تھے وہ سب ان کی اس شرط کو ماننے پر آمادہ ہو گئے تھے اور قریب تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں، عباسؓ کے سوا مسلمان عمائد میں کوئی اور ایسا نہ تھا جس کے یہاں کوئی وفد مقیم نہ ہوتا ہو، اپنی اپنی جگہ اس بات کو لے کر کے یہ سب ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہنے کی اطلاع دی مگر ابوبکرؓ نے ان کی شرط کو نہ مانا اُسے مسترد کر دیا اور کہا کہ میں وہی زکوٰۃ برابر وصول کروں گا جو رسول اللہ وصول کرتے تھے، اسے اُن لوگوں نے نہ مانا ابوبکرؓ نے ان کو بے نیل مرام واپس کر دیا اور ایک دن اور رات کی ان کو مہلت دی وہ بہت تیزی سے اپنے قبائل کو روانہ ہو گئے۔

بنی عامر کا تذبذب

عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع سے واپسی میں رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو جیفر کے پاس بھیجا تھا، رسول اللہ کی وفات ہو گئی، عمروؓ اس وقت عمان میں تھے یہ مدینہ آئے ہے تھے جب بحرین آئے انہوں نے منذرؓ بن ساوی کو زندگی کے آخر وقت میں پایا، منذرؓ نے عمروؓ سے کہا مجھے اپنے مال کے متعلق مشورہ دو کہ میں اسے کس کام میں خرچ کروں جس سے مجھے نفع ہو ضرر نہ ہو عمروؓ نے کہا اسے وقف کر دو تاکہ تمہارے بعد یہ صدقۂ جاریہ رہے، منذرؓ نے ان کے مشورے پر عمل کیا عمروؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے روانہ ہو کر بنی تمیم میں آئے وہاں سے چل کر بنی عامر کے علاقے میں آئے اور قرۃ بن ہبیرہ کے پاس فروکش ہوئے، قرۃ کی یہ حالت تھی کہ وہ مذبذب تھا کہ کس کا ساتھ دے خاص خاص اشخاص کے علاوہ تمام بنی عامر اسی شش و پنج میں تھے یہاں سے چل کر عمروؓ مدینہ آئے قریش نے اُن کو گھیر لیا اور واقعات دریافت کئے انہوں نے بیان کیا کہ دبا سے لے کر مدینہ تک فوجیں چھاؤنی ڈالے پڑی ہیں، یہ سن کر قریش متفرق ہو گئے اور مشورے کے لئے مختلف حلقوں میں تقسیم ہو گئے۔

فتنۂ ارتداد کی دبا اور مسلمانوں کی پریشانی

عمرؓ بن الخطاب عمروؓ بن العاص سے ملنے آ رہے تھے کہ اُن کو کچھ لوگ نظر پڑے جو عمروؓ بن العاص کے بیان کردہ واقعات پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے اس حلقے میں عثمانؓ علیؓ طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمانؓ اور سعدؓ تھے جب اُن کے قریب آئے وہ خاموش ہو گئے، عمرؓ نے پوچھا کیا گفتگو تھی انہوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا عمرؓ نے کہا جو بات تم لوگوں نے مجھ سے چھپانا چاہی وہ مجھے معلوم ہے، طلحہؓ بگڑے اور کہنے لگے اے ابن الخطاب اب تم ہم کو غیب کی باتیں بتاتے ہو، عمرؓ نے کہا کہ غیب کا علم تو صرف اللہ کو ہے مگر میرا خیال ہے کہ آپ حضرات یہ ہی کہتے ہوں گے کہ ہمیں عربوں سے قریش کے لئے سخت اندیشہ ہے اب عمرؓ نے قسم دے کر ان سب سے پوچھا کیا یہ بات نہ تھی انہوں نے اس کا اقرار کیا اور کہا کہ آپ سچ کہتے ہیں عمرؓ نے کہا آپ لوگوں کو اس حالت سے قطعی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ مجھے تو عربوں کے لئے آپ کی جانب سے اس سے زیادہ اندیشہ ہے جتنا کہ آپ کو ان کی جانب سے ہے۔ بخدا اگر قریش کے قبائل کسی تنگ و تاریک غار میں جائیں تو تمام عرب ان کی متابعت میں وہاں چلے جائیں گے، اللہ سے اُن کے معاملے میں ڈرو اور اس قدر سوئے ظن ان سے نہ رکھو۔ یہ کہہ کر عمرؓ عمروؓ بن العاص سے ملنے چلے گئے اور اُن سے مل کر ابوبکرؓ کے پاس چلے آئے۔

بنی عامر کا مطالبہ

عروہ اپنے باپ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد جب عمروؓ بن العاص عمان سے مدینہ آنے لگے وہ قرۃ بن ہبیرہ بن سلمہ بن قشیر کے پاس مہمان ٹھہرے بنی عامر کے تمام خاندانوں کا ایک زبردست لشکر اس کے گرد فروکش تھا، قرۃ نے عمروؓ کے لئے جانور ذبح کئے اور اُن کی خوب خاطر مدارات کی جب وہ سفر کے لئے تیار ہوئے قرۃ نے ان سے خلوت میں گفتگو کی اور کہا کہ عرب اس بات کو کبھی بھی گوارہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کریں گے کہ وہ اپنی آمدنی میں سے تم کو لگان دیں البتہ اگر تم مطالبۂ رقم سے ان کو معاف کردو تو وہ تمہاری بات سنیں گے اور اسے مانیں گے اگر تم اس کے لئے آمادہ نہیں ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ تمہاری اتباع اور حمایت کریں عمروؓ نے اس سے کہا قرۃ کیا تم کافر ہو چکے ہو چونکہ تمام بنی عامر اس کے گرد موجود تھے اس نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ ان کی مغالبت کی وجہ سے اپنے دلی منشا کو ظاہر کر دے کیونکہ وہ سب کے سب اس کی اتباع میں کافر ہو جائیں گے اور اس طرح وہ بہت بڑے شر کا باعث بن جائے گا۔ اس لئے بات کو ٹالنے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ وہ اسلام پر قائم ہے اس نے کہا اچھا ہم آپ کا مطالبۂ لگان دے دیں گے، اس کے لئے ایک وقت مقرر کر لیا جائے جب ہم سب جمع ہو کر اس کا تصفیہ کریں، عمروؓ نے کہا تم عربوں سے ہم کو ڈراتے ہو اور اسی لئے تم مجلس منعقد کرنا چاہتے ہو اس خیال کو اپنے دل سے نکال دو بخدا اس موقع پر ہم ایک زبردست رسالے سے تم پر یورش کریں گے، یہ کہہ کر عمروؓ بن العاص مسلمانوں اور ابوبکرؓ کے پاس چلے آئے اور ان سے تمام واقعات بیان کئے۔

عیینہ بن حصن اور قرۃ بن ہبیرہ کی گرفتاری خالدؓ نے بنی عامر کے معاملے کا تصفیہ کر کے جب ان سے بیعت لے لی انہوں نے عیینہ بن حصن اور قرۃ بن ہبیرہ کو قید کر کے ابوبکرؓ کے پاس بھیج دیا، یہ ابوبکرؓ کے سامنے آئے قرۃ نے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ میں مسلمان ہوں عمروؓ بن العاص میرے اسلام کے شاہد ہیں وہ جب میرے پاس اپنے سفر آئے میں نے ان کو اپنا مہمان بنایا ان کی تعظیم و تکریم کی اور ان کی حفاظت کی۔ ابوبکرؓ نے عمروؓ بن العاص کو بلا کر اس کی تصدیق چاہی عمروؓ نے تمام واقعہ بیان کیا اور جو کچھ قرۃ نے کہا تھا وہ کہا بیان کرتے کرتے جب وہ زکوٰۃ کے متعلق اس کی گفتگو کو بیان کرنے لگے قرۃ نے کہا اب بس کیجئے آگے بیان نہ کیجئے آپ پر اللہ کی رحمت ہو، عمروؓ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا میں پوری بات ابوبکرؓ سے بیان کروں گا چنانچہ انہوں نے تمام گفتگو بیان کر دی ابوبکرؓ نے اسے معاف کر کے اس کی جان بخشی کر دی۔

عیینہ بن حصن اس حالت میں کہ اس کے دونوں ہاتھ رسی سے اس کی گردن پر بندھے تھے مدینہ آیا، مدینہ کے لڑکے کھجور کی شاخوں سے اسے کوچتے تھے اے اللہ کے دشمن ایمان لانے کے بعد تو کافر ہو گیا اس نے جواب دیا کہ میں آج تک اللہ پر ایمان ہی نہیں لایا تھا، ابوبکرؓ نے اسے بھی معاف کر کے اس کی جان بخشی کر دی۔

عمر بن خالد کی گرفتاری مسلمانوں نے بنی اسد کے ایک شخص کو گرفتار کر کے عمر بن خالد کے سامنے پیش کیا، یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلیحہ کے حالات اور نبوت کے واقعات سے باخبر تھا خالدؓ نے اس سے کہا کہ اس کی اور اس کی وحی کی کیفیت بیان کرو چنانچہ اس نے یہ الہام سنایا۔ والحمام والیمام والصرد الصوام قد ضغن قبلکم هوام لیبلغن ملکنا العراق الشام

ابو یعقوب سعید بن عبید کی روایت

ابو یعقوب سعید بن عبیدہ سے مروی ہے کہ جب اہل العمر بزاخہ میں جمع ہوئے طلیحہ نے سب کے روبرو کھڑے ہو کر تقریر کی اور کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ تم ایک چکی تیار کرو جس میں رسیاں بندھی ہوں اللہ اس سے جسے چاہے گا مارے گا اور جسے چاہے اس پر لاڈالے گا، اس کے بعد اس نے اپنی فوجوں کو مرتب کیا اور کہا کہ بنی نضر بن قعین کے دو شہ سوار دو سیاہ گھوڑوں پر روانہ کرو وہ ایک جاسوس کو پکڑ کر تمہارے پاس لائیں گے اس کے پیروؤں نے بنی قعین کے دو شہ سوار اس کام کے لیے بھیج دیئے اور پھر خود وہ اور سلمہ دیکھ بھال کے لئے برآمد ہوئے۔

بنی اسد اور بنی قیس کا قبول اسلام

ایک انصاری سے جو بزاخہ کے واقعے میں شریک تھے مروی ہے کہ اس واقعے میں خالدؓ کو کسی شخص کے بیوی بچے بھی جدا نہ ہو سکے کیونکہ بنی اسد کے تمام اہل وعیال محفوظ مقامات میں رکھے گئے تھے، اس کے متعلق ابو یعقوب سے مروی ہے کہ بنی اسد کے بیوی بچے منتقب اور قلیخ کے درمیان محفوظ تھے اور قیس کے اہل وعیال قلیخ اور واسط کے درمیان محفوظ تھے خالدؓ کے بڑھتے ہی انہوں نے شکست کھائی اور اپنے بیوی بچوں کی ہلاکت کے خوف سے سب اسلام لے آئے اور خالدؓ سے ان کے لئے امان کی درخواست کی اور ان کو تعاقب کرنے سے باز رکھا۔

طلیحہ کا قبول اسلام

طلیحہ میدان جنگ سے بھاگ کر نقع میں بنی کلب کے پاس فروکش ہو گیا اور اسلام لے آیا۔ یہ ابو بکرؓ کی وفات تک وہیں مقیم رہا اس کے اسلام لانے کی وجہ یہ ہوئی کہ جب اسے اطلاع ملی کہ تمام اسد، غطفان اور عامر مسلمان ہو چکے ہیں وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ ابو بکرؓ کی امارت ہی میں وہ عمرہ کرنے کے روانہ ہوا، مدینہ کے قریب سے گذرا ابو بکرؓ سے کہا گیا کہ طلیحہ موجود ہے انہوں نے کہا کہ اب میں اس کے ساتھ کیا کروں جانے دو اللہ نے اسے اسلام کی ہدایت دے دی، طلیحہ نے مکہ آکر عمرہ ادا کیا اور پھر عمرؓ کے خلیفہ ہونے کے بعد ان کی بیعت کرنے آیا۔ عمرؓ نے اس سے کہا تم عکاشہؓ اور ثابتؓ کے قاتل ہو بخدا میں کبھی تم کو پسند نہیں کر سکتا طلیحہ نے کہا امیر المومنین آپ ان دو شخصوں کا کیا غم کرتے ہیں جن کو اللہ نے میرے ہاتھوں شہادت کی کرامت عطا فرمائی اور مجھے ان کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا عمرؓ نے اس سے بیعت لے لی اور کہا اے مکار اب بھی کچھ کہانت کی قوت باقی ہے اس نے کہا اب میں بوڑھا ہو گیا اب کچھ دم نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا، ان کے پاس سے وہ اپنی قوم کی قیام گاہ کو آیا اور پھر وہاں عراق جانے تک مقیم رہا۔

علقمہ بن علاثہ سہل اور عبداللہ سے مروی ہے کہ بنی عامر مذبذب تھے کہ اس فتنۂ ارتداد میں کیا روش اختیار کریں اور وہ منتظر تھے کہ اسد اور غطفان کیا کرتے ہیں جب ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اس وقت بنی عامر اپنے عوام اور خواص کے ساتھ علیحدہ فروکش ہو کر یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ قرہ بن ہبیرہ بنی کعب اور ان کے متعلقین کے ساتھ اور علقمہ بن علاثہ بنی کلاب اور ان کے متعلقین کے ساتھ مورچہ زن تھے، علقمہ کا واقعہ یہ ہوا کہ یہ رسول اللہ کی حیات ہی میں اسلام لا کر مرتد ہو گیا اور طائف کے فتح ہو جانے کے بعد شام چلا گیا تھا رسول اللہ کی وفات کے بعد وہ بہت تیزی سے عرب واپس آیا اور بنی کعب میں اس نے مقابلے کے لئے چھاؤنی قائم کی مگر اب تک وہ مذبذب تھا کہ کیا کرے، اس کی اطلاع ابوبکرؓ کو ہوئی انہوں نے ایک جماعتی جمعیت قعقاعؓ بن ... کی امارت میں اس کے مقابلے پر روانہ کی اور قعقاعؓ سے کہا کہ تم جا کر علقمہ بن علاثہ پر اچانک حملہ کر دو تم اس کو زندہ گرفتار کر کے میرے پاس لانا یا قتل کر دینا، تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کپڑا پھٹ جائے تو اس کی اصلاح یہ ہے کہ اسے اچھی طرح سی دیا جائے لہٰذا اس مہم کو کامیاب بنانے میں جو تم سے ہو سکے وہ کرنا۔

علقمہ بن علاثہ کا فرار اور الماعت قعقاعؓ اپنی مہم کے ساتھ چلے اور انہوں نے علقمہ پر جو ایک چشمۂ آب پر مقیم تھا اچانک حملہ کر دیا علقمہ کے احتیاط کی یہ حالت تھی کہ وہ ہر وقت ایک بادل پر کھڑا رہتا تھا اس لئے حملہ ہوتے ہی وہ اپنے گھوڑے کی طرف لپکا، حملہ آور بھی اس کے پیچھے دوڑے مگر وہ ان کے ہاتھ نہ آ سکا اس کے اہل و عیال نے اطاعت قبول کر لی، اس کی بیوی، بیٹیاں دوسری عورتیں اور وہ مرد جو وہیں رہ گئے تھے بالکل بدل گئے اور انہوں نے قعقاعؓ سے اسلام کی وجہ سے اپنے آپ کو بچا لیا، قعقاعؓ ان کو ابوبکرؓ کے پاس لے آئے اس کے بیٹے اور بیوی نے کہا کہ ہم نے علقمہ کو نہیں بگاڑا، ہم تو اپنے وطن میں مقیم تھے ہم نے اسے کوئی اطلاع نہیں بھیجی اس نے جو کچھ کیا اس کے ذمہ دار ہم کسی طرح نہیں ہیں، ابوبکرؓ نے ان کو چھوڑ دیا۔ پھر خود علقمہ بھی اسلام لے آیا اور ابوبکرؓ نے اس کے اسلام کو تسلیم کر لیا۔

ابن سیرین سے بھی اسی مفہوم کا بیان نقل ہوا ہے۔

اہل بزاخہ کی اطاعت اہل بزاخہ کی ہزیمت کے بعد بنی عامر نے کہا کہ ہم پھر اس دین میں داخل ہو جاتے ہیں جس کو ہم نے ترک کر دیا تھا خالدؓ نے ان سے بھی انہیں شرائط پر جو انہوں نے اہل بزاخہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جس میں اسد، غطفان اور طے شامل تھے بیعت لے لی تھی بیعت لے لی اور ان سب نے اسلام قبول کرنے کی شرط پر اطاعت قبول کر لی، خالدؓ نے اسد، غطفان، ہوازن، سلیم اور طے سب پر یہ شرط لازم کی کہ وہ ان تمام لوگوں کو جنہوں نے ارتداد کے زمانے میں اپنے یہاں کے مسلمانوں کو جلایا تھا ان کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا اور مظالم کئے تھے ان کے حوالے کر دیں اس معاملے میں انہوں نے کسی عذر کو نہیں مانا۔ ان قبائل نے اپنے ان تمام لوگوں کو خالدؓ کے حوالے کر دیا۔ خالدؓ نے ان قبائل کے اسلام کو قبول کر کے ان کو چھوڑ دیا۔ البتہ انہوں نے قرہ بن ہبیرہ اور اس کے چند ساتھیوں کو قید کر لیا۔ اور جن لوگوں نے مسلمانوں پر مظالم کئے تھے ان کے اعضا قطع کرا دیئے ان کو جلایا سنگسار کیا اور بعض کو پہاڑوں پر سے گرا دیا، اور بعض کو کنوؤں میں ڈال کر تیروں سے چھلنی کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حضرت خالدؓ کا خط

قرہ اور دوسرے قیدیوں کو خالدؓ نے ابوبکرؓ کے پاس روانہ کیا اور ان کو لکھا کہ بنی عامر اسلام سے روگردانی اور انتظار کے بعد پھر اسلام میں داخل ہو گئے ہیں جن قبائل سے میری جنگ ہوئی یا جن سے بغیر جنگ کے مصالحت ہوئی میں نے ان سب پر یہ شرط لازم کی کہ وہ ان تمام لوگوں کو جنہوں نے ارتداد کے زمانے میں مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم کئے تھے تا وقتیکہ میرے حوالے نہ کر دیں میں ان سے مصالحت نہیں کروں گا، انہوں نے میری شرط مان لی اور ایسے تمام مجرموں کو میرے حوالے کر دیا میں نے ان کو طرح طرح کے عذاب دیکر قتل کر ڈالا۔ البتہ قرہ اور اس کے ساتھیوں کو آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔"

حضرت ابوبکرؓ کا حضرت خالدؓ کے نام خط

نافع سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے اس خط کے جواب میں خالدؓ کو لکھا جو کچھ تم نے کیا اور جو کامیابی تم کو حاصل ہوئی اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے تم اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو فَاللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے اور نیکی کرتے ہیں) تم اللہ کے اس کام میں پوری جدوجہد کرو تساہل نہ کرنا اور جس کسی ایسے شخص پر جس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہو تمہارا قابو چل جائے اُسے بے دریغ قتل کر کے دوسروں کے لئے باعث عبرت بنانا، اور جس شخص نے اللہ کی مخالفت کی ہو اور تم اس کو قتل کر دینے میں اسلام کی بھلائی سمجھتے ہو بے دریغ اُسے قتل کر دینا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرموں کو سزائیں خالدؓ ایک ماہ بزاخہ میں فروکش رہے اور اس قسم کے لوگوں کی تلاش میں ہر طرف چھاپے مار کر ان کو گرفتار کرتے رہے، ان میں سے بعض کو انہوں نے جلا دیا۔ بعض کو ہاتھ پاؤں باندھ کر کنوؤں میں ڈال دیا، بعض کو سنگسار کر دیا، اور بعض کو پہاڑوں پر سے گرا کر مار ڈالا۔ قرۃ اور اس کے ساتھی گرفتار کر کے لائے گئے مگر ان کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا گیا جو عینیہ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گیا کیونکہ ان کی حالت اُن سے مختلف تھی اور نہ انہوں نے وہ حرکتیں کی تھیں جو عینیہ نے کی تھیں۔

ام رمل سلمیٰ بنت ام قرفہ سہل اور ابو یعقوب سے مروی ہے کہ غطفان کے شکست خوردہ اور مفرور لوگ ظفر آئے۔ یہاں ام رمل سلمیٰ، مالک بن حذیفہ بن بدر کی بیٹی جو اپنی ماں ام قرفہ بنت ربیعہ بن حذلان بن بدر کے بالکل مشابہ تھی رہا کرتی تھی، ام قرفہ مالک بن حذیفہ کی بیوی تھی اور اس کے بطن سے مالک کی اولاد قرفہ، حکمہ، جراشہ، رمل، حصین، شریک، عبد، زفر، معاویہ، حکمہ، قیس اور لایا پیدا ہوئی ان میں سے حکمہ کو رسول اللہ نے اس روز جبکہ عینیہ بن حصن نے مدینے کے مویشیوں پر غارت گری کی قتل کر دیا ابو قتادہؓ نے حکمہ کو قتل کیا۔

ام سلمیٰ کا خروج غرض کہ یہ تمام مفرور سلمیٰ کے پاس جو عزت میں اپنی ماں جیسی تھی جمع ہو گئے اس کے پاس ام قرفہ کا اونٹ بھی تھا، یہ سب لوگ اس کے یہاں فروکش ہوئے اس نے ان لوگوں کو ان کی شکست پر غیرت دلائی اور جنگ کا حکم دیا اور پھر خود بھی قبائل میں گھوم گھوم کر ان کو خالدؓ کے مقابلے کے لئے اکسایا اس طرح ایک بڑی جماعت اس کے پاس جمع ہو گئی اور اب وہ پھر جنگ کے لئے دلیر ہوئے، ہر جانب سے بچھڑے بھٹکے اس کے پاس آ گئے۔ اس سے قبل ام قرفہ کی زندگی میں یہ قید ہو کر عائشہؓ کو ملی تھی، انہوں نے اسے آزاد کر دیا تھا یہ ان کے پاس عرصہ تک رہی پھر اپنی قوم میں چلی آئی ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم عائشہؓ کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ تم میں سے ایک حوب کے کتوں کو بھونکائے گی، سلمیٰ نے مرتد ہونے کے بعد رسول اللہ صلعم کی اس بات کو پورا کیا۔ اور اپنے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے آمادہ ہوئی۔ اس کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اس نے ظفر سے حوب تک کے علاقے میں بارہا چکر لگائے اور ان قبائل غطفان، ہوازن سلیم، اسد اور طے کے وہ تمام لوگ جو جنگ سے مفرور ہو کر بے یار و مددگار مصیبت کے دن بسر کر رہے تھے اس کے پاس ایک اور کوشش کے لئے جمع ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام سلمیٰ کا قتل خالدؓ کو اس کی اطلاع ہوئی وہ اس وقت مجرموں کی گرفتاری، زکوٰۃ کی تحصیل، دعوت اسلام اور لوگوں کی تسکین میں منہمک تھے، اس عورت کے مقابلے پر بڑھے اب تک اس کی شوکت اور طاقت بہت بڑھ چکی تھی اور اس کا مقابلہ اب آسان کام نہیں رہا تھا، خالدؓ اس کے اور اس کی جمعیتوں کے مقابل جنگ کے لئے فروکش ہو گئے نہایت شدید اور خون ریز جنگ ہوئی وہ جنگ کے وقت اپنی ماں کی شان کی طرح اس کے اونٹ پر سوار اپنی فوج کو لڑا رہی تھی اس روز خاسی کے جو بنی غنم کا ایک خاندان تھا اور ہاریہ اور غنم کے خاندان صاف ہو گئے، کامل کے کئی آدمی کام آئے یہ ہی بہت زیادہ جانبازی سے جنگ میں لڑے تھے۔ آخر کار خالدؓ کے شہ سواروں نے اس اونٹ پر یورش کر کے اسے ذبح اور سلمیٰ کو قتل کر ڈالا۔ اس کے اونٹ کے گرد تقریباً سو آدمی مارے گئے۔ دشمن کو کامل شکست ہوئی، خالدؓ نے ابوبکرؓ کو اس فتح کی بشارت بھیجی جو مدینے میں قرۃ کے آنے کے بیس راتوں کے بعد موصول ہوئی۔

فجاۃ ایاس بن عبداللہ کا فریب سہل اور ابو یعقوب سے مروی ہے کہ جواؤ اور ناعر کا قصہ یہ ہوا کہ فجاۃ ایاس بن عبد یالیل ایک دن ابوبکرؓ کے پاس آیا اور اس سے درخواست کی کہ آپ اسلحہ سے میری مدد کریں اور پھر مرتدین کی جس جماعت کے مقابلے پر چاہیں بھیج دیں، ابوبکرؓ نے اسے اسلحہ دیئے اور ہدایت کر دی، مگر اس نے ان کے حکم سے سرتابی کی اور مسلمانوں کے خلاف ہو گیا۔ اپنے مقام سے برآمد ہو کر جواؤ آیا۔ یہاں سے اس نے بنی الشرید کے بجنہ بن ابی المیشاء کو مسلمانوں پر غارت گری کے لئے بھیجا، سلیم، عامر اور ہوازن کے ہر مسلمان پر غارت گری کرنے لگا، ابوبکرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے طریفہ بن حاجز کو حکم دیا کہ تم تیار ہو کر اس کے مقابلے پر جاؤ۔ نیز انہوں نے عبداللہ بن قیس الجاسی کو طریفہ کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ یہ دونوں بجنہ کے مقابلے کے لئے چلے اور تلاش کر کے اس کے قریب پہنچے، اس نے ان دونوں سے لڑائی کا ٹنا شروع کی اور بچنا چاہا مگر انہوں نے جواؤ پر اسے لوٹنے کے لئے مجبور کر دیا، جنگ ہوئی بجنہ مارا گیا۔ فجاۃ بھاگا مگر طریفہ نے لپک کر اسے زندہ گرفتار کر لیا۔ اور ابوبکرؓ کے پاس بھیج دیا جب وہ ابوبکرؓ کے پاس پہنچا انہوں نے اس کے لئے مدینے کی عیدگاہ میں آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن کیا اور ہاتھ پاؤں باندھ کر اس میں زندہ جھونک دیا۔

فجاۃ ایاس کی عہد شکنی کی سزا فجاۃ کے متعلق عبداللہ بن ابی بکرؓ سے جو روایت منقول ہوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ یہ ہے کہ بنی سلیم کا ایک شخص فجاۃ ایاس بن عبداللہ بن عبد یالیل بن عمیرہ بن خفاف ابوبکرؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں میں مرتدوں سے جہاد کرنا چاہتا ہوں، آپ سواری اور اسلحہ سے میری مدد کیجئے، ابوبکرؓ نے اس کی درخواست مان لی اسے سواری اور اسلحہ دیئے یہ وہاں سے چل کر اب مفضلات میں پہنچا وہاں جو مسلم یا مرتد اس کے سامنے آیا اس نے اس سے مال وصول کرنا شروع کیا جس نے انکار کیا اسے اس نے قتل کر دیا۔ اس کے ہمراہ بنی الشرید کا بجنہ بن ابی المیتاء بھی تھا ابوبکرؓ کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے طریفہ بن حاجز کو لکھا کہ دشمن خدا فجاہ نے مجھے آکر یہ دھوکہ دیا کہ اپنے تئیں مسلمان ظاہر کر کے مجھ سے درخواست کی کہ مرتدین سے جہاد کے لئے اس کی مدد کروں، میں نے اسے سواری دی اور اسلحہ دیئے اب مجھے یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ اللہ کا دشمن مسلمانوں اور مرتدین سے مال وصول کر رہا ہے اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے اسے قتل کر دیتا ہے لہذا تم اپنے پاس کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور اسے قتل کر دو یا زندہ گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو، طریفہ بن حاجزان کے مقابلے پر گئے مقابلہ ہوا مگر پہلے صرف تیروں سے مقابلہ ہوا ایک تیر بجنہ کے لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ فجاہ نے جب مسلمانوں کی شجاعت، سعی اور ثابت قدمی دیکھی وہ سہم گیا۔ اس نے طریفہ سے کہا کہ اس کام کے تم مجھ سے زیادہ حقدار نہیں ہو تم بھی ابوبکرؓ کے مقرر کردہ امیر ہو اور میں بھی اس کا امیر ہوں۔ طریفہ نے کہا، اگر سچے ہو تو ہتھیار رکھ دو اور میرے ساتھ ابوبکرؓ کے پاس چلو، فجاہ طریفہ کے ساتھ مدینہ روانہ ہوا جب دونوں ابوبکرؓ کے پاس آئے ابوبکرؓ نے طریفہ بن حاجز کو حکم دیا کہ اسے بقیع میں لے جا کر آگ سے جلا ڈالو۔ طریفہ اسے عیدگاہ لائے آگ جلوائی اور اس میں اسے زندہ جلا دیا۔

ابوشجرہ بن عبدالعزی عبداللہ بن ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ قبیلہ سلیم بن منصور کی یہ حالت تھی کہ ان میں سے بعض مرتد ہو گئے تھے اور بعض اپنے امیر بنی حارثہ کے معن بن حاجز کے ساتھ جن کو ابوبکرؓ نے مقرر کیا تھا اسلام پر قائم تھے جب خالدؓ بن الولید طلیحہ کے مقابلے پر گئے ابوبکرؓ نے معن کو لکھا کہ بنی سلیم میں سے جو لوگ اب تک اسلام پر قائم ہوں تم ان کو لے کر خالدؓ کے ساتھ جاؤ۔ معن اپنے مستقر پر اپنے بھائی طریفہ بن حاجز کو مقرر کر کے خالدؓ کے ساتھ چلے گئے۔ بنی سلیم میں سے ابوشجرہ بن عبدالعزی خنساء کا بھائی بھی مرتد ہو گیا تھا جس کا اس نے اپنے اشعار میں بھی فخریہ اظہار کیا ہے مگر پھر یہ اسلام لے آیا اور سب کے ساتھ اس نے بھی اسلام قبول کیا۔ عمرؓ بن الخطاب کے عہد میں یہ مدینہ آیا۔ مدینہ آکر اس نے اپنی اونٹنی بنی قریظہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فراز میں بٹھائی پھر وہ عمرؓ کے پاس آیا جو اس وقت مساکین کو صدقہ دے رہے تھے اور اسے عرب کے فقراء میں تقسیم کر رہے تھے اس نے کہا امیر المومنین مجھے عطا کیجئے کیونکہ میں حاجتمند ہوں، عمرؓ نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا میں ابو شجرہ بن عبد العزی السلمی ہوں، عمرؓ نے کہا اے دشمن خدا کیا تو نے یہ شعر نہیں کہا ہے

فرویت محی من کتیبۃ خالد وانی لارجو بعدھا ان اعمرا

(ترجمہ) میں نے اپنے نیزے کو خالدؓ کے دستے سے سیراب کیا اور اب میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ عمرؓ کی خبر لوں گا۔"

یہ کہہ کر عمرؓ اس کے سر پر دُرّہ مارنے بڑھے مگر وہ بھاگ گیا اور اپنی اونٹنی کے پاس آکر اس پر سوار ہوا اور پھر اس نے حرّہ شوران کی راہ بنی سلیم کو واپس جانے کے لئے اختیار کی۔ اور بعد میں اپنے اشعار میں عمرؓ کے اس طرز عمل کی شکایت کی اور ان کی ہجو لکھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۴

مدعیان نبوت سجاح و مسیلمہ کذاب

سنہ ۱۱ھ

بنی تمیم کے عاملوں کا تقرر

بنی تمیم کا واقعہ یہ ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی مگر اس سے پہلے آپ اپنے عاملوں کو بنی تمیم میں مقرر کر کے بھیج چکے تھے، زبرقان بن بدر، رباب، عوف اور ابناء کے عامل تھے قیسؓ بن عاصم مقاعس اور ان کے متعلقہ خاندانوں کے عامل تھے، صفوانؓ بن صفوان اور سبرہ بن عمرو، بنی عمرو کے عامل تھے یہ سعدی پر تھے اور وہ خضم پر تھے یہ دونوں بنی تمیم کے قبیلے ہیں۔ وکیعؓ بن مالک، اور مالکؓ بن نویرہ بنی حنظلہ کے عامل تھے، ایک بنی مالک اور دوسرا بنی یربوع کا عامل تھا، صفوانؓ کو جب رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی وہ بنی عمرو اپنے علاقے اور سبرہ کے علاقے کے صدقات کا مال لے کر ابوبکرؓ کے پاس چلے آئے۔ سبرہ اپنی قوم میں رباب کے ہنگامے کی وجہ سے ٹھہرے رہے، قیس خاموش بیٹھے منتظر رہے کہ زبرقانؓ کیا کرتے ہیں کیونکہ وہ قیس سے ناراض تھے جب کبھی قیس نے ان سے خوش گوار تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی زبرقانؓ نے ان کی کوششوں کو پارہ پارہ کر دیا ان کو کامیاب نہ ہونے دیا اس لئے اس موقع پر قیس انتظار کرنے لگے کہ دیکھیں زبرقانؓ کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ ان کے مخالف روش اختیار کریں اب جب انہوں نے دیکھا کہ زبرقانؓ نے اب تک اپنے عندیہ کا اظہار نہیں کیا ہے قیس نے کہا ابن الحکلیہ کا برا ہو انہوں نے میرے منصوبے کو خاک میں ملا دیا۔ میرے سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں اگر میں ابوبکرؓ کی اتباع کرتا ہوں اور ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو صدقات کا مال لے جا کر دوں وہ اسے بنی سعد میں خرچ کر ڈالیں گے اور پھر زبرقان ان قبائل میں مجھے رسوا کریں گے اور اگر خود میں ان صدقات کو بنی سعد میں خرچ کر دوں تو وہ ابوبکرؓ کے پاس مجھے رسوا کریں گے۔

زبرقان بن بدر کی وفاداری

آخر کار سوچ سوچ کر قیس نے یہ تصفیہ کیا کہ ان صدقات کو وہ مقاعس اور ان کے دوسرے متعلقہ خاندانوں میں تقسیم کر دیں انہوں نے اس پر عمل کیا مگر زبرقانؓ نے وفاداری اختیار کی اور وہ صفوانؓ کے پیچھے ہی رباب، عوف اور ابناء کے صدقات کا مال لے کر مدینہ آ گئے اور ایک شعر میں انہوں نے قیس کے طرز عمل پر تعریض کی۔ ان کے جانے کے بعد قبائل کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہر طرف کفر و ارتداد پھیل گیا اور ہر شخص کو اپنی پڑ گئی مگر اس کے بعد قیس اپنے فعل پر نادم ہوئے اور جب علاءؓ بن الحضرمی ان کے قریب آئے وہ اپنے علاقے کے صدقات کا مال وصول کر کے اسے ان کے پاس خود لے کر آ گئے اور خود بھی پھر ان کے ساتھ جہاد کے لئے چلے۔

اس ہنگامے میں عوف اور ابناء بطون سے الجھے رہے اور رباب مقاعس سے دست و گریباں رہے اسی طرح خضم مالک کے ساتھ اور بھدی یربوع کے ساتھ لڑتے رہے۔ اس وقت خضم پر سبرہ بن عمرو صفوانؓ کے جانے کے بعد عامل تھے، حصین بن یاربھدی اور رباب کے عامل تھے عبداللہ بن صفوان حنبہ کے، عصیمار بن اُبیرہ۔ عبد مناۃ کے بنی غنم کے عوف بن البلاد بن خالد الجشمی عوف اور ابناء کے عامل تھے، بطون پر سعر بن خفاف تھے، ثمامہؓ بن اثال بنی تمیم سے ان کی امداد کو آیا کرتے تھے مگر جب یہ فتنہ رونما ہوا یہ سب کے سب اپنے اپنے خاندانوں کو چلے گئے اس سے ثمامہ بن اثال کو سخت نقصان پہنچا البتہ جب عکرمہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے ثمامہؓ کو جنگ پر ابھارا مگر پھر بھی وہ کچھ نہ کر سکے۔

سجاح بنت الحارث بن سوید

تمام بنی تمیم کے علاقے کا یہ ہی حال تھا کہ ہر ایک کو اپنی پڑی تھی وہ باہم دیگر دست و گریبان تھے ان میں جو مسلمان تھے ان کا واسطہ ان لوگوں سے تھا جو اب تک مذبذب تھے۔ کہ کس کا ساتھ دیں۔ اسی حالت میں سجاح بنت الحارث جزیرے سے ان کے پاس پہنچی یہ اور اس کا خاندان بنی تغلب میں تھا، ربیعہ کے بعض خاندانوں پر ان کی سیادت تھی، اس کے ہمراہ ہذیل بن عمران بنی تغلب کے ساتھ، عقہ بن ہلال نمر کے ساتھ زیاد بن خلان ایاد کے ساتھ اور سلیل بن قیس شیبان کے ساتھ تھے ایک طرف تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے سے خود ہی ان قبائل میں خلفشار اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی دوسری طرف سے سجاح اور اس کے ہمراہی سردار اس قدر کثیر جماعت کے ساتھ ان پر چڑھ آئے یہ واقعی بڑی پریشانی کی بات تھی جس میں اب یہ سب کے سب مبتلا ہو گئے۔

سجاح کا اعلان نبوت

سجاح بنت الحارث بن سوید بن عقفان اور اس کے دادا عقفان کی اولاد بنی تغلب میں سے تھے اس نے بنی تغلب میں رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جزیرہ میں اپنی نبوت کا دعوے کیا، ہذیل نصرانیت کو چھوڑ کر سجاح کا مرید ہو گیا یہ سردار اس کے ساتھ ابوبکرؓ سے لڑنے کے لئے آئے جب وہ حزن پہنچی اس نے مالک بن نویرہ کے پاس اپنا قاصد بھیجا اور اسے صلح کی دعوت دی جسے اس نے قبول کر لیا اور اس درخواست کی وجہ سے مالک بن نویرہ اس کے مقابلے اور لڑائی سے باز رہا اور اس نے سجاح کو بنی تمیم کے قبیلوں سے لڑنے پر برانگیختہ کیا۔ سجاح نے کہا کہ ہاں یہ تجویز مناسب ہے لہٰذا خود تم اس پر عمل کرو میں خود بنی یربوع کی ایک عورت ہوں اگر حکومت مل گئی تو یہ انہیں کی ہو گی، اس کے بعد اس نے بنی مالک بن حنظلہ سے نامہ و پیام شروع کیا اور ان کو مصالحت اور حمایت کی دعوت دی۔ عطارد بن حاجب اور بنی مالک کے تمام سردار اپنے علاقے کو چھوڑ کر بھاگے اور اسی حالت میں وہ بنی العنبر میں آ کر سبرہ بن عمرو کے یہاں فروکش ہوئے۔ اس معاملے میں وکیع نے جو طرز عمل اختیار کیا تھا وہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے اسی طرح بنی یربوع کے سردار مالک کے طرز عمل سے بیزار ہو کر اپنے علاقے کو چھوڑ کر بنی مازن میں حصین بنی تمیم کے پاس چلے آئے۔

وکیع اور مالک کی اطاعت

سجاح کے قاصد مصالحت اور مشارکت کی دعوت دیتے ہی مالک کے پاس آئے۔ وکیع نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اس طرح اب وکیع، مالک اور سجاح تینوں ایک رائے ہو گئے اور انہوں نے اب آپس میں مصالحت اور معاہدہ کر کے سب سے لڑنے کی ٹھان لی اور اب اس پر گفتگو شروع ہوئی کہ خضم بھدنے عوف، ابناء اور رباب میں سے کس قبیلے سے جنگ کی ابتدا کی جائے، البتہ قیس کو انہوں نے اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ وہ اب تک مذبذب تھے اور اس لئے ان کو اس بات کی توقع تھی کہ قیس ان سے مل جائیں گے۔ اس موقع پر سجاح نے الہامی پیرایہ میں یہ جملے کہے "سواریاں تیار رکھو، غارت گری کے لئے تیار ہو جاؤ پھر رباب پر غارت گری کر دو۔ کیونکہ ان کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔"

سجاح کی پیشقدمی

سجاح اپنے مقام سے بڑھ کر اخیطار آکر فروکش ہوئی اور اس نے بنی تمیم کے متعلق کہا کہ یہ حجاز کا میدان ہے، اور رباب میں اگر کوئی آفت آجائے تو وہ خود دجانی اور دہانی جاکر پناہ گزین ہوں گے اس لئے مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی جاکر پہلے سے ان مقامات پر قبضہ کرلے۔ چنانچہ مالک بن نویرہ نے بڑھ کر دجانی پر قبضہ کرلیا۔ رباب کو اس کی اطلاع ہوئی ان کے تمام قبائل عنبہ اور عبدمناۃ سجاح کے مقابلے کے لئے جمع ہوگئے۔ وکیع اور بشر کا بنی عنبہ کے بنی بکر سے مقابلہ ہوا۔ قبیلہ ثعلبہ بن سعد بن عنبہ سے عقہ اور عبدمناۃ سے ہذیل کا مقابلہ ہوا، وکیع اور بشر کی بنی عنبہ کے بنی بکر سے جنگ ہوئی جس میں ان دونوں کو شکست فاش ہوئی سماعہ، وکیع اور قعقاع گرفتار کرلئے گئے اور ان کے بے شمار آدمی کام آگئے، اس موقع پر قیس بن عاصم کو اپنے تردد پر ندامت ہوئی اور ان کو محسوس ہوا کہ ان کا طرز عمل مناسب نہ تھا اپنے بعض شعروں میں انھوں نے اپنی ندامت کا اعتراف کیا۔

مقتولین کی دیت

اس کے بعد سجاح، ہذیل اور بنی بکر کا عقہ اس معاہدے سے جو سجاح اور وکیع کے مابین ہوا تھا چلے گئے، عقہ، بشر کا ماموں تھا۔ سجاح نے کہا کہ رباب کے پاس جاؤ وہ تم سے صلح کرلیں گے، تمہارے قیدیوں کو رہا کردیں گے تم ان کے مقتولوں کی دیت ادا کردینا اور ان کے اس طرز عمل کا خوشگوار اثر دوسروں پر بھی پڑے گا چنانچہ عنبہ نے ان کے قیدیوں کو رہا کردیا اور اپنے مقتولین کی دیت لے لی حمار اور عنبہ کے علاقے سے چلے گئے اس واقعے کے متعلق قیس نے چند شعر کہے جس میں عنبہ کے اس طرح دب کر صلح کرلینے پر ان کی مذمت کی، اور ان کو غیرت دلائی اور اپنے عندیہ کا اظہار کردیا کوئی نظری، سعدی یا ربی سجاح کی دعوت میں شریک نہیں ہوا تھا اور نہ خود ان لوگوں نے کبھی یہ امید کی کہ ان قبائل میں سے کوئی ان کا ساتھ دے گا البتہ قیس کے متعلق ان کو توقع تھی کہ وہ ہمارا ساتھ دے گا مگر جب اس نے اپنے عندیہ کا اظہار اس موقع پر عنبہ کو غیرت دلا کر کردیا اور اپنی روش پر ندامت کا اظہار کردیا وہ اس کی طرف سے بھی مایوس ہوگئے، حنظلہ میں سے صرف وکیع اور مالک نے سجاح کی موافقت اختیار کی تھی اس معاہدے کے ساتھ کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور آپس میں آمدورفت رکھیں گے اسی بات کا اظہار اصم الیتمی نے فخریہ طور پر اپنے چند شعروں میں کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزیرے کے لشکر کے ساتھ سجاح اپنے مقام سے بڑھ کر نباج پہنچی، اوس بن خزیمہ

ہذیل کی گرفتاری

العبسی نے بنی عمرو کے ان لوگوں کے ساتھ جو اس کی حمایت میں لڑنے آگئے ان سب پر غارت گری کی، ہذیل گرفتار کر لیا گیا، بنی مازن کے قبیلہ بنی وبر کے ناشرہ نے اس کو گرفتار کیا، عقہ کو عبدۃ البھیمی نے گرفتار کر لیا۔ پھر دونوں فریق جنگ سے اس شرط پر باز آگئے کہ قیدیوں کو واپس کر دیں، سجاح وغیرہ ان کے یہاں سے چلے جائیں اور ان کے علاقے سے ہو کر نہ گذریں، اس شرط کو سجاح نے مان لیا، حملہ آوروں نے ان کے قیدی رہا کر دیئے مگر ان لوگوں نے سجاح اور اس کے ساتھیوں سے شرائط صلح کے ایفا کے لئے ضمانت لے لی تھی جسے انھوں نے پورا کر دیا۔ مگر ہذیل کے دل میں اس مازنی کے خلاف جس نے اس کو گرفتار کیا تھا گرہ لگ گئی چنانچہ عثمانؓ بن عفان کے قتل کے بعد اس نے ایک جمعیت اکٹھا کر کے سفار پر جہاں بنی مازن مقیم تھے غارت گری کی بنی مازن نے اس کو قتل کر دیا اور سفار میں پھینک دیا۔

سجاح کی یمامہ پر فوج کشی

جب ہذیل اور عقہ دشمن کے پنجے سے رہائی پا کر سجاح کے پاس واپس آئے اور اہل جزیرہ کے دوسرے سردار بھی جمع ہوئے انہوں نے سجاح سے کہا کہ مالک اور وکیع نے اپنی قوم سے صلح کر لی ہے اب وہ ہماری مدد نہیں کرتے اور اس بات کے بھی روادار نہیں رہے کہ ہم ان کے علاقے سے گذر سکیں اسی طرح ان قبائل نے بھی ہم سے شرط کی ہے کہ ہم ان کے علاقے سے نہ گذریں لہذا اب آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں، اس نے کہا یمامہ چلو اہل یمامہ کی شوکت بھی زیادہ اور مسیلمہ کی بات بڑھ چکی ہے۔ اس کے بعد اس نے الہامی لہجے میں کہا۔ یمامہ چلو۔ کبوتر کی طرح اڑتے ہوئے، یہ لڑائی فیصلہ کن ہوگی اس کے بعد تم پر کوئی ملامت نہیں رہے گی۔

سجاح کے لئے مسیلمہ کے تحائف

سجاح اور اس کی جماعت بنی حنیفہ کی طرف چلی مسیلمہ کو اس کی اطلاع ہوئی اس سے وہ پریشان ہو گیا اور ڈرا کہ اگر وہ اس وقت سجاح سے الجھ جائے گا تو تمامہؓ بن اثال اسے زیر کر لے گا یا شرحبیلؓ بن حسنہ یا گرد کے دوسرے قبائل اسے زیر کر لیں گے اس خوف سے خود اس نے سجاح کو تحائف بھیجے اور درخواست کی کہ آپ مجھے امان دیں تاکہ میں پھر خود آپ کے پاس آؤں، سجاح کی فوجیں مختلف چشموں پر فروکش ہو گئیں، اس نے مسیلمہ کو اپنے پاس بلا لیا اسے امان دی، مسیلمہ، بنی حنیفہ کے چالیس آدمیوں کے ساتھ سجاح کی خدمت میں حاضر ہوا، سجاح ایک راسخ العقیدہ عیسائی تھی اور بنی تغلب کے مشرب نصرانیت سے واقف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی مسیلمہ نے اس سے کہا کہ آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش کی ہوتی اگر برابر تقسیم کی جائے لہذا اب قریش کا حصہ بھی اللہ نے تم کو دے دیا ہے تم اسے بخوشی قبول کر لو،

سجاح کا مسیلمہ سے خطاب

سجاح نے کہا یہ آدھی زمین صرف ان کا حق ہے جو اللہ کے مطیع ہیں تم اس نصف کو ان سواروں کو دے دو جو تمہارے سامنے صف بستہ ہیں اور وہ خون کے تشنہ ہیں، مسیلمہ نے کہا اللہ نے جس کی بات چاہی سنی، اور جس نے خیر طلب کی اللہ نے اسے خیر عطا کی، اور اس کی بات حسب مراد بڑھتی چلی گئی، تمہارے رب نے تم کو دیکھا، تم پر سلامتی بھیجی اور وحشت کو تم سے دور کر دیا، اور آخرت کے دن وہ تم کو آتش و دوزخ سے بچا کر حیات دوام عطا فرمائے گا، نیک لوگوں کی دعائیں ہمارے لئے ہیں جو نہ شقی ہیں نہ بدکار جو تمام رات اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ تمہارے بزرگ رب کے لئے جو مالک ہے بادلوں کا اور بارشوں کا"

اس نے یہ بھی کہا کہ جب میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے خوبصورت ہو گئے ہیں اور ان کے بشرے نورانی ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ہاتھ نماز کے لئے بندھ گئے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ تم عورتوں سے مباشرت نہ کرو، شراب نہ پیو بلکہ اے نیک گروہ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن کھانا کھاؤ، سبحان اللہ جب حیات جاودانی ملے گی تب تم جس طرح چاہنا زندگی بسر کرنا۔ اور اللہ کی طرف جانا۔ اگر رائی کا دانہ بھی ہوا تو اس پر بھی کوئی گواہ رہے گا، وہ دلوں کے بھید سے واقف ہے اور بہت سے لوگ اس میں برباد ہو جائیں گے،

مسیلمہ نے اپنی جماعت کے لئے یہ قانون بنایا تھا کہ جس کا کوئی ایک لڑکا ہوا جو اس کا وارث ہو سکے اسے اس لڑکے کے مرنے تک اپنی عورت سے مباشرت نہ کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر وہ مر جائے تو پھر اولاد کے خیال سے مباشرت کر سکتا ہے اور اگر پھر بیٹا ہو جائے تو علیحدگی اختیار کر لے۔ اس طرح اس نے ہر ایسے شخص کے لئے جس کا لڑکا ہو عورت سے مباشرت کو حرام کر دیا ہے۔

سجاح کی مسیلمہ سے خیمہ میں ملاقات

اس واقعے کے متعلق دوسرا بیان یہ ہے کہ جب سجاح مسیلمہ کے مقابل آئی اس نے مدافعت کے لئے اپنے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا سجاح نے اس سے کہا کہ تم مجھ سے آکر ملو، مسیلمہ نے کہا اس شرط پر کہ اپنے ساتھیوں کو ہٹا دو، سجاح نے جیسا عمل کیا، مسیلمہ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ملاقات کے لئے ایک خیمہ نصب کرو اور اس میں عود اور لوبان کی خوب دھونی دو تاکہ اس کی خواہش جماع میں تحریک ہو جب سجاح اس خیمے میں آگئی مسیلمہ

01380

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعے سے اترآیا اور اُس نے حکم دیا کہ دس آدمی یہاں پہرہ دیں اور دس اس طرف پہرہ پر کھڑے رہیں اس کے بعد مسیلمہ نے سجاح سے ملاقات کی اور اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اس نے کہا کہئے کیا الہام ہوا ہے، سجاح نے کہا بھلا عورتیں بھی ابتدا کرتی ہیں ہاں تم کو جو الہام ہوا ہو اس کے مطابق عمل کرو، مسیلمہ نے کہا "کیا تم نے اپنے اس رب کو نہیں دیکھا کہ اُس نے حاملہ عورت کے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ اس کی پسلیوں اور آنتڑیوں کے درمیان سے ایک جاندار بچہ پیدا کیا" سجاح نے کہا پھر کیا، مسیلمہ نے کہا مجھے الہام ہوا ہے "اللہ نے عورت کو فرج بنایا ہے اور مردوں کو ان کا شوہر ہم اُن میں جس طرح چاہیں دخول کریں اور جب چاہیں نکال لیں تاکہ وہ ہمارے لئے اولاد جنیں۔

سجاح اور مسیلمہ کی شادی

سجاح نے کہا میں اعلان کرتی ہوں کہ تم نبی ہو، مسیلمہ نے کہا تو پھر شادی کے لئے تیار ہو تاکہ میں اپنی اور تمہاری قوم کے ساتھ تمام عرب پر قبضہ کر لوں سجاح نے کہا ہاں میں تیار ہوں مسیلمہ نے چند مخش شعر پڑھے سجاح نے کہا میں ہر طرح تیار ہوں مسیلمہ نے کہا ہاں مجھے بھی اس کے متعلق الہام ہو چکا ہے، تین دن سجاح اس کے پاس رہی پھر اپنی قوم کے پاس آئی انہوں نے پوچھا کیا ہوا اس نے کہا وہ حق پر ہیں اس لئے میں نے ان کی اتباع کی اور اُن سے شادی کر لی، انہوں نے پوچھا مسیلمہ نے تم کو کچھ مہر بھی دیا۔ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا تم پھر مسیلمہ کے پاس جاؤ تمہاری جیسی عورت کے لئے یہ زیبا نہیں کہ بغیر مہر لئے پلٹ آئے۔

سجاح کا مہر

سجاح پھر مسیلمہ کے پاس آئی جب مسیلمہ نے اُسے آتا ہوا دیکھا اپنا قلعہ بند کر لیا اور پوچھا کیا ہے اُس نے کہا مجھے مہر تو دو، مسیلمہ نے پوچھا تمہارا موذن کون ہے اس نے کہا شبث بن ربعی، مسیلمہ نے کہا اُسے میرے پاس بھیجو، شبث آیا مسیلمہ نے اُس سے کہا کہ اپنے ساتھیوں میں اعلان کر دو کہ مسیلمہ بن حبیب رسول اللہ نے تمہارے لئے ان نمازوں میں سے جن کا محمدؐ نے حکم دیا ہے دو نمازیں عشاء اور صبح کی معاف کر دیں زبرقان بن بدر عطارد بن حاجب اور ان جیسے اور لوگ سجاح کے مصاحبوں میں تھے۔

کلبی نے بیان کیا ہے کہ بنی تمیم کے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ صحرا کے اکثر بنی تمیم ان دو وقتوں کی نماز نہیں پڑھتے۔

یہ مہر حاصل کر کے سجاح اپنے مصاحبین زبرقان۔ عطارد بن حاجب، عمرو بن الاہتم، غیلان بن خرشہ اور شبث بن ربعی وغیرہ کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔ عطارد نے اپنے ایک شعر میں فخریہ اس بات کو لکھا ہے کہ اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوئے مگر ہمارا نبی عورت ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجاح کی مراجعت جزیرہ

مسیلمہ نے اس شرط پر سمجھوتہ کر لیا کہ وہ یمامہ کے محاصل میں سے نصف اسے دے گا' سجاح نے کہا مگر اس سال کی رقم تو میں اسی وقت لوں گی، مسیلمہ نے یہ بات مان لی اور کہا کہ اس کام کے لئے تم اپنا کوئی آدمی چھوڑ جاؤ البتہ نصف میں ابھی تم کو دیئے دیتا ہوں اور بقیہ رقم بعد میں بھیجدوں گا، یہ کہہ کر وہ قبضے کے اندر آگیا نصف رقم اس نے سجاح کو بھجوا دی جسے لے کر وہ جزیرہ چلی آئی اور بقیہ نصف کی وصولیابی کے لئے اس نے ہذیل، عقہ اور زیاد کو مسیلمہ کے پاس چھوڑ دیا یہ لوگ اطمینان سے مقیم تھے کہ اچانک خالدؓ بن الولید ان کے قریب جا پہنچے اور یہ لوگ وہاں سے منتشر ہو گئے۔

سجاح کا قبول اسلام

عرصے تک سجاح بنی تغلب میں مقیم رہی یہاں تک کہ امیر معاویہؓ کا عہد آیا اور جب تمام اسلامی ممالک میں بلا شرکت اُن کی حکومت قائم ہو گئی انہوں نے بنی تغلب کو جزیرے سے منتقل کر دیا حضرت علیؓ کے بعد جب عراق نے بھی معاویہؓ کی حکومت کو تسلیم کر لیا، معاویہؓ نے یہ عمل اختیار کیا کہ کوفے میں علیؓ کے جو غالی شیعہ تھے ان کو ان کے مکانات سے بے دخل کر کے ان کی جگہ اپنے شام کے بصرے کے اور جزیرے کے غالی طرفداروں کو آباد کر دیا۔ انہی لوگوں کو شہروں میں نواقل کہا جاتا ہے، اسی سلسلے میں معاویہؓ نے قعقاعؓ بن عمرو بن مالک کو کوفے سے فلسطین کے شہر ایلیاء میں منتقل کیا، اُس نے یہ درخواست کی کہ اُن کے خاندانی مکانات میں بنی عقفان کو سکونت پذیر کرا دیا جائے اور ان کو بنی تمیم کے ساتھ کر دیا جائے۔ معاویہؓ نے بنی تمیم کو جزیرے سے کوفہ میں منتقل کر دیا اور اُن کو قعقاعؓ اور اس کے آبائی مکانات میں سکونت پذیر کرا دیا۔ سجاح بھی ان لوگوں کے ساتھ کوفہ آگئی اور راسخ العقیدہ مسلمان ہو گئی۔

زبرقان اور اقرع

زبرقانؓ اور اقرعؓ ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ بحرین کا خراج آپ ہمیں لکھ دیں اور ہم اس بات کی ضمانت کرتے ہیں کہ ہماری قوم میں سے ایک بھی اسلام کو ترک نہیں کرے گا، ابوبکرؓ نے اُن کی درخواست مان لی اور اس کے لئے ایک تحریر بھی لکھ دی، طلحہؓ بن عبید اللہ نے اس معاملے کے لئے طرفین میں سفارت کی تھی۔ اس تصفیے پر کئی شخص گواہ بھی بنائے گئے اُن میں عمرؓ بھی تھے مگر جب باقاعدہ تحریر لکھی گئی اور گواہی کے لئے وہ عمرؓ کو دی گئی عمرؓ نے اس کے خلاف دیکھ کر اس پر گواہی ثبت نہیں کی اور کہا کہ میں ہرگز اس پر شاہد نہیں بنوں گا اور پھر اس تحریر کو انہوں نے پرزے پرزے کر دیا اور مٹا دیا۔ طلحہؓ کو اس پر غصہ آیا وہ ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ امیر ہیں یا عمرؓ ابوبکرؓ نے کہا امیر تو عمرؓ ہی ہیں البتہ بیعت میری ہوئی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جواب سے ملکہؓ خاموش ہو گئے، زبرقانؓ اور اقرع خالدؓ کے ساتھ ان کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، یمامہ کی مشہور لڑائی میں بھی موجود تھے اس کے بعد اقرعؓ جن کے ہمراہ شرحبیلؓ بھی تھے دومہ چلے گئے۔

وکیع اور سماعہ کی اطاعت

جب سجاح جزیرہ واپس چلی گئی، مالک بن نویرہ ڈرا اور اپنی حرکت پر اسے ندامت ہوئی وہ متحیر تھا کہ اب کیا کرے، وکیع اور سماعہ کو بھی اپنے طرزِ عمل کی برائی کا احساس ہوا اور اب وہ پھر خلوص نیت کے ساتھ دائرہ اسلام میں واپس آ گئے انھوں نے کوئی سرکشی نہیں کی زکوٰۃ کی رقم اپنے علاقے سے وصول کر کے اسے خالدؓ کے پاس لے کر آئے، خالد نے پوچھا کہ تم نے ان مرتدین سے کیوں تعلقات قائم کئے انھوں نے کہا کہ بنی ضبہ نے ہمارے ایک شخص کو مار ڈالا تھا اس کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اس ہنگامے کو ہم نے مناسب موقع خیال کیا تھا اب بنی حنظلہ کے علاقے میں کوئی اور بات تو پریشان کن رہی نہ تھی البتہ مالک بن نویرہ اور جو لوگ بطاح میں اس کے پاس جمع ہو گئے تھے وہ باقی تھے کیونکہ مالک اب تک اپنے معاملے میں سخت متردد اور حیران تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

حضرت خالدؓ کی بطاح کی جانب پیشقدمی

قاسم اور عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ خالدؓ نے کوچ کا ارادہ کیا وہ ظفر سے چلے، اسد، غطفان، طے اور ہوازن کو وہ درست کر چکے تھے، اب وہ بطاح کے ارادے سے جوخیؔ سے ادھر واقع ہے اور جہاں مالک بن نویرہ مقیم تھا روانہ ہوئے مالک کی یہ کیفیت تھی کہ وہ اپنے معاملے میں سخت متردد تھا، مگر اس موقعے پر انصار نے بھی خالدؓ کے ساتھ پیش قدمی کرنے میں تردد کا اظہار کیا اور ان کا ساتھ چھوڑ کر پیچھے رہ گئے اور انھوں نے عذر میں یہ کہا کہ خلیفہ نے ہمیں اس کا حکم نہیں دیا تھا انہوں نے یہ ہدایت کی تھی کہ جب ہم بزاخہ سے فارغ ہو جائیں اور دشمن کے علاقوں کو مطیع کر لیں تو ان کے دوسرے حکم تک وہیں قیام کریں۔ مگر خالدؓ نے یہ کہا ممکن ہے کہ تم کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہو مگر خلیفہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آگے بڑھوں۔ تمام خبریں مجھے موصول ہوتی ہیں مجھے اس کے خلاف اب تک کوئی حکم نہیں موصول ہوا اور میں امیر ہوں اور جب تک مجھے ان کا کوئی صریحی حکم اس کے خلاف نہ ملے اور میں دشمن کے زیر کرنے کا کوئی موقع پاؤں تو کیا اس کے لئے میں ان کو اطلاع دے کر حکم حاصل کروں اور اس طرح وہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے، میں تو ہرگز ایسا نہیں کروں گا بلکہ جو موقع بھی دست ہوگا اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔ اسی طرح اگر ہم کسی مصیبت میں پھنس جائیں جس کے متعلق انہوں نے اپنے فرمان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہمیں کوئی تعرض نہیں کی ہو تو اس موقع پر ہم کیا کریں گے، ہم جو بہتر صورت دیکھیں گے، اس پر خود عمل کریں گے، اب مالک بن نویرہ ہمارے قریب موجود ہے میں تو بہر حال خود اور اپنے ہمراہی مہاجرین اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اس کے مقابلے پر بڑھتا ہوں اور تم کو ساتھ آنے پر مجبور نہیں کرتا۔

انصار کا تعاون

یہ کہہ کر خالدؓ آگے بڑھے ان کے جانے کے بعد انصار کو اپنی مخالفت پر ندامت ہوئی اور اس کے متعلق وہ آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے اور اپنے تئیں برا کہنے لگے انھوں نے کہا دیکھو اگر خالدؓ کو کامیابی ہوئی اور اس میں بھلائی ہوئی تو ہم اس سے محروم ہو جائیں گے اور اگر وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے تو سب مسلمانوں میں ہماری رسوائی ہو جائے گی اور وہ ہم سے اجتناب کرنے لگیں گے، ان اندیشوں کی وجہ سے اب تمام انصار بھی خالدؓ کی معیت کے لئے بالکل آمادہ ہو گئے انھوں نے اپنے ایک قاصد کو خالدؓ کے پاس دوڑایا تاکہ وہ ان کو روکے، خالدؓ انصار کے لئے رُک گئے اور جب وہ آ گئے تو اب وہ سب کو لے کر بطاح آئے مگر یہاں انھوں نے کسی کو نہ پایا۔

مالک بن نویرہ کا بنی یربوع کو مشورہ

خالدؓ جب بطاح آئے انہوں نے وہاں کسی کو بھی نہیں پایا، البتہ انھوں نے دیکھا کہ مالک نے جب اسے اپنے معاملے میں تردد ہوا اپنے تمام پیروؤں کو ان کی جائدادوں کی دیکھ بھال کے لئے بھیج دیا اور اجتماع کی ممانعت کر دی۔ اس موقع پر اس نے اپنی جماعت سے کہا اے بنی یربوع جب ہمارے امرا نے ہمیں اسلام کی دعوت دی ہم نے ان کی بات نہ مانی اور دوسرے لوگوں کو بھی اسلام میں شرکت سے باز رکھا مگر اس فعل کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا میں نے اس معاملے پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کام کو بغیر سوچے سمجھے اور مصلحت بینی کے اختیار کیا گیا ہے اور نہ اس کی رہبری کے لئے لوگ ہیں ایسی حالت میں تم اس شورش سے علیحدگی اختیار کر لو، اپنے علاقوں کو چلے جاؤ اور اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

مالک کے اس مشورے کی وجہ سے اس کے تمام ساتھی اپنی اپنی کمیتیوں کی خیر گیری کے لئے چلے گئے خود وہ اپنی فرودگاہ سے اپنے گھر چلا آیا۔

جب خالدؓ بطاح آئے انہوں نے باغیوں کی تلاش کے لئے مختلف فوجی دستے مفصلات میں روانہ کئے اور ان کو ہدایت کی کہ جہاں پہنچیں وہاں پہلے شعار اسلامی کی منادی کر دیں، جو اس کا جواب نہ دے اسے گرفتار کر لائیں اور جو مقاومت کرے اسے قتل کر دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک بن نویرہ کی گرفتاری

ابوبکرؓ نے ان کو حکم دیا تھا کہ جب وہ کسی مقام پر پہنچیں اذان دیں اور اقامت کہیں اگر اس مقام کے باشندے بھی اذان اور اقامت کہیں تو ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو ان پر فوراً حملہ کر کے سب کو جس طرح چاہیں بے دریغ قتل کر ڈالیں جلا دیں اور جو چاہے کریں۔ اور اگر وہ شعار اسلامی کا جواب دے دیں تو پھر ان سے زکوٰۃ کا اقرار لیا جائے اگر وہ مان لیں تو بہتر ہے ورنہ بغیر تنبیہ کے اچانک ان پر حملہ کر کے ان کو غارت کر دیا جائے۔ انھیں دستوں میں سے ایک رسالے کا دستہ مالک بن نویرہ کو جس کے ساتھ بنی تمیم بن یربوع کے چند اور آدمی عاصم، عبید، عمرین اور جعفر تھے گرفتار کر کے خالدؓ کے پاس لایا۔ اس دستے کے لوگوں میں جن میں ابوقتادہؓ بھی تھے ان اسیروں کے متعلق اختلاف ہو گیا، ابوقتادہؓ وغیرہ نے اس بات کی شہادت دی کہ انھوں نے اذان دی اقامت کہی اور نماز پڑھی اس اختلاف شہادت کی وجہ سے خالدؓ نے ان کو قید کر دیا۔

مالک اور ابن کے ساتھیوں کا قتل

اس رات اس قدر شدید سردی اور ہوا تھی کہ کوئی شے اس کی تاب نہیں لاتی تھی جب سردی اور بڑھنے لگی خالدؓ نے منادی کو حکم دیا اس نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ ادفئوا اسراکم (اپنے قیدیوں کو گرم کرو) بنی کنانہ کے محاورے میں اس لفظ کے معنے قتل کرنے کے تھے دوسروں کے محاورے میں جب ادفئہ کہیں تو قتل کے معنے سمجھے جاتے، سپاہیوں نے اس لفظ کا مفہوم مقامی محاورے کے اعتبار سے یہ سمجھ لیا کہ ان قیدیوں کے قتل کا حکم دیا گیا ہے انھوں نے ان سب کو قتل کر ڈالا، ضرار بن الازور نے مالک کو قتل کیا۔ خالدؓ کو جو شور و غل سنائی دیا وہ اپنے خیمے سے برآمد ہوئے مگر اس وقت تک سپاہی ان سب کا کام تمام کر چکے تھے اب کیا ہو سکتا تھا، خالدؓ نے کہا اللہ جس کام کو کرنا چاہتا ہے وہ بہر حال ہو تا ہے اس سے پہلے بھی لوگوں کا ان کے بارے میں اختلاف تھا ابوقتادہؓ نے کہا یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے خالدؓ نے ابوقتادہؓ کو ڈانٹ دیا۔ وہ ناراض ہو کر ابوبکر کے پاس مدینے آ گئے ابوبکرؓ ان پر برہم ہوئے کہ امیر کی اجازت کے بغیر کیوں آئے، عمرؓ نے ان کی سفارش کی مگر ابوبکرؓ نے کہا کہ جب تک یہ پھر اپنے امیر کے پاس واپس نہ جائیں میں معاف نہیں کروں گا ابوقتادہؓ خالدؓ کے پاس چلے آئے اور پھر خالدؓ کے ساتھ مدینے آئے، اسی زمانے میں خالدؓ نے ام تمیم منہال کی پوتی سے نکاح کیا تھا اور زمانہ طہر کو ختم کرنے کے لئے چھوڑ دیا تھا، کیونکہ عرب جنگ کے اثناء میں عورتوں سے مباشرت کو برا سمجھتے تھے اور جو ایسا کرتا اسے طعنہ دیتے۔

حضرت خالدؓ کی اجتہادی غلطی

عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ خالدؓ ایک مسلمان کے خون کے ذمہ دار ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر یہ بات ثابت نہ ہو سکے تب بھی اس قدر تو ثابت ہے جس سے کہ ان کو قید کر دیا جائے اس معاملے میں عمرؓ نے بہت اصرار کیا مگر چونکہ ابوبکرؓ اپنے تحمل اور آدمیوں کو کبھی قید نہیں کیا کرتے تھے انہوں نے عمرؓ سے کہا کہ عمرؓ اب اس معاملے میں خاموشی اختیار کرو۔ خالدؓ سے اجتہادی غلطی ہوئی ہے تم ان کے بارے اب ہرگز کچھ مت کہو البتہ مالک کا خون بہا ادا کر دو، ابوبکرؓ نے خالد کو بلا بھیجا وہ آئے اور انہوں نے اس واقعے کی پوری تفصیل بیان کی اور معذرت چاہی ابوبکرؓ نے اُن کی معذرت قبول کی البتہ جنگ کے اثنا میں ان کے نکاح کو بُرا سمجھا اور ان کو اس بات پر ڈانٹا کیونکہ عرب اس فعل کو مذموم سمجھتے تھے۔

حضرت خالدؓ کی برطرفی کا مطالبہ

عروہ کے باپ سے مروی ہے کہ اس موقع پر ہم کے بعض لوگوں نے تو شہادت دی کہ جب ہم نے اذان دی، اقامت کہی اور نماز پڑھی ان لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا مگر دوسروں نے کہا کہ نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا اس وجہ سے وہ سب قتل کر دیئے گئے، مالک کا بھائی متمم بن نویرہ ابوبکرؓ کے پاس اپنے بھائی کا قصاص لینے آیا اور اس نے درخواست کی کہ ہمارے قیدی رہا کر دیئے جائیں، ابوبکرؓ نے قیدیوں کی رہائی کے لئے اس کی درخواست قبول کر لی اور حکم لکھ دیا، عمرؓ نے خالدؓ کے متعلق ابوبکرؓ سے سخت اصرار کیا کہ اُن کو برطرف کر دیا جائے اور کہا کہ ان کی تلوار میں بے گناہ مسلمان کا خون ہے مگر ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ یہ نہیں ہو سکتا میں اس تلوار کو جسے اللہ نے کفار کے لئے نیام سے برآمد کیا ہے پھر نیام میں نہیں رکھوں گا۔

سوید کی روایت

سوید سے مروی ہے کہ مالک بن نویرہ کے بہت ہی گھنے بال تھے، سپاہیوں نے ان کے سروں کو جوڑ کر ان پر دیگیں رکھ دی تھیں، مالک بن نویرہ اور جس قدر مقتول تھے آگ نے ان کے چہروں کو جھلس دیا تھا البتہ بالوں کی کثرت کی وجہ سے مالک کا چہرہ جلنے سے محفوظ رہا، متمم نے ابوبکرؓ کو خدا کا واسطہ دیا اور کہا کہ وہ بالکل بھوکے تھے، عمرؓ نے ان کو جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئے تھے دیکھا تھا انہوں نے متمم سے پوچھا کیا جو کچھ تم نے بیان کیا ہے ایسا ہی واقعہ ہوا، انہوں نے کہا بے شک جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ایسا ہی ہوا۔

حضرت ابوبکرؓ کی فوجیوں کو ہدایت

عبدالرحمانؓ بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنی فوجیوں کو یہ ہدایات دی تھیں کہ جب تم کسی بستی میں جاؤ اور وہاں نماز کے لئے اذان سنو خاموش رہنا اور پھر اُن سے دریافت کرنا کہ انہوں نے کیوں سرکشی اختیار کی ہے اور اگر اذان سنائی نہ دے تو فوراً غارتگری کر کے وہاں کے باشندوں کو قتل کر دینا اور جلا دینا۔ بنی سلیم کے ابوقتادہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حارث بن ربعی نے مالک کے مسلمان ہونے کی شہادت دی تھی اور ان کے قتل کے بعد انہوں نے عہد کیا کہ اب وہ آئندہ کبھی خالدؓ کے ہمراہ کسی جنگ میں شریک نہ ہوں گے اور وہ بیان کرتے تھے کہ جب خالدؓ کی فوج نے مالک کے قبیلے پر یورش کی تو رات کی وجہ سے وہ حملہ آوروں سے خائف ہوئے اور انہوں نے اسلحہ سنبھالے ہم نے اُن سے کہا کہ ہم مسلمان ہیں انہوں نے کہا کہ ہم بھی مسلمان ہیں ہم نے پوچھا پھر ان ہتھیاروں کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا اور تمہارے ہتھیاروں کا کیا مطلب ہے ہم نے کہا اچھا اگر جیسا تم کہتے ہو یہی ہے تو ہتھیار رکھ دو انہوں نے ہتھیار رکھ دیے ہم نے نماز پڑھی انہوں نے نماز پڑھی خالدؓ مالک کے قتل کے متعلق یہ عذر پیش کرتے تھے کہ اس نے بار بار یہ بات کہی" میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے صاحب نے یہ اس لیے کہا ہوگا" خالدؓ نے کہا کیا تم ان کو اپنا صاحب نہیں سمجھتے اور پھر آگے بڑھ کر ان کی اور ان کے ساتھیوں کی گردن ماردی عمرؓ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی انہوں نے ابوبکرؓ سے ان کی شکایت کی اور پیہم اصرار سے کہا کہ دیکھئے دشمن خدا خالدؓ نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا اور پھر اس کی بیوی پر کود پڑا۔ خالدؓ اس مہم سے پلٹ کر مدینہ آئے مسجد نبوی میں آئے وہ ایک رنگ آلود قبا پہنے تھے اور عمامہ باندھے تھے جس میں متعدد تیر چبھے ہوئے تھے، جب مسجد میں آئے عمرؓ نے بڑھ کر تیروں کو ان کے سر سے کھینچ کر ان کو توڑ ڈالا اور کہا کہ محض دکھلانے کے لئے اس ہیئت سے آئے ہو تم نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا اور پھر اس کی بیوی پر قبضہ کر لیا بخدا میں تم کو سنگسار کروں گا، خالدؓ نے اس وقت ایک لفظ زبان سے نہیں کہا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ابوبکرؓ کا بھی یہی خیال ہے، وہ ابوبکرؓ کے پاس سیدھے چلے آئے اور سارا واقعہ سنایا اور معذرت چاہی اس اعتراف پر ابوبکرؓ نے ان کو معاف کر دیا، ان کی خوشنودی حاصل کر کے وہ اُٹھ آئے، عمرؓ مسجد میں بیٹھے تھے خالدؓ نے کہا اے ام شملہ کے بیٹے اب آؤ کیا کہتے ہو عمرؓ تاڑ گئے کہ ابوبکرؓ ان سے راضی ہو گئے ہیں وہ چپکے سے اُٹھ کر اپنے گھر چلے گئے اور خالدؓ کو کوئی جواب نہیں دیا۔ سعید بن ازور الاسدی نے مالک کو قتل کیا تھا مگر کلبی کہتے ہیں ضرارؓ بن الازور نے ان کو قتل کیا تھا۔

مسیلمۃ الکذاب اور اس کی قوم اہل یمامہ کے بقیہ واقعات

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی شکست

قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے عکرمہؓ بن ابی جہل کو مسیلمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے پر بھیجا ان کے پیچھے شرحبیلؓ کو روانہ کیا عکرمہؓ شرحبیلؓ سے پہلے مسیلمہ کے مقابلے پر جا پہنچے تاکہ کامیابی کا سہرا ان کے سر رہے انہوں نے جاتے ہی مسیلمہ سے جنگ کی مگر اس نے ان کو شکست دی، اس واقعے کی اطلاع جب شرحبیلؓ کو ملی وہ اثنائے راہ میں ٹھہر گئے، عکرمہؓ نے اپنی سرگذشت ابوبکرؓ کو لکھی ابوبکرؓ نے ان کو ڈانٹ کر لکھا کہ نہ تم مجھے اس حالت میں اپنی صورت دکھاؤ اور نہ مدینہ واپس آؤ جس سے لوگوں میں بددلی پیدا ہو تم سیدھے حذیفہؓ اور عرفجہؓ کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ ہو کر اہل عمان اور مہرہ سے لڑو اور اگر تمہارے پہنچنے سے پہلے وہ دونوں جنگ میں مصروف ہو گئے ہوں تو تم اپنی فوج کے ہمراہ بڑھتے چلے جانا اثنائے راہ میں جہاں سے تمہارا گذر ہو وہاں کے باشندوں کو اسلام کے لئے ٹھیک کرتے جانا یہاں تک کہ تم اور مہاجرؓ بن ابی امیہ یمن اور حضرموت میں مل جاؤ، ابوبکرؓ نے شرحبیلؓ کو لکھا کہ تم میرے دوسرے حکم تک اپنی جگہ مقیم رہو پھر انہوں نے خالدؓ کو یمامہ روانہ کرنے سے کچھ ہی دن پہلے شرحبیلؓ کو لکھا کہ جب خالدؓ تمہارے پاس آئیں اور تم دونوں اللہ کے حکم سے اپنے کام سے فارغ ہو جاؤ تو تم قضاعہ کے مقابلے پر جانا تاکہ وہاں تم اور عمروؓ بن العاص مشرکین اور مخالفین کی سرکوبی کے لئے یکجا اور تیار رہو، خالدؓ جب بطاح سے ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان کے عذر حال اور معذرت خواہی کے بعد وہ ان سے راضی ہو گئے ابوبکرؓ نے ان کو مسیلمہ کے مقابلے پر بھیجا ایک بڑی جماعت ان کے ساتھ گئی اس فوج میں جو انصار تھے ثابتؓ بن قیس اور براءؓ بن مالک ان کے سردار تھے، ابوحذیفہؓ اور زیدؓ مہاجرین کے سردار تھے اسی طرح جتنے قبائل تھے اُن میں ہر قبیلے کا علیحدہ علیحدہ سردار تھا، خالدؓ اس فوج سے پہلے مدینہ سے چل کر بطاح میں اپنی سابقہ جمعیت کے پاس چلے آئے اور یہاں امدادی حکم کا انتظار کرنے لگے جب وہ آگئی تو اس کے ساتھ یمامہ آئے ان کے مقابلے پر بنی حنیفہ کی تعداد اس روز بہت زیادہ تھی۔

مسیلمہ کذاب اور شرحبیلؓ کی لڑائی منقول ہے کہ بنی حنیفہ میں اس وقت چالیس ہزار صرف جنگجو تھے، خالدؓ بڑھتے ہوئے ان کے قریب پہنچے انہوں نے اپنے رسالے کو عقہ نہدیل اور زیاد کے مقابلے پر جو اس فوج کے خراج کی وجہ سے جسے مسیلمہ نے سجاح کے لئے وصول کر کے ان کو دیا تھا وہاں مقیم تھے تاکہ اسے سجاح کے پاس پہنچا دیں بھیجا۔ نیز خالدؓ نے تمیم کے بعض قبائل کو ان کے بارے میں لکھا انہوں نے ان کا تعاقب کر کے ان کو جزیرۃ العرب سے باہر کر دیا۔ اس موقع پر شرحبیلؓ نے بھی وہی عجلت کی جو عکرمہؓ کر چکے تھے اور خالدؓ کے آنے سے پہلے وہ مسیلمہ سے لڑ پڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شکست کھائی اور پیچھے ہٹ آئے جب خالدؓ ان کے پاس آئے انہوں نے شرجیلؓ کو ڈانٹا کہ تم نے یہ کیا کیا' خالدؓ نے اسی اندیشے سے کہ چونکہ وہ اب یمامہ کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں ان رسالے کے دستوں کے متعلق یہ اعتماد کیا تھا کہ وہ ان کے عقب سے دشمن کو ان پر یورش نہ کرنے دیں مگر انہوں نے خود لڑائی کی ابتدا کر کے نقصان اٹھایا۔

بدری صحابہ کی عظمت

جابر بن فلان سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے سلیطؓ کو خالد کے لئے بطور کمک کے روانہ کیا تاکہ وہ ان کے عقب کی حفاظت کریں، یہ مدینہ سے چل کر جب خالدؓ کے قریب پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ رسالے کے جو دستے مختلف اوقات میں ان علاقوں میں گرد آوری کے لئے بھیجے گئے تھے وہ منتشر اور فرار ہو چکے ہیں حالانکہ یہ کمک ان کے قریب ہی تھی مگر لاعلمی میں ایسا ہوا' ابوبکرؓ کہا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ اہل بدر میں سے کسی سے سرکاری کام لوں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ وہ اطمینان سے اللہ کی عبادت میں مصروف ہوں اور اس طرح اپنے بہترین اعمال کے ثمر اس کی جناب میں باریاب ہوں کیونکہ ان ایسے مقدس اور قوموں کے دوسرے نیک افراد کی برکت سے اللہ تعالیٰ بہت سے مصائب سے محفوظ رکھتا ہے اور نعمتیں نازل فرماتا ہے بجائے اس کے کہ ان لوگوں سے عملی مدد لی جائے مگر عمرؓ کا خیال اس کے برعکس تھا اور وہ کہتے تھے کہ میں ان لوگوں کو ضرور امور سلطنت میں شریک کروں گا اور ان کو میرا ہاتھ بٹانا پڑے گا۔

نہار الرجال بن عنفوہ

انال الحنفی سے جو ثمامہؓ بن آثال کے ساتھ ان معرکوں میں موجود تھا مروی ہے کہ مسیلمہ کی یہ کوشش تھی کہ وہ ہر شخص کو خوشامد اور دلداری سے اپنا بنا لے اس کو کچھ اس کی پروا نہ تھی کہ لوگ اس کی برائیوں سے آگاہ ہو جائیں۔ اس کے ہمراہ نہار الرجال بن عنفوہ بھی تھا۔ یہ مہاجرین میں سے تھا اس نے کلام پاک پڑھا اور امور شرعیہ میں دستگاہ حاصل کی تھی رسول اللہ صلعم نے اسے اہل یمامہ کا معلم مقرر فرمایا تھا کہ یہ مسیلمہ کے دعوے کی تردید کرے اور اس لئے مسلمانوں کے لئے باعث تقویت ہو مگر یہ مرتد ہو کر مسیلمہ کے ساتھ ہو گیا بنی حنیفہ پر اس کے ارتداد کا مسیلمہ کے دعوے نبوت سے کہیں زیادہ برا اثر پڑا اس نے مسیلمہ کے لئے اس بات کی شہادت دی کہ میں نے محمد صلعم کو بیان کرتے سنا ہے کہ مسیلمہ کو میرے ساتھ نبوت میں شریک کر دیا گیا ہے'' اس کی اس شہادت کو سب نے تسلیم کیا اس کی اطاعت قبول کی اور اس سے کہا کہ تم بنی صلعم سے مراسلت کردا گردہ تمہاری بات نہ مانیں تو ہم پھر ان کے مقابلہ پر تمہاری اعانت کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہار الرجال کا بنی حنیفہ پر اثر

اس نہار الرجال بن عنفوہ کا ان پر اس قدر اثر تھا کہ جو بات وہ کہتا بنی حنیفہ اُسے مان لیتے اور اس کی اتباع کرتے اور ہر بات تصفیے کے لئے اس کے پاس پیش کرتے، یہ ظاہر اطور پر اذان میں رسول اللہ صلعم کی رسالت کی شہادت دیتا تھا اور ان کا نام پکارا جاتا تھا، عبدالرحمان بن النواحہ اس کا موذن تھا اور مجیر بن عُمیر نماز کی اقامت کیا کرتا تھا اور مسیلمہ کی نبوت کی شہادت دیتا تھا جب شہادت کے الفاظ کے ادا کرنے کا موقع آتا تو مسیلمہ مجیر کو حکم دیا کہ بلند آواز سے اعلان کرو، وہ زیادہ بلند آواز سے مسیلمہ اور نہار کی تصدیق میں کلمات شہادت کہتا اور مسلمانوں کو گمراہ بتاتا، اس طرح رفتہ رفتہ نہار کا اثر بنی حنیفہ میں بہت زیادہ ہو گیا۔

یمامہ میں مسیلمہ کا حرم

اس نے یمامہ میں حرم بھی متعین کیا اس سے لوگوں کو روک دیا اور اس کا احترام کرنے پر مجبور کیا اس طرح وہ حرم قرار پایا۔ اس حرم میں احالیف کے جو بنی اسید کی شاخ تھے اور جن کا وطن یمامہ تھا چند دیہات آ گئے اور یہ بھی حرم میں داخل ہو گئے، احالیف میں قبائل نمارہ۔ نمر، حارث اور بنی جردہ تھے اب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب ان کے علاقے میں خشک سالی ہوتی وہ اہل یمامہ کی پیداوار کوٹ کر حرم میں آ کر چھپ جاتے اور اگر اہل یمامہ کو اُن کی غارتگری کی پہلے سے اطلاع مل جاتی اور وہ ان کا کامیاب مقابلہ کر کے ان کا تعاقب کرتے تو یہ لوگ حرم میں چلے آتے اور انکا تعاقب کرنے والے حرم کی حرمت کی وجہ سے اس کی سرحد کے اندر قدم نہ رکھتے اور اگر یہ لوگ بے خبری میں ان پر غارتگری کرتے اور ان کی پیداوار لوٹ لے جاتے تو فہوالمراد اس قسم کی حرکتیں جب کثرت سے ہوئیں۔

اہل یمامہ کی بنی اسید کے خلاف شکایت

اہل یمامہ نے اُن کے خلاف باقاعدہ چارہ جوئی کی، مسیلمہ نے کہا اچھا میں تمہارے اور اُن کے بارے میں آسمان سے وحی کے آنے کا انتظار کرتا ہوں اس کے بعد فیصلہ کروں گا پھر اُس نے الہامی انداز میں اُن سے کہا "قسم ہے اچانک پھیل جانے والی رات کی سیاہ بھیڑیئے اور سرسبز کھجور کے درخت کی، اسید نے قانون حرم کی خلاف ورزی نہیں کی" احالیف نے کہا جناب والا کیا حرم میں غارتگری کرنا اور زراعت کو برباد کرنا جرما حرام نہیں ہے اس فیصلے کے بعد بنی اسید نے پھر غارتگری کی اور احالیف دوبارہ فریاد کے لئے آئے مسیلمہ نے کہا میں وحی کا منتظر ہوں اور پھر اس نے کہا "قسم ہے سیاہ رات اور تند بھیڑیئے کی اسید نے تر اور خشک کی زراعت کو برباد نہیں کیا" احالیف نے کہا جناب والا کیا نخلستان بار آور نہ تھے جن کو انہوں نے قطع کیا ہے اور کھیتیاں تیار نہ تھیں جن کو انہوں نے برباد کر دیا۔ مسیلمہ نے کہا خاموش واپس جاؤ تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیلمہ کذاب کا الہامی انداز

اسی طرح مسیلمہ اپنے پیروؤں کے سامنے بنی تمیم کے متعلق یہ الہام پڑھا کرتا تھا "بنی تمیم پاک جوانمرد ہیں ان میں کوئی برائی یا تساہل نہیں ہے ہم اپنی زندگی بھر ان کی لغزشوں کو احسان کر کے درگذر کرتے رہیں گے ہر شخص کے مقابلے میں ان کی حفاظت کریں گے اور جب ہم مرجائیں تو پھر ان کا معاملہ اللہ رحمان سے ہے" اسی طرح وہ یہ الہام پڑھا کرتا تھا "قسم ہے بکری اور اس کے رنگوں کی اور سب سے تعجب انگیز اس کا سیاہ رنگ اور اس کا دودھ ہے سیاہ بکری سفید دودھ کس قدر عجیب بات ہے دودھ میں پانی ملانا حرام کر دیا گیا ہے پھر کیوں تم کو شرم نہیں آتی" ایک اور الہام یہ ہے "اے مینڈک کی مینڈک کی بیٹی تو کس قدر صاف پاک ہے تیرا بالائی حصہ پانی میں رہتا ہے اور زیریں مٹی کیچڑ میں تو نہ پانی پینے والے کو روکتی ہے اور نہ پانی کو مکدر کرتی ہے" ایک دوسرا الہام ہے قسم ہے کھیت میں بیج ڈالنے والوں فصل درو کرنے والوں، دانہ نکالنے والوں، پھر چکی میں آٹا پیسنے والوں، روٹی پکانے والوں ان کو چورا کر بیدہ بنانے والوں اور پھر لقمے بنا کر کھانے والوں کی جو چربی اور مکھن سے کھاتے ہیں، اے ساکنان یادیہ تم کو فضیلت دی گئی ہے اور شہری تم سے کسی بات میں آگے نہیں ہیں، اپنے علاقے کی مدافعت کرو غریب کو پناہ دو اور بدمعاش کو اپنے یہاں سے نکال دو۔

ام الہیثم اور مسیلمہ کذاب

ایک مرتبہ بنی حنیفہ کی ایک عورت ام الہیثم مسیلمہ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ ہمارے نخلستانوں میں اب پھل نہیں آتے اور ہمارے کنوؤں میں بہت کم پانی رہ گیا ہے تم ہمارے نخلستانوں اور کنوؤں کی شادابی کے لئے دعا کرو جس طرح محمدؐ نے اہل ہزمان کے لئے دعا کی تھی۔ مسیلمہ نے نہار سے پوچھا اس کا کیا واقعہ ہے نہار نے کہا کہ ایک مرتبہ اہل ہزمان نے محمدؐ صلعم سے آکر شکایت کی کہ ہمارے کنوؤں میں پانی بہت کم رہ گیا ہے اور نخلستان بار آور نہیں رہے، محمدؐ نے ان کے لئے دعا کی ان کے کنوؤں میں اس قدر پانی آیا کہ وہ ابل پڑے اور نخلستان اس قدر بار آور ہوئے کہ پھل کے بوجھ سے ان کی شاخیں اس طرح زمین سے لگ گئیں کہ پھر نئے درخت کی جڑیں ہو گئیں اور ان کو قلع کرنا پڑا پھر وہ نہایت بلند سیدھی اور سرسبز ہو گئیں مسیلمہ نے اس سے پوچھا کہ کنوؤں کے ساتھ انہوں نے کیا ترکیب کی تھی۔ نہار نے کہا کہ محمدؐ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا، پھر اہل ہزمان کے لئے دعا کی اس کے بعد اس میں سے تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر غرارہ کیا اور پھر اس کی قلی اس ڈول میں کر دی، اسے لے کر وہ لوگ اپنے کنوؤں کے پاس آئے اور اس ڈول میں سے پانی لے کر سب کنوؤں میں ڈال دیا پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ان کنوؤں سے اپنے نخلستانوں کو پانی دیا جس کا اثر وہ ہوا جو میں بیان کر چکا ہوں، اور پھر بھی کنوؤں کا پانی ذرا سا بھی کم نہیں ہوا۔

مسیلمہ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا، دعا مانگی اس سے ایک چلو پانی منہ میں لے کر اس ڈول میں کلی کر دی۔ اس پانی کو ان لوگوں نے لے جا کر اپنے کنوؤں میں ڈال دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کنوؤں کا پانی اور بھی کم ہو گیا اور ان کے نخلستان خشک ہو گئے مگر یہ بات مسیلمہ کے قتل کے بعد اُن پر ظاہر ہوئی۔

بنی حنیفہ کے نوزائیدہ بچوں کو دعا ایک مرتبہ نہار نے اس سے کہا کہ تم بنی حنیفہ کے نوزائیدہ بچوں کو برکت دیا کرو، اس نے پوچھا یہ کس طرح کیا جائے، نہار نے کہا اہل حجاز کا یہ دستور تھا کہ جب اُن کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا وہ اسے دعائے برکت کے لئے محمد صلعم کے پاس لاتے تھے وہ اُس کی تھوڑی اور سر پر ہاتھ پھیرتے تھے مسیلمہ کے پاس بھی جو بچہ لایا جاتا وہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا مگر جس بچے کی تھوڑی یا سر پر اس نے ہاتھ پھیرا وہ مسخ ہو گیا اور اس کی زبان میں لکنت پیدا ہو گئی، یہ بات اس کے پیروؤں کو اس کے قتل کے بعد معلوم ہوئی۔

مسیلمہ کی وجہ سے باغ کی تباہی مسیلمہ کے مصاحبوں نے اس سے کہا کہ محمد صلعم کی طرح تم بھی اپنے پیروؤں کے باغوں میں چلو اور نماز پڑھو، مسیلمہ یمامہ کے ایک باغ میں آیا اس نے وضو کیا نہا نے باغباں سے کہا کہ تم رحمان کا وضو لے کر اس سے اپنے باغ کو سیراب کیوں نہیں کر لیتے اس سے تمام باغ سیراب اور شاداب ہو جائے گا جیسا کہ اس سے پہلے بنی حنیفہ کے بنی مہریہ کو چکے ہیں اس کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی مہریہ کا ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپ کے وضو کا پانی وہ اپنے ساتھ یمامہ لے کر آیا اور اس پانی کو اُس نے اپنے کنوئیں میں ڈال دیا، اس کی برکت سے اس کنوئیں کا پانی بڑھ گیا اور اس کی زمین جو پانی کی کمی کی وجہ سے خشک ہوتی جا رہی تھی اب اس وضو کے پانی کی برکت سے جب اُسے کنوئیں سے سیراب کیا گیا تو وہ شاداب اور سیر حاصل ہو گئی اور ہر خانے میں اُس کی زمین زراعت سے سرسبز اور آباد پائی گئی، نہار کے کہنے سے باغ والے نے مسیلمہ کے وضو کے پانی سے اپنے باغ کو سیراب کیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بالکل خشک اور بنجر ہو گئی کہ اب اس میں چارہ بھی پیدا نہیں ہوتا تھا

ایک اور شخص مسیلمہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میری زمین شور ہو گئی ہے آپ اس کے لئے دعا کیجئے، جیسا کہ محمد نے سلمیٰ کی زمین کے لئے دعا کی تھی۔ مسیلمہ نے کہا نہار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا کہہ رہا ہے اور کیا واقعہ ہوا ہے اس نے کہا، ایک مرتبہ ایک سلمی جس کی زمین شور ہو گئی تھی محمدؐ کے پاس آیا محمدؐ نے اس کے لئے دعا کی اور پانی کے ایک ڈول میں تھوکی کر کے وہ اسے دیدیا اس نے اس ڈول کو اپنے کنویں میں ڈال کر اسے نکال لیا اس سے وہ زمین پھر سرسبز اور قابل کاشت ہو گئی، یہ واقعہ سن کر مسیلمہ نے بھی یہ ہی کیا اور جو شخص اس کے پاس دعا کے لئے آیا تھا اس نے وہ ڈول لے جا کر اپنے کنویں میں ڈالا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی زمین میں اور زیادہ تری بڑھ گئی جس کی وجہ سے نہ وہ خشک ہو سکی اور نہ بار آور۔

ایک مرتبہ ایک عورت مسیلمہ کے پاس آئی اور اُسے دعا کے لئے اپنے نخلستان لے گئی، مسیلمہ نے ان کے لئے دعا کی، جنگ عقربا کے دن اس کے نخلستان کے تمام خوشے خشک ہو کر جھڑ گئے، یہ بات اگرچہ اس کے پیروؤں پر ظاہر ہو چکی تھی مگر بدبختی نے اُن پر ایسا غلبہ کیا تھا کہ پھر بھی وہ راہ راست پر نہ آئے۔

طلحۃ الخزرجی اور مسیلمہ کذاب عمیر بن طلحۃ الخزرجی اپنے باپ کا واقعہ بیان کرتا ہے کہ وہ یمامہ آیا، اُس نے پوچھا مسیلمہ کہاں ہے لوگوں نے کہا زبان بند کرو رسول اللہ کہو اس نے کہا جب تک میں اس سے ملاقات نہ کر لوں میں اسے رسول اللہ نہیں کہوں گا اب وہ اس کے پاس آیا، اور پوچھا تم مسیلمہ ہو اس نے کہا ہاں میرے باپ نے پوچھا تمہارے پاس کون آتا ہے اس نے کہا رحمان، میرے باپ نے پوچھا کیا وہ روشنی میں آتا ہے یا ظلمت میں اس نے کہا ظلمت میں، میرے باپ نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ تم جھوٹے ہو اور محمدؐ صادق ہیں مگر ربیعہ کے کذاب کو میں مُضر کے صادق پر ترجیح دیتا ہوں، یہ مسیلمہ کے ساتھ عقربا کی جنگ میں مارا گیا۔

مجاعہ بن مرارہ جب مسیلمہ کو معلوم ہوا کہ خالدؓ قریب آ گئے ہیں اُس نے عقربا میں اپنا پڑاؤ ڈالا اپنے تمام لوگوں کو مدد کے لئے بلا لیا اور لوگ آنے لگے، اسی اثنا میں مجاعہ بن مرارہ ایک جمعیت کے ساتھ برآمد ہوا تاکہ بنی عامر اور بنی تمیم سے اپنا انتقام لے جس کے فوت ہو جانے کا اسے اندیشہ تھا اور اب ان لوگوں کے اس ہنگامے میں مشغول ہونے کی وجہ سے اُس انتقام کے اس وقت لینے کی اسے ترغیب پیدا ہوئی خولہ بنت جعفر کو بنی عامر نے اپنے یہاں روک لیا تھا، مجاعہ نے اُسے اُن کے ہاتھ سے زبردستی چھڑا لیا اور بنی تمیم نے اس کے کچھ اونٹ پکڑ لئے تھے۔

مجاعہ اور اس کے ہمراہیوں کی گرفتاری خالدؓ، شرجیلؓ بن حسنہ کے سامنے آئے اور انہوں نے تعجیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آگے بڑھنے کا حکم دیا، خالدؓ نے اپنے مقدمۃ الجیش پر خالد بن خلان النخزومی کو امیر مقرر کیا اور اپنے میمنہ اور میسرہ پر زیدؓ اور ابوحذیفہؓ کو امیر مقرر کیا، مسیلمہ نے اپنے میمنہ اور میسرہ پر محکم اور رجال کو امیر مقرر کیا، خالدؓ بڑھے شرجیلؓ اُن کے ساتھ تھے، جب یہ مسیلمہ کے پڑاؤ سے ایک رات کے فاصلے پر رہ گئے، جبیلہ پر رات کو ایک جماعت جس کی تعداد کم از کم چالیس اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ بیان کی گئی ہے شب گذارنے کے لئے آئی، یہ جماعہ اور اس کے ہمراہی تھے جو بنی عامر کے علاقے پر غارتگری کر کے اور خولہ بنت جعفر کو ان کے ہاتھ سے چھڑا کر ساتھ لئے ہوئے واپس آئے تھے اور یہاں نیند کے غلبے سے مجبور ہو کر یمامہ کے اصل دستے سے دور شب باش تھے خالدؓ کی فوج نے ان کو سوتے ہوئے جالیا۔ گھوڑوں کی باگیں اُن کے ہاتھوں میں تھیں جن کو انہوں نے اپنے گالوں کے نیچے رکھ چھوڑا تھا ان کو اس فوج کے قریب آجانے کا علم نہ ہو سکا تھا خالدؓ کی فوج نے اُن کو بیدار کیا اور پوچھا کون ہو انہوں نے کہا یہ جماعہ ہے اور یہ حنیفہ ہے پھر انہوں نے پوچھا اللہ تمہارا بھلا نہ کرے تم بتاؤ تم کون ہو، اس کا خالدؓ کی فوج نے کچھ جواب نہیں دیا اور ان کو حراست میں لے لیا اور خالدؓ کے وہاں آنے تک ان کو روک رکھا، جب خالدؓ آئے اُن کی فوج والوں نے اس جماعت کو ان کے پاس پیش کیا۔

جماعہ کے ہمراہیوں کا قتل خالدؓ نے پہلے تو خیال کیا کہ یہ لوگ اُن کے استقبال کے لئے آئے ہیں تاکہ ان کی گرفت سے بچ جائیں، اس خیال سے انہوں نے پوچھا کہ تم کو ہماری خبر کب ہوئی، ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی تو کوئی اطلاع نہ تھی ہم تو یہ اپنے پاس والے بنی عامر اور بنی تمیم سے اپنا انتقام لینے آئے تھے، یہ جواب لاعلمی میں وہ دے گئے اگر خالدؓ کے حال کو سمجھ جاتے تو ایسا نہ کہتے بلکہ کہتے کہ آپ کی خبر سن کر ہم خود آپ کے استقبال کے لئے آئے ہیں، خالدؓ نے اُن کے جواب کی وجہ سے اُن سب کے قتل کا حکم دے دیا، جماعہ بن مرارہ کے علاوہ اور سب کے قتل ہونے پر آمادگی ظاہر کی البتہ جماعہ کے متعلق اُس کے ساتھیوں نے خالدؓ سے کہا کہ تم کل جو بھلائی یا برائی کا سلوک اہل یمامہ کے ساتھ کرنا چاہتے ہو اپنے مفاد کی خاطر جماعہ کو زندہ چھوڑ دو، خالدؓ نے اور سب کو قتل کر دیا اور جماعہ کو یرغمال کے طور پر اپنے پاس قید کر لیا۔

حضرت ابوہریرہؓ کا رجال کے متعلق بیان ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے رجال کو بلایا، وہ ان کے پاس آیا ابوبکرؓ نے اُسے ہدایات دے کر اہل یمامہ کے پاس بھیج دیا، چونکہ ابوبکرؓ کی دعوت پر وہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس چلا آیا تھا اس لئے وہ یہ سمجھے رہے کہ وہ سچا مومن ہے حالانکہ ایک مرتبہ کا یہ واقعہ ہے کہ میں ایک جماعت کے ساتھ جس میں رجال بن عنفوہ بھی تھا رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ جس کا دانت جو اُحد سے بڑا ہے دوزخ میں جل رہا ہے اس صحبت کے اور سب تو مر گئے تھے میں اور رجال زندہ تھے میں رسول اللہ صلعم کی اس وعید سے خائف تھا کہ رجال نے مسیلمہ کے ساتھ خروج کیا اور اس کی نبوت کی شہادت دی اب اسلام کے لئے مسیلمہ سے بڑھ کر رجال کے مرتد ہونے سے نقصان کا اندیشہ تھا، ابوبکرؓ نے خالدؓ کو اُن کے مقابلے پر بھیجا یہ جب یمامہ کی گھاٹی پر پہنچے۔

مجاعہ بن مرارہ کی جان بخشی مجاعہ بن مرارہ بنی حنیفہ کے سردار سے جو اپنی قوم کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ جن کی تعداد تیس۳۰ بیان کی جاتی ہے جس میں شتر سوار اور شتر سوار دونوں تھے اور جو بنی عامر سے اپنے ایک خون کا بدلہ لینے اس ہنگامے میں نکلا تھا آمنا سامنا ہو گیا یہ ایک مقام پر شب باش تھے وہیں خالدؓ نے اُن کو آلیا اور پوچھا کہ ہمارے آنے کی خبر تم کو کب ہوئی انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی آمد کی تو اطلاع نہیں تھی ہم تو بنی عامر سے اپنا انتقام لینے نکلے تھے، اس جواب پر خالدؓ نے ان کے قتل کا حکم دیا ان کو قتل کر دیا گیا، البتہ مجاعہ کو خالدؓ نے زندہ چھوڑ دیا یہاں سے خالدؓ یمامہ چلے اُن کے آنے کی خبر پا کر مسیلمہ اور بنی حنیفہ بھی مقابلے کے لئے نکلے اور عقربا میں آکر فروکش ہوئے اسی مقام پر جو یمامہ کی سرحد پر یمامہ کی کھیتوں اور سرسبز علاقے کے سامنے واقع تھا خالدؓ نے اُن پر یورش کی شرجیلؓ بن مسیلمہ نے بنی حنیفہ سے کہا کہ بس آج ہی کا دن ہمیت دکھانے کا ہے اگر آج تم نے شکست کھائی تو تمہاری عورتیں لونڈیاں بنالی جائیں گی اور بغیر نکاح کے اُن سے تمتع کیا جائے گا لہٰذا آج تم اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے پوری جوانمردی دکھاؤ اور اپنی عورتوں کی مدافعت کرو اب عقربا میں جنگ شروع ہوئی

جنگ عقربا مہاجرین صحابہ کے سردار اس جنگ میں سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ تھے، مہاجرین نے اُن سے کہا ہمیں آپ کی جانب سے اپنے لئے اندیشہ معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا اگر میں بزدلی دکھاؤں تو میں قرآن کا بُرا حامل بنوں گا، یہ کیسے ہو سکتا ہے، انصار کے سردار ثابتؓ بن قیس بن شماس تھے، دوسرے قبائل عرب اپنے اپنے سرداروں کے ماتحت تھے، مجاعہ عام تمیم کے ساتھ اُس کی قناۃ میں اسیری کی حالت میں موجود تھا، جنگ شروع ہوئی مسلمان پسپا ہوئے اور بنی حنیفہ کے بعض لوگ ام تمیم کے خیمے میں در آئے، چاہتے تھے کہ اسے قتل کر دیں مگر مجاعہ نے اسے بچایا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلہ آوروں سے کہا کہ میں ان کا ہمسایہ ہوں اور یہ ایک شریف بی بی ہے اس طرح اس کے حملہ آوروں کو پلٹا دیا۔ اب مسلمانوں نے معرکے میں پلٹ کر دشمن پر ایسا شدید جوابی حملہ کیا کہ بنی حنیفہ کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ ہزیمت اٹھا کر بھاگے، محکم بن الطفیل نے ان کو آواز دی کہ اے بنی حنیفہ اس باغ میں چلے جاؤ میں تمہاری پشت بچاتا ہوں، وہ اُن کی حفاظت کے لئے تھوڑی دیر مسلمانوں سے لڑتا رہا پھر اللہ نے اُسے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ہاتھوں قتل کروایا۔ کفار باغ میں گھس گئے۔ وحشی رضؓ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا انصار کے ایک صاحب نے بھی اس پر وحشی کے ساتھ ہی وار کیا تھا اس لئے وہ بھی اس کے قتل کرنے والوں میں شریک تھے!

رجال بن عنفوہ کی زیر قیادت مقدمۃ الجیش

محمد بن اسحٰق سے بھی جو روایت اس واقعے کے متعلق مذکور ہوئی ہے وہ قریب قریب یہی ہے البتہ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ صبح کو خالدؓ نے مجاعہ اور اس کے دوسرے گرفتار شدہ ساتھیوں کو طلب کیا اور پوچھا اے بنی حنیفہ اس امر متنازعہ فیہ میں کیا رائے رکھتے ہو، انہوں نے کہا اس کا تصفیہ اس طرح ممکن ہے کہ ایک بنی ہم میں سے ہو اور ایک بنی تم میں سے، اس جواب پر خالدؓ نے ان سب کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا، اس جماعت میں سے دو شخص ساریہ بن عامر اور مجاعہ بن مرارہ ابھی زندہ تھے کہ ساریہ نے خالدؓ سے کہا کہ اگر تم کل اس بستی کے ساتھ بھلائی یا برائی جو کچھ کرنا چاہتے ہو تو اس شخص یعنی مجاعہ کو زندہ رکھو، خالدؓ کے حکم سے اسے بیڑیاں پہنا دی گئیں اور انہوں نے اسے اپنی بیوی ام تمیم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کا خیال رکھنا اس کے بعد خالدؓ یمامہ آئے اور ایک ریت کے بڑے ٹیلے پر جہاں سے یمامہ نظر آتا تھا انہوں نے پڑاؤ ڈالا، اہل یمامہ مسیلمہ کی سرکردگی میں مقابلے کے لئے برآمد ہوئے اس سے قبل ہی مسیلمہ نے رجال کو اپنے مقدمۃ الجیش کے ساتھ روانہ کر دیا تھا۔

رجال بن عنفوہ کا فتنہ

اس کا پورا نام رجال بن عنفوہ بن نہشل ہے یہ بنی حنیفہ کا ایک شخص تھا، اسلام لایا تھا اور سورۂ بقر اس نے پڑھی تھی، یہ جب یمامہ آیا تو اس نے مسیلمہ کے حق میں یہ شہادت دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو بھی نبوت میں شریک کر لیا ہے خود مسیلمہ کے ادعائے نبوت سے زیادہ رجال کے اس بیان سے اہل یمامہ فتنۂ ارتداد میں مبتلا ہو گئے عام مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ رجال کے طرز عمل کو دریافت کرتے تھے کہ اس کا کیا خیال ہے کیونکہ ان کو توقع تھی کہ چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے وہ یمامہ کے اس رخنے کو جو ارتداد کی شکل میں نمودار ہوا ہے مسدود کر دے گا مگر اب معاملہ برعکس ہو گیا یہی سب سے پہلے ایک دستۂ فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلے پر نمودار ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجال بن عنفوہ کا خاتمہ خالدؓ بن الولید نے جو اپنی مسند پر بیٹھے تھے اور عمائد اور اشراف ان کے پاس تھے اور فوجیں میدان مصاف میں مقابل تھیں۔ بنی حنیفہ کی سمت میں ایک روشنی دیکھی اور کہا مسلمانو! تم کو بشارت ہو اللہ نے خود ہی تمہارے دشمن کو کچھ لیا اور ان کی بات بگاڑ دی معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں اللہ نے پھوٹ ڈال دی ہے۔ مجاعہ نے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا خالدؓ بن الولید کے عقب میں موجود تھا اس روشنی کو دیکھ کر کہا کہ جو بات آپ سمجھے ہیں یہ نہیں ہے بلکہ یہ چمک بنی حنیفہ کی ہندی تلواروں کی ہے جن کے لڑائی میں نکے ہو جانے کے خوف سے انہوں نے ان کو نرم کرنے کے لئے دھوپ دکھائی ہے اور واقعہ بھی یہ ہی تھا' اب جنگ کے لئے مسلمان بڑھے سب سے پہلا شخص جو ان کے مقابلے پر آیا رجال بن عنفوہ تھا اللہ نے اسے ہلاک کر دیا۔

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور رجال بن عنفوہ رسول اللہ صلعم کی مجلس میں حاضر تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے حاضرین مجلس تم میں سے ایک شخص کی ڈاڑھ جو احد سے بڑی ہو گی قیامت کے دن دوزخ میں ہو گی' ان لوگوں میں سے اور سب لوگ تو اپنی اپنی راہ سدھارے' صرف میں اور رجال بن عنفوہ زندہ رہے' میں رسول اللہ صلعم کے اس ارشاد کی وجہ سے برابر خائف تھا کہ اتنے میں میں نے رجال کے خروج کی خبر سنی تو مجھے اپنے متعلق اطمینان ہوا اور اسی کے ساتھ مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ بالکل بجا اور درست ہے'

حضرت ثابتؓ بن قیس کی شہادت جنگ شروع ہوئی اور عربوں کے مقابلے میں مسلمانوں کو کسی دوسری جنگ میں اس قدر شدید جنگ اور مقاومت سے سابقہ نہیں پڑا تھا جس قدر اس جنگ میں پڑا نہایت شدید جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی' بنی حنیفہ بڑھتے ہوئے مجاعہ اور خالدؓ تک جا پہنچے اور انہوں نے خالدؓ کو اپنی قیام گاہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا' یہ لوگ ان قناتوں میں در آئے جہاں مجاعہ امام تمیم کے پاس محبوس تھا' ایک شخص نے ام تمیمؓ پر تلوار اٹھائی مجاعہ نے کہا دور رہ میں ان کا محافظ ہوں' یہ نہایت شریف بی بی ہیں تم مردوں سے لڑو' تب بھی انہوں نے قناتوں کو تلواروں سے پارہ پارہ کر دیا۔ مگر اس کے بعد ہی مسلمانوں نے ایک دوسرے کو للکارا کہ کہاں جاتے ہو جم کر لڑو' ثابتؓ بن قیس نے کہا اے مسلمانو تم نے اپنی بہت بری عادت بنالی ہے خداوندا' میں اپنے تئیں تیرے سامنے اہل یمامہ کے دین سے بری قرار دیتا ہوں اور جو کچھ ان مسلمانوں نے کیا ہے اس سے بھی اپنی برأت ظاہر کرتا ہوں' یہ کہہ کر وہ نہایت بہادری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تلوار سے لڑے اور شہید ہو گئے۔

براءؓ بن مالک کی شجاعت جب مسلمان اپنی قیام گاہ چھوڑ کر پسپا ہوئے زیدؓ بن الخطاب نے کہا اس کے بعد اب کہاں مقام ہو سکتا ہے، پھر وہ لڑے اور شہید ہو گئے، اس کے بعد انس بن مالک کے بھائی براءؓ بن مالک اٹھے، ان کی یہ عادت تھی کہ جب جنگ میں شریک ہوتے تو فرط جوش سے کانپنے لگتے پھر کچھ لوگ ان پر بیٹھ جاتے تب ان کی کپ کپی کم ہوتی اور وہ پاخانے ہی میں پیشاب کر دیتے، اس کے بعد وہ شیر کی طرح حملہ آور ہوتے جب انہوں نے دیکھا کہ مسلمانوں نے ہزیمت کھائی ان پر یہ ہی کیفیت طاری ہوئی، کچھ لوگ ان پر بیٹھ گئے اور جب ان کو پیشاب آ گیا وہ شیر کی طرح اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا اے مسلمانو میں براءؓ بن مالک ہوں میرے پاس آؤ، مسلمانوں کی ایک جماعت پلٹ آئی اس نے دشمن کا مقابلہ کیا اور ان سب کو تہ تیغ کر ڈالا، اور یہ بڑھتے ہوئے خلم بن الطفیل محکم الیمامہ تک پہنچے، جب لڑائی اس کے سر پر آ پہنچی اس نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہا اے بنی حنیفہ اب وقت آ گیا ہے کہ شریف زادیاں جبراً لونڈیاں بنالی جائیں گی اور ان سے وہ تمتع کریں گے لہٰذا اگر تم میں کچھ بھی غیرت اور حمیت ہے تو اب دکھاؤ، اس کے بعد وہ خود نہایت بہادری سے مسلمانوں سے لڑا، عبدالرحمانؓ بن ابی بکرؓ الصدیق نے اس کے ایک تیر مارا جو اس کے گلے میں آ کر پیوست ہوا اور اس سے وہ ہلاک ہو گیا۔

مرتدین پر مسلمانوں کی یورش اس کے بعد مسلمانوں نے ان پر ہر طرف سے ایسی یورش کی کہ ان کو ایک محصورہ باغ میں پناہ گزین ہونے پر مجبور ہونا پڑا جو ان سب کے لئے ہلاکت کا مقام ثابت ہوا، اسی میں دشمن خدا مسیلمۃ الکذاب بھی تھا، براءؓ نے کہا اے مسلمانو تم مجھے دیوار پر چڑھا کر اندر اتار دو، مسلمانوں نے کہا براءؓ ہم ایسا نہیں کر سکتے مگر انہوں نے نہ مانا اور اصرار کیا کہ آپ لوگ مجھے کسی طرح اس باغ کے اندر ڈال دیں چنانچہ مسلمانوں نے ان کو کندھے پر اٹھا کر باغ کی دیوار پر چڑھایا اور وہاں سے وہ دشمن میں کود پڑے اور باغ کے دروازے سے ان کو مار بھگایا اور پھر مسلمانوں کے لئے اس دروازے کو کھول دیا۔ اب کیا تھا تمام مسلمان ایک دم باغ میں در آئے مرتدین نے ان کا بہت سخت مقابلہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دشمن مسیلمہ کو ہلاک کر ڈالا، جبیر بن مطعم کے مولیٰ وحشیؓ اور ایک انصاری نے مشترکہ طور پر اسے قتل کیا تھا۔ وحشیؓ نے اپنا بھالا اس پر پھینکا اور انصاری نے اپنی تلوار سے اس پر وار کیا چونکہ دونوں نے ایک ہی وقت میں وار کیا تھا اس لئے بعد میں وحشیؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کس کے وار نے اس کا کام تمام کیا ہے۔

عبداللہؓ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ اس روز میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مسیلمہ کو حبشی غلام نے قتل کیا ہے۔

عبید بن عمیر سے مذکور ہے کہ اس جنگ میں رجال، زیدؓ بن الخطاب کے مقابل موجود تھا جب معرکہ شروع ہوا دونوں نے صف بندی کی، زیدؓ نے کہا رجال، اللہ سے ڈرو، تم نے بجائے مذہب کو ترک کر دیا ہے اور اب میں جس بات کی تم کو دعوت دینا چاہتا ہوں اس میں تمہارے لئے دین و دنیا کی بھلائی ہے، مگر رجال نے نہ مانا دونوں نے ایک دوسرے پر تلوار سے حملہ کیا رجال مارا گیا، نیز بنی حنیفہ کے اور بہت سے ذی اثر لوگ مارے گئے، اس پر ان لوگوں نے آخر دم تک مقابلے کے لئے باہم معاہدہ کیا اور ہر جماعت نے اپنی سمت میں حملہ کیا، مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے، وہ پسپا ہوئے اپنی قیام گاہ تک پسپا ہوئے اور پھر اسے بھی دشمن کے لئے چھوڑ کر اور پیچھے ہٹے، اہل یمامہ نے خیموں کی طنابیں کاٹ ڈالیں، ان کو منہدم کر دیا اور اب مسلمانوں کی نرد گاہ کی لوٹ کھسوٹ میں منہمک ہوئے جماعہ کی انہوں نے خبر لی اور چاہتے تھے کہ ام تمیم کو قتل کر دیں مگر جماعہ نے ان کو بچا لیا اور حملہ آوروں سے کہا کہ یہ بڑی نیک اور شریف بی بی ہیں ان سے تعارض نہ کرو۔

حضرت زیدؓ کی شہادت اب زیدؓ، خالدؓ اور ابو حذیفہؓ نے بھی آخر دم تک دشمن کے مقابلے میں جان دینے کا معاہدہ کیا اور اپنے اور ساتھیوں سے بھی اس کے لئے گفتگو کی اس روز جنوب کی سمت سے آندھی چل رہی تھی جس سے غبار چھایا ہوا تھا زیدؓ نے کہا کہ میں تو اب کسی سے کوئی بات نہیں کرتا تاوقتیکہ میں دشمن کو مار نہ بھگاؤں یا اس کوشش میں شہید ہو کر اللہ کے پاس نہ پہنچوں اور اس سے اپنا واقعہ نہ بیان کروں، اے لوگو! دانت پیس کر دشمن پر پل پڑو اور بڑھتے چلے جاؤ، چنانچہ سب نے یہی کیا اور دشمن کو پھر اُن کے مقام تک ڈھکیل دیا بلکہ اس سے بھی عقب میں اس جنگل تک جہاں انہوں نے اپنی چھاؤنی قائم کی تھی ان کو بھگا دیا اس معرکے میں زیدؓ شہید ہو گئے رحمتہ اللہ علیہ۔

حضرت ثابتؓ کا حملہ ثابتؓ نے مسلمانوں سے کہا تم اللہ والے ہو اور وہ شیطان کے پیرو، علیہ صوف اللہ اس کے رسول اور اللہ والوں کے لئے ہے لہٰذا اب میرے سامنے ایسی ہی دلاور مردانگی دو جیسی میں تمہارے سامنے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے اور اسے سامنے سے مار بھگایا۔

حضرت ابو حذیفہؓ کی شہادت ابو حذیفہؓ نے کہا اے قرآن والو! اپنے عمل سے قرآن کو زینت دو،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر انہوں نے حملہ کر کے اپنے مقابل کے دشمنوں کو سامنے سے ہٹا دیا اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے گذر گئے مگر شہید ہوئے، رحمۃ اللہ علیہ۔

اس کے بعد خالدؓ بن الولید نے حملہ کیا اور اپنے حامیوں سے کہا کہ آپ لوگ میرے عقب سے دشمن کو مجھ پر یورش نہ کرنے دیں یہ دشمن کا صفایا کرتے ہوئے خود میسرہ کے مقابل جا پہنچے اور اس پر حملہ کرنے کا موقع تلاش کرنے لگے۔

حضرت سالمؓ بن عبداللہ علیہ الرحمۃ کا علم بردار

مروی ہے کہ جب مسلمانوں نے اپنا علم سالمؓ بن عبداللہ کو دیا، انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ مجھے کیوں دیا گیا ہے غالباً آپ لوگ یہ کہیں گے چونکہ آپ حافظ قرآن ہیں اور اس لئے آپ بھی دوسرے صاحب کی طرح آخر دم تک دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہیں گے، مسلمانوں نے کہا بے شک یہ ہی وجہ ہے اب آپ جانیے سالم نے کہا اگر میں دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم نہ رہا تو میں برا حامل قرآن بنوں گا، ان سے پہلے مسلمانوں کا علم عبداللہؓ بن حفص بن غانم کے پاس تھا۔

حضرت زیدؓ بن الخطاب کی شہادت

مروی ہے کہ جب مجاعہ نے بنی حنیفہ سے کہا کہ تم عورتوں سے کیا سروکار رکھتے ہو تم کو چاہئے کہ مردوں سے لڑو، اس وقت مسلمانوں کی ایک جماعت نے آخر دم تک لڑنے کا باہم عہد کیا مجاعہ کی اس بات کو سن کر بنی حنیفہ مسلمانوں کی فرودگاہ سے بھی آگے نکل گئے اور مسلمان سب کے سب اپنی فرودگاہ چھوڑ کر نکل گئے، اس حالت پر صحابۂ رسولؐ میں سے کچھ لوگوں نے گفتگو کی زیدؓ بن الخطاب نے کہا کہ میں تو اب کچھ نہیں کہوں گا اب یا میں فتح حاصل کروں گا یا شہادت۔ اور آپ سب بھی وہی کریں جو میں کروں، پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے دشمن پر حملہ کر دیا۔ ثابتؓ بن قیس نے کہا اے مسلمانوں تم نے اپنے تئیں بری بات کا خوگر بنا لیا ہے میں بھی اب یہ ہی کر کے تم کو بتاتا ہوں۔ زیدؓ بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہ اس معرکے میں شہید ہو گئے۔

سالم سے مروی ہے کہ جب عبداللہؓ بن عمرؓ اس واقعے سے واپس آئے عمرؓ نے ان سے کہا زیدؓ سے پہلے تم نے اپنی جان کیوں نہیں دے دی وہ مر جاتے اور تم زندہ رہتے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں خود تو شہادت کا درجہ حاصل کرنا چاہتا تھا مگر میرے نفس نے تامل کیا اور اللہ نے ان کو شہادت سے سرفراز فرما دیا۔

سہل سے مروی ہے کہ عمرؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے زید کی شہادت کے بعد کہا تم میرے سامنے کیسے آئے تم کہیں روپوش کیوں نہ ہو گئے، عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ انہوں نے اللہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت طلب کی، اللہ نے ان کی درخواست منظور کر لی اور میں نے خود کوشش کی کہ مجھے شہادت نصیب ہو مگر اللہ نے نہ مانا۔

اسلامی فوج کی قبیلہ وار صف بندی

عبیدہ بن عمیر سے مروی ہے کہ اس واقعے میں مہاجرین اور انصار نے اہل بادیہ کو اور اہل بادیہ نے مہاجرین اور انصار کو اپنے سے علحدہ علحدہ صف بستہ کیا تھا اور بعضوں نے یہ کہا کہ ہم ایسا اس لئے کر رہے ہیں کہ باہم امتیاز رہے اور میدان معرکہ سے فرار ہونے میں غیرت اور شرم آئے اور معلوم ہو سکے کہ کس کی سمت سے دشمن کی یورش ہوتی ہے، اس تجویز پر عمل ہوا، بسج والوں نے اہل بادیہ سے کہا کہ ہم آپ لوگوں کے مقابلے میں شہر والوں سے جنگ کرنے میں زیادہ ماہر ہیں اہل بادیہ نے ان سے کہا شہروں کے باشندے اچھے لڑنے والے نہیں ہوا کرتے ان کو معلوم بھی نہیں کہ جنگ کیا ہوا کرتی ہے، جب ہم آپ علحدہ علحدہ صف بستہ ہوں گے تو معلوم ہو جائے گا کہ دشمن کی یورش اور غلبہ کس سمت سے ہوتا ہے۔

محکم کا قتل

اس طرح صف بندی کے بعد اب لڑائی شروع ہوئی اور جس قدر ہلاکت آفریں اور خونریز جنگ ہوئی اس کی نظیر پہلے دیکھنے میں نہیں آئی اور دونوں فریقوں اہل بادیہ اور شہر والوں نے ایسی شجاعت اور ثابت قدمی دکھائی کہ پہلے دیکھی نہیں گئی کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دی جا سکتی تھی البتہ مہاجرین اور انصار کو اہل بادیہ کے مقابلے میں زیادہ نقصان اٹھانا پڑا اور اب تک جو باقی تھے وہ بھی سخت مصیبت میں تھے، عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ابی بکرؓ نے محکم کو جو مرتدین کے سامنے تقریر کر رہا تھا اپنے ایک بے خطا تیر سے ہلاک کر دیا اور زیدؓ بن الخطاب نے رجال بن عنفوہ کو قتل کر دیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید کا حملہ

بنی سُحیم کے ایک شخص سے جو اس معرکے میں خالدؓ بن الولید کے ساتھ شریک تھا مروی ہے کہ جب لڑائی نے بہت زیادہ شدت اختیار کی اور اب نوبت یہ آگئی کہ کبھی مسلمان مغلوب ہوتے نظر آتے تھے اور کبھی مرتدین خالدؓ نے یہ تجویز پیش کی کہ تمام مسلمان علحدہ علحدہ صف بستہ ہو کر لڑیں تاکہ ہر قبیلے کی جوانمردی اور کارگزاری نمایاں ہو اور معلوم ہو کہ کس کی سمت سے مسلمانوں پر سخت یورش ہوتی ہے، اس تجویز کے مطابق اہل بادیہ اور شہری مسلمان ایک دوسرے سے علحدہ ہو گئے، اور ان میں بھی پھر ہر قبیلہ علحدہ علحدہ صف بستہ ہوا اور وہ اپنے اپنے سرداروں کے پرچموں کے تحت معرکہ کارزار میں جم گئے اور اب سب نے دشمن کا مقابلہ شروع کیا، اہل بادیہ نے کہا کہ آج ان شہریوں کو لڑائی کا مزہ معلوم ہوگا چنانچہ اسی جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سب سے زیادہ جانی نقصان اٹھانا پڑا مسیلمہ اپنی جگہ جما رہا اور دشمن کی یورش نے مسلمانوں کے چھکے چھڑا دیے، خالدؓ نے محسوس کیا کہ جب تک مسیلمہ قتل نہ ہوگا یہ طوفان فرو نہ ہوگا، بنی حنیفہ اپنے مقتولین کے قتل سے ذرا بھی متاثر نہ ہوئے بلکہ اسی شجاعت کے ساتھ جیسے کہ وہ پہلے لڑ رہے تھے برابر لڑتے رہے، اس کے بعد خود خالدؓ صف سے برآمد ہو کر دشمن کے مواجہہ میں کھڑے ہوئے اور انھوں نے مبارزت طلب کی اور کہا کہ میں ابن الولید العود ہوں میں عامر اور زید کا فرزند ہوں، پھر تمام مسلمانوں نے اپنا شعار یا محمداہ بلند کیا، اس واقعے میں ان کا یہی شعار تھا، اس کے بعد خالدؓ کی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جو شخص ان کے مقابلے پر آیا انہوں نے اسے قتل کر دیا اس وقت وہ یہ رجز پڑھتے جاتے تھے:

انا ابن اشیاخ وسیفی الشخت اعظم شحمین یاتیک النفت

(ترجمہ) میں سرداروں کا فرزند ہوں اور میری تلوار نہایت خوں فشاں ہے، جب وہ تجھ پر پڑے۔ جو سامنے آیا انہوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اب مسلمانوں کا پلہ بھاری ہوا اور انہوں نے دشمن کو بری طرح کچل دیا۔

مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ صلعم کا ارشاد اس کے بعد مسیلمہ کے قریب پہنچ کر خالدؓ نے اسے للکارا، اس کے متعلق رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ ایک شیطان مسیلمہ کے تابع ہے جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اس کے منہ سے اس قدر کف جاری ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دونوں جبڑوں میں تاسور ہے اور جس بھلی بات کے کرنے کا مسیلمہ ارادہ کرتا ہے وہ شیطان اسے اس کے کرنے سے روک دیتا ہے لہٰذا اگر کبھی تم کو اس کے خلاف موقع مل جائے تو ہرگز اس کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

حضرت خالدؓ کا مسیلمہ پر حملہ رسول اللہ صلعم کے اس ارشاد کی وجہ سے خالدؓ اس کے قریب پہنچ کر اس پر حملہ کرنے کا موقع تلاش کرنے لگے خالدؓ نے دیکھا کہ وہ اپنی جگہ جما ہوا ہے حالانکہ اب جنگ میں مسلمانوں کا پلہ ور ہو چکا تھا اور وہ مرتدین کو بے دریغ قتل کر رہے تھے مگر تاہم خالدؓ نے اندازہ لگایا کہ تاوقتیکہ مسیلمہ اپنی جگہ سے نہ ہٹے اس کے ساتھی میدان سے بھاگنے والے نہیں انہوں نے موقع کی تلاش میں مسیلمہ کو آواز دی اس نے جواب دیا، خالدؓ نے چند باتیں ایسی پیش کیں جو وہ چاہتا تھا اور کہا کہ اچھا بتائیے اگر ہم نصف پر راضی ہو جائیں تو کون سا نصف حصہ آپ ہمیں دیں گے، اس کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کوئی جواب دینا چاہتا تو اپنا منہ شیطان سے مشورہ کرنے کے لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر لیتا اور وہ منع کر دیتا چنانچہ اس گفتگو کے دوران میں اس نے ایک مرتبہ مشورے کے لئے اپنا منہ ذرا پھیرا تھا کہ خالدؓ موقع ملتے ہی اس پر پل پڑے اور وہ سہم کر بھاگا اس کے ہٹتے ہی اس کے تمام توابع میدان سے فرار ہو گئے۔ خالدؓ نے مسلمانوں کو للکارا کہ خبردار اب کوتاہی نہ کرنا بڑھو اور کسی کو بچ کر جانے نہ دو، مسلمان سب کے سب ان پر پل پڑے اور مرتدین کو کامل شکست ہوئی۔

جب تمام لوگ مسیلمہ کا ساتھ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھا تو کسی نے اس سے کہا کہ آپ کے وہ وعدے جو آپ اپنی فتح کر کے ہم سے کیا کرتے تھے کیا ہوئے اس نے کہا بہرحال اب اس وقت تو تم اپنی عزت کی حمایت میں لڑو۔

حدیقۃ الموت محکم نے بنی حنیفہ کو للکارا کہ باغ میں چل کر پناہ لو، اتنے میں وحشیؓ نے مسیلمہ پر جو ایک دوسرے شخص کے سہارے کھڑا تھا اور فرطِ غضب سے جس کے منہ سے جھاگ نکل رہے تھے حملہ کیا اور اپنے بھالے کو پھینک کر اس کا کام تمام کر دیا۔ اب تمام مسلمان چاروں طرف سے دیواروں اور دروازوں کو پھاند کر اس باغ میں مرتدین پر ٹوٹ پڑے اور ان سب کا صفایا کر دیا، اس لڑائی اور پھر اس باغ میں جو بعد میں حدیقۃ الموت کے نام سے مشہور ہے اس روز دس ہزار نبرد آزما کام آئے۔

مروی ہے کہ جب مسلمانوں نے ثابت قدمی اور دلیری سے لڑنے کے لئے اپنے اپنے قبائل اور خاندانوں کی حیثیت سے اپنی جداگانہ ترتیب قائم کی اور انھوں نے مرتدین کا جم کر مقابلہ کیا، بنی حنیفہ کو شکست ہوئی مسلمانوں نے اس کا تعاقب کر کے ان کو تلواروں پر رکھ لیا اور مارتے مارتے حدیقۃ الموت تک اس کے تعاقب میں چلے آئے، اب یہاں مسیلمہ کے قتل میں اختلاف بیان ہے کہ وہ کب اور کہاں قتل ہوا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اسی باغ میں مارا گیا ہے۔

حدیقۃ الموت کا محاصرہ بنی حنیفہ نے باغ میں داخل ہو کر تمام دروازے بند کر لئے، مسلمانوں نے ہر طرف سے ان کو محصور کر لیا۔ براءؓ بن مالک نے مسلمانوں سے کہا کہ آپ مجھے اس دیوار پر چڑھا کر نذر اتار دیں، انہوں نے براءؓ کو دیوار پر چڑھا دیا مگر وہ دشمن کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو گئے اور کہا مجھے (نادر اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ مجھے دیوار پر چڑھا دو) ایسا کئی بار ہوا کہ وہ چڑھے اترے آخر کار ایک مرتبہ کہنے لگے کہ اس خوف اور ہراس کا برا ہو ایک مرتبہ آپ لوگ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چڑھا دیں، مسلمانوں نے ان کو دیوار پر چڑھا دیا اس پر چڑھتے ہی وہ دشمن کے نیچ میں کود پڑے اور دروازے پر ان کو مار کر اسے مسلمانوں کے لئے جو پہلے سے باہر آمادہ تھے کھول دیا مسلمانوں نے اس باغ میں داخل ہو کر اب خود اس کے دروازے کو دشمن پر مسدود کر دیا اور اس کی کنجی باہر پھینک دی، اس کے بعد ایسی شدید جنگ ہوئی جس کی نظیر نہ تھی بہتیرے مرتد اس باغ میں پناہ گزیں تھے قتل کر ڈالے گئے، مسیلمہ کو اللہ نے اس سے پہلے ہی قتل کر دیا تھا شکست کھانے پر بنی حنیفہ نے اس سے کہا تھا وہ تمہارے تمام وعدے کیا ہوئے اس نے کہا اب ان کا ذکر مت کرو اس وقت تو اپنی آبرو کی خاطر جوانمردی دکھاؤ۔

مسیلمہ کذاب کا قتل مروی ہے کہ کسی نے اعلان کیا کہ غلام حبشیؓ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا ہے، خالدؓ مجاعہ کو لے کر جو زنجیروں میں بندھا ہوا تھا مسیلمہ اور ان کے دوسرے سرداروں کو دکھانے میدانِ کارزار میں آئے، جب وہ رتحال کی لاش پر آئے مجاعہ نے خالدؓ سے کہا کہ یہ رتحال ہے۔

مجاعہ بن مرارہ کی مصالحت کی پیشکش دوسری طرح سے مروی ہے کہ مسیلمہ سے فارغ ہو کر تمام مسلمان خالد کے پاس آئے اور ان کو اس کی اطلاع دی وہ مجاعہ کو جو بیڑیاں پہنے تھا ساتھ لے کر میدان میں آئے تاکہ وہ ان کو مسیلمہ کی لاش بتائیں ایک ایک مقتول کا چہرہ اس کی شناخت کے لئے کھولا جاتا تھا اسی طرح گزرتے ہوئے خالدؓ، محکم بن الطفیل کے لاش پر آئے یہ ایک نہایت قد آور وجیہ اور شاندار آدمی تھا خالدؓ نے اس کی صورت دیکھ کر مجاعہ سے کہا کہ یہ تمہارا سردار ہوگا، مجاعہ نے کہا ہرگز نہیں یہ اس سے کہیں زیادہ بہتر، اور معزز آدمی تھا، یہ یمامہ کا محکم ہے اور آگے چلے خالدؓ مقتولین کے چہروں کو شناخت کے لئے اسے دکھلاتے جاتے تھے باغ میں پہنچے وہاں کے مقتولوں کو دیکھنا شروع کیا ان میں ایک پست قامت زرد رنگ مادہ لد شخص کی لاش نظر آئی مجاعہ نے کہا کہ یہ ہی مسیلمہ ہے جس کے قتل سے تم کو فراغت ہو گئی۔ خالدؓ نے کہا کہ اسی نکبے بدقوارہ نے تم کو اس طرح نچایا، مجاعہ نے کہا ہاں بات تو یہ ہی ہے مگر بخدا خالدؓ یاد رکھو کہ یہ لوگ جو تمہارے مقابلے پر آئے تھے بہت ہی گھٹیا جلد باز تھے اور جو اصل میں ذی مرتبہ اور صاحب وقار ہیں وہ تو سب قلعوں میں محصور پڑے ہیں، خالدؓ نے کہا یہ کیا بکتے ہو، مجاعہ نے کہا جو کہہ رہا ہوں بالکل حق ہے میری مانو آؤ میں اپنی قوم کی طرف سے تم سے صلح کر لیتا ہوں۔

غلب بن عامر بن حنیفہ کا قراد بنی عامر بن حنیفہ کا ایک شخص غلب بن عامر بن حنیفہ تھا، اس کی گردن نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست اور موثر تھی جب مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں نے ان کو گھیر لیا وہ درہ بن کر پڑ گیا، مسلمان مقتولین کی شناخت کرنے لگے، ابو بصیرہؓ انصاری چند اشخاص کے ساتھ اغلب کے پاس پہنچے، جب انہوں نے اسے مقتولین میں پڑا ہوا دیکھا۔ یہ سمجھے کہ اس کا کام ہی تمام ہو چکا ہے، لوگوں نے ابو بصیرہؓ سے کہا کہ تم اس بات کے مدعی ہو کہ تمہاری تلوار خبیث دانے کاٹنے والی ہے (یہ ہمیشہ اس کے مدعی تھے) تو اب ذرا اس اغلب کی گردن پر جو مرا پڑا ہے وار کر کے اپنی تلوار کی کاٹ دکھاؤ اگر اس میں تم کامیاب ہو گئے تو ہم جو کچھ تمہاری تلوار کے متعلق اب تک سنتے آئے ہیں اسے باور کر لیں گے

ابو بصیرہؓ تلوار نیام سے نکال کر اغلب کی طرف بڑھے، کسی کو بھی اس کے مردہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا مگر ان کے قریب پہنچتے ہی وہ ایک دم اٹھ کر بھاگا۔ ابو بصیرہؓ نے اس کا تعاقب کیا اور کہنے لگے کہ میں ابو بصیرہؓ انصاری ہوں مگر اغلب نے اس تیزی سے بھاگنا شروع کیا کہ وہ ان کی گرفت سے دور ہی ہوتا گیا، جب ابو بصیرہؓ کہتے کہ میں ابو بصیرہؓ انصاری ہوں۔ اغلب جواب دیتا کہ آپ نے اپنے کافر بھائی کی دوڑ بھی دیکھی اسی طرح وہ ان کی گرفت سے بچ کر بھاگ گیا۔

قلعوں کے محاصرہ کا اعلان

جب خالدؓ اور ان کی سپاہ مسیلمہ کے قصے سے فارغ ہو گئی عبداللہؓ بن عمرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن ابی بکرؓ نے ان سے کہا کہ آپ ہم سب کو لے کر بڑھیے اور ان تمام قلعوں کا محاصرہ کر لیجیے خالدؓ نے کہا مگر پہلے میں چاہتا ہوں کہ رسالے کے مختلف دستے اطراف میں پھیلا دوں اور ان مرتدین کا پہلے صفایا کر دوں جو اب تک قلعہ گزیں نہیں ہو سکے ہیں اس کے بعد دیکھوں گا کہ اب کیا کرنا چاہیے چنانچہ انہوں نے اپنے رسالے کو دشمن کی تلاش میں روانہ کیا اور ان دستوں نے مال، عورتیں اور بچے جن پر ان کا قابو چلا ان کو گرفتار کیا اور ان کو اپنے لشکر میں لے آئے، اب خالدؓ نے کوچ کا اعلان کیا تاکہ قلعوں کا محاصرہ کریں۔

مجاعہ نے ان سے کہا کہ آپ کے مقابلے میں یہ جلد باز ناتجربہ کار لڑنے آئے تھے، تمام قلعے نبرد آزماؤں سے بھرے ہیں آؤ میں تم سے ان کے لئے صلح کر لوں۔ خالدؓ نے اس سے اس شرط پر کہ صرف جانیں معاف کر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ ہر شے پر وہ قبضہ کریں گے صلح کر لی۔ مجاعہ نے کہا میں قلعہ والوں کے پاس جاتا ہوں اور ان سے مل کر اس سمجھوتے پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کر کے پھر آتا ہوں۔

مجاعہ بن مرارہ کی حکمت عملی مجاعہ قلعوں میں آیا یہاں سوائے عورتوں، بچوں بہت بوڑھوں اور کمزوروں کے اور کون تھا مگر اس نے یہ کیا کہ عورتوں کو زرہیں پہنائیں اور ان سے کہا کہ میری واپسی تک تم قلعے کی فصیل پر نمودار ہو کر اپنا شعار جنگ برابر بلند کرتی رہو، یہ انتظام کر کے وہ خالدؓ کے پاس آیا اور کہا کہ جس شرط پر میں نے تم سے صلح کر لی تھی قلعے والے اسے نہیں مانتے اور یہ دیکھو ان میں کے بعض اپنے انکار کے اظہار کے لئے فصیلوں پر نمودار ہوئے ہیں اور میں ان کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ وہ میرے قابو سے باہر ہیں۔ خالدؓ نے قلعوں کی طرف دیکھا وہ سیاہ ہو رہے تھے اس سخت جنگ لڑائی نے خود مسلمانوں کو بھی نقصان پہنچایا تھا وہ تھک گئے تھے، اپنے اہل و عیال سے ملے ہوئے ان کو مدت گذر چکی تھی وہ چاہتے تھے کہ اسی فتح پر اکتفا کر کے وطن واپس جائیں اور نیز یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر ان قلعوں میں لڑنے والے ہوئے تو معلوم نہیں کہ جنگ کا نتیجہ کیا ہو کیونکہ پہلے ہی اس جنگ میں صرف مدینے کے مہاجرین اور انصار میں سے تین سو ساٹھ صحابہ شہید ہو چکے تھے۔

جنگ یمامہ کے شہداء کرام نیز اہل مدینہ کے علاوہ دوسرے مہاجرین، اور تابعین میں سے چھ سو یا زیادہ اصحاب شہید ہوئے تین سو مہاجرین میں سے اور تین سو تابعین سے علاوہ ثابت بن قیس بھی شہید ہوئے، ان کا ایک مشرک نے قتل کیا، ان کا ایک پاؤں کٹ کر الگ ہو گیا تھا ثابت نے اسی کو اپنے قاتل پر پھینک مارا جس سے وہ ہلاک ہو گیا، دوسری طرف بنی حنیفہ کے اقربا کے میدان میں سات ہزار آدمی کام آئے تھے موت والے باغ میں سات ہزار اور تعاقب و تلاش میں اس قدر۔

مروی ہے کہ جب مجاعہ نے مصالحت کے متعلق خالدؓ سے گفتگو کی تو اس نے یہ تجویز اپنے نفس کے سامنے پیش کی تھی جسے خود لڑائی سے کافی نقصان پہنچ چکا تھا اور مسلمانوں کے اشراف میں سے بہت بڑی تعداد شہید ہو چکی تھی اس وجہ سے خالدؓ نرم پڑ گئے، اور انہوں نے صلح و آشتی کو پسند کر لیا۔ اور مصالحت پر آمادگی ظاہر کر دی، مجاعہ سے اس شرط پر صلح کی کہ تمام سونا، چاندی، مویشی، اور آدھے لونڈی غلام، خالدؓ کے حصے میں دے دیے جائیں گے۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ اچھا اب میں اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں تاکہ یہ شرائط ان کے سامنے پیش کروں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالدؓ بن ولید اور مجاعہ میں مصالحت

مجاعہ نے قلعوں میں آکر عورتوں سے کہا کہ اسلحہ لگا کر قلعے کی برجیوں پر نمودار ہو جاؤ، انہوں نے اس ہدایت کی تعمیل کی، اب مجاعہ پھر خالدؓ کے پاس آیا۔ خالدؓ پہلے ہی قلعے پر یہ مظاہرہ دیکھ چکے تھے کہ نبرد آزماؤں کی ایک بڑی مسلح جماعت اب تک قلعہ بند ہے، مجاعہ نے خالدؓ سے آکر کہا کہ قلعے والے ان شرائط کو نہیں مانتے البتہ اگر آپ میری ایک اور بات مان لیں تو پھر میں ان کے پاس گفتگو کے لئے جاؤں، خالدؓ نے پوچھا کیا مجاعہ نے کہا کہ بات آپ صرف چوتھائی لونڈی غلام لیں اور بقیہ چھوڑ دیں، خالدؓ نے کہا میں نے اسے بھی منظور کیا مجاعہ نے کہا تو اچھا اب میں نے آپ سے قلعی مصالحت کر لی، جب وہ دونوں انعقاد صلح سے فارغ ہو گئے، قلعے کھول دیے گئے، وہاں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ صرف عورتیں اور بچے ہیں کوئی مرد نہیں ہے، خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ تم نے مجھے دھوکا دیا، مجاعہ نے کہا کہ میں مجبور تھا چونکہ یہ میری قوم کا معاملہ تھا اس وجہ سے سوائے اس کارروائی کے اور میں کیا کر سکتا تھا۔

سلمہ بن عمیر الحنفی کی صلحنامہ سے مخالفت

یہ بھی مروی ہے کہ اس روز دوسری مرتبہ مجاعہ نے خالدؓ سے کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو نصف لونڈی غلام، تمام نقدی، تمام مویشی اور علاقے پر صلح ہو جائے اور میں اس کے لئے باقاعدہ معاہدہ صلح لکھ دوں۔ خالدؓ نے ان شرائط کو منظور کر لیا، مجاعہ نے ان شرائط پر کہ تمام نقدی مویشی، زمین، نصف لونڈی غلام اور ہر گاؤں میں سے ایک بارع جسے خالدؓ پسند کریں اور ایک مزرعہ جسے وہ پسند کریں لے لیں ان سے صلح کر لی، انعقاد صلح کے بعد خالدؓ نے مجاعہ کو قلعے والوں کے پاس شرائط صلح کی تکمیل کے لئے بھیجا اور کہا کہ کہہ دو کہ میں صرف تین دن کی مہلت دیتا ہوں اس اثنا میں ان تمام شرائط کی عملی تکمیل ہو جانی چاہئے ورنہ میں تمہارا صفایا کر دوں گا اور پھر سوائے سب کو تہ تیغ کر دینے کے کوئی درخواست قبول نہیں کروں گا، مجاعہ نے قلعے والوں سے آکر کہا کہ بہتر یہی ہے کہ ان شرائط کو قبول کر کے صلح کر لو، اس پر سلمہ بن عمیر الحنفی نے کہا ان شرائط کو ہم ہرگز نہیں مانیں گے ہم دیہات والوں اور غلاموں کی جماعت کو دعوت دیتے ہیں اور دشمن سے پھر مقابلہ کریں گے، ہم خالدؓ سے معاملہ نہیں کرتے۔ ہمارے قلعے سنگین ہیں، خوراک وافر ہے اور جاڑا اب قریب آرہا ہے۔ مجاعہ نے اس سے کہا تو بہت ہی بدبخت اور منحوس ہے تجھے اس بات سے کہ میرا نے حریف کو دھوکا دے کر ان شرائط کو منوایا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکا ہوا ہے تو ہرگز اپنی رائے میں کامیاب نہیں ہو سکتا کیا اب تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس میں ذرا بھی کوئی خوبی یا محل شناسی باقی رہی ہو، اور اس صلح سے میں نے تم کو اس مصیبت سے بچا لیا جس کی پیشین گوئی شرحبیل بن مسیلمہ نے کی تھی۔

صلح نامہ اس گفتگو کے بعد مجاعہ سات آدمیوں کے ساتھ خالدؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ بہت مشکل سے میری قوم والوں نے یہ صلح قبول کی ہے لہذا اب اس کے لئے باقاعدہ صلح نامہ لکھ دیجئے۔ خالدؓ نے لکھا۔ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر خالدؓ بن الولید نے مجاعہ بن مرارہ، سلمہ بن عمیر اور فلاں فلاں اشخاص سے صلح کی ہے، جس قدر سونا، چاندی بنی حنیفہ کے پاس ہے وہ سب خالدؓ کو دے دیا جائے گا، نصف لونڈی غلام ان کے حوالے کر دیے جائیں گے، تمام مویشی اور علاقہ ان کے قبضے میں دے دیا جائے گا۔ ہر گاؤں میں ایک باغ، اور ایک مزرعہ ان کو دے دیا جائے گا، بشرطیکہ وہ اسلام لے آئیں۔ اس کے بعد ان کو امان اور آزادی ہے، ان شرائط کے ایفا کے لئے البتہ خالدؓ بن الولید، ابوبکرؓ خلیفہ رسول اللہ صلعم اور تمام مسلمانوں کی ذمہ داری کا اقرار کیا جاتا ہے

بنی حنیفہ کیلئے حضرت ابوبکرؓ کا حکم ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ خالدؓ نے مجاعہ سے ان شرائط پر صلح کی تمام سونا، چاندی، مویشی اور ہر سمت میں ایک باغ جس کو پسند کیا جائے اور نصف لونڈی غلام خالدؓ کے حوالے کر دیئے جائیں مگر بنی حنیفہ کے ان شرائط کو ماننے سے انکار کر دیا، خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ میں تم کو تین دن کی مہلت دیتا ہوں اس میں آخری تصفیہ کر لو، سلمہ بن عمیر نے بنی حنیفہ سے کہا تم اپنی عزت و آبرو کی خاطر آخر دم تک لڑو اور کوئی شرط نہ مانو کیونکہ ہمارا قلعہ نہایت سنگین ہے، ہمارے پاس خوراک وافر ہے اور اب سردی بھی شروع ہو گئی ہے، مجاعہ نے کہا اے بنی حنیفہ میری بات مانو اور سلمہ کی بات ہرگز نہ مانو یہ شخص بہت منحوس ہے اور قبیل اس کے کہ شرحبیل بن مسیلمہ کا کہا ہوا یہ قول لوگوں کو زبردستی بھگا لے جایا جائے گا اور مفت میں ان سے فتح کر لیا جائے گا تم پر صادق آئے تم اس صلح کو قبول کر لو۔ چنانچہ بنی حنیفہ نے اس کی بات مان کر اس کے تصفیہ کو قبول کر لیا اور سلمہ کی بات کو رد کر دیا۔ اسی زمانے میں حضرت ابوبکرؓ نے سلمہؓ بن سلمہ بن وقش کے ہاتھ ایک خط خالدؓ کو بھیجا تھا جس میں ان کو حکم دیا تھا اگر اللہ عزوجل ان کو فتح دے تو وہ بنی حنیفہ کے ان تمام مردوں کو جن کی داڑھی نکل آئی ہے قتل کر دیں، مگر جب سلمہ خط لے کر خالدؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس پہنچے تو اس سے پہلے ہی خالدؓ بنی حنیفہ سے صلح کر چکے تھے سلمہؓ نے بھی اس صلح کی توثیق کر دی۔

مسلمہ بن عمیر

بنی حنیفہ بیعت اور اپنے سابقہ کردار سے برأت کے لئے خالد کے پاس ان کے پڑاؤ میں جمع ہوئے سلمہ بن عمیر نے مجاعۃ سے کہا مجھے خالدؓ کے پاس لے چلو میں ان سے خود ان کی بھلائی کی ایک بات کہنا چاہتا ہوں حالانکہ اس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ اچانک خالدؓ پر حملہ کر کے ان کا کام تمام کر دے۔ مجاعۃ نے اس کی باریابی کے لئے خالدؓ سے اجازت مانگی خالد نے اجازت دے دی سلمہ بن عمیر خالدؓ کو قتل کے ارادے سے تلوار بغل میں چھپائے اندر آیا خالدؓ نے پوچھا یہ کون ہے مجاعۃ نے کہا یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق میں نے آپ سے گفتگو کی تھی اور آپ نے اسے باریابی کی اجازت دی ہے۔ خالدؓ نے کہا اسے یہاں سے نکال دو، لوگوں نے اسے باہر نکال دیا اور جب اس کی جامہ تلاشی لی گئی تو اس کے پاس تلوار برآمد ہوئی۔

مسلمہ بن عمیر کی خودکشی

لوگوں نے اس کو بہت لعنت ملامت کی، قید کر لیا اور کہا کہ تو نے اپنی حرکت سے اپنی پوری قوم کو تباہ کرنا چاہا تھا اور تیری نیت صرف یہ تھی کہ پورا بنی حنیفہ برباد ہو جائے ان کی آل اولاد اور عورتیں لونڈی غلام بنالی جائیں اگر خالدؓ کو یہ معلوم ہو جاتا کہ تو ہتھیار لے کر آیا ہے وہ ضرور تجھے قتل کر دیتے اور اب بھی ہمیں یہ اندیشہ ہے کہ اگر انھیں تیری اس حرکت کی اطلاع ملی تو وہ تمام مردوں کو قتل کر دیں گے اور عورتوں کو لونڈی بنالیں گے نیز وہ یہ گمان کریں گے کہ یہ ایک شخص کی حرکت نہیں ہے بلکہ ہماری ایک جماعت اس سازش میں شریک ہے۔ لوگوں نے اسے قید کر کے قلعے میں بند کر دیا۔ تمام بنی حنیفہ اپنے سابقہ کردار سے برأت اور تجدید اسلام کے لئے جمع ہوئے، سلمہ نے ان سے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب کوئی بات تمہارے خلاف مرضی نہیں کروں گا، تم مجھے معاف کر دو مگر بنی حنیفہ نے اس کی درخواست کو رد کر دیا، اور اس کی حماقت کی وجہ سے وہ اس کے کسی عہد کو بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ چنانچہ ایک روز رات کو وہ قلعے سے چپکے سے نکل کر خالدؓ کی خرد گاہ کی طرف چلا، مگر پہرے والوں نے اسے شناخت کر لیا اور وہ چلائے بنی حنیفہ بیدار ہوئے اس کے تعاقب میں دوڑے اور قلعے کی کسی فصیل میں اس کو جا لیا اس نے ان پر تلوار سے حملہ کیا، انہوں نے پتھروں سے مار کر اسے ایک کونے میں پناہ لینے کے لئے مجبور کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تلوار اس کے حلقوم پر تھی اس نے اپنی شہ رگیں کاٹ دیں وہ ایک کنوئیں میں گر پڑا اور مر گیا۔

عرض اور قریہ کی مال غنیمت مروی ہے کہ خالدؓ نے تمام بنی حنیفہ سے صلح کر لی تھی، سوائے ان لوگوں کے جو عرض میں اور قریہ میں تھے کیونکہ وہ اس وقت گرفتار کئے گئے ہیں جب مختلف مقامات پر دورے میں بھیجی گئیں صرف عرض اور قریہ میں جو لونڈی غلام بنی ضبیعہ قیس بن ثعلبہ اور لشکر کے خالدؓ کو ملے وہ پانچ سو تھے جو انھوں نے ابوبکرؓ کے پاس بھیج دیئے۔

حضرت خالدؓ کا بنت مجاعہ سے نکاح محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ پھر خالدؓ نے مجاعہ سے کہا کہ تم اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دو مجاعہ نے کہا ذرا ابھی صبر کرو ورنہ امیر المومنین مجھ سے اور تم سے سخت ناراض ہو جائیں گے خالدؓ نے کہا تم اپنی بیٹی کو میرے نکاح میں دے دو اس نے نکاح کر دیا اس کی اطلاع ابوبکرؓ کو پہنچی انہوں نے خالدؓ کو ایک بہت ہی خشمگیں خط لکھا کہ اے خالدؓ بڑے افسوس کی بات ہے معلوم ہوتا ہے کہ اب تم کو کوئی کام ہی نہیں رہا، کہ تم عورتوں سے نکاح کر رہے ہو، حالانکہ بارہ سو مسلمانوں کا خون تمہارے صحن میں اب تک تازہ ہے جو خشک نہیں ہوا، خالدؓ خط کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ اعیمر یعنے عمر بن الخطابؓ کی حرکت ہے جو یہ خط امیر المومنین نے مجھے لکھا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بنی حنیفہ کا وفد اس سے پہلے خالدؓ بن الولید نے بنی حنیفہ کا ایک وفد ابوبکرؓ کے پاس بھیج دیا تھا جب یہ وفد ان کے پاس پہنچا ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے یہ کیا حرکت کی کہ اسلام سے بغاوت کی انہوں نے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ ہم سے جو لغزش ہوئی وہ ایک ایسے منحوس آدمی کی وجہ سے ہوئی ہے کہ جسے نہ اللہ نے اس معاملے میں برکت دی نہ اسکے خاندان کو، ابوبکرؓ نے کہا اچھا پھر بھی یہ تو بتاؤ کہ وہ تم کو کس بات کی دعوت دیتا تھا انہوں نے کہا کہ وہ ہم سے بطور الہام یہ جملے کہا کرتا تھا " اے مینڈک تو پاک ہے صاف ہے نہ کسی پانی پینے والے کو روکتا ہے نہ پانی کو گندہ کرتا ہے آدھی زمین ہماری آدھی قریش کی مگر قریش تو ایسی قوم ہے جو اپنی حد سے تجاوز کر جاتی ہے "۔ ابوبکرؓ نے کہا سبحان اللہ تم پر بہت افسوس ہے یہ تو اس قسم کا کلام ہے جسے آج تک نہ خدا نے کہا نہ پیغمبر نے وہ تمہیں کہاں بہکا لے گیا تھا۔

خالدؓ بن الولید جب یمامہ کے قضیے سے فارغ ہوئے جہاں وہ اس کی ایک وادی ریاض نامی میں فروکش تھے اور وہیں ان کی بنی حنیفہ سے جنگ ہوئی تھی اب وہ اس سے منتقل ہو کر یمامہ کی ایک اور وادی وبر نام میں فروکش ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۵

مرتدین بحرین وعمان اور یمن ۱۱ھ

اہل بحرین کا ارتداد

حضرت علاءؓ بن الحضرمی کی روانگی بحرین سیف سے مروی ہے کہ علاءؓ بن الحضرمی بحرین روانہ ہوئے، بحرین کا قصہ یہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور منذرؓ بن ساوی ایک ہی مہینے میں بیمار ہوئے منذر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی انتقال ہو گیا ان کے بعد اہل بحرین مرتد ہو گئے ان میں سے عبدالقیس پھر اسلام لے آئے البتہ بکر مرتد ہی رہے جس شخص کی کوشش سے عبدالقیس دوبارہ اسلام میں داخل ہوئے وہ جارود تھے۔

جارود بن المعلی حسن ابن الحسن سے مروی ہے کہ جارودؓ بن المعلی تلاش حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا جارودؓ اسلام لے آؤ انہوں نے کہا کہ میں خود اپنا دین رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارا دین کوئی حقیقت نہیں رکھتا وہ مہمل ہے، جارودؓ نے آپ سے کہا کہ اگر میں اسلام لے آؤں تو جو خرابی بعد میں اسلام میں ہو اس کی ذمہ داری آپ پر، آپ نے فرمایا اچھا۔ جارودؓ اسلام لے آئے اور مدینے میں مقیم رہے جب وہ مسائل دین سے اچھی طرح واقف ہو گئے تو اب انہوں نے گھر جانے کا ارادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سفر کے لئے کوئی سواری ہو تو دیجئے آپ نے فرمایا اس وقت تو کوئی سواری نہیں ہے جارودؓ نے کہا اگر راستے میں کوئی بھٹکا ہوا، جانور مل جائے، میں اسے لے لوں آپ نے فرمایا کہ نہیں تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ یہ اپنی قوم کے پاس آئے ان کو اسلام کی دعوت دی جسے انھوں نے قبول کیا ان کی پوری قوم مسلمان ہو گئی،

بنو عبدالقیس کا قبول اسلام اسے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے قبیلے عبدالقیس نے کہا اگر محمدؐ نبی ہوتے تو وہ کبھی نہ مرتے اور سب مرتد ہو گئے اس کی اطلاع جارودؓ کو ہوئی انہوں نے ان سب کو جمع کیا تقریر کرنے کھڑے ہوئے اور کہا "اے گروہ عبدالقیس میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں اگر تم اسے جانتے ہو تو بتانا اور اگر نہ جانتے ہو تو نہ بتانا" انھوں نے کہا جو چاہو سوال کرو جارودؓ نے کہا جانتے ہو کہ گذشتہ زمانے میں اللہ کے نبی دنیا میں آچکے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں جارودؓ نے کہا تم ان کو صرف جانتے ہو یا تم نے ان کو دیکھا بھی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں ہم نے ان کو دیکھا تو نہیں لیکن ہم ان کو جانتے ہیں جارودؓ نے کہا کہ پھر کیا ہوا، انہوں نے کہا وہ مر گئے جارودؓ نے کہا اسی طرح محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انتقال فرما گئے جس طرح سابقہ انبیاء دنیا سے اٹھ گئے اور میں اعلان کرتا ہوں لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ، ان کی قوم نے کہا کہ ہم بھی شہادت دیتے ہیں کہ سوائے اللہ کے کوئی حقیقی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور ہم تم کو اپنا برگزیدہ اور اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں اس طرح وہ اسلام پر ثابت قدم رہے ارتداد کی وبا ان تک نہ پہنچی اور انہوں نے تمام نبی ربیعہ منذرؓ اور مسلمانوں کو آپس میں نپٹ لینے کے لئے چھوڑ دیا چنانچہ منذرؓ اپنی زندگی بھر ان سے الجھے رہے ان کے مرنے کے بعد ان کی جماعت مکانتین میں محصور ہو گئی یہاں تک کہ ان کو علاء نے محاصرے سے آزاد کرایا۔

منذر بن ساوی کی وفات

مروی ہے کہ جب خالدؓ بن الولید یمامہ کے قضیے سے فارغ ہوئے ابوبکرؓ نے علاء ابن الحضرمی کو بحرین بھیجا یہ علاءؓ وہ ہی شخص ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذرؓ بن ساوی العبدی کے پاس اسلام کی دعوت دینے بھیجا تھا منذرؓ اسلام لے آئے، اور علاءؓ بحرین میں رسول اللہ صلی اللہ کے امیر کی حیثیت سے مقیم رہے، رسول اللہ کی وفات کے تھوڑے ہی دن کے بعد منذرؓ بن ساوی کا بحرین میں انتقال ہوا۔

وراثت کا مسئلہ

عمروؓ بن العاص عمان میں متعین تھے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی وہیں تھے یہ مدینے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں منذرؓ بن ساوی کے پاس آئے جو اس وقت مرض الموت میں مبتلا تھے عمروؓ ان سے ملنے گئے منذرؓ نے ان سے پوچھا کہ ایک مسلمان کی وفات کے وقت اس کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا حق خود اس مرنے والے کو دلواتے ہیں عمروؓ نے ان سے کہا کہ تیسرا حصہ منذرؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے پوچھا کہ میں اپنے اس ثلث مال کو کس طرح خرچ کروں، عمروؓ نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اسے اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیجئے اور اس طرح یہ ایک نیکی کر جائیں اور اگر آپ چاہیں تو اپنے اس مال کو صدقہ کر دیجئے اور اس طرح یہ صدقہ ایک محرم شئے ہوگا کہ جو آپ کے بعد ان لوگوں کے لئے جن کے لئے آپ نے یہ صدقہ کیا ہے، یہ صدقہ جاریہ رہے گا۔ منذرؓ نے کہا میں نہیں چاہتا کہ اپنے مال کو بحیرہ[1] سائبہ[2] وصیلہ[3] اور حامی[4] کی طرح حرام کر جاؤں بجائے اس کے میں اپنے مال کو ابھی تقسیم کئے جاتا ہوں اور جن لوگوں کے لئے میں نے وصیت کی ہے ان کو دیے دیتا ہوں تاکہ اسے وہ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ عمروؓ ہمیشہ ان کے اس قول پر تعجب کیا کرتے تھے کہ انہوں نے کیا عمدہ بات کہی۔

بحرین میں ارتداد کی وبا جارودؓ بن عمروؓ بن حنش بن معلّٰی کے علاوہ تمام بنی ربیعہ اور عربوں کے ساتھ بحرین میں مرتد ہوگئے، البتہ جارودؓ اور ان کے قبیلے والے بدستور اسلام پر ثابت قدم رہے۔ جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور عربوں کے مرتد ہو جانے کی اطلاع ملی انہوں نے کہا تو میں اعلان کرتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور اعلان کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں ان تمام لوگوں کو جو اس کا اقرار نہیں کرتے کافر قرار دیتا ہوں۔

منذر بن نعمان بن منذر کی امارت بنی ربیعہ بحرین میں جمع ہوئے اور مرتد ہوگئے انہوں نے کہا کہ ہم اس علاقے کی حکومت پھر منذرؓ کے خاندان کو دیتے ہیں چنانچہ انہوں

---

[1] بحیرہ عہد جاہلیت میں اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کو پانچ بچے ہو جانے کے بعد اس کے کان میں سوراخ کر کے آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا نہ اس سے پھر سواری لی جاتی تھی نہ اس کا دودھ دوہا جاتا تھا۔

[2] سائبہ منت کے سلسلے میں آزاد کی ہوئی اونٹنی کو کہتے ہیں۔

[3] وصیلہ وہ بکری جو ایک ساتھ نر مادہ دو بچے ایک مرتبہ جنے اور پھر اس سے استفادہ حرام ہو جاتا تھا۔

[4] حامی۔ وہ اونٹ جو دس بچے جننے کے بعد آزاد کر دیا جاتا تھا اور پھر اس سے کوئی کام نہیں لیا جاتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے منذر بن النعمان بن المنذر کو اپنا بادشاہ بنا لیا، اسے غرور یعنے فریب کہا جاتا تھا مگر جب وہ اور تمام دوسرے لوگ تلوار کے زور سے دوبارہ اسلام لائے تو خود وہ کہا کرتا تھا کہ میں فریب نہیں ہوں بلکہ فریب خوردہ ہوں۔

جوانا کا محاصرہ

عمیر بن فلان العبدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بنی قیس بن ثعلبہ کے حطم بن ضبیعہ نے بکر بن وائل کے مرتدین اور دوسرے اُن لوگوں کے ساتھ جو عیشہ سے کافر تھے مرتد ہو کر خروج کر کے قطیف اور ہجر میں اپنا مستقر قایم کیا اور تمام خطے کو اس میں جس قدر زط اور سیابجہ آباد تھے ان سب کو گمراہ کر دیا، اس نے ایک مہم دارین بھیجی جو اس کے ساتھ ہو گئے تاکہ وہ عبدالقیس کو اپنے اور ان کے درمیان گھیر لے کیونکہ وہ ان کے مخالف تھے اور منذرؓ اور مسلمانوں کی مدد کرتے تھے اس نے غرور بن سوید نعمان بن المنذر کے بھائی کو بلا بھیجا اور اسے جوانا بھیجا اور اس نے کہا کہ تم اپنی جگہ پر ثابت قدم رہنا، اگر مجھے فتح ہوئی تو میں تمہیں بحرین کا بادشاہ بنا دوں گا اور تم نعمان بادشاہ حیرہ کے برابر ہو جاؤ گے، اس نے جوانا آکر وہاں کے باشندوں کا کامل محاصرہ کر لیا محصورین کو محاصرے سے بڑی تکلیف ہوئی ان مسلمان محصورین میں مسلمانوں کے ایک بڑے بزرگ بنی ابی بکر کلاب کے عبداللہؓ بن حذف بھی تھے ان کو اور تمام محصورین کو بھوک کی ایسی تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ سب ہلاک ہو جاتے اس موقع پر انہوں نے چند شعر بھی کہے ہیں جس میں اپنی دردناک حالت کو ابوبکرؓ اور اہل مدینہ کو مخاطب کر کے بیان کیا ہے۔

ثمامہ بن اثال

مخاب بن راشدہ سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ نے علاءؓ بن الحضرمی کو بحرین کے مرتدین سے لڑنے کے لئے بھیجا بحرین آتے ہوئے جب وہ یمامہ کے قریب پہنچے تو ثمامہ بن اثال بنی حنیفہ کے بنی سحیم کے مسلمانوں اور دوسرے بنی حنیفہ کے دیہاتیوں کے ہمراہ ان سے ملے یہ اب تک جنگ سے کنارہ کشی کئے ہوئے اپنے طرز عمل پر غور کر رہے تھے کہ کس کا ساتھ دیں۔

عکرمہ کی روانگی مہرہ

علاءؓ نے عکرمہؓ کو پہلے عمان بھیجا اور پھر مہرہ اور شرحبیلؓ کو حکم دیا کہ تم امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کے حکم آنے تک جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو۔

مسجد اور ربلی پر فوجکشی

علاءؓ دوما آئے یہاں وہ اور عمروؓ بن العاص بنی قضاعہ کے مرتدین پر جا پڑے مارنے لگے عمروؓ بن العاص سعد اور ربلی پر غارت گری کرتے تھے اور علاءؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بنی کلب اور ان کے توابع سے کارروائی شروع کی۔

مقاعس اور ذیلی قبائل کی بغاوت

راوی کہتا ہے کہ جب وہ ہمارے قریب آئے تو ہم اس علاقے کی بلند سطح پر تھے بنی رباب اور بنی عمرو بن تمیم میں سے جس جس کے پاس گھوڑا تھا وہ اس پر سوار ہو کر علاءؓ کے استقبال کے لئے آ گیا۔ بنی حنظلہ بھی متردد تھے کہ آیا اس ہنگامے میں شرکت کریں یا نہ کریں، مالک بن نویرہ ایک بڑی جماعت کے ساتھ بطاح میں تھا وہ کبھی ہم پر حملہ کرتا اور کبھی ہم اس پر، وکیع بن مالک ایک بڑی جماعت کے ساتھ قرعاء میں تھا وہ عمروؓ پر حملہ کرتا تھا اور عمروؓ اس پر حملہ کرتے تھے قبیلہ سعد بن زید مناۃ میں دو جماعتیں ہو گئی تھیں، عوف، اور ابناء نے زبرقان بن بدر کی بات مانی وہ اسلام پر قائم رہے اور انہوں نے زبرقانؓ کی مرتدین کے مقابلے میں مدافعت کی البتہ مقاعس اور ذیلی قبائل نے زبرقانؓ کی بات نہ مانی اور بغاوت کا اعلان کر دیا قیس بن عاصم نے اس زکوٰۃ کے مال کو جو ان کے پاس جمع ہو گیا تھا مقاعس اور ان کے ذیلی قبائل میں تقسیم کر دیا حالانکہ زبرقانؓ نے عوف اور ابناء کے زکوٰۃ کے مال کو حکومت کے لئے وصول کیا۔ اسی طرح عوف اور ابناء مقاعس اور ان کے ذیلی قبائل سے جنگ و جدال میں مصروف ہو گئے۔

قیس بن عاصم کی اطاعت

مگر جب قیس بن عاصم کو معلوم ہوا کہ رباب اور عمرو بن تمیم سب علاءؓ سے مل گئے ہیں وہ اپنے کئے پر نادم ہوئے اور زکوٰۃ کا جو مال انہوں نے بہ اختیار خود تقسیم کر دیا تھا اتنا ہی مال علاءؓ کے پاس لا کر ان کے حوالے کر دیا اور اپنی بغاوت کے ارادے سے باز آ کر وہ خود اہل بحرین سے لڑنے کے لئے ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس موقع پر انہوں نے بہت سے شعر بھی کہے جس طرح کہ زبرقانؓ نے زکوٰۃ کے مال کو ابوبکرؓ کے پاس بھیجتے ہوئے کہے تھے، قیس جب زکوٰۃ کا مال لے کر علاءؓ کے پاس آئے علاءؓ نے ان کی تعظیم و تکریم کی علاءؓ کے ساتھ جہاد کے لئے قبیلہ، عمرو، سعد اور رباب میں سے اتنے ہی آدمی اور شامل ہو گئے جتنے کہ پہلے سے ان کی اصلی فوج میں تھے علاءؓ ہم کو دہنا کے راستے سے لے چلے۔

اونٹوں کی گمشدگی

جب ہم اس کے وسط میں پہنچے جہاں سے مناۃ اور عزافات ان کے داہنی اور بائیں جانب تھے، اور اللہ نے چاہا کہ ہمیں اپنا ایک معجزہ دکھائے علاءؓ نے قیام کر دیا اور سب لوگوں کو قیام کا حکم دے دیا۔ جب رات اچھی طرح چھا گئی تمام اونٹ بے قابو ہو کر بھاگ گئے نہ ہم میں سے کسی کے پاس کوئی اونٹ رہا نہ تو شہ نہ خیمہ سب کا سب اونٹوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریگستان میں غائب ہو گیا اور یہ واقعہ اس وقت ہوا جبکہ لوگ سواریوں سے اتر چکے تھے مگر ابھی وہ اپنا سامان نہ اتار سکے تھے اس وقت ہم پر جو رنج و غم طاری ہوا مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور جماعت پر کبھی طاری ہوا ہو ہم نے اپنی زندگی سے مایوس ہو کر ایک دوسرے کو آخری پیام دیے، اتنے میں علاءؓ کے منادی نے سب کے اجتماع کا حکم دیا ہم سب علاءؓ کے پاس جمع ہوئے انہوں نے کہا میں یہ کیا پریشانی اور اضطراب آپ لوگوں میں دیکھ رہا ہوں اور آپ لوگ کیوں اس قدر متفکر ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر ہم کو مورد الزام قرار دیا جائے، ہماری یہ حالت ہے کہ اگر اسی طرح صبح ہو گئی تو ابھی آفتاب اچھی طرح طلوع بھی نہیں ہونے پائے گا، کہ ہم سب ہلاک ہو چکے ہوں گے۔

علاءؓ نے کہا آپ لوگ ہرگز خوفزدہ نہ ہوں، کیا آپ مسلمان نہیں ہیں، کیا آپ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے نہیں آئے، کیا آپ اللہ کے مددگار نہیں ہیں سب نے کہا بیشک ہم ہیں علاءؓ نے کہا آپ لوگوں کو بشارت ہو کیونکہ اللہ ہرگز ایسے لوگوں کا جس حال میں آپ ہیں کبھی ساتھ نہیں چھوڑے گا۔

پانی کا چشمہ طلوع فجر کے ساتھ صبح کی اذان ہوئی علاءؓ نے ہمیں نماز پڑھائی بعض لوگوں نے ہم میں سے تیمم کر کے نماز پڑھی اور بعض کا اب تک سابقہ وضو باقی تھا، نماز کے بعد وہ اپنے دونوں گھٹنوں پر دعا کے لئے بیٹھ گئے اور سب لوگ بھی اسی طرح دوزانو دعا کے لئے بیٹھ گئے جب سورج کی روشنی افق مشرق میں ذرا نمودار ہوئی وہ صف کی طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کوئی ہے ایسا کہ جا کر خبر لائے کہ یہ روشنی کیا ہے ایک شخص اس کام کے لئے گئے اور انہوں نے واپس آ کر کہا کہ یہ روشنی محض سراب ہے علاءؓ پھر دعا میں مصروف ہو گئے، دوسری مرتبہ پھر وہ روشنی نظر آئی دریافت سے معلوم ہوا کہ سراب ہے تیسری مرتبہ پھر روشنی نمودار ہوئی اس مرتبہ جبیر نے آ کر کہا کہ پانی ہے علاءؓ کھڑے ہو گئے اور سب لوگ کھڑے ہو گئے اور پانی کی طرف چل کر وہاں پہنچے ہم نے پانی پیا منہ ہاتھ دھوئے غسل کیا۔

اونٹوں کی واپسی ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ ہمارے اونٹ ہر سمت سے دوڑتے ہوئے ہمارے پاس آتے ہوئے نظر آئے وہ ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے ہر شخص نے اپنی سواری کے پاس جا کر اسے پکڑ لیا ہماری کوئی چیز بھی ضایع نہیں ہوئی ہم نے ان کو اس وقت پانی پلایا پھر دوسری مرتبہ خوب سیر ہو کر پلایا اور اپنے ساتھ بھی پانی کا ذخیرہ لے لیا اور پھر خوب آرام کیا اسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ابوہریرہؓ میرے رفیق تھے جب ہم اس مقام سے ذرا دور نکل گئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس پانی کے مقام سے واقف ہو میں نے کہا کہ میں اور تمام عربوں کے مقابلے میں اس علاقے کے چپے چپے سے بہت زیادہ واقف ہوں،

معجزہ ابوہریرہؓ نے کہا تم مجھے پھر اسی جگہ لے چلو میں نے اونٹ کو موڑا اور ٹھیک اسی پانی والے مقام پر ان کو لے کر آیا وہاں آکر دیکھا کہ نہ کوئی پانی کا حوض ہے نہ پانی کا کوئی نشان میں نے ابوہریرہؓ سے کہا بخدا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ یہاں مجھے کوئی حوض نظر نہیں آیا تب بھی میں ضرور یہی کہتا کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے ہم نے پانی لیا ہے مگر آج سے پہلے کبھی میں نے اس مقام میں صاف اور شیریں پانی نہیں دیکھا تھا حالانکہ اس وقت بھی پانی سے برتن لبریز تھے ابوہریرہؓ نے کہا کہ اے ابوسہم بخدا یہی وہ مقام ہے اسی لئے میں یہاں آیا ہوں اور تم کو لے آیا ہوں میں نے اپنے برتن پانی سے بھرے تھے اور ان کو اس حوض کے کنارے رکھ دیا تھا میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کا معجزہ اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ رحمت ہے تو میں معلوم کرلوں گا اور اگر یہ محض بارش کا پانی ہے اسے بھی میں معلوم کرلوں گا، دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اللہ کا ایک معجزہ تھا جو اس نے ہمارے بچانے کے لئے ظاہر کیا تھا اس پر ابوہریرہؓ نے اللہ کی حمد کی وہاں سے پلٹ کر پھر ہم اپنے راستے چلے اور پھر آکر ہم نے پڑاؤ کیا۔

علاءؓ نے جارود اور ایک دوسرے صاحب کو حکم بھیجا کہ تم دونوں عبدالقیس کو لے کر حطم کے مقابلے کے لئے اس علاقے میں جو تم سے ملا ہوا ہے جاکر پڑاؤ کرو۔

حضرت علاء الحضرمیؓ کی حطم پر فوجکشی خود علاءؓ اپنی فوج کے ساتھ حطم کے مقابلے پر اس علاقے میں آئے جو ہجر سے ملا ہوا تھا۔ اہل داریں کے علاوہ تمام مشرکین حطم کے پاس جمع ہوگئے اسی طرح تمام مسلمان علاءؓ بن الحضرمی کے زیر علم جمع ہوئے دونوں فریقوں نے اپنے اپنے آگے خندق کھودلی، اب وہ روزانہ اپنی اپنی خندق سے برآمد ہوکر ایک دوسرے سے لڑتے تھے اور پھر اپنی خندق میں واپس ہوجاتے تھے ایک مہینے تک جنگ کی یہی کیفیت رہی اسی اثناء میں ایک رات مسلمانوں کو مشرکین کے پڑاؤ سے بڑا زبردست شور و غوغا سنائی دیا وہ شور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شکست خوردہ فوج میں ہوتا ہے، علاءؓ نے کہا کوئی ہے جو دشمن کی اصل حالت کی خبر لائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حذف کی گرفتاری و رہائی

عبداللہ بن حذف نے کہا میں اس کام کے لئے جاتا ہوں۔ اس کی ماں قبیلہ عجل کی تھیں۔ یہ اپنی فرودگاہ سے نکل کر جب دشمن کی خندق کے قریب پہنچے انہوں نے ان کو پکڑ لیا پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ میں عجلی ہوں اور وہ پکارنے لگے اے اجر میری مدد کرو۔ اجر بن بجیر ان کے پاس آیا ان کو پہچانا اور پوچھا کہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں لہزموں کے ہاتھ سے نہیں مرنا چاہتا اور میں کیوں قتل کیا جاؤں جب کہ میرے گرد عجل تیم اللات قیس اور غزہ کی فوجیں کھڑی ہیں۔ حلم اور دوسرے دو والے قبائل تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کھلونا بنائیں یا ٹھکرائیں! اجر نے ان کو سپاہیوں سے چھڑا لیا مگر کہا بخدا میں سمجھتا ہوں کہ آج رات تم اپنے ماموں کے لئے بہت مجرے بھانجے ہو۔ عبداللہ بن حذف نے کہا کہ اس بات کو چھوڑو مجھے کچھ کھلاؤ میں بھوک سے مر رہا ہوں۔ اجر اُن کے لئے کھانا لایا عبداللہ نے کھانا کھایا اور پھر کہا کہ مجھے زادِ راہ دو، سواری دو اور کچھ نقد دو تاکہ میں اپنے ننھیال چلا جاؤں۔ اجر نے اس کے لئے ایک شخص کو حکم دیا جو شراب کے نشے میں چور تھا اس نے ان کو سواری کے لئے ایک اونٹ دیا۔ توشہ دیا اور کچھ نقد دیا۔ عبداللہ بن حذف وہاں سے چل کر مسلمانوں کی فرودگاہ میں آ گئے اور انہوں نے آ کر یہ اطلاع دی کہ ہمارا حریف مخمور ہے۔

مسلمانوں کا حلم پر حملہ

مسلمانوں نے فوراً دشمن پر حملہ کر دیا اور خود اس کے پڑاؤ میں گھس کر ان کو بے دریغ تلوار کے گھاٹ اتارنا شروع کیا وہ بے تحاشا اپنی خندق کی طرف بھاگے بہت سے اس میں گر کر ہلاک ہو گئے جو بچے وہ اس قدر خوف زدہ ہو گئے تھے کہ یا قتل کر دیئے گئے یا گرفتار کر لئے گئے۔ مسلمانوں نے ان کی پڑاؤ کی ہر چیز پر قبضہ کر لیا جو شخص بچ کر بھاگ سکا وہ صرف اس چیز کو لے جا سکا جو اس کے جسم پر تھی۔ البتہ اجر جان بچا کر بھاگ گیا، حلم کی خوف و دہشت سے یہ کیفیت تھی کہ گویا اس کے جان ہی نہیں، وہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا جب کہ تمام مسلمان مشرکین کے وسط میں آ چکے تھے اپنی بدحواسی میں حلم خود مسلمانوں میں سے فرار ہو کر اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے لئے جانے لگا۔ جیسے ہی اس نے رکاب میں پاؤں رکھا رکاب ٹوٹ گئی، بنی عمرو بن تیم کے حنیف بن المنذر کا اس کے پاس سے گذر ہوا وہ اس وقت پکار رہا تھا کہ کیا بنی قیس بن ثعلبہ کا کوئی شخص ہے جو مجھے رکاب کے لئے ڈوری دے دے۔ اس نے یہ بات ایسی بلند آواز سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہی کہ عفیفؓ نے اسے شناخت کر لیا اور آواز دی کہ ابوضبیعہ۔ حطم نے کہا کہ ہاں عفیف نے کہا پاؤں دو میں اس میں ڈوری باندھے دیتا ہوں۔

حطم کا خاتمہ حطم نے اس کے لئے اپنا پاؤں آگے کر دیا۔ عفیف نے تلوار کے ایک وار سے ران پر سے اس کا پاؤں کاٹ ڈالا، اور اس کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ حطم نے کہا اب کیا ہے تم میرا کام بھی تمام کر دو۔ عفیفؓ نے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ جب تک میں تیری ہڈیاں نہ چبا لوں تجھے موت آئے کیونکہ اس روز رات کو عفیفؓ کے کئی بھائی جو ان کے ساتھ تھے اس لڑائی میں شہید ہو چکے تھے۔ حطم کے پاس سے اس شب میں جو مسلمان گذرتا وہ اس سے کہتا کہ کیا تم حطم کو قتل کرنا چاہتے ہو یہ بات اس نے اب تک ان مسلمانوں سے کہی تھی جو اسے پہچانتے نہ تھے اتنے میں قیسؓ بن عاصم اس کے پاس سے گذرے۔ حطم نے ان سے بھی یہی کہا قیسؓ بن عاصم نے اسی وقت پلٹ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ مگر جب انہوں نے دیکھا کہ اس کی ران سے اس کا پاؤں کٹا ہوا الگ ہے کہنے لگے کہ یہ تو میں نے برا کیا اگر یہ بات مجھے معلوم ہوتی تو میں اسے ہاتھ ہی نہ لگاتا یوں ہی تڑپ تڑپ کے مرجانے کے لئے چھوڑ دیتا۔

ابجر پر قیس بن عاصم کا حملہ مشرکین کی فروگاہ کی ہر چیز پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمان ان کی خندق سے برآمد ہو کر ان کے تعاقب میں چلے، قیسؓ بن عاصم ابجر کے قریب پہنچ گئے۔ مگر ابجر کا گھوڑا قیسؓ کے گھوڑے سے زیادہ طاقت ور تھا ان کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ کہیں میری گرفت سے نکل نہ جائے۔ انہوں نے ابجر کے گھوڑے کی پیٹھ پر نیزہ مارا جس نے گھوڑے کے سر بن کے پٹھے کو تو قطع کر دیا مگر رگ کو وہ قطع نہیں کر سکا اور گھوڑا کانپنے لگا۔

عزور بن سوید کا قبول اسلام عفیفؓ بن المنذر نے عزور بن سوید کو گرفتار کر لیا۔ رباب نے علاءؓ سے اس کی سفارش کی اس کا باپ تیم کا بھائی تھا۔ اس کے لئے رباب نے علاءؓ سے سفارش کی۔ علاءؓ نے کہا میں نے اسے معاف کیا۔ یہ کون ہے اس نے کہا میرا نام عزور ہے علاءؓ نے کہا اچھا آپ ہی ہیں جس نے ان سب کو فریب دیا ہے۔ عزور نے کہا کہ اے مالک میں فریب نہیں ہوں بلکہ فریب خوردہ ہوں۔ علاءؓ نے کہا اسلام لے آؤ وہ مسلمان ہو گیا اور بحرین میں رہ گیا اس کا اصل نام ہی عزور تھا یہ اس کا لقب نہ تھا۔

مال غنیمت کی تقسیم عفیفؓ نے منذر بن السوید بن المنذر کو قتل کر دیا۔ صبیح کو علاءؓ نے مال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنیمت مجاہدین میں تقسیم کر دیا، اور ایسے لوگوں کو جنہوں نے خاص طور سے جنگ میں بہادری دکھائی تھی کپڑے دیئے، ان میں عیینہؓ بن المنذر قیسؓ بن عاصم اور ثمامہؓ بن اثال تھے ثمامہؓ کو جو کپڑے دیئے گئے تھے ان میں ایک سیاہ چوغا تھا جس پر نشان بنے ہوئے تھے حلم اس کو پہن کر بہت اترا تا تھا اس کے علاوہ علاءؓ نے اور کپڑوں کو فروخت کر دیا

مرتدین کا دارین میں اجتماع

شکست خوردہ مشرکین کا بڑا حصہ کشتیوں میں بیٹھ کر دارین چلا گیا اور دوسرے لوگ اپنے اپنے قبائل کے علاقوں میں پلٹ گئے، علاءؓ بن الحضرمی نے قبیلہ بکر بن وائل کے ان لوگوں کو جو اسلام پر قائم تھے۔ ان کے متعلق حکم لکھا کہ ان کا مقابلہ کریں۔ نیز عتیبہ بن النہاس اور عامر بن عبد الاسود کو حکم بھیجا کہ تم بدستور اسلام پر قائم رہو اور ہر راستے پر مرتدین کے مقابلے کے لئے پہرے بٹھا دو نیز انہوں نے مسمع کو حکم دیا کہ وہ خود بڑھ کر مرتدین کا مقابلہ کریں اور انہوں نے خصفۃ التیمی اور مثنیٰ بن حارثہ الشیبانی کو حکم بھیجا کہ وہ بھی ان مرتدین کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ وہ ان کے روکنے کے لئے راستوں کے ناکوں پر کھڑے ہوئے۔ اور مرتدین میں سے بعض نے توبہ کی اور اسلام لے آئے جسے تسلیم کیا گیا۔ اور ان کو علاءؓ کی فوج میں شامل کر دیا گیا اور بعض نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا، اور اپنے ارتداد پر اصرار کیا۔ ان کو ان کے علاقوں میں جانے سے روک دیا گیا اس لئے وہ پھر اسی راستے پر پلٹے جہاں سے وہ آئے تھے یہاں تک کہ وہ بھی کشتیوں کے ذریعے دارین پہنچ گئے۔ اس طرح اللہ نے ان سب کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ بنی ضبیعہ بن مجل کے ایک شخص وہب نے بکر بن وائل کے مرتدین کے متعلق دو شعر بھی کہے جس میں ان کی اس حرکت پر نفرین کی گئی ہے۔

دارین پر فوج کشی

علاءؓ بدستور مشرکین کی اس فرودگاہ میں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس بکر بن وائل کے ان لوگوں کے جن کو انہوں نے خط لکھے تھے خط جواب میں موصول ہوئے اور ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ اللہ کے حکم پر عمل کریں گے اور عمل کرائیں گے اور اپنے دین کی حمایت کریں گے، جیسا کہ علاءؓ چاہتے تھے اور اب ان کو یقین ہو گیا کہ ان کے عقب سے کوئی بات ایسی رونما نہ ہو گی جو ان کے خلاف ہو یا جس کا بُرا اثر اہل بحرین میں سے کسی کو ہو۔ انہوں نے اب تمام مسلمانوں کو دارین پر چڑھائی کی دعوت دی، ان کو جمع کر کے ان کے سامنے تقریر کی جس میں کہا اللہ نے شیاطین کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہوں اور جنگ سے شکست کھا کر بھگوڑوں کو تمہارے ہاتھوں تباہ کرنے کے لئے اِس سمندر میں جمع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خشکی میں تم کو اپنی ایسی نشانیاں دکھا چکا ہے جس سے تم سمندر میں اس کی ذات پر بھروسہ کر سکو۔ لہٰذا اپنے دشمن پر بڑھو اور سمندر پھاڑ کر ان تک پہنچ جاؤ کیونکہ اللہ نے اُن سب کو ایک جا کر دیا ہے، یہ اُن کو تباہ کرنے کا بہترین موقع ہے، تمام مسلمانوں نے کہا ہم اس کے لئے بخوشی تیار ہیں اور خدا جب تک ہم زندہ ہیں وادی وہناد کے واقعے کے بعد اب کسی خطرے سے نہیں ڈرتے۔

دارین پر حملہ علاءؓ اور تمام مسلمان اس قرود گاہ سے کوچ کر کے سمندر کے کنارے کنارے اور سب کے سب گھوڑوں اونٹوں خچر اور گدھوں پر سوار اور پیادے سوار ہو کر سمندر میں گھس پڑے علاءؓ نے اللہ کی جناب میں دعا کی مسلمانوں نے بھی دعا کی اس وقت یہ دعا مانگ رہے تھے۔ اے ارحم الراحمین، اے کریم، اے علیم، اے احد، اے صمد، اے حی، اے حی القیوم، اے حی، اے قیوم، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اے ہمارے رب۔ تمام مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے اُس خلیج کو بغیر کسی نقصان کے عبور کر لیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نرم ریت پر جس پر پانی چھڑکا گیا ہے چل رہے ہیں کہ اونٹوں کے پاؤں تک نہ ڈوبے۔ حالانکہ بعض موقعوں پر ساحل سے دارین تک کا سفر کشتیوں کے ذریعے ایک دن اور ایک رات میں طے ہوتا تھا۔ اب وہاں مسلمانوں کا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا نہایت ہی خونریز معرکہ ہوا جس میں وہ سب مارے گئے کہ کوئی خبر دینے والا بھی نہ بچا۔ مسلمانوں نے اُن کے اہل و عیال کو لونڈی و غلام بنا لیا، اور اُن کی املاک پر قبضہ کر لیا، ہر ایک شہسوار کو چھ ہزار اور ہر پیادے کو دو ہزار درہم غنیمت میں ملے۔

مسلمانوں کو ساحل سمندر سے اُن تک پہنچنے اور اُن کے مقابلے میں پورا دن صرف ہو گیا، اُن سے فارغ ہو کر پھر وہ جس راستے سے گئے تھے۔ اُسی راستے واپس آئے اور سمندر طے کر کے پھر کنارے پہنچ گئے اس واقعے کو عفیف بن المنذر نے اپنے دو شعروں میں بیان کیا ہے۔

منافقین کی افواہیں جب علاءؓ بحرین سے واپس آ گئے انہوں نے اطراف واکناف میں اسلام کی سطوت قائم کر دی، مسلمانوں اور اسلام کی عزت کو برقرار کر دیا۔ اور شرک اور مشرکین کو ذلیل کر دیا۔ بعض منافقوں نے بے بنیاد بڑی بڑی خبریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور کیں، بعض لوگوں نے کہا یہ دیکھو مفروق اپنے خاندان شیبان تغلب اور نمر کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلے کے لئے آمادہ ہے بعض مسلمانوں نے ان کو اس کا یہ جواب دیا کہ اگر ایسا ہے تو ہونے دو خوف کس بات کا ہے ہماری طرف سے ملازم ان کو نبٹ لیں گے کیونکہ تمام ملازم اس وقت علاؓ کی امداد کا تہیہ کر چکے تھے اور وہ اپنے اس خیال میں پورے اترے۔ عبداللہؓ بن حفص نے اس واقعے کا ذکر اپنے بعض شعروں میں بھی کر دیا ہے۔

حضرت ثمامہؓ بن اثال کی شہادت

علاؓ بن الحضرمی تمام لوگوں کو واپس لے آئے، اور سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے وہیں پر قیام کرنے کو پسند کیا سب لوگ واپس آ گئے ثمامہؓ بن اثال بھی واپس آ گئے، ہم جب بنی قیس بن ثعلبہ کے ایک چشمۂ آب پر مقیم تھے لوگوں کی نظر ثمامہؓ پر پڑی، اور انہوں نے محکم کا چوغا اس کے جسم پر دیکھا ایک شخص کو دریافت کے لئے بھیجا اور اس سے کہا کہ جا کر ثمامہؓ سے دریافت کرو کہ یہ چوغا تم کو کہاں سے ملا، اور محکم کے متعلق دریافت کرو کہ کیا تمہیں نے اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے، اس شخص نے آ کر ثمامہؓ سے چوغے کو پوچھا انہوں نے کہا کہ یہ مجھے مال غنیمت میں ملا ہے۔ اس شخص نے کہا کیا تم نے محکم کو قتل کیا ہے، ثمامہؓ نے کہا کہ نہیں اگرچہ میری تمنا تھی کہ میں اس کو قتل کرتا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ چوغا تمہارے پاس پھر کہاں سے آیا، ثمامہؓ نے کہا کہ اس کا جواب تمہیں میں پہلے ہی دے چکا ہوں اس شخص نے اپنے دوستوں سے آ کر اس گفتگو کی اطلاع کی، وہ سب کے سب ثمامہؓ کے پاس آنے کے لئے جمع ہوئے اور اور ان کو آ کر گھیر لیا انہوں نے کہا کیوں کیا ہے ان سب نے کہا کہ تمہیں محکم کے قاتل ہو، ثمامہ نے کہا تم جھوٹے ہو میں اس کا قاتل نہیں ہوں۔ البتہ یہ چوغا مجھے مال غنیمت میں بطور حصے کے ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حصہ تو صرف قاتل ہی کو ملتا ہے ثمامہؓ نے کہا یہ چوغا اس کے جسم پر نہیں تھا بلکہ اس کی قیام گاہ سے برآمد ہوا ہے لوگوں نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو اور پھر ان کو قتل کر دیا۔

ہجری راہب کے قبول اسلام کی وجہ

ہجر میں مسلمانوں کے ساتھ ایک راہب بھی تھے جو اس روز اسلام لے آئے لوگوں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے اسلام لانے کی وجہ کیا ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ تین چیزیں جن کے واقع ہونے کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈرا کہ اب بھی اگر میں اسلام نہ لایا تو کہیں اللہ مجھے مسخ نہ کر دے ریگستان میں چشمے کا جاری ہونا سمندر کے پہنائی کا سمٹ جانا، اور وہ دعا جس کی گونج میں نے صبح کے وقت اُن کی فرودگاہ سے آتی ہوئی فضا میں سنی۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ دعا کیا تھی راہب نے کہا کہ وہ یہ دعا ہے

اے اللہ تو رحمٰن و رحیم ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ابتدا سے ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہ تھی، تو ہر وقت ہے، تجھ پر غفلت کبھی طاری نہیں ہوتی، تو ہی وہ زندہ ہے کہ جسے موت نہیں، تو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، چاہے وہ نظر آتی ہو یا نہ آتی ہو، ہر روز تو ایک نئی شان میں جلوہ افروز ہے، تو ہر چیز کو جانتا ہے، بغیر اس کے کہ تو نے اُسے سیکھا ہو۔

اس دعا سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر یہ لوگ اللہ کے حکم پر عمل پیرا نہ ہوتے اور اس کے دین پر نہ ہوتے تو فرشتے ان کی امداد کے لئے نہ بھیجے جاتے۔ اس زمانے کے بعد صحابہ اس واقعے کو ان بحری راہب کی زبانی سنا کرتے تھے۔

چشمہ جاری ہونے کا معجزہ علاؔ نے ابوبکرؓ کو حسب ذیل مراسلہ لکھا "امابعد" اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے وادی دہنا میں ایک پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ علاؔ کو وہاں چشمے کے کوئی آثار نہ تھے، اور سخت تکلیف اور پریشانی کے بعد، ہم کو اپنا ایک معجزہ دکھایا جو ہم سب کے لئے عبرت کا باعث ہے، اور یہ اس لئے کہ ہم اس کی حمد و ثنا کریں لہٰذا اللہ کی جناب میں دعا مانگئے اور اس کے دین کے مددگاروں کے لئے نصرت طلب کیجئے۔

ابوبکرؓ نے اللہ کی حمد کی اس سے دعا مانگی اور کہا کہ عرب ہمیشہ سے وادی دہنا کے متعلق یہ بات بیان کرتے آئے ہیں کہ لقمان سے جب اس وادی کے لئے پوچھا گیا کہ آیا پانی کے لئے اسے کھودا جائے یا نہیں، انہوں نے اس کے کھودنے کی ممانعت کی اور کہا کہ یہاں کبھی پانی نہیں نکلے گا تو اس وجہ سے اس وقت اس وادی میں چشمے کا جاری ہو جانا اللہ کی قدرت کی ایک بہت بڑی نشانی ہے جس کا حال ہم نے پہلے کسی قوم میں نہیں سنا تھا۔ اے اللہ تو بجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم میں اُن کی نیابت کر۔

بنی شیبان بن ثعلبہ کے لئے حکم پھر علاؔ نے ابوبکرؓ کو خندق والوں کی شکست اور حرملہ کے قتل کی جس کو زید اور مسیح نے قتل کیا تھا اپنے حسب ذیل خط سے اطلاع دی" امابعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے دشمن کی عقلوں کو اور اُن کی بات کو شراب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جس کو انہوں نے دن کے وقت سے پی لیا تھا بگاڑ دیا۔ ہم اُن کی خندق کو طے کر کے اچانک اُن پر ٹوٹ پڑے ہم نے ان سب کو نشے میں مدہوش پایا سوائے چند کے سب کو تہ تیغ کر دیا۔ اللہ نے حکم کو بھی ختم کر دیا۔

ابوبکرؓ نے علاءؓ کو لکھا "امابعد بنی شیبان بن ثعلبہ کے متعلق تم کو جو اطلاع ملی ہے اگر اس کی توثیق ہو جائے اور بری خبریں شایع کرنے والے اس سے غلط فائدہ اٹھائیں تو تم فوراً اُن کے مقابلے پر ایک فوج روانہ کرو جو ان کا استیصال کر دے جس سے دوسروں کو بھی عبرت ہو جائے۔

اس حکم سے نہ وہ لوگ مخالفت کے لئے جمع ہوئے اور نہ ان کی بری خبریں شائع کرنے کا کوئی بُرا نتیجہ ظاہر ہوا۔

سنین میں اختلاف ان لوگوں سے مسلمانوں کی جنگ کی تاریخ میں اختلاف ہے محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق یمامہ، عمان، اور مہرہ کی فتح اور شام کی طرف مسلمان فوجوں کا جانا یہ ۱۲ھ ہجری کا واقعہ ہے۔ لیکن ابو زید کے ذریعے علمائے اہل شام اور عراق کی جو روایت ہم تک پہنچی ہے اُس سے یہ معلوم ہوتا ہے مُرتدین کے مقابلے میں جتنی فتوحات خالدؓ بن ولید اور دوسروں کو حاصل ہوئیں وہ سب ۱۳ھ ہجری میں ہوئی ہیں۔ البتہ بزخ بن بجیر تغلبی کا واقعہ ۱۴ھ ہجری میں ہوا ہے۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ خالدؓ بن الولید بزخ اور حصید میں مقیم تھے کہ اس ربیعہ نے مُرتدین کی جماعت کے ساتھ علم بغاوت برپا کیا۔ خالدؓ نے اُس سے لڑ کر اس کو تباہ کر دیا، اُس کے لشکر کو لوٹ کو بہت سا مال غنیمت حاصل کیا اور بہت سے لونڈی غلام بنا لئے اس میں ربیعہ بن بجہ کی ایک لڑکی بھی گرفتار ہوئی، خالدؓ نے اُسے بھی لونڈی بنا لیا، اور ان لونڈی غلاموں کو ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ پھر یہ ربیعہ کی لڑکی علیؓ بن ابی طالب کو مل گئی۔

اہل عمان کا ارتداد

لقیط بن مالک الازدی ذوالتاج لقیط بن مالک الازدی نے جو زمانۂ جاہلیت میں علیندی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہمایری کرتا تھا عمان میں نبوت کا دعوی کر کے اس پر غاصبانہ قبضہ کر لیا اور مرتد ہو گیا اس نے جیفر اور عبد کو پہاڑوں اور سمندر میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ جیفر نے اس کی اطلاع ابوبکرؓ کو کی اور ان سے درخواست کی کہ وہ لقیط پر فوج کشی کریں ابوبکرؓ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمیر کے حذیفہ بن محصن الغلفانی کو عمان اور ازد کے عرفجہ البارقی کو مہرہ مرتدین سے لڑنے روانہ کیا، ابوبکرؓ نے ان دونوں کو ہدایت کی کہ جب وہ دونوں متفق الرائے ہو جائیں تو مشترکہ طور پر لقیط سے لڑیں اور جنگ کی کارروائی عمان سے شروع کی جائے، حذیفہؓ اپنے عمل میں عرفجہؓ پر امیر مالا دست ہوں گے، اور عرفجہؓ اپنے عمل میں حذیفہؓ پر امیر مالا دست ہوں گے۔

حذیفہؓ اور عرفجہؓ کی عمان پر فوج کشی

یہ دونوں ساتھ ساتھ روانہ ہوئے، ابوبکرؓ نے دونوں کو ہدایت کی کہ وہ بہت تیزی سے سفر طے کر کے عمان پہنچیں، جب یہ عمان کے قریب پہنچے انہوں نے احمرؓ اور عباد کو خط لکھنے اور اپنی رائے پر عمل شروع کیا اور جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا، اس کی تعمیل کی

ابوبکرؓ نے عکرمہؓ کو مسیلمہ سے لڑنے کے لئے یمامہ بھیجا تھا اور ان کے پیچھے شرجیلؓ بن حسنہ کو بھی یمامہ بھیجا، اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت کی جو وہ حذیفہؓ اور عرفجہؓ کو کر چکے تھے، مگر عکرمہؓ شرجیلؓ سے جلدی کر کے آگے بڑھ گئے، تاکہ فتح کا سہرا انہیں کے سر بندھے مسیلمہ نے ان کو ایسی دھمکی دی کہ وہ اس کے مقابلے سے ہٹ گئے اور انہوں نے اس کی اطلاع ابوبکرؓ کو دے دی۔

عکرمہ کو عمان پر فوج کشی کا حکم

شرجیلؓ کو جب اس واقعے کی اطلاع ملی تو وہ جہاں تھے وہیں ٹھہر گئے، ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ تم میری اجازت سے یمامہ میں مقیم رہو یہاں تک کہ تم کو میرا دوسرا حکم موصول ہو اور جس شخص کے مقابلے کے لئے تم کو بھیجا ہے سردست اس کا مقابلہ نہ کرو دوسری طرف ابوبکرؓ نے عکرمہؓ کو خط لکھا، جس میں ان کی جلد بازی پر ان کو زجر و توبیخ کی اور لکھا کہ اب تاوقتیکہ تم مرتدین کے مقابلے میں کوئی کارنمایاں نہ کر لو نہ میں تمہاری صورت دیکھوں گا اور نہ میں تمہاری کوئی بات سننا چاہتا ہوں تم عمان جاؤ اور اہل عمان سے لڑو حذیفہؓ اور عرفجہؓ کی مدد کرو تم میں کا ہر ایک شخص اپنے اپنے رسالے کا سردار رہے گا، البتہ جب تک تم حذیفہؓ کے علاقۂ عمل میں رہو گے وہ تم سب کے افسر اعلیٰ رہیں گے، عمان کے قضیے سے فارغ ہو کر تم مہرہ جانا اور وہاں سے یمن جا کر یمن اور حضرموت کی کارروائیوں میں مہاجر بن ابی امیہ کے ساتھ رہنا اور اثنائے راہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمان اور یمن کے درمیان جو مرتد ہوں اُن کی سرکوبی کرنا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اس مہم میں ویسی نمایاں کارگزاری دکھاؤ جو میری خوشنودی کا باعث ہو۔

لقیط سے سرداروں کی علیحدگی

اس حکم کے مطابق عکرمہؓ اپنی فوج کے ساتھ عرفجہؓ اور حذیفہؓ کی طرف روانہ ہوئے اور قبل اس کے کہ وہ دونوں عمان پہنچ جائیں عکرمہؓ اُن سے جا ملے۔ اس سے قبل ابوبکرؓ نے ان دونوں کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ عمان سے فارغ ہونے کے بعد وہ عکرمہؓ کی رائے پر عمل کریں۔ چاہے وہ اُن کو اپنے ساتھ لے لیں یا عمان میں ٹھہرنے کا حکم دیں۔ یہ تینوں امیر عمان کے قریب ایک مقام رجام میں باہم جا ملے۔ اور انہوں نے جیفرؓ اور عبادؓ کے پاس اپنے پیام بھیج دیئے۔ دوسری طرف لقیط کو بھی اس فوج کے آنے کی اطلاع پہنچی۔ اس نے اپنی جماعتوں کو اکٹھا کیا۔ اور دبا میں آکر پڑاؤ ڈالا۔ جیفرؓ اور عبادؓ بھی اپنی اپنی قیام گاہوں سے برآمد ہوئے اور انہوں نے صحار میں آکر پڑاؤ کیا اور حذیفہؓ عرفجہؓ عکرمہؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ سب ہمارے پاس آجائیں۔ چنانچہ وہ سب ان دونوں کے پاس صحار میں ایک جا ہو گئے اور اپنے متصل علاقے کو مرتدین سے پاک کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اور مرتدین بھی اپنی بغاوت سے باز آگئے۔ نیز اُن امرائے لقیط کے ساتھی سرداروں کو خطوط لکھے اور اس کی ابتدا انہوں نے بنی جدید کے رئیس سے کی ان کے جواب میں ان سرداروں نے بھی مسلمان امراء کو خطوط لکھے اس مراسلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سب سردار لقیط سے علیحدہ ہو گئے۔

دبا کا معرکہ

مسلمانوں نے لقیط کی جانب پیش قدمی کی اور مقام دبا پر دونوں حریفوں کا اجتماع ہوا۔ لقیط نے اپنے تمام اہل و عیال کو جمع کر کے ان کو صفوں کے پیچھے ٹھہرا دیا تھا تاکہ وہ اپنے نبرد آزماؤں کو جنگ میں داد شجاعت دینے پر ابھاریں نیز خود لڑنے والے بھی اپنے ناموس کی حفاظت کے لئے جم کر لڑیں۔ یہ مقام مغر کے علاقے میں ایک بڑی منڈی ہے۔ جنگ شروع ہوئی اور نہایت خونریز اور شدید ہوئی قریب تھا کہ لقیط کو مسلمانوں پر فتح حاصل ہو جائے، اس حالت میں جبکہ مرتدوں کا پلہ بھاری ہو چکا تھا اور مسلمانوں کی حالت کمزور ہو چکی تھی۔ مسلمانوں کی حمایت کے لئے زبردست امدادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوجیں آگئیں۔ بنی ناجیہ حرمیت بن راشد کی قیادت میں، اور عبدالقیس، سیحان بن صلوحان کی قیادت میں آگئے، نیز ان دونوں قبیلوں کے جو متفرق بلاد عمان میں سکونت پذیر تھے وہ ایک بڑی تعداد میں مدد کے لئے آگئے، اس کمک سے اللہ نے مسلمانوں کے بازو کو قوی اور مشرکین کے بازو کو کمزور کر دیا۔ مشرکین شکست کھا کر میدان سے بھاگے، مسلمانوں نے دس ہزار مشرکوں کو معرکے ہی میں قتل کر دیا اور پھر ان کا تعاقب کر کے اور خوب بڑی تعداد میں قتل کیا۔ بہت سے لونڈی غلام اور مال غنیمت حاصل کیا مال غنیمت کو امرائے اسلام نے مسلمان مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔ اور اس کا خمس (پانچواں حصہ) عرفجہؓ کے ساتھ ابوبکرؓ کے پاس روانہ کر دیا۔

عمان میں امن وامان اس معرکے کے بعد عکرمہؓ اور حذیفہؓ نے یہ مناسب سمجھا کہ حذیفہؓ عمان میں قیام کر کے انتظام حکومت کریں اور شورش کو فرو کریں، جو خمس ابوبکرؓ کو بھیجا گیا تھا اس میں آٹھ سو لونڈی غلام تھے، نیز مسلمانوں نے وہاں کی پوری منڈی پر بطور غنیمت قبضہ کر لیا۔ عرفجہؓ خمس کو لے کر جس میں لونڈی غلام اور دوسرا مال و متاع تھا۔ ابوبکرؓ کے پاس آگئے۔ حذیفہؓ عمان میں لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے ٹھہر گئے انہوں نے عمان کے اصلی قبائل اور دوسرے ان مختلف قبائل کے خاندانوں کو جو اپنے وطن سے ترک سکونت کر کے اس علاقے میں آباد ہو گئے تھے دعوت دی کہ اللہ نے جو فتح مسلمانوں کو دی ہے اب اس سے مستفید ہونے کے لئے وہ انتظام حکومت میں ان کی اعانت کریں۔ عکرمہؓ مسلمانوں کی بڑی فوج کے ساتھ دوسرے مشرکین کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھ گئے۔ انہوں نے مہرہ سے اپنی جنگی کارروائی کی ابتدا کی۔ اسی واقعے کا عیاذالناجی نے اپنے اشعار میں ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل مہرہ واقع نجد کا ارتداد

عکرمہؓ کی مہرہ پر فوجکشی

جب عکرمہؓ عرفجہؓ اور حذیفہؓ عمان کے مرتدین سے فارغ ہو گئے، عکرمہؓ اپنی فوج کے ساتھ مہرہ کی سمت چلے، انہوں نے اہل عمان اور حالی عمان سے اپنی اس مہم کے لئے مدد لی۔ یہ اپنے سابقہ مقام سے چل کر مہرہ کے قریب پہنچے، بنی ناجیہ، ازد، عبدالقیس، راسب اور بنی تمیم کے بعد کی ایک بڑی جماعت عکرمہؓ کی امداد کے لئے عمان سے ان کے ساتھ ہو گئی تھی اس فوج کے ساتھ عکرمہؓ نے مہرہ کے علاقے پر یورش کی ان کے مقابلے کے لئے مشرکین کے وہاں دو گروہ تھے ایک مہرہ کے مقام جیرون میں بنی شحراۃ کے ایک شخص شخریت کی سرکردگی میں مورچہ زن تھا ان کی جمعیتیں اس تمام علاقے میں جیرون سے لے کر نصدون تک کہ دونوں مہرہ کے دو صحراؤں میں پھیلی ہوئی تھیں اور دوسرا گروہ نجد میں بنی محارب کے مصبح کی سرکردگی میں آمادۂ جنگ تھا اور دراصل تمام مہرہ اسی جماعت کے سردار کے قبضے میں تھا اور سوائے شخریت اور اس کی جمعیت کے سب اسی کے ماتحت تھے۔ مگر یہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف اور رقیب تھے اور ہر ایک دوسرے کو اپنی اطاعت کی دعوت دیتا تھا نیز ان دونوں فوجوں میں ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ کامیابی کی عزت اسے حاصل ہو امشرکین کی اس باہمی عداوت اور رقابت سے اللہ نے مسلمانوں کی بات کو قوی اور مشرکین کی بات کو کمزور کر دیا۔

معرکۂ نجد

جب عکرمہؓ نے دیکھ کہ شخریت کے ہمراہ بہت کم جماعت ہے انہوں نے اس سے ارتداد سے توبہ کرکے دوبارہ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور محض اس ابتدائی تحریک ہی پر شخریت نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا، اس واقعے سے مصبح کے حوصلے پست ہو گئے، شخریت کے بعد اب عکرمہؓ نے مصبح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کفر سے توبہ کر کے پھر اسلام لانے کی دعوت دی مگر اُس نے اپنی کثرت تعداد سے دھوکہ کھایا اور چونکہ اب شخریت مسلمانوں کے ساتھ ہو گیا تھا اس سے حسد کی وجہ سے مسیح کی دشمنی اسلام اور مسلمانوں سے اور بڑھ گئی۔ بخد میں دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا یہاں دباؤ سے بھی زیادہ شدید اور خونریز جنگ ہوئی مگر اللہ نے مرتدوں کو شکست دی ان کا سردار مارا گیا وہ بھاگے مسلمان ان پر چڑھ گئے اور انہوں نے کفار کو بے دریغ جس طرح چاہا موت کے گھاٹ اتارا اور جس قدر مال و متاع کو چاہا اس پر بطور غنیمت قبضہ کر لیا۔ مال غنیمت میں دو ہزار تیز رفتار اونٹنیاں بھی دستیاب ہوئیں۔

مال غنیمت اور شخریت کی روانگی مدینہ عکرمہؓ نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا اور پانچواں حصہ، شخریت کے ساتھ ابو بکرؓ کے پاس روانہ کر دیا۔ باقی چار حصوں کو انہوں نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اس فتح اور کثرت سے مال غنیمت مل جانے سے عکرمہؓ اور ان کی فوج کی مادی طاقت اور ساز و سامان بہت بڑھ گیا اور انہوں نے وہیں قیام کر کے اپنی خواہش کے مطابق تمام اس علاقے کے باشندوں کو پھر اسلام میں داخل کر لیا۔ انہوں نے بخد، ریاضۃ الروحہ، ساحل، جزائر، مُر، لیان، جیرون، ظہور الشجر، صہارت، یعقب اور ذات الجم کے باشندوں کو توبہ کے بعد اسلام میں شریک کر لیا۔ اس کامیابی کی خوشخبری سے عکرمہ نے مخزوم کے بنی عابد کے سائب کے ذریعے ابو بکرؓ کو کی، فتح کی بشارت لے کر یہ پہلے ابو بکرؓ کے پاس پہنچے ان کے بعد شخریت خمس لے کر مدینہ آئے۔

مرتدین یمن

یمن کے عامل عکرمہؓ اور قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات ہو گئی اس وقت عتابؓ بن اسید اور طاہرؓ بن ابی ہالہ مکہ اور اس کے علاقے کے عامل تھے، عتابؓ بنی کنانہ پر عامل تھے اور طاہرؓ مکہ پر اور اس تقرر کی وجہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ ملک کی امارت ان کے دادا اسعد بن عدنان کی اولاد کو ملنا چاہیئے۔ طائف اور اس کے علاقے پر عثمانؓ بن ابی العاص اور مالکؓ بن عوف النصری عامل تھے۔ عثمانؓ شہری آبادی کے عامل تھے اور مالکؓ دیہاتی آبادی کے جو زیادہ تر قبیلہ ہوازن سے تعلق رکھتی تھی عامل تھے۔ نجران اور اس کے علاقے پر عمروؓ بن حزم اور ابوسفیان بن حرب عامل تھے۔ عمروؓ بن حزم نماز میں امامت کرتے تھے اور ابوسفیانؓ بن حرب مالگذاری وصول کرتے تھے، زمع اور زبید سے لے کر نجران کی حد تک کے علاقے پر خالدؓ بن سعید بن العاص عامل تھے، تمام ہمدان پر عامرؓ بن شہر عامل تھے، صنعا کے عامل فیروزؓ الدیلمی تھے، وازویہ اور قیس بن المکشوح ان کے مددگار تھے، یعلیٰؓ بن امیہ جند کے عامل تھے، مارب کے عامل ابوموسیٰؓ الاشعری تھے عک کے ساتھ جو اشعری تھے ان کے عامل بھی طاہرؓ بن ابی ہالہ تھے، معاذؓ بن جبل اس تمام علاقے کے معلم تھے۔ لہٰذا وہ ان تمام عاملوں کے علاقے کا دورہ کرتے تھے اور اسلام کی تعلیم دیا کرتے تھے

یمن کے عاملوں کے خلاف بغاوت

خود رسول اللہ صلعم کی حیات میں اسود نے ان اعمال کے خلاف بغاوت کردی، رسول اللہ صلعم نے اپنے قاصدوں اور خطوط کے ذریعے اسود سے جہاد شروع کیا۔ یہاں تک کہ اسود مارا گیا اور رسول اللہ صلعم کی وفات سے ایک رات قبل اس تمام علاقے پر حسب سابق رسول اللہ صلعم کا تسلط اور تصرف دوبارہ قائم ہوگیا تھا۔ اگرچہ ان باغیوں کی بغاوت کا عام عربوں پر اب تک کچھ زیادہ اثر نہیں ہو سکا تھا اور وہ سب اس کے مقابلے کی تیاری کر رہے تھے، مگر جب اور عربوں کو رسول اللہ صلعم کی وفات کی خبر ہوئی یمن اور دوسرے تمام علاقوں میں ایک عام بغاوت برپا ہوگئی اس سے قبل عنسی کے سوا رنجران سے صنعا تک کے تمام علاقے میں گرد اوری کر رہے تھے اور انہوں نے بے قاعدہ جنگ سے یہاں اودھم مچا رکھا تھا نہ وہ کسی امیر کے مقابلے کے لئے جاتے تھے اور نہ کوئی امیر ان کے مقابل جاتا تھا عمرو بن معدی کرب، فروہ بن مسیک کے مقابل تھا، اور معاویہ بن انس عنسی کی مضرور فوج کے ساتھ ادھر سے اُدھر سرگرداں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن حزم اور خالد بن سعید کی مراجعت مدینہ

رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد آپ کے عاملوں میں سے صرف عمرو بن حزم اور خالد بن سعید مدینہ واپس آئے۔ دوسرے عاملوں نے اپنے اپنے علاقے چھوڑ کر مسلمانوں کے یہاں پناہ لے لی تھی۔ عمرو بن معدی کرب نے خالد بن سعید کو راستے میں روکا اور ان کی تلوار صمصامہ چھین لی۔ البتہ رسول اللہ صلعم کے فرستادے دوسرے خبر لانے والوں کے ساتھ مدینہ آئے۔ جریر بن عبداللہ اقرع بن عبداللہ اور وبر بن یحنس واپس گئے۔ اب ابوبکرؓ نے بھی رسول اللہ صلعم کی طرح تمام مرتدوں سے اپنے قاصدوں اور تحریروں سے جہاد شروع کیا یہاں تک کہ اسامہ بن زیدؓ شام سے واپس آئے اس کارروائی میں تین مہینے گذر گئے اس مدت میں البتہ صرف ذی حسی اور ذی القصہ کے باشندوں کے واقعات پیش آئے:

حضرت ابوبکرؓ کی روانگی ابرق

اسامہؓ کی واپسی کے بعد سب سے پہلے خود ابوبکرؓ جہاد کے لئے برآمد ہوئے اور مدینہ سے ابرق آئے ابوبکرؓ نے اب یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس قبیلے کو جاکر وہ شکست دیتے ان میں سے اُن مسلمانوں کو جو مرتد نہیں ہوئے تھے حکم دیتے کہ وہ اپنے سے ملحقہ قبیلے کے مقابلے کے لئے ان کا ساتھ دیں چنانچہ اس طرح وہ مہاجرین انصار اور دوسرے غیر مرتد مسلمانوں کی جمعیت کے ساتھ ایک کے بعد دوسرے اس سے متصل قبیلے سے لڑے اسی طرح انہوں نے اس پوری مہم کو کامیابی سے ختم کیا اور کسی مرتد سے مرتدین کے مقابلے میں مدد نہیں لی۔

اہل تہامہ کی سرکوبی

سب سے پہلے عتابؓ بن اسید اور عثمانؓ بن ابی العاص نے ابوبکرؓ کو لکھا کہ ہمارے علاقے میں مرتدین نے مسلمانوں پر یورش کر دی ہے۔ عتابؓ نے اس کے مقابلے میں یہ کارروائی کی کہ خالدؓ بن اسید کو اہل تہامہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ یہاں مذحج کی ایک بڑی جماعت اور خزاعہ اور کنانہ کی متفرق قومیں بنی مدلج کے خاندان بنی شنوق کے جندب بن سلمی کی سرکردگی میں مرتد ہو کر مقابلے کے لئے جمع تھیں۔ عتابؓ کے علاقے میں صرف یہ ہی ایک جماعت اُن سے برسرپیکار تھی۔ ابارق میں جس وقت یہ مقابلہ ہوا تو خالدؓ بن اسید نے ان کو شکست دے کر پراگندہ کر دیا اور بہت سوں کو قتل کر دیا۔ اس میں بھی بنی شنوق سب سے زیادہ علاقے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی واقعے کے بعد ان کی تعداد اس قدر کم ہو گئی کہ وہ ہمیشہ کے لئے ایک ناقابل التفات وحدت نہ رہ گئے، اس واقعے نے عتابؓ کے علاقہ عمل کو فتنۂ ارتداد سے پاک صاف کر دیا اور جذب بھاگ گیا۔

مشتوۃ پر فوجکشی عثمانؓ بن ابی العاص نے اہل طائف کی ایک فوج عثمان بن ربیعہ کی امارت میں شنوۃ روانہ کی جہاں بنو بجیلہ اور خثعم کی جماعتیں حمیضہ بن النعمان کی سرکردگی میں مرتد ہو کر حکومت سے لڑنے کے لئے جمع تھیں۔ اس مقام پر حریفوں کا مقابلہ ہوا عثمان نے ان سب جماعتوں کو دلیل شکست دی وہ حمیضہ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگیں حمیضہ بھی کسی غیر معلوم علاقے میں بھاگ گیا

اخابث عک

قبیلۂ عک کی بغاوت و سرکوبی رسول اللہ صلعم کے بعد تہامہ میں سب سے پہلے عک اور اشعروں نے حکومت سے بغاوت کی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب ان کو رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی ان کا قبیلۂ مخادیر بغاوت کے لئے جمع ہوا اشعریین اور خثعم بند کے جو مخادیر تھے وہ بھی اس اصل جماعت سے آملے۔ انہوں نے سمندر کے ساحل پر مقام اعلاب میں اپنا پڑاؤ ڈالا، ان کے ساتھ کچھ بھٹی ہو گئے وہ سپاہی بھی جن کا کوئی سردار نہ تھا آملے، طاہرؓ بن ابی ہالہ نے ان کے اجتماع کی ابوبکرؓ کو اطلاع کی اور وہ خود ان کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے، اس عزم سے اپنی روانگی کی بھی اطلاع انہوں نے ابوبکرؓ کو لکھ بھیجی، طاہرؓ کے ساتھ مسروق العکی بھی تھے انہوں نے اعلاب آکر ان باغیوں کا مقابلہ کیا شدید جنگ کے بعد اللہ نے باغیوں کو شکست دی۔ مسلمانوں نے ان کو ایسا بے دریغ تہ تیغ کیا کہ شاید ان میں سے کوئی بچ نہ سکا۔ ان تمام راستوں میں ان کے مقتولین کی بدبو پھیل گئی۔ اللہ نے ان باغیوں کو ہلاک کر کے مسلمانوں کو ایک شاندار فتح عطا فرمائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ عک کے اخابث

قبل اس کے کہ ابوبکرؓ کے پاس طاہرؓ کا فتح کی بشارت دینے والا خط پہنچے انہوں نے طاہرؓ کے سابقہ خط کے جواب میں ان کو لکھا "مجھے تمہارا خط ملا جس میں تم نے اعلاب میں اخابث کے مقابلے پر اپنے جانے اور مسروق اور ان کی قوم کو اپنی مدد کے لئے ساتھ لے جانے کی اطلاع دی ہے۔ تمہاری یہ کارروائی مناسب ہے۔ اس موقع پر ان باغیوں کو بغیر کسی رحم کے ایسی سزا دو جو دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ ان کا صفایا کر کے تم میرے آئندہ حکم کے آنے تک اعلاب ہی میں مقیم رہنا تاکہ ان خبیثوں کے شر سے مسافروں کے لئے مامون ہو جائیں۔

ابوبکرؓ کے ان باغیوں کو اخابث لکھنے کا یہ اثر ہے کہ اب تک عک کی یہ جماعت اور دوسرے قبائل والے جو بغاوت میں ان کے شریک ہو گئے تھے اخابث کے نام سے موسوم اور یہ راستے جہاں انہوں نے جنگ کی تھی اخابث کے راستوں کے نام سے مشہور ہیں۔

لڑائی کے بعد ابوبکرؓ کے حکم کے بموجب طاہرؓ بن ابی ہالہ جن کے ساتھ مسروق قبیلہ عک کے ساتھ تھے اخابث کے راستے پر ابوبکرؓ کے دوسرے حکم کے انتظار میں فروکش رہے۔

اہل نجران کا واقعہ

اہل نجران کی تجدید معاہدہ کی درخواست

جب اہل نجران کو رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی جن میں اس وقت بنی الحارث کے جو بنی الحارث سے قبل وہاں متوطن تھے چالیس ہزار جنگجو تھے انہوں نے تجدید معاہدہ کے لئے اپنا ایک وفد ابوبکرؓ کے پاس بھیجا یہ وفد ابوبکرؓ کے پاس آیا انہوں نے حسب ذیل فرمان ان کو لکھ دیا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان عبداللہ ابی بکر خلیفہ رسول اللہ صلعم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے اہل نجران کے لئے لکھا جاتا ہے۔ میں نے ان کو اپنی اور اپنی فوج کی طرف سے پناہ دی اور جو فرمان معافی رسول اللہ صلعم نے ان سے کیا تھا میں بھی اسے تسلیم کرتا ہوں اور اس کی توثیق کرتا ہوں سوائے ان باتوں کے جن سے خود رسول اللہ صلعم نے اللہ کے حکم سے ان کے بارے میں رجوع کیا ہے وہ یہ ہے کہ نہ صرف ان کے علاقے میں بلکہ تمام عرب میں دو مذہب کے پیرو سکونت پذیر نہیں رہ سکتے، اس کے علاوہ وہ ان کی جان، مذہب، املاک، حاشیہ، متعلقین چاہے وہ اس وقت نجران میں ہوں یا باہر ہوں ان کے پادری راہب اور گرجا جہاں وہ بنے ہوئے ہیں اور تھوڑی یا زیادہ جس قدر ان کی املاک ہیں ان سب کو ان کے حق میں رہنے دیتے ہیں بشرطیکہ جو سرکاری لگان مقرر ہے وہ ادا ہوتا رہے اور جب وہ اپنے واجبات پورے کریں تو پھر نہ ان کو خارج البلد کیا جائے نہ ان سے عشر لیا جائے نہ کسی پادری کو اس کے علاقے سے بدلا جائے اور نہ کسی راہب کو اس کی خانقاہ سے نکالا جائے جو کچھ اس تحریر میں لکھا گیا ہے اس کے ایفا کے لئے محمد رسول اللہ صلعم کی ضمانت اور تمام مسلمانوں کی نگہبانی کی ضمانت دی جاتی ہے اس کے ساتھ اہل نجران کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے خیر خواہ اور وفادار رہیں۔ مشعر ابن عمرو اور عمرو مولیٰ ابوبکرؓ نے اس تحریر پر اپنی شہادت ثبت کی۔

جریر بن عبداللہ کو جہاد کا حکم

ابوبکرؓ نے جریرؓ بن عبداللہ کو حکم دیا کہ تم اپنے عمل پر واپس جاؤ اور اپنے ان ہم قوم لوگوں کو جو اسلام پر ثابت قدم ہوں اعانت دین کی دعوت دو اور جو ان میں سے تندرست اور صاحب استطاعت ہوں ان کو جہاد کے لئے تیار کرو اور ان کے ساتھ مرتدوں سے جہاد کرو، پہلے خثعم پر دھاوا کرنا جو ذی الکلاع کی حمایت کے لئے برآمد ہوئے ہوں ان سے لڑنا نیز ان کا مقابلہ کرنا جو تمہارا مقابلہ کریں ان کا بالکل صفایا کر دینا نیز ان کے شرکا کا بھی خاتمہ کرنا اس سے فارغ ہو کر تم نجران جانا اور وہاں میرے دوسرے حکم کے آنے تک ٹھہرے رہنا۔

جریر کی مراجعت نجران

جریرؓ اپنی خدمت پر روانہ ہوئے، جو احکام ابوبکرؓ نے ان کو دیئے تھے اس کی انہوں نے پوری تعمیل کی مگر سوائے ایک چھوٹی سی جماعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کسی نے ان کا مقابلہ نہیں کیا اس جماعت نے مقابلہ کیا مگر وہ بری طرح قتل کر دیے گئے اور تعاقب کے بعد بہت سوں کو گرفتار کر لیا گیا اس تصفیے سے فارغ ہو کر وہ نجران پہنچ گئے اور وہاں ابوبکرؓ کے دوسرے حکم کے انتظار میں مقیم ہو گئے۔

جبری بھرتی کا حکم ابوبکرؓ نے عثمانؓ بن ابی العاص کو حکم بھیجا کہ تم اہل طائف میں سے جبریہ طور پر جہاد کے لئے ایک مہم بھرتی کرو، ہر محلے میں سے ان کی استطاعت کے مطابق سپاہی لئے جائیں اور ان پر اپنے ایک خاص معتمد علیہ شخص کو امیر مقرر کرو۔ چنانچہ عثمانؓ نے ہر محلے میں سے بیس سپاہیوں کو بھرتی کر کے ان پر اپنے بھائی کو امیر مقرر کیا۔

حضرت ابوبکرؓ کا عتابؓ بن اسید کے نام فرمان ابوبکرؓ نے عتابؓ بن اسید کو لکھا کہ تم اہل مکہ اور اپنے ماتحت علاقے سے پانچ سو سپاہیوں کو بھرتی کر کے ان پر اپنے کسی معتمد علیہ کو امیر مقرر کرو، عتابؓ نے اس حکم کی تعمیل کی اور اس جماعت پر خالدؓ بن اسید کو امیر مقرر کیا۔ اب ہر فوج اور ان کے امیر جہاد پر جانے کے لئے تیار اور پا بر کاب ہو گئے کہ ابوبکرؓ کا ان کو حکم ملے اور جہاں جہاں ان کے پاس آئیں تو وہ جہاد کے لئے روانہ ہو جائیں۔

اہل یمن کا دوسری مرتبہ ارتداد

قیس بن عبد یغوث کا ارتداد جن لوگوں نے دوسری مرتبہ ارتداد کیا ان میں قیس بن عبد یغوث بن مکشوح تھا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب اہل یمن کو رسول اللہ صلعم کی وفات کی اطلاع ملی قیس نے مرتد ہو کر فیروز، داذویہ اور جشیش کے قتل کی کوشش کی، ابوبکرؓ نے مُران کے رئیس عمیر کو، ردد کے رئیس سعید کو، کلاع کے رئیس سمیفع کو، تظلیم کے رئیس حوشب کو اور ذی نیاق کے رئیس شہر کو خط لکھے جس میں ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں اللہ کی حکومت کو قائم رکھیں اور لوگوں کا انتظام کرتے رہیں اور یہ کہ میں تمہاری مدد کے لئے فوج بھی بھیجوں گا۔ ان سب سرداروں کے نام ان کے خط کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون یہ تھا کہ تم ابناء کی ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد کرو مرتدوں کو گھیر لو۔ میں نے فیروز کو یمن کا والی مقرر کیا ہے تم ان کے حکم کی تعمیل کرو اور ان کا ساتھ دو۔

ذی الکلاع کو در غلانے کی کوشش

عروہ بن غزیۃ الدثینی سے مروی ہے کہ جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے انہوں نے فیروز کو یمن کا امیر مقرر کیا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ داذویہ، جشیش اور قیس اس فتنے سے الگ تھلگ تھے، نیز یمن کے دوسرے عمائد کو لکھا کہ وہ ارتداد کے فرو کرنے میں ان کی اعانت کریں قیس کو جب اس کی اطلاع ہوئی اس نے ذی الکلاع اور اس کے ساتھیوں کو لکھا کہ اس وقت جماعت ابناء تمہارے علاقوں میں منتشر حالت میں ہے وہ تم میں گھوم پھر رہے ہیں اگر اس وقت ان کو چھوڑ دیا جائے گا تو وہ ہمیشہ تمہارے سر پر سوار رہیں گے میں مناسب یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے سرداروں کو قتل کر دوں اور ان کو اپنے علاقے سے خارج البلد کر دوں۔ مگر ذی الکلاع نے اس کی تجویز کو منظور نہیں کیا اور نہ اس نے ابناء کی حمایت کی بلکہ وہ فریقین سے علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے صاف کہہ دیا کہ اس معاملے میں ہمارے اغراض شریک نہیں ہیں ہم کوئی دخل نہیں دیتے تم ان کے رقیب اور وہ تمہارے تم آپس میں نبٹ لو۔

قیس اور لخمی جماعت

اس جواب پر اب خود قیس نے ابناء کے قتل کی ٹھان لی۔ ان کے سرداروں کے قتل اور ان کے اخراج کی سازش میں منہمک ہو گیا۔ اس نے ان مفرور اور شکست خوردہ لخمی جماعت سے جو گوریلے کی طرح اس تمام علاقے میں پھرتی تھی اور صرف انہیں کا مقابلہ کرتی تھی، جو خود اس کے سر پر آکر حملہ کرتے تھے دربدر جم کر مقابلے سے کنائی کاٹ جایا کرتی تھی، سازباز کی اور لکھا کہ تم جلد سے جلد میرے پاس آجاؤ تاکہ ہم تم ایک غرض مشترک کے لئے کارروائی کریں اور وہ یہ کہ یمن سے ابناء کا ہمیشہ کے لئے اخراج کر دیں۔ اس جماعت کے سرداروں نے قیس کو لکھا کہ ہمیں تمہاری تجویز سے اتفاق ہے اور ہم بہت جلد اس غرض کے لئے تمہارے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ اہل صنعاء کو ان کی کسی پیش قدمی کی اطلاع نہ ہو سکی کہ خبر ملی کہ وہ شہر کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ قیس بظاہر اس خبر وحشت اثر کو سن کر متاثر نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے فیروز اور دازویہ کے پاس آیا اور تاکہ ان کو اس کی نیت پر شبہ نہ ہو اور وہ اس سازش میں اسے ملوث نہ سمجھیں ان سے آوارہ گرد شورشیوں کی روک تھام کے لئے مشورہ کرنے لگا، وہ لوگ بھی قیس کی نیک نیتی پر بھروسا کرکے سوچنے لگے کہ اس فتنے کو کیونکر روکا جائے۔

سازش کا انکشاف اس کے بعد قیس نے ان سرداروں کو دعوت دی کہ کل صبح کا کھانا آپ میرے ساتھ کھائیں، پہلے اس نے دازویہ کو دعوت دی، پھر فیروز کو اور پھر جشیش کو، دازویہ اپنے گھر سے چل کر قیس کے یہاں آئے ان کے اندر آتے ہی قیس نے ان کو قتل کر دیا، اب فیروز اپنے گھر سے اس کے پاس آنے کے لئے روانہ ہوئے اس کے قریب پہنچے تھے کہ انہوں نے سنا کہ دو عورتیں دو کوٹھوں پر کھڑی ہوئی کچھ باتیں کر رہی ہیں ایک نے کہا افسوس ہے یہ بھی دازویہ کی طرح مارے گئے۔ فیروز نے ان کی گفتگو سن لی اور وہ الٹے پاؤں اس بہانے سے پلٹ گئے تاکہ دیکھیں کہ جو لوگ دشمن کی نگرانی کے لئے متعین کئے گئے ہیں وہ اپنی جگہوں پر موجود ہیں یا نہیں۔

www.KitaboSunnat.com

فیروز کا فرار قیس کو اطلاع دی گئی کہ فیروز واپس چلے گئے، وہ اپنی فوج کو لے کر ان کی گرفت کے لئے دوڑا، فیروز نے بھی اپنے گھوڑے کو ایڑ دی۔ جشیش مل گئے اور اب وہ بھی ان کے ساتھ ہو کر جبل خولان کی طرف چلے جہاں فیروز کے ننھیالی رشتہ دار رہتے تھے، یہ دونوں تعاقب کرنے والے دشمن کے رسالوں سے آگے بڑھ کر پہلے پہاڑ پہنچ گئے تھے وہاں گھوڑوں سے اتر کر پہاڑ پر چڑھ گئے اس وقت وہ دونوں سادے جوتے پہنے تھے جن کی وجہ سے پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے ان کے پاؤں لہولہان ہو گئے، خدا خدا کر کسی طرح سے وہ خولان کے پاس پہنچ گئے اور فیروز اپنے ننھیالیوں میں محفوظ ہو گئے۔ انہوں نے اس موقع پر قسم کھائی کہ اب آئندہ وہ کبھی معمولی سادہ جوتا استعمال نہیں کریں گے، ان کے تعاقب میں جو سوار آئے تھے وہ بے نیل مرام قیس کے پاس چلے آئے۔

قیس نے صنعاء میں بغاوت برپا کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور نیز اس نے اطراف و جوانب کے علاقے سے ٹیکس وصول کیا مگر اب بھی وہ مذبذب تھا کہ ابوبکرؓ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ دے یا اسود کا اسی اثنار میں اسود کے سوار بھی اس کے پاس آچکے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کو بغاوتِ صنعاء کی اطلاع

جب فیروز بنی خولان اپنے ماموؤں کی حفاظت میں محفوظ ہو گئے اور کچھ اور لوگ بھی ان کے پاس جمع ہو گئے انہوں نے ابوبکرؓ کو اپنی پوری سرگذشت لکھی۔ دوسری طرف قیس نے طنزاً فیروز کے متعلق کہا کہ خولان کی، فیروز کی اور قرار کی جو ان کی اعانت کے لئے اس کے پاس آگئے ہیں میں کیا حقیقت سمجھتا ہوں۔

ابوبکرؓ نے جن جن قبائل کے سرداروں کو خط لکھے تھے ان کے عوام اکثر و بیشتر قیس کے پاس آگئے البتہ ان کے رؤسا اب تک اس شورش سے علیحدہ تھے۔

ابناء کی جلاوطنی

اب قیس نے ابناء کا رخ کیا ان کے تین ٹکڑے کئے ایک وہ جو صنعاء میں مقیم رہے، قیس نے ان کو اور ان کے بیوی بچوں کو وہیں رہنے دیا۔ دوسرے وہ جو بھاگ کر فیروز سے جا ملے تھے ان کے بیوی بچوں کو بھی اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا ایک کو اپنے آدمیوں کی نگرانی میں جلاوطن کرنے کے لئے عدن بھیجا تاکہ یہ وہاں سے سمندر کے ذریعے اپنے اصلی وطن بھیج دیئے جائیں، دوسری جماعت کو اس نے خشکی کی راہ جلاوطن کیا اس طرح دیلمی کے اہل و عیال خشکی کی راہ اور دازویہ کے سمندر کی راہ سے جلاوطن کئے گئے۔

ابناء کی اہانت

جب فیروز کو معلوم ہوا کہ عام اہل یمن قیس کے ساتھ ہو گئے ہیں اور اس نے ابناء کے اہل و عیال کو سفر میں لوٹے جانے کے لئے پُرخطر راستوں سے جلاوطن کر دیا ہے نیز اس نے ان کے ماموؤں اور ابناء کی توہین کی ہے اور وہ ان کو بہت ہی حقیر سمجھتا ہے، انھوں نے کئی شعروں میں اپنے سابقہ کارہائے نمایاں کو فخریہ بیان کیا ہے اور موجودہ حالات پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا ہے۔

فیروز کی بنی عقیل اور قبیلہ عک سے مدد کی درخواست

اب فیروز نے تنہا قیس کے مقابلے کی ٹھان لی انھوں نے بنی عقیل بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے پاس اپنا پیامبر اس پیام کے ساتھ بھیجا کہ میں اپنے آپ کو آپ لوگوں کی پناہ میں دیتا ہوں اور آپ سے مدد مانگتا ہوں آپ میری اس موجودہ مصیبت میں دستگیری کریں اور جو لوگ ابناء کے اہل و عیال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جلا وطن کرنے لے جا رہے ہیں ان سے ان کو رہائی دلائیں۔ نیز فیروز نے عک کے پاس بھی اسی درخواست کے لئے اپنا قاصد بھیجا، اس درخواست پر بنی عقیل احلاف کے ایک شخص سعادیہ کی قیادت میں برآمد ہوئے انہوں نے قیس کے ان سواروں کو جو ابنار کے اہل و عیال کو لے جا رہے تھے اثنائے راہ میں لوٹا اور روکا نیز انہوں نے ان کی گرفت سے ابنار کے اہل و عیال کو چھڑا لیا اور ان کے لے جانے والوں کو قتل کر دیا، اور فیروز کے صغار واپس آنے تک ان کو وہیں دیہات میں مقیم کرا دیا۔ اسی طرح قبیلۂ عک نے مسروق کی قیادت میں یورش کر کے ابنار کے اہل و عیال کو ان کے جلا وطن کرنے والوں کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور ان کو فیروز کے صغار واپس آنے تک دیہات میں مقیم کرا دیا۔

بنی عقیل اور عک نے فیروز کی مدد کے لئے جوانمرد بھیج دیئے،

قیس کی شکست و فرار جب یہ امدادی جماعتیں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ ان کے پاس پہنچ گئیں وہ ان سب کو لے کر قیس کے مقابلے کے لئے بڑھے، صغار کے سامنے دونوں میں شدید لڑائی ہوئی اللہ نے قیس، اس کی قوم اور دوسرے ساتھیوں کو شکست دی اور وہ سب کے ساتھ فرار ہو کر پھر اس مقام میں آ گیا جہاں وہ ان سب آوارہ گرد جماعتوں کے ساتھ اس غدار از شورش سے پہلے عنسی کے قتل کے بعد حیران اور سرگرداں رہا کرتا تھا۔ یہ جماعتیں پھر صغار اور نجران کے درمیان میں پھرنے لگیں۔ اس سے پہلے عمرو بن معدی کرب جو عنسی کا حامی تھا۔ فروہ بن مسیک کے مقابل تھا۔

یوم الرزم فروہ مسیک کا واقعہ یہ ہے کہ یہ اسلام لا کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے متعلق اس نے شعر بھی کہے تھے، رسول اللہ صلعم نے جو باتیں اس سے کیں ان میں یہ بھی کہا تھا کہ کہو فروہؓ جنگ رزم میں جو ہلاکت کی مصیبت تمہاری قوم کو برداشت کرنا پڑی اس سے تم خوش ہوئے یا رنجیدہ فروہ نے کہا جس شخص کو اپنی قوم کی ایسی تباہی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو گا جیسا مجھے یوم الرزم میں اپنی قوم کو ہلاک ہوتے دیکھنا پڑا وہ ضرور اس سے متاثر اور رنجیدہ ہو گا۔ یہ لڑائی فروہ کے قبیلے اور ہمدان کے درمیان یغوث نام ایک بت کے متعلق ہوئی تھی جو ایک مدت میں ایک قبیلے کے پاس رہتا تھا اور دوسری میں دوسرے قبیلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس چنانچہ جب قبیلۂ مراد کی نوبت آئی انہوں نے چاہا کہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے یہاں رکھ لیں اس پر بنی ہمدان نے لڑ کر ان کو بالکل تباہ کر دیا۔ اس موقع پر الاجدع ابومسروق ان کا رئیس تھا۔

فروہ کا بنی مراد پر تقرر

اس جواب پر رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا خیر اس سے کیا ہوتا ہے۔ اسلام لانے سے تو ان کی عزت بڑھ ہی گئی، فروہ نے کہا اگر ایسا ہے تو یہ بات میرے لئے باعث خوشی ہے، رسول اللہ نے اسے بنی مراد کے صدقات کا تحصیلدار مقرر کر دیا نیز ان لوگوں کا بھی جو بنی مراد کے یہاں فروکش ہوں یا ان کے علاقے میں مقیم ہوں ان کو تحصیلدار بنا دیا۔

عمرو بن معدی کا ارتداد

عمرو بن معدی کرب کا واقعہ یہ ہے کہ یہ اپنی قوم سعد العشیرہ سے جدا ہو کر بنی زبید اور ان کے حلیفوں میں متوطن ہو گیا تھا انہیں کے ساتھ یہ بھی اسلام لے آیا اور وہیں مقیم تھا جب عنسی مرتد ہوا اور قبیلۂ مذحج کے اکثر افراد اس کے ساتھ ہو گئے تو فروہؓ تو چند ان لوگوں کے ساتھ جو اسلام پر بدستور قائم تھے اس شورش سے الگ تھلگ ہو گئے البتہ عمرو بھی دوسروں کے ساتھ مرتد ہو گیا۔ عنسی نے اسے اپنا نائب بنا کر پیچھے چھوڑا تاکہ وہ فروہؓ کے مقابل رہے، یہ فروہؓ کے سامنے تھا مگر دونوں حریف ایک دوسرے کے مقابلے سے اپنے اس تعلق کی وجہ سے جو ان کو براح سے تھا بچتے رہتے تھے البتہ اشعار کی جنگ ہوتی رہتی تھی جس میں ایک دوسرے پر طنز و تعریض کرتا رہتا۔ اسی حالت میں اطلاع ملی کہ عکرمہؓ ابین پہنچ گئے ہیں۔

عکرمہؓ کی ابین میں آمد

عکرمہؓ مہرہ سے چل کر یمن کے علاقے میں ابین پہنچے ان کے ساتھ ایک بڑی زبردست جمعیت جس میں مہرہ کے بہت سے لوگ تھے نیز سعد بن زید، ازد، ناجیہ، عبدالقیس بنی مالک بن کنانہ کے حدبان اور عنبہ کے عمرو بن جندب تھے ساتھ تھی، عکرمہؓ نے قبیلۂ نخع کو ان کے بھگوڑوں کو سزا دینے کے بعد اکٹھا کیا اور پوچھا تمہارا طرز عمل اس شورش میں کیسا رہا۔ انہوں نے کہا ایام جاہلیت میں بھی ہم ایک ایسے دین پر قائم تھے کہ ہم پر وہ چیزیں جو عرب ایک دوسرے پر کیا کرتے تھے عائد نہیں کی گئیں چہ جائیکہ اب تو ہم اس دین پر قائم ہیں جس کی خوبی سے ہم خوب واقف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں اور جس کی محبت ہمارے قلوب میں جاگزین ہو چکی ہے۔

قیس بن عبد یغوث اور عمرو بن معدی کرب میں کشیدگی

عکرمہؓ نے جب اور لوگوں سے ان کے طرز عمل کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ ان کا بیان صحیح ہے ان کے عوام بدستور اسلام پر ثابت قدم رہے تھے البتہ ان کے خواص میں جو مرتد ہو گئے تھے وہ بھاگ گئے تھے، اس طرح نخع اور حمیر کو انہوں نے ارتداد کے الزام سے بری قرار دیا اور اب وہ ان کو جمع کرنے کے لئے وہیں مقیم ہو گئے قیس بن عبد یغوث نے عمرو بن معدی کرب پر یہ الزام لگایا کہ تمہاری غفلت سے عکرمہؓ یمن در آئے۔ اس وجہ سے دونوں میں جھگڑا ہو گیا اور انہوں نے اب ایک دوسرے پر لعن طعن شروع کیا، عمرو نے قیس پر یہ الزام لگایا کہ تم نے ابناء کے ساتھ بدعہدی کی اور دازویہ کو دھوکے سے بلا کر قتل کر دیا اور فیروز کے مقابلے سے دم دبا کر بھاگ گئے۔ ان عیوب اور الزامات کو اس نے اپنے شعروں میں بیان کیا۔ قیس نے بھی تہ کی بتر کی اس کا جواب اسی انداز میں اپنے شعروں میں دیا۔

طاہر اور مسروق کو صنعاء جانے کا حکم

ابوبکرؓ نے طاہرؓ ابن ابی ہالہ اور مسروق کو لکھا کہ تم صنعاء جاؤ اور ابناء کی مدد کرو یہ دونوں امیر اپنے اپنے مقام سے چل کر صنعاء پہنچے۔ نیز ابوبکرؓ نے عبداللہ بن ثور بن اصغر کو لکھا کہ تم عربوں اور اہل تہامہ کے دوسرے ان لوگوں کو جو تمہاری دعوت قبول کریں جمع کر کے اپنی جگہ میرے دوسرے حکم کے موصول ہونے تک جنگ کے لئے تیار ہو کر مقیم رہو۔

عمرو بن معدی کرب اور خالدؓ بن اسید کی لڑائی

عمرو بن معدی کرب کے پہلے مرتد ہونے کا واقعہ یہ ہوا تھا کہ وہ خالدؓ بن سعید کے ہمراہ تھا، عمرو ان کے خلاف ہو کر اسود سے جا ملا۔ خالدؓ بن سعید اس کے مقابلے پر بڑھے اور پاس پہنچ گئے، دونوں میں مقابلہ ہوا ایک نے دوسرے پر تلوار کا وار کیا، خالدؓ کا وار اس کے کاندھے پر پڑا جس سے تلوار کا پرتلہ کٹ گیا، تلوار گر پڑی اور وار کاندھے تک سرایت کر گیا۔ عمرو نے بھی ان پر وار کیا مگر بے سود خالدؓ بن سعید چاہتے تھے کہ دوسرا وار کریں مگر عمرو فوراً گھوڑے سے کود کر پہاڑ پر بھاگ کر چڑھ گیا خالدؓ نے اس کے تمام سامان، گھوڑے اور مصمامہ نام تلوار پر قبضہ کر لیا اور ان کے ساتھ عمرو بھی اب روپوش ہو گیا تھا۔ سعیدؓ بن العاص الاکبر کی تمام املاک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن العاص الاصغر کو وارثت میں ملیں اور جب یہ کوفے کے والی مقرر ہوئے عمرو بن معدی کرب نے اپنی لڑکی ان کو پیش کی مگر انہوں نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ سعید خود عمرو کے مکان اس سے ملنے گئے اور یمن میں جو جو تلواریں خالدؓ کو ملی تھیں وہ ساتھ لے گئے اور اس سے کہا کہ ان میں تمہاری تلوار صمصامہ کون سی ہے عمرو نے کہا یہ ہے سعیدؓ نے کہا اٹھالو میں نے تم کو دے دی، عمرو نے اسے اٹھا لیا، اپنے خچر کی باگ ہاتھ میں لی اور اس کی زین پر تلوار کا ہاتھ مارا تلوار زین اور بندے کو کاٹتی ہوئی خچر کے جسم میں سرایت کر گئی۔ اس کے بعد عمرو نے اسے پھر سعیدؓ کو دے دیا اور کہا کہ اگر یہ میری ملک ہوتی اور آپ میرے گھر مجھ سے ملنے آئے ہوتے ہیں وہ خود آپ کو دے دیتا اور اب جبکہ وہ گر چکی ہے میں اسے نہیں لیتا۔

قیس اور عمرو بن معدی کرب کی گرفتاری مرتدین کی سرزنش کے لئے سب سے آخر میں جو امیر ابوبکرؓ کے پاس سے گئے وہ مہاجرؓ بن ابی امیہ تھے، انہوں نے مکہ کی راہ اختیار کی، کے آئے وہاں سے خالدؓ بن اسید ان کے ساتھ ہو گئے، طائف آئے یہاں سے عبدالرحمان بن ابی العاص ان کے ہمراہ ہوئے، آگے بڑھے جریرؓ بن عبداللہ کے مقابل آئے ان کو ساتھ لیا جب عبداللہ بن ثور کے پاس آئے وہ خود ان کے ساتھ ہو گئے، نجران پہنچے فروہؓ بن مسیک ان کے ساتھ ہوئے اب عمرو بن معدی کرب نے قیس کا ساتھ چھوڑا اور وہ خود بغیر امان حاصل کئے مہاجرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا مہاجرؓ نے اسے اور قیس دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ پھر ان کے متعلق ابوبکرؓ کو لکھا بلکہ خود ان دونوں کو ان کی خدمت میں بھیج دیا۔

مفرور باغیوں کی تلاش جب نجران سے مہاجرؓ مفرور اور روپوش باغی جماعتوں کی تلاش اور سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے اور سواروں نے ان کو ہر طرف سے آلیا انہوں نے امان کی درخواست کی مگر مہاجرؓ نے ان کی درخواست نہ مانی اس پر ان کی دو جماعتیں ہو گئیں ایک سے انہوں نے عجیب پر مقابلہ کیا اور سب کا صفایا کر دیا دوسری کو ان کے رسالے نے جو عبداللہ کی قیادت میں تھا طریق اخابث میں جالیا اور اس کا قلع قمع کر دیا متفرق بھٹکے بھاگے ہر راہ اور ہر سمت قتل کئے گئے۔

قیس بن عبدیغوث کو معافی قیس اور عمرو بن معدی کرب ابوبکرؓ کے پاس لائے گئے ابوبکرؓ نے قیس سے کہا اے قیس تم نے اللہ کے بندوں پر یورش کر کے ان کو قتل کیا ہے، اور تم مومنین کو چھوڑ کر مشرکوں اور مرتدین کے جتھے میں شریک ہو گئے۔ ابوبکرؓ کا منشا تھا کہ اگر کوئی اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا ہوا جرم مل جائے تو اسے قتل کر دیں۔ مگر قیس نے واذ ویہ کے قتل کی سازش اور اس میں شرکت سے صاف انکار کر دیا اور بات یہ تھی کہ یہ حرکت بہت ہی خفیہ طور پر سرانجام دی گئی تھی قیس کے خلاف کوئی صاف شہادت ہمدست نہ ہو سکی تھی اس وجہ سے ابوبکرؓ اس کے قتل سے باز رہے۔

عمرو بن معدی کرب کی رہائی

عمرو بن معدی کرب سے انہوں نے کہا کیا تم کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ کل تم کو شکست ہوئی تم نے راہ فرار اختیار کی اور آج تم کو قید کر کے یہاں لایا گیا کاش تم اسلام کی خدمت کرتے اللہ تم کو بڑی عزت دیتا۔ اتنا کہہ کر اسے بھی رہا کر دیا اور ان دونوں کو اجازت دے دی کہ اپنے گھر چلے جائیں، عمرو نے کہا اب تو میں امیرالمومنین کی نصیحت کو ضرور قبول کروں گا اور اب کبھی اپنے سابقہ کردار کا اعادہ نہیں کروں گا۔

مفرور سرکشوں کی سرکوبی

مہاجر عجیب سے چل کر صنعاء آئے انہوں نے حکم دیا کہ تمام مفروروں کی تلاش اور تعاقب کر کے سرکوبی کی جائے چنانچہ مسلمانوں نے جس پر قابو پایا انہوں نے اسے بے دریغ بری طرح قتل کر دیا کسی سرکش کو معاف نہیں کیا گیا البتہ سرکشوں کے علاوہ جن لوگوں نے توبہ کی اور ان کے حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ان کے جرم کی نوعیت شدید نہیں ہے اور ان کی اصلاح کی بھی امید کی جا سکتی ہے ان کو معاف کیا گیا۔ صنعاء پہنچ کر مہاجرؓ نے اپنے صنعاء پہنچنے اور اثنائے راہ کی ساری سرگذشت کی اطلاع ابوبکرؓ کو لکھ بھیجی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۶

مرتدین حضرموت سنہ ۱۱ھ

رسول اللہ صلعم کا جب وصال ہوا تو حضرموت کے علاقوں پر آپ کے عامل خاص حضرموت پر زیادؓ بن لبید تھے، سکاسک اور سکون پر عکاشہؓ بن محصن تھے، اور کندہ کے عامل مہاجرؓ مقرر کئے گئے تھے مگر وہ ابھی اپنی خدمت پر جانہ سکے تھے کہ رسول اللہ صلعم کا وصال ہو گیا اس لئے ابوبکرؓ نے اب ان کو حکم دیا کہ پہلے وہ یمن کے مرتدین سے جاکر لڑیں ان کا قلع قمع کرنے کے بعد اپنی خدمت کا جاکر جائزہ حاصل کریں۔

زیاد بن لبید عامل حضرموت

مہاجر بن امیہ کا امارت کندہ پر تقرر

ام سلمہؓ اور مہاجرؓ بن امیہ سے مروی ہے کہ مہاجرؓ غزوۂ تبوک سے رسول اللہ صلعم کا ساتھ چھوڑ کر چلے آئے تھے جب رسول اللہ صلعم اس غزوے سے واپس آئے تو آپ ان سے ناراض تھے اسی زمانے میں ایک روز ام سلمہؓ آپ کا سر دھلا رہی تھیں انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس خدمت کا کیا نفع جب آپ میرے بھائی سے ناراض ہیں، رسول اللہ صلعم ان کی اس بات سے متاثر ہو گئے انہوں نے اپنے خادم کو اشارہ کیا کہ مہاجرؓ کو بلا لایا مہاجرؓ مسلسل اپنا عذر بیان کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم نے ان کی خطا معاف فرما دی ان کے عذر کو قبول کر لیا اور ان کو کندہ کا عامل مقرر فرمایا، مگر وہ بیمار ہو گئے اپنی خدمت پر جانہ سکے اس لئے انہوں نے زیادؓ کو لکھا کہ آپ میری خدمت کو بھی انجام دیں، اس کے بعد وہ شفایاب ہوئے اور ابوبکرؓ نے ان کے تقرر کو بحال رکھا اور حکم دیا کہ پہلے تم یمن جاؤ اور وہاں نجران سے لے کر یمن کے آخری حدود تک جو باغی ہوں ان کا استیصال کرو اور پھر اپنی خدمت کا جاکر جائزہ لینا اس کے انتظار کی وجہ سے زیادؓ اور عکاشہؓ نے اب تک کندہ کے مقابلے میں کوئی کارروائی نہیں کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل کندہ کا ارتداد

اسود العنسی کی تحریک کو قبول کرنے کی وجہ سے کندہ مرتد ہو گئے اسی وجہ سے رسول اللہ صلعم نے ان کے چاروں رئیسوں پر لعنت بھیجی، ارتداد سے پہلے یہ واقعہ ہوا تھا کہ جب وہ اور حضرموت کا سارا علاقہ اسلام لے آیا ان کے صدقات کے انتظام کے متعلق رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا تھا کہ حضرموت میں بعض لوگوں کا صدقہ کندہ میں جمع کیا جائے اور بعض اہل کندہ کا صدقہ حضرموت میں جمع ہو اسی طرح اہل حضرموت کے بعض کا صدقہ سکون میں جمع ہو اور بعض اہل سکون کا صدقہ حضرموت میں جمع ہوا کرے اس پر بنی ولیعہ کے بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس اونٹ نہیں ہیں اگر آپ مناسب خیال فرمائیں تو آپ ان کو حکم دیں کہ وہ صدقے کا مال ہمارے پاس لے آیا کریں رسول اللہ صلعم نے ان لوگوں سے کہا اگر ایسا کر سکتے ہو تو کرنا ان لوگوں نے کہا ہم اس پر غور کریں گے اگر بنی ولیعہ کے پاس جانور نہ ہوں گے تو ہم صدقے کا مال خود پہنچا دیا کریں گے۔

حضرمیوں کا صدقات پہنچانے سے انکار

رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب صدقات کی وصول کرنے کا وقت آیا، زیادؓ نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا وہ آئے بنی ولیعہ نے حضرمیوں سے کہا کہ تم نے جیسا کہ رسول اللہ صلعم سے وعدہ کیا تھا صدقات کو ہمارے پاس پہنچا دو۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس بار برداری موجود ہے اپنے جانور لے آؤ اور صدقات لے جاؤ انہوں نے بنی ولیعہ کو برا بھلا کہا۔ انہوں نے زیادؓ کو برا بھلا کہا اور حضرمیوں کی جنبہ داری کا الزام لگایا حضرمیوں نے خود صدقات پہنچانے سے انکار کر دیا اور کندی اپنے مطالبے پر مصر رہے، یہ لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اب ان کا طرز عمل مذبذب ہو گیا ایک قدم آگے بڑھاتے تھے اور دوسرا پیچھے ہٹاتے تھے، زیادؓ نے اس وقت تو مہاجرؓ کے انتظار میں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی،

مہاجرؓ بن امیہ کی روانگی حضرموت

جب مہاجرؓ صنعاء آ گئے اور یہاں سے انہوں نے ابوبکرؓ کو اپنی پوری کارروائی کی اطلاع لکھ بھیجی وہ ان کے دوسرے حکم کے آنے تک صنعاء میں مقیم ہو گئے، پھر ابوبکرؓ نے ان کو اور عکرمہؓ کو حکم بھیجا کہ تم دونوں حضرموت جاؤ، زیادؓ کو ان کی خدمت پر بحال رکھا جائے، مکے سے لیکر یمن تک کے درمیانی علاقے کے جو لوگ تمہارے ساتھ ہیں ان کو اپنے گھروں کو واپس جانے کی اجازت دے دینا البتہ جو خود اپنی خوشی سے جہاد میں شریک ہونا چاہے اسے ساتھ لے لینا، نیز زیادؓ کی مدد کے لئے عبیدہ بن سعد کو بھی بھیج دیا جائے۔ مہاجرؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین کے حکم کی بجاآوری کی، وہ خود صنعاء سے اور عکرمہؓ ابین سے حضرموت روانہ ہوئے، مآرب پر دونوں ملے اور پھر وہاں سے ہ کی راہ بڑھ کر حضرموت میں در آئے ایک نے اسود کے مقابل پڑاؤ کیا اور دوسرے نے وائل کے مقابل۔

عدا کی اونٹنی پر جھگڑا

جب کندی زیادؓ سے خفا ہو کر چلے گئے اور انہوں نے اپنی بات پر اصرار کیا اور حضرمیوں نے اپنی بات پر بنی عمرو بن معاویہ کے صدقات کی وصول یابی خود زیاد نے اپنے ذمے لی وہ ان کے پاس جو ریاض میں مقیم تھے آئے، سب سے پہلے ان کا ایک لڑکا شیطان بن حجر نظر آیا زیادؓ نے اس کے گلے سے صدقہ حاصل کیا اس میں کی ایک جوان اونٹنی جس کے اب تک بچہ نہیں ہوا تھا ان کو پسند آئی، انہوں نے آگ منگوائی اور اس پر زکوٰۃ کا نشان داغ دیا۔ یہ اونٹنی شیطان کے بھائی عدا بن حجر کی تھی جس پر عدا واجب نہ تھا اور خود اس کے بھائی کو اسے برآمد کرتے وقت شبہ گذرا تھا مگر پھر اس نے یہ خیال کر کے کہ یہ وہ نہیں ہے اسے حوالے کر دیا۔ عدا نے کہا یہ تو میری اونٹنی شذرہ ہے اور اسی نام سے اسے آواز دی، شیطان نے کہا میرا بھائی سچ کہہ رہا ہے یہ انھیں کی اونٹنی ہے میں نے شذرہ کو صدقے میں نہیں دیا میں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی دوسری اونٹنی ہے آپ اسے چھوڑ دیں اور اس کے حوض میں دوسری لے لیں، یہ میری ملک نہیں ہے۔ زیادؓ نے خیال کیا کہ یہ لڑکا جھوٹا بہانہ بنا رہا ہے انہوں نے اس سے کہا تو اسلام سے برگشتہ ہو کر کافر ہو گیا ہے، اس بات سے ایک فتنہ برپا ہو گیا اور دونوں کو غصہ آگیا زیادؓ نے کہا چونکہ اب اس پر زکوٰۃ کا نشان داغ دیا گیا ہے لہٰذا اب یہ کسی طرح تم کو واپس نہیں مل سکتی یہ اللہ کے حق میں وصول کی گئی ہے اس کی واپسی کی کوئی صورت ممکن نہیں اس کی واپسی کے مطالبے سے باز آؤ کہیں یہ تمہارے لئے اسی طرح منحوس بات نہ ہو جیسے بسوس اونٹنی اپنے قبیلے والوں کے لئے ثابت ہوئی۔ اس پر عدا نے ریاض میں جو آل عمرو تھے ان کو اپنی حمایت اور مدد کے لئے پکارا اور کہا کہ تمہاری موجودگی میں مجھ پر یہ ظلم اور زیادتی ہو وہ قبیلہ ذلیل ہے جس کے گھر میں ایسا ظلم کیا جائے۔ اے ابو السمیط میری مدد کرو۔

ابو السمیط حارثہ کی مداخلت

اس آواز پر ابو السمیط حارثہ بن سراقہ بن معدی کرب اپنے گھر سے نکل کر زیادؓ بن لبید کے پاس آیا جو کھڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے، اس نے زیادؓ سے کہا کہ آپ اس شخص کی اونٹنی چھوڑ دیں اور اس کے عوض میں جوان اونٹ لے لیں اس میں کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا جب کہ اونٹ کے عوض میں اونٹ دیا جائے مگر زیادؓ نے نہ مانا اور کہا کہ اب یہ نہیں ہو سکتا۔ ابوالسمیط نے کہا اگر تم یہودی ہو تو بے شک یہ نہیں ہو سکتا مگر اب تو ہو سکتا ہے، اس کے بعد اس نے اونٹنی کی طرف پلٹ کر اس کی ڈوری کاٹ ڈالی اور اس کے پہلو پر ضرب لگائی جس سے بدک کر وہ کھڑی ہو گئی، ابوالسمیط اسے بچانے کے لئے اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، زیادؓ نے حضرموت اور سکون کے نوجوانوں کو حکم دیا کہ اسے پکڑ لو۔ انہوں نے ابوالسمیط کو جھٹکا دے کر پٹک دیا اور اس کی اور اس کے ساتھیوں کی مشکیں باندھ دیں اور بطور یرغمال ان کو نظر بند کر لیا۔ اور اس اونٹنی کو پھر پکڑ کر حسب سابق اس کے گلے میں ڈوری باندھ دی۔

اہل ریاض کی جنگ کی تیاری اب اہل ریاض نے ایک شور و غوغا برپا کیا انہوں نے ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکارا، معاویہ کے بیٹے حارثہ کی مدد کے لئے آمادہ ہوئے اور اب انہوں نے اپنے اصلی مسلک کا اظہار کر دیا، اسی طرح سکون اور حضرموت زیادؓ کی حمایت پر کمر بستہ ہو گئے دونوں حریفوں کے دو زبردست لشکر ایک دوسرے کے مقابل ایستادہ ہوئے مگر نہ بنو معاویہ نے اپنے ان ہم قوم لوگوں کی وجہ سے جو زیادؓ کے پاس قید تھے جنگ کی ابتدا کی اور نہ زیادؓ کی فوج کو ان کے خلاف کسی کارروائی کے شروع کرنے کا موقع ملا۔ اس حالت تعطل کو مٹانے کے لئے زیادؓ نے اپنے دشمنوں سے کہلا بھیجا کہ ہتھیار رکھ دو ورنہ جنگ کے لئے آمادہ ہو جاؤ اس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ ہم ہرگز اس وقت تک ہتھیار نہیں رکھیں گے جب تک کہ تم ہمارے آدمیوں کو رہا نہ کر دو۔ اس کا جواب زیادؓ نے یہ دیا کہ ان قیدیوں کو ہرگز رہا نہیں کیا جائے گا جب تک کہ تم متفرق نہ ہو جاؤ۔ اور تم نہایت ہی ادنیٰ درجے کے ذلیل اور خبیث لوگ ہو تم حضرموت کے باشندے اور سکون کے ہمسایہ ہو تمہارے لئے یہ ہرگز زیبا نہیں تھا کہ تم حضرموت کے علاقے میں اور اپنے موالی کے سامنے یہ متمردانہ روش اختیار کرتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکون نے زیاد سے کہا کہ یہ لوگ یوں تو باز آنے والے نہیں تم خود ان پر پیش قدمی کر کے حملہ کر دو، چنانچہ ایک رات زیادؓ نے خود ان پر یورش کر کے ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ بہت ہی سراسیمگی میں ہر طرف بھاگ نکلے۔ ان کے فرار کے بعد زیادؓ نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور وہ اپنے اصلی مقام حضرموت واپس چلے آئے۔

زیاد کا اہل ریاض پر حملہ

جب یہ قیدی رہا ہو کر اپنے لوگوں میں آئے انہوں نے حکومت سے لڑنے کی ٹھان لی اور ایک دوسرے سے اس کے لئے عہد لیا اور انہوں نے کہا کہ اس علاقے کی حالت ہمارے یا ہمارے مرنیوں کے لئے اس وقت تک خوش آیند نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس پر کسی ایک کا بلا شرکت غیرے تصرف کامل نہ ہو، اب سب نے جمع ہو کر چھاؤنی ڈالی اور سب میں منادی کر دی کہ کوئی زکوٰۃ نہ دے، زیادؓ نے سر دست ان کا پیچھا چھوڑ دیا نہ زیادؓ ان پر بڑھے اور نہ وہ زیادؓ پر۔ البتہ زیادؓ نے حصین بن نمیر کو قاصد کی حیثیت سے ان سے گفتگو کرنے بھیجا، حصین کی ایک طرف اہل ریاض اور دوسری طرف زیادؓ، سکون اور حضرموت کے درمیان متعدد بار آنے جانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں فریق ایک دوسرے کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ یہ اہل ریاض کی دوسری یورش تھی۔ اس کے بعد وہ چند روز خاموش رہے پھر عمرو بن معاویہ کے بیٹے اپنی مختلف گڑھیوں اور مخصوصہ علاقوں میں جا کر مقابلے کے لئے قیام پذیر ہوئے، جمد، مخوص رمشرح، الضبعہ اور ان کی بہن عمرہ ایک ایک گڑھی میں جا کر مقیم ہوئے یہ لوگ یعنے عمرو بن معاویہ کے بیٹے اس علاقے کے رؤسا تھے۔ اسی طرح حارث بن معاویہ کے بیٹے اپنی اپنی گڑھیوں میں جا کر فروکش ہوئے اشعث بن قیس اور سمط بن الاسود بھی ایک ایک گڑھی میں مقیم ہو گئے۔ اس طرح تمام معاویہ کی اولاد نے اس بات پر اتحاد و اتفاق کیا کہ زکوٰۃ نہ دی جائے اور سب اسلام سے مرتد ہو جائیں۔

اہل ریاض کی یورش

البتہ شرحبیلؓ بن السمط اور ان کے بیٹے نے بنی معاویہ کے درمیان کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ بخدا شریف قوموں کے لئے ترک مذہب کرنا بہت برا ہے، اعلیٰ درجے کے شرفا کا تو یہ شیوہ ہوتا ہے کہ اگر ان کو اپنے مسلک کے متعلق شبہہ بھی پیدا ہو تب بھی وہ بدنامی کے خوف سے اس مسلک کو ترک کر کے اس سے زیادہ صاف مسلک کو

شرحبیلؓ بن السمط کی مخالفت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرنے میں پس و پیش کرتے ہیں چہ جائیکہ ایک نہایت عمدہ مذہب اور حق کو چھوڑ کر باطل اور برے کی طرف عود کیا جائے، اے خداوندا ہم دونوں اس معاملے میں اپنی قوم سے موافقت نہیں کرتے اور آج تک انہوں نے اس بارے میں اونٹنی والے دن اور دوسرے موقع پر حکومت کے خلاف جو اجتماع کیا اس پر اظہار ندامت کرتے ہیں۔

شریحیلؓ بن السمط کا شب خون مارنے کا مشورہ

اس کے بعد شرحبیلؓ بن السمط اور ان کے بیٹے سمط دونوں زیادؓ بن لبید کے پاس چلے آئے اور ان کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ ابن صارخ اور الاشعث والقعین بن عالیس بھی زیادؓ کے پاس آئے اور انہوں نے زیادؓ سے کہا کہ آپ دشمن پر شب خون ماریں کیونکہ مسکاسک، سکون اور حضرموت کے بعض لوگ اپنی جماعتوں سے بھاگے ہوئے اشخاص ان باغیوں کی جماعت میں جا کر مل گئے ہیں تاکہ جب ہم ان پر حملہ کریں تو ان کی وجہ سے خود ہماری جماعت میں پھوٹ پڑ جائے اگر آپ ہماری رائے پر عمل پیرا نہ ہوں گے تو ہمیں یہ بھی اندیشہ ہے کہ اسی طرح خود ہماری جماعت کے لوگ جستہ جستہ ہمیں چھوڑ کر ان کی جماعت میں جا کر شامل ہو جائیں گے۔ انھیں لوگوں کے ان میں مل جانے کی وجہ سے ہمارے دشمن کے حوصلے بڑھ گئے ہیں وہ میدان میں جولانی کر رہا ہے اور امید باندھے ہے کہ ہماری جماعت کے اور لوگ بھی ہمارا ساتھ چھوڑ کر اس کے ساتھ مل جائیں گے۔

زیادؓ بن لبید کا مرتدین پر شب خون

زیادؓ نے کہا اچھی بات ہے اسی مشورے پر عمل کیا جائے چنانچہ انہوں نے اپنی فوج کو جمع کر کے دشمن پر رات کے وقت ان کی گزرگاہوں میں شب خون مارا اور دیکھا کہ وہ آگ کے الاؤوں کے گرد بیٹھے ہوئے ہیں ان میں مسلمانوں نے ان لوگوں کو جن کی نسبت سے وہ آئے تھے شناخت کر لیا اور بنی عمرو بن معاویہ پر جو دشمن کے قوت بازو تھے پل پڑے انہوں نے مشرح، مخوص، محمد، الضبیعہ، اور ان کی بہن عمرہ کو قتل کر دیا اور اس طرح اللہ کی لعنت ان پر پڑ گئی۔ نیز مسلمانوں نے ان کے اور بہت سے پیروؤں کو قتل کیا جو بھاگ سکے وہ بھاگ گئے مگر اس واقعے سے بنی عمرو بن معاویہ کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے بعد پھر وہ بھی کوئی نمایاں کام نہ کر سکے۔ زیادؓ قیدیوں اور مال غنیمت کو لے کر پلٹے اور لیلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے سے جو ان کو اشعث اور بنی الحارث بن معاویہ کے پڑاؤ پر پہنچاتا چلے، جب ان کے قریب آئے بنی عمرو بن معاویہ کی گرفتار شدہ عورتوں نے بنی الحارث کو دہائی دی اور پکارا اشعث ہم تمہاری خالائیں ہیں جو اس طرح اسیر کر کے لے جائی جا رہی ہیں۔ اشعث نے بنی الحارث کو اپنے ساتھ لے کر فوراً اس آواز پر یورش کی، اور ان کو مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑا لیا یہ ان کی تیسری یورش تھی۔

مہاجر بن امیہ کی کندہ پر فوج کشی

مگر اب اشعث نے محسوس کیا کہ جب زیادؓ اور ان کی فوج کو اس واقعے کا علم ہوگا، وہ بنی الحارث بن معاویہ اور بنی عمرو بن معاویہ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے اس نے ان دونوں خاندانوں کو اور اطراف کے قبائل سکاسک اور حضائص میں سے جو لوگ اس کے ہم نوا ہو سکے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ اس واقعے کی وجہ سے حضر موت کے اکثر قبائل علانیہ متمرد ہو گئے مگر زیادؓ کے ہمراہی ان کی اطاعت پر ثابت قدم رہے اور کندہ اپنی بات پر اڑے رہے، جب نوبت یہاں تک پہنچی تو زیادؓ اور دوسرے لوگوں نے مہاجرؓ کو خطوط لکھ کر واقعات سے مطلع کیا۔ مہاجرؓ کو یہ خطوط اس وقت ملے جب وہ صحرائے صہید کو جو عدن اور حضر موت کے درمیان واقع ہے طے کر رہے تھے انہوں نے عکرمہؓ کو لشکر پر اپنا نائب بنایا اور خود تیز رفتار لوگوں کو ساتھ لے کر بعجلت ممکنہ زیادؓ کے پاس پہنچے اور کندہ پر حملہ آور ہوئے اشعث ان کا امیر تھا زرقان کی گڑھی پر معرکہ آرائی ہوئی کندہ کو شکست ہوئی، ان کے بہت سے آدمی مارے گئے اور انہوں نے بھاگ کر بحیر میں پناہ لی، وہ اس قلعے کو تعمیر و ترمیم کر کے پہلے ہی مستحکم کر چکے تھے۔

کندہ کی بستیوں پر مسلمانوں کی یورش

مہاجرؓ نے بڑھ کر بحیر کا محاصرہ کر لیا، اس قلعے میں کندہ کے ساتھ سکاسک، سکون اور حضرت موت کے کچھ باغی افراد بھی تھے۔ بحیر کو تین راستے جاتے تھے ان میں سے ایک کو زیادؓ نے دوسرے کو مہاجرؓ نے روک لیا۔ تیسرے سے دشمن کی آمد و رفت جاری تھی مگر جب عکرمہؓ آ گئے تو ان کو تیسرے راستے پر مقرر کر دیا، جب دشمن کے لئے تمام راستے مسدود ہو گئے تو مہاجرؓ نے اپنے سارے کندہ کی آبادیوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورش کرنے اور ان کو پامال کرنے کا حکم دیا ان میں سے ایک دستے کے افسر یزید بن قنان تھے۔ انہوں نے بنی سند سے لے کر برہوت تک تمام بستیوں میں قتل کا بازار گرم کر دیا۔ اسی طرح مہاجرؓ نے ساحل کی طرف خالد مخزومی اور ربیعہ حضرمی کو بھیجا انہوں نے اہل محا اور دوسرے قبائل کو قتل کیا۔

مہاجر اور اہل کندہ کی جنگ

کندہ کو جو اس وقت قلعے میں محصور تھے اپنی بستیوں کی بربادی کی اطلاع ملی تو وہ کہنے لگے اس ذلت اور بے بسی کی زندگی سے موت بہتر ہے اٹھو اپنی پیشانی کے بال کاٹو اپنی جانیں خدا کے سپرد کر دو یہاں تک کہ خدا کے فضل سے تم کامیاب ہو جاؤ، یقین واثق ہے کہ خدا تمہیں ان ظالموں پر فتح دے گا۔ چنانچہ سب نے پیشانیوں کے بال کاٹ ڈالے اور ایک ایک نے جان لڑا دینے اور ایک دوسرے کی امداد سے گریز نہ کرنے کا عہد کیا۔ صبح ہوئی تو یہ لوگ قلعے سے نکل کر بحیر کے میدان میں اسلامی لشکر پر حملہ آور ہوئے بڑے زور کی لڑائی ہوئی مقتولین کی لاشوں سے تین راستے اور ان کے اطراف پٹ گئے کندہ کو اس طرح شکست ہوئی، ان کے بے شمار آدمی مارے گئے۔

عکرمہؓ کی بحیر میں آمد

ایک قول یہ ہے کہ عکرمہؓ مہاجرؓ کی امداد کے لئے اس وقت پہنچے جب کہ مہاجرؓ دشمن کا استیصال کر چکے تھے، اس لئے زیادہ اور مہاجرؓ نے اپنے رفقاء کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ تمہارے یہ بھائی تمہاری امداد کے لئے آئے ہیں اگرچہ تم پہلے ہی فتح یاب ہو چکے ہو مگر مناسب یہ ہے کہ مال غنیمت میں ان کو بھی شریک کرو۔ یہ رائے سب نے منظور کی، اپنی فوج کے ساتھ سب کو سمجھا بجھا کر ان کو بھی حصہ دیا گیا، خمس اور قیدی مہاجرؓ نے دربار خلافت کو روانہ کئے ایک شخص فتح کی بشارت دینے کے لئے روانہ ہوا جو قیدیوں اور مال غنیمت سے آگے نکل گیا، یہ لوگ راستے میں جہاں سے گذرتے وہاں مسلمانوں کو اس کی فتح کی خوشخبری اور تمام واقعات سناتے جاتے۔

حضرت ابوبکرؓ کا اہل کندہ کے متعلق فرمان

حضرت ابوبکرؓ نے مغیرہؓ بن شعبہ کے ذریعے مہاجرؓ کو یہ حکم بھیجا تھا کہ جب تم کو میرا خط ملے اور تم کو اس وقت تک فتح نہ ہوئی ہو تو جب تمہیں دشمن پر فتح حاصل ہو تو اگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزور شمشیر مغلوب کئے گئے ہوں تو تم ان کے جنگ جو مردوں کو قتل کر دینا اور ان کے اہل و عیال کو قید کر لینا یا اب وہ میرے تصفیے پر ہتھیار رکھ دیں تو اس کی اجازت دو، اور اگر اس خط کے پہنچنے سے قبل مصالحت ہو چکی ہے تو اب یہ کیا جائے کہ وہ جلا وطن کر دیئے جائیں کیونکہ ان کی اس بغاوت اور شورش کے بعد میں اس بات کو بُرا سمجھتا ہوں کہ ان کو ان کے مکانوں میں رہنے دیا جائے تاکہ یہ کچھ تو اپنی بدکرداری کا خمیازہ بھگتیں اور ان کو معلوم ہو کہ جو حرکت انہوں نے کی ہے وہ بہت نازیبا ہے۔

اشعث کی عکرمہؓ سے امان طلبی

ادھر جب بحیر کے محصورین نے دیکھا کہ مسلمانوں کو برابر امداد پہنچ رہی ہے اور وہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے تو ان پر دہشت طاری ہو گئی۔ ان کو اور ان کے سرداروں کو اپنی موت نظر آنے لگی اس لئے انہوں نے یہ تیسری صورت اختیار کی کہ مغیرہؓ کی آمد تک صبر کریں اور ان کے آنے کے بعد جلا وطنی قبول کر کے صلح کر لیں، اس وجہ سے اشعث فوراً عکرمہؓ کے پاس پہنچ کر ان سے امان کا طالب ہوا ان کے سوا کسی اور سے امان ملنے کی اس کو توقع بھی نہ تھی، وجہ یہ تھی کہ اسماء بنت نعمان عکرمہؓ کے نکاح میں تھی، جس زمانے میں عکرمہؓ جند میں مہاجرؓ کی آمد کے منتظر تھے انہوں نے اس سے نکاح کا پیام دیا تھا اور اس فتنے سے قبل ہی اسماء کے باپ نے اس کو عکرمہؓ کے پاس پہنچا دیا، عکرمہؓ اشعث کو لے کر مہاجرؓ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ اس کو اور اس کے علاوہ نو افراد کو مع ان کے متعلقین کے اس شرط پر امان عطا کی جائے کہ یہ قلعے کا دروازہ کھول دیں، مہاجرؓ نے یہ درخواست قبول کی اور اشعث کو حکم دیا کہ جا کر امان کا وثیقہ لکھ لائے اور ہماری مہر ثبت کرائے۔

اشعث کی اطاعت

ایک روایت یہ ہے کہ اشعث نے مہاجرؓ کے پاس حاضر ہو کر اپنی جان و مال اپنے متعلقین اور دوسرے نو افراد کے لئے اس شرط پر امان کی درخواست کی کہ وہ قلعے کا دروازہ کھول کر اپنی قوم کو مسلمانوں کے حوالے کر دے گا۔ مہاجرؓ نے حکم دیا کہ جاؤ اور اپنی حسب خواہش فہرست لکھ کر پیش کرو، اشعث نے اپنے اہل و عیال اور چچا کی اولاد اور ان کے متعلقین کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لکھ دیئے مگر دہشت اور گھبراہٹ کی وجہ سے خود اپنا نام لکھنا بھول گیا، اور مہاجرؓ کے پاس آکر اس پر مہر ثبت کرالی اور چلا آیا اور اس طرح جن لوگوں کے نام امان نامے میں درج تھے وہ سب چھوڑ دیئے گئے۔

بجیر کے محصورین کا انجام ایک روایت یہ ہے کہ جب اشعث سب کے نام لکھ کر آخر میں اپنا نام لکھنا چاہتا تھا۔ تو مجذم چھری لے کر اس پر جھپٹا اور اس نے کہا کہ میرا نام لکھو ورنہ میں ابھی تمہارا کام تمام کرتا ہوں، مجبوراً اس نے مجذم کا نام لکھ دیا اور خود کو چھوڑ دیا۔

قلعے کا دروازہ کھلتے ہی مسلمانوں نے دشمن کو بے بس کر کے ایک ایک کی گردن ماری اور جنگ جو لوگوں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑا، بجیر اور اس کی خندق میں جو عورتیں گرفتار ہوئیں ان کی تعداد ایک ہزار تھی مال غنیمت اور قیدیوں پر نگران کار مقرر کر دیئے گئے اس کام کی انجام دہی میں کثیر بھی شریک تھے۔

اشعث کی گرفتاری اس فتح کے بعد مہاجرؓ نے اشعث اور دوسرے امان پانے والوں کو طلب کیا، جن جن لوگوں کے نام امان نامے میں درج تھے ان کو معافی دی۔ مگر اس میں اشعث کا نام درج نہ تھا یہ دیکھ کر مہاجرؓ بہت خوش ہوئے اور کہا اے اشعث، اے دشمن خدا، شکر ہے کہ تیرا مقدر تجھ سے برگشتہ ہو گیا، میری تمنا تھی کہ خدا تجھ کو ذلیل کرے، یہ کہہ کر مہاجرؓ نے اس کی مشکیں کسوا دیں اور قتل کا ارادہ کیا، مگر عکرمہؓ نے کہا ذرا توقف فرمایئے اس کو حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ اس کے معاملے میں وہی کوئی تصفیہ فرما سکتے ہیں کیونکہ گفتگوئے مصالحت خود اس کے ذریعے سے ہوئی ہے اگر اس فہرست میں یہ اپنا نام لکھنا بھول گیا ہے تو اس سے امان باطل نہیں ہو سکتی، مہاجرؓ نے کہا اگرچہ اس کا معاملہ بالکل ظاہر ہے مگر میں تمہارے مشورے پر عمل کرنے کو ترجیح دیتا ہوں اس لئے مہاجرؓ نے اس وقت اسے قتل نہیں کیا بلکہ اور قیدیوں کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ راستے بھر مسلمان اور خود اس کی قوم کے قیدی اس کو لعنت ملامت کرتے رہے اور اس کی ہم قوم عورتیں اس کو دوزخ کا کندہ اور غدار کہتی تھیں۔

مہاجرؓ کے پاس جب منیرہؓ پہنچے تو خشائے الٰہی کا یہ تماشہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کی لاشیں خون میں لتھڑی پڑی ہیں، قیدی گرفتار ہو چکے ہیں اور جانوروں پر سوار کر کے ان کو مدینہ روانہ کیا جا چکا ہے۔

اشعث کی جان بخشی کی درخواست

حضرت ابوبکرؓ کو فتح کی اطلاع ملی، امیران جنگ خدمت میں پیش ہوئے۔ آپ نے اشعث کو طلب کیا۔ اور فرمایا تو بنو ولیعہ کے فریب میں آ گیا۔ مگر وہ تیرے فریب میں نہیں آئے کیونکہ جانتے تھے کہ تو اس کام کا اہل نہیں ہے وہ خود ہلاک ہوئے اور تجھے بھی تباہ کیا۔ تجھے اس کا بھی خوف نہ ہوا کہ اگر رسول اللہ صلعم کی دعوت کچھ نہ کچھ تجھے پہنچی ہوتی تب بھی میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتا؟ اشعث نے کہا مجھے کیا معلوم آپ اپنی رائے کو خود جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو تجھ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ مسلمانوں سے اپنے دس آدمیوں کی جان بخشی کا تصفیہ خود میں نے کرایا ہے میرا قتل کیسے جائز ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا حق انتخاب تم کو دیا گیا تھا، اس نے کہا جی ہاں، آپ نے کہا جب تم تحریر لکھ کر لائے تو کیا سپہ سالار اسلام نے اس پر مہر ثبت کر دی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تحریر پر جب مہر ہو گئی تو وہ انہیں لوگوں کے لئے سند ہو سکتی ہے جن کے نام اس میں درج ہیں اور تیری مصالحت کنندہ کی حیثیت اس سے قبل تک تھی۔

اشعث کی جان بخشی

جب اشعث کو خوف ہوا کہ اب جان گئی اس نے عرض کیا آپ مجھ سے آئندہ کسی بھلائی کی توقع کر سکتے ہیں تو براہ کرم ان قیدیوں کو آزاد کر دیجئے میرا قصور معاف فرمایئے اور میرا اسلام قبول کر لیجئے۔ اور میرے ساتھ وہی سلوک روا رکھئے جو مجھ جیسوں کے ساتھ آپ کیا کرتے ہیں اور میری زوجہ کو میرے حوالے فرمایئے۔ اس واقعے سے قبل جب اشعث رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو اس نے ام فروہؓ بنت ابی قحافہؓ کو پیام نکاح دیا تھا۔ ابو قحافہؓ نے اپنی لڑکی اس کی زوجیت میں دے دی تھی اور رخصت کو اشعث کی دوبارہ آمد پر اٹھا رکھا تھا۔ اس عرصے میں رسول اللہ صلعم وفات فرما گئے اور اشعث کے اعمال آپ سن چکے ہیں اس لئے اُسے اندیشہ ہوا کہ اس کی بیوی اس کے حوالے نہ کی جائے گی، اس لئے اس نے عرض کیا کہ آپ دیکھیں گے کہ میں اپنے علاقے والوں میں اسلام کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین خادم ثابت ہوں گا، یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے اس کی جاں بخشی فرما دی، اس کا اسلام قبول کیا اور اس کی بیوی اس کے حوالے کر دی، اور فرمایا جاؤ آئندہ مجھے تمہارے متعلق بہتر اطلاعات ملنی چاہئیں آپ نے تمام قیدیوں کو بھی آزاد فرما دیا اور وہ سب اپنے اپنے ٹھکانوں کو چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے خمس مال غنیمت لوگوں کو تقسیم فرما دیا اور بقیہ چار خمس فوج نے آپس میں تقسیم کر لیئے۔

اشعث کی ام فروہ بنت ابی قحافہؓ سے شادی

ایک بیان یہ ہے کہ جب اشعث حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر کیا گیا، اور آپ نے اس کی بدکرداریوں پر اس کو متنبہ فرما کر پوچھا کہ بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں تو اس نے عرض کیا مجھ پر کرم کیجئے، میرے طوق و سلاسل کھلوا دیجئے اور اپنی بہن سے میری شادی کر دیجئے کیونکہ میں تائب ہوتا ہوں اور اسلام لاتا ہوں، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا منظور، اور ام فروہؓ بنت ابی قحافہؓ کو اس کے نکاح میں دے دیا، اس کے بعد اشعث فتح عراق تک مدینے میں قیام پذیر رہا۔

عرب اسیروں کی رہائی

جب حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بڑی نازیبا بات ہے کہ عرب عرب کی غلامی میں قید رہیں۔ حالانکہ خدا نے اپنے فضل سے مملکت اسلامی کو کافی وسیع اور عجمیوں کو ہمارے زیر فرمان کر دیا ہے آپ نے دور جاہلیت اور دور اسلام کے تمام عرب قیدیوں کے لئے سب کے مشورے سے چھ اونٹ اور سات اونٹ کا فدیہ مقرر فرما دیا۔ مگر ام ولد کو فدیے سے معاف رکھا۔ نیز قبیلہ حنیفہ اور کندہ کے لئے قدرے تخفیف فرما دی کیونکہ ان کے اکثر مرد قتل ہو چکے تھے، اہل ردہ اور دوسرے تہی دستوں کو بھی آپ نے فدیے سے مستثنیٰ فرما دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنی اپنی عورتوں کو گھر گھر تلاش کرتے پھرنے لگے، اس طرح اشعث کو بنو نہد اور بنو عطیف میں دو عورتیں ملیں، ہوا یہ کہ اشعث ان قبائل میں پہنچ کر پوچھنے لگا۔ "کوتے اور گدھ کہاں ہیں؟ کسی نے پوچھا اس سے تیرا کیا مطلب ہے اس نے کہا بجیر کی جنگ میں گدھ، کوتے، بھیڑیے اور کتے ہماری عورتوں کو اچک لے گئے تھے، بنو عطیف نے کہا کوا تو یہ ہے، اشعث نے کہا اس کو تمہارے یہاں کیا حیثیت حاصل ہے؟ بنو عطیف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا وہ ہماری حفاظت میں ہے اشعث نے کہا بہت اچھا اور چلا گیا۔

بنت نعمان بن جون

جب حضرت عمرؓ کی رائے پر مسلمانوں کا اجماع ہو گیا اور آپ نے اعلان فرما دیا کہ آج سے کوئی عربی کسی کی ملک میں نہ رہے تو مہاجرؓ نے اس عورت کے معاملے میں غور کیا جس کا باپ نعمان بن جون تھا۔ اس عورت کا قصہ یہ ہے کہ اس کے باپ نے اس کو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ہدیۃً پیش کیا تھا۔ اور اس کی خوبی یہ بتلائی تھی کہ آج تک یہ بیمار نہیں ہوئی۔ پہلے تو آپ نے اس کو اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دے دی تھی مگر یہ بات سن کر فرمایا کہ اس کو یہاں سے ہٹاؤ۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے اگر اس میں خدا کے نزدیک کوئی بھلائی ہوتی تو ضرور یہ کبھی بیمار ہوتی۔

بنت نعمان کے متعلق ابوبکرؓ کی رائے

مہاجرؓ نے عکرمہؓ سے پوچھا تم نے اس سے کب شادی کی تھی، عکرمہؓ نے کہا یہ میرے پاس جند میں لائی گئی تھی، آرمینیہ کے سفر میں میرے ساتھ تھی پھر میں اس کو چھاؤنی میں لے آیا۔ بعض نے عکرمہؓ کو رائے دی کہ اس کو چھوڑ دو یہ رغبت کے قابل نہیں ہے، اور بعض نے کہا مت چھوڑو، مہاجرؓ نے اس کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں لکھ کر استفسار کیا تو آپ نے جواب میں یہ واقعہ لکھا کہ اس کا باپ نعمان بن جون اس کو لے کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا تھا اور اس کو آپ کے لئے آراستہ کیا تھا آپ نے فرمایا اسے یہاں لاؤ، جب وہ لے کر آیا تو اس نے کہا اس میں مزید خوبی یہ ہے کہ آج تک اسے کسی قسم کا مرض نہیں ہوا، آپ نے فرمایا اگر اس میں خدا کے نزدیک کوئی خیر ہوتی تو ضرور کبھی بیمار ہوتی چونکہ آپ نے اس عورت کو پسند نہیں کیا ہے لہٰذا تم لوگ بھی اسے پسند نہ کرو اور چھوڑ دو۔

عرب قیدیوں کا زر فدیہ

عمرؓ نے جب تمام قیدیوں کو زر فدیہ لے کر رہا کر دیا۔ تو ان عورتوں میں سے جو قریش میں رہ گئیں چند کے نام یہ ہیں۔ بشریٰ بنت قیس جو سعدؓ بن مالک کے پاس تھی اس سے ان کا لڑکا عمر پیدا ہوا، ذرعہ بنت شرح جو عبداللہؓ بن عباسؓ کے پاس تھی اس سے ان کا لڑکا علی پیدا ہوا۔

امارت یمن پر مہاجر بن امیہ کا تقرر

حضرت ابوبکرؓ نے مہاجرؓ کو لکھا کہ تم یمن اور حضرموت میں سے کسی ایک ملک کی حکومت پسند کر سکتے ہو،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے یمن کو پسند کیا۔ اس طرح یمن پر دو حاکم مقرر ہوئے، فیروز اور مہاجرؓ اور حضرموت پر دو مقرر ہوئے۔ عبیدۃ بن سعد کندہ اور سکاسک پر اور زیادؓ بن لبید حضرموت پر جس سلاتے میں ارتداد ہوا تھا اس کے حکام کے نام حضرت ابوبکرؓ نے یہ حکم نافذ کیا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ حکومت میں صرف انہیں اشخاص کو شریک کریں جن کا دامن ارتداد کے داغ سے پاک رہا ہو۔ آپ سب اسی پر عمل کریں اور اسی کو دوسروں کے لئے مثال بنائیں۔ فوج میں جو لوگ واپسی کے خواہاں ہوں ان کو واپسی کی اجازت دی جائے۔ اور دشمن سے جہاد کرنے میں کسی مرتد سے ہرگز مدد نہ لی جائے۔

رسول اللہ صلعم کی شان میں گستاخی کی سزا

مہاجرؓ کے سامنے دو گانے والی عورتوں کے مقدمات پیش ہوئے، ایک نے رسول اللہؐ کی شان میں گالیوں کے اشعار گائے تھے۔ مہاجرؓ نے اس کی سزا میں اس کا ایک ہاتھ قطع کرا دیا اور سامنے کے دو دانت تڑوا دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے مہاجرؓ کو لکھا کہ رسول اللہ صلعم کی شان میں گالیوں کے اشعار گانے بجانے والی عورت کو جو سزا تم نے دی ہے مجھے اس کا حال معلوم ہوا، اگر مجھے پہلے علم ہوتا تو میں تمہیں اس کو قتل کرنے کا حکم دیتا، کیونکہ حد انبیاء اور لوگوں کے حدود کے مثل نہیں ہے پس اگر کسی مسلمان سے یہ گستاخی سرزد ہو تو وہ مرتد ہے اور ذمی اس کا ارتکاب کرے تو وہ باغی محارب ہے اور جس عورت نے مسلمانوں کی ہجو میں اشعار گائے تھے اس کے متعلق امیرالمومنین نے مہاجرؓ کو لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اس کو ہاتھ کاٹنے اور دو دانت توڑنے کی سزا دی ہے، اگر وہ عورت مدعی اسلام تھی اس کو تادیب اور تنبیہہ کرنا کافی تھا نہ کہ اس کے اعضاء کاٹنا۔ اور اگر ذمی تھی تو بخدا اس کے جس جرم سے تم نے اب تک درگذر کیا وہ اس سے کہیں زیادہ بڑا تھا۔ اگر میں اس قسم کی باتوں پر تمہاری گرفت کروں تو ممکن ہے کوئی ناگوار صورت پیش آ جائے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایسا طرز عمل اختیار کرو جس میں امن ہے کبھی کسی کو قطع اعضاء کی سزا نہ دو کیونکہ یہ گناہ ہے اور اس سے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے البتہ قصاص کی صورت میں اور بات ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنہ ۱۱ھ کے متفرق واقعات

سنہ ۱۱ھ میں مزید واقعات یہ پیش آئے کہ حضرت معاذؓ بن جبل یمن سے واپس آئے، اور حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ کو قاضی مقرر کیا جس منصب کو وہ ابوبکرؓ کی آخر عمر تک انجام دیتے رہے، اس سال معتبر روایت یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے عتابؓ بن اسید کو امیر حج مقرر کیا تھا مگر دوسرا قول یہ ہے کہ عبدالرحمانؓ بن عوف نے بحیثیت امیر کے خلیفۂ وقت کے حکم سے لوگوں کو حج کرایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۷

فتوحات عراق

سنہ ۱۲ھ

حضرت خالدؓ کو عراق جانے کا حکم خالدؓ یمامہ کی مہم سے فارغ ہو کر ابھی وہیں ٹھہرے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ عراق کی طرف روانہ ہو جاؤ اور اس میں داخل ہو جاؤ، اور ہندی سرحد سے جو ابلہ کے نام سے مشہور ہے آغاز کرو، اور باشندگان فارس اور وہاں کی دوسری اقوام کی تالیف قلوب کرو۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خالدؓ کو کوفے کی طرف جہاں کے حاکم مثنیٰ بن حارثہ تھے جانے کا حکم دیا تھا اور خالدؓ محرم سنہ ۱۲ھ میں بصرے سے ہوتے ہوئے جس کا ریگیں قطعہ سدوسی تھا کوفے پہنچے۔

مگر واقدی کہتے ہیں کہ خالدؓ کے اس سفر کے متعلق مختلف اقوال ہیں کوئی کہتا ہے کہ وہ یمامہ سے سیدھے عراق چلے گئے، اور کوئی کہتا ہے کہ پہلے یمامہ سے مدینے واپس آئے اور پھر کوفے کے راستے سے عراق کا سفر کر کے حیرہ پہنچے۔

حضرت خالدؓ کا ابن صلوبا کو امان نامہ صالح بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خالدؓ کو عراق جانے کا حکم بھیجا خالدؓ عراق روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر سواد کی بستیوں بانقیا، بارد سما اور الیس میں اترے، یہاں کے باشندوں نے خالدؓ سے صلح کر لی، آپ سے یہ مصالحت ابن صلوبا نے کی تھی، یہ سنہ ۱۲ھ کا واقعہ ہے، خالدؓ نے ان لوگوں سے جزیہ لینا قبول کر لیا اور حسب ذیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر ان کو لکھ دی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ وثیقہ خالدؓ بن الولید کی طرف سے ابن صلوبا سوادی باشندۂ ساحل فرات کے حق میں لکھا جاتا ہے چونکہ تم نے جزیہ دے کر جان بچائی ہے اس لئے تم کو خدا کی امان دی جاتی ہے تم نے جزیے کی یہ رقم ایک ہزار درہم اپنی طرف سے اور اپنے خراج دہندوں اور جزیرے اور بانقیا، باروسما کے باشندوں کی طرف سے ادا کی ہے، میں اس کو قبول کرتا ہوں، میرے ساتھ کے تمام مسلمان اس تصفیے پر تم سے خوش ہیں۔ آج سے تم کو اللہ، اللہ کے رسول صلعم اور مسلمانوں کی حفاظت میں لیا جاتا ہے۔

ہشام بن ولید نے اس عہدنامے پر اپنی گواہی کے دستخط کئے۔

قبیصہ بن ایاس کی جزیہ پر مصالحت

یہاں سے فارغ ہو کر خالدؓ اپنی افواج کو لئے ہوئے حیرہ پہنچے وہاں کے شرفاء قبیصہ بن ایاس کی سرکردگی میں آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ کسریٰ نے نعمان بن منذر کے بعد قبیصہ کو حیرہ کا امیر مقرر کر دیا تھا۔ خالدؓ نے اس کو اور اس کے رفقاء کو مخاطب کر کے کہا "میں تم کو اللہ کی طرف اور اسلام کی طرف بلاتا ہوں، اگر تم اسلام قبول کرتے ہو تو تم مسلمانوں میں داخل ہو جاؤ گے نفع نقصان میں تم اور وہ برابر ہوں گے اسلام لانا نہیں چاہتے تو جزیہ دینا قبول کرو۔ اگر جزیے سے بھی انکار ہے تو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میں تمہارے سر پر ایسی قوم کو چڑھا کر لایا ہوں جو زندگی سے زیادہ موت کو پسند کرتی ہے۔ ہم تم سے جہاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔

عراق کا پہلا جزیہ

یہ سن کر قبیصہ بن ایاس نے کہا کہ ہم آپ سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ اپنے مذہب پر قائم رہ کر جزیہ دینا قبول کرتے ہیں، چنانچہ خالدؓ نے ان لوگوں سے نوّے ہزار درہم پر مصالحت کر لی، یہ رقم ابن صلوبا کی بستیوں کی رقم عراق کا سب سے پہلا جزیہ ہے۔

ہشام ابن الکلبی کی روایت یہ ہے کہ جس وقت خالدؓ یمامہ میں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ تم شام چلے جاؤ اور عراق سے گذرتے ہوئے اپنے سفر کا آغاز کرو چنانچہ خالدؓ یمامہ سے روانہ ہو کر بناج میں فروکش ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ بن حارثہ

ایک راوی کا یہ بیان ہے کہ حارثہ شیبانی حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچے، اور درخواست کی مجھے میری قوم کا امیر مقرر کر دیجئے تو میں اپنے پڑوس کے اہل فارس سے جہاد کروں گا اور آپ کی طرف سے تنہا ان سے نمٹ لوں گا، حضرت ابوبکرؓ نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی۔ مثنیٰ بن حارثہ نے اپنے وطن واپس آکر اپنی قوم کو جمع کر کے ایک فوج تیار کی اور اس کو لے کر وہ کبھی لشکر کے ایک حصے پر اور کبھی زیریں فرات پر حملے کرتے۔

مثنیٰ کو حضرت خالدؓ کی اطاعت کا حکم

خالدؓ بناج آئے تو اس وقت مثنیٰ بن حارثہ خفان میں اپنی فوج کے ساتھ مقیم تھے، خالدؓ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور حضرت ابوبکرؓ کا خط بھی بھیج دیا۔ جس میں آپ نے مثنیٰ کو حکم دیا تھا کہ خالدؓ کی اطاعت کرو، یہ حکم ملتے ہی مثنیٰ فوراً خالدؓ سے جا ملے مگر بنو عجل کا یہ خیال ہے کہ مثنیٰ کے ساتھ ہمارے خاندان کا ایک شخص جہاد کے لئے نکلا تھا اس کا نام مذعور بن عدی تھا، مذعور اور مثنیٰ میں کسی بات پر بگڑ گئی۔ دونوں نے ابوبکرؓ کو خطوط لکھ کر واقعات کی اطلاع دی۔ ابوبکرؓ نے عجلی کو حکم دیا کہ خالدؓ کے ساتھ شام کو چلے جاؤ اور مثنیٰ کو اپنی جگہ برقرار رکھا۔ اس کے بعد عجلی مصر چلے گئے جہاں انہوں نے بڑے مناصب اور اعزازات حاصل کئے۔ ان کا محل آج تک مصر میں مشہور ہے۔

جابان اور مثنیٰ کی لڑائی

خالدؓ آگے بڑھے الیس کا رئیس جابان آپ کا مزاحم ہوا آپ نے مثنیٰ بن حارثہ کو اس کے مقابلے کے لئے بھیجا۔ مثنیٰ اس سے لڑے اور اس کو شکست دی، جابان کے بڑے بڑے سردار ندی کے کنارے مارے گئے۔ اس واقعہ کی وجہ سے وہ ندی خون کی ندی کے نام سے مشہور ہو گئی، اس کے بعد الیس کے لوگوں نے حضرت خالدؓ سے صلح کر لی۔

خالدؓ آگے چل کر حیرہ کے قریب آئے، آزاذبہ کی فوجیں مقابلے کے لئے نکلیں آزاذبہ کسکری کی ان تمام فوجی چوکیوں کا افسر تھا جو کسکری کے دارالسلطنت سے لے کر عرب تک پھیلی ہوئی تھیں، ندیوں کے سنگم پر طرفین کی فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ مثنیٰ نے بڑھ کر دشمن پر حملہ کیا خدا نے دشمن کو شکست دی۔

حضرت خالدؓ اور عبدالمسیح کی گفتگو

یہ دیکھ کر اہل حیرہ خالدؓ کے استقبال کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلے۔ ان کے ساتھ عبدالمسیح بن عمرو اور ہانی بن قبیصہ بھی تھے۔ خالدؓ نے عبدالمسیح سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا اپنے باپ کی پشت میں سے، خالدؓ نے پوچھا کہ تم کہاں سے نکلے ہو، اس نے جواب دیا اپنی ماں کے پیٹ میں سے، خالدؓ نے فرمایا تم پر افسوس ہے یہ بتاؤ کہ تم کس چیز پر ہو؟ اس نے کہا ہم زمین پر ہیں۔ خالدؓ نے کہا ارے میاں تم کس شے میں ہو، اس نے کہا میں اپنے کپڑوں میں ہوں۔ خالدؓ نے کہا تم کچھ عقل سے بھی کام لیتے ہو۔ عبدالمسیح نے کہا ہاں عقل سے بھی کام لیتا ہوں اور قید سے بھی۔ خالدؓ نے کہا میں تم سے سوال کر رہا ہوں، اس نے کہا اور میں آپ کو جواب دے رہا ہوں۔ خالدؓ نے پوچھا تم صلح کے خواہاں ہو یا جنگ کے؟ اس نے کہا ہم صلح چاہتے ہیں آپ نے کہا تو پھر ان قلعوں سے تمہارا کیا منشا ہے، اس نے کہا یہ قلعے ہم نے اس لئے بنائے ہیں، کہ کوئی بیوقوف آئے تو ہم اسے قید کر لیں اور کوئی سمجھ دار آئے تو وہ ان سے بچ کر چلا جائے۔

اہل حیرہ سے جزیہ پر مصالحت

خالدؓ نے اس کے بعد ان لوگوں سے کہا کہ میں تم کو خدا کی، اس کی عبادت کی اور اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں، اگر یہ قبول ہے تو ہمارے اور تمہارے حقوق برابر ہیں، اگر اس سے انکار ہے تو جزیہ دو، یہ بھی نہیں تو یاد رکھو کہ میں تم پر ایسی قوم لایا ہوں جو موت کو اتنا ہی محبوب رکھتی ہے جتنا کہ تم شراب نوشی کو، انہوں نے کہا ہم آپ سے لڑنا نہیں چاہتے، خالدؓ نے ان سے ایک لاکھ نوّے ہزار درہم پر صلح کر لی یہ سب سے پہلا جزیہ تھا جو عراق سے مدینے کو روانہ کیا گیا اس کے بعد خالدؓ بالقیا پہنچے وہاں بصبہری بن صلوبا نے آپ سے ایک ہزار درہم اور عبا بطور جزیہ ادا کرنے پر صلح کر لی۔ خالدؓ نے ان لوگوں کو ایک تحریر لکھ دی۔

اہل حیرہ سے خالدؓ نے اس شرط پر صلح کی تھی کہ یہ لوگ خالدؓ کے لئے جاسوسی کی خدمت انجام دیں گے جس کو انہوں نے قبول کیا۔

اہل مدائن کے نام حضرت خالدؓ کا خط

شعبی کی روایت ہے کہ بنو بقیلہ نے مجھ کو وہ تحریر دکھلائی ہے جو خالدؓ نے اہل مدائن کے نام لکھی تھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو حسب ذیل ہے۔

خالدؓ بن الولید کی طرف سے سرداران فارس کے نام سلام ہے ان پر جو ہدایت اختیار کرتے ہیں۔ اما بعد شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہاری شوکت کا خاتمہ کر دیا، تمہارا ملک سلب کر لیا، تمہارے مکر کو ناکام کر دیا، جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھائے وہی مسلم ہے، اس کے حقوق اور ہمارے حقوق برابر ہیں، اس خط کے پہنچتے ہی میرے پاس یرغمال بھیجو اور میری طرف سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری کا اطمینان حاصل کر لو ورنہ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ میں تمہارے مقابلے میں ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کی ایسی ہی عاشق ہے جتنا کہ تم زندگی کے۔

خالدؓ کا یہ خط پڑھ کر اہل فارس کو بے حد تعجب ہوا یہ ۱۲ھ کا واقعہ ہے۔

شعبی کی روایت شعبی کی دوسری روایت یہ ہے کہ جب خالدؓ یمامہ کی مہم سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ خدا تعالےٰ نے تم کو فتح عنایت فرمائی ہے، اب عراق میں گھس جاؤ اور عیاضؓ سے جا ملو اور عیاضؓ بن غنم کو جو اس وقت بناج اور حجاز کے درمیان کسی جگہ تھے یہ لکھا کہ تم وہاں سے روانہ ہو کر مصیخ پہنچو۔ اور مصیخ سے شروع کر کے بالائے عراق سے عراق میں داخل ہو جاؤ اور خالدؓ سے جا ملو اس کے بعد جو لوگ واپسی چاہتے ہوں ان کو اس کی اجازت دو یہ جم کسی کو فتوحات میں شریک نہ کرو۔

جہاد میں مرتدین کی شمولیت کی مخالفت خالدؓ اور عیاضؓ کے پاس خلیفہ کا یہ حکم پہنچا اس کی تعمیل میں انہوں نے لوگوں کو واپسی کی اجازت دے دی۔ عیینہ اور اس کے اطراف کے سب لوگ واپس ہو گئے اور خالدؓ اور عیاضؓ کو تنہا چھوڑ گئے اس لئے ان دونوں نے ابوبکرؓ سے امداد طلب کی۔ آپ نے خالد کی امداد کے لئے قعقاعؓ بن عمرو تمیمی کو بھیج دیا۔ اس پر کسی نے کہا آپ نے اس شخص کی مدد جس کو اس کی فوج چھوڑ آئی ہے صرف ایک شخص سے کرتے ہیں، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جس فوج میں ایسا بہادر موجود ہو گا وہ کبھی شکست نہیں پا سکتی۔ آپ نے عیاضؓ کی مدد کے لئے عبد بن عوف کو بھیجا اور دونوں سرداروں کو لکھا کہ اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی جہاد میں لے لو جو مرتدین سے لڑ چکے ہیں اور جو رسول اللہ صلعم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد اسلام پر ثابت قدم رہے ہیں۔ مگر مرتدین میں سے کوئی شخص جہاد میں تمہارے ساتھ اس وقت تک شریک نہ ہو جب تک کہ میں اس کے متعلق حکم نہ دوں۔ اس لئے ان لڑائیوں میں کوئی مرتد شریک نہ ہو سکا۔

ابلہ میں اسلامی افواج کا اجتماع

جب خالدؓ کے نام عراق کی امارت کا حکم پہنچا تو انہوں نے حرملہ، سلمیٰ، مثنیٰ اور مذعور کو حکم بھیجا کہ مجھ سے آملو اور اپنی فوجوں کو ابلہ پہنچنے کا حکم دو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکرؓ نے خالدؓ کو لکھا تھا کہ عراق پہنچ کر سند و سندھ کی نو آبادیوں سے آغاز کرنا اور وہ مقام اس وقت ابلہ ہی تھا جو کسی واقعے کی یادگار میں اس نام سے موسوم ہوا تھا۔

خالدؓ نے اپنے جائے قیام سے لے کر عراق تک ربیعہ اور مضر کے قبائل میں سے کوئی آٹھ ہزار کا لشکر جمع کیا دو ہزار سپاہی ان کے پاس پہلے سے تھے یہ سب مل کر دس ہزار ہو گئے، ان کے علاوہ آٹھ ہزار ان چار امرائے عرب یعنی مثنیٰ، مذعور، سلمیٰ اور حرملہ کی فوجیں تھیں، اس طرح خالدؓ نے ہرمز کے مقابلے کے لئے یہ اٹھارہ ہزار کا لشکر تیار کیا

حضرت ابوبکرؓ کا مدائن پر حملہ کا حکم

بعض راویوں کا بیان یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے خالدؓ کو عراق کی لڑائی کا امیر بناتے ہوئے لکھا تھا کہ تم زیریہا جانب سے عراق میں داخل ہونا، اور عیاضؓ کو امیر بناتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ تم بالائی جانب سے عراق میں داخل ہونا، اس کے بعد تم دونوں حیرہ کی طرف جھپٹنا جو تم میں سے حیرہ پہلے پہنچ جائے وہی اپنے ساتھی کا افسر بالادست قرار پائے گا۔ نیز یہ بھی لکھا تھا کہ جب تم دونوں حیرہ پہنچ جاؤ اور اہل فارس کی چوکیوں کا خاتمہ کر لو اور یہ اطمینان ہو جائے کہ مسلمانوں پر پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہو گا۔ تو تم میں سے ایک مجاہدین کی امداد کے لئے محفوظ دستے کی حیثیت سے حیرہ میں ٹھہرے اور دوسرا اپنے اور خدا کے دشمن اہل فارس پر اور ان کے دارالسلطنت ان کی عزت کے مرکز یعنی مدائن پر ٹوٹ پڑے۔

حضرت خالدؓ کا ہرمز کے نام خط

خالدؓ نے ہرمز کو جو اس وقت سرحدی افواج کا افسر اعلیٰ تھا قبل اس کے کہ وہ آزاذبہ ابی الزیادہ کے ساتھ ان کے مقابلے کے لئے یمامہ سے جہاں وہ دونوں مقیم تھے روانہ ہو یہ خط لکھا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما بعد اسلام قبول کرو تم سلامت رہو گے یا اپنی اور اپنی قوم کے لئے حفاظت کی ضمانت حاصل کر لو اور جزیہ دینے کا اقرار کرو ورنہ اس کے بعد جو نتائج ہوں گے ان کے لئے تم بجز اپنے کسی اور کو ملامت نہیں کر سکتے، کیونکہ میں تمہارے مقابلے کے لئے ایسی قوم کو لایا ہوں جو موت کو ایسا ہی پسند کرتی ہے جیسا کہ تم حیات کو۔

مغیرہ بن عتبہ قاضی کوفہ کا بیان یہ ہے کہ خالدؓ نے یمامہ سے عراق کو کوچ کرتے وقت اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور سب کو ایک ساتھ آگے نہیں بڑھایا تھا بلکہ مثنیٰ کو اپنے سے دو روز قبل روانہ کیا، ان کے رہنما ظفر تھے۔ ان کے بعد عدیؓ بن حاتم اور عاصم بن عمرو کو ایک ایک دن کے فصل سے روانہ کیا۔ ان کے رہنما مالک بن عباد اور سالم بن نصر تھے۔ سب کے بعد خالدؓ خود روانہ ہوئے ان کے راہنما رافع تھے، ان سب سے حفیر پر ملنے اور جمع ہونے کا وعدہ کیا تا کہ وہاں سے ایک دم اپنے دشمن سے ٹکرائیں، یہ فوج الہند اہل فارس کی بڑی زبردست اور معرکے کی چھاؤنی تھی۔ یہاں کا سپہ سالار ایک طرف خشکی میں عربوں سے نبرد آزما ہوتا تھا اور دوسری طرف سمندر میں اہل ہند سے، اس وقت خالدؓ کے ساتھ مہلب بن عقبہ اور عبدالرحمٰن بن سیاہ الاحمری بھی تھے احمرا انہی کی طرف منسوب ہو کر حمرائے سیاہ کہلاتا ہے۔

ہرمز کی پیش قدمی

جب خالدؓ کا خط ہرمز کے پاس پہنچا اس نے شیریٰ بن کسریٰ اردشیر بن شیریٰ کو اس کی اطلاع دی، اور اپنی فوجیں جمع کیں، اور ایک تیز رو دستے کو لے کر فوراً خالدؓ کے مقابلے کے لئے کوزم پہنچا۔ اور اپنی فوج کو آگے بڑھایا، مگر یہاں آ کر اس کو معلوم ہوا کہ خالدؓ کا راستہ اس طرف سے نہیں ہے اور اطلاع یہ ملی کہ مسلمانوں کا لشکر حفیر پر جمع ہو رہا ہے اس لئے پلٹ کر حفیر کی طرف جھپٹا، وہاں پہنچتے ہی اپنی افواج کی صف آرائی کی، محفوظ فوج کے لئے ان دو شہزادوں کو مقرر کیا جن کا سلسلۂ نسب اردشیر اور شیریٰ کے واسطوں سے اردشیر اکبر تک پہنچتا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام قباذ اور دوسرے کا نام انوشجان تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ سلاسل اس لڑائی میں استقلال کے خیال سے ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں سے جکڑ لیا تھا، اس پر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ تم لوگ دشمن کے لئے خود ہی اپنے کو پابجولاں کرتے ہو، ایسا نہ کرو، یہ بدفالی ہے اس کا انہوں نے یہ جواب دیا کہ تمہارے متعلق تو ہم کو یہ اطلاع ملی ہے کہ تم بھاگنے کا ارادہ کر رہے ہو جب خالدؓ کو ہرمز کے حضیر پہنچنے کی اطلاع ملی تو آپ نے اپنی فوج کو کاظمہ کی طرف چلنے کا حکم دیا، ہرمز کو ان کا پتا چل گیا وہ فوراً کاظمہ پہنچ کر ایک کھلے میدان میں فروکش ہوا اس سرحد کے امرا میں ہرمز عربوں کا بدترین پڑوسی تھا، تمام عرب اس سے جلے ہوئے تھے خباثت میں اس کو ضرب المثل بنا رکھا تھا ان کا قول تھا کہ فلاں شخص ہرمز سے بڑھ کر خبیث ہے اور ہرمز سے زیادہ کافر ہے

ایرانیوں کا پانی پر قبضہ ایرانیوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑ لیا تھا پانی پر ان کا قبضہ تھا۔ خالدؓ آئے تو ان کو ایسے مقام پر اترنا پڑا جہاں پانی نہیں تھا، لوگوں نے آپ سے اس کی شکایت کی آپ نے نقیب سے اس امر کا اعلان کرایا کہ سب لوگ اتر پڑیں اور سامان نیچے اتار لیں، اور دشمن سے پانی چھین لینے کی کوشش کریں کیونکہ جو پانی پر ایسی جماعت کا قبضہ ہو جائے گا جو لڑائی میں زیادہ صابر رہے گی اور شرافت کا ثبوت دے گی۔ یہ سنتے ہی سامان اتار لیا گیا سوار فوج اپنی جگہ کھڑی رہی پیدل فوج نے پیش قدمی کی اور دشمن پر حملہ آور ہوئی۔ دونوں طرف کے آدمی مارے جانے لگے، اتنے میں خدا نے ایک بدلی بھیجی جس نے برس کر مسلمانوں کی صفوں کے پیچھے پانی کے ڈبرے بھر دیئے مسلمانوں کو اس تائید غیبی سے بڑی تقویت پہنچی اور دن ابھی پورے طور سے نہ چڑھا تھا کہ ہرمز خاک و خون میں لتھڑا ہوا پڑا تھا۔

حضرت خالدؓ اور ہرمز کا مقابلہ مقطع بن الہیثم کی روایت سے مذکورۂ بالا بیان کی تائید ہوتی ہے مگر بعض راویوں کا بیان یہ ہے کہ ہرمز نے پہلے چند لوگوں کو خالدؓ پر دھوکے سے حملہ کرنے کے لئے تیار کر کے بھیجا۔ اس سازش کے بعد ہرمز میدان میں نکلا، اس موقع پر کبھی ایک شخص اور کبھی دوسرا للکارتا، کہاں ہیں خالد۔ ہرمز اپنے سواروں سے بات طے کر ہی چکا تھا۔ خالدؓ گھوڑے پر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتر پڑے ہرمز بھی اپنے گھوڑے سے نیچے اترا۔ اور خالدؓ کو مقابلے کی دعوت دی۔ خالدؓ چل کر آگے آئے دونوں کا مقابلہ ہوا دونوں طرف سے وار ہونے لگے خالدؓ نے ہرمز کو پچھاڑ دیا، ہرمز کے حامی جھپٹے اور اصول جنگ کے خلاف خالدؓ پر حملہ کرنے لگے مگر خالدؓ نے اس کے باوجود ہرمز کا کام تمام کر دیا۔ قعقاع بن عمرو ہرمز کے حامیوں پر حملہ آور ہوئے اور خالدؓ کے ساتھ مل کر ان سب کو قتل کر دیا۔ ایرانیوں کو شکست ہوئی؛ مسلمان رات تک ان کا تعاقب کر کے ان کو مارتے رہے۔ خالدؓ نے مال غنیمت جمع کرایا اس میں اونٹ کے ایک بار کے برابر زنجیریں بھی ہاتھ آئیں۔ ان کا وزن ایک ہزار رطل تھا۔ اسی لئے یہ لڑائی ذات السلاسل (زنجیروں والی) کے نام سے موسوم ہے اس لڑائی میں قباذ اور انوشجان جان بچا کر بھاگ گئے تھے۔

خاندانی اعزاز کی ٹوپی شعبی کا بیان ہے کہ اہل فارس کی ٹوپیاں اس خاندانی اعزاز کے مطابق ہوتی تھیں جو ان کو اپنے خاندان میں حاصل ہوتا تھا، جس کا اعزاز بدرجۂ کمال پہنچ جاتا تھا اس کی ٹوپی ایک لاکھ کی ہوتی تھی اور ہرمز بھی اس اعزاز میں اعلیٰ درجہ حاصل کر چکا تھا اور اس کی ٹوپی بھی ایک لاکھ کی تھی اور جلابرت سے مرصع تھی حضرت ابوبکرؓ نے یہ ٹوپی خالدؓ کو عنایت فرمادی اور اہل فارس میں کمال شرف یہ سمجھا جاتا تھا کہ کوئی شخص ان کے چوٹی کے ساتھ مشہور خاندانوں میں سے ہو۔

ایرانیوں کی شکست و فرار حنظلہ بن زیاد کی روایت ہے کہ جب دشمن کا تعاقب کرنے والی فوجیں واپس آگئیں اور یہ معلوم ہو گیا کہ قباذ اور انوشجان بھاگ گئے ہیں تو خالدؓ نے اپنی فوجوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور خود بھی ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہو کر بصرے میں اس مقام پر منزل کی جہاں اب بڑا پل ہے۔ خالدؓ نے فتح کی خوشخبری بقیہ مال غنیمت اور ایک ہاتھی مدینہ کو روانہ کر دیا، اور سب طرف اسلامی لشکر کی فتح کا اعلان کر دیا۔

مدینہ میں ہاتھی کی نمائش جب زرین کلیب مال غنیمت اور ہاتھی کو لے کر مدینہ پہنچے تو لوگوں کے دیکھنے کے لئے اس کو سارے شہر میں گشت کرایا گیا بوڑھی بوڑھی عورتیں اس ہاتھی کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئیں اور کہنے لگیں کیا یہ واقعی کوئی خدا کی مخلوق ہے؛ وہ سمجھیں کہ یہ کوئی بناوٹی چیز ہے۔ اس ہاتھی کو ابوبکرؓ نے زینت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ خالدؓ کے پاس واپس بھیج دیا۔

مثنیٰ کا ایرانیوں کا تعاقب بصرے میں اس مقام پر پہنچ کر جہاں اب بڑا پل واقع ہے خالدؓ نے مثنیٰ بن حارثہ کو دشمن کے تعاقب میں روانہ کیا اور معقلؓ بن مقرن مزنی کو ابلہ بھیجا کہ وہاں پہنچ کر مال غنیمت جمع کرلیں اور قیدیوں کو گرفتار کرلیں چنانچہ معقلؓ وہاں سے روانہ ہو کر ابلہ پہنچے اور مال غنیمت اور قیدی جمع کرلئے۔

ابوجعفر کا بیان ہے کہ ابلہ کی فتح کا یہ قصہ عام اہل سیر اور صحیح تاریخی کتب کی روایت کے خلاف ہے؛ کیونکہ ابلہ کی فتح عمرؓ کے عہد میں ۱۴ھ میں عتبہ بن غزوان کے ہاتھ سے عمل میں آئی ہے۔ ہم انشاء اللہ اسی سنہ کے واقعات میں ابلہ کے حالات اور اس کی فتح کا قصہ بیان کریں گے۔

عورت کے قلعہ کا محاصرہ مثنیٰ روانہ ہو کر عورت کی نہر پر پہنچے اور اس قلعے کے پاس آئے جس میں وہ عورت مقیم تھی مثنیٰ نے اس جگہ معنی بن حارثہ کو چھوڑا انہوں نے اس عورت کو اس کے محل میں محصور کر لیا اور خود مثنیٰ نے آگے بڑھ کر اس کے شوہر کو گھیر لیا اور اس سے اور اس کی فوج سے جبراً ہتھیار رکھوالئے اور سب کو قتل کر دیا اور ان کے تمام مال پر قبضہ کر لیا۔ اس کی اطلاع عورت کو ملی تو اس نے مثنیٰ سے صلح کر لی اور اسلام قبول کر لیا اس کے بعد معنیٰ نے اس سے نکاح کر لیا۔

کاشت کاروں کی بحالی خالدؓ اور ان کے تمام افسروں نے ان فتوحات کے دوران میں کاشت کار طبقے سے کوئی تعرض نہیں کیا کیونکہ ابوبکرؓ کی طرف سے ان کو ایسی ہی ہدایات دی گئی تھیں۔ البتہ ان جنگجو لوگوں کی اولاد کو جو اہل عجم کی خدمات ملکی انجام دیتے تھے گرفتار کرلیا۔ کاشت کاروں میں سے جو مقابلے پر نہیں آئے ان کو بحالہ رہنے دیا اور ان کو ذمی بنا لیا۔ جنگ ذات السلاسل اور مثنیٰ میں سوار کو ایک ہزار درہم کا حصہ دیا گیا تھا اور پیدل کو اس کا ثلث۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگِ مذار

قارن کی مذار میں آمد یہ واقعہ صفر ۱۳ھ میں پیش آیا تھا اس روز لوگوں کی زبان پر یہ فقرہ تھا صفر کا مہینہ آگیا ہے اس میں ہر ظالم سرکش قتل ہوگا۔ جہاں دریاؤں کا سنگم ہے۔ سیف کہتے ہیں کہ مختلف راویوں کا بیان ہے کہ ہرمز نے اردشیر اور شہری کو خالد کے خط اور ان کے یمامہ میں آنے کی اطلاع دی تو اس نے قارن کو ہرمز کی امداد کے لئے بھیجا مگر جب قارن ہرمز کی مدد کے لئے مدائن سے مذار پہنچا تو اس کو ہرمز کی شکست یابی کی اطلاع ملی اور شکست خوردہ لوگ اس سے آکر ملے، یہاں ان لوگوں نے عہد و پیمان کئے۔

شکست خوردہ سپاہ کا مذار میں اجتماع فارس اور ہواز کے بھاگنے والوں نے سواد اور جبل کے بھاگنے والوں سے کہا اگر آج تم متفرق ہوگئے تو پھر کبھی جمع نہیں ہو سکتے اس لئے ایک دم واپسی کے لئے اکٹھے ہو جاؤ اس میں اپنے بادشاہ کی مدد ہے، اور یہ قارن ہمارے ساتھ ہے ممکن ہے خدا ہماری قسمت کو بدل دے، دشمن پر قابو حاصل ہو جائے اور ہم اپنے نقصانات کی تلافی کریں چنانچہ یہ سب لوگ جمع ہو گئے مذار میں ایک لشکر تیار ہو گیا قارن نے تحفظ دستے پر قباذ اور انوشجان کو مقرر کیا، دشمن کی اس تیاری کی اطلاع مثنیٰ اور معنیٰ نے خالد کو بھیجی، خالد نے قارن کی اطلاع پاتے ہی مال غنیمت انہیں مجاہدوں پر تقسیم کر دیا جن کو خدا نے دیا تھا اور خمس میں سے مزید حصے عطا کئے اور باقی مال غنیمت اور فتح کی خوشخبری ولید بن عقبہ کے ذریعے سے ابو بکرؓ کے پاس روانہ کر دی اور اس امر سے بھی مطلع کیا کہ دشمنوں کی افواج مغیثہ اور مغات ندیوں پر جمع ہو رہی ہیں، عرب ہر نہر کو مثنیٰ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جنگِ مذار خالد روانہ ہو کر مذار میں قارن کی فوجوں کے مقابلے پر آئے، اپنی افواج کی صف آرائی کی، دونوں طرف سے مقابلہ ہوا، دونوں حریف نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیظ و غضب سے ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو گئے، قارن مبارزت کے لئے میدان میں نکلا ادھر سے خالدؓ اور ابیض یکسان یعنی معقل بن الاعشیٰ مقابلے کے لئے بڑھے دونوں قارن کی طرف لپکے مگر معقل نے خالدؓ سے پہلے قارن کو جا لیا اور قتل کر دیا۔ اور عاصم نے انوشجان کو اور عدیؓ نے قباذ کو تلوار کے گھاٹ اتارا۔ قارن اپنے شرف و اعزاز میں بدرجۂ کمال پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے کسی ایسے ذی مرتبہ ایرانی سردار کو قتل نہیں کیا جس کا اعزاز بدرجۂ کمال پہنچ چکا ہو۔ اس جنگ میں اہل فارس بہت بڑی تعداد میں مارے گئے اور جو لوگ پسپا ہوئے وہ اپنی کشتیوں میں سوار ہو کر بھاگے مسلمان ندیوں کی وجہ سے ان کا تعاقب نہ کر سکے۔ خالدؓ نے مذار میں قیام کیا اور ہر مقتول کا سامان خواہ وہ کسی قیمت کا ہو اسی مجاہد کو عطا کیا جس نے اس کو قتل کیا تھا۔ اور مال غنیمت کے خمس میں سے ان لوگوں کو صلے عطا کئے جنہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے تھے، باقی مال غنیمت ایک وفد کے ہمراہ بنی عدی بن کعب کے سعید بن نعمان کی سرکردگی میں مدینہ روانہ کر دیا۔

ایرانی مقتولین کی تعداد ابن عثمان کا بیان ہے کہ مذار کی رات کو تیس ہزار ایرانی قتل ہوئے یہ ان کے علاوہ ہیں جو دریا میں غرق ہوئے اور اگر یہ دریا مانع نہ ہوتے تو ان میں سے ایک بھی نہ بچتا پھر بھی جو لوگ بچ کر بھاگے ہیں وہ بہت پراگندہ حال اور اپنا سب چھوڑ کر بھاگے۔

جنگ مذار میں سوار کے حصہ میں اضافہ شعبی کا بیان ہے کہ عراق کی مہم میں خالدؓ کا سب سے پہلا مقابلہ ہرمز سے کاظمہ میں ہوا تھا اس کے بعد خالدؓ دوآبۂ فرات میں دجلے کے کنارہ فروکش ہوئے وہاں کوئی تکلیف دہ بات پیش نہیں آئی اور ان کو ہر طرح کا آرام ملا دجلے کے کنارے سے وہ مثنیٰ پہنچے، ہرمز کے مقابلے کے بعد جتنے واقعات پیش آتے گئے وہ پہلے واقعات سے زیادہ شدید ثابت ہوئے ان سب کے بعد خالدؓ دومۃ الجندل میں آئے واقعۂ ذات السلاسل کے مقابلے میں مثنیٰ کے معرکے میں سوار کا حصہ اور بڑھ گیا، مثنیٰ میں قیام کر کے خالدؓ نے جنگجو لوگوں کی اولاد اور ان کے معاونین کو گرفتار کیا۔

کاشتکاروں کی دعوت اسلام کاشتکاروں سے اور جن لوگوں نے دعوت اسلام کے بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراج دینا قبول کیا ان سے کوئی تعارض نہیں کیا ان سب پر بجز قابو پایا گیا تھا لیکن جب ان سے جزیے کا مطالبہ کیا گیا تو انہوں نے جزیہ دینا مسترد کر دیا اور وہ سب ذمی بنا لئے گئے۔ ان کی زمین ان کے قبضے میں رہنے دی گئی لیکن یہ عمل درآمد اس وقت تک کے لئے رکھا گیا جب تک کہ زمین تقسیم نہ ہو اس کے بعد یہ عمل باقی نہ رہے گا قیدیوں میں یہ لوگ بھی تھے، حبیب ابو الحسن یعنی حسن بصری کے باپ نصرانی تھے عثمان کے غلام حافظہ اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو زیاد بھی تھے۔ خالدؓ نے فوج کا افسر سعید بن نعمان کو اور جزیے کا افسر سوید بن مقرن مزنی کو مقرر کیا تھا اور مزنی کو حکم دیا تھا کہ تم حفیر جاؤ اور اپنے عہدہ دار مقرر کرو اور نگران وصول کرو، اور خود خالدؓ دشمن کے مقابلے کے لئے فرودگش ہوئے اور اس کی نقل و حرکت کی جستجو کرنے لگے۔

جنگ دلجہ

اس کے بعد صفر ۱۲ھ میں دلجہ کا واقعہ پیش آیا، دلجہ کسکر کے قریب خشکی کا علاقہ ہے جب خالدؓ یمامہ کی لڑائی سے فراغت پا چکے اور اس کی اطلاع اردشیر کو پہنچی تو اس نے مسلمانوں کے مقابلے کے لئے اندرزغر کو بھیجا یہ شخص فارسی تھا اور سواد میں پیدا ہوا تھا۔

اندرزغر (اندرزگر) کی فوجکشی

اور دوسرے راویوں کا بیان یہ ہے کہ جب اردشیر کو قاتلان اور اہل مذار کے قتل کی خبر ہوئی تو اس نے اندرزغر کو روانہ کیا اندرزغر فارسی تھا اور سواد میں پیدا ہوا تھا اگرچہ یہ شخص نہ تو معدان میں پیدا ہوا اور نہ وہاں تربیت پائی مگر رستے میں اہل فارس کا ہمسر تھا اس کے بعد اردشیر نے بہمن جاذویہ کو ایک فوج دے کر روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اندرزغر کے راستے سے کترا کر جانا۔ اس سے قبل اندرزغر خراسان کی سرحدی چھاؤنی پر متعین تھا اندرزغر مدائن سے چل کر کسکر آیا اور وہاں سے دلجہ کی طرف بڑھا، اس کے پیچھے بہمن جاذویہ چلا۔ اس نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور وسط سواد میں سے گذرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اندرزغر کے ساتھ حیرہ اور کسکر کے درمیانی علاقے کے عرب اور دوسرے ایرانی زمیندار مل گئے انہوں نے دلجہ میں اس کے پڑاؤ کے پہلو میں اپنا پڑاؤ ڈالا۔ اندرزغر اپنی حسب خواہش اتنی فوجیں جمع ہو جانے سے پھولے نہ سمایا اس نے خالدؓ کی طرف بڑھنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔

حضرت خالدؓ کی دلجہ کی جانب پیشقدمی

خالدؓ اس وقت ثنی میں مقیم تھے۔ جب ان کو اندرزغر کی تیاریوں اور دلجہ میں آنے کی اطلاع ملی انہوں نے اپنی افواج کو روانگی کا حکم دے دیا، سوید بن مقرن کو اپنے پیچھے چھوڑا اور تاکید کر دی کہ حفیر سے نہ ہٹیں، پھر ان لوگوں کے پاس پہنچے جن کو زیرین دجلہ پر پیچھے چھوڑ آئے تھے ان کو حکم دیا کہ دشمن سے ہر وقت چوکنے رہیں، غفلت اور فریب میں مبتلا نہ ہوں، اس کے بعد اپنی فوج کو لے کر دلجہ کی طرف پیش قدمی کی اور اندرزغر اس کے لشکر اور اس کی معاون جماعتوں کے مقابل آ کر اترے بڑے گھمسان کا رن پڑا۔ یہ معرکہ ثنی کے معرکے سے کہیں بڑھ کر تھا۔

جنگ دلجہ

ابوعثمان راوی ہیں کہ اندرزغر سے خالدؓ کا مقابلہ دلجہ میں صفر کے مہینے میں ہوا تھا بڑی سخت لڑائی ہوئی ہر دو فریق کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ گیا، خالدؓ اپنے گھاٹ میں متعین دستوں کے آگے برآمد ہونے میں تاخیر محسوس کرنے لگے، کیونکہ آپ نے اپنی فوج کے دونوں طرف کمین کے دستے مقرر کئے تھے جن میں ایک کے افسر بسر بن ابی رہم اور دوسرے کے افسر سعید بن مرۃ حمیم العجلی تھے۔ آخر کار کمین کے دونوں دستے دونوں طرف سے دشمن پر حملہ آور ہوئے عجمیوں کی فوجیں شکست کھا کر بھاگیں، مگر خالدؓ نے سامنے سے اور کمین کے دستوں نے پیچھے سے ان کو ایسا گھیرا کہ ایک کو ایک کے قتل کی خبر نہ رہی۔ اندرزغر بزیمت اٹھا کر بھاگا۔ اور پیاس کی تکلیف سے مر گیا۔

فتح کے بعد حضرت خالدؓ کی تقریر

اس فتح کے بعد خالدؓ نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس میں مسلمانوں کو بلاد عجم کے فتح کرنے کی ترغیب دی اور کہا کہ عرب کے ملک میں کیا رکھا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہاں مٹی کے تودوں کی طرح کھانے کی چیزوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، خدا کی قسم اگر جہاد اور خدا کے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تبلیغ ہم پر فرض بھی نہ ہوتی، بلکہ صرف طلب معاش کی ہم کو ضرورت ہوتی تب بھی میں تم کو مشورہ دیتا کہ ان شاداب علاقوں کے لئے لڑو اور ان کے مالک بن جاؤ اور بھوک اور قلت غذا کا تحفہ ان کاہلوں کے لئے چھوڑ دو جو تمہاری جدوجہد میں شریک ہونے سے جان چراتے ہیں۔

کاشتکاروں سے حسن سلوک کاشتکاروں کے ساتھ خالدؓ نے وہی سلوک کیا جو ان کا اصول تھا ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا صرف جنگ جو لوگوں کی اولاد اور ان کے معاونین کو گرفتار کیا اور عام باشندگان ملک کو جزیہ دینے اور ذمی بن جانے کی دعوت دی جن کو ان لوگوں نے منظور کر لیا

بکر بن وائل کے نصرانیوں کا قتل شعبی بیان کرتے ہیں کہ ولجہ کی لڑائی میں خالدؓ نے ایک ایسے ایرانی کو مقابلے کے لئے دعوت دی تھی جو قوت میں ایک ہزار آدمیوں کے برابر تھا اور جب خالدؓ اس کو قتل کر کے فارغ ہو گئے تو اس کا تکیہ بنا کر بیٹھ گئے اور وہیں اپنا کھانا طلب کیا۔ اس جنگ میں بکر بن وائل کے اور لوگوں کے علاوہ ایک لڑکا جابر بن بجیر کا اور ایک لڑکا عبدالاسود کا بھی قتل ہوا۔

جنگ اُلّیس

عرب نصرانیوں کا ایرانیوں سے اتحاد مغیرہ بن عتیبہ کی روایت ہے کہ جب خالدؓ نے بکر بن وائل کے ان نصرانیوں کو قتل کر دیا۔ جنہوں نے اہل فارس کی امداد کی تھی تو ان کے ہم قوم نصرانی انتقام لینے پر تل گئے انہوں نے عجمیوں کو اور عجمیوں نے ان کو خطوط لکھے اور اُلّیس کے مقام پر سب جمع ہو گئے ان کا امیر عبدالاسود العجلی مقرر ہوا، ہتو عجمیوں کے مسلمان عتیبہ بن نہاس، سعید بن مرہ، فرات بن حیان، مثنیٰ بن لاحق اور مذعور بن عدی ان نصرانیوں کے سخت ترین دشمن تھے۔

بہمن جاذویہ اس وقت بہمن جاذویہ قیساثا میں مقیم تھا، اہل فارس کے ہاں ہر مہینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین دن کا ہوتا تھا اور شاہی کے لیے ہر دن کا ایک جدا ایڈی کانگ مقرر تھا، بہمن کے دن کا ایڈی کانگ بہمن جاذویہ تھا۔ اردشیر نے بہمن جاذویہ کو حکم دیا کہ تم اپنے لشکر کو لے کر الیس[1] پہنچو اور وہاں فارس اور نصاریٰ عرب کی جماعتوں سے جا ملو۔

جابان کی روانگی بہمن جاذویہ نے اپنے آگے جابان کو روانہ کیا اور اس کو حکم دیا کہ لوگوں کے دلوں میں جنگ کا جوش پیدا کرو مگر میرے آنے تک دشمن سے لڑائی شروع نہ کرنا ہاں وہ خود پہل کرے تو تم بھی لڑائی شروع کر دو، جابان الیس کی طرف روانہ ہوا اور بہمن جاذویہ اردشیر کے پاس گیا تاکہ اس سے مشورہ کرے اور مزید ہدایات حاصل کرے مگر یہاں آکر دیکھا کہ اردشیر بیمار پڑا ہے اس لئے بہمن جاذویہ تو اس کی تیمارداری میں لگ گیا اور جابان تنہا محاذ جنگ کی طرف روانہ ہو کر ماہ صفر میں الیس پہنچا۔

عرب نصرانیوں کا الیس میں اجتماع جابان الیس آیا تو اس کے پاس ان چوکیوں کی فوجیں جو عرب کے مقابلے میں متعین تھیں، بنو عجل کے نصرانی عربوں میں سے عبدالاسود، تیم اللات، عنبیعہ اور حیرہ کے خالص عرب یہ سب جمع ہو گئے اور ایک نصرانی جابر بن بجیر عبدالاسود سے مل گیا۔

خالدؓ کو عبدالاسود، جابر، زہیر اور ان کے ساتھ اور گروہوں کے اکٹھا ہونے کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے مقابلے کی تیاری کی آپ کو معلوم نہ تھا کہ جابان بھی قریب آگیا ہے خالدؓ صرف ان عربوں اور نصرانیوں سے لڑنے کے ارادے سے آئے تھے مگر الیس میں جابان سے سامنا ہو گیا۔

جابان کے مشورہ کی مخالفت اس موقع پر عجمیوں نے جابان سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے آیا پہلے ہم ان کی خبر لیں یا لوگوں کو کھانا کھلا دیں ہمارا خیال تو یہی ہے کہ کھانے سے فارغ ہو جائیں اور پھر دشمن کا خاتمہ کریں۔ جابان نے کہا کہ اگر سستی دشمن کی طرف سے ہو اور وہ تم سے کوئی تعرض نہ کریں تو تم بھی خاموش رہو مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ تم پر جلد حملہ کریں گے اور تم کو

---

[1] الیس دریائے فرات کے ساحل پر واقع ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھانے کا موقع نہ دیں گے ان لوگوں نے جابان کا کہا نہ مانا، دسترخوان بچھائے کھانا چنا گیا اور سب کو بلا کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

مالک بن قیس کا خاتمہ

خالدؓ دشمن کے مقابل پہنچ کر ٹھہر گئے سامان اتارنے کا حکم دیا اس کام سے فراغت ہوئی تو دشمنوں کی طرف متوجہ ہوئے، خالدؓ نے خود اپنی پشت کی حفاظت کے لئے محافظ دستے مقرر کئے اور دشمن کی صف کی طرف بڑھے اور للکارے ابجر کہاں ہے، عبدالاسود کہاں ہے، مالک بن قیس کہاں ہے، یہ شخص جذیمہ میں سے تھا، اور سب تو خاموش رہے مگر مالک میدان میں نکلا، خالدؓ نے اس سے کہا اے بدکار عورت کے بیٹے اور سب دبک گئے تجھ کو میرے مقابل آنے کی کیسے جرات ہوئی؟ تجھ میں کیا رکھا ہے یہ کہہ کر اس کو آپ نے ایک وار میں ختم کر دیا اور عجمیوں کو قبل اس کے کہ وہ کچھ کھائیں دسترخوان پر سے اٹھا دیا۔

کھانے میں زہر ملانے کا مشورہ

جابان نے اپنے لوگوں سے کہا میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کھانا شروع نہ کرو بخدا مجھے کسی سپہ سالار سے ایسی دہشت نہیں ہوئی ہے جیسی کہ آج اس لڑائی میں ہو رہی ہے، وہ لوگ اگرچہ کھانا کھا نہیں سکتے تھے مگر اپنی بہادری جتانے کے لئے کہنے لگے اچھا کھانا ملتوی رکھو ان سے فارغ ہو کر کھالیں گے جابان نے کہا مگر میرا گمان یہ ہے کہ تم نے یہ کھانا دشمن کے لئے رکھ چھوڑا ہے تم نہیں سمجھتے اب میری بات مانو اس میں زہر ملا دو اگر تم کامیاب ہوئے تو یہ کوئی نقصان نہیں ہے اور ناکامیاب ہوئے تو تم کچھ کام کر چکے ہو گے جس سے دشمن مصیبت میں مبتلا ہو گا مگر ان لوگوں نے اپنی طاقت پر گھمنڈ کر کے کہا نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جنگ الیس

جابان نے میمنے اور میسرے پر عبدالاسود اور ابجر کو مقرر کیا، خالدؓ نے اپنی افواج کی صف آرائی اسی اصول کے مطابق کی جیسا کہ اس سے قبل کی لڑائیوں میں کر چکے تھے بڑے زور و شور سے لڑائی ہونے لگی، مشرکین کو جاذویہ کے آنے کی توقع بندھی تھی اس لئے خوب جم کر بڑی شدت سے لڑے۔ مسلمانوں کو صرف اس بات کی آس تھی کہ علم الٰہی میں ہمارے لئے ضرور کوئی بھلائی ہے وہ لڑے اور خوب لڑے، خالدؓ نے کہا کہ الٰہی اگر تو نے ہم کو ان پر فتح عنایت فرمائی تو میں تیرے نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہ بندہ مانتا ہوں کہ ان میں سے جس کسی پر ہم کو قابو حاصل ہوگا اس کو زندہ نہ رکھوں گا اور ان کے خون سے ایک نہر جاری کروں گا۔

خون کی نہر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور ان کے دشمن کو مغلوب کر دیا، خالدؓ نے اعلان کر دیا قید کرو قید کرو، بجز اس کے جو تمہارا مزاحم ہو کسی کو قتل نہ کرو اسلامی فوجیں قیدیوں کو گرفتار کر کر کے ہانکتی ہوئی لانے لگیں اور خالدؓ نے کچھ لوگوں کو متعین کر دیا کہ ان کی گردنیں اڑا کر ان کا خون نہر میں بہا دیں یہ عمل ایک رات اور ایک دن تک ہوتا رہا اگلے اور اس کے بعد دوسرے روز نہرین تک اور ابیس کے چاروں طرف اتنے ہی فاصلے سے دشمنوں کو پکڑ پکڑ کر لاتے گئے اور قتل کرتے گئے، قعقاعؓ اور ان جیسے اور لوگوں نے خالدؓ سے کہا اگر دوئے زمین کے تمام المسالحوں کو بھی آپ قتل کر دیں گے تو ان کا خون نہیں بہے گا کیونکہ خون میں زیادہ رقت نہیں ہوتی اسی لئے اس کا سیلان رک جاتا ہے اور نہ زمین اس کو چوس سکتی ہے بہتر یہ ہے کہ آپ اس پر پانی بہا دیں آپ کی قسم پوری ہو جائے گی۔ خالدؓ نے نہر کا پانی روک دیا تھا جب آپ نے نہر میں دوبارہ پانی جاری کرایا تو خالص سرخ خون بہتا ہوا نظر آنے لگا، اس واقعے کی وجہ سے یہ نہر آج تک خون کی نہر کے نام سے مشہور ہے۔

دوسرے راویوں کا بیان یہ ہے کہ زمین جب حضرت آدمؑ کے بیٹے کا خون چوس چکی تو اس کو اور خون چوسنے کی اللہ کی جانب سے ممانعت کر دی گئی۔ اور خون کو بھی بہنے سے روک دیا گیا مگر اس قدر کہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو۔

ایرانیوں کی شکست و فرار جب دشمن ہزیمت اٹھا چکا اور اس کی فوج پراگندہ ہو گئی اور مسلمان ان کے تعاقب سے فارغ ہو کر واپس آ گئے اور دشمن کے پڑاؤ میں داخل ہوئے اور خالدؓ کھانے کے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو کہا یہ میں تم کو عطا کرتا ہوں یہ تمہارا ہے کیونکہ رسول اللہ صلعم جب کسی تیار کھانے پر قبضہ فرماتے تھے تو اس کو اپنی فوج کو بخش دیتے تھے۔

سفید روٹیوں پر مسلمانوں کی حیرت چنانچہ مسلمان رات کا کھانا کھانے کے لئے اسی دسترخوان پر بیٹھ گئے جن لوگوں نے وہ شاداب علاقے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ سفید روٹیاں نہیں دیکھی تھیں وہ پوچھنے لگے یہ سفید کپڑے کے ٹکڑے کیسے ہیں؟ جو جانتے تھے انہوں نے مذاق میں کہا تم رقیق العیش کو جانتے ہو انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں انہوں نے کہا یہ وہی ہے اسی واقعے کی وجہ سے روٹیوں کو رقاق کہنے لگے حالانکہ اس سے پہلے عرب ان کو قرصٰی کہتے تھے۔

خالدؓ سے روایت ہے کہ خیبر کی جنگ میں رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو روٹیاں، شوربا اور بھنا ہوا گوشت اور جو کچھ وہ کھا گئے تھے بخش دیا تھا سوائے اس کے کہ جو کسی نے رکھ لیا تھا۔

نہر کی پن چکیاں

مغیرہ کا بیان ہے کہ اس نہر پر پن چکیاں لگی ہوئی وہ سُرخ پانی سے چل رہی تھیں ان میں تین روز تک اٹھارہ ہزار یا اس سے زیادہ آدمیوں کے لئے آٹا پستا رہا۔

جندل عجلی کو انعام

اس فتح کی اطلاع خالدؓ نے بنی عجل کے ایک شخص جندل نامی کے ذریعے روانہ کی تھی یہ بہت پختہ کار اور مضبوط آدمی تھے انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچ کر الیس کی فتح کی خوشخبری، مال غنیمت کی مقدار، قیدیوں کی تعداد، خمس میں جو چیزیں حاصل کی ہوئی تھیں اور جن لوگوں نے کارہائے نمایاں انجام دیے تھے ان سب کی تفصیل بہت عمدگی سے بیان کی، حضرت ابوبکرؓ کو ان کی پختہ کاری اور فتح کی خبر سنانے کا یہ انداز بہت پسند آیا آپ نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے انہوں نے عرض کیا میرا نام جندل ہے آپ نے فرمایا واہ رے بلندال (بلندل عربی میں پتھر کو کہتے ہیں) آپ نے ان کو اس مال غنیمت میں سے ایک لونڈی بطور انعام عطا فرمائی جس سے ان کے ہاں اولاد پیدا ہوئی۔

جنگ الیس میں ایرانی مقتولین کی تعداد

الیس کی جنگ میں دشمنوں کے ستر ہزار آدمی کام آئے جو سب کے سب

المنیشیا کے تھے عبید اللہ بن سعد کے چچا کا بیان ہے کہ میں نے حیرہ بن المنیشیا کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ منیشیا ہے میں نے سیف سے دریافت کیا انہوں نے کہا اس کے دونوں نام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امغیشیا کی فتح

امغیشیا پر قبضہ امغیشیا کو خدا نے صفر کے مہینے میں جنگ کے بغیر ہی فتح کرا دیا تھا، ابو عثمان اور منیرہ کا بیان ہے کہ جب خالدؓ ایلیس کی فتح سے فارغ ہو گئے تو امغیشیا آئے مگر آپ کے آنے سے قبل ہی وہاں کے باشندے بستی چھوڑ کر بھاگ گئے اور سواد میں منتشر ہو گئے، اس روز سے سکرات سواد کے علاقے میں شامل ہو گیا، خالد نے امغیشیا اور اس کے قرب و جوار کے تمام مکانات منہدم کرا دیئے۔ امغیشیا حیرہ کے برابر کا شہر تھا، فرات بادقلی اس کے پاس سے گذرتا تھا، ایلیس اسی مقام کی فوجی چوکی تھی اس میں مسلمانوں کو اس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا کہ اس سے قبل کبھی ہاتھ نہ آیا تھا، فرات البصلی کہتے ہیں کہ ذات السلاسل سے لے کر امغیشیا کے واقعے تک مسلمانوں کو اس قدر مال غنیمت کہیں حاصل نہیں ہوا جتنا کہ امغیشیا میں حاصل ہوا علاوہ ان انعامات کے جو کارہائے نمایاں انجام دینے والوں کو عطا ہوئے، اس جنگ میں سوار کو پندرہ درہم کا حصہ دیا گیا تھا۔

حضرت خالدؓ کی تعریف حضرت ابوبکرؓ نے مسلمانوں کو اس فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا تھا "اے گروہ قریش تمہارے شیر نے ایک شیر پر حملہ کیا اور اس کی گود میں گھس کر اس کو مغلوب کر دیا، عورتیں خالد جیسا بہادر پیدا نہیں کر سکتیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ مقر اور فرات بادقلی

آزاذبہ کی جنگی تیاری سیف سے مروی ہے کہ آزاذبہ کا خاندان کسریٰ کے عہد سے آج تک حیرہ کی امارت پر فائز تھا، یہ امراء بادشاہ کی بلا اجازت ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے تھے، آزاذبہ کا اعزاز نصف درجے تک پہنچ چکا تھا اس کی ٹوپی کی قیمت پچاس ہزار تھی، جب خالدؓ نے امغیشیا کو تباہ کر دیا اور اس کے باشندے سکرات میں جو دیہات کے زمیندار وں کی ملک تھا آ گئے، آزاذبہ نے محسوس کیا کہ اب میری خیر نہیں ہے، اس لئے اس نے خالدؓ کے مقابلے کی تیاریاں شروع کر دیں اور اپنے بیٹے کو آگے روانہ کیا اور خود اس کے پیچھے چلا اور حیرہ کے باہر اپنے لشکر کو ٹھہرایا اس نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ فرات کا پانی روک دو۔

معرکۂ مقر جب خالدؓ امغیشیا سے روانہ ہوئے اور پیدل فوج مع سامان اور مال غنیمت کے کشتیوں میں سوار کرادی گئی تو یہ دیکھ کر خالدؓ کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی کہ کشتیاں پایاب ہو گئی ہیں اس کی وجہ سے سب پر خوف طاری ہو گیا، ملاحوں نے کہا کہ اہل فارس نے نہروں کو کھول دیا ہے تمام پانی دوسرے راستوں سے بہا جا رہا ہے جب تک نہریں بند نہ ہوں گی، ہمارے پاس پانی نہیں آ سکتا، یہ سنتے ہی خالدؓ کچھ سواروں کا ایک دستہ لے کر آزاذبہ کے لڑکے کی طرف بڑھے، قم عتیق پر اس کے ایک رسالے سے اچانک مڈبھیڑ ہو گئی وہ لوگ اس وقت خالدؓ کی یورش سے بالکل بے فکر تھے، طرفین میں لڑائی ہوئی اور خالدؓ نے ان سب کا مقررین خاتمہ کر دیا اور قبل اس کے کہ آزاذبہ کے بیٹے کو مقر کے حالات کا علم ہو خالدؓ نے فرات بادقلی کے دہانے پر بڑھ کر اس کے لشکر پر حملہ کیا اور ان سب کو قتل کر دیا اس کے بعد آپ نے نہروں کو بند کر دیا جس سے فرات میں حسب دستور پانی جاری ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاذبہ کا فرار

خالدؓ فرات بادقلی کے دہانے پر ابن آزاذبہ کا کام تمام کر چکے تو انہوں نے اپنے تمام سرداروں کو طلب کیا اور جیرہ کا قصد کیا، ان کا ارادہ تھا کہ خورنق اور نجف کے درمیان کہیں پڑاؤ کریں، خالدؓ خورنق پہنچے مگر آزاذبہ بغیر لڑے ہوئے فرات کو عبور کر کے بھاگ گیا، اس کے بھاگنے کی وجہ یہ ہوئی کہ اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ اردشیر مر گیا ہے اور خود اس کا لڑکا جنگ میں مارا جا چکا ہے، اس وقت آزاذبہ کا لشکر غریین اور قصر ابیض کے درمیان مقیم تھا۔

جیرہ کی فتح

جیرہ کا محاصرہ

خورنق میں خالدؓ کے تمام افسران سے آکر مل گئے تو آپ اپنے لشکر سے نکل کر غریین اور قصر ابیض کے درمیان اس جگہ پڑاؤ کیا جہاں آزاذبہ کی فوج مقیم تھی اہل جیرہ قلعہ بند تھے، خالدؓ نے اپنی فوج کے ایک رسالے کو جیرہ میں داخل کر دیا اور ہر محل پر اپنا ایک ایک افسر متعین کر دیا کہ محل والوں کا محاصرہ کرلو اور ان سے لڑو چنانچہ ضرارؓ بن ازور نے قصر ابیض کا محاصرہ کیا اس میں ایاس بن قبیصہ طائی تھا، اور ضرارؓ بن الخطاب نے قصر عدیبین کا محاصرہ کیا اس میں عدی بن عدی المقتول تھا اور ضرار بن مقرن المزنی نے جو اپنے دس بھائیوں میں سے ایک تھے قصر بنی مازن کا محاصرہ کیا اس میں ابن اکال تھا اور مثنیٰ نے قصر ابن بقیلہ کا محاصرہ کیا اس میں عمرو بن عبدالمسیح تھا، ان سرداروں نے ان سب لوگوں کو دعوت اسلام دی اور ایک روز کی مہلت دی مگر اہل جیرہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا اور اپنی بات پر اڑے رہے اس پر مسلمانوں نے ان سے لڑائی شروع کر دی۔

اہل جیرہ کو ایک دن کی مہلت

بنو کنانہ کے ایک شخص کی روایت یہ ہے کہ خالدؓ نے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسروں کو حکم دیا تھا کہ دعوت اسلام سے آغاز کرو، اگر وہ لوگ اس کو قبول کر لیں تو فبہا ورنہ ان کو ایک روز کی مہلت دو مگر ان کے حیلوں حوالوں پر کان نہ دھرنا ورنہ اندیشہ ہے کہ تمہیں نقصان پہنچانے کی ترکیبیں نکال لیں بلکہ ان سے لڑو اور مسلمانوں کو دشمنوں کے ساتھ لڑنے میں تردد میں مبتلا نہ کرو۔

قصر ابیض پر حملہ

ان افسروں میں پہلے شخص جنہوں نے ایک روز کی مہلت دے کر دشمن پر حملہ کیا ضرارؓ بن ازور تھے وہ قصر ابیض والوں سے لڑنے کے لئے متعین تھے، جب صبح ہوئی اور انہوں نے اہل قصر کو اوپر سے جھانکتے ہوئے دیکھا تو ان کو ان تین چیزوں میں سے کسی ایک کے قبول کرنے کی دعوت دی، اسلام، جزیہ اور مقابلہ، انہوں نے مقابلے کو انتخاب کیا اور اوپر سے چلائے، اب تم پر غلے برستے ہیں، ضرارؓ نے اپنے لوگوں سے کہا تم ان کی زد سے ذرا ہٹ جاؤ، دیکھیں ان کی بکواس کی کیا اصلیت ہے۔ ضرارؓ نے یہ کہا ہی تھا کہ اتنے میں قصر کی چوٹی آدمیوں سے بھر گئی ان سب کے ہاتھوں میں غلیلیں تھیں وہ مسلمانوں پر مٹی کے غلے برسانے لگے، ضرارؓ نے کہا تم ان پر تیر برساؤ مسلمانوں نے آگے بڑھ کر تیر برسائے جس سے تمام دیواروں کی چوٹیاں خالی ہو گئیں اس کے بعد ہر ایک نے اپنے پاس کے دشمنوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اس صبح کو ہر ایک افسر نے اپنے اپنے دشمنوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور تمام مکانات اور کنیسے فتح کر لئے گئے اور بے شمار آدمی مارے گئے، تمام پادری اور راہب چلائے کہ اے محلات والو ہمارے قتل کا باعث تم ہو، محلات والے چلائے کہ اے اہل عرب ہم ان تین چیزوں میں سے ایک کو قبول کرتے ہیں، ہمیں چھوڑ دو اور ہمارے قتل سے باز آجاؤ، اور ہم کو خالدؓ کے پاس پہنچا دو۔

حیرہ کے نمائندے

اس لئے ایاس بن قبیصہ اور اس کا بھائی، ضرارؓ بن ازور کے پاس آئے اور عدی بن عدی اور زید بن عدی، ضرارؓ بن خطاب کے پاس آئے یہ عدی الاوسط وہ ہے جو جنگ ذی قار میں مارا گیا تھا اور اس کی ماں نے اس کا مرثیہ کہا تھا، اور عمرو بن عبدالمسیح، ضرار بن مقرن کے پاس اور ابن اکال مثنیٰ بن حارثہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آئے تھے۔ ان افسروں نے ان لوگوں کو خالد کے پاس روانہ کر دیا اور خود اپنے اپنے مقاموں پر جمے رہے۔

عمرو بن عبدالمسیح مغیرہ کا بیان ہے کہ صلح کی خواہش سب سے پہلے عمرو بن عبدالمسیح بن قیس بن الحارث نے کی تھی یہ حارث بقیلہ کے نام سے مشہور تھا بقیلہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ وہ لوگوں کے سامنے دو سبز چادریں پہن کر آیا لوگوں نے کہا حارث تم تو بقیلہ خضرا یعنی سبزی معلوم ہوتے ہو عمرو بن عبدالمسیح کے بعد اور لوگ بھی صلح کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اسلامی فوج کے افسروں نے ان لوگوں کے وفود کو اپنے ایک ایک معتمد علیہ شخص کی معیت میں خالد کی خدمت میں بھیج دیا تاکہ آپ ان سے صلح کے معاملے میں گفتگو کریں

عدی کا وفد خالد نے ہر اہل قصر کو الگ الگ باریاب کیا سب سے پہلے آپ عدی کے وفد سے ملے اور ان سے کہا تم لوگ کون ہو، اگر تم عرب ہو تو عربوں سے کیوں عداوت رکھتے ہو؟ اور اگر عجمی ہو تو عدل و انصاف سے تمہیں کیوں دشمنی ہے۔ عدی نے جواب دیا کہ ہم عرب عاربہ ہیں اور دوسرے لوگ متعرب یعنی بنے ہوئے عرب ہیں، خالد نے کہا کہ اگر تمہارا قول درست ہے تو تم ہم سے کیوں لڑتے ہو اور ہماری حکومت کو کیوں ناپسند کرتے ہو، عدی نے کہا کہ ہمارے قول کی صحت کا ثبوت یہ ہے کہ ہم بجز عربی زبان کے اور کوئی زبان نہیں بولتے، خالد نے کہا ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔

عدی کے وفد کی جزیہ پر مصالحت اس کے بعد خالد نے کہا تین چیزوں میں سے تم ایک کو اختیار کرو یا تو ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ اس صورت میں ہمارے تمہارے حقوق ایک ہو جائیں گے پھر خواہ تم یہاں سے کہیں ہجرت کر جاؤ یا اپنے وطن میں مقیم رہو، یا جزیہ دینا قبول کرو یا مقابلہ اور لڑائی، کیونکہ خدا کی قسم میں تمہارے مقابلے کے لئے ایسی قوم کو لایا ہوں جو موت کی اس سے زیادہ فریفتہ ہے جتنا کہ تم زندگی کے، ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کو جزیہ ادا کرتے ہیں خالد نے کہا کمبختو تم پر افسوس ہے، کفر گمراہی کا ایک میدان ہے احمق ترین عرب وہ ہے جو اس میدان میں بھٹکتا پھرتا ہو، اس کو دو رہنما ملیں ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی مگر وہ اس کو چھوڑ دے دوسرا بھی اور اس سے رہنمائی چاہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں تحائف

ان لوگوں نے خالد سے ایک لاکھ نوے ہزار پر مصالحت کرلی اور دوسرے وفود نے بھی ان کی تقلید کی اور خالد کی خدمت میں تحائف بھیجے۔ خالد نے ہذیل کابلی کے ذریعے سے فتح کی خوشخبری اور وہ تحائف حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو جزیے میں محسوب کر کے قبول کرلیا اور خالد کو لکھا کہ یہ تحائف اگر جزیے میں شامل ہیں تو خیر ورنہ تم ان کو جزیے میں شامل کر کے بقیہ رقم وصول کر کے اپنی فوج کی تقویت کے لئے کام میں لاؤ۔

عمرو عبدالمسیح کی ذہانت

بعض راویوں کا بیان ہے کہ یہ لوگ اپنے معاملات کے طے کرانے میں عمرو بن عبدالمسیح کو آگے آگے رکھتے تھے۔ خالد نے پوچھا اس سے پوچھا تمہاری عمر کیا ہے عمرو بن عبدالمسیح نے کہا سینکڑوں سال، خالد نے پوچھا اس مدت میں تو نے عجیب ترین بات کیا دیکھی اس نے کہا میں نے دمشق سے حیرہ تک مسلسل آبادیاں دیکھیں اور دیکھا، کہ ایک عورت حیرہ سے سفر کرتی ہے اور ردی کے سوا اس کو کوئی اور توشہ نہیں دیا جاتا۔ خالد مسکرائے اور فرمایا اے عمرو بڑھاپے سے تیری عقل ٹھکانے نہیں رہی بخدا تو بہک گیا ہے، اس کے بعد آپ نے اہل حیرہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگ بڑے خبیث، دھوکے باز اور مکار ہو پھر کیا بات ہے کہ تم اپنے معاملات کو ایک ایسے دماغ چلے بڈھے کے ذریعے طے کراتے ہو جسے یہ تک معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا ہے، عمرو نے تجاہل کرتے ہوئے چاہا کہ کوئی ایسی بات دکھائے جس سے ان کو اس کی عقل اور اس کے قول کی سچائی کا ثبوت مل جائے اس نے کہا اے امیر آپ کے حق کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا ہوں آپ نے پوچھا ہاں بتاؤ کہاں سے آئے ہو، اس نے کہا قریب کی جگہ بتاؤں یا دور کی آپ نے کہا جو تمہارا دل چاہے اس نے کہا اپنی ماں کے پیٹ سے آپ نے پوچھا کہاں جانا چاہتے ہو اس نے کہا اپنے سامنے، آپ نے پوچھا اپنے سامنے کا کیا مطلب اس نے کہا آخرت، آپ نے پوچھا تیرا آغاز کہاں سے ہے، اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہا باپ کی پیٹھ سے آپ نے پوچھا تو کس چیز میں ہے اس نے کہا اپنے کپڑوں میں ہوں، آپ نے پوچھا کہ تو کچھ عقل سے بھی کام لیتا ہے اس نے کہا ہاں بخدا اور گرفت بھی کرتا ہوں۔

اس کی یہ باتیں سن کر خالدؓ کو معلوم ہوا کہ واقعی یہ بڈھا بڑا کٹ کھنا ہے، اور اس کے ہم وطن تو اس کو پہلے ہی جانتے تھے، خالدؓ نے کہا زمین اس شخص کو قتل کرتی ہے جو اس سے ناواقف ہے اور وہ شخص زمین کو قتل کرتا ہے جو اس سے بخوبی واقف ہے، اور ہم اس سرزمین سے بخوبی واقف ہیں اس پر عمرو نے کہا اے امیر چیونٹی اپنے گھر کے حال سے واقف ہوتی ہے نہ کہ اونٹ۔

حضرت خالدؓ کی زہر خورانی کا واقعہ

ابن بقیلہ کے ساتھ اس کا خادم بھی تھا اس کی کمر میں ایک تھیلی لٹکی ہوئی تھی، خالدؓ نے وہ تھیلی لے لی اور اس میں جو کچھ تھا اس کو اپنی ہتھیلی پر الٹ کر پوچھا اے عمرو یہ کیا ہے اس نے کہا خدا کی امانت کی قسم یہ زہر قاتل ہے، آپ نے پوچھا یہ ساتھ لئے کیوں پھرتے ہو اس نے کہا مجھے اندیشہ تھا کہ شاید تم لوگ ہمارے ساتھ کوئی توہین آمیز سلوک کرو گے تو مرنے کے قریب ہوں، مگر اپنی قوم اور اہل وطن کی توہین کے مقابلے میں موت کو ترجیح دیتا ہوں، خالدؓ نے کہا کہ کوئی متنفس اپنی موت سے پہلے نہیں مرسکتا اور یہ دعا پڑھی، اس اللہ کے نام سے جس کے نام بہترین ہیں، جو زمین و آسمان کا رب ہے جس کے نام کی برکت سے ہم کو کوئی بیماری مضرت نہیں پہنچا سکتی جو رحمٰن ہے اور رحیم ہے یہ دیکھ کر لوگ چیخے کہ آپ کو روکیں مگر آپ نے جلدی سے وہ زہر منہ میں ڈال لیا اور نگل گئے، عمرو یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور کہا اے عربو! بخدا تم جس چیز کو چاہو اس کے مالک بن سکتے ہو۔

عمرو اہل حیرہ کے پاس پہنچا ان سے کہا کہ اقبال کی کھلی نشانی جیسی میں نے آج دیکھی ہے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھی تھی۔

کرامہ بنت عبدالمسیح کی حوالگی کی شرط

خالد نے صلح کی قرارداد کے لئے اہل حیرہ سے یہ شرط لگائی کہ کرامہ بنت عبدالمسیح شوہل کے حوالے کر دی جائے، یہ مطالبہ ان کو سخت گراں گذرا مگر کرامہ نے کہا تم گھبراؤ نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے حوالے کر دو میں فدیہ دے کر آجاؤں گی، وہ لوگ مان گئے۔

اہل حیرہ سے معاہدہ خالدؓ نے اہل حیرہ کو حسب ذیل معاہدہ لکھ کر دیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ معاہدہ خالدؓ بن الولید نے عدی کے دونوں بیٹوں عدی اور عمرو سے اور عمرو بن عبدالمسیح سے اور ایاس بن قبیصہ سے اور حیرتی بن اکال سے کیا ہے یہ لوگ اہل حیرہ کے نقیب ہیں انہوں نے ان لوگوں کو اس معاہدے کی تکمیل کے لئے مجاز گردانا ہے اور وہ اس معاہدے پر رضا مند ہیں، معاہدہ اس امر پر ہے کہ اہل حیرہ سے اور ان کے پادریوں اور راہبوں سے سالانہ ایک لاکھ نوے ہزار درہم جزیہ وصول کیا جائے گا مگر غیر مستطیع تارک الدنیا راہب اس سے مستثنیٰ ہوں گے اس کے معاوضے میں ہم ان کے جان و مال کی حفاظت کریں گے، اور جب تک ہم حفاظت نہ کریں جزیہ نہ لیا جائے گا۔ اگر ان لوگوں نے اپنے کسی قول یا فعل سے اس کی خلاف ورزی کی تو یہ معاہدہ فسخ ہو جائے گا اور ہم ان کی حفاظت کی ذمہ داری سے بری ہو جائیں گے۔

المرقوم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲ھ

یہ تحریر اہل حیرہ کے حوالے کر دی گئی تھی مگر جب حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد اہل سواد مرتد ہو گئے تو ان لوگوں نے اس معاہدے کی توہین کی اور چاک کر ڈالا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے اس کے بعد ان لوگوں پر اہل فارس کا تسلط ہو گیا۔

حیرہ کی فتح جب مثنیٰ نے حیرہ کو دوبارہ فتح کیا تو ان لوگوں نے اسی معاہدے پر تصفیہ چاہا مگر مثنیٰ نے اس کو منظور نہیں کیا اور ان پر دوسری شرط عائد کی، اس کے بعد جب مثنیٰ بعض مقامات پر مغلوب ہو گئے تو ان لوگوں نے پھر وہی حرکت کی اور لوگوں کے ساتھ مرتد ہو گئے، باغیوں کی اعانت اور معاہدے کی توہین کی اور اس کو چاک کر دیا، پھر جب اس کو سعد نے فتح کیا تو ان لوگوں نے پھر سابقہ معاہدوں پر تصفیہ چاہا سعد نے کہا ان دونوں میں سے کوئی ایک معاہدہ پیش کرو، مگر وہ لوگ پیش کرنے سے قاصر رہے اس لئے سعد نے ان پر خراج عاید کیا اور ان کی مالی استطاعت کی تحقیقات کرنے کے بعد علاوہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مونیوں کے چار لاکھ کا خراج عائد کیا۔

جریر بن عبداللہ جریر بن عبداللہ ان لوگوں میں سے تھے جو خالد بن سعید بن العاصی کے ہمراہ شام گئے تھے، وہاں انہوں نے خالدؓ سے ابوبکرؓ کے پاس جانے اور ان سے اپنی قوم کے متعلق گفتگو کرنے کی اجازت چاہی تاکہ اپنی قوم کے افراد کو جو اِدھر اُدھر عرب میں منتشر اور غلام بنے ہوئے تھے آزاد کرکے جمع کر لیں اور ان کے امیر بن جائیں خالدؓ نے ان کو جانے کی اجازت دے دی یہ حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو نبی کریم صلعم کا وعدہ یاد دلایا اور اس کے متعلق شہادت پیش کی اور درخواست کی کہ وہ وعدہ پورا کیا جائے، ان کے اس مطالبے پر ابوبکرؓ بہت برہم ہوئے اور فرمایا کہ تم ہماری مصروفیت اور حالت دیکھ رہے ہو کہ ہم ان مسلمانوں کی مدد کرنے میں مشغول ہیں جو روم و فارس جیسے دو غیروں سے مقابلہ کر رہے ہیں مگر تم چاہتے ہو کہ ہم ایسے کام میں لگ جائیں جو اُس سے زیادہ خدا و رسول کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے مجھے چھوڑو اور خالدؓ بن الولید کے پاس چلے جاؤ تاکہ میں دیکھوں خدا ان دونوں لڑائیوں کا کیا انجام دکھاتا ہے، چنانچہ جریر خالدؓ کے پاس چلے گئے اس وقت خالدؓ حیرہ میں تھے اس وجہ سے اس سے قبل جریر خالدؓ کے ساتھ عراق اور فتنۂ ارتداد کی کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے البتہ حیرہ کے بعد کی تمام لڑائیوں میں انہوں نے حصہ لیا ہے۔

کرامہ بنت عبدالمسیح جمیل طائی کے والد کا بیان ہے کہ جب کرامہ بنت عبدالمسیح شویل کے حوالے کر دی گئی تو میں نے عدی بن حاتم سے کہا بڑے تعجب کی بات ہے کہ شویل نے اس بڑھاپے میں کرامہ بنت عبدالمسیح کو طلب کیا ہے۔ عدی نے کہا وہ مدت سے اس پر فریفتہ تھے اور کہتے تھے کہ جب میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلاد کا تذکرہ فرماتے ہیں جو آپ کے سامنے پیش کئے گئے ہیں اور آپ نے ان میں حیرہ کا بھی ذکر فرمایا کیونکہ اس کے محلات کے کنگرے کتے کے دانتوں کی شکل کے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ وہ اس لئے دکھایا گیا ہے کہ وہ عنقریب فتح ہو جائے گا اس وجہ سے میں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول صلعم سے کرامہ کی درخواست کی تھی۔

کرامہ بنت عبدالمسیح کا زر فدیہ

شعبی روایت کرتے ہیں کہ شویل خالدؓ کے پاس آئے اور کہا کہ جب میں نے رسول اللہ صلعم کو حیرہ کی فتح کی پیشن گوئی فرماتے ہوئے سنا تھا تو میں نے آپ سے کرامہ کی درخواست کی تھی آپ نے فرمایا کہ جب حیرہ جبراً فتح ہوگا وہ تمہاری ہے اور اس پر شویل نے شہادت بھی پیش کی چنانچہ خالدؓ نے اہل حیرہ سے اسی شرط پر مصالحت کی اور کرامہ شویل کو دے دی یہ بات کرامہ کے خاندان اور اہل وطن کو سخت گراں گذری اور اس میں اس کے لئے اُن کو بڑا خطرہ محسوس ہوا، کرامہ نے کہا خطرے کی کوئی بات نہیں ہے، تم صبر سے کام لو۔ جس عورت کی عمر اسی سال کی ہو چکی ہے اس کے متعلق تمہیں کیا خوف ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص احمق ہے اس نے مجھے جوانی میں دیکھا ہوگا اور سمجھتا ہے کہ جوانی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے کرامہ کو خالدؓ کے پاس بھیج دیا اور خالدؓ نے اس کو شویل کے حوالے کر دیا، کرامہ نے شویل سے کہا کہ میں بڑھیا تمہارے کس کام کی ہوں بہتر ہے کہ مجھ سے فدیہ لے لو شویل نے کہا مگر رقم متعین کرنے کا اختیار مجھے ہوگا کرامہ نے کہا ہاں تمہیں اختیار ہے جتنی چاہو مقرر کرو، شویل نے کہا میں اپنی ماں کی اولاد نہیں ہوں اگر تجھ سے ایک ہزار درہم سے کم لوں، کرامہ نے شویل کو دھوکا دینے کے لئے کہا اوہو یہ تو بہت ہے۔ اس کے بعد وہ رقم لاکر شویل کو دے دی اور اپنے گھر واپس چلی گئی۔

شویل کی ہزار سے اوپر عدد سے لاعلمی

لوگوں کو معلوم ہوا تو سب شویل کو بڑا بھلا کہنے لگے انہوں نے کہا کہ میں سمجھا تھا کہ ہزار سے اوپر کوئی عدد نہیں ہے لوگوں نے کہا نہیں تم جاکر اُن سے جھگڑو شویل خالدؓ کے پاس آئے اور کہا میری مراد انتہائی عدد سے تھی مگر لوگ کہتے ہیں کہ عدد ہزار سے اوپر بھی ہوتا ہے، خالدؓ نے کہا تم کچھ جا ہنے تھے اور اللہ نے کچھ چاہا، ہم اس پر عمل کریں گے جو ظاہر ہے، تم جانو تمہاری نیت جانے خواہ تم صادق ہو یا کاذب ہم اس تصفیے میں اب کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے

حضرت خالدؓ کی نماز فتح

حیرہ فتح ہو گیا تو خالدؓ نے نماز فتح پڑھی جس میں آٹھ رکعات ایک سلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ادا کیں اس سے فارغ ہو کر آئے تو کہا جنگ موتہ میں جب میں لڑا تھا اس وقت میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹی تھیں، میں نے اہل فارس سے زیادہ بہادر کوئی قوم نہیں دیکھی اور اُن میں بھی اہل الیس کو سب سے بڑھ کر پایا، ایک دوسری روایت میں یہی واقعہ مذکور ہے مگر اس میں رکعات کی تعداد نہیں ہے۔

حضرت خالدؓ کی یمنی تلوار قیس بن ابی حازم جریر کے ساتھ خالدؓ کے پاس آئے تھے ان کا بیان ہے کہ ہم خالدؓ کے پاس حیرہ پہنچے اس وقت خالدؓ ایک چادر اوڑھے ہوئے جس کو انہوں نے اپنی گردن میں باندھ رکھا تھا تنہا نماز پڑھ رہے تھے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے جنگ موتہ میں میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹی تھیں مگر ان کے بعد ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ ایسی چڑھی کہ آج تک کام دے رہی ہے۔

صلوبا بن نسطونا کی مصالحت کی پیشکش بعض راویوں کا بیان ہے کہ جب اہل حیرہ کی خالدؓ سے مصالحت ہو گئی اس وقت صلوبا بن نسطونا جو دیر ناطف کے پادری کا نائب تھا خالدؓ کے پاس ان کے لشکر میں حاضر ہوا اور آپ سے بالقیا اور باسما کے قصبات کے متعلق مصالحت کر لی، اور وہ ان دونوں قصبوں اور ان کی ان تمام اراضی کے لگان کا ذمہ دار ہو گیا جو دریائے فرات کے کنارے پر واقع تھیں، اس نے اپنی ذات، اپنے خاندان اور اپنی قوم کی طرف سے دس ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا اور کسریٰ کے موتی اس رقم کے علاوہ تھے، یہ جزیہ فی کس چار درہم کے حساب سے عائد کیا گیا تھا اس معاہدے کی ضابطہ تحریر لکھی گئی اور اس پر طرفین کے دستخط ثبت ہو گئے اور یہ جتا دیا گیا کہ اگر کبھی اہل فارس نے بغاوت کی تو اس کے بعد یہ معاہدہ کالعدم ہو گا۔

معاہدہ کی تحریر اس معاہدے کی تحریر میں مجالد بھی شریک تھے۔ وہ معاہدہ حسب ذیل ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ معاہدہ خالدؓ بن الولید کی طرف سے صلوبا بن نسطونا اور اس کی قوم کے لئے لکھا جاتا ہے میں تم سے جزیہ قبول کرتا ہوں اور اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاوضے میں تمہاری دونوں بستیوں بانقیا اور باسما کی حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں، اس جزیے کی رقم دس ہزار دینار ہے موقی اس کے علاوہ ہیں یہ رقم ہر مستطیع اور جز معاش سے اس کی حیثیت کے مطابق سالانہ وصول کی جائے گی، اور تم کو اپنی قوم کا نقیب مقرر کیا جاتا ہے، جس کو تمہاری قوم قبول کرتی ہے میں اور میرے ساتھ کے سب مسلمان اس معاہدے پر رضامند ہیں اور اس کو قبول کرتے ہیں اسی طرح تمہاری قوم بھی رضامند ہے آج سے تم ہماری ذمہ داری اور حفاظت میں داخل ہو، ہم تمہاری حفاظت کریں گے تو جزیے کے حقدار ہوں گے ورنہ نہیں "، اس معاہدے پر ہشام بن الولید قعقاع بن عمرو، جریر بن عبداللہ حمیری حنظلہ بن ربیع نے گواہی کے دستخط کئے اور یہ ماہ صفر ۱۲ھ میں لکھا گیا۔

حیرہ کے نواحی زمیندار

مغیرہ کہتے ہیں کہ حیرہ کے اطراف کے زمیندار اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں کہ اہل حیرہ خالدؓ کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں چنانچہ جب اہل حیرہ اور خالدؓ کے درمیان معاہدات طے پا گئے اور وہ خالدؓ کے مطیع ہو گئے تو ملطاطین کے زمیندار بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان آنے والوں میں ایک تو زاذ بن بہیش سرما کی ندی کا زمیندار تھا اور دوسرا صلوبا بن نسطونا بن بصبہری تھا اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ صلوبا بن بصبہری تھا اور نسطونا تیسرا زمیندار تھا، چنانچہ ان لوگوں نے خالدؓ سے خلیج سے لے کر ہرمز جرد تک کے علاقے کے لئے بیس لاکھ کی رقم پر مصالحت کر لی اور عبیداللہ کی روایت میں دس لاکھ رقم مذکور ہے۔ اور قرار پایا کہ آل کسریٰ کی تمام املاک مسلمانوں کی ملک ہے اور جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر ان کے ساتھ چل دیئے ہیں وہ اس مصالحت سے خارج ہیں۔

زاذ بن بہیش اور صلوبا بن نسطونا سے معاہدہ

خالدؓ نے اپنے پڑاؤ میں اپنا خیمہ نصب کرایا اور ان لوگوں کے لئے یہ معاہدہ لکھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر خالدؓ بن الولید کی طرف سے زاذ بن بہیش اور صلوبا بن نسطونا کے لئے لکھی جاتی ہے ہم تمہاری جان و مال کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اور تم پر جزیہ عائد کیا جاتا ہے، تم بھقبا ذالاسکل اور اوسط کے باشندوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقیب اور ان کے ضامن ہو اور عبید اللہ کی روایت میں ہے کہ تم ان لوگوں کی جنگ کے جن کے تم نقیب قرار دیئے گئے ہو ذمہ دار ہو، اس جزیے کی مقدار بیس لاکھ ہے جو تم میں کے صاحب مقدرت لوگوں سے سالانہ وصول کی جائے گی مگر بانقیا اور باسما کا محاصل اس رقم سے الگ ہے ہیں نے مسلمانوں نے تم نے نیز بہقیا ذاسفل اور بہقیا ذاوسط کے باشندوں نے ان شرائط کو تسلیم کیا ہے مگر آل کسری اور جو لوگ ان کے ساتھ چلے گئے ہیں ان کی املاک کا اس معاہدے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس پر گواہی کے دستخط ہشام بن الولید، قعقاع بن عمرو، جریر بن عبداللہ البجلی، بشیر بن عبیداللہ بن الخصاصیہ اور حنظلہ بن الربیع نے کئے تھے اور یہ معاہدہ ماہ صفر ۱۲ھ میں تحریر کیا گیا تھا۔

عاملوں اور فوجی افسروں کا تقرر

اس کے بعد خالدؓ نے صوبہ داروں اور فوجی چوکیوں کے افسروں کا تقرر کیا، چنانچہ فلالیج کے بالائی علاقے پر عبداللہ بن وثیمہ النصری کو بھیجا تاکہ وہ وہاں کے باشندوں کی حفاظت کریں اور جزیہ وصول کرتے رہیں، اور بانقیا اور باسما پر جریر بن عبداللہ کو مامور کیا، اور نہرین پر بشیر بن الخصاصیہ کو مامور کیا انہوں نے بانبورا میں کو لیفہ کو اپنا مستقر بنایا، اور بسترکی طرف سوید بن مقرن کو بھیجا انہوں نے عقر میں قیام کیا جو آج تک عقر سوید کے نام سے مشہور ہے مگر سوید منقری دوسری جگہ ہے وہ ان کے نام سے موسوم نہیں ہے، اور رودھ مستان کی طرف اُطّ بن ابی اُطّ کو بھیجا انہوں نے نہر کو اپنا مستقر بنایا، آج تک یہ نہر، نہر اُطّ کہلاتی ہے یہ اُطّ بنی سعد بن زید مناۃ میں کے ایک شخص تھے، یہ مذکورۂ بالا اصحاب خالدؓ کے زمانے میں عہدہ داران خراج تھے، اور سرحدی چوکیوں پر جو اس وقت سیب کے مقام پر متعین ضرار بن الازور، ضرار بن الخطاب، مثنیٰ بن حارثہ، نہار بن مقرن، قعقاع بن عمرو بسر بن ابی رہم اور عتیبہ بن النہاس کو متعین کیا تھا یہ لوگ سیب کے مقام پر پہنچ کر اپنی مملکت کے غرض میں قیام پذیر ہو گئے یہ سب خالدؓ کی طرف سے فوجی چوکیوں کے عہدہ دار تھے خالدؓ نے ان کو حکم دیا تھا کہ دشمن پر یورش کرتے رہو اور اس کو چین نہ لینے دو یہی وجہ تھی کہ ان لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی سرحد سے آگے دجلہ کے کنارے تک تمام علاقہ دشمنوں سے چھین لیا تھا۔

حضرت خالدؓ کے قاصد

جب خالدؓ سواد کا ایک حصہ فتح کر چکے تو آپ نے اہل حیرہ میں سے ایک شخص کو بلا کر اس کے ہاتھ اہل فارس کے پاس ایک خط بھیجا وہ لوگ اس وقت مدائن میں تھے اور اردشیر کے انتقال کی وجہ سے ان میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور جنگ کے معاملے کو ایک دوسرے پر ٹال رہے تھے انہوں نے صرف اتنا کیا تھا کہ بہمن جاذویہ کو بھرسیر بھیج دیا تھا۔ وہ گویا ان کا مقدمۃ الجیش تھا۔ بہمن جاذویہ کے ساتھ آذاذبہ اور اس جیسے اور چند سردار تھے نیز خالدؓ نے ایک اور شخص کو صلوبا کے پاس سے بلایا تھا۔ ان میں سے ایک حیری اور دوسرا نبطی تھا۔ خالدؓ نے ان دونوں کو ایک خط دیا۔ ان میں سے ایک خط خواص کے نام تھا اور دوسرا عوام کے نام۔ خالدؓ نے اہل حیرہ کے قاصد سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا مُرّہ۔ آپ نے کہا۔ یہ خط لو اور اس کو اہل فارس کے پہنچا دو۔ خدا سے امید ہے کہ یا تو وہ ان کے عیش کو تلخ کر دے گا یا وہ لوگ اسلام قبول کر لیں گے۔ یا ہم سے مصالحت کر لیں گے اور صلوبا کے قاصد سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے اس نے کہا میرا نام ہزقیل ہے۔ خالدؓ نے کہا یہ خط لو اور کہا۔ الٰہی ان دشمنوں کو زہق یعنی ضیق میں مبتلا کر دے۔

ان خطوط کا مضمون حسب ذیل تھا

حضرت خالدؓ کا ملوک فارس کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد ابن الولید کی طرف سے ملوک فارس کے نام

امّا بعد۔ شکر ہے اس خدا کا جس نے تمہارا نظام ابتر کر دیا۔ جس نے تمہاری مکاری ناکام کر دی جس نے تم میں اختلافات پیدا کر دیئے اور اگر خدا ایسا نہ کرتا تو اس میں تمہارا نقصان تھا لہٰذا تم ہماری حکومت کو قبول کر لو ہم تم کو اور تمہاری سرزمین کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے ورنہ تمہارے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الرغم تم ایسی قوم کے ہاتھوں مغلوب ہوگے جو موت کو اس سے زیادہ پسند کرتی ہے جتنا کہ تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

اور دوسرا خط حسب ذیل تھا:۔

حضرت خالد کا خط بنام سرداران فارس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد بن الولید کی طرف سے سرداران فارس کے نام:

اما بعد

تم لوگ اسلام قبول کرلو۔ سلامت رہو گے یا جزیہ ادا کرو۔ اور ہمارے ذمی بن جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ میں تم پر ایسی قوم کو چڑھا کر لایا ہوں جو موت کی اتنی ہی فریفتہ ہے جتنا کہ تم شراب نوشی کے۔

خراج کی وصولی

یہ خراج پچاس دن میں خالدؓ کے پاس لاکر داخل کر دیا گیا تھا اس عرصے میں وہ لوگ جو اس خراج کے ضامن تھے اور بازاروں کے چودھری، خالدؓ کے پاس بطور یرغمال رُکے رہے یہ رقم خالدؓ نے مسلمانوں کو دے دی جس کو انہوں نے اپنی ضروریات میں صرف کیا۔

اہل فارس میں اختلاف

اس زمانے میں اردشیر کے مرنے کی وجہ سے اہل فارس میں اختلاف پیدا ہو رہا تھا اگرچہ خالدؓ سے لڑنے کے متعلق سب متفق الرائے تھے مگر لڑائی کو ایک دوسرے پر ٹال رہے تھے ایک سال تک اُن کی تو یہ کیفیت رہی اور مسلمان دجلہ تک ملک پر قبضہ کرتے چلے گئے اور حیرہ سے لے کر دجلہ تک اہل فارس کا مطلق اثر نہ رہا اور نہ اس علاقے کے لوگ ذمی بنے صرف وہ لوگ ذمی بنے۔ جنہوں نے خالدؓ سے نامہ و پیام کرکے تحریریں لکھا لی تھیں، باقی اہل سواد میں سے کچھ تو جلا وطن تھے اور کچھ قلعہ بند تھے اور کچھ حرب و پیکار میں مصروف تھے۔

عمال خراج کی وصولی کی رسید

عمال خراج سے بھی تحریریں حاصل کی گئی تھیں انہوں نے سب کے لئے ایک ہی مضمون کی رسید لکھ دی جس کا مضمون یہ تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ فلاں فلاں لوگوں کے لئے جزیے کی رسید ہے جس کا تصفیہ ان سے ہمارے سپہ سالار خالدؓ نے کیا ہے، میں نے یہ طے شدہ رقم تم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصول کر لی ہے، خالدؓ اور مسلمان تمہارے حقوق کی حفاظت کے لئے اس شخص سے جنگ کریں گے جو اس صلح کے خلاف عمل کرے گا مگر یہ حفاظت اس وقت تک کی جائے گی جب تک کہ تم جزیہ ادا کرتے رہو گے اور معاہدے کے خلاف کوئی اقدام نہ کرو گے امان اور صلح کا برقرار رکھنا تمہارے ہاتھ ہے۔ ہم وہی سلوک کریں گے جیسا کہ تمہارا طرز عمل ہو گا اس پر انہیں صحابیوں نے دستخط کئے جن کو خالدؓ نے گواہ بنایا تھا جو حسب ذیل ہیں۔ ہشام، قعقاع، حابر بن طارق، جریر، بشیر، حنظلہ، ازداذ، حجاج بن ذی العنق، مالک بن زید۔

اہل حیرہ کے معاہدہ کی تحریر عبد خیر کی روایت یہ ہے کہ جب خالدؓ حیرہ سے روانہ ہوئے تو ان لوگوں نے آپ کو یہ تحریر لکھ کر دی تھی

ہم نے جس جزیے پر معاہدہ کیا ہے اس کی رقم خدا کے نیک بندے خالدؓ کو اور خدا کے نیک بندوں مسلمانوں کو اس معاوضے میں ادا کی ہے کہ یہ لوگ اور ان کا امیر ہم کو مسلمانوں کی اور دوسرے لوگوں کی ظلم و زیادتی سے بچائے گا۔

ایک دوسری روایت میں روانہ ہوئے کے بجائے فارغ ہوئے کے الفاظ ہیں اور باقی بیان اسی طرح ہے۔

ایران کے شاہی خاندان میں ناچاقی خالدؓ نے اپنے ان دونوں قاصدوں کو جن کا اس سے قبل ذکر آچکا ہے یہ حکم دیا تھا کہ میرے پاس ان خطوں کا جواب لے کر آؤ اس عرصے میں خالدؓ شام کو جانے سے قبل ایک سال تک حیرہ میں مقیم رہے اور اس کے بالائی اور اطراف کے علاقوں میں دورے کرتے رہے اور اہل فارس نے بجز اس کے کہ بھر سیر پر مدافعت کی اور بادشاہ بناتے اور معزول کرتے رہے اور کچھ نہیں کیا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ شیری بن کسریٰ نے کسریٰ بن قباذ کے خاندان کے ہر شخص کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا تھا، شیری اور اس کے بیٹے اردشیر کے بعد اہل فارس اٹھے اور انہوں نے کسریٰ بن قباذ سے لے کر بہرام گور تک کی تمام اولاد کو قتل کر دیا، جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ انہیں کوئی ایسا شخص نہیں ملتا تھا جس کو بالاتفاق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ بنا سکیں۔

حضرت عیاضؓ بن غنم کی علالت شعبی کا بیان ہے کہ حیرہ کی فتح کے بعد سے شام کو جانے تک ایک سال سے زیادہ عرصے تک خالدؓ ان علاقوں کے انتظامات میں مصروف رہے جو عیاض کے نامزد تھے، خالدؓ نے مسلمانوں سے کہا کہ اگر خلیفہ نے مجھ کو حکم نہ دیا ہوتا تو میں عیاض کے کاموں میں مصروف نہ ہوتا دومہ میں عیاض کا سر زخمی ہو گیا تھا؛ فتح فارس سے قبل کا سارا سال عورتوں کے مال کی طرح بالکل بیکاری میں گزرا اور خلیفہ نے یہ حکم دیا تھا کہ دشمن کی منظم افواج کو اپنے پیچھے چھوڑ کر ان کے ملک میں نہ گھسنا اور اہل فارس کا ایک لشکر العین میں تھا دوسرا انبار میں تھا تیسرا فراض میں تھا۔

جب خالدؓ کا خط اہل مدائن کے پاس پہنچا تو آل کسریٰ کی عورتوں نے مشورہ کر کے جب تک آل کسریٰ کسی ایک شخص کو بالاتفاق بادشاہ تسلیم کریں فرخ زاد کو نگران کار سلطنت مقرر کر دیا۔

حضرت خالدؓ اور حضرت عیاضؓ کو احکامات مغیرہ اور دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ ابو بکرؓ نے خالدؓ کو حکم دیا تھا کہ تم زیرین عراق سے عراق میں داخل ہو اور عیاض کو حکم دیا تھا کہ تم بالائی عراق سے عراق میں داخل ہو تم میں سے جو حیرہ پہلے پہنچ جائے گا وہ حیرہ کا حاکم ہو گا اور جب تم دونوں خدا کے حکم سے حیرہ میں اکٹھے ہو جاؤ اور عرب اور فارس کے درمیان کی چوکیوں کو توڑ ڈالو اور تمہیں اطمینان ہو جائے کہ مسلمانوں پر پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہو گا تو اس وقت تم میں ایک حیرہ میں قیام کرے اور دوسرا دشمن کے علاقے میں گھس کر اس کے ملک پر بزور شمشیر قبضہ کرتا چلا جائے اللہ سے ہر وقت مدد چاہتے رہو اس سے ڈرتے رہو، آخرت کے معاملے کو دنیا پر ترجیح دو تمہیں دونوں مل جائیں گی، دنیا کو کبھی ترجیح نہ دینا ورنہ دونوں ہاتھ سے جاتی رہیں گی جن چیزوں سے خدا نے ڈرایا ہے ان سے ڈرتے رہو گناہوں سے بچتے رہو توبہ میں جلدی کرنا گناہوں پر اصرار نہ کرنا اور توبہ میں تاخیر نہ کرنا۔

سرحدات میں فوجی چوکیوں کا قیام چنانچہ خالدؓ اس حکم کے مطابق حیرہ پہنچ گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فلالیج سے لے کر سواد اسفل تک کا تمام علاقہ ان کے زیر حکومت آ گیا اس لئے انہوں نے اسی روز سواد حیرہ کو جریر بن عبد اللہ البجلی اور بشیر بن الخصاصیہ اور خالد بن ابو الشمہ اور ابن ذی العنق اور اسد اور سوید اور ضرار میں تقسیم کر دیا اور سواد الابلہ کو سوید بن مقرن اور حسکۃ العبسی اور حصین بن ابی الحر اور ربیعہ بن عسل میں تقسیم کر دیا۔ اور سرحدات پر فوجی چوکیاں قائم کیں اور حیرہ پر قعقاع کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود خالدؓ عیاض کی امداد اور ان کے اور اپنے درمیان کے حصے فتح کرنے کے لئے عیاض کے علاقے کی طرف گئے چنانچہ پہلے فلوجہ پہنچے وہاں سے کربلا گئے اس کی چوکی پر عاصم بن عمرو تھے اور خالدؓ کے مقدمے پر خالد الافرع بن حابس تھے کیونکہ مثنیٰ اس وقت مدائن کی کسی چھاؤنی پر متعین تھے۔

حضرت خالدؓ سے عبداللہ بن وثیمہ کی شکایت

اس طرح یہ لوگ خالدؓ کی حیرہ سے روانگی سے قبل اور اس کے بعد جب وہ عیاض کی مدد کے لئے گئے اہل فارس سے دست و گریباں رہتے اور دجلہ کے کنارے کی طرف بڑھتے جاتے تھے۔ کربلا میں خالدؓ کا چند روز قیام ہوا اس وقت عبداللہ بن وثیمہ نے ان سے مکیوں کی شکایت کی خالدؓ نے کہا ذرا صبر کرو میں چاہتا ہوں کہ وہ تمام چوکیاں جن کے متعلق عیاض کو حکم دیا گیا تھا دشمنوں سے خالی کرالوں تاکہ ہم ان میں عربوں کو متعین کر سکیں اور مسلمانوں کے لشکر کو دشمن کے پیچھے سے حملہ آور ہونے کا خطرہ نہ رہے اور عربوں کی آمد و رفت ہم کو باطمینان ہو سکے خلیفہ نے ہم کو یہی حکم دیا ہے اور ان کی رائے امت کی فلاح و بہبود کی متراوف ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انبار اور کلواذی کے واقعات

انبار پر فوجکشی خالدؓ کا لشکر حیرہ سے سابقہ ترتیب کے ساتھ نکلا، مقدمۃ الجیش پر اقرع بن حابس متعین تھے جب اقرع اس منزل پر ٹھہرے جس کے بعد انبار پہنچ جاتے تو وہاں لوگوں کی اونٹنیوں کے بچے پیدا ہو گئے جس کی وجہ سے ان کو آگے بڑھنا مشکل معلوم ہوا کیونکہ اونٹنیوں کے بچے ان کے ساتھ تھے مگر جب روانگی کا اعلان ہوا تو انہوں نے یہ ترکیب نکالی کہ ان بچوں کو جن میں چلنے کی قوت نہ تھی اونٹوں پر لاد دیا اور ان کی ماؤں کو ہانک کر چلایا اسی طرح ان کو لادے لادے انبار پہنچے اہل انبار قلعہ بند ہو گئے تھے اور انہوں نے قلعے کے اطراف خندق کھود لی تھی اور اپنے قلعے میں سے جھانک جھانک کر دیکھ رہے تھے۔

انبار کا محاصرہ ان کے لشکر کا سپہ سالار ساباط کا رئیس شیرزاذ تھا وہ اپنے زمانے میں بڑا عقلمند، معزز اور عرب و عجم میں ہر دلعزیز سمجھی تھا، انبار کے عربوں نے فصیل پر سے چلا کر کہا آج کی صبح انبار کے حق میں بہت بری ہے اونٹوں پر اونٹوں کے بچے لدے ہوئے ہیں جن کو اونٹنیاں دودھ پلاتی ہیں، شیرزاذ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں لوگوں نے اس کو ان کی بات کا مطلب سمجھایا، شیرزاذ نے کہا کہ یہ لوگ جان کی بازی لگا کر آئے ہیں اور جو لوگ اس طرح آتے ہیں ان پر اپنے عہد کا پورا کرنا فرض ہو جاتا ہے، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر خالدؓ یہاں سے کسی اور طرف نہ گئے تو میں ان سے صلح کر لوں گا۔

جنگ ذات العیون اتنے میں خالدؓ اپنے مقدمۃ الجیش کو لئے ہوئے یہاں پہنچ گئے آپ نے خندق کے اطراف ایک چکر لگایا اور جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دی ان کی عادت تھی کہ جہاں کہیں کوئی جنگ کا موقع ان کو نظر آتا یا سن پاتے تو ان سے ضبط نہ ہوتا تھا، خالدؓ اپنے تیراندازوں کے پاس گئے اور ان کو ہدایت کی اور کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اصول جنگ سے بالکل ناآشنا ہیں تم لوگ صرف ان کی آنکھوں کو اپنے تیروں کا نشانہ بناؤ اور اس کے سوا کہیں اور نہ مارو چنانچہ ان لوگوں نے ایک ساتھ تیر چلائے اور اس کے بعد اور کئی باڑھیں چلائیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس روز تقریباً ایک ہزار آنکھیں پھوٹ گئیں اسی لئے یہ جنگ ذات العیون کے نام سے موسوم ہو گئی دشمنوں میں شور مچ گیا کہ اہل انبار کی آنکھیں جاتی رہیں شیرزاد نے اس کا مطلب پوچھا جب اس کو مطلب سمجھایا گیا تو اس نے کہا بس کرو بس کرو اور خالدؓ سے صلح کی بات چیت شروع کر دی مگر شرائط ایسی پیش کیں جن کو خالدؓ نے منظور نہیں کیا اور اس کے قاصدوں کو واپس کر دیا۔

مذبوحہ جانوروں کا پل اس کے بعد خالدؓ اپنی فوج کے کچھ جانور لے کر خندق پر ایسے مقام پر آئے جہاں وہ بہت تنگ تھی اور ان کو ذبح کر کر کے اس میں ڈال دیا جس سے وہ بھر گئی اور ان مذبوحہ جانوروں سے ایک پل بن گیا اب مسلمان اور مشرکین خندق میں اکٹھے ہو گئے آخر کار دشمنوں کو قلعے کی طرف پسپا ہونا پڑا شیرزاد نے پھر خالدؓ سے صلح کے لئے مراسلت کی اور درخواست کی کہ مجھ کو سواروں کے ایک دستے کے ساتھ جن کے ساتھ سامان وغیرہ کچھ نہ ہوگا یہاں سے نکلنے اور اپنے ٹھکانے پر پہنچنے کی اجازت دی جائے خالدؓ نے اس کو منظور کیا۔

شیرزاد کی روانگی چنانچہ جب شیرزاد یہاں سے جان سلامت لے کر بہمن جاذویہ کے پاس پہنچا اور اس کو واقعات سے مطلع کیا تو اس نے شیرزاد کو بہت سخت سست کہا شیرزاد نے کہا کہ میں وہاں ایسے لوگوں میں تھا جو عقل سے کورے تھے اور جو عربوں کی نسل سے تھے میں نے سنا کہ مسلمان ہماری طرف پختہ ارادے سے آ رہے ہیں اور ان کی عادت یہ ہے کہ جب ایک دفعہ ارادہ کر لیتے ہیں تو اس کی تکمیل کو اپنا فرض سمجھتے ہیں چنانچہ جب ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری فوج کا مقابلہ ہوا تو قلعے کی فصیل پر کے اور نیچے کے آدمیوں کی ایک ہزار آنکھیں پھوٹ گئیں اس سے مجھے معلوم ہوا کہ صلح کرنا ہی بہتر ہے۔

اہل انبار کی عربی زبان سے واقفیت

جب خالدؓ کو اور سب مسلمانوں کو انبار میں اطمینان حاصل ہو گیا اور اہل انبار بھی بے خوف ہو کر باہر آ گئے تو خالدؓ نے دیکھا کہ وہ لوگ عربی زبان لکھتے پڑھتے ہیں اور عربی ہی بولتے ہیں۔ خالدؓ نے اُن سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں اور ہم یہاں اُن عربوں کے پاس آ کر اترے تھے جو ہم سے پہلے یہاں آباد تھے اور وہ پہلے عرب بخت نصر کے عہد میں جب اس نے عربوں کو شکست دی تھی یہاں آ کر آباد ہوئے تھے اور پھر وہیں رہ پڑے۔ خالدؓ نے پوچھا تم نے لکھنا کس سے سیکھا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے لکھنا ایاد سے سیکھا ہے۔

اہل بوازیج اور اہل بانقیا کی ثابت قدمی

اس کے بعد انبار کے اطراف کے لوگوں نے خالدؓ سے صلح کر لی جس کی ابتدا اہل بوازیج نے کی، اور اہل کلوذی نے خالدؓ کے پاس قاصد بھیجا تاکہ آپ اُن کے لئے صلح نامہ لکھ دیں چنانچہ خالدؓ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی اس وقت سے وہ لوگ دجلہ کے اس پار خالدؓ کے پشت پناہ بن گئے۔ مگر بعد میں اہل انبار اور اس کے اطراف کے لوگوں نے مسلمانوں سے کئے ہوئے معاہدات توڑ دیئے البتہ اہل بانقیا اور ان کی طرح اہل بوازیج اپنے معاہدات پر ثابت قدم رہے۔

حبیب بن ثابت کا بیان ہے کہ واقعۂ عیون سے قبل اہل سواد میں سے بنی صلوبا جو اہل حیرہ ہیں اور کلوذی اور فرات کی چند بستیوں کے سوا کسی سے مسلمانوں کی صلح نہیں ہوئی تھی پھر جب یہ لوگ باغی ہو گئے تو ان کو زیر کر کے ذمی بنا لیا گیا۔

اہل سواد سے خراج پر مصالحت

محمد بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے پوچھا کیا سواد جبراً فتح ہوا تھا انہوں نے کہا ہاں بلکہ تمام ملک جبراً فتح ہوا تھا بجز چند قلعوں اور گرجیوں کے، کیونکہ ان میں سے بعض نے خالدؓ سے مصالحت کر لی تھی اور بعض بجبر زیر کئے گئے، پھر میں نے پوچھا کیا بھاگنے سے پہلے اہل سواد خود کو ذمی سمجھتے تھے شعبی نے کہا نہیں بلکہ بعد میں ان کو دعوت دی گئی اور وہ خراج دینے پر رضامند ہو گئے تب وہ ذمی بنے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح عین التمر

مہران بن بہرام چوبین

جب خالدؓ انبار سے فراغت پا چکے اور وہ مکمل طور پر ان کے قبضے میں آ گیا تو اس پر انہوں نے زمرقان بن بدر کو اپنی طرف سے نائب مقرر کیا اور خود عین التمر کے ارادے سے روانہ ہوئے عین التمر میں اس وقت مہران بن بہرام چوبین عجمیوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ مقیم تھا نیز عقہ بن ابی عقہ بھی وہاں تھا اور اس کے ساتھ نمر، تغلب، ایاد وغیرہ قبائل عرب کی بہت بڑی جماعت تھی۔ جب ان لوگوں کو خالدؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو عقہ نے مہران سے کہا عربوں سے لڑنے کا ڈھنگ عرب خوب جانتے ہیں تم کچھ نہ کرو خالدؓ سے ہم نمٹ لیں گے مہران نے کہا بخدا تم ٹھیک کہتے ہو، عربوں کے ساتھ لڑنے میں تم ایسے ہی ماہر ہو جیسا کہ ہم عجمیوں کے ساتھ لڑنے میں ماہر ہیں، یہ کہہ کر مہران نے عقہ کو دھوکا دیا اور خود کو جنگ کی مصیبت سے بچا لیا اور کہا جاؤ تم ان سے لڑو اگر ضرورت ہوئی تو ہم تمہاری مدد کے لئے موجود ہیں۔

مہران کی ایک چال

جب عقہ خالدؓ کے مقابلے کے لئے چلا گیا تو عجمیوں نے مہران سے کہا کہ تم نے اس کہتے سے یہ بات کیوں کہی مہران نے کہا تم میری بات میں دخل نہ دو میں نے جو ارادہ کیا ہے اس میں تمہارا فائدہ ہے اور ان کا نقصان ہے، کیونکہ اس وقت تمہارے مقابلے کے لئے ایک ایسا شخص آ رہا ہے جس نے تمہارے سلاطین کو قتل کر دیا اور تمہاری شوکت و سطوت کا خاتمہ کر دیا اگر یہ عرب خالدؓ کے مقابلے میں فتح یاب ہو گئے تو اس میں تمہارا نفع ہے اور اگر دوسری بات پیش آئی تو دشمن تمہارے مقابلے میں اپنی طاقت کھو کر آئے گا ہم اس وقت طاقتور ہوں گے اور وہ کمزور ہو گا۔

عقہ بن ابی عقہ کی گرفتاری

عقہ نے خالد کا راستہ جا روکا تھا اس کے میمنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بنی عبید بن سعد بن زہیر کا ایک شخص بجیر بن فلان تھا اور میسرے پر ہذیل بن عمران تھا عقہ اور مہران کے درمیان ایک دن کی مسافت تھی، اور عقہ کوچ کے راستے پر بطور بدرقے کے ٹھہرا ہوا تھا، جب خالدؓ آئے تو عقہ اپنی فوج کی صف آرائی کر رہا تھا خالدؓ نے آتے ہی اپنی فوج کو مرتب کیا اور اپنے بازوؤں سے کہا میں حملہ کرتا ہوں تم دشمن کو ہماری طرف سر اٹھانے دینا اور اپنے پیچھے چند محافظ متعین کئے اور حملہ کر دیا عقہ ابھی اپنی فوج کی صفیں ہی درست کر رہا تھا کہ خالدؓ نے اس کو جا لیا اور قید کر لیا، اس کی صفیں بغیر افسر کے پسپا ہو گئیں جس کی وجہ سے وہ لوگ بکثرت قید ہوئے۔ بجیر اور ہذیل بھاگ گئے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔

قلعہ عین التمر پر قبضہ

مہران کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنے لشکر کو لے کر قلعے سے فرار ہو گیا اور جب عقہ کے ساتھ کے عربی اور عجمی لوگ بھاگ کر قلعے کی طرف آئے تو وہ لوگ اس میں گھس گھس کر جان بچانے لگے خالدؓ اپنی افواج لے کر قلعے کے پاس فروکش ہوئے ان کے ساتھ عقہ اور عمرو بن صیق قید میں تھے یہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ خالدؓ اور عرب لیڈروں کی طرح ہوں گے مگر جب دیکھا کہ وہ ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے تو امان کے طلب گار ہوئے خالدؓ نے کہا نہیں تم کو ہمارے فیصلے پر ہتھیار ڈالنے ہوں گے چار و ناچار ان کو ماننا پڑا جب ان لوگوں نے قلعے کا دروازہ کھول دیا تو خالدؓ نے ان کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا چنانچہ وہ سب گرفتار ہو گئے۔

عقہ اور عمرو بن صیق کا قتل

اب خالدؓ نے عقہ کے متعلق جو دشمنوں کا بدرقہ تھا قتل کا حکم صادر کیا تاکہ تمام قیدی زندگی سے مایوس ہو جائیں۔ چنانچہ اس کی گردن اڑا دی گئی جب قیدیوں نے اس کی لاش پل پر پڑی ہوئی دیکھی تو سب اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے اسکے بعد خالدؓ نے عمرو بن صیق کو طلب کیا اور اس کی گردن اڑا دی اس کے بعد تمام قلعے والوں کی گردنیں مار دی گئیں اور ان سب لوگوں کو جو قلعے کو گھیرے ہوئے تھے خالدؓ نے گرفتار کر کے لونڈی غلام بنا لیا اور قلعے کے تمام مال پر قبضہ کر لیا۔

کنیسہ کے چالیس لڑکے

اس قلعے میں خالد نے ایک کنیسہ دیکھا اس میں چالیس لڑکے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل کی تعلیم پاتے تھے کنیسہ کا دروازہ بند تھا آپ نے دروازے کو توڑ دیا اور ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا ہم اس کنیسہ کے لئے وقف ہیں خالدؓ نے ان سب کو ان مجاہدوں میں تقسیم کر دیا۔ جنہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے ان لڑکوں میں سے بعض لوگ حسب ذیل ہیں ابوعمرہ جو عبداللہ بن عبدالاعلیٰ شاعر کے دادا ہیں، سیرین ابو محمد بن سیرین، حریث، علاثہ ابوعمرہ شرجیل بن حسنہ کو دیئے گئے۔ حریث بنی عباد کے ایک شخص کو دیئے گئے علاثہ معنیٰ کو دیئے گئے۔ حمران عثمانؓ کو دیئے گئے، انہی لوگوں میں سے عمیر اور ابوقیس ہیں شام کے قدیم موالیوں میں صرف وہی ایسے ہیں جو اپنے اصلی نسب پر قائم رہے، اور نصیر بنی یشکر کی طرف ابوعمرہ بنی مرۃ کی طرف منسوب ہوتے تھے اور ان میں کے ایک صاحب ابن اخت التمر تھے۔

فتح عین التمر خالد کے فرستادے ولید بن عقبہ مال غنیمت لے کر حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ولید کو عیاض کی مدد کے لئے اُن کے پاس بھیج دیا۔ جب ولید عیاض کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ عیاض نے دشمن کو گھیر رکھا ہے اور دشمن نے عیاض کو گھیر رکھا ہے اور عیاض کا راستہ بھی مسدود کر دیا ہے۔ ولید نے عیاض سے کہا کہ بعض اوقات فوج کی کثرت تعداد کے مقابلے میں ایک عقل کی بات زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ خالد کے پاس قاصد بھیجئے اور اُن سے مدد طلب کیجئے عیاض نے ایسا ہی کیا جب ان کا قاصد طلب امداد کے لئے خالدؓ کے پاس پہنچا تو اس وقت عین التمر فتح ہو چکا تھا۔ خالدؓ نے عیاض کو فوراً جواب لکھا کہ میں ابھی تمہارے پاس آتا ہوں۔

کتبت قلیلاً تاتک الجلائب۔ یحطن اسادًا علیہا المقانب۔ کتائب تتبعا کتائب

ذرا ٹھہرو تمہارے پاس ابھی اونٹنیاں آنے والی ہیں کہ جن پر کالے اور زہریلے ناگ سوار ہیں۔ فوج کے دستے ہیں جن کے پیچھے اور دستے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دومۃ الجندل کا واقعہ

حضرت خالدؓ کی روانگی دومۃ الجندل خالدؓ نے عین التمر سے فارغ ہو کر اس پر عویم بن الکاہل کو چھوڑا اور خود اپنی فوج کو اس ترتیب کے ساتھ جو عین تھی لے کر روانہ ہوئے۔ اہل دومہ کو خالدؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو انہوں نے بہراء، کلب، غسان، تنوخ اور ضجاعم کے قبیلوں سے جماعتیں طلب کیں سب سے پہلے ان کے پاس ودیعہ کلبی اور بہراء کے لوگوں کو لے کر آیا اس کا معاون ابن وبرہ بن رومانس تھا اور ابن الحدرجان ضجاعم کو لایا، ابن الایہم غسان اور تنوخ کی جماعتوں کو لایا، یہ سب مل کر عیاض کو اور عیاض ان کو پریشان کرتے رہے۔

اکیدر بن عبدالملک کا قتل ان لوگوں کی فوج کے دو سردار تھے ایک اکیدر بن عبدالملک اور دوسرا جودی بن ربیعہ جب ان کو خالدؓ کی آمد کی اطلاع ملی تو ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اکیدر نے کہا کہ میں خالدؓ کو خوب جانتا ہوں اس سے بڑھ کر کوئی شخص اقبال مند نہیں ہے، اور نہ اس سے زیادہ کوئی جنگ میں تیز ہے، جو قوم خالدؓ سے مقابلہ کرتی ہے خواہ وہ تعداد میں کتنی ہی ہو ضرور شکست پاتی ہے تم لوگ میرے مشورے پر عمل کرو اور مسلمانوں سے صلح کر لو مگر ان لوگوں نے اکیدر کی بات نہیں مانی اکیدر نے کہا تم جانو تمہارا کام جانے، میں خالدؓ کے ساتھ لڑنے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا اس کی اطلاع خالدؓ کو ہو گئی انہوں نے اس کا راستہ روکنے کے لئے عاصم بن عمرو کو بھیجا عاصم نے اکیدر کو جا پکڑا اس نے کہا تم مجھے اپنے امیر کے پاس لے چلو جب وہ خالد کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے اس کی گردن مروا دی اور اس کے تمام سامان پر قبضہ کر لیا۔

اہل دومہ سے لڑائی خالدؓ آگے بڑھ کر دومہ پہنچے اہل دومہ کے سردار حسب ذیل لوگ تھے: جودی بن ربیعہ و ذلیعۃ الکلبی ابن رومانس الکلبی، ابن الایہم اور ابن الحدرجان خالدؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دومہ کو اپنی اور عیاض کی فوج کے بیچ میں لے لیا نصرانی عرب جو اہل دومہ کی امداد کے لئے آئے تھے وہ قلعے کے اطراف پڑے ہوئے تھے کیونکہ قلعے میں ان کی گنجائش نہیں تھی جب خالدؓ یا عیاض صف آرائی کر چکے جودی قلعے سے نکل کر ودلیعہ سے آملا دونوں نے مل کر خالدؓ پر حملہ کیا، اور ابن الحدرجان اور ابن الاہیم عیاض پر حملہ آور ہوئے طرفین میں شدت کی جنگ ہوئی مگر آخر میں خدا نے جودی اور ودلیعہ کو خالدؓ کے ہاتھوں شکست دی اور عیاض نے اپنے مقابل والوں کو شکست دی اب مسلمان دشمنوں پر چڑھ دوڑے۔

جودی اور ودلیعہ کی گرفتاری و قتل خالد نے جودی کو اور اقرع بن حابس نے ودلیعہ کو گرفتار کر لیا باقی لوگ قلعے کی طرف پسپا ہوئے مگر قلعے میں کافی گنجائش نہیں تھی جب قلعہ بھر گیا تو اندر والوں نے بہت سے لوگوں کو باہر چھوڑ کر قلعے کا دروازہ بند کر لیا جس کی وجہ سے باہر کے لوگ حیران پریشان پھرنے لگے عاصم بن عمرو نے کہا اے بنو تمیم اپنے حلیف کلب کی مدد کرو اور ان کو پناہ دو کیونکہ تمہیں ان کی امداد کا ایسا موقع پھر کبھی نہیں ملے گا یہ سن کر بنی تمیم نے ان کی مدد کی اس روز صرف اس وجہ سے کہ عاصم نے بنی تمیم کو اشارہ کر دیا تھا کلب والوں کی جان بچ گئی۔ خالدؓ نے قلعے کی طرف پسپا ہونے والوں کا پیچھا کیا اور اتنے آدمی قتل کئے کہ ان کی لاشوں سے قلعے کا دروازہ مسدود ہو گیا پھر جودی کو بلا کر اس کی گردن ماری اور تمام قیدیوں کو قتل کر دیا۔

بنی کلب کو امان صرف کلب کے قیدی بچ گئے کیونکہ عاصم اور اقرع اور بنی تمیم نے کہہ دیا تھا کہ ہم نے ان کو امان دی ہے خالد نے ان سے کہا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جاہلیت کے کاموں کی حفاظت کرتے ہو اور اسلام کے کاموں کو ضائع کرتے ہو۔ عاصم نے جواب دیا کہ آپ ان لوگوں کی عافیت پر حسد نہ کریں شیطان ان کو نہیں ورغلائے گا۔

حضرت خالدؓ کا دومہ میں قیام پھر خالدؓ قلعے کے دروازے پر پہنچے اور اس کے ایسے پیچھے پڑے کہ اس کو توڑ کر دم لیا، مسلمان قلعے میں گھس گئے لڑنے والوں کو قتل کیا گیا اور نو عورتوں کو لونڈی غلام بنا کر نیلام کیا گیا، جودی کی لڑکی کو جو بہت حسین و جمیل تھی خالدؓ نے خریدا خالد دومہ میں ٹھہر گئے اور اقرع کو انبار واپس بھیج دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیرہ دومہ سے صرف ایک رات کی مسافت پر تھا جب خالدؓ دومہ سے حیرہ واپس آئے تو اقرع نے اہل حیرہ کو خالدؓ کے استقبال کے لئے باجے بجانے کا حکم دیا چنانچہ یہ لوگ خالدؓ کو باجے بجاتے ہوئے آبادی میں لائے اس موقع پر یہ لوگ ایک دوسرے سے کہتے لگے کہ یہاں سے جلدی نکل چلو یہ شر کی جگہ ہے۔

عجمیوں کی جزیرہ کے نصرانیوں سے ساز باز

اس وقت خالد دومہ میں مقیم تھے اس وقت عجمی ان کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے عقہ کے انتقام کے جوش میں جزیرہ کے عربوں نے ان عجمیوں سے خط و کتابت اور ساز باز کر لی تھی، لہٰذا ادھر سے زرمہر اور اس کے ساتھ روزبہ انبار کی طرف روانہ ہوئے اور دونوں نے حصید اور خناقس پر ملنے کا وعدہ کیا، نمر قان نے جو انبار پر تھے اس کی اطلاع قعقاع کو دی قعقاع اس وقت حیرہ پر خالد کے نائب تھے، قعقاع نے اعبد بن ذکی سعدی کو روانہ کیا اور ان کو حصید پہنچنے کا حکم دیا اور عروہ بن الجعد کو خناقس بھیجا اور دونوں کو ہدایت کی کہ اگر تمہیں آگے بڑھنے کا موقع ملے تو آگے بڑھ جانا۔

مسلمانوں کی ناکہ بندی

یہ دونوں سردار وہاں پہنچ کر درمیان میں ایسے مقام پر ٹھہرے کہ حصید اور خناقس کا ریف سے تعلق منقطع ہو گیا اور ان کے راستے مسدود ہو گئے زرمہر اور روزبہ مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ریف کے ان لوگوں کا جن سے ان کے نامہ و پیام اور وعدے وعید ہو چکے تھے انتظار کر رہے تھے۔ ادھر خالد دومہ سے حیرہ واپس آئے، خالدؓ مدائن پر چڑھائی کرنے کا عزم کر چکے تھے مگر یہاں پہنچ کر جب ان کو ان واقعات کا علم ہوا تو انہوں نے ابوبکرؓ کی ہدایت کے خلاف کام کرنا اور خود کو مورد الزام بنانا مناسب نہ سمجھا۔ اور فوراً قعقاع بن عمرو اور ابن ابی لیلیٰ کو روزبہ اور زرمہر کے مقابلے کے لئے بھیجا یا قعقاع اور ابن ابی لیلیٰ خالد سے پہلے عین پہنچ گئے خالدؓ کے پاس امراء القیس البکری کا خط آیا کہ ابن الہذیل بن عمران نے مصیح میں اور ربیعہ بن بجیر نے ثنی اور بشر میں فوجیں جمع کی ہیں یہ لوگ عقہ کے انتقام کے جوش میں روزبہ اور زرمہر کے پاس جا رہے ہیں۔

اسلامی فوجی دستوں کی روانگی

یہ معلوم ہوتے ہی خالد نے حیرہ پر عیاض بن غنم کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود وہاں سے روانہ ہوئے خالد کے مقدمۃ الجیش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے افسر اقرع بن حابس تھے، خالد نے خناقس جانے کے لئے وہی راستہ اختیار کیا جس سے قعقاع اور ابی لیلیٰ گئے تھے عین میں آکر خالدؓ ان دونوں سے مل گئے، یہاں آکر خالدؓ نے قعقاع کو امیر فوج بنایا اور ان کو حصید روانہ کیا اور ابولیلیٰ کو خناقس بھیجا اور حکم دیا کہ دشمنوں اور ان کے بھڑکانے والوں کو گھیر کر ایک جگہ جمع کرو اور اگر وہ جمع نہ ہوں تو اسی حالت میں ان پر حملہ کر دو مگر وہاں پہنچ کر انہوں نے توقف سے کام لیا۔

حصید کی تسخیر

قعقاع کا حصید پر حملہ قعقاع نے جب دیکھا کہ زرمہر روزبہ جنبش تک نہیں کرتے تو حصید کی طرف بڑھے اس طرف کی عربی اور عجمی فوجوں کا سردار روزبہ تھا جب روزبہ نے دیکھا کہ قعقاع اس کے قصد سے آرہے ہیں تو اس نے زرمہر سے امداد طلب کی زرمہر نے اپنی فوج پر جہوزان کو اپنا نائب مقرر کیا اور بذات خود روزبہ کی مدد کے لئے آیا، حصید پر طرفین کا مقابلہ ہوا بڑی شدت کی جنگ ہوئی اللہ نے عجمیوں کی بہت بڑی تعداد کو قتل کرایا، قعقاع نے زرمہر کو قتل کیا، روزبہ بھی مارا گیا، اس کو عصمہ بن عبداللہ نے جو بنی ضبہ میں سے حارث بن طریف کی اولاد میں سے تھے قتل کیا، عصمہ برذہ میں سے تھے، جس قبیلے کے تمام افراد نے ہجرت کی تھی وہ برذہ کہلاتا تھا اور جس قبیلے کے ایک حصے نے ہجرت کی تھی وہ خیرہ کہلاتا تھا اس طرح مسلمان مہاجرین بعض خیرہ تھے اور بعض برذہ اس جنگ میں کثیر مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا، حصید کے بھاگے ہوئے لوگ خناقس میں جا کر جمع ہوئے۔

ابولیلیٰ کی خناقس پر فوجکشی ابولیلیٰ بن فدکی اپنی اور کمک کی فوجوں کو لے کر خناقس کی طرف گئے حصید کے بھاگے ہوئے جہوزان کے پاس پہنچے تھے، جہوزان کو مسلمانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ خناقس چھوڑ کر سب کے ساتھ میسنح بھاگ گیا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں کا افسر ہذیل بن عمران تھا۔ خناقس کی فتح کے لئے ابولیلی کو کچھ دشواری پیش نہیں آئی۔ ان تمام فتوحات کی اطلاع خالدؓ کی خدمت میں بھیج دی گئی۔

میضع بنی البرشاء پر یورش خالدؓ کو حصید کی فتح اور اہل خناقس کے بھاگنے کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک خط لکھا جس میں قعقاع، عبد اور عروہ سے ایک رات اور ایک وقت مقرر کرکے میضع پر ملنے کا وعدہ کیا۔ میضع حوران اور قلت کے درمیان واقع ہے۔ خالد عین سے میضع روانہ ہوئے انہوں نے گھوڑوں کو ساتھ لیا اور اونٹ پر خود سوار ہوئے جناب اور بردان میں منزلیں کرتے ہوئے حنی پہنچے اور مقررہ رات کو طے شدہ وقت آتے ہی خالدؓ اور ان کے افسروں نے میضع پر ایک دم سے یورش کردی اور ہذیل، اس کی فوج اور تمام پناہ گزینوں پر جو سب پڑے سو رہے تھے تین طرف سے حملہ کیا۔ ہذیل چند لوگوں کے ساتھ جان بچا کر بھاگ گیا مگر اور تمام لوگ قتل ہو گئے لاشوں سے میدان اس طرح پٹ گیا گویا بکریاں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں۔

حرقوص بن نعمان حرقوص بن نعمان نے ان لوگوں سے دانشمندانہ بات کہی تھی اور ان کو مخلصانہ مشورہ دے کر مسلمانوں سے ڈرایا تھا۔ مگر انہوں نے اس کا کہا نہیں مانا، اس یورش سے قبل حرقوص نے چند اشعار کہے تھے جن کا ایک مصرعہ یہ ہے اَبَا سُفیانَ قبلَ خیلِ ابی بکر۔ مجھے ابوبکر کے سواروں کی آمد سے پہلے شراب سے سیراب کردو۔ اس رات کو حرقوص بنی ہلال کی ایک عورت ام تغلب سے شادی رچانے میں مشغول تھا اس شب خون میں وہ عورت اور عبادہ بن بشر اور امرار القیس بن بشر اور قیس بن بشر مارے گئے یہ سب بنی ہلال میں سے لوذیہ کی اولاد تھے۔

جریر اور لبید کا خون بہا میضع کی لڑائی میں جریر بن عبداللہ کے ہاتھ سے قبیلہ نمر کا ایک شخص عبدالعزی بن ابی رُہم بن فروش بھی مارا گیا وہ اوس مناۃ نمری کا بھائی تھا، اس کے اور لبید بن جریر کے پاس ان کے اسلام لانے کے متعلق حضرت ابوبکرؓ کا عطا کیا ہوا ایک صداقت نامہ موجود تھا حضرت ابوبکرؓ نے اس کا نام عبدالعزی بدل کر عبداللہ رکھا تھا ابوبکرؓ کے پاس حملے کی رات کا اس کا یہ قول بھی پہنچا تھا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحانک العم رب محمد (ترجمہ) اے خدا اے محمدؐ کے رب تیری ذات پاک ہے، اسی لئے آپ نے جریر اور لبید کا خونبہا ادا کیا، یہ دونوں معرکہ جنگ میں قتل ہوئے تھے ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل حرب کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے لہذا ہم پر ان کے قتل کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ان کی اولاد کی پرورش کا آپ نے مناسب انتظام کر دیا تھا، مالک بن نویرہ اور ان دونوں کے قتل کی وجہ سے عمرؓ خالد کو مورد الزام قرار دیتے تھے لیکن ابوبکرؓ اس کے جواب میں یہ کہتے تھے کہ جو مسلمان دشمنوں کے ملک میں ان کے ساتھ سکونت پذیر ہوں گے ان کے لئے یہ صورت پیش آنا ممکن ہے

حرقوص بن النعمان کا قتل عدی بن حاتم کا بیان ہے کہ جس رات کو ہم نے اہل ضیخ پر یورش کی تھی ایک شخص حرقوص بن نعمان نامی قبیلہ نمر کا تھا اس کی بیوی اور لڑکے اور لڑکیاں وہاں اس کے گرد جمع تھے درمیان میں شراب کا ایک کنڈا رکھا تھا وہ سب اس پر جھکے ہوئے تھے اور کہتے تھے اس وقت رات کی ان پچھلی گھڑیوں میں شراب کون پیئے حرقوص نے کہا ارے پی لو، یہ آخری پینا ہے، مجھے امید نہیں کہ پھر کبھی تم شراب پی سکو گے دیکھو خالدؓ العین میں ہے اور اس کی فوج حصید میں اس کو ہمارا یہاں جمع ہونا معلوم ہو گیا ہے اب وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

الا فاشربوا من قبل تاصمۃ الظہر لبید انتفاخ القوم بالعکر الاشر

وقبل منایاتا المصیبۃ بالقدر نحین لعمر لا یزید ولا یجری

(ترجمہ) پی لو قبل اس کے کہ ہماری موت کی وہ گھڑی آئے جو خدا کی قسم ٹل نہیں سکتی اور قبل اس کے کہ ہماری قوم کے لاشے پھولے ہوئے، کمر کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی اور منہ میں ملے ہوئے زمین پر پڑی ہوں حرقوص اسی حالت میں تھا کہ ایک سوار نے بڑھ کر اس کا سر قلم کر دیا، اتفاق کی بات کہ اس کا سر اسی شراب کے کنڈے میں گرا۔ اس کے لڑکے قتل کر دیئے گئے اور لڑکیاں گرفتار کر لی گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المثنیٰ اور الزمیل کا واقعہ

ربیعہ بن بجیر پر شب خون

عقہ کے انتقام کے جوش میں ربیعہ بن بجیر اپنی فوج کو لے کر المثنیٰ اور البشر میں اترا اس نے روزبہ زرمہر اور ہذیل سے بھی آملنے کا وعدہ لے لیا تھا ادھر خالدؓ نے میضع کے معرکے کو سر کر کے قعقاع اور ابولیلیٰ کو اپنے آگے روانہ کر دیا اور ایک رات مقرر کر کے طے کیا کہ ہم سب میضع کی طرح یہاں بھی تین مختلف سمتوں سے دشمن پر یورش کریں گے، اس کے بعد خالد میضع سے چل کر حوران پھر الثنی پھر الحماۃ پہنچے یہ مقام آج کل قبیلہ کلب کی ایک شاخ بنی جناوہ بن زہیر کے قبضے میں ہے الحماۃ سے بڑھ کر الزمیل آئے اس جگہ کا نام البشر بھی ہے اور المثنیٰ اسی سے ملحق ہے، یہ دونوں مقام آج کل رصافہ کا شرقی حصہ ہیں المثنیٰ سے خالدؓ نے اپنی مہم کا آغاز کیا یہاں ان کے دونوں ساتھی بھی ان سے مل گئے ان تینوں نے رات کے وقت تین طرف سے ربیعہ کی فوج پر اور ان لوگوں پر جو بڑی شان سے لڑنے کے لئے جمع ہوئے تھے شب خون مارا اور تلواریں سونت کر ان کا ایسا صفایا کیا کہ کوئی بھاگ کر کہیں خبر بھی نہ دے سکا ان کی عورتیں گرفتار کر لی گئیں، بیت المال کا خمس نعمان بن عوف بن نعمان شیبانی کے ذریعے ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا گیا اور باقی مال غنیمت اور عورتیں مجاہدین میں تقسیم کر دی گئیں، ان میں سے بنت ربیعہ بن بجیر تغلبی کو حضرت علیؓ نے خریدا تھا جس سے آپ کے یہاں عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔

ہذیل اور عتاب پر شب خون

ہذیل نے بھاگ کر الزمیل میں عتاب بن فلان کے پاس پناہ لی عتاب ایک عظیم الشان لشکر کے ساتھ بشر میں فروکش تھا۔ اس سے پہلے کہ اس تک ربیعہ کے خاتمے کی خبر پہنچے خالدؓ نے اس پر بھی تین طرف سے شب خون مارا اس معرکے میں اس کثرت سے آدمی قتل ہوئے کہ اس سے قبل کبھی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے اور بے شمار مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ خالدؓ نے ایک قسم کھائی تھی کہ تغلب کو ان کے گھر میں گھس کر اچانک ختم کروں گا یہ قسم اس وقت پوری ہو گئی خالد نے مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور خمس صباح بن فلان المزنی کے ذریعے ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا اس خمس میں حسب ذیل عورتیں بھی تھیں موذن النمری کی لڑکی، لیلیٰ بنت خالد، ریحانہ بنت الہذیل بن ہبیرہ۔

الرضاب پر قبضہ خالدؓ البشر سے الرضاب کی طرف مڑے وہاں کا افسر ہلال بن عقہ تھا اس کی فوج کو جب خالدؓ کے آنے کی اطلاع ہوئی تو وہ اس سے منحرف ہو گئی مجبوراً ہلال وہاں سے کھسک گیا الرضاب کو لینے میں مسلمانوں کو کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

جنگ فراض

حضرت خالدؓ کی روانگی فراض تغلب کو اچانک ختم کر کے اور رضاب پر قبضہ کر کے خالد الفراض پہنچے الفراض پر شام، عراق اور جزیرے کے راستے آکر ملتے تھے۔ یہاں خالدؓ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکے، اس حضر میں خالدؓ کو بہت سی لڑائیاں پے در پے پیش آئیں، اشعر نے جس قدر رجز یہ نظمیں ان لڑائیوں کے متعلق کہی ہیں ان سے قبل کی کسی لڑائی کے متعلق نہیں کہی تھیں۔

رومیوں اور ایرانیوں کی متحدہ فوج فراض میں مسلمانوں کے اجتماع کو دیکھ کر اہل روم کی رگ حمیت جوش میں آگئی اور وہ بہت غضبناک ہوئے۔ انہوں نے اپنے قریب کی اہل فارس کی فوجی چوکیوں سے نیز قبائل تغلب، ایاد اور نمر سے امداد طلب کی، ان سب نے رومیوں کو مدد دی اس کے بعد یہ لوگ خالدؓ سے لڑنے کے لئے آگے بڑھے جب دریائے فرات بیچ میں رہ گیا تو انہوں نے خالد سے کہا کہ دریا کو عبور کر کے یا تو تم اس طرف آؤ یا ہم تمہاری طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں، خالدؓ نے کہا تم ہی عبور کر کے اس پار آجاؤ، انہوں نے کہا اچھا تم سامنے سے ہٹو ہم عبور کر کے آتے ہیں، خالد نے کہا یہ نہیں ہو سکتا البتہ یہاں سے ذرا نیچے جا کر پار ہو سکتے ہو۔

جنگ فراض یہ واقعہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳ھ کا ہے رومیوں اور فارسیوں میں اس پر اختلاف ہوا ان میں سے بعض کی رائے یہ تھی کہ ہم کو اپنے ہی ملک میں رہ کر لڑنا چاہیے کیونکہ یہ شخص اپنے دین کی حمایت کے لئے لڑ رہا ہے وہ بڑا دانشمند اور صاحب علم ہے بخدا وہ کامیاب ہوگا اور ہم لوگ ناکام ہو کر ذلت اٹھائیں گے، مگر اس رائے پر ان لوگوں نے عمل نہیں کیا، اور خالدؓ کی فوج سے نیچے جا کر دریا کو عبور کیا جب سب لوگ پار ہو گئے تو اہل روم نے اہل فارس سے کہا کہ اب الگ الگ ہو جاؤ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اچھا یا برا نتیجہ کس کے سر ہے، چنانچہ یہ لوگ الگ الگ ہو گئے، اس کے بعد معرکہ شروع ہوا بہت دیر تک شدید خونریزی ہوتی رہی بالآخر اللہ نے ان کو شکست دی، خالدؓ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ ان کا پیچھا کرو اور ان کو دم نہ لینے دو چنانچہ ایک ایک رسالدار اپنے دستے کے تیروں سے دشمن کے بڑے بڑے گروہ کو گھیرتا تھا اور اس کے بعد تلوار کے گھاٹ اتارتا تھا، فراض کی لڑائی میں عین میدان جنگ میں اور پھر تعاقب میں ایک لاکھ آدمی کام آئے۔

حضرت خالدؓ کا فراض میں قیام اس جنگ سے فارغ ہو کر خالدؓ نے فراض میں دس روز تک قیام کیا اور ۲۵ ذی قعدہ ۱۳ھ کو اپنی فوج کو عاصم بن عمرو کی سرکردگی میں حیرہ واپس جانے کی اجازت دی اور ساقہ کے دستے پر شجرہ بن الاغر کو متعین کیا اور خود بظاہر ساقہ میں شریک ہوئے۔

حضرت خالدؓ کی فریضۂ حج کی ادائیگی ۲۵ ذی قعدہ کو خالد چپکے سے حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے ان کے ساتھ اور بھی چند لوگ تھے خالدؓ شہروں اور بستیوں کو چھوڑتے ہوئے سیدھے مکہ کی سمت چل کر پہنچے یہ راستہ اہل جزیرہ کے راستوں میں سے ایک تھا اس قدر عجیب اور دشوار گزار راستہ کہ کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ اسی طرح فوج سے ان کی خیر حاضری بہت تھوڑے عرصے رہی ابھی فوج کا آخری حصہ حیرہ میں نہ پہنچا تھا کہ خالدؓ حج سے فارغ ہو کر اپنے بنائے ہوئے ساقہ سے آملے اور اس کے ساتھ حیرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوئے، خالد اور ان کے رفیق سر منڈائے ہوئے تھے اس وقت کے ان چند لوگوں کے سوا جو خالدؓ کے ساتھ تھے اور کسی کو خالدؓ کے حج کی مطلق خبر نہیں ہوئی۔ ابوبکرؓ کو بھی بعد میں اس کی اطلاع ہوئی آپ نے خالدؓ پر عتاب کیا اور عتاب یہ کیا کہ ان کو شام بھیج دیا۔

حضرت خالدؓ کو شام کی مہم پر جانے کا حکم

خالدؓ کا یہ سفر حج تمام شہروں کو چھوڑتے ہوئے سیدھے مکے کو ہوا اختیار راستہ اس طرح گیا ہے کہ فراض سے ماوالبتی کو پھر ثعلب کو پھر ذات عرق کو اور وہاں سے مشرق کی طرف مڑ کر عرفات پہنچا دیتا ہے، یہ راستہ القصد کے نام سے موسوم ہے حج سے فارغ ہو کر خالدؓ حیرہ جا رہے تھے کہ ان کو راستے میں ابوبکرؓ کا حکم ملا کہ حیرہ سے دور اور شام سے قریب ہوتے چلے جاؤ ابوبکرؓ نے اپنے خط میں خالد کو حکم دیا تھا کہ تم یہاں سے روانہ ہو کر یرموک میں مسلمانوں کی جماعت سے مل جاؤ کیونکہ وہاں وہ دشمن کے نرغے میں گھر گئے ہیں، اور یہ حرکت جو تم نے اب کی ہے آئندہ کبھی تم سے سرزد نہ ہو۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تمہارے سامنے دشمن کے پھاٹک چھوٹ جاتے ہیں اور تم مسلمانوں کو دشمن کے نرغے سے صاف بچا لاتے ہو، اے ابوسلیمان میں تم کو تمہارے خلوص اور خوش قسمتی پر مبارک باد دیتا ہوں اس مہم کو پایۂ تکمیل کو پہنچاؤ اللہ تمہاری مدد فرمائے گا تمہارے دل میں فخر پیدا نہ ہونا چاہیے کیونکہ فخر کا انجام خسارہ اور رسوائی ہے، اور نہ اپنے کسی فعل پر نازاں ہونا کیونکہ فضل و کرم کرنے والا صرف خدا ہے اور وہی اعمال کا صلہ دیتا ہے۔ ہیثم الدبکائی راوی ہیں کہ کوفے کے وہ لوگ جو ان جنگوں میں نبرد آزمارہ چکے تھے جب معاویہ کو اپنے ساتھ کوئی زیادتی کرتے دیکھتے تو کہا کرتے تھے کہ معاویہ کیا چاہتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم ذات السلاسل کے شہسوار ہیں، وہ لوگ ذات السلاسل سے لے کر فراض تک کی جنگوں کو اس شان سے بیان کرتے تھے کہ گویا ان سے قبل اور بعد کی لڑائیاں بالکل ہیچ تھیں۔

عجمی باندیاں اور غلام

علی بن محمدؒ کی روایت میں یہ مذکور ہے کہ خالدؓ انبار پہنچے اہل انبار نے جلاوطنی پر خالدؓ سے صلح کر لی مگر بعد میں ان لوگوں نے کچھ رقم پیش کی جس کو خالدؓ نے قبول کر لیا اور ان کو ان کے وطن میں برقرار رکھا، اس کے بعد خالدؓ نے بغداد کے بازار پر اعمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی منڈی کی طرف سے چڑھائی کی اور اس کے لئے مثنیٰ کو بھیجا مثنیٰ نے اس بازار پر حملہ کیا اس میں قضاعہ اور بکر کے لوگ جمع تھے اس بازار کا تمام سامان مال غنیمت میں شامل کر لیا گیا، اس کے بعد خالدؓ عین التمر پہنچے اور اس کو بزور فتح کیا جنگجو لوگوں کو قتل کیا اور باقی افراد کو لونڈی غلام بنایا اور ان کو ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا یہ سب سے پہلے لونڈی غلام تھے جو عجم سے مدینے آئے۔ پھر خالدؓ دومۃ الجندل گئے وہاں اکیدر کو قتل کیا اور اس کی لڑکی جویری کو لونڈی بنایا اس کے بعد واپس آکر حیرہ میں قیام کیا یہ سب واقعات ۱۲ھ کے ہیں۔

۱۲ھ کے متفرق واقعات

اسی سنہ میں عمرؓ نے عاتکہ بنت زید سے نکاح کیا۔

اسی سنہ میں ابومرثد الغنوی فوت ہوئے۔

اسی سنہ میں ماہ ذی الحجہ میں ابوالعاص بن الربیع فوت ہوئے اور انہوں نے زبیر کو وصیت کی اور حضرت علیؓ نے ان کی لڑکی سے نکاح کیا۔

اسی سنہ میں حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو خریدا۔

امیر حج کے بارے میں اختلاف

اس امر میں کہ اس سال امیر حج کون تھے ارباب سیر کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ اس سال کے امیر حج ابوبکرؓ تھے، اس کی تائید ابن ماجدہ السہمی کے اس بیان سے ہوتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ۱۳ھ میں حج کیا تھا اور میں اپنے گھر کے ایک غلام سے سختی سے پیش آیا تھا اس نے اپنے دانتوں سے میرا کان پکڑ لیا اور اس میں کاٹ کھایا یا اس کے برعکس واقعہ پیش آیا غرض کہ ہمارا قضیہ ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے فرمایا ان دونوں کو عمرؓ کے پاس لے جاؤ وہ تحقیق کریں اگر زخم ہڈی تک پہنچ گیا ہے تو قصاص لیں، جب ہم عمرؓ کے سامنے پیش کئے گئے تو انہوں نے دیکھ کر کہا خدا کی قسم یہ زخم تو ہڈی تک پہنچ گیا ہے۔ بلاؤ حجام کو اور حجام کا نام لیتے ہی حضرت عمرؓ نے یہ حدیث روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام دیا ہے خدا سے امید ہے کہ وہ ان کے لئے باعث برکت ثابت ہوگا مگر میں نے ان کو اس بات سے روک دیا ہے کہ وہ اس کو حجام یا قصاب یا سنار بنائیں چنانچہ عمرؓ نے اس غلام سے قصاص لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو وجزہ یزیدی کی روایت

ابو وجزہ یزید اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ابو بکرؓ نے ۱۲ھ میں حج کیا تھا اور عثمان بن عفان کو اپنے بجائے مدینہ پر نائب مقرر کیا تھا۔

بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ ۱۲ھ میں امیر حج عمرؓ تھے، اس کی تائید ابن اسحاق کی روایت سے ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کا بیان یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں کوئی حج نہیں کیا بلکہ ۱۳ھ کے حج کے لئے آپ نے عمرؓ یا عبدالرحمٰن بن عوف کو امیر حج مقرر کیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب ۸

فتوحات شام سنہ ۱۳ھ

مسلمانوں کی شام پر فوجکشی

اس سال ابوبکرؓ نے مکہ سے مدینہ واپس آکر شام کو فوجیں روانہ کی تھیں، ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ۱۳ھ کے حج سے واپس آکر ابوبکرؓ نے شام کو فوجیں بھیجنے کا انتظام کیا، چنانچہ عمرو بن العاصی کو فلسطین کی جانب روانہ کیا انہوں نے معرقہ کا راستہ اختیار کیا جو ایلہ پر سے گزرتا ہے۔ اور یزید بن سفیان، ابوعبیدہ بن الجراح اور شرجیل کو جن میں سے آخر الذکر ایک امدادی دستے کے افسر تھے، یہ حکم دیا کہ تم شام کے بالائی علاقہ بلقا پر سے گزرتے ہوئے تبوکیہ چلے جاؤ۔ اور علی بن محمدؒ کی روایت اس طرح سے ہے کہ اس کے بعد ابتدائے ۱۳ھ میں ابوبکرؓ نے شام کو فوجیں روانہ کیں، سب سے پہلے شخص جن کو آپ نے علم دے کر امیر بنایا خالد بن سعید ہیں مگر قبل اس کے کہ وہ روانہ ہوں ان کو معزول کرکے یزید بن سفیان کو امیر بنا دیا، شام کو روانہ ہونے والے اُمرا میں یزید سب سے پہلے امیر ہیں، یہ لوگ سات ہزار مجاہدین کو لے کر شام گئے تھے۔

خالدؓ بن سعید کی معزولی

ابوبکرؓ نے خالد بن سعید کو اس لئے معزول کیا تھا کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد جب خالد بن سعید یمن سے واپس آئے تو انہوں نے دو ماہ تک ابوبکرؓ سے بیعت نہیں کی تھی وہ کہتے تھے کہ مجھ کو رسول اللہ صلعم نے امیر بنایا تھا اور اپنی وفات تک مجھے اس عہدے سے آپ نے معزول نہیں فرمایا یہ خالد علیؓ بن ابی طالب اور عثمانؓ بن عفان کے پاس گئے اور ان سے کہا اے بنی عبد مناف حکومت پر غیروں نے قبضہ کر لیا اور تم چین سے بیٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ابوبکرؓ نے تو خالد کی ان باتوں کی کوئی پروا نہیں کی مگر عمرؓ کے دل میں ان کی طرف سے کھٹک پیدا ہو گئی، جب ابوبکرؓ نے شام کی مہم کے لئے لشکر تیار کیا تو سب سے پہلے اس کے ایک چوتھائی حصے پر خالد بن سعید کو امیر مقرر کیا مگر عمرؓ نے اس کو ناپسند کیا اور ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ ایسے شخص کو امیر بناتے ہیں جس کے یہ اقوال اور افعال ہیں، اور اس پر ابوبکرؓ کو بار بار ٹوکتے رہے آخرکار ابوبکرؓ نے خالد بن سعید کو معزول کر کے یزید بن ابی سفیان کو امیر مقرر کر دیا۔

خالد بن سعید کے ریشمی لباس پر اعتراض

خالد بن سعید یمن سے رسول اللہ صلعم کی وفات کے ایک ماہ بعد مدینہ واپس آئے وہ اس وقت دیباج کا جبہ پہنے ہوئے تھے اسی لباس میں خالد بن سعید عمرؓ اور علیؓ بن ابی طالب سے ملے عمرؓ نے اپنے پاس والوں سے چلا کر کہا ان کا جبہ پھاڑ دو کیا یہ ریشم پہنتے ہیں حالانکہ بحالت امن مردوں کے لئے اس کا پہننا ممنوع ہے، لوگوں نے یہ سنتے ہی ان کے جبے کو پاش پاش کر دیا۔

خالد بن سعید کی مخالفت

خالد بن سعید نے کہا اے ابوالحسن، اے بنو عبد مناف کیا تم حکومت کے معاملے میں مغلوب ہو گئے ہو علیؓ نے کہا اس کو تم غلبہ سمجھتے ہو یا خلافت خالد نے کہا اے بنو عبد مناف اہل کے لئے تم سے زیادہ مستحق کون ہو سکتا ہے، عمرؓ نے خالد سے کہا خدا تیرا منہ توڑ دے جھوٹے تیرے دماغ میں ایسی ہی باتیں سماتی رہیں گی، مگر یاد رکھ کہ اس کا خمیازہ تجھے بھگتنا پڑے گا۔

خالد بن سعید کا یتم کے امدادی دستہ پر تقرر

عمرؓ نے اس تمام گفتگو کا تذکرہ ابوبکرؓ سے کیا۔ ابوبکرؓ نے جب مرتدین کی سرکوبی کے لئے افسران فوج منتخب کئے اور ان کو علم دیئے تو ان میں سے ایک خالد بن سعید بھی تھے مگر عمرؓ نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ تو ناکارہ اور کم عقل ہے، اس نے ایسی بے تکی باتیں زبان سے نکالی ہیں کہ جن سے ہمیشہ فتنے برپا رہیں گے اور اس کو اپنی ان باتوں پر شرمندہ اور اصرار بھی ہے آپ اس سے کوئی کام نہ لیں، مگر ابوبکرؓ عمرؓ کی رائے سے ذرا متاثر نہ ہوئے اور خالد کو یتیما میں امدادی دستے پر متعین کر دیا۔ عمرؓ کے مشورے پر آپ کبھی عمل کرتے اور کبھی نہیں کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالد بن سعید کو تیماء میں قیام کا حکم

ابوبکرؓ نے خالد بن سعید کو تیماء جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اطراف کے لوگوں کو اپنے سے ملنے کی دعوت دینا اور صرف ان لوگوں کو بھرتی کرنا جو مرتد نہ ہوئے ہوں بلکہ اسلام پر ثابت قدم رہے ہوں اور جب تک میرے احکام نہ ملیں جنگ کا آغاز نہ کرنا۔

خالد بن سعید کی ثلث کی جانب پیشقدمی

خالد بن سعید تیماء پہنچ کر مقیم ہو گئے اطراف کی بہت سی جماعتیں ان سے آملیں، رومیوں کو مسلمانوں کے اس عظیم الشان لشکر کی خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے زیر اثر عربوں سے شام کی جنگ کے لئے فوجیں طلب کیں چنانچہ بہرا، کلب، سلیح، تنوخ، لخم، جذام اور غسان کے قبیلوں کی فوجیں زیزاء کے قریب مقام ثلث میں جمع ہو گئیں، خالد نے رومیوں کی تیاری اور عرب قبائل کی آمد کے متعلق ابوبکرؓ کو مطلع کیا ابوبکرؓ نے جواب میں لکھا کہ تم پیش قدمی کرو ذرا مت گھبراؤ اور اللہ سے مدد طلب کرو خالد یہ جواب ملتے ہی دشمن کی طرف بڑھے مگر جب قریب پہنچے تو دشمن پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سب اپنی جگہ چھوڑ کر ادھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بھاگ گئے۔

باہان پادری اور خالد بن سعید کی لڑائی

خالد دشمن کے مقام پر قابض ہو گئے اکثر لوگ جو خالد کے پاس جمع ہو گئے تھے مسلمان ہو گئے اس کامیابی کی اطلاع خالد نے ابوبکرؓ کو دی ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ تم آگے بڑھو مگر اتنا آگے نہ نکل جانا کہ پیچھے سے دشمن کو حملہ کرنے کا موقع مل جائے۔ خالد اپنی فوج اور تیماء کے ملے ہوئے لوگوں کو لے کر اس مقام پر فروکش ہوئے جو آبل، زبراء اور تسطل کے درمیان واقع ہے یہاں ان کے مقابلے پر ایک رومی پادری باہان نامی آیا۔ خالد نے اس کو شکست دی اور اس کی فوج کو تہ تیغ کر دیا اور اس کی اطلاع ابوبکرؓ کو دے کر آپ سے مزید کمک طلب کی۔

جیش البدال

اس وقت ابوبکرؓ کے پاس یمن اور مکہ اور یمن کے درمیان کے ذوالکلاع وغیرہ قبائل کے رضاکار آئے ہوئے تھے، نیز عکرمہ جن کے ساتھ تہامہ، عمان، بحرین اور السرد کے لوگ تھے جو جنگ میں کامیاب ہو کر واپس آئے تھے، ان سب کے متعلق ابوبکرؓ نے امرائے صدقات کو لکھا کہ تمہارے پاس کے جو لوگ تبدیلی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہاں ہوں ان کو بدل دو اور ان کے بجائے ان تازہ دم سپاہیوں کو متعین کر دو چنانچہ وہاں کے سب لوگ تبدیل ہو گئے اسی لئے اس فوج کا نام جیش البدال پڑ گیا، یہ فوجیں خالد بن سعید کی کمک کے لئے ان کے پاس پہنچیں، اس کے بعد بھی ابوبکرؓ لوگوں کو شام کی جنگ کے لئے ابھارتے رہے اور اس کے لئے آپ نے سخت مشقت برداشت کی۔

عمروؓ بن العاصی کا امارت عمان پر تقرر عمرو بن العاصی کے عمان جانے سے قبل اُن کو رسول اللہ صلعم نے سعد ہذیم، عذرہ اور اس کے ملحقات جذام اور عدس وغیرہ قبائل کے صدقات کی وصولی کے لئے مامور کیا تھا جب عمرو عمان کو روانہ ہوئے تو اس وقت بھی آنحضرت صلعم نے ان سے وعدہ فرمایا کہ عمان سے واپس آؤ گے تو اس عہدے پر تمہیں کو بھیجا جائے گا، چنانچہ ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلعم کے وعدے کو پورا کیا اور ان کو عامل بنا کر بھیج دیا۔

عمروؓ بن العاصی کو جہاد شام میں شرکت کی دعوت جب جنگ شام چھڑی اور ابوبکرؓ لوگوں کو اس میں شرکت کی ترغیب دینے لگے تو عمرو بن العاصی کو آپ نے ایک خط لکھا جس میں یہ مضمون تحریر کیا کہ رسول اللہ نے تم کو جس عہدے پر مامور فرمایا تھا اور تمہارے عمان جانے سے قبل تم سے اس کا دوبارہ وعدہ فرمایا تھا میں نے آنحضرت کے وعدے کی تکمیل کے لئے تم کو اس عہدے پر بھیج دیا، اس طرح تمہارا تقرر دو مرتبہ عمل میں آیا ہے۔ اے ابوعبداللہ میں تم کو ایک ایسے کام میں مصروف کرنا چاہتا ہوں جو تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کے لئے بہترین ہے سوائے اس کے کہ تمہیں یہی کام پسند ہو جو اب انجام دے رہے ہو تو تمہاری مرضی۔

اس کے جواب میں عمرو بن العاصی نے ابوبکرؓ کو یہ لکھا کہ میں اسلام کے تیروں میں سے ایک تیر ہوں اور اللہ کے بعد آپ ہی ایسے شخص ہیں جو ان تیروں کو چلاتے اور جمع کرتے ہیں پس آپ ان میں سے ایسا تیر انتخاب کیجئے جو نہایت سخت زیادہ خوفناک اور بہتوں سے اور اس کو اس طرف چلا دیجئے جس طرف آپ کو کوئی دقت پیش آ رہی ہو

ولید بن عقبہ کی جہاد کیلئے طلبی اسی مضمون کا خط ابوبکرؓ نے ولید بن عقبہ کو لکھا تھا مگر انہوں نے اس کے جواب میں اپنی خدمات جہاد کے لئے پیش کر دیں قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ نے عمرو اور ولید بن عقبہ کو لکھا تھا۔ ولید قضاعہ کے نصف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصے کے صدقات کی تحصیل کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی نصیحت جب ان دونوں کو آپ نے ان عہدوں پر مامور کر کے روانہ کیا تھا تو ان کی مشایعت میں کچھ دور تشریف لے گئے تھے اور دونوں کو ایک ساتھ یہ نصیحت فرمائی تھی۔ ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرتے رہو کیونکہ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا ، (ترجمہ) جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے اللہ رہائی کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ جہاں سے ملنے کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا، جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کو بڑا اجر دیتا ہے، تقویٰ ان چیزوں میں بہترین شے ہے جس کی وصیت بندگان خدا ایک دوسرے کو کرتے ہیں۔ تم خدا کے راستوں میں سے ایک راستے پر جا رہے ہو، لہٰذا جو امر تمہارے دین کی قوت اور تمہاری حکومت کی حفاظت کا موجب ہو اس میں تمہارا غفلت، کوتاہی اور فراموشی اختیار کرنا ناقابل عفو جرم ہے پس تمہاری طرف سے سستی اور سہل انگاری ہرگز نہ ہونی چاہئے۔

عمرو بن العاص اور خالد بن سعید کو احکامات ابوبکرؓ نے ان دونوں کو تحریری حکم بھیجا تھا کہ تم اپنے علاقوں میں اپنی طرف سے تحصیلداروں کا تقرر کرو اور اپنے اطراف کے لوگوں کو دعوت جہاد دو۔ چنانچہ عمرو نے بالائی قضاعہ پر عمرو بن فلان العذری کو تحصیلدار مقرر کیا تھا اور ولید نے مضافات قضاعہ پر جو دومہ سے متصل ہے امراء القیس کو تحصیلدار مقرر کیا تھا، نیز عمرو اور ولید نے لوگوں کو شرکت جہاد کی ترغیب دی جس کی وجہ سے بے شمار آدمی ان کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ اس کے بعد یہ دونوں ابوبکرؓ کے احکام کا انتظار کرنے لگے۔

حضرت ابوبکرؓ کا جہاد پر خطبہ ابوبکرؓ نے لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس میں حمد و ثنا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ کہا کہ اے لوگو، ہر چیز کا ایک بلند معیار ہے جو شخص اس معیار کو حاصل کر لیتا ہے پس وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے، جو شخص صرف اللہ کے لئے عمل کرتا ہے اللہ اس کے ہر کام کو پورا کرتا ہے کوشش اور قصد تمہارا فرض ہے قصد موثر ترین حربہ ہے۔ یاد رکھو جس کے دل میں ایمان نہیں اس کے پاس دین بھی نہیں، قرآن کریم میں جہاد فی سبیل اللہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا ثواب آیا ہے، مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو جہاد کے لئے وقف کر دے یہ وہ تجارت ہے کہ جس کی طرف اللہ نے خاص توجہ دلائی ہے اور اس کو رسوائی سے بچنے اور دارین کی سعادت حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے

رضاکار مجاہدین کے دستوں کی روانگی اس طرح جو رضاکار مجاہدین جمع ہوئے اُن میں سے بعض کو آپ نے عمرو کی ماتحتی میں دیا اور عمرو کو فلسطین کا امیر مقرر کر کے ایک خاص راستے سے جانے کی ہدایت کی۔ اور بعض کو ولید کی ماتحتی میں دیا اور ان کو اُردن جانے کے لئے لکھا ان کے علاوہ اور رضا کاروں کے ایک بہت بڑے لشکر پر یزید بن سفیان کو امیر بنایا ان کے لشکر میں مکے کے لوگوں میں سے سہیل بن عمرو اور ان جیسے اور دوسرے مرتبہ لوگ بھی شریک تھے، اور ایک اور جماعت کا امیر ابوعبیدہ بن الجراح کو بنایا اور ان کو حمص پر متعین کیا جب یہ فوج روانہ ہوئی تو یزید بن ابی سفیان اور ابوعبیدہ لوگوں کے بیچ میں پیدل چل رہے تھے اور حضرت ابوبکرؓ ان کی مشایعت فرما رہے تھے اور ان کو ضروری ہدایات دیتے جاتے تھے۔

خالد بن سعید کی پیش قدمی جب ولید محاذ جنگ پر پہنچے تو خالد بن سعید کو اُن کی بروقت آمد سے امداد ملی نیز مسلمانوں کی وہ فوج بھی آگئی جس کو ابوبکرؓ نے خالدؓ بن سعید کی مدد کے لئے بھیجا تھا اور وہ جیش البدال کے نام سے موسوم ہوئی تھی خالد کو ان لوگوں کی آمد سے اطمینان ہوگیا اور ان کو یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اور امراء بھی فوجیں لے کر یہاں پہنچنا چاہتے ہیں اس لئے خالد بن سعید نے اس طمع میں کہ اس جنگ کی کامیابی کا سہرا میرے سر بندھے دوسرے امراء کی آمد سے پہلے ہی رومیوں پر حملہ کر دیا اور اپنی پشت خالی چھوڑ دی بابان اپنے دستے کے ساتھ اُن کے سامنے سے ہٹ کر دمشق کی طرف پسپا ہوگیا خالد دشمن کی فوج میں آگے تک گھستے ہوئے مرج الصفر تک جو واقوصہ اور دمشق کے درمیان واقع ہے پہنچ گئے، اس وقت ان کے ہمراہ ذوالکلاع، عکرمہ اور ولید بھی تھے۔

بابان کا محاصرہ خالد کے مرج الصفر میں پہنچتے ہی بابان کی فوجی چوکیوں نے ایک ساتھ مل کر ان کو محصور کر لیا اور ان کے راستے روک لئے خالد کو اس کی خبر تک نہ ہوئی اس کے بعد بابان نے پیش قدمی کی ایک جگہ خالد کے لڑکے سعید بن خالد کو کچھ لوگوں کے ساتھ پانی کی تلاش میں گھومتے ہوئے پا لیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہان نے اُن سب کو ختم کر دیا خالد کو اس کی خبر ہوئی، تو سواروں کے ایک دستے کے ساتھ وہاں سے بھاگے ان کے ساتھ کے بعض اور لوگ بھی جن کو موقع ہاتھ آیا گھوڑوں اور اونٹوں پر فرار ہو کر اپنے لشکر سے منقطع ہو گئے، اس ہزیمت نے ذی المرۃ تک خالد کا پیچھا نہ چھوڑا مگر عکرمہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے بلکہ مسلمانوں کی مدد کرتے رہے انہوں نے باہان اور اس کی فوج کو خالد کا تعاقب کرنے سے باز رکھا، اس وقت عکرمہ کا قیام شام کے متصل کسی مقام پر تھا۔

www.KitaboSunnat.com

شرجیل کی مدینہ میں آمد

اسی اثنا میں شرجیل خالد بن الولید کے پاس سے قاصد بن کر ابوبکرؓ کی خدمت میں آئے تھے انہوں نے لوگوں کو اپنے ساتھ جہاد پر جانے کی ترغیب دی ابوبکرؓ نے ان کو ولید کی جگہ مقرر کر دیا اور مدینہ کے باہر تک ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے اور سمجھاتے تشریف لائے۔ شرجیل خالد بن سعید کے پاس پہنچے تو ان کی فوج کا بیشتر حصہ شرجیل کے ساتھ ہو گیا۔ اس کے بعد ابوبکرؓ کے پاس اور لوگ جمع ہو گئے آپ نے معاویہ کو ان کا امیر بنایا اور ان کو یزید سے مل جانے کا حکم دیا معاویہ روانہ ہو کر یزید سے جا ملے جب معاویہ کا گذر خالد کے پاس سے ہوا تو ان کی فوج کا بقیہ حصہ بھی معاویہ کے ساتھ ہو گیا۔

جہاد شام کیلئے مختلف فوجی دستے

عروہ راوی ہیں کہ عمرؓ ابوبکرؓ سے خالد بن الولید اور خالد بن سعید کے بارے میں کہتے رہتے تھے مگر آپ نے خالد بن الولید کے متعلق ان کی رائے نہیں مانی اور کہا کہ وہ ایک تلوار ہے جس کو خدا نے کفار کے سروں پر کھینچا ہے میں اس کو نیام میں نہیں رکھوں گا۔ اور خالد بن سعید کے متعلق جب کہ اُن سے یہ غلطی سرزد ہوئی عمرؓ کی بات مان گئے، شام کی جنگ کے لئے عمرو تو معرقہ کے راستے سے گئے تھے اور ابوعبیدہ اپنے مقررہ راستے سے اسی طرح یزید تبوکیہ کی طرف سے اور شرجیل اپنے مقررہ راستے سے، ابوبکرؓ نے ان سب امراء کے لئے شام کے الگ الگ شہر مخصوص کر دیئے تھے اور اس خیال سے کہ رومی ان کو جنگ میں بہت جلد مشغول کر لیں گے یہ حکم دینا مناسب سمجھا کہ جو لوگ بالائی علاقے پر متعین کئے گئے ہیں وہ اطراف سے جائیں اور جو اطراف پر متعین کئے گئے ہیں وہ بالائی علاقے سے گذریں اور جنگ میں اپنی اپنی آزاد رائے پر عمل کریں تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو اور معاملات کو ایک دوسرے کے بھروسے پر نہ چھوڑ بیٹھیں چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن لوگوں نے ایسا ہی عمل کیا۔

خالد بن سعید کو معافی

ابوبکرؓ کو خالد بن سعید کے شکست کھانے اور ذی المروہ میں آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے خالد کو لکھا کہ تم اب وہیں رہو، خدا کی قسم تمہیں مہمات میں آگے بڑھنا آتا ہے مگر بڑے بزدل اور معرکوں سے جان بچا کر بھاگنے والے ہو تم کو مہمات کو پایۂ تکمیل کو پہنچانا اور مشکلات میں صبر و ضبط سے کام لینا نہیں آتا۔ بعد میں جب خالد کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی تو انہوں نے ابوبکرؓ سے معافی طلب کی اس وقت، اخطل نے کہا تم میدان جنگ میں بڑے بزدل ہو، جب خالد ابوبکرؓ کے پاس سے اٹھ کر گئے تو آپ نے کہا کہ خالد بن سعید کو عمرؓ اور علیؓ خوب جانتے تھے اگر میں ان کا کہنا مانتا تو خالد سے ڈرتا اور احتراز کرتا۔

ہرقل کی غیر معمولی جنگی تیاری

امرائے اسلام اپنی فوجوں کو لے کر شام پہنچے عکرمہ ان کے پشت پناہ بنے، رومیوں کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے ہرقل کو لکھا ہرقل خود چل کر حمص آیا اور رومیوں کے لئے بڑا لشکر تیار کیا اور اس کی صف آرائی کی، چونکہ اس کے پاس فوج کافی بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی اس لئے اس نے مسلمان امراء کے مقابلے کے لئے الگ الگ امیر مقرر کئے عمرو کے مقابلے پر اپنے حقیقی بھائی تذارق کو بھیجا اس کے ساتھ نوے ہزار فوج تھی اور اس کے پیچھے ایک افسر کو ساقہ متعین کیا اس کو بالائی فلسطین میں ثنیہ جلق پر متعین کیا، اور یزید بن ابی سفیان کے مقابلے پر جوجہ بن توذرا کو صف آرا کیا اور شرجیل بن حسنہ کے مقابلے پر دراقص کو بھیجا اور فیقار بن نسطور کو ساٹھ ہزار فوج دے کر ابوعبید کے مقابلے پر بھیجا۔

یرموک میں جمع ہونے کا فیصلہ

دشمن کی یہ عظیم الشان تیاری دیکھ کر مسلمانوں پر ہیبت طاری ہو گئی کیونکہ ان کی پوری فوج عکرمہ کے چھ ہزار چھوڑ کر صرف اکیس ہزار تھی سب نے گھبرا کر عمرو کے پاس خطوط اور قاصد دوڑائے اور پوچھا کہ بتلایئے اب کیا چارۂ کار ہے عمرو نے ان سب کو قاصدوں کے ذریعے یہ کہلا بھیجا کہ اب بہترین صورت یہ ہے کہ تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ کیونکہ جمع ہونے کے بعد باوجود قلت تعداد کے تمہارا مغلوب کرنا کھیل نہیں ہے مگر تم متفرق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے تو یاد رکھو کہ تم میں سے ایک متنفس ایسا باقی نہ رہے گا جو کسی آگے والے کے کام آ سکے۔ کیونکہ ہم میں سے ہر ایک پر بڑی بڑی فوجیں مسلط کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ طے یہ ہوا کہ یرموک پر سب جمع ہو جائیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی ہدایت جو مضمون عمرو کے پاس لکھ کر بھیجا گیا تھا وہی ابوبکرؓ کے پاس بھی بھیجا گیا تھا ابوبکرؓ کے پاس سے بھی ان لوگوں کو وہی ہدایت آئی جس کا مشورہ عمرو نے دیا تھا کہ جمع ہو کر ایک لشکر بن جاؤ اور اپنی فوجوں کو مشرکین کی فوجوں سے بھڑا دو تم اللہ کے ساتھی ہو اللہ اس کا مددگار ہے جو اللہ کا مددگار ہے اللہ اس کو ذلیل کرتا ہے جو اس کا انکار کرتا ہے، تم جیسے لوگ قلت تعداد کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتے دس ہزار بلکہ اس سے کہیں زیادہ اگر گناہوں کے علمبردار بن کر اٹھیں گے تو وہ دس ہزار سے ضرور مغلوب ہو جائیں گے۔ لہٰذا تم گناہوں سے محترز رہو اور یرموک میں مل کر کام کرنے کے لئے جمع ہو جاؤ تم میں سے ہر امیر اپنی فوج کے ساتھ نماز ادا کرے۔

رومیوں کا واقوصہ میں اجتماع ہرقل کو مسلمانوں کے یرموک پر جمع ہونے کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنے پادریوں کو لکھا کہ تم رومیوں کے پاس جمع ہو جاؤ اور ان کو ایسے مقام پر فروکش کرو جس میں کافی گنجائش اور وسعت ہو اور بھاگنے والوں کے لئے راستہ تنگ ہو۔ تمہاری فوج کا سپہ سالار تذارق کو مقرر کیا جاتا ہے مقدمے پر جرجہ اور میمنے اور میسرے پر باہان اور دراقص متعین کئے جائیں اور امیر حرب قیقار کو بنایا جائے میں تمہیں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ باہان تمہارے عقب میں تمہاری مدد کے لئے موجود ہے، چنانچہ پادریوں نے ہرقل کے احکام کی تعمیل کی واقوصہ میں اپنی فوجوں کو فروکش کیا واقوصہ یرموک کے کنارے پر واقع ہے، اس وادی نے ان کو خندق کا کام دیا جس کی وجہ سے وہ ایک ناقابل تسخیر گھاٹی بن گیا، باہان کی اور اس کے رفیقوں کی خواہش یہ تھی کہ رومیوں کے دل سے مسلمانوں کی دہشت نکل جائے اور وہ ان کو ہیچ سمجھنا چھوڑ دیں۔

حضرت خالدؓ کی جہاد شام میں شرکت مسلمان اپنی جائے اجتماع سے اٹھ کر رومیوں کے بالکل سامنے ان کے راستے پر ٹھہر گئے رومیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا، یہ دیکھ کر عمرو بول اٹھے مسلمانوں مبارک ہو بخدا رومی محصور ہو گئے اب اُن سے کچھ بن آنا مشکل ہے مسلمان رومیوں کے سامنے اُن کا راستہ روکے ہوئے صفر ۱۳ھ سے ربیع الاول ربیع الثانی تک پڑے رہے اور اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور نہ خود اُن تک پہنچ سکے کیونکہ رومیوں کے پیچھے واقوصہ کی گھاٹی تھی اور سامنے خندق تھی، مسلمان جب کبھی اُن پر بڑھتے پسپا کر دیئے جاتے۔ ربیع الاول یوں ہی ختم ہو گیا ماہ صفر میں مسلمانوں نے یہاں کے واقعات کی اطلاع ابوبکرؓ کو دے دی تھی اور اُن سے کمک طلب کی تھی، ابوبکرؓ نے خالد بن الولید کو لکھا کہ تم امداد کے لئے پہنچو اور عراق پر مثنیٰ کو اپنا نائب مقرر کر جاؤ چنانچہ خالد ربیع الآخر میں اسلامی لشکر سے جا ملے۔

حضرت خالدؓ اور باہان کی جنگ

سیف کا بیان ہے کہ جب مسلمان یرموک پہنچے تو انہوں نے ابوبکرؓ کو امداد کے لئے لکھا ابوبکرؓ نے کہا کہ اس مہم کے لئے خالد کی ضرورت ہے، خالد اس وقت عراق کے والی تھے ابوبکرؓ نے خالد کو بتاکید لکھا کہ شام روانہ ہو جاؤ اور جلد پہنچنے کا حکم دیا۔ خالد فی الفور شام پہنچے ادھر باہان رومیوں کی مدد کے لئے آیا اس نے اپنی فوج کے آگے آگے آفتاب پرستوں، راہبوں اور پادریوں کو متعین کیا تھا کہ یہ لوگ فوج کو جنگ کے لئے بھڑکائیں اور اُن کے دلوں میں جوش پیدا کریں، اتفاق سے خالدؓ اور باہان کی آمد بیک وقت ہوئی باہان جنگ کے لئے اس انداز سے بڑھا گویا میدان اس کا ہے، خالدؓ باہان سے نپٹنے لگے اور دوسرے امراء اپنے مقابلے کے رومیوں سے لڑنے لگے باہان نے شکست کھائی اور اس کے بعد اور رومیوں نے بھی یکے بعد دیگرے ہزیمت اٹھائی اور اپنی خندق میں گھس گئے، رومیوں نے تو باہان کی آمد کو فال نیک تصور کیا تھا اور مسلمانوں کو خالدؓ کے آنے سے خوشی ہوئی تھی مسلمان خوب جوش سے لڑے اور مشرکین بھی زور شور سے لڑے۔

رومی سپاہ کی تعداد

مشرکین کی تعداد دو لاکھ چالیس ہزار تھی اُن میں سے اسی ہزار کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور چالیس ہزار زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے تاکہ جان دینے کے سوا بھاگنے کا خیال بھی ان کے دل میں نہ آئے اور چالیس ہزار نے خود کو اپنے عماموں سے باندھ لیا تھا، اسی ہزار سوار اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی ہزار پیدل تھے۔ اور مسلمان ستائیس ہزار تو پہلے سے موجود تھے اور نو ہزار خالدؓ کے ساتھ آئے تھے جس سے ان کی مجموعی تعداد چھتیس ہزار ہو گئی تھی۔ جمادی الاول میں ابوبکرؓ بیمار پڑ گئے اور جمادی الاخری کے وسط میں اس فتح سے دس روز قبل انتقال فرما گئے۔

جنگ یرموک

حضرت خالدؓ کا امرائے اسلام کو مشورہ

ابوبکرؓ نے شام کے امیروں کے لئے جدا جدا شہر نامزد کئے تھے، ابوعبیدہ بن عبداللہ بن الجراح کے لئے حمص، یزید بن ابی سفیان کے لئے دمشق، شرجیل بن حسنہ کے لئے اُردن اور عمرو بن العاصی اور علقمہ بن مجززؓ کے لئے فلسطین کا تعین کیا تھا مگر علقمہ اس جنگ سے فراغت پانے کے بعد مصر چلے گئے تھے۔ جب مسلمان شام کے قریب پہنچے تو دشمنوں کا ٹڈی دل دیکھ کر اُن کے ہوش اُڑ گئے اس لئے سب کی یہ رائے قرار پائی کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں اور مسلمانوں کی پوری فوج کو دشمن کی پوری فوج سے بھڑا دیا جائے خالدؓ نے یہ دیکھ کر کہ مسلمان اُمراء الگ الگ آزاد رائے سے اپنی فوجوں کو لڑا رہے ہیں اُن سے کہا اے سردارو! کیا آپ ایسا مشورہ ماننے کے لئے تیار ہیں جس سے امید ہے کہ خدا دین کو سربلند کرے گا اور آپ کے مراتب میں کوئی کمی نہ آئے گی۔

خالدؓ اور عمادہ کا بیان ہے کہ شام میں ان چاروں امراء کے ساتھ ستائیس ہزار کا لشکر پہنچا، تین ہزار سپاہی خالد بن سعید کے پاس کے بھاگے ہوئے تھے جن کا امیر ابوبکرؓ نے معاویہ اور شرجیل کو بنایا تھا اور دس ہزار عراق کی کمک کے تھے جو خالد بن الولید کے ساتھ آئے تھے۔ علاوہ ازیں چھ ہزار وہ تھے جو خالد بن سعید کے بعد عکرمہ کے ساتھ چلے اور پشت پناہ بنے رہے تھے اس طرح مسلمانوں کا پورا لشکر چھیالیس ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔

خود مختار مسلم امراء

خالد کے آنے تک یہ سب امراء اپنی فوجوں کے لڑانے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ایک امیر کے تابع نہیں تھے یرموک میں ابوعبیدہ کا لشکر عمرو بن العاصی کے لشکر کے پڑوس میں تھا اور شرجیل کا لشکر یزید بن ابی سفیان کے لشکر کے پڑوس میں مقیم تھا، کبھی کبھی ابوعبیدہ عمرو کے ساتھ اور شرجیل یزید کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے مگر عمرو اور یزید ابوعبیدہ اور شرجیل کے ساتھ کبھی نہیں پڑھتے تھے، خالد نے آکر یہ حالت دیکھی تو انہوں نے اپنے لشکر کو علحدہ ٹھہرایا اور اہل عراق کے ساتھ نماز پڑھی۔

رومیوں کی کمک اس وقت مسلمان رومیوں کی کمک دیکھ کر پریشان ہو رہے تھے اور رومی باہان اور اس کی فوجوں کے آنے سے خوش تھے، اب طرفین میں لڑائی ہوئی، رومیوں کو خدا نے شکست دی وہ اور ان کی امدادی فوج تجمعاً پسپا ہو کر خندقوں تک ہٹ گئی، واقوصہ ان خندقوں کی آخری حد تھی، ایک مہینے تک یہ لوگ اپنی خندقوں میں گھسے رہے راہب، پادری اور آفتاب پرست آن کو ابھارتے اور کہتے کہ اگر آج تم نہ بڑھے تو نصرانیت کا خاتمہ ہے، اس سے رومیوں میں ایسا جوش پیدا ہوا اور وہ اس شدید لڑائی کے لئے میدان جنگ کی طرف بڑھے جس کی نظیر بعد کی لڑائیوں میں نہیں ملتی۔

حضرت خالدؓ کا امراء سے خطاب مسلمانوں کو رومیوں کے میدان کی طرف آنے کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے آزادانہ لڑنے کا ارادہ کیا مگر خالد نے سب امراء کو جمع کیا اور حمد و ثنا کے بعد حسب ذیل تقریر کی: آج کا دن خدا کے اہم ترین دنوں میں سے ہے آج کسی کو فخر اور خود رائی نہ کرنی چاہیے مخلوص نیت سے جہاد کرو عمل صرف خدا کے لئے کرو، آج کی کامیابی ہمیشہ کی کامیابی ہے۔ ایک مرتب اور منظم لشکر سے تمہارا آزادی اور انتشار کے ساتھ لڑنا کسی طرح جائز اور موزوں نہیں اگر ان کو جو تم سے دور ہیں یہاں کی کیفیت کا ایسا ہی علم ہو جیسا کہ تم کو حاصل ہے تو وہ بھی تم کو اس طرح لڑنے کی ہرگز اجازت نہ دیں گے، جس امر میں تمہیں کوئی خاص حکم نہیں ملا ہے اس کو ایک ایسی رائے کے ساتھ انجام دو گویا وہ تمہارے والی اور اس کے خیر خواہوں کا حکم ہے۔

حضرت خالدؓ بن ولید کی رائے یہ سن کر ان لوگوں نے کہا بتلاؤ تمہاری کیا رائے ہے خالدؓ نے کہا، ابوبکرؓ نے ہم لوگوں کو یہ خیال کر کے بھیجا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ ہم اس مہم کو بآسانی سر کر لیں گے، اگر ان کو یہاں کے واقعات اور حالات کا علم ہوتا تو وہ تم کو متفرق رکھنے کے بجائے اکٹھا رکھتے مسلمانوں کے لئے یہ موقع اس سے پہلے کے مواقع کی بہ نسبت بہت سخت ہے اور مشرکین کو چونکہ کافی مدد مل گئی ہے اس لئے ان کے حق میں سازگار ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا نے تم کو متفرق کر دیا ہے اللہ اکبر تم میں سے ہر ایک شخص الگ الگ شہر کے لئے نامزد کر دیا گیا ہے، اگر تم ان سرداروں میں سے کسی ایک کے ملیے ہو جاؤ تو اس سے نہ تمہارے مراتب میں فرق آئے گا اور نہ اس کو کوئی بڑائی حاصل ہو گی کسی ایک کو اپنا امیر تسلیم کر لینے سے خدا اور خلیفۂ رسول کے نزدیک تمہارا درجہ کم نہ ہو گا، دیکھو دشمن کی تیاری کتنی عظیم الشان ہے اگر آج ہم نے ان کو خندق میں دھکیل دیا تو پھر ہمیشہ دھکیلتے رہیں گے اور اس کے برعکس اگر آج انہوں نے ہمیں شکست دے دی تو آئندہ ہمارے پنپنے کا کوئی امکان نہیں، ہونا یہ چاہئے کہ امارت کے عہدے کو باری باری کر دیا جائے آج ہم میں سے ایک شخص امیر ہو کل دوسرا اور پرسوں تیسرا یہاں تک کہ آپ سب کو امیر بننے کا موقع مل جائے، اور آج کا امیر مجھے بنا دو۔

حضرت خالدؓ کی رائے سے اتفاق

چنانچہ سب نے خالدؓ کو امیر تسلیم کر لیا۔ یہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ رومیوں کی آج کی یورش بھی اور دنوں کی طرح کی ہے اور ابھی یہ چقلش اور ولول کھنچے گی، مگر اب کی دفعہ رومیوں کی صف آرائی ایسی باضابطہ تھی کہ اس کی مثال اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آئی تھی اس کے مقابلے میں خالدؓ نے اپنے لشکر کو جس طریقے سے مرتب کیا وہ عربوں کے لئے بالکل نیا تھا

اسلامی سپاہ کی نئی ترتیب

خالدؓ نے اپنی فوج کو بہت سے دستوں میں تقسیم کر دیا جن کی تعداد چھتیس تا چالیس بیان کی جاتی ہے۔ خالدؓ نے کہا تمہارے دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ اپنی کثرت پر اترایا ہوا ہے ایسی ترتیب کہ ہمارا لشکر دشمن کو بظاہر زیادہ نظر آئے صرف یہ ہے کہ اس کے بہت سے دستے بنا دیئے جائیں۔ چنانچہ خالدؓ نے قلب کے متعدد دستے بنائے اور ان پر ابوعبیدہ کو متعین کیا، اور میمنے کے متعدد دستے بنا کر اُن پر شرجیل کو متعین کیا، میسرے کے کئی دستے بنائے اور اُن پر یزید بن ابی سفیان کو متعین کیا، عراق کی فوجوں کے ایک دستے پر قعقاع بن عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، ایک دستے پر مذعور بن عدی، اور ایک دستے پر عیاض بن غنم ایک دستے پر ہاشم بن عتبہ، ایک دستے پر زیاد بن حنظلہ، اور خالد بن سعید ایک دستے میں تھے اور خالد بن سعید کے بھاگے ہوئے لوگوں کے ایک دستے پر وحید بن خلیفہ، اور ایک دستے پر امرؤ القیس ایک دستے پر یزید بن یحنس، ایک دستے پر ابوعبیدہ ایک دستے پر عکرمہ، ایک دستے پر سہیل ایک دستے پر عبدالرحمن بن خالد، ان کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی، ایک دستے پر حبیب بن مسلمہ، ایک دستے پر صفوان بن امیہ، ایک دستے پر سعید بن خالد، ایک دستے پر ابو الاعور بن سفیان، ایک دستے پر ابن ذی الخمار، اور یمنے کے ایک دستے پر عمارہ بن مخشی بن خویلد، ایک دستے پر شرحبیل ان کے ساتھ خالد بن سعید بھی تھے، ایک دستے پر عبداللہ بن قیس، ایک دستے پر عمرو بن عبسہ، ایک دستے پر سمط الاسود، ایک دستے پر ذوالکلاع، ایک اور پر معاویہ بن حدیج، ایک دستے پر جنب بن عمرو بن حممہ، ایک دستے پر عمرو بن فلاں، ایک دستے پر لقیط بن عبدالقیس بن بجرہ جو بنی فزارہ میں کے بنی ظفر کے حلیف تھے اور میسرے میں ایک دستے پر یزید بن ابی سفیان، ایک دستے پر زبیر، ایک دستے پر خوشب ذوظلیم ایک دستے پر قیس بن عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن مازن بن صعصعہ جو قبیلہ ہوازن سے تھے اور بنی نجار کے حلیف تھے، ایک دستے پر عصمہ بن عبداللہ جو بنی نجار کے حلیف اور بنی اسد میں سے تھے ایک دستے پر ضرار بن الازور، ایک دستے پر مسروق بن فلاں، ایک دستے پر عقبہ بن ربیعہ بن بہز جو بنی عصمہ کے حلیف تھے، ایک دستے پر جاریہ بن عبداللہ الاشجعی جو بنی سلمہ کے حلیف تھے ایک دستے پر قباث تھے، اور لشکر کے قاضی ابوالدرداء تھے اور قصہ گو ابوسفیان بن حرب تھے اور بدرقے کے افسر قباث بن اشیم، اور سامان کے افسر عبداللہ بن مسعود تھے۔

نیز ایک روایت میں یہ ہے کہ اس لشکر کے قاری مقداد تھے، بدر کے بعد رسول اللہ صلعم نے یہ سنت جاری فرمادی تھی کہ مقابلے کے وقت جہاد کی سورت یعنی سورۂ انفال تلاوت کی جائے بعد میں مسلمانوں نے اس پر ہمیشہ عمل کیا۔

ایک ہزار صحابہ کی شرکت

عبادہ اور خالد کا بیان ہے کہ یرموک کی جنگ میں ایک ہزار صحابہ رسول اللہ صلعم شریک تھے اور ان میں ایک سو وہ صحابہ تھے جن کو شرکت بدر کی سعادت حاصل ہو چکی تھی، ابوسفیان کچھ دور چلتے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستوں کے سامنے ٹھہر جاتے اور یہ کہتے اللہ اللہ تم حامیانِ عرب اور انصار اسلام ہو اور وہ حامیان روم اور انصار شرک ہیں الٰہی یہ جنگ صرف تیرے نام کے لئے ہے اے خدا اپنے ان بندوں پر اپنی مدد نازل فرما۔

حضرت خالدؓ کا زخمی گھوڑا ایک شخص نے خالدؓ سے کہا اوہو رومی کتنے زیادہ ہیں اور مسلمان کتنے کم ہیں، خالدؓ نے کہا اوہو رومی کتنے کم اور مسلمان کتنے زیادہ ہیں، اس کے بعد آپ نے کہا فوجیں نصرت سے کثیر اور ناکامی سے قلیل ہوتی ہیں نہ کہ آدمیوں کی تعداد سے، اے کاش میرے کمیت کا پاؤں اچھا ہوتا پھر چاہے دشمن تعداد میں دوگنے ہوتے، خالدؓ کے گھوڑے کا پاؤں چلتے چلتے زخمی ہو گیا تھا۔

جنگ کا آغاز تمام انتظامات سے فارغ ہو کر خالد نے عکرمہ اور قعقاع کو جو قلب کے دونوں بازوؤں پر متعین تھے جنگ کے شروع کرنے کا حکم دیا چنانچہ ان دونوں صاحبوں نے رجزیہ اشعار پڑھ کر جنگ کو شروع کر دیا۔ جنگ کی آگ بھڑک گئی، لوگ ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے اور سواروں پر سوار حملے کرنے لگے۔

مدینہ کا قاصد یہاں یہ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں مدینہ سے برید آیا سواروں نے اس کو گھیر لیا اور پوچھا کہو کیا خبر ہے اس نے کہا کچھ نہیں خیریت ہے، تمہاری امداد کے لئے فوجیں آ رہی ہیں، مگر اصل واقعہ یہ تھا کہ وہ ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع اور ابوعبیدہ کی امارت کا حکم لایا تھا، لوگوں نے برید کو خالدؓ کے پاس پہنچایا، اس نے خالدؓ کو چپکے سے ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع دی، اور فوج کے لوگوں سے جو کچھ کہا تھا اس سے بھی خالدؓ کو باخبر کر دیا، خالدؓ نے کہا تم نے بہت اچھا کیا، تم ٹھہرو، اور اس کے ہاتھ سے خط لے کر اپنے ترکش میں ڈال لیا، کیونکہ خالدؓ کو اندیشہ ہوا کہ اگر یہ خبر لشکر کو معلوم ہو گئی تو ان میں ابتری پھیل جائے گی، مثنیہ بن نعیم خالدؓ کے پاس کھڑے ہو گئے، مدینہ کے قاصد یہی تھے۔

حضرت خالدؓ اور جرجہ جرجہ اپنی فوج سے نکل کر دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہو گیا اور آواز دی خالدؓ اپنی فوج سے نکل کر میرے پاس آئیں، خالد بڑھ کر اس کے پاس پہنچے اور اپنی جگہ ابوعبیدہ کو کھڑا کر گئے، جرجہ نے خالدؓ کو دونوں صفوں کے درمیان ٹھہرا لیا، دونوں اتنے قریب ہو گئے کہ ان کے گھوڑوں کی گردنیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس میں مل گئیں کیونکہ دونوں نے ایک دوسرے کو امان دے دی تھی۔

حضرت خالدؓ کی تلوار کے متعلق سوال

جرجہ نے کہا اے خالدؓ سچ کہنا، جھوٹ نہ بولنا، شریف جھوٹا نہیں ہوتا، اور نہ مجھے دھوکا دینا کیونکہ کریم النفس انسان ایسے شخص کو دھوکا نہیں دیتا جو خدا کا واسطہ دے کر آتا ہے کیا اللہ نے تمہارے نبی پر آسمان سے کوئی تلوار اتاری ہے اور انہوں نے وہ تلوار تم کو دے دی ہے کہ تم جس قوم پر اس تلوار کو کھینچتے ہو وہ شکست ہی پاتی ہے، خالدؓ نے کہا ایسا تو نہیں ہے جرجہ نے پوچھا پھر تمہارا نام سیف اللہ کیوں ہے۔

سیف اللہ کا لقب

خالدؓ نے کہا اللہ نے ہم میں اپنے ایک نبی کو مبعوث کیا اس نے ہم کو دعوت دی پہلے تو ہم میں سے کسی نے اس کی بات نہ مانی بلکہ اس سے الگ الگ رہے مگر کچھ عرصے کے بعد بعض لوگوں نے اس کی تصدیق کی اور اس کے پیرو ہو گئے اور بعض اس سے دور رہے اور اس کو جھٹلایا، میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس کی تکذیب کی اس سے دور رہے اور اس سے لڑے۔ مگر پھر اللہ نے ہمارے دلوں اور پیشانیوں کو پکڑ لیا اور ہم کو ہدایت دی ہم نے اس کی پیروی کی، پھر اس پیغمبر خدا نے مجھ کو فرمایا کہ تم اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہو جس کو اللہ نے مشرکین پر کھینچا ہے آپ نے میرے لئے نصرت کی دعا فرمائی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں سیف اللہ مشہور ہوں اور مشرکوں کے لئے سب سے زیادہ سخت مسلمان ہوں، جرجہ نے کہا بیشک تم مجھ سے سچ سچ کہہ رہے ہو۔

جرجہ کو دعوت اسلام

جرجہ نے پھر کہا اے خالدؓ بتلاؤ تم مجھے کن باتوں کی طرف دعوت دیتے ہو خالدؓ نے کہا میں تم کو اس امر کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور اقرار کرو کہ محمدؐ جو کچھ لائے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہے، جرجہ نے کہا اور جو شخص تمہاری اس بات کو نہ مانے، خالد نے کہا وہ جزیہ ادا کرے ہم اس کے جان مال کی حفاظت کریں گے، جرجہ نے کہا اگر کوئی جزیہ بھی نہ دے، خالد نے کہا ہم اس کو اعلان جنگ دیں گے اور اس کے بعد اس سے لڑیں گے، جرجہ نے کہا اچھا جو شخص تمہاری اس دعوت کو آج قبول کرلے اس کا درجہ کیا ہوگا خالد نے کہا خدا تعالیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پر جو فرائض عائد کئے ان کے لحاظ سے اعلیٰ، ادنیٰ اور اول، آخر سب مساوی اور ہم رتبہ ہیں۔

جرجہ کے اسلام سے متعلق سوالات

جرجہ نے کہا اے خالد جو شخص آج تمہارے مذہب میں داخل ہوتا ہے کیا اس کو وہی اجر و ثواب ملے گا جو تم کو ملے گا خالدؓ نے کہا ہاں بلکہ ہم سے زیادہ، اس نے کہا وہ تمہارے برابر کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تم اس سے سبقت رکھتے ہو، خالد نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ اسلام میں اس وقت داخل ہوئے تھے اور اپنے نبی صلعم سے ہم نے اس وقت بیعت کی تھی جبکہ وہ ہم میں بقید حیات تھے آسمان پر سے آپ پر خبریں آتی تھیں آپ ہم کو کتابوں کی خبریں سناتے تھے اور اللہ کی نشانیاں دکھاتے تھے، ہمارا طرح جس شخص نے یہ چیزیں دیکھی اور سنی ہیں اس کا تو فرض تھا کہ وہ اسلام قبول کر کے آپ سے بیعت کرلے مگر تم نے وہ عجیب باتیں اور وہ خدائی نشانیاں کہاں دیکھی یا سنی ہیں جن کا ہم کو موقع ملا ہے، اس لئے تم میں سے جو شخص صداقت اور خلوص نیت سے اس دین میں داخل ہوگا وہ ہم سے افضل ہوگا۔

جرجہ کا قبول اسلام

جرجہ نے کہا خالدؓ قسمیہ کہو کہ تم نے مجھ سے یہ سب باتیں سچ کہی ہیں تم نے مجھے دھوکا تو نہیں دیا اور نہ میرا دل خوش کرنا چاہا، خالدؓ نے کہا بخدا میں نے تم سے سچ کہا ہے، مجھے تمہارا یا تم میں سے کسی کا ذرا خوف نہیں ہے خدا گواہ ہے کہ میں نے تمہارے سوالات کا جواب ٹھیک ٹھیک دیا ہے، جرجہ نے کہا میں آپ کی صداقت کو تسلیم کرتا ہوں، پھر اس نے اپنی ڈھال کو پلٹ دیا اور خالدؓ کے ساتھ چلا آیا اور ان سے درخواست کی کہ آپ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے خالدؓ جرجہ کو اپنے ہمراہ اپنے خیمے میں لائے، ان کے اوپر مشکیزہ انڈیل کر آپ نے اس کو غسل کرایا اس کے بعد جرجہ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

جرجہ کی شہادت

جرجہ کو خالدؓ کے ساتھ پلٹتے دیکھ کر رومیوں نے حملہ کر دیا وہ سمجھے کہ جرجہ حملہ کرتا ہوا جا رہا ہے رومیوں نے اس حملے سے مسلمانوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا مگر مددگار دستے جن کے افسر عکرمہ اور حارث بن ہشام تھے اپنی جگہ جمے رہے، اس کے بعد خالدؓ اور ان کے ساتھ جرجہ اپنے گھوڑوں پر سوار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر واپس آئے اس وقت رومی مسلمانوں کی فوج میں گھسے ہوئے تھے، خالدؓ نے مسلمانوں کو للکارا جس سے ان کے قدم جم گئے اور رومی اپنی جگہوں کو واپس ہو گئے، خالدؓ رومیوں پر چڑھ دوڑے تلواروں پر تلواریں چلنے لگیں یہاں تک کہ دن چڑھنے سے لے کر غروب آفتاب تک خالدؓ اور جرجہ دشمنوں کی گردنیں اڑاتے رہے آخر کار جرجہ شہید ہو گئے، جرجہ نے بجز ان دو رکعت کے جو انہوں نے اسلام لانے کے وقت پڑھی تھیں اور کوئی نماز سجدے کے ساتھ ادا نہیں کی، ظہر اور عصر کی نمازیں سب نے اشاروں سے ادا کی تھیں۔

رومیوں کی پسپائی

رومیوں کے پاؤں اکھڑ گئے خالدؓ ان کے قلب میں سواروں اور پیدلوں کے بیچ میں گھس گئے دشمنوں کا یہ میدان لڑنے کے لئے تو کافی وسیع تھا مگر بھاگنے کے لئے اس کا راستہ تنگ تھا خالدؓ آگے بڑھ آئے تو دشمن کے سواروں کو بھاگنے کا راستہ مل گیا اور وہ بھاگ گئے اور اپنی پیدل فوج کو میدان جنگ میں چھوڑ گئے ان بھاگنے والوں کو ان کے گھوڑے جنگل میں ادھر ادھر بھگاتے لئے پھرنے لگے۔ اس وقت مسلمانوں نے نماز میں دیر کر دی چنانچہ فتح حاصل ہونے کے بعد نماز ادا کی۔

واقوصہ کی گھاٹی

مسلمانوں نے یہ دیکھ کر کہ رومی سوار بھاگنا چاہتے ہیں ان کو راستہ دے دیا اور مزاحم نہیں ہوئے یہ لوگ بھاگ کر مختلف شہروں میں منتشر ہو گئے۔ پھر خالدؓ اور مسلمان پیدلوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو کاٹ کاٹ کر یہ حالت کر دی گویا کہ ایک عظیم الشان دیوار تھی جو منہدم ہو گئی، رومی اپنی خندق میں گھس گئے خالد وہاں بھی پہنچے وہاں سے جان بچا کر رومیوں نے واقوصہ کی گھاٹی کی طرف رخ کیا جن لوگوں کے پاؤں میں بیڑیاں اور زنجیریں پڑی ہوئی تھیں وہ اس گھاٹی میں دھڑا دھڑ گرنے لگے بلکہ ان میں سے جو لڑنے کے لئے جم کر کھڑے رہنا چاہتے ان کو وہ لے مرتا جس کے دل پر دہشت طاری ہوتی تھی، ایک ایک کے گرنے سے دس دس کی جان پر آ بنتی تھی، ذرا دو آدمی جھکتے اور ان کے ساتھ کے باقی لوگ بے بس ہو جاتے، ایک لاکھ بیس ہزار رومی واقوصہ کی گھاٹی کی نذر ہوئے ان میں سے اسی ہزار پابجولاں تھے اور چالیس ہزار کھلے ہوئے یہ تعداد ان سواروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیدلوں کے علاوہ ہے جو معرکے میں قتل ہوئے، اس جنگ کے مال غنیمت میں سے ہر سوار کو پندرہ سو کا حصہ دیا گیا تھا۔

رومی سرداروں کا قتل

فیقار اور بعض دوسرے معزز رومی سرداروں نے مارے شرم اور غیرت کے اپنی ٹوپیوں سے اپنے منہ چھپا لئے اور بیٹھ گئے اور کہا آج اگر ہم نصرانیت کی حمایت کرنے اور یوم مسرت دیکھنے کے قابل نہیں ہیں تو ہم اس ذلت اور بدبختی کے دن کو بھی دیکھنا نہیں چاہتے چنانچہ ان لوگوں کو اسی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

خالدؓ خندق میں داخل ہونے کے بعد تذارق کے خیمے میں جا ٹھہرے اور صبح تک اسی میں قیام کیا آپ کے سوار اس خیمے کو گھیرے رہے اور لوگ صبح تک قتل و غارت میں مصروف رہے۔

چار سو مسلمانوں کی شہادت پر بیعت

اسی روز عکرمہ بن ابی جہل نے جوش میں آکر کہا میں وہ شخص ہوں جس نے ہر میدان میں رسول اللہ صلعم سے جنگ کی ہے، کیا آج کی لڑائی میں تم سے ڈر کر بھاگ جاؤں گا، اس کے بعد عکرمہ نے بلند آواز سے کہا آؤ موت کے لئے کون بیعت کرتا ہے، یہ سنتے ہی حارث بن ہشام اور ضرار بن الازور اور ان کے علاوہ چار سو ذی مرتبت مسلمانوں اور شہ سواروں نے عکرمہ کے ہاتھ پر موت کے لئے بیعت کی انہوں نے خالدؓ کے خیمے کے سامنے قتل کا بازار گرم کر دیا جب لڑتے لڑتے یہ لوگ زخموں سے چور ہو گئے تو میدان سے اٹھا کر لائے گئے ان میں سے اکثر مجاہد شہید ہو گئے کچھ لوگ تندرست ہوئے جن میں سے ایک ضرار بن الازور ہیں۔

عکرمہ بن ابی جہل کی شہادت

جب صبح ہوئی تو لوگ عکرمہ کو زخمی حالت میں خالدؓ کے پاس لائے خالدؓ نے ان کا سر اپنی ران پر رکھا اس کے بعد اسی حالت میں عکرمہ کے بیٹے عمرو کو لائے خالدؓ نے ان کا سر اپنی پنڈلی پر رکھا خالدؓ ان دنوں جانباز باپ بیٹے کے منہ سے خون پونچھتے جاتے اور ان کے حلق میں پانی کے قطرے ٹپکاتے جاتے اور کہتے جاتے تھے کہ ابن الحنتمہ نے غلط کہا تھا کہ ہم لوگ حصول شہادت سے گریز کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ یرموک میں مسلم خواتین کی شرکت

ابوامامہ اور عبادہ بن الصامت جنگ یرموک میں شریک تھا ابوسامہ کا بیان ہے کہ یرموک کے معرکے میں مسلمان عورتیں بھی لڑی تھیں چنانچہ ابوسفیان کی بیٹی جویریہ تھی ایک جماعت کے ساتھ نکل کر لڑی تھیں یہ اپنے شوہر کے ساتھ تھیں ایک شدید لڑائی کے بعد شہید ہوگئیں۔ اسی روز ابوسفیان کی آنکھ میں ایک تیر آکر لگا تھا جس کو ابوحمۃ نے ان کی آنکھ سے نکالا تھا۔

اشتر کے متعلق ارطاۃ کی روایت

ارطاۃ بن جُہیش کی روایت ہے کہ یرموک کی لڑائی میں اشتر موجود تھے یہ جنگ قادسیہ میں شریک نہیں ہوئے تھے اس روز رومیوں کی صف میں سے ایک شخص نکل کر آیا اور اس نے للکارا کون مقابلے پر آتا ہے یہ سن کر اشتر اس کے مقابلے کے لئے نکلے دونوں نے ایک دوسرے پر وار چلائے، اشتر نے کہا یہ لے، اور میں ایادی نوجوان ہوں، رومی نے کہا کہ خدا نے تجھ ایسے میری قوم میں بکثرت پیدا کئے ہیں، اگر تو میری قوم سے نہ ہوتا تو میں رومیوں کے لئے تجھ کو ختم کر دیتا مگر اب میں ان کی مدد نہیں کرتا۔

زخمی مسلمان اور شہداء کی تعداد

جنگ یرموک میں تین ہزار مسلمان زخمی اور شہید ہوئے تھے ان میں یہ لوگ بھی تھے عکرمہ، عمرو بن عکرمہ، سلمہ بن ہشام، عمرو بن سعید، ابان بن سعید، خالد بن سعید یہ تندرست ہوگئے تھے پھر معلوم نہیں ان کا کہاں انتقال ہوا ہے، اور جندب بن عمرو بن حمہ دوسی اور طفیل بن عمرو اور ضرار بن الازور یہ تندرست ہوکر زندہ رہے، اور طلیب بن عمیر بن وہب جو بنی عبد بن قصی سے تھے اور ہبار بن سفیان اور ہشام بن العاصی۔

عمرو بن میمون اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب خالدؓ شام کو اہل یرموک کی امداد کے لئے جارہے تھے تو ان کو رومی علاقے کا ایک عرب ملا، اس نے کہا اے خالدؓ رومیوں کی تعداد دو لاکھ یا اس سے بھی زیادہ ہے اس لئے اگر ہم اپنے مددگاروں میں واپس چلے جائیں تو بہتر ہے، خالد نے کہا کیا تو مجھے رومیوں سے ڈراتا ہے، خدا کی قسم میری آرزو تو یہ ہے کہ میرے گھوڑے کا پاؤں تندرست ہو اور رومی اپنی تعداد سے دو چند ہوں، چنانچہ خدا نے رومیوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ باوجود کثرت تعداد کے خالدؓ کے ہاتھوں شکست دی۔

حضرت ابوبکرؓ کی وفات کا اعلان

ارطاۃ بن جہیش کہتے ہیں کہ اس روز خالدؓ نے یہ کہا، تعریف اس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے ابوبکرؓ پر موت کا حکم جاری کردیا، وہ مجھے عمرؓ سے زیادہ محبوب تھے، اور تعریف اس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے عمرؓ کو حاکم بنا دیا وہ مجھے ابوبکرؓ کے مقابلے میں ناپسند تھے مگر پھر مجھ سے جبراً ان کی محبت کرائی۔

ہرقل کا مشورہ

خالد بن سعید کی شکست یابی سے پہلے ہرقل حج کے لئے بیت المقدس گیا ہوا تھا، ابھی وہ وہاں مقیم تھا کہ اس کو مسلمانوں کے لشکر کے قریب آنے کی اطلاع ملی، اس نے رومی سرداروں کو جمع کر کے کہا کہ میری رائے میں تم ان لوگوں سے جنگ نہ کرو بلکہ مصالحت کرلو، کیونکہ خدا کی قسم اگر شام کی نصف آمدنی کو ان کو دے دو اور نصف تم رکھو اور اس کے معاوضے میں روم کے تمام پہاڑ تمہارے قبضے میں رہ جائیں تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگ روم کے پہاڑوں میں تمہارے حصہ دار بن جائیں ہرقل کی یہ بات سن کر اس کے بھائی اور داماد نے بہت ناک چڑھائی اور دوسرے حاضرین نے بھی اس کی رائے کو ناپسند کیا۔

ہرقل کا جنگ نہ کرنے پر اصرار

ہرقل نے یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ اس کے مشورے کے مخالف اور اس پر معترض ہیں اپنے بھائی کو مقابلے کے لئے بھیجا اور افسران فوج کا تعین کیا اور مسلمانوں کے ہر لشکر کے مقابلے کے لئے الگ لشکر روانہ کیا، اور جب مسلمانوں کے لشکر سب ایک جگہ جمع ہوگئے تو اس نے بھی اپنی فوجوں کو حکم دیا کہ سب ایک وسیع اور مستحکم مقام پر پڑاؤ ڈالیں، اس لئے وہ لوگ واقوصہ میں ٹھہرے، اور خود ہرقل بیت المقدس سے حمص میں آگیا، یہاں آکر جب اس کو یہ اطلاع ملی کہ خالدؓ نے سوئی پر پہنچ کر پہلے اس کے خاندان اور املاک کا خاتمہ کردیا ہے پھر بصری جاکر اس کو بھی فتح کرلیا ہے اور کی بھی اینٹ سے اینٹ بجادی ہے تو اس نے اپنے اہل دربار سے کہا دیکھا، میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم ان لوگوں سے نہ لڑو تم میں اس قوم سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے، ان کا دین ایک نیا دین ہے جو ان کے صبر و ثبات کو تقویت پہنچاتا رہتا ہے ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں جانا گویا موت کے منہ میں جانا ہے۔

اہل دربار کی مخالفت

اہل دربار نے ہرقل کی یہ گفتگو سن کر کہا کہ آپ کو چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے جنگ کریں، لوگوں کو بزدل نہ بنائیں اور جو آپ کا فریضہ ہے اس کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کریں ہرقل نے کہا، میری خواہش اور کیا ہو سکتی ہے میں بھی تو تمہارے مذہب کی ترقی کا دل سے شیدا ہوں۔

مسلمانوں کا وفد اور رومی سپہ سالار

جب اسلامی فوجیں یرموک پہنچیں تو مسلمانوں نے رومیوں کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے سپہ سالار سے ملنا اور گفتگو کرنا چاہتے ہیں لہذا ہمیں اس کا موقع دو اس کی اطلاع رومی سپہ سالار کو کی گئی، اس نے مسلمانوں کے وفد کو آنے کی اجازت دی، اس وفد کے ارکان حسب ذیل حضرات تھے، ابوعبیدہ، یزید بن ابی سفیان، حارث بن ہشام، فرار بن الازور اور ابو جندل بن سہیل، اس روز بادشاہ کے بھائی کے لشکر کے بیچ میں تیس ریشمی خیمے نصب کئے گئے تھے اور ان پر قیس دیبا کے پردے آویزاں کئے گئے تھے، جب مسلمانوں کا وفد ان آراستہ خیموں کے پاس پہنچا تو انہوں نے اس کے اندر قدم رکھنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہمارے مذہب میں ریشم کا استعمال حرام ہے تمہارے سپہ سالار کو چاہئے کہ ہم سے ملنے کے لئے باہر آئے، مجبوراً اس کو باہر کے فرش پر آنا پڑا، اس واقعے کی اطلاع ہرقل کو ہوئی تو اس نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا، یہ پہلی ذلت ہے، مگر شام، اے کاش شام برباد نہ ہو افسوس رومی منحوس بچے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے، رومیوں اور مسلمانوں کی مصالحت کی گفتگو ناکام رہی ابوعبیدہ اور ان کے رفقاء واپس آ گئے اور رومیوں کو دھمکی دے کر آئے چنانچہ لڑائی ہوئی اور مسلمان فتح یاب ہوئے۔

تذارق کی گرفتاری و قتل

شام کے لوگوں اور بوڑھوں کا بیان ہے کہ جس روز خالدؓ امیر لشکر بنے اسی رات کو اللہ نے رومیوں کو شکست دی، مسلمان گھاٹی کی چٹانوں پر چڑھ دوڑے اور لشکر کے مال پر قابض ہو گئے اس جنگ میں رومیوں کے بڑے ذی مرتبت لوگ بڑے بڑے سردار اور شہ سوار قتل ہوئے ہرقل کا بھائی تذارق بھی گرفتار اور قتل ہوا، اس ہزیمت کی اطلاع ہرقل کو ہوئی وہ اس وقت حمص سے اس طرف مقیم تھا، وہ فوراً وہاں سے چل دیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمص کو اپنے اور اپنی فوج کے درمیان کرلیا اور دمشق کی طرح یہاں بھی ایک شخص کو امیر بنا کر حمص میں چھوڑ گیا، شکست دینے کے بعد مسلمان سواروں کے دستوں نے رومیوں کا دور تک تعاقب کیا، جب منصب امارت ابوعبیدہ کو ملا تو انہوں نے کوچ کا حکم دے دیا مسلمان رومیوں کا پیچھا کرتے ہوئے سفر کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے مرج الصفر میں اپنی فوجوں کو ٹھہرایا۔

ابوالمامہ کی طلایہ گردی کی مہم

ابوالمامہ کہتے ہیں کہ مرج الصفر پہنچ کر مجھ کو طلایہ گردی کے لئے روانہ کیا گیا میرے ساتھ دو سوار اور تھے میں غوطہ پہنچا اور اس کے مکانوں اور درختوں کے درمیان پھر کر حالات معلوم کرتا رہا، میرے ایک رفیق نے کہا، جہاں تک کا تم کو حکم دیا گیا تھا وہاں تک پہنچ چکے ہو اب واپس چلو اور ہماری جانیں نہ گنواؤ، میں نے اس سے کہا اچھا تم صبح تک یا میری واپسی تک یہیں ٹھہرو اور میں آگے چلا یہاں تک کہ شہر پناہ کے دروازے تک پہنچ گیا وہاں مجھے ایک شخص بھی باہر پھرتا ہوا نظر نہیں آیا، میں نے اپنے گھوڑے کی لگام نکالی اور توبرا اس کے منہ میں لٹکا دیا اور اپنے نیزے کو زمین میں گاڑ دیا اس کے بعد اپنا سر رکھ کر سوگیا جب دروازہ کھولنے کے لئے کنجی کو حرکت دی گئی اس وقت میں بیدار ہوا، میں اٹھا، صبح کی نماز ادا کی، پھر گھوڑے پر سوار ہوا، اس کے بعد دربان پر نیزے سے حملہ کرکے اس کا کام تمام کیا اور وہاں سے جلدی سے واپس ہوگیا، اندر کے لوگ مجھ پکڑنے کے لئے نکلے مگر اس ڈر سے کہ مبادا میرا کوئی ساتھی کمین میں بیٹھا ہو، مجھ سے الگ الگ رہے، اتنی دیر میں میں اپنے اس رفیق کے پاس پہنچ گیا جس کو وہاں کھڑا کر آیا تھا، جب ان لوگوں نے اس کو دیکھا تو کہا ہاں اس کا کمین وہ ہے، اب وہ اپنے کمین کے پاس پہنچ گیا، پھر وہ لوگ واپس ہوگئے۔ اس کے بعد میں اور میرا ساتھی چل کر اپنے پہلے ساتھی کے پاس پہنچے اور وہاں سے روانہ ہوکر ہم مسلمانوں کے لشکر میں داخل ہوگئے۔

ابوعبیدہ نے ارادہ کرلیا تھا کہ عمرؓ کی رائے اور ان کا حکم آنے تک یہاں سے نہیں ہلوں گا چنانچہ جب حکم آگیا تو وہاں سے انہوں نے کوچ کیا اور دمشق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر آکر اترے اور یرموک میں بشیر بن کعب بن ابی الحمیری کو فوج کا ایک دستہ دے کر چھوڑ آئے۔

قباث کا اپنے استاد کے متعلق بیان

قباث کہتے ہیں کہ فتح یرموک کی اطلاع لے جانے والے وفد میں جو مدینہ جا رہا تھا، میں بھی شریک تھا اس جنگ میں ہم لوگوں کو بہت کافی مال غنیمت ملا تھا، اس سفر میں ہمارا رہبر ہم کو ایک ایسے شخص کے چشمے پر لے گیا جس کی زمانۂ جاہلیت میں میں نے شاگردی کی تھی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب میں بڑا ہوگیا اور مجھ کو یہ احساس ہوا کہ اپنے لئے کچھ کمانا چاہئے تو بعض لوگوں نے مجھے اس شخص کا پتا دیا، میں اس کے پاس پہنچا اور اپنا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا تم نے بہت اچھا کیا کہ میرے پاس چلے آئے، میں نے اس شخص کو دیکھا تو عرب کے شیروں میں سے ایک شیر تھا اس کے کھانے کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دن میں اونٹ کا پٹھا مع کھال کے چٹ کر جاتا تھا اور پٹھے کے علاوہ اتنا ہی اور گوشت کھا جاتا تھا صرف اتنا باقی چھوڑتا کہ جس سے میرا پیٹ بھر جائے۔ جب وہ کسی قبیلے پر غارت گری کے لئے جاتا تو مجھ کو قریب میں چھوڑ دیتا تھا، اور کہتا کہ جب کوئی شخص تمہارے پاس سے یہ رجز گاتا ہوا گزرے تو تم سمجھ جانا کہ وہ میں ہوں اور میرے ساتھ مل جانا، اس طرح ایک عرصے تک میں اس کے ساتھ رہا اس نے میرے لئے کافی مال جمع کر دیا، وہ مال لے کر میں اپنے گھر آیا، وہ میری پہلی کمائی تھی اس کے بعد میں اپنی قوم کا سردار ہوگیا اور عرب کے بڑے لوگوں میں میرا شمار ہونے لگا۔

قباث کی استاد سے ملاقات

جب ہمارا رہبر ہم کو اس چشمے پر لایا تو میں نے اس جگہ کو پہچان لیا، میں نے لوگوں سے اس شخص کا مکان دریافت کیا انہوں نے کہا ہم کو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ زندہ ہے اس کے بعد مجھے اس کا پتا مل گیا میں اس کے لڑکوں کے پاس پہنچا جو میرے بعد پیدا ہوئے ہوں گے ان سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا لڑکوں نے کہا کہ آپ کل صبح کو آئیے کیونکہ صبح کے وقت اس کی حالت ذرا اس قابل ہوتی ہے کہ آپ اس سے مل سکیں، چنانچہ میں صبح کو اس کے پاس گیا اس کے لڑکوں نے اس کو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی کھوہ سے باہر نکالا اور مجھ سے ملاقات کرانے کے لئے اس کو بٹھایا، دیر تک میں اس کو پچھلے واقعات یاد دلاتا رہا، آخر اس کو یاد آگیا اور شوق سے سننے لگا اور سن سن کر مزے لے لے کر جھومنے لگا اور مجھ سے کہتا رہا اور سناؤ ہم دونوں دیر تک بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ اس کے لڑکوں کو اب ہمارا بیٹھنا گراں گزرنے لگا اس لئے انہوں نے اس کو کسی ایسی چیز سے جس سے وہ ڈرتے لگا تھا ڈرایا تاکہ وہ اپنے غار میں گھس جائے یہ بات اس کی عقل میں آگئی اور مجھ سے کہا کہ اس زمانے میں میں کسی چیز سے نہیں ڈرتا تھا میں نے کہا بیشک اس کے بعد میں نے اس کو اس کے سب گھر والوں کو کچھ دے کر ان کے ساتھ کچھ سلوک کیا اور پھر چلا آیا۔

مروان بن حکم کا قبات سے استفسار

مروان بن الحکم نے قبات سے سوال کیا کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلعم؟ قبات نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مجھ سے بڑے ہیں مگر میں آپ سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ مروان نے پوچھا تمہیں سب سے زیادہ پرانی کیا بات یاد ہے قبات نے کہا کہ ہاتھی کی لینڈیاں ایک سال تک، پھر پوچھا تم نے عجیب ترین چیز کیا دیکھی ہے قبات نے کہا کہ قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص دیکھا ہے جب میں جوان ہوگیا اور کچھ کمانے کا خیال ہوا تو مجھ کو ایسے شخص کی تلاش ہوئی جس کے ساتھ رہ کر میں لوٹ مار کیا کروں مجھ لوگوں نے اس کا پتہ دیا، اور وہی قصہ مروان کو سنایا جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

یزید بن ابی سفیان کی روانگی تبوکیہ

صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ جب اسلامی فوج روانہ ہوئی اس وقت ابوبکرؓ یزید بن ابی سفیان کو نصیحتیں کرتے ہوئے مدینہ سے باہر تک آئے تھے یزید گھوڑے پر سوار تھے اور آپ پیدل چل رہے تھے نصیحتوں سے فارغ ہوکر آپ نے یزید سے کہا السلام علیکم، اب میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں، یہ کہہ کر ابوبکرؓ واپس ہوگئے اور یزید روانہ ہوکر تبوکیہ پہنچے، ان کے پیچھے شرجیل بن حسنہ گئے اور ان دونوں کی امداد کے لئے چوتھائی فوج کے افسر ہوکر ابوعبیدہ بن الجراح روانہ ہوئے ان تینوں نے ایک ہی راستہ اختیار کیا تھا، ان کے بعد عمرو بن العاص روانہ ہوئے وہ عمر الغوبات میں جاکر اترے ان کے مقابلے پر رومیوں کی ستر ہزار فوج فلسطین کے بالائی علاقے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ثنیہ جلق میں آکر ٹھہری اس کا سپہ سالار ہرقل کا حقیقی بھائی تذارق تھا، عمرو بن العاص نے فوراً ابوبکرؓ کو رومیوں کی عظیم الشان تیاری سے مطلع کیا اور امداد طلب کی، اسی اثنا میں یہ واقعہ پیش آیا کہ خالد بن سعید بن العاص جو اس وقت علاقۂ شام میں مرج الصفر میں تھے پانی کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے کہ رومی دیہاتیوں نے ان کو گھیر کر قتل کر دیا۔

شرجیل بن حسنہ کی روانگی

مگر علی بن محمد کی روایت میں یہ ہے کہ یزید بن ابی سفیان کی شام کو روانگی کے کئی روز بعد ابوبکرؓ نے شرجیل بن حسنہ کو روانہ کیا تھا، اور وہ شرجیل بن عبداللہ ابن المطاع بن عمرو قبیلۂ کندہ یا بقول بعض ازد سے تھے، وہ سات ہزار فوج لے کر گئے تھے، ان کے بعد ابوعبیدہ بن الجراح سات ہزار فوج لے کر گئے، یزید نے بلقاء میں قیام کیا اور شرجیل نے اردن میں اور بعض کا قول ہے کہ بصریٰ میں، اور ابوعبیدہ باہیہ میں ٹھہرے پھر ان سب کی امداد کے لئے ابوبکرؓ نے عمرو بن العاص کو بھیجا اور وہ عمر العربات میں جا کر مقیم ہوئے، ابوبکرؓ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دیتے رہتے تھے ان میں سے بعض لوگ ابوعبیدہ کی فوج میں شریک ہو جاتے اور بعض یزید کی فوج میں، اس کا ان کو اختیار تھا۔

علاقہ شام کی پہلی صلح

سب سے پہلی صلح جو علاقۂ شام میں ہوئی وہ ناب کی تھی ناب کوئی شہر نہیں تھا بلکہ ایک خیموں کی بستی تھی بلقاء سے اسکا تعلق تھا اس پر سے ابوعبیدہ کا گزر ہوا تھا، پہلے تو وہاں کے لوگوں نے ابوعبیدہ سے جنگ کی مگر پھر صلح کے خواستگار ہوئے چنانچہ ابوعبیدہ نے ان سے صلح کر لی۔

مرج الصفر کا واقعہ

رومی فلسطین کے علاقے میں عربہ پر بہت بڑی تعداد میں جمع ہوئے یزید نے ان کے مقابلے پر ابوامامہ الباہلی کو بھیجا انہوں نے رومیوں کی اس جمعیت کو پارہ پارہ کر دیا، کہتے ہیں کہ سریہ اسامہ کے بعد شام میں پہلی جنگ عربہ پر ہوئی تھی، اس کے بعد رومی الدثنہ پہنچے اس کو الداثن بھی کہتے ہیں ابوامامہ الباہلی نے وہاں ان کو شکست دی اور ان کے ایک پادری کو قتل کر دیا، اس کے بعد مرج الصفر کا واقعہ پیش آیا جس میں اور بخار چار ہزار دیہاتیوں کو لے کر خالدؓ پر حملہ آور ہوا جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے خالدؓ اور کچھ مسلمان شہید ہوگئے ایک روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس لڑائی میں خالدؓ کے ایک لڑکے شہید ہوئے تھے اور خالدؓ یہ خبر سن کر میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے۔

حضرت خالدؓ بن ولید کی فتوحات

اس کے بعد ابوبکرؓ نے شام کے جملہ اُمرا پر خالدؓ کو امیر بنایا، خالدؓ حیرہ سے ربیع الآخر ۱۳ھ میں آٹھ سو یا بقول بعض پانچ سو کی جمعیت لے کر روانہ ہوئے اور حیرہ پر اپنے بجائے مثنیٰ بن الحارثہ کو چھوڑ گئے صندودا میں خالدؓ کا دشمن سے مقابلہ ہوا خالدؓ ان پر فتحیاب ہوئے وہاں آپ نے ابن حرام انصاری کو چھوڑا اس کے بعد میضع اور حصید پر ایک جماعت سے مقابلہ ہوا اس کا سردار ربیعہ بن بجیر تغلبی تھا خالدؓ نے ان کو بھی شکست دی اور لونڈی غلام بنائے اور مال غنیمت حاصل کیا پھر قراقر ہوتے ہوئے سوئیٰ پہنچے اور اہل سوئیٰ پر چھاپہ مار کر ان کا مال لوٹ لیا اور جرقوص بن النعمان البہرانی کو قتل کر دیا، پھر آپ اُرک آئے۔ یہاں کے لوگوں نے آپ سے صلح کر لی اس کے بعد ھمر آئے یہاں کے لوگ قلعہ بند ہوگئے بعد میں انہوں نے صلح کر لی پھر آپ القریتین پہنچے وہاں والوں سے لڑائی ہوئی خالدؓ فتحیاب ہوئے اور مال غنیمت حاصل کیا اس کے بعد آپ حوارین آئے وہاں والوں سے بھی جنگ ہوئی جس میں آپ نے ان کو شکست دی لوگوں کو قتل کیا اور عورتوں کو لونڈی غلام بنایا پھر آپ تدمر آئے وہاں بنو مشجع نے جو قضاعہ سے تھے آپ سے صلح کر لی، وہاں سے چل کر آپ مرج راہط آئے اور قبیلۂ غسان پر ٹھیک ان کی فصح کی عید (ایسٹر) کے دن ان پر چھاپہ مارا ان کے مردوں کو قتل کیا اور عورتوں کو لونڈیاں بنایا پھر آپ نے بسر بن ارطاۃ اور حبیب بن مسلمہ کو غوطہ کی طرف بھیجا یہ دونوں ایک کنیسہ پر پہنچے اور اس میں کے سب مرد عورت گرفتار کر لئے اور بچوں کو خالدؓ کے پاس بھیج دیا۔

حضرت خالدؓ کے نام تنبیہ آمیز فرمان

اسی اثنا میں خالد کے پاس جب وہ حج کر کے حیرہ کو واپس ہو رہے تھے ابوبکرؓ کا خط پہنچا کہ تم یہاں سے یرموک جا کر مسلمانوں کی فوجوں کے پاس پہنچو کیونکہ اب تک وہ دشمنوں کو اور دشمن ان کو دق کر رہے ہیں، اور یہ حرکت جو تم نے اب کی ہے آئندہ نہ ہونی چاہیئے، یہ محض خدا کا فضل ہے کہ تمہاری طرح دشمن پر کوئی اور شخص قابو نہیں پاتا اور نہ تمہاری طرح کوئی شخص دشمن کے نرغے سے صحیح سلامت نکلتا ہے، میں تم کو تمہاری حسن نیت اور کامیابی پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک باد دیتا ہوں، تم اس مہم کو پایۂ تکمیل کو پہنچاؤ اللہ تمہاری مدد فرمائے گا، مگر تمہارے دل میں خود پسندی پیدا نہ ہونی چاہیئے یہ خسارے اور رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اور نہ تمہیں اپنے کسی عمل پر نازاں ہونا چاہیئے، کیونکہ لطف و عنایت وہ کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں اعمال کی جزا ہے۔

عراق کی جنگوں کی اہمیت ہیثم الکلبی کا بیان ہے کہ اہل کوفہ میں سے جو لوگ ان لڑائیوں پر کام کر چکے تھے جب ان کو معاویہ کی طرف سے کوئی شکایت پیدا ہوتی تو وہ معاویہ کو دھمکاتے تھے اور کہتے تھے کہ معاویہ کیا چاہتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم ذات السلاسل والے ہیں، یہ لوگ ذات السلاسل سے لے کر الفراض تک کی لڑائیوں کے مقابلے میں بعد کی لڑائیوں کا تذکرہ بہت حقارت سے کرتے تھے۔

ابن خالد بن سعید کی شہادت جب ابوبکرؓ نے خالد بن الولید کو عراق بھیجا تھا اسی وقت خالد بن سعید بن العاصی کو شام روانہ کیا تھا اور دونوں کو ایک طرح کی ہدایات دی تھیں، خالد بن سعید شام پہنچے وہاں انہوں نے دشمن پر حملہ نہیں کیا بلکہ بہت سے لوگوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرتے رہے، یہ دیکھ کر رومیوں کے دل میں خالدؓ کی ہیبت پیدا ہوگئی اور ان کے مقابلے سے ہٹ گئے اس موقع پر خالدؓ نے ابوبکرؓ کی ہدایت کے مطابق صبر سے کام نہیں لیا بلکہ دشمن کی طرف بڑھ گئے رومیوں نے سامنے سے ہٹ کر خالدؓ کو راستہ دیتے دیتے ثنیہ میں پہنچا دیا اور جب خالدؓ وہاں پہنچ کر بے فکر ہوگئے تو رومی ان کی طرف بڑھے اتفاق سے ان کو خالد کے ایک لڑکے جو بارش سے بچ کر کہیں بیٹھے ہوئے تھے مل گئے رومیوں نے ان کو اور ان کے چند رفیقوں کو قتل کر دیا، اس کی اطلاع خالد کو ہوئی، خالدؓ وہاں سے نکل کر بھاگے تاکہ صحرا میں کہیں ٹھہریں، اس کے بعد رومی یرموک کی طرف گئے اور وہاں قیام کیا، رومیوں نے کہا خدا کی قسم ہم ابوبکرؓ کو ایسا پریشان کریں گے کہ وہ ہمارے ملک میں اپنے سواروں کا بھیجنا بھول جائیں، خالدؓ بن سعید نے ان واقعات سے ابوبکرؓ کو مطلع کیا۔

رومی حملوں کا استیصال ابوبکرؓ نے عمرو بن العاص کو لکھا وہ اس وقت قضاعہ میں تھے کہ یرموک پہنچ جاؤ انہوں نے اس کی تعمیل کی نیز ابوبکرؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان کو بھی روانہ کیا، ان دونوں کو آپ نے غارت گری کا حکم دیا اور یہ ہدایت کہ جب تک عقب محفوظ نہ ہو دشمن کے علاقے میں آگے نہ بڑھنا۔ شرجیل بن حسنہ خالدؓ کے پاس سے کسی فتح کی خوشخبری لے کر آئے تھے ابوبکرؓ نے ان کو بھی ایک فوج دے کر شام کو روانہ کردیا ان فوجوں کے ہر امیر کے لئے ابوبکرؓ نے الگ الگ علاقے نامزد کردیئے تھے جب یہ لوگ یرموک پہنچے اور رومیوں نے ان کا اجتماع دیکھا تو اپنی کرتوت پر بہت نادم ہوئے اور ابوبکرؓ کو دھمکیاں دینا بھول گئے، کچھ عرصے تک رومی اور مسلمان ایک دوسرے کو پریشان اور دق کرتے رہے مگر بعد میں رومیوں نے واقوصہ کی گھاٹی میں قیام کیا۔

ابوبکرؓ نے کہا میں خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں رومیوں کے دماغ سے شیطانی وسوسے نکال دوں گا، اور آپ نے خالدؓ کو وہ خط لکھا جو اس کے قبل مذکور ہو چکا ہے اور یہ حکم دیا کہ عراق پر مثنیٰ بن الحارثہ کو نصف فوجیں دے کر اپنا نائب بنا جاؤ اور جب خدا تعالیٰ شام کو مسلمانوں کے لئے فتح کرادے تم عراق کی حکومت پر واپس آجانا۔

حضرت خالدؓ کا رومیوں کے عقب میں پہنچنے کا فیصلہ خالدؓ نے ان مجاہدوں کو جنہوں نے کار ہائے نمایاں انجام دیئے تھے انعامات دینے کے بعد باقی خمس عمر بن سعید انصاری کے ذریعے ابوبکرؓ کے پاس روانہ کردیا اور اپنے شام کو روانہ ہونے کی اطلاع بھی دے دی۔ اور رہبروں کو ساتھ لے کر جیرہ سے رومہ کی طرف چلے پھر صحرا میں قراقر تک گئے اس کے بعد کہا یہاں سے مجھ کو ایسا راستہ ملنا چاہئے جس سے میں رومیوں کے عقب میں پہنچوں کیونکہ اگر میں ان کے سامنے سے گیا تو وہ مجھ کو روک لیں گے اور مسلمانوں کی امداد نہ کرنے دیں گے، رہبروں نے کہا ایسا راستہ صرف ایک ہے مگر وہ فوجوں کے گزرنے کے قابل نہیں ہے، البتہ تنہا ایک سوار جاسکتا ہے، آپ ہم کو مصیبت میں مبتلا نہ کریں مگر خالدؓ اسی راستے سے جانے پر اڑ گئے کوئی رہبری پر آمادہ نہ ہوتا تھا آخر کار رافع بن عمیر ڈرتے ڈرتے رہنمائی پر تیار ہوئے۔

حضرت خالدؓ کا مجاہدین سے خطاب خالدؓ لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں اختلاف اور ضعف ایمان پیدا نہ ہونا چاہئے یاد رکھو خدا کی طرف سے مدد بقدر نیت آتی ہے اور اجر بقدر خلوص ملتا ہے، مسلمان کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ کسی دشواری میں گرفتار ہوکر پریشان ہوجائے کیونکہ اس کے ساتھ اللہ کی مدد ہے، اس کے جواب میں لوگوں نے کہا کہ تم ایسے آدمی ہو کہ اللہ نے کامیابی اور بہتری تمہارے لئے جمع کردی ہے لہذا تم جو چاہتے ہو کرو ہم تمہارے ساتھ ہیں سب نے اپنے دلوں میں وہی نیت، خلوص اور جذبہ پیدا کرلیا جو خالدؓ کے دل میں موجزن تھا۔

مجاہدین کی سوئی کو روانگی

وہ لوگ خالدؓ کے حکم سے پانچ دن کے لئے سیراب ہو گئے آپ نے ہر سوار کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑے کو جتنا پانی پیئے پلا دو نیز ہر قائد نے یہ کیا کہ بقدر ضرورت بڑی بڑی اونٹنیوں کو پہلے پیاسا کیا اور پھر ان کو خوب پانی پلایا اور پھر پلایا اس کے بعد ان کے کان خوب مضبوطی سے باندھ کر بند کردیئے اور ان کی دمیں کھول دیں پھر یہ لوگ سوار ہو کر ذراقر سے سوئی کی طرف روانہ ہوئے سوئی کا دوسری طرف کا علاقہ شام سے متصل تھا ایک دن سفر کرنے کے لئے دس اونٹنیوں کے پیٹ چاک کئے اور ان کے معدوں میں سے جو کچھ دودھ پانی نکلا اس سب کو تیار کر کے گھوڑوں کو پلا دیا اور اپنے ہونٹ بھی پانی سے تر کرلئے چار دن تک اسی ترکیب سے سفر کیا، محرز بن حریش الحارثی نے خالدؓ سے کہا آپ بیچ کے تارے کو اپنی دائیں ابرو کی سیدھ میں رکھ کر چلتے رہیں وہ آپ کو سوئی پہنچا دے گا چنانچہ یہ ترکیب سب سے بہتر رہنما ثابت ہوئی۔

پانی کی تلاش

سوئی پہنچ کر خالدؓ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں گرمی کی شدت سے مسلمان پست ہمت نہ ہوجائیں آپ نے کہا اے رافع! تمہارے پاس کیا خبر ہے رافع نے کہا عمدہ خبر ہے آپ نے سیرابی کو پالیا اب آپ پانی پر ہیں یہ کہہ کر رافع نے لوگوں کی ہمت بڑھائی حالانکہ وہ خود متحیر تھے اور ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں رافع نے کہا لوگو دیکھو یہاں کہیں دو پستان نما ٹیلے تلاش کرو، لوگوں نے وہ ٹیلے پائے اور کہا وہ ٹیلے تو یہ ہیں، رافع ان کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور کہا دائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اور بائیں طرف ایک جھاڑی تلاش کرو جو آدمی کے سرین کی مانند ہے، لوگوں نے ڈھونڈا تو اس کی جڑ ملی، انہوں نے کہا یہاں جڑ تو موجود ہے مگر جھاڑی کا کہیں پتہ نہیں، رافع نے کہا یہاں جس جگہ تم چاہو کھود ڈالو انہوں نے کھودا تو ایک جگہ سے پانی رس رس کر نکلنے لگا، رافع نے کہا اے امیر میں اس پانی پر تیس سال کے بعد آیا ہوں بچپن میں صرف ایک مرتبہ یہاں اپنے والد کے ساتھ آیا تھا۔ جب مسلمان پانی پی کر تازہ دم ہو گئے تو انہوں نے دشمنوں پر چھاپہ مارا، ان لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی فوج ان تک رسائی پا سکے گی۔

مجاہدین کا مصیخ پر حملہ

ظفر بن وہبی کہتے ہیں کہ خالدؓ نے ہم لوگوں کو ساتھ لے کر سوئی سے روانہ ہو کر قبیلہ بہراء کی بستی مصیخ پر چھاپہ مارا تھا یہ مقام نصرانی کے علاقے میں ایک چشمہ ہے، جب صبح کے وقت خالدؓ نے مصیخ اور الثنی پر چھاپہ مارا اس وقت وہ لوگ بالکل بیخبر تھے ایک جگہ ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی شراب کا دور چل رہا تھا اور ساقی یہ راگ الاپ رہا تھا الاصبحانی قبل تحبیش ابی بکر (ترجمہ) دوستو! مجھ کو ابوبکرؓ کی فوج کی آمد سے پہلے صبح کی شراب پلا کر مست کر دو۔ ظفر کہتے ہیں کہ میں نے اس ساقی کی گردن اڑا دی اور اس کا خون اس کی شراب میں مل گیا۔

سوئی پر فوجکشی

قبیلہ غسان کو خالدؓ کی سوئی پر چڑھائی اور اس کی بربادی نیز مصیخ بہراء پر غارت گری اور اس کی تباہی کا علم ہوا تو وہ لوگ مرج راہط میں جمع ہو گئے، خالدؓ کو اس کا پتہ چل گیا، ادھر خالدؓ رومیوں کی سرحدی چوکیوں اور فوجوں کو جو عراق سے ملحق تھیں پیچھے چھوڑ کر ان کے اور یرموک کے درمیانی علاقے میں آ گئے تھے اس لئے آپ نے ان پر چڑھائی کر دی، آپ بہراء کے لونڈی غلاموں کو لے کر سوئی واپس آ گئے تھے، اب وہاں سے چل کر راستے میں رہانیتین علیین میں اترے اس کے بعد اکشب میں اترے وہاں سے دمشق کی طرف چل کر مرج الصفر میں پہنچے یہاں غسانیوں سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی انکا سردار حارث بن ایہم تھا خالدؓ نے ان کے لشکر اور اہل و عیال کا خاتمہ کر دیا مرج میں آپ نے کئی روز قیام کیا۔ یہاں سے مال غنیمت کا خمس بلال بن الحارث المزنی کے ذریعے ابوبکرؓ کی خدمت میں روانہ کیا، مرج سے روانہ ہو کر خالد قناۃ بصری پہنچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرج علاقہ شام کا پہلا شہر تھا جو خالدؓ اور ان کی عراقی فوجوں کے ہاتھوں سے فتح ہوا تھا، اس کے بعد آپ واقوصہ میں اپنی نو ہزار کی جمعیت کے ساتھ مسلمانوں کی فوجوں میں جا ملے۔

مثنیٰ بن حارثہ کی جانشینی

سیف سے مروی ہے کہ جب خالدؓ حج سے واپس آئے ان کو حضرات ابوبکرؓ کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا تھا کہ نصف فوج تم لے کر چلے جاؤ اور باقی نصف پر مثنیٰ بن الحارثہ کو اپنا جانشین بنا کر چھوڑ جاؤ اور جہاں جہاں فتح حاصل کرتے جاؤ وہاں اپنے دستے متعین کرتے جاؤ، اور جب خدا شام کو فتح کرا دے تو تم ان لوگوں کو اپنے ساتھ عراق واپس لے جانا اور وہاں اپنی سابقہ خدمت کا جائزہ لے لینا۔

جہاد شام کیلئے صحابہؓ کا انتخاب

یہ حکم پاتے ہی خالدؓ نے ان لوگوں کو چنا جن کو رسول اللہ صلعم کی صحبت کا شرف حاصل تھا اور غیر صحبت یافتہ لوگوں کو مثنیٰ کے لئے چھوڑ دیا اس کے بعد ان لوگوں کو چن لیا جو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں وفد یا غیر وفد کی صورت میں حاضر ہوتے تھے اور جو اس شرف سے بھی محروم تھے ان کو مثنیٰ کے لئے چھوڑ دیا ان لوگوں کو اپنے حصے میں لگا کر پوری فوج کو نصف نصف تقسیم کر لیا، مگر مثنیٰ نے اس تقسیم کو ناپسند کیا اور کہا کہ تقسیم اسی طرح ہونی چاہئے جس طرح امیرالمومنین نے حکم دیا ہے تاکہ صحابہ کی نصف یا اس سے کچھ کم تعداد میرے حصے میں بھی آ سکے بخدا صحابہ کے بغیر مجھے دشمن پر کامیاب ہونے کی امید نہیں ہے آپ مجھے ان حضرات سے کیوں محروم کرتے ہیں، جب خالدؓ نے ان کو معترض پایا تو ان کو اتنے صحابہ دے کر اور لوگ معاوضے میں لے لئے جس سے مثنیٰ رضامند ہو گئے جن صحابہ کو خالد نے عوض میں دیا تھا ان میں سے بعض کے نام حسب ذیل ہیں فرات بن حیان العجلی، بشیر بن الخصاصیہ، حارث بن حسان الذہلیان، معبد بن معبد الاسلمی، عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی، حارث بن بلال المزنی، عاصم بن عمرو التمیمی جب مثنیٰ کا مقصد پورا ہو گیا اور وہ خوش ہو گئے تو خالدؓ نے اپنا سفر شروع کر دیا مثنیٰ ان کی مشایعت کے لئے قراقر تک آئے تھے اور خالدؓ کو وہاں تک پہنچا کر محرم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حیرہ واپس آ گئے اور اپنی حکومت کے انتظامات میں مصروف ہو گئے۔

عراقی چوکیوں پر تجربہ کار مجاہدین کا تقرر

مثنیٰ نے اپنی چوکی پر جو سبیب میں واقع تھی اپنے بھائی مُعنّی کو متعین کیا اور ضرار بن الخطاب کی جگہ عقبہ بن النہاس کو اور ضرار بن الازور کی جگہ اپنے دوسرے بھائی مسعود کو متعین کیا اسی طرح اُن سب عہدہ داروں کی جگہ جو خالدؓ کے ساتھ چلے گئے تھے انہیں جیسے تجربہ کار لوگوں کو متعین کر دیا، ان میں ایک مقام پر مذعور بن عدی کو مقرر کیا تھا۔

ہرمز جاذویہ کی پیشقدمی

خالدؓ کی حیرہ میں آمد سے لے کر ان کی روانگی سے کچھ قبل تک تقریباً ایک سال ۱۳ھ میں اہل فارس پر شہر براز بن اردشیر بن شہریار کی حکومت رہی شیر براز خاندان کسریٰ سے تعلق رکھتا تھا اس کے بعد سابور حکمراں ہوا اس نے مثنیٰ کے مقابلے پر ہرمز جاذویہ کی سرکردگی میں دس ہزار کا عظیم الشان لشکر بھیجا اس کے ہمراہ ایک ہاتھی بھی تھا سرحدی عہدہ داروں نے ہرمز کی آمد کی اطلاع مثنیٰ کو دی، مثنیٰ اس کے مقابلے کے لئے حیرہ سے چلے انہوں نے اپنی چوکیوں کی فوجیں بھی ساتھ لے لیں، دونوں بازوؤں پر حارثہ کے بیٹوں مُعنّی اور مسعود کو متعین کیا اور بابل میں دشمن کے انتظار میں ٹھہر گئے، ہرمز جاذویہ بھی آگے آیا اُس کی فوج کے دونوں بازوؤں پر کوکبہ اور خوکبذ تھے۔

شہر براز کا غرور

شہر براز نے مثنیٰ کو اس مضمون کا ایک خط لکھا:

یہ خط شہر براز کی طرف سے مثنیٰ کی طرف لکھا جاتا ہے تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں تمہارے مقابلے کے لئے اہل فارس کے اراذل والنفار کی فوج بھیج رہا ہوں یہ لوگ مرغیاں اور خنزیر پالنے والے ہیں میں تمہیں انہی لوگوں کے ہاتھوں سے قتل کراؤں گا۔

مثنیٰ کا شہر براز کو جواب

مثنیٰ نے اس خط کا یہ جواب دیا، یہ خط مثنیٰ کی طرف سے شہر براز کے نام لکھا جاتا ہے، تم دو حال سے خالی نہیں یا تو جو تم نے لکھا ہے وہی تمہارا اصلی منشا ہے تو اس میں تمہارے لئے بُرائی اور ہمارے لئے بھلائی ہے، یا جھوٹے ہو، مگر یاد رکھو کہ اگر بادشاہ جھوٹا ہوتا ہے تو وہ سب سے زیادہ مستوجب سزا اور خدا اور اس کے بندوں کی نظر میں ذلیل ہوتا ہے تمہارے خط کے مفہوم سے ہم نے پتہ چلا لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ تم ان کمینوں اور نفروں سے کام لینے پر مجبور ہو گئے ہو لہٰذا ہم اس خدا کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے تمہارے کید و مکر کو بکریاں اور مرغیاں پالنے والوں تک پہونچا دیا مثنیٰ کا یہ جواب پڑھکر اہل فارس حواس باختہ ہو گئے اور کہنے لگے شہر بلاذ ایک منحوس اور ذلیل مقام کی پیداوار ہے ؛ (وہ میسان میں رہا کرتا تھا، بعض مقامات کا قیام اپنے باشندوں کے لئے باعث اہانت ہوتا ہے) انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنی تحریر سے دشمن کو ہم پر جری بنا دیا ہے آئندہ جب کبھی آپ کسی کو خط لکھیں تو اس کے متعلق ہم سے مشورہ کر لیا کریں۔

جنگ بابل بابل پر طرفین کا مقابلہ ہوا پہلے راستے کے قریبی کنڈ کے پاس شدت کی لڑائی ہوئی مثنیٰ اور ان کے ساتھ چند اور لوگوں نے ہاشمی پر حملہ کیا ہاشمی مسلمانوں کی صفوں اور دستوں میں گھس کر انتشار پیدا کر رہا تھا، یہ لوگ اس کے مارنے میں کامیاب ہو گئے، اہل فارس نے شکست کھائی، مسلمان ان کا تعاقب کرتے اور مارتے مارتے ان کی فوجی چوکیوں سے بھی آگے بڑھ گئے اور پھر انہی پڑاؤ میں آکر مقیم ہو گئے، تعاقب کرنے والے دستے دشمنوں کا تعاقب کرتے کرتے مدائن تک پہنچ گئے۔

ہرمز کی شکست یہاں تو ہرمز جاذویہ کو شکست ہوئی اور ادھر شہریراز کا انتقال ہو گیا جس سے اہل فارس میں اختلاف پیدا ہو گیا سواد کا وہ تمام علاقہ جو دجلہ اور فرات سے اس طرف واقع تھا مثنیٰ اور مسلمانوں کے قبضے میں رہ گیا۔

آزرمیدخت کی جانشینی اس کے بعد اہل فارس نے اتفاق کر کے شہریراز کے بعد کسریٰ کی لڑکی دخت زنان کو تخت نشین کیا مگر اس سے انتظام سلطنت نہ سنبھل سکا اس لئے اس کو معزول کر کے سابور بن شہریراز کو بادشاہ بنایا، اس کا مدار المہام فرخ زاد بن بندوان بنا اور اس نے سابور سے کہا کہ کسریٰ کی بیٹی آزرمیدخت کو میرے نکاح میں دے دو سابور نے فرخ زاد کی درخواست منظور کی اور آزرمیدخت کا نکاح فرخ زاد سے کر دیا، اس پر آزرمیدخت بہت غضب ناک ہوئی اور کہا اے ابن عم کیا تم میرا نکاح میرے غلام سے کرتے ہو، اس نے کہا تمہیں ایسی بات کہنے سے شرمانا چاہئے، آئندہ کبھی نہ کہنا، وہ تمہارا شوہر ہے، آزرمیدخت نے سابور کو بلایا وہ بڑا قاتل عجمی تھا اور اس سے اپنے معاملے کی خطرناک صورت حال بیان کی اس نے کہا اگر آپ کو یہ بات ناپسند ہے تو اب اپنی ناراضی کا اظہار نہ کیجئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اپنے پاس آنے کے لئے کہلا بھیجے میں اس سے نبٹ لوں گا چنانچہ آزر میدخت نے ایسا ہی کیا اور سابور نے فرخ زاد کو بلا بھیجا ادھر سیاوخش تیار ہو گیا جب شب عروسی آئی اور فرخ زاد اندر داخل ہوا سیاوخش نے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیا اور اس کے ساتھ والوں کو بھی قتل کر دیا، اس سے فارغ ہو کر آزر میدخت کو سابور کے پاس لے گیا وہ سابور کے پاس اندر پہنچی تو یہ لوگ بھی گھس گئے اور انہوں نے سابور کو قتل کر دیا، اس کے بعد آزر میدخت تخت پر بٹھائی گئی۔

مثنیٰ کی روانگی مدینہ

اہل فارس ان داخلی امور میں مصروف رہے اور مسلمانوں کے پاس ابوبکرؓ کے پاس سے اطلاعات وصول ہونے میں تاخیر ہو رہی تھی اس لئے مثنیٰ نے فوج پر بشیر بن الخصاصیہ کو اپنا نائب بنایا اور ان کی چوکی پر سعید بن المرۃ البجلی کو مقرر کیا اور خود ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے تاکہ محاذ جنگ اور مسلمانوں اور کافروں کے حالات سے ان کو باخبر کر دیں اور مزید اعانت کے لئے ان سے یہ درخواست کریں کہ مرتد ہونے والے لوگوں میں سے جن کی ندامت اور توبہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اور وہ جنگی خدمات ادا کرنے کے خواہاں ہیں، ان کو شرکت جہاد کی اجازت عطا فرمائی جائے نیز اس سے بھی ان کو مطلع کر دیں کہ مہاجرین کی امداد اور اہل فارس سے جنگ کرنے کے لئے وہ لوگ سب سے زیادہ جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کی وصیت

مثنیٰ مدینہ پہنچے تو ابوبکرؓ کو بیمار پایا ابوبکرؓ کی علالت اسی وقت سے شروع ہو چکی تھی جس وقت کہ خالدؓ شام کو روانہ ہوئے اسی علالت میں چند ماہ بعد ابوبکرؓ انتقال فرما گئے تھے، جب مثنیٰ مدینہ پہنچے تو اس وقت ان کا مزاج ذرا سنبھل گیا تھا اور انہوں نے عمرؓ کو اپنے بعد جانشین مقرر کر دیا تھا مثنیٰ نے آپ کو واقعات سے مطلع کیا، آپ نے کہا عمرؓ کو بلاؤ، عمرؓ آپ کے پاس آئے آپ نے ان سے کہا اے عمرؓ میں جو کچھ کہتا ہوں اسے غور سے سنو پھر اس پر عمل کرنا، آج دوشنبہ کا دن ہے، میں توقع کرتا ہوں کہ میں آج ہی انتقال کر جاؤں گا اگر میں انتقال کر جاؤں تو شام ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قبیلوں کو جہاد کی ترغیب دے کر مثنیٰ کے ساتھ کر دینا، اور اگر مجھے رات تک دیر لگے تو صبح سے پہلے مسلمانوں کو جمع کر کے مثنیٰ کے ساتھ کر دینا' میری موت کی مصیبت خواہ کتنی ہی عظیم ہو تم کو دین کے احکام اور اوامر خداوندی کی تعمیل سے ہرگز باز نہ رہنے دے، تم نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے موقع پر میں نے کیا کیا تھا حالانکہ لوگوں کے لئے وہ عظیم ترین حادثہ تھا بخدا اگر میں اُس وقت خدا اور رسول کے احکام کی تعمیل میں ذرا تاخیر جائز رکھتا تو خدا ہم کو ذلیل کر دیتا ہم کو سزا دیتا اور مدینہ میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے، جب خدا شام کو وہاں کے امرا کے لئے فتح کرا دے تو خالدؓ کی فوجوں کو عراق واپس کر دینا کیونکہ وہ لوگ عراق کے لئے اہل اور کامیاب عہدہ دار ہیں اور وہاں کے طریق سیاست سے بخوبی آشنا اور بڑے جری ہیں۔

وصیت کی تعمیل رات آتے ہی ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا، عمرؓ نے رات ہی کو اُن کو دفن کر دیا اور مسجد میں آپ ہی نے نماز جنازہ پڑھائی ابوبکرؓ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوتے ہی عمرؓ نے مثنیٰ کے لئے فوج بھرتی کی، عمرؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ جانتے تھے کہ میں عراق کی جنگ کے لئے خالدؓ کی امارت کو ناپسند کروں گا اس لئے انہوں نے انکی فوج کی واپسی کا حکم دیا مگر خود ان کا ذکر چھوڑ دیا۔

اہل فارس کے داخلی مسائل آزرمیدخت کو ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع ہو گئی سواد کا نصف حصہ ابوبکرؓ کی قلمرو میں آچکا تھا اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا تھا اور اہل فارس اپنے داخلی امور میں ایسے مصروف تھے کہ ابوبکرؓ کے زمانہ حکومت سے لے کر عمرؓ کے برسر حکومت آنے اور مثنیٰ کے ابوعبیدہ کی معیت میں عراق کو واپس ہونے تک مسلمانوں کو علاقہ سواد سے بیدخل کرنے کا اُن کو ذرا موقع نہ ملا، اس زمانے میں عراقی فوجوں کا مستقر حیرہ تھا۔ اور فوجی چوکیاں سیب میں تھیں اُن کی لوٹ مار دجلہ کے کنارے تک پہنچ رہی تھی دریائے دجلہ عرب و عجم کے درمیان حائل تھا، ابوبکرؓ کے دور حکومت کے حالات از ابتدا تا انتہا بیان کئے جا چکے ہیں۔

معرکہ عین التمر ابواسحاق کی روایت میں مذکورۂ بالا واقعات کا تذکرہ اس طرح ہے کہ خالدؓ حیرہ میں تھے ابوبکرؓ نے ان کو لکھا کہ تمہارے پاس جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کی قوت رکھنے والے لوگ موجود ہوں ان کو لے کر اہل شام کی امداد کے لئے چلے جاؤ اور ضعیف و کمزور افراد پر انہیں میں سے کسی کو افسر بنا کر چھوڑ جاؤ، جب خالدؓ کو یہ خط ملا تو انہوں نے کہا کہ یہ اُعیسر بن ام شملہ یعنی عمرؓ کا کام ہے عراق کو میرے ہاتھوں فتح ہوتا ہوا دیکھ کر ان کو حسد ہوا، چنانچہ خالدؓ قوی لوگوں کو اپنے ساتھ لے گئے اور کمزوروں اور عورتوں کو مدینہ یعنے مدینہ رسول اللہ صلعم بھیجدیا، اور عمیر بن سعد الضاری کو ان کا افسر بنا دیا، اور ربیعہ اور عراق کے دوسرے نو مسلموں پر مثنیٰ بن حارثہ الشیبانی کو اپنا نائب مقرر کیا، خالدؓ نے یہاں سے روانہ ہو کر عین التمر والوں پر چھاپہ مارا جس میں ان کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اس کے بعد آپ نے اس کے ایک قلعے کو جس میں کسریٰ نے جنگجو لوگوں کو متعین کر رکھا تھا محصور کر لیا جب انہوں نے ہتیار ڈال دیئے تو اُن کو قتل کر دیا عین التمر میں اور اس قلعے میں بہت سے لونڈی غلام ہاتھ آئے خالدؓ نے ان سب کو ابوبکرؓ کی خدمت میں بھیج دیا ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں، ابو عمرہ شیبان کے غلام انہی کا نام ابو عبید اللہ بن ابی عمرہ ہے، اور ابو عبید معلی کے غلام جو بنی زدیق میں کے انصاری ہیں، اور ابو عبید اللہ زہرہ کے غلام، اور خیر، ابو داؤد انصاری کے غلام جو بنی مازن بن نجار سے تھے، اور یسار، محمد بن اسحاق کے دادا، وہ قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف کے غلام تھے اور ابو ایوب انصاری کے غلام جو بنی مالک بن نجار میں سے ایک تھے، اور حمران بن امان، حضرت عثمان بن عفان کے غلام۔

رہبر رافع بن عمیرہ طائی

خالدؓ نے عین التمر میں ہلال بن عقہ بن لخنر النمری کو قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا وہاں سے روانہ ہو کر آن کا ارادہ تھا کہ قراقر ہوتے ہوئے جو قبیلہ کلب کا چشمہ تھا سوئی پہنچیں یہ قبیلہ بہراء کا چشمہ تھا یہ پانچ رات کی مسافت تھی، مگر خالدؓ راستہ نہ پا سکے، آپ نے رہبر کو طلب کیا لوگوں نے رافع بن عمیرہ طائی کا نام لیا، خالدؓ نے ان سے کہا تم فوج کو لے چلو رافع نے کہا کہ آپ اتنی فوج اور ساز و سامان کے ساتھ اس راستے سے نہیں گزر سکتے وہ راستہ تو ایسا ہے کہ اکیلا سوار بھی اس سے ڈرتے ہوئے جان سے ہاتھ دھو کر گذرتا ہے پوری پانچ رات کا سفر ہے، راستہ بھٹک جانے کے خوف کے سوا پانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کہیں نام نہیں ہے، خالدؓ نے کہا ان باتوں کو چھوڑ دو مجھے یہی کرنا ہے خلیفہ نے اشد ضروری حکم دیا ہے لہذا تم اپنی کہو رافع نے کہا تو پھر آپ حکم دے دیجئے کہ لوگ بہت سا پانی ساتھ لے لیں اور جس جس سے ہو سکے وہ اپنی اونٹنی کو پانی پلا کر اس کا کان باندھ دے۔ کیونکہ یہ سفر خطرات سے پر ہے ہاں خدا مدد فرمائے تو کوئی بات نہیں، نیز مجھے آپ بیس اونٹنیاں بڑی بڑی موٹی تازی اور عمر رسیدہ دیجئے۔

سفر کیلئے پانی کا ذخیرہ خالدؓ نے رافع کو ان کی خواہش کے مطابق اونٹنیاں دیدیں۔ رافع نے پہلے ان کو خوب پیاسا کیا یہاں تک کہ وہ پیاس کی شدت سے نڈھال ہو گئیں اسکے بعد انکو خوب پانی پلایا جب جب اونٹنیوں نے اچھی طرح پانی سے پیٹ بھر لئے تو اُن کے ہونٹ کاٹ کر باندھ دیئے تاکہ جگالی نہ کر سکیں، اس کے بعد رافع نے اُن کی دُمیں کھول دیں اور خالدؓ سے کہا چلئے خالدؓ اپنے لشکر اور سامان کو ساتھ لئے ہوئے اس کے ہمراہ تیزی سے روانہ ہوئے، جہاں کہیں منزل کرتے ان میں سے چار اونٹنیوں کے پیٹ چاک کرتے اور جو کچھ اُن کے معدے میں سے نکلتا وہ گھوڑوں کو پلا دیتے تھے اور اپنے ساتھ کے پانی سے لوگ اپنی تشنگی دور کرتے۔

صحرا میں پانی کا چشمہ جب اس صحرائے لق دوق کے سفر کا آخری دن آیا تو خالدؓ نے کہا اے رافع اب تمہارے پاس کیا خبر ہے رافع کی آنکھیں چوندھیائی ہوئی تھیں رافع نے کہا آپ گھبرائیے نہیں اب آپ انشاء اللہ پانی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جب دو میلوں کے پاس پہنچے رافع نے لوگوں سے کہا دیکھو یہاں کوئی جھاڑی آدمی کے سہرن کی مانند نظر آتی ہے، انہوں نے کہا یہاں ہم کو کوئی جھاڑی نظر نہیں آتی رافع نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون افسوس اب میں بھی ہلاک ہوا اور تم بھی برباد ہوئے جس طرح ہو سکے اس کو ڈھونڈ نکالو، لوگوں نے پھر تلاش کیا اب کی بار وہ مل گئی مگر کسی نے اس کو کاٹ دیا تھا صرف اس کا تنا باقی رہ گیا تھا، جب وہ جھاڑی مل گئی تو مسلمانوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور رافع نے بھی تکبیر کہی رافع نے کہا اس کی جڑ میں سے مٹی کھودو! لوگوں نے مٹی کھودی اور اس میں سے ایک چشمہ نکال لیا جس سے سب نے سیر ہو کر پانی پیا اس کے بعد خالدؓ قریب قریب منزلیں کرتے ہوئے چلے رافع نے کہا خدا کی قسم میں اس چشمے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر عمر بھر میں صرف ایک دفعہ اپنے والد کے ساتھ بچپن میں آیا تھا۔

قبیلۂ بہراء پر شب خون جب خالدؓ سوی پہنچ گئے تو وہاں جاتے ہی صبح ہونے سے ذرا قبل اس کے باشندوں پر شب خون مارا یہ لوگ قبیلۂ بہراء کے تھے، اُن میں کی ایک جماعت شراب نوشی کا لطف اٹھا رہی تھی درمیان میں شراب کا کونڈا رکھا تھا اور مطرب یہ اشعار گا رہا تھا

الا سلّا فی قبل جیش ابی بکر	لعلّ منایانا قریبٌ وما ندری
الا سلّا فی بالزجاج وکرّرا	علی کمیت اللون صافیۃ تجری
الا سلّا فی من سلافۃ قھوۃ	تسلّی ھموم النفس من جید الخمر
اظن خیول المسلمین وخالداً	ستطرقکم قبل الصباح من البشر
فھل لکم فی السیر قبل قتالکم	وقبل خروج المعصرات من الحجر

(ترجمہ) دوستو مجھے ابو بکر کی فوج کے آنے سے پہلے پلا دو، شاید ہماری موت قریب آگئی ہے جس سے ہم بے خبر ہیں تم مجھے بلور کے جام میں خراب ارغوانی پلا دو اور پھر پلا دو، ہاں ایسی نفیس شراب پلا دو جس سے سارے رنج و غم دور ہو جائیں، میں سمجھتا ہوں کو صبح نہ ہونے پائے گی کہ بشیر کی طرف سے خالدؓ اور اس کی فوج تم پر چھاپہ مارے گی لہذا اگر قتل و غارت سے پہلے اور کنواریوں کے بے پردہ ہونے سے پہلے تم یہاں سے بھاگنا چاہتے ہو تو بھاگ جاؤ۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ وہ مطرب اس حملے میں قتل ہو گیا اور اس کا خون اس شراب کے کونڈے میں مل گیا۔

فتح بصریٰ سوی سے روانہ ہو کر خالدؓ نے مرج راہط میں غسان پر چھاپہ مارا وہاں سے بڑھ کر قناۃ بصریٰ پہنچے، وہاں ابو عبیدہ بن الجراح، شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان پہلے سے موجود تھے ان سب نے مل کر قناۃ بصریٰ کو محصور کر لیا، مجبوراً بصریٰ والوں نے جزیہ پر صلح کر لی اور خدا نے بصریٰ پر مسلمانوں کو فتح عنایت فرما دی۔ شام کے علاقے کا یہ پہلا شہر ہے جو ابو بکرؓ کے زمانۂ خلافت میں فتح ہوا۔ اس کے بعد یہ سب اُمرا عمرو بن العاصی کی امداد کے لئے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے عمرو اس وقت فلسطین کے نشیبی علاقے میں عربات میں مقیم تھے۔ رومیوں کو مسلمانوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آمد کی خبر ہوئی تو وہ حلق چھوڑ کر اجنادین میں پہنچے ان کا سپہ سالار ہرقل کا حقیقی بھائی تذارق تھا۔

جنگ اجنادین اجنادین فلسطین کے علاقے میں رملہ اور بیت جبرین کے درمیان ایک شہر ہے عمرو بن العاص کو جب ابوعبیدہ بن الجراح، شرجبیل حسنہ اور یزید بن ابی سفیان کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ ان کے ساتھ مل گئے اور سب نے اجنادین پر جمع ہو کر رومیوں کے سامنے صف آرائی کی۔

عروہ بن زبیر کی روایت یہ ہے کہ رومیوں کا سپہ سالار ان میں کا ایک شخص قبقلار نامی تھا ہرقل قسطنطنیہ جاتے وقت اس کو شام کے امراء پر اپنا نائب مقرر کر گیا تھا اور تذارق اپنے ساتھ کی رومی فوجوں کو لے کر اس کے پاس آگیا تھا مگر علمائے شام کا خیال یہ ہے کہ رومیوں کا سپہ سالار تذارق تھا واللہ اعلم۔

ابن ہزارف کی جاسوسی جب طرفین کے لشکر قریب ہو گئے قبقلار نے ایک عربی شخص کو بلایا جس کے متعلق سنا گیا ہے کہ وہ قبیلۂ غسان کے تزید بن جبدان کے خاندان سے تھا جس کا نام ابن ہزارف تھا، قبقلار نے اس سے کہا تم ان لوگوں میں جا کر ایک دن رات ٹھہرو اس کے بعد آ کر مجھے ان کے حالات سے باخبر کرو، وہ شخص عربوں کی فوج میں داخل ہو گیا عربی وضع قطع ہونے کی وجہ سے کسی نے اس کو اجنبی نہ سمجھا، وہ ایک رات اور ایک دن وہاں مقیم رہا، پھر قبقلار کے پاس واپس آیا اس نے پوچھا کہو کیا خبر لائے ہو اس نے کہا وہ لوگ رات کو راہب ہیں اور دن کو شہ سوار ہیں ان کے انصاف کا یہ حال ہے کہ اگر ان کے بادشاہ کا فرزند بھی چوری کرے تو وہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ہیں اور اگر زنا کا مرتکب ہو تو وہ اس کو سنگسار کرتے ہیں۔

قبقلار نے یہ سن کر کہا کہ اگر تم یہ باتیں سچ کہہ رہے ہو تو سطح زمین پر ان سے مقابلہ کرنے کی بہ نسبت میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ زمین کے اندر سما جاؤں، اے کاش خدا مجھ پر اتنا کرم فرمائے کہ مجھے ان سے چھٹکارا دلا دے نہ میں ان پر فتح پاؤں اور نہ وہ مجھ پر۔

قبقلار کا خاتمہ اس کے بعد لڑائی شروع ہو گئی لوگ ایک دوسرے پر جھپٹ پڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قتل کا بازار گرم ہو گیا، مسلمانوں کی لڑائی کا حال دیکھ قبقلار پریشان ہو گیا اس نے رومیوں سے کہا تم میری آنکھوں پر پٹی باندھ دو انہوں نے پوچھا کیوں، اس نے کہا آج کا دن بڑا منحوس ہے، میں اس کو دیکھنا نہیں چاہتا میں نے دنیا میں آج تک ایسا سخت دن نہیں دیکھا ہے، چنانچہ جب مسلمانوں نے اس کا سر قلم کیا تو وہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا، اجنادین کی جنگ ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳ھ کو واقع ہوئی تھی۔

جنگ اجنادین کے شہدائے کرام

اس لڑائی میں مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت قتل ہوئی تھی ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں مسلمہ بن ہشام بن مغیرہ ہشام بن الاسود بن عبدالاسود، نعیم بن عبداللہ النحام، ہشام بن العاصی بن وائل، ان کے علاوہ قریش کے اور لوگ بھی قتل ہوئے تھے مگر ان میں کسی انصاری کا نام نہیں لیا جاتا۔

محاصرہ دمشق

اسی سال ابوبکرؓ نے ۲۲ر یا ۲۳ر جمادی الآخرہ کو وفات پائی شام کی جنگ کے متعلق علی بن محمد کی روایت یہ ہے کہ خالدؓ دمشق آئے ان کے مقابلے کے لئے بصریٰ کے رئیس نے فوجیں جمع کیں خالدؓ اور ابوعبیدہ اس کی طرف پہنچے، اور بخار سے مقابلہ ہوا مسلمان فتح یاب ہوئے اور دشمنوں نے شکست کھائی اور وہ اپنے قلعے میں گھس گئے، اس کے بعد صلح کے خواستگار ہوئے خالدؓ نے اس شرط پر صلح کی کہ فی کس سالانہ ایک دینار اور ایک جریب گیہوں ادا کیا جائے، اس کے بعد دشمن پھر مسلمانوں سے آمادۂ جنگ ہوئے اجنادین پر ۲۸ر جمادی الاول ۱۳ھ شنبہ کے دن طرفین کا مقابلہ ہوا۔ مسلمان کامیاب ہوئے اور دشمنوں کو خدا نے شکست دی ہرقل کا نائب بھی مارا گیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں میں سے کچھ بہادر شہید ہوئے پھر ہرقل خود مسلمانوں سے لڑنے کے لئے آیا اور واقوصہ پر مقابلہ ہوا میدان میں شدت کی جنگ ہو رہی تھی طرفین کے آدمی مارے جا رہے تھے کہ اسی اثنا میں ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع اور ابوعبیدہ کی امارت کا حکم پہنچا، یہ ماہ رجب کا واقعہ ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی علالت

مگر ایک بیان یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے ۲۲ر جمادی الآخرہ بروز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی ہے، آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وفات کا سبب یہ بتلایا جاتا ہے کہ آپ کو یہودیوں نے چاول میں یا دلیے میں زہر دے دیا تھا آپ کے ساتھ کھانے میں حارث بن کلدہ بھی شریک تھے انہوں نے لقمہ لیا مگر پھر رک گئے اور ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نے زہر ملا ہوا کھانا کھا لیا ہے اس زہر کا اثر ایک سال میں ظاہر ہوتا ہے، چنانچہ آپ ایک سال کے بعد انتقال فرما گئے آپ پندرہ روز بیمار رہے کسی نے آپ سے کہا آپ طبیب کو بلا لیتے تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا وہ مجھے دیکھ چکا ہے لوگوں نے پوچھا کہ اس نے آپ سے کیا کہا ہے آپ نے کہا اس نے یہ کہا ہے کہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں، اسی روز مکے میں عتاب بن اسید فوت ہوئے ان دونوں کو ایک ساتھ زہر دیا گیا تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کی وفات

لیکن اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کی علالت کا باعث یہ ہوا ہے، ۷ جمادی الآخرہ دو شنبہ کے دن آپ نے غسل کیا اس روز خوب سردی تھی اس وجہ سے آپ کو بخار ہو گیا اور پندرہ روز تک رہا یہاں تک کہ آپ نماز کے لئے بھی باہر آنے کے قابل نہ رہے، آپ نے حکم دے دیا تھا کہ عمرؓ نماز پڑھاتے رہیں، لوگ آپ کی عیادت کے لئے آتے تھے مگر روز بروز آپ کی طبیعت خراب ہوتی گئی اس زمانے میں ابوبکرؓ اس مکان میں مقیم تھے جو اُن کو رسول اللہ صلعم نے عنایت فرمایا تھا اور جو اب عثمانؓ بن عفان کے مکان کے سامنے واقع ہے علالت کے زمانے میں زیادہ تر آپ کی تیمارداری عثمانؓ کرتے رہے، ابوبکرؓ نے سہ شنبہ کی شام کو بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ انتقال فرمایا آپ کا عہد خلافت دو سال تین مہینے دس روز رہا۔

زمانہ خلافت

ابومعشر کہا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ کا زمانہ خلافت دو سال چار مہینے مگر چار دن کم رہا ہے لیکن اس پر سب راویوں کا اتفاق ہے کہ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور رسول اللہ صلعم کی عمر تک پہنچ گئے تھے، ابوبکرؓ واقعۂ فیل کے تین سال بعد پیدا ہوئے تھے۔

سعید بن المسیب کہتے تھے کہ ابوبکرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اپنی عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی عمر کے برابر کر لی چنانچہ آپ کی وفات رسول اللہ صلعم کے سن کو پہنچ کر ہوئی ہے۔

جریر کہتے ہیں کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی آپ اس وقت ترلیسٹھ سال کے تھے، ابوبکرؓ نے وفات پائی وہ اس وقت ترلیسٹھ سال کے تھے عمرؓ قتل کئے گئے وہ اس وقت ترلیسٹھ سال کے تھے۔ اور جریر کی دوسری روایت یہ کہ معاویہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس جہان سے اٹھائے گئے اسی وقت آپ ترلیسٹھ سال کے تھے عمرؓ قتل کئے گئے وہ اس وقت ترلیسٹھ سال کے تھے اور ابوبکرؓ نے وفات پائی وہ اُس وقت ترلیسٹھ سال کے تھے۔

علی بن محمد کی روایت میں یہ ہے کہ ابوبکرؓ کا عہد خلافت دو سال تین مہینے بیس روز اور بقول بعض دس روز تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کی تجہیز و تکفین

حضرت اسماء بنت عمیس

حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے مغرب اور عشا کے درمیان انتقال کیا، اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا تھا کہ تم مجھ کو غسل دینا میں نے کہا کہ یہ کام میں کیسے کر سکوں گی تو آپ نے کہا کہ عبدالرحمن بن ابی بکر پانی ڈال کر تمہاری مدد کریں گے۔

قاسم بن محمدؒ سے مروی ہے کہ ابوبکرؓ الصدیق نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کو ان کی بیوی اسماء غسل دیں اور ان سے کام نہ چل سکے تو میرے لڑکے محمد ان کی مدد کریں۔

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ محمد ابوبکرؓ کی وفات کے وقت صرف تین سال کے تھے۔

پرانے کپڑوں کا کفن

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلعم کو کتنے کپڑوں میں کفنایا گیا تھا میں نے کہا کہ تین کپڑوں میں آپ نے کہا کہ تم لوگ میرے یہ دونوں کپڑے دھولو، وہ دونوں کپڑے دریدہ تھے اور ایک کپڑا میرے لئے خرید لو، میں نے کہا ابا جان ہم لوگ تو خوشحال ہیں، آپ نے کہا، اے بیٹی مردے کی بہ نسبت زندہ آدمی نئے کپڑے کا زیادہ مستحق ہے اور یہ دونوں کپڑے پرانے اور بوسیدہ ہونے والوں کے لئے مناسب ہیں۔

وفات کا وقت عبدالرحمٰن بن قاسم کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ نے غروب آفتاب کے بعد عشاء کے وقت منگل کی رات کو وفات پائی اور وہ رات ہی کے وقت دفن کر دیئے گئے۔

حضرت محمد صلی علیہ وسلم کے پہلو میں قبر ابوبکرؓ اسی پلنگ پر اٹھائے گئے تھے جس پر رسول اللہ صلعم کو اٹھایا گیا تھا آپ کے جنازے کی نماز عمرؓ نے مسجد نبوی صلعم میں پڑھائی تھی اور قبر میں عمرؓ، عثمانؓ طلحہ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اترے تھے عبداللہ نے بھی اترنا چاہا مگر عمرؓ نے ان سے کہا اب تمہاری ضرورت نہیں ہے، ابوبکرؓ نے عائشہؓ کو وصیت کی تھی کہ مجھ کو رسول اللہ صلعم کے پہلو میں دفن کیا جائے، چنانچہ جب آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے لئے قبر کھودی گئی اور ابوبکرؓ کا سر رسول اللہ صلعم کے شانۂ مبارک کے قریب اور ان کی لحد کو رسول اللہ صلعم کی لحد سے ملحق رکھا گیا، پھر اس میں دفن کئے گئے۔

عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ کا سر رسول اللہ کے شانوں کے برابر اور عمرؓ کا سر ابوبکرؓ کی کوکھ کے برابر رکھا گیا تھا۔

قاسم بن محمد کی روایت قاسم بن محمدؒ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے عرض کیا اماں جان ذرا ہمیں رسول اللہ صلعم اور آپ کے دونوں رفیقوں کی قبریں کھول کر دکھایئے چنانچہ آپ نے میرے لئے حجرہ کھولا اس میں تین قبریں تھیں نہ بہت اٹھی ہوئی نہ زمین سے ملی ہوئی اُن پر سُرخ میدان کی ریتی پڑی ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ ان میں سے رسول اللہ صلعم کی قبر پہلے ہے اور ابوبکرؓ کی قبر حضور کے سر مبارک کے پاس ہے اور عمرؓ کی قبر ابوبکرؓ کے سر کے پاس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت یہ ہے کہ ابوبکرؓ کی قبر رسول اللہ صلعم کی قبر کی طرح مسطح بنائی گئی تھی اور اس پر پانی چھڑکا گیا تھا اور عائشہ نے اس پر نوحہ کرنے والیوں کو بٹھایا تھا۔

نوحہ کی ممانعت سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ جب ابوبکرؓ کا انتقال ہو گیا تو عائشہ نے اُن پر نوحہ کرنے والیوں کو بٹھایا، اتنے میں عمرؓ آ گئے اور ان کے دروازے کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے آپ نے ان کو ابوبکرؓ پر نوحہ اور بین کرنے سے روکا مگر اُن عورتوں نے باز آنے سے انکار کر دیا عمرؓ نے ہشام بن الولید کو حکم دیا کہ تم اندر جا کر ابوقحافہ کی بیٹی ابوبکرؓ کی بہن کو پکڑ کر میرے پاس لاؤ جب عائشہؓ نے عمرؓ کو ہشام کو یہ حکم دیتے ہوئے سُنا تو بولیں ہشام میں تمہیں اپنے مکان میں داخل ہونے کی ممانعت کرتی ہوں عمرؓ نے ہشام سے کہا اندر جاؤ میں تم کو اجازت دیتا ہوں، ہشام اندر گھس گئے اور اُم فروہ ابوبکرؓ کی بہن کو عمرؓ کے پاس پکڑ لائے عمرؓ نے دُرّہ اٹھا کر ان کے کئی بار رسید کیا دُرّے کی آواز سن کر نوحہ کرنے والیاں سب بھاگ گئیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے اشعار علی بن محمدؒ کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنے مرض الموت میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

وکل ذی ابل موروث وکل ذی سلب مسلوب

وکل ذی عیبۃ یؤب وغائب الموت لا یئوب

(ترجمہ) ہر دولت مند کا مال میراث میں بٹ جائے گا اور ہر سامان والے سے اس کا سامان چھن جائے گا، ہر غائب ہونے والا واپس آ جاتا ہے مگر مر کر غائب ہونے والا کبھی واپس نہیں آتا۔

حضرت ابوبکرؓ کے آخری الفاظ آپ کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے رب توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین (ترجمہ) بار الہا! مجھ کو بحالت اسلام موت دے اور مجھ کو صالحین کے پاس پہنچا دے۔

حضرت ابوبکرؓ کا حلیہ مبارک عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عائشہؓ اپنے کجاوے میں بیٹھی تھیں آپ نے سامنے سے ایک عرب کو گزرتے ہوئے دیکھا اور اس کو دیکھ کر فرمایا کہ میں نے اس شخص سے زیادہ کسی کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرؓ کے مشابہ نہیں دیکھا، ہم نے عرض کیا آپ ہم سے ابوبکرؓ کا حلیہ بیان کیجئے عائشہؓ نے فرمایا ابوبکرؓ گورے، دُبلے کلے پتلے ہوئے اور جھکے ہوئے آدمی تھے ان سے ازار نہیں سنبھلتی تھی بلکہ کمر پر سے سرک سرک جاتی تھی چہرہ پر گوشت نہیں تھا آنکھیں اندر دھنسی ہوئی پیشانی اٹھی ہوئی اور بھنویں صاف تھیں۔

علی بن محمد کی روایت میں یہ ہے کہ ابوبکرؓ کا رنگ گورا زردی مائل تھا آپ خوش قامت، نحیف اور جھکے ہوئے تھے نازک مزاج اور فیاض تھے، ناک ستوان رخسار پتلے اور آنکھیں اندر کو تھیں اور آپ کی پنڈلیاں پتلی اور لانبی صاف تھیں، مہندی اور کسم کا خضاب کرتے تھے۔

جب ابوبکرؓ کا انتقال ہوا اس وقت آپ کے والد مکے میں زندہ تھے، جب ان کو ابوبکرؓ کے انتقال کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا افسوس بہت بڑا سانحہ ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کا شجرہ نسب

اہل سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ ابوبکرؓ کا نام عبداللہ تھا اور عتیق ان کو اُن کی فیاضی کی وجہ سے کہتے تھے، اور بعض لوگوں کا بیان یہ ہے کہ ان کو عتیق اس لئے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے ان کو فرمایا تھا انت عتیق من النار (ترجمہ) تم عذاب دوزخ سے آزاد ہو، اور عائشہ سے یہ روایت ہے کہ اُن سے کسی نے پوچھا کہ ابوبکرؓ عتیق کیوں کہلاتے تھے عائشہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا ھذا عتیق اللہ من النار (ترجمہ) ان کو اللہ نے عذاب دوزخ سے آزاد فرمایا ہے۔ ابوبکرؓ کے والد کا نام عثمان اور ان کی کنیت ابو قحافہ تھی، ابوبکرؓ کا شجرۂ نسب اس طرح تھا، ابوبکرؓ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک، اور آپ کی والدہ کا شجرہ یہ ہے ام الخیر بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ۔

حضرت ابوبکرؓ کے والدین

واقدی کا قول یہ ہے کہ ابوبکرؓ کا نام عبداللہ ابن ابی قحافہ اور ان کے والد کا نام عثمان بن عامر تھا اور آپ کی والدہ ام الخیر تھیں اور ان کا نام سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکرؓ کے بھائی

ہشام کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ابوبکرؓ کا نام عتیق بن عثمان بن عامر تھا، اور عمارہ بن عزیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے ابوبکرؓ کا نام دریافت کیا تو انہوں نے کہا عتیق، یہ تین بھائی ابوقحافہ کے بیٹے تھے عتیق، معتق اور عتیق۔

حضرت ابوبکرؓ کی ازواج واولاد کے اسمائے گرامی

علی بن محمد کی روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے زمانۂ جاہلیت میں قتیلہ سے نکاح کیا تھا، واقدی اور کلبی بھی اس روایت سے متفق ہیں وہ کہتے ہیں کہ قتیلہ کا شجرہ یہ ہے قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن عبد بن اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوئی، قتیلہ سے آپ کے یہاں عبداللہ اور اسما پیدا ہوئیں، نیز زمانہ جاہلیت میں آپ نے ام رومان بنت عامر بن عمیرہ بن ذہل بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ سے نکاح کیا تھا، اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ وہ ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن دہمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانہ تھیں، ان کے بطن سے آپ کے یہاں عبدالرحمان اور عائشہ پیدا ہوئیں آپ کی یہ چاروں اولادیں جو ان دو بیویوں سے پیدا ہوئیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے زمانۂ جاہلیت میں پیدا ہوئی تھیں اور زمانۂ اسلام میں آپ نے اسما بنت عمیس سے نکاح کیا تھا ابوبکرؓ سے پہلے وہ جعفر بن ابی طالب کے پاس تھیں اسما کا شجرہ یہ ہے اسما بنت عمیس بن معد بن تیم بن الحارث بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن نمر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن حلف بن افتل ابو افتل ہی کا نام خثعم ہے، اسما سے آپ کے یہاں محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے، نیز آپ نے زمانۂ اسلام میں حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر سے جو بنی الحارث بن خزرج سے تھیں نکاح کیا تھا جب ابوبکرؓ نے وفات پائی اس وقت حبیبہ حاملہ تھیں آپ کی وفات کے بعد ان سے آپ کے یہاں ایک لڑکی پیدا ہوئیں ان کا نام ام کلثوم رکھا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد صدیقی کے عمال، کاتب اور قاضی

حضرت عمرؓ کا عہدہ قضاۃ پر تقرر

مسور سے روایت ہے کہ جب ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو ابو عبیدہ نے کہا کہ میں آپ کی طرف سے محکمۂ مال کی خدمات انجام دوں گا اور عمرؓ نے کہا میں آپ کی طرف سے عدالت کی خدمات انجام دوں گا، عمرؓ دو سال تک انتظار کرتے رہے اس عرصے میں کوئی دو آدمی بھی آپ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر نہیں آئے اور بعض لوگوں کا بیان یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں عمرؓ کو قاضی بنا دیا تھا، عمرؓ ایک سال منتظر رہے، اس عرصے میں ایک شخص بھی آپ کے پاس اپنا قضیہ لے کر نہیں آیا۔

ابوبکرؓ کے کاتب زید بن ثابت تھے اور خبریں عثمانؓ بن عفان لکھتے تھے اور کبھی جو شخص موجود ہوتا اس سے لکھا لیتے تھے۔

حضرت صدیقؓ کے عاملوں کے اسمائے گرامی

ابوبکرؓ کی طرف سے مکہ کے عامل عتاب بن اُسید تھے، طائف کے عامل عثمان بن ابی العاصی تھے، صنعا کے عامل مہاجر بن ابی اُمیہ تھے، حضرموت کے عامل زیاد بن لبید تھے، خولان کے عامل یعلیٰ بن امیہ تھے زبید اور رمع کے عامل ابو موسیٰ اشعری تھے جند کے عامل معاذ بن جبل تھے بحرین کے عامل العلاء بن الحضرمی تھے، اور عبداللہ بن ثور کو بنی غوث میں کے ایک شخص تھے آپ نے جرش کی طرف بھیجا تھا اور عیاش بن غنم فہری کو آپ نے دومۃ الجندل کی طرف بھیجا تھا اور شام میں ابو عبیدہ، شرجیل بن حسنہ، یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاصی مامور تھے یہ سب ایک ایک لشکر کے امیر تھے اور ان سب کے امیر خالد بن الولید تھے۔

ابوبکرؓ سخی، نرم مزاج اور انساب عرب کے ماہر تھے۔ اور حیان صائغ کی روایت ہے کہ ابوبکرؓ کی مہر پر نعم القادر اللہ کندہ تھا، کہتے ہیں کہ ابو قحافہ ابوبکرؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وفات کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہے انہوں نے ستاونے سال کی عمر میں محرم ۱۳ھ میں مکے میں وفات پائی۔

حضرت عمرؓ کی بابت حضرت عبدالرحمٰن سے مشورہ

ابوبکرؓ نے اپنے مرض الموت کے زمانے میں عمرؓ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیا تھا، کہتے ہیں کہ جب آپ نے اس کا ارادہ کیا تھا اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف کو بلایا تھا چنانچہ واقدی کی روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے وقت عبدالرحمٰن بن عوف کو بلایا اور اُن سے کہا بتلاؤ عمرؓ کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے عبدالرحمٰن نے کہا اے خلیفۂ رسول وہ اوروں کی بہ نسبت آپ کی رائے سے بھی افضل ہیں مگر ان کے مزاج میں ذرا شدت ہے ابوبکرؓ نے کہا یہ شدت اسی وجہ سے تھی کہ وہ مجھ کو نرم دیکھتے تھے جب حکومت خود اُن کے تفویض ہو گی تو اس قسم کی اکثر باتیں چھوڑ دیں گے، اے ابومحمد میں نے ان کو بغور دیکھا ہے کہ جس وقت میں کسی شخص پر کسی معاملے میں غضبناک ہوتا تھا تو عمرؓ مجھ کو اس پر راضی ہونے کا مشورہ دیتے تھے اور جب کبھی میں کسی پر نرم ہوتا تھا تو وہ مجھ کو اس پر سختی کرنے کا مشورہ دیتے، اے ابومحمد یہ باتیں جو میں نے تم سے کہی ہیں تم ان کا کسی اور سے ذکر نہ کرنا عبدالرحمٰن نے کہا بہت اچھا۔

حضرت عثمانؓ کی حضرت عمرؓ کے متعلق رائے

اس کے بعد ابوبکرؓ نے عثمانؓ بن عفان کو بلایا اور اُن سے کہا اے ابوعبداللہ مجھے بتلاؤ کہ عمرؓ کیسے ہیں عثمانؓ نے کہا آپ ان کو سب سے زیادہ جانتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا ہاں اے ابوعبداللہ اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے پھر آپ نے کہا بارالہا! میں عمر کے باطن کو اُن کے ظاہر سے بہتر سمجھتا ہوں، ہم میں اُن جیسا کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، پھر ابوبکرؓ نے کہا اے ابوعبداللہ اللہ تم پر رحم فرمائے ان باتوں کا تم کسی سے ذکر نہ کرنا عثمانؓ نے کہا بہت اچھا، اس کے بعد ابوبکرؓ نے کہا اگر میں نے عمرؓ کو چھوڑ دیا تو تمہیں نہیں چھوڑوں گا، مجھے معلوم نہیں، ممکن ہے عمرؓ اس کو قبول نہ کریں، اُن کے لئے تو یہی بہتر ہے کہ وہ تمہاری حکومت کا بار اپنے سر نہ لیں، میری خواہش تو یہ تھی کہ میں تم لوگوں کے اس معاملے سے بے تعلق رہتا اور اپنے پیشرو کے طریقے کو اختیار کرتا، اے ابوعبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے جس کام کے لئے تمہیں بلایا ہے اور عمرؓ کے متعلق جو کچھ تم سے کہا ہے تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔

حضرت ابوبکرؓ کا عوام سے خطاب

ابوالسفر کی روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے اپنے گوشے سے جہاں کہ اسماء بنت عمیس جن کے ہاتھ گود دے ہوئے تھے آپ کو پکڑے ہوئے تھیں آپ نے کہا لوگو! میں جس شخص کو تم پر خلیفہ بناتا ہوں کیا تم اس کو پسند کرتے ہو، کیونکہ میں نے اس کے متعلق غور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور نہ میں نے اپنے کسی قرابتدار کو انتخاب کیا ہے، میں نے عمرؓ بن الخطاب کو تمہارا خلیفہ بنایا ہے تم ان کا حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو، یہ سن کر سب نے کہا ہم بسر و چشم منظور کرتے ہیں اور ہم ان کی اطاعت کریں گے۔

قیس کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عمرؓ بن الخطاب بیٹھے ہیں ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تم اپنے خلیفہ کا حکم سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے تمہاری خیر خواہی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، اس وقت عمرؓ کے پاس ابوبکرؓ کا غلام بیٹھا ہوا تھا جس کو لوگ شدید کہتے تھے اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جس میں عمرؓ کی خلافت کا حکم درج تھا۔

جانشینی کے متعلق وصیت نامہ

محمد بن ابراہیم کا بیان ہے کہ ابوبکرؓ نے عثمانؓ کو تخلیے میں بلایا اور ان سے کہا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ عہد نامہ ابوبکرؓ بن ابی قحافہ نے مسلمانوں کے نام لکھا ہے اما بعد اس کے بعد ابوبکرؓ پر غشی طاری ہو گئی اور بیہوش ہو گئے اس لئے عثمانؓ نے یہ لکھ دیا اما بعد میں تم پر عمرؓ بن الخطاب کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں میں نے حتی المقدور تمہاری خیر خواہی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، پھر ابوبکرؓ ہوش میں آ گئے آپ نے عثمانؓ سے کہا سناؤ تم نے کیا لکھا ہے، عثمانؓ نے پڑھ کر سنایا، ابوبکرؓ نے تکبیر پڑھی اور کہا میں سمجھتا ہوں کہ شاید تمہیں یہ اندیشہ ہوا کہ اگر اس غشی میں میری روح پرواز کر گئی تو لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا عثمانؓ نے کہا ہاں میں نے یہی خیال کیا تھا، ابوبکرؓ نے کہا اللہ تم کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اس کے بعد ابوبکرؓ نے اس مضمون کو وہیں تک برقرار رکھا۔

حضرت ابوبکرؓ کا اظہار خفگی

عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ وہ ابوبکرؓ کے مرض الموت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانے میں اُن کے پاس گئے اور ان کو کچھ غمگین سا پایا عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا خدا کا شکر ہے کہ آپ نے تندرستی کے ساتھ صبح کی ہے، ابوبکرؓ نے کہا کیا تم اس بات کو دیکھ رہے ہو؟ عبدالرحمٰن نے کہا ہاں، ابوبکرؓ نے کہا کہ میں نے تمہاری حکومت ایک ایسے شخص کے حوالے کی ہے جو میرے نزدیک تم سب سے بہتر ہے مگر اس سے تم سب کی ناکیں پھول گئیں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ یہ منصب خود اُس کو مل جائے، اب تم لوگوں نے دنیا کو آتے دیکھ لیا ہے، دنیا جب آئے گی تو اس وقت تم ریشم کے بچھونے اور دیباج کے گدے استعمال کرو گے اور اُذری اون پر لیٹنے ہوئے تمہیں ایسی تکلیف ہوگی جیسے کسی کو کانٹوں پر لیٹنے سے تکلیف ہوتی ہے، دنیا داری میں گرفتار ہونے سے یہ کہیں بہتر ہے کہ حد شرعی کے بغیر تمہاری گردن اُڑا دی جائے، تم ہی لوگوں کو سب سے پہلے گمراہ کرنے اور راہ راست سے ہٹانے والے ہو، اے راہ مستقیم دکھانے والے بلا شبہہ وہ یا تو صبح کی روشنی کے مانند ہے یا ڈولنے والے سحر کی مانند ہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا امیرالمومنین اس قدر جوش میں نہ آیئے اسی سے آپ نڈھال ہوئے جاتے ہیں، لوگوں میں ہر شخص دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو اس کی رائے بھی وہی ہے جو آپ کی ہے تو وہ آپ کے ساتھ ہے یا آپ کی رائے کے خلاف کہنے والا ہے تو وہ آپ کو مشورہ دے رہا ہے مگر آپ کی پسند اور منشا کے ساتھ ہے، ہم جانتے ہیں کہ آپ صرف خیر خواہی چاہتے ہیں، آپ ہمیشہ صالح اور مصلح رہے ہیں، اور آپ کے دل میں دنیا کی کسی چیز کی حسرت نہیں ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خواہش

ابوبکرؓ نے کہا کہ ہاں میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت نہیں ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جو میں نے کی ہیں مگر کاش نہ کرتا، اور تین چیزیں ایسی ہیں جو میں نے چھوڑ دی ہیں مگر کاش اُن کو کرتا اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ کاش میں رسول اللہ صلعم سے اُن کے متعلق دریافت کرلیتا۔

تین چیزیں نہ کرنے کی خواہش

وہ تین چیزیں جن کو میں چھوڑ دیتا تو اچھا ہوتا یہ ہیں کہ کاش میں فاطمہؓ کا گھر نہ کھولتا اگرچہ وہ لوگ جنگ کے لئے اس کا دروازہ بند کرتے، اور کاش میں الفجاءۃ سلمی کو نہ جلاتا، بلکہ یا تو اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو باندھ کر قتل کر دیتا یا آزاد چھوڑ دیتا۔ اور کاش بنی سقیفہ کے روز میں اس امارت کو دو میں سے کسی ایک شخص کے گلے میں ڈال دیتا۔ ابوبکرؓ کا اشارہ عمرؓ اور ابو عبیدہؓ کی طرف تھا، دونوں میں سے کوئی ایک امیر ہوتا اور میں وزیر ہوتا۔

تین چیزیں کرنے کی تمنا

اور جو چیزیں مجھ سے چھوٹ گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ کاش جب اشعث میرے سامنے اسیر کر کے لایا گیا تھا میں اس کی گردن مار دیتا کیونکہ بعد میں میں نے دیکھا کہ جو بڑا کام اس کو نظر آتا ہے وہ اس کا معاون بن جاتا ہے، اور کاش جب میں نے خالدؓ کو مرتدین کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا تھا اس وقت میں ذی القصہ میں جا کر قیام کرتا اگر مسلمان فتح یاب ہوتے تو خیر اور اگر شکست پاتے تو میں مقابلے کے در پے ہوتا یا مدد گار بن جاتا، اور کاش جب میں نے خالدؓ بن الولید کو شام کی طرف بھیجا تھا اس وقت عمرؓ بن الخطاب کو عراق کی طرف بھیج دیتا اور اس طرح خدا کی راہ میں اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیتا یہ کہہ کر ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔

تین باتیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کی آرزو

اور کاش میں رسول اللہ صلعم سے پوچھ لیتا کہ یہ امارت کس کو ملنی چاہیئے تاکہ پھر کسی کو نزاع کا موقع نہ رہتا، اور کاش میں آپ سے پوچھ لیتا کہ کیا انصار کے لئے اس حکومت میں کچھ حصہ ہے اور کاش میں آپ سے بھتیجی اور پھوپی کی میراث کے متعلق دریافت کر لیتا، کیونکہ میرے دل میں اس کے متعلق کچھ بے اطمینانی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کی سنح میں رہائش

ابوبکرؓ امیر المومنین ہونے سے قبل تجارت کرتے تھے اور اس وقت ان کا مکان سُنح میں تھا مگر پھر مدینہ میں منتقل ہو گئے تھے عائشہ کی روایت ہے کہ میرے والد سنح میں اپنی بیوی حبیبہ کے پاس رہتے تھے حبیبہ کا شجرہ یہ ہے حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر جو بنی الحارث بن الخزرج سے تھے ابوبکرؓ نے اس مکان پر کھجور کی شاخوں سے ایک حجرہ بنایا تھا ابھی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں بنانے پائے تھے کہ مدینہ میں اپنے مکان میں منتقل ہو گئے، بیعت خلافت کے بعد چھ مہینے تک آپ سنح ہی میں مقیم رہے۔ اور ہر روز صبح کو مدینہ پیدل آتے رہے اور کبھی کبھی گھوڑے پر آتے تھے ان کے جسم پر ایک تہمد اور ایک پرانی چادر ہوتی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ مدینے پہنچ کر لوگوں کو نماز پڑھاتے اور عشاء کی نماز پڑھا کر اپنے گھر سخ کو واپس چلے جاتے، جب آپ آتے تو خود نماز پڑھاتے اور جب نہ آتے تو عمرؓ نماز پڑھاتے اور جمعہ کے روز دن چڑھے تک سخ میں رہتے سر اور ڈاڑھی کو خضاب لگاتے اور جمعہ کی نماز کے وقت آکر لوگوں کو نماز جمعہ پڑھاتے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی سادہ زندگی ابوبکرؓ تجارت پیشہ آدمی تھے آپ ہر روز صبح کو بازار جاتے خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا کبھی آپ خود اس کو چرانے کے لئے لے جاتے اور کبھی آپ کا یہ کام کوئی اور شخص کر دیتا تھا، آپ قبیلے والوں کی بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے چنانچہ جب آپ خلیفہ ہوئے تو قبیلے کی ایک لڑکی نے کہا کہ اب ہمارے گھر کی بکریاں نہیں دوہی جائیں گی اس کی یہ بات ابوبکرؓ نے سن لی آپ نے کہا ہاں بخدا میں تمہاری بکریاں ضرور دوہوں گا، اور مجھے امید ہے کہ اس منصب سے میری سابقہ عادات میں کوئی تغیر واقع نہ ہوگا، چنانچہ خلیفہ ہو کر بھی ابوبکرؓ قبیلے کی بکریاں کا دودھ نکالتے رہے اکثر ایسا ہوتا کہ آپ قبیلے کی لڑکی سے پوچھتے کہ اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری بکریاں میں چرا لاؤں یا تم کہو تو ان کو کھول کر چھوڑ دوں، لڑکی کبھی کہتی آپ ان کو چرا لائیے۔ اور کبھی کہتی ان کو چھوڑ دیجئے۔ چنانچہ جیسا وہ کہتی آپ اس کی مرضی کے مطابق کر دیا کرتے سخ کے قیام کے زمانے میں چھ مہینے تک آپ کا یہی طرز عمل رہا۔

مدینہ میں قیام پھر آپ مدینہ اٹھ آئے اور وہیں قیام کر لیا آپ نے فرائض خلافت اور اپنے مسئلہ معاش پر غور کیا اور کہا بخدا لوگوں کے معاملات کی نگرانی کے ساتھ تجارت نہیں ہو سکتی اس خدمت کے لئے فراغت اور پوری توجہ کی ضرورت ہے ادھر میرے اہل و عیال کے لئے بھی کچھ ضروری ہے اس لئے آپ نے تجارت ترک کر دی اور بیت المال سے اپنی اور اپنے متعلقین کی ضروریت کے لئے روزانہ خرچ لینے لگے لوگوں نے آپ کے ذاتی مصارف کے لئے سالانہ چھ ہزار درہم کی رقم منظور کی تھی،

بیت المال کی رقم کی واپسی جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا بیت المال کا جو کچھ سامان ہمارے پاس ہو سب واپس کر دو، کیونکہ میں اس مال میں سے اپنے ذمے کچھ رکھنا نہیں چاہتا، میری وہ زمین جو فلاں مقام پر واقع ہے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رقم کے معاوضے میں دے دو جو آج تک میں نے بیت المال سے لی ہے چنانچہ وہ زمین، ایک اونٹنی، ایک قلعی گر غلام اور کچھ غلہ جس کی قیمت پانچ درہم ہو گی یہ سب چیزیں عمرؓ کو دے دی گئیں عمرؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ نے اپنے بعد والوں کو کس قدر مشکل میں مبتلا کر دیا ہے۔

بیت المال کی رقم ایک روایت یہ ہے کہ ابوبکرؓ نے لوگوں سے کہا کہ حساب لگاؤ کہ جب سے میں خلیفہ ہوا ہوں میں نے بیت المال کی کتنی رقم خرچ کی ہے جو کچھ میزان نکلے اس کو میری جائداد سے وصول کر لو چنانچہ حساب لگایا گیا تو پورے زمانہ خلافت کی رقم آٹھ ہزار درہم نکلی۔

طلحہ بن عبیداللہ کے اعتراض کا جواب اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا آپ نے عمرؓ کو لوگوں پر خلیفہ مقرر کیا ہے حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کو ان سے کیا کیا تکلیفیں پہنچتی رہی ہیں جب سب کچھ ان کے ہاتھ میں ہو گا تو وہ جانے کیا کیفیت ہو گی آپ خدا کے سامنے جا رہے ہیں وہ آپ سے آپ کی رعایا کے حقوق کے متعلق باز پرس کرے گا۔ ابوبکرؓ لیٹے ہوئے تھے یہ سن کر آپ نے کہا مجھے بٹھا دو، لوگوں نے آپ کو بٹھا دیا آپ نے طلحہ سے کہا تم مجھے خدا سے ڈراتے ہو، تم مجھے خدا کا خوف دلاتے ہو یاد رکھو جب میں خدا کے سامنے جاؤں گا اور وہ مجھ سے باز پرس کرے گا تو میں کہوں گا میں نے تیری مخلوق پر اُن میں سے بہترین شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۹

حضرت عمر فاروقؓ

حضرت عمرؓ کا پہلا خطبہ گزشتہ صفحات میں ہم ابوبکرؓ کے عمرؓ کو خلیفہ مقرر کرنے، ابوبکرؓ کی وفات پانے اور عمرؓ کے اُن کی نماز جنازہ پڑھانے اور صبح ہونے سے قبل رات ہی کو ان کی تدفین عمل میں آنے کے واقعات بیان کر چکے ہیں۔ اس رات کے ختم ہوتے ہی صبح کو عمرؓ نے جو سب سے پہلا کام کیا اس کے متعلق شداد کی روایت یہ ہے کہ خلیفہ ہونے کے بعد عمرؓ منبر پر چڑھے اور کہا میں چند کلمات کہنا چاہتا ہوں تم لوگ ان پر آمین کہو اسی طرح مُرّی کا بیان ہے کہ خلیفہ ہونے کے بعد عمرؓ نے جو سب سے پہلی گفتگو کی وہ یہ تھی کہ عربوں کی مثال ایسی ہے جیسے نکیل میں بندھا ہوا اونٹ جو اپنے قائد کے پیچھے پیچھے چلتا رہتا ہے لہٰذا قائد کا فرض ہے کہ سوچ سمجھ کر اس کی قیادت کرے، اور میں، قسم ہے، رب کعبہ کی اُن کو سیدھے راستے پر لے کر چلوں گا۔

حضرت ابوعبیدہؓ کے نام فرمان خلیفہ ہونے کے بعد عمرؓ نے سب سے پہلا خط ابوعبیدہ کو لکھا جس میں ان کو خالدؓ کے لشکر کا امیر مقرر کیا اور لکھا کہ میں تم کو اُس خدا سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جو باقی رہنے والا ہے اور جس کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے، جس نے ہم کو گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لگایا، اور ظلمت سے نکال کر نور میں داخل کیا، میں تم کو خالدؓ کے لشکر کا امیر مقرر کرتا ہوں تم مسلمانوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ تم غنیمت کی حرص میں آ کر مسلمانوں کو ہلاکت میں مبتلا نہ کرنا اور نہ کسی اجنبی مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہاں کے حالات اور نتائج سے باخبر ہو کر اُن کو ٹھہرانا، جب تم کسی جماعت کو جنگ کے لئے بھیجو تو معقول تعداد کے بغیر نہ بھیجنا مسلمانوں کو ہلاکت میں ہرگز مبتلا نہ کرنا، خدا نے تمہارا معاملہ میرے ہاتھ میں اور میرا معاملہ تمہارے ہاتھ میں دیا ہے دنیا کی محبت سے اپنی آنکھیں بند کرلو اور اپنے دل کو اس سے بے نیاز کرلو خبردار اگلے لوگوں کی طرح ہلاکت میں مت ڈالو، اُن کے پچھڑنے کے میدان تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

حضرت خالدؓ کی جگہ حضرت ابوعبیدہؓ کا تقرر

جو لوگ شام میں ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع لے کر گئے تھے ان کے نام یہ ہیں شداد بن اوس بن ثابت انصاری، تمیم بن جزء اور یرفا، انہوں نے مسلمانوں کے فتحیاب ہونے تک اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا اس وقت مسلمان یاقوصہ کی گھاٹی پر رومی دشمنوں سے برسرپیکار تھے یہ رجب کا واقعہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں نے ابوعبیدہؓ کو ابوبکرؓ کی وفات پانے کی اطلاع دی اور بتلایا کہ عمرؓ نے آپ کو شام کی جنگ کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور تمام امراء کو آپ کا ماتحت بنایا ہے اور خالدؓ کو معزول کر دیا ہے۔

جنگ فحل

ابن اسحاق کی روایت ہے کہ جب مسلمان اخباروں کے معرکے سے فارغ ہوگئے تو وہاں سے فحل کی طرف جو علاقہ اُردن میں واقع ہے چلے گئے کیونکہ رومی بھاگ کر وہاں جمع ہو گئے تھے۔ مسلمان بدستور اپنے امراء کے ماتحت تھے خالدؓ مقدمۃ الجیش پر تھے، رومیوں نے بیسان پر پہنچ کر اس کی نہروں کے بند توڑ دیئے، وہاں کی زمین شور تھی جس سے تمام زمین دلدل بن گئی، بیسان فلسطین اور اُردن کے درمیان واقع ہے، جب مسلمان وہاں پہنچے تو وہ رومیوں کی کارستانی سے لاعلم تھے ان کے گھوڑے دلدل میں پھنس گئے اور انہیں سخت مصیبت اٹھانی پڑی مگر خدا نے ان کو وہاں سے سلامتی سے نکال دیا بیسان کا نام اس زحمت کی وجہ سے جو مسلمانوں کو وہاں اٹھانی پڑی ذات الردغہ (دلدل والی جگہ) پڑ گیا، اس کے بعد مسلمان رومیوں کے پاس پہنچے وہ اس وقت فحل میں تھے، طرفین میں جنگ ہوئی رومیوں نے شکست کھائی، مسلمان فحل میں داخل ہوگئے اور بھاگے ہوئے رومی دمشق پہنچ گئے۔ فحل کا واقعہ عمرؓ کی خلافت کے چھ ماہ بعد ذی قعدہ ۱۳ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش آیا تھا اس سال کے امیر حج عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔

فتح دمشق فحل کے بعد مسلمان دمشق کی طرف متوجہ ہوئے مقدمۃ الجیش پر خالدؓ بن الولید تھے رومی دمشق میں ایک شخص باہان نامی کے پاس جمع ہو گئے تھے، عمرؓ نے خالدؓ بن الولید کو معزول کر کے ابوعبیدہ کو سپہ سالار مقرر کر دیا تھا دمشق کے اطراف مسلمانوں اور رومیوں میں بڑی شدت کی جنگ ہوئی، اس جنگ میں خدا نے رومیوں کو شکست دی اور مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا، رومی دمشق میں گھس گئے اور اس کے دروازے بند کر لئے، مسلمانوں نے بڑھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا اور آخر کار اس کو فتح کر کے رہے، رومیوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔

حضرت ابوعبیدہ کی امارت کا فرمان عمرؓ کے پاس سے ابوعبیدہ کے نام ان کی اہلیت اور خالدؓ کی معزولی کا حکم پہنچا تو انہوں نے شرم کی وجہ سے وہ خط خالدؓ کو نہیں دکھلایا جب دمشق خالدؓ کے ہاتھوں فتح ہو گیا صلحنامہ انہیں کے نام سے لکھا جا چکا تب ابوعبیدہ نے خالدؓ کو اس خط کے مضمون سے مطلع کیا جب اہل دمشق نے صلح کر لی تو باہان جس نے مسلمانوں سے جنگ کی تھی ہرقل کے پاس چلا گیا، دمشق رجب ۱۳ھ میں فتح ہوا تھا۔ اس کے بعد ابوعبیدہ نے اپنی امارت اور خالدؓ کی معزولی کو ظاہر کر دیا مسلمانوں اور رومیوں کا مقابلہ پہلے ایک شہر عین فحل میں ہوا تھا عین فحل فلسطین اور اردن کے درمیان واقع ہے وہاں بڑے زور کا معرکہ ہوا تھا اس کے بعد رومی دمشق میں پہنچ گئے۔

مگر خالدؓ اور عبادہ کی روایت میں یہ ہے کہ جب بریدؓ مدینہ سے ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع اور ابوعبیدہ کی امارت کا حکم لے کر مسلمانوں کے پاس یرموک پہنچا اس وقت مسلمانوں اور رومیوں میں بڑی شدت کی جنگ ہو رہی تھی اس کے بعد راوی نے تمام واقعہ یرموک کا بیان کیا ہے اور دمشق کا واقعہ اس طرح بیان نہیں کیا جس طرح کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے میں اس روایت کا کچھ حصہ بعد میں ذکر کروں گا۔

خالد بن سعید اور ولید بن عقبہ کو معافی خلیفہ ہونے کے بعد عمرؓ خالدؓ بن سعید اور ولید بن عقبہ سے خوش ہو گئے ان دونوں کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت دے دی، ابوبکرؓ نے جنگ سے بھاگنے کی پاداش میں ان دونوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی اور ان کو شام واپس کر دیا تھا اور ان سے یہ کہہ دیا تھا کہ اب میں تم کو اچھی طرح آزمانا چاہتا ہوں، جاؤ ہمارے جس امیر کے ساتھ تم چاہتے ہو مل جاؤ، چنانچہ یہ دونوں فوج میں آکر شریک ہو گئے تھے اور انہوں نے سخت معرکوں میں بڑے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔

دمشق کا واقعہ سیف کی روایت کے مطابق

حضرت خالدؓ بن ولید کی معزولی

خالدؓ اور عیادہ بیان کرتے ہیں کہ جب خدا نے یرموک کی فوجوں کو شکست دے دی اور واقوصہ کے لوگ تتر بتر ہو گئے اور مال غنیمت اور انعامات تقسیم ہو چکے اور خمس اور وفود بھیجے جا چکے تب ابوعبیدہ نے اس اندیشے سے کہ مبادا مرتدین یرموک پر حملہ کر کے قابض ہو جائیں اور ہماری رسد کے راستے بند کر دیں یرموک پر بشیر بن کعب بن ابی الحمیری کو اپنا نائب بنا کر چھوڑ دیا اور خود صفر کے ارادے سے آگے بڑھے ابوعبیدہ بھگنے والوں کا تعاقب کرنا چاہتے تھے اُن کو معلوم نہیں تھا کہ رومی کہیں جمنا چاہتے ہیں یا منتشر ہونا چاہتے ہیں اتنے میں اُن کے پاس اطلاع آئی کہ رومی فحل پر جمع ہو رہے ہیں اور یہ بھی اطلاع ملی کہ اہل دمشق کی مدد کے لئے حمص سے کمک آ رہی ہے اس وقت ابوعبیدہ متردد ہوئے کہ آغاز دمشق سے کریں یا فحل سے جو علاقۂ اردن کا ایک شہر ہے اس لئے انہوں نے اس بارے میں عمرؓ کی خدمت میں لکھ کر ہدایت طلب کی اور جواب کے انتظار میں صفر میں ٹھہر گئے، عمرؓ نے یرموک کی فتح کی اطلاع کے بعد جملہ امراء کو اُن کے عہدوں پر برقرار رکھا مگر خالدؓ کو ابوعبیدہؓ کے ماتحت کر دیا اور عمرو کو جنگ کے اثرات فلسطین پہنچنے تک مسلمانوں کی امداد کے لئے مقرر کر دیا اور لکھا کہ جب جنگ فلسطین میں ہونے لگے تو عمرو وہاں کے سپہ سالار ہوں گے۔

حضرت خالدؓ کی معزولی کی وجہ

لوگوں کا خیال ہے کہ عمرؓ نے خالدؓ کو ان کی کسی گفتگو کی وجہ سے معزول کر دیا تھا ابوعبیدہؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پورے زمانۂ خلافت میں عمرؓ خالدؓ سے ناراض رہے اور ان کے اعمال کو ناپسند کرتے رہے کیونکہ انہوں نے ابن اثیرہ کو قتل کر دیا تھا اور نیز ان سے جنگ میں بعض بے ضابطگیاں سرزد ہوئی تھیں، چنانچہ خلیفہ ہوتے ہی جو بات سب سے پہلے عمرؓ کی زبان سے نکلی وہ خالدؓ کے معزول کرنے کے متعلق تھی آپ نے کہا کہ میرے زمانے میں خالدؓ کبھی کسی ذمہ دار عہدے پر نہیں رہیں گے۔

تکذیب نفس کی شرط عمرؓ نے ابوعبیدہ کو خط لکھا کہ اگر خالدؓ اپنے نفس کی تکذیب یعنی اپنے قصور کا دہ اعتراف کرتے ہیں تو وہ علی حالہ سپہ سالار ہیں اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو تم اُن کی جگہ سپہ سالار مقرر کئے جاتے ہو اس کے بعد تم ان کے سر سے اُن کی دستار اُتار لینا اور اُن کا تمام مال اُن سے نصفا نصف سے تقسیم کرا لینا۔

حضرت خالدؓ کا بہن سے مشورہ جب ابوعبیدہ نے خالدؓ سے اس حکم کا ذکر کیا تو خالدؓ نے کہا مجھے ذرا مہلت دو میں اپنی بہن سے اس معاملے میں مشورہ کرتا ہوں، ابوعبیدہ نے اُن کو مہلت دے دی، خالدؓ اپنی بہن فاطمہ بنت الولید کے پاس گئے وہ حارث بن ہشام کی بیوی تھیں، خالدؓ نے اُن سے اس معاملے کا ذکر کیا، فاطمہ نے کہا بخدا عمرؓ تمہیں کبھی پسند نہیں کریں گے وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم اعتراف قصور کرو اور پھر وہ تمہیں معزول کر دیں، خالدؓ نے یہ رائے سن کر اپنی بہن کا سر چوم لیا اور کہا بے شک تم سچ کہتی ہو، چنانچہ خالدؓ نے معزول ہونا قبول کیا مگر اپنے نفس کی تکذیب پر تیار نہ ہوئے۔

حضرت خالدؓ کے مال کی تقسیم ابوبکرؓ کے غلام بلال ابوعبیدہ کے پاس پہنچے اور کہا تم کو خالدؓ کے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے ابوعبیدہ نے کہا مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان کا عمامہ اتار لوں اور ان کے مال کو آدھوں آدھ تقسیم کر لوں چنانچہ ابوعبیدہ نے خالدؓ کا تمام مال تقسیم کر لیا آخر میں اُن کی جوتی کا جوڑا رہ گیا ابوعبیدہ نے کہا یہ صرف ان ہی کے کام کا ہے، خالدؓ نے کہا ہاں مگر میں امیرالمومنین کی نافرمانی نہیں کر سکتا تم کو جیسا حکم ملا ہے ویسا ہی کرو، اس پر ابوعبیدہ نے ایک جوتا لے لیا اور ایک خالدؓ کو دے دیا، معزول ہونے کے بعد خالدؓ عمرؓ کے پاس مدینے آ گئے۔

حضرت خالدؓ کے اثاثے کی خریداری سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ جب عمرؓ خالدؓ کے پاس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرتے تو اُن سے کہا کرتے اے خالدؓ خدا کا مال جو تم دبائے بیٹھے ہو اس کو نکالو، خالدؓ کہتے بخدا میرے پاس کوئی مال نہیں ہے، اور جب عمرؓ نے ان کا زیادہ پیچھا لیا تو خالدؓ نے کہا اے امیر المومنین میں نے تمہاری سلطنت میں سے جو کچھ لیا ہے اس کی قیمت چالیس ہزار درہم بھی نہیں ہے، عمرؓ نے کہا میں تمہارا تمام اثاثہ چالیس ہزار درہم میں تم سے خریدتا ہوں خالدؓ نے کہا مجھے منظور ہے عمرؓ نے کہا میں نے تم سے لے لیا خالدؓ کے پاس سوائے گھر کے سامان اور چند غلاموں کے اور کچھ نہ نکلا، اس کی قیمت کا حساب لگایا گیا تو اسی ہزار درہم ہوئی عمرؓ نے وہ سب مال اُن سے لے لیا اور ان کو چالیس ہزار درہم دے دیئے، کسی نے عمرؓ سے کہا امیر المومنین اگر آپ خالدؓ کا سامان ان کو واپس دے دیں تو مناسب ہے عمرؓ نے کہا بخدا میں مسلمانوں کا تاجر ہوں ہرگز واپس نہیں کروں گا۔ مگر خالدؓ کے ساتھ یہ معاملہ کرنے کے بعد عمرؓ کا دل ان کی طرف سے صاف ہو گیا تھا

حضرت ابوعبیدہؓ کو ہدایات

جب عمرؓ کے پاس ابوعبیدہ کا خط یہ دریافت کرنے کے لئے آیا کہ حملہ کس مقام پر پہلے کیا جائے تو عمرؓ نے اس کا یہ جواب دیا اما بعد تم کو چاہئے کہ پہلے دمشق پر حملہ کرو کیونکہ دمشق شام کا قلعہ اور دشمنوں کا دارالحکومت ہے، اور فحل والوں کے مقابلے میں اپنا دستہ چھوڑ کر اُن کو اُلجھائے رکھو تاکہ وہ لوگ تمہاری طرف توجہ نہ کر سکیں، اسی طرح اہل فلسطین اور اہل حمص کو بھی مصروف کر دو، اگر یہ مقامات دمشق سے پہلے فتح ہو گئے تو تمہاری مراد بر آئے گی اور اگر خدا نے دمشق کو ان سے پہلے فتح کرا دیا تو اس کی حفاظت کے لئے ایک امیر کو چھوڑ دینا اور باقی اُمرا اور تم جا کر فحل پر حملہ کرنا جب فحل فتح ہو جائے تو تم اور خالدؓ حمص کی طرف مڑ جانا اور شرجیل اور عمرو کو اُردن اور فلسطین میں چھوڑ دینا اور ہر شہر اور ہر فوج کے امرا تا حکم ثانی اپنی اپنی خدمات پر برقرار رہیں گے۔

فحل کا محاصرہ

ابوعبیدہ نے فحل کی طرف دس قائد روانہ کئے ابوالاعور السلمی، عبداللہ بن عمرو بن عامر الحرشی عامر بن حشمہ، عمرو بن کلیب جو یحصب کے قبیلے کے تھے عارہ بن الصعق بن کعب، صیفی بن علبہ بن شامل، عمرو بن الحبیب بن عمرو بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن عامر بن خشخہ، بشیر بن عصمہ، عمارہ بن فحش یہ سب لوگ قائد تھے اور ان میں سے ہر ایک کی ماتحتی میں پانچ پانچ قائد اور تھے، سرداری کے لئے جہاں تک ہو سکتا صحابہ ہی میں سے لوگ منتخب ہوتے تھے، یہ سب لوگ صفر سے روانہ ہو کر فحل کے قریب ٹھہر گئے، مگر جب رومیوں کو مسلمانوں کی فوجوں کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ اُن کے ارادے سے آ رہی ہیں تو رومیوں نے فحل کے اطراف کی ندیوں کے بند توڑ دیئے جس سے تمام زمین میں پانی پھیل گیا اور وہ دلدل بن گئی، اس کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت پریشانی ہوئی اور اسی ہزار شہ سوار اُن کے حملے سے محفوظ رہ گئے مسلمانوں نے شام کے شہروں میں سب سے پہلے فحل کا محاصرہ کیا اور اس کے بعد دمشق کا محاصرہ کیا۔

حمص کا محاصرہ ابو عبیدہ نے ذوالکلاع کو دمشق اور حمص کے درمیان متعین کیا تاکہ وہ وہاں پشت پناہی کا کام انجام دیں اور علقمہ بن حکیم اور مسروق کو دمشق اور فلسطین کے درمیان متعین کیا ان کے امیر یزید تھے، یزید ابو عبیدہ کے ساتھ مرج سے روانہ ہوئے تھے، اور مقدمے پر خالدؓ بن الولید کو مامور کیا تھا خالدؓ کے دونوں بازوؤں پر عمرو اور ابو عبیدہ تھے، سواروں کے افسر عیاض اور پیدل کے افسر شرجیل تھے، مسلمانوں نے دمشق کی طرف پیشقدمی کی، اہل دمشق کا سردار نسطاس بن نسطوس تھا، مسلمانوں نے اہل دمشق کا محاصرہ کر لیا اور دمشق کے اطراف فروکش ہو گئے ایک طرف ابو عبیدہ تھے ایک طرف عمرو تھے، ایک طرف یزید تھے ہرقل اس زمانے میں حمص میں ٹھہرا ہوا تھا حمص کا شہر اس کے اور مسلمانوں کے درمیان واقع تھا مسلمانوں نے دمشق کا ستر دن تک سخت محاصرہ کئے رکھا جس میں حملوں تیر اندازیوں اور منجنیقوں سے دشمن کو خوب پریشان کرتے رہے وہ لوگ شہر میں پناہ گزین تھے اور امداد کی آس لگائے بیٹھے تھے، ہرقل ان سے قریب ہی تھا اس سے انہوں نے مدد طلب کی، مگر ذوالکلاع دمشق سے ایک رات کے فاصلے پر اسلامی لشکر اور حمص کے درمیان گویا حمص پر حملہ آور ہونے کے لئے مقیم تھے، جب ہرقل کی فوجیں اہل دمشق کی امداد کے لئے آئیں تو ذوالکلاع کے شہ سواروں نے اُن پر حملہ کر دیا اور ان کو امداد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روک دیا مجبوراً وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے اور ذوالکلاع کے مقابلے کے لئے ٹھہر گئے اور اہل دمشق اسی حالت میں گرفتار رہے۔

اہل دمشق کا جشن

جب اہل دمشق کو یقین ہو گیا کہ ان کو امداد نہیں پہنچ سکتی تو ان میں کمزوری اور بزدلی پیدا ہو گئی اور انہوں نے مزید جد و جہد ترک کر دی اور مسلمانوں کے دلوں میں اُن کو زیر کرنے کا جذبہ بڑھ گیا، رومی سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کی یہ یورش اس سے قبل کی لوٹ مار کے مانند ہے جب سردی زیادہ ہو جائے گی تو یہ لوگ خود ہی یہاں سے بھاگ جائیں گے، مگر سردی شروع ہو گئی تب بھی مسلمان واپس نہ ہوئے یہ دیکھ کر رومیوں کی امیدوں کا رشتہ ٹوٹ گیا اور دمشق میں پناہ گزین ہونے پر بہت نادم ہوئے، اسی عرصے میں اہل دمشق کے پادری کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس خوشی میں اس نے سب لوگوں کی دعوت کی رومیوں نے خوب کھایا اور پیا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی اپنی متعینہ جگہ کی نگرانی سے بالکل بیخبر ہو گئے مسلمانوں میں خالدؓ کے سوا اور سب لوگ رومیوں کی اس حالت سے ناواقف تھے۔

حضرت خالدؓ کی پیش قدمی

خالدؓ کی کیفیت یہ تھی کہ نہ خود سوتے اور نہ کسی کو سونے دیتے تھے، اُن کو رومیوں کی سب باتوں کا علم رہتا اُن کی آنکھیں بہت تیز تھیں وہ اپنی سمت میں ہمیشہ مصروف رہتے چنانچہ آپ نے کچھ رسیاں اور ڈوریاں سیڑھیوں اور کمندوں کی شکل کی تیار کیں، اور اس دعوت کے روز شام ہوتے ہی خالدؓ اور ان کے سپاہیوں نے پیش قدمی کی سب سے آگے خود خالدؓ اور قعقاع بن عمرو اور مذعور بن عدی اور اُن جیسے اور چند اصحاب روانہ ہوئے اور اپنے لوگوں کو یہ ہدایت کر گئے کہ جب شہر پناہ سے تم لوگ ہماری تکبیروں کی آوازیں سنو تو فوراً ہماری طرف چڑھ آؤ اور دروازے پر حملہ کر دو۔

شہر پناہ پر چڑھائی

جب خالد اور ان کے رفیق اپنے قریب کے دروازے کے پاس پہنچ گئے تو ان لوگوں نے وہ ڈوریاں شہر پناہ کے کنگروں پھینک دیں اس وقت ان کی کمروں پر وہ مشکیں بندھی ہوئی تھیں جن کے ذریعے سے انہوں نے خندق کو تیر کر پار کیا تھا، جب ڈوریاں اُن کنگروں میں بخوبی اٹک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئیں تو قعقاع اور مذعور ان کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے اور ان دونوں نے اپنی تمام رسیاں اور ڈھیلیاں اوپر کنگروں سے باندھ دیں۔

دربانوں کا قتل شہر پناہ کے جس حصے پر مسلمانوں نے یورش کی تھی وہ نہایت مستحکم اور ناقابل مرور تھا خالدؓ کے تمام ساتھی کچھ اوپر چڑھ گئے اور کچھ دروازے پر پہنچ کے جب فصیل پر سب لوگ باطمینان چڑھ گئے تو خالدؓ نے اسی مقام پر دوسرے چڑھنے والوں کی حفاظت کے لئے کچھ محافظ چھوڑ دیئے اور خود اپنی جماعت کو لے کر نیچے اترے اور اوپر والوں کو تکبیر کہنے کا حکم دیا ان کی تکبیروں کی آوازیں سنتے ہی کچھ مسلمان دروازے کی طرف دوڑے اور کچھ ان رسیوں کی طرف جھپٹ پڑے اور چھلانگیں مارتے ہوئے اوپر چڑھ گئے خالدؓ نے اپنے قریب کے دشمنوں پر حملہ کر دیا اور ان کو وہیں سلا دیا اس کے بعد دروازے پر پہنچ کر دربانوں کا خاتمہ کر دیا۔

اہل دمشق کی بدحواسی اہل شہر اور دوسرے تمام لوگوں پر پریشانی اور بدحواسی کی کیفیت طاری ہو گئی وہ سب اپنی اپنی جگہوں پر پہنچے ان کی کچھ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ واقعہ کیا ہے مسلمان ہر طرف اپنے اپنے پاس والوں کو تہ تیغ کر رہے تھے، خالدؓ اور ان کے رفیقوں نے دروازے کی زنجیروں کو تلواریں مار مار کر کاٹ دیا اور دروازے کو اسلامی لشکر کے لئے کھول دیا مسلمان اندر گھس گئے خالدؓ کے دروازے کے پاس ایک بھی جنگجو ایسا نہ رہا جس کو قتل نہ کر دیا گیا ہو۔

اہل دمشق سے مصالحت جب خالدؓ کو اس طرف میں خاطر خواہ کامیابی ہو گئی اور وہ اپنی طرف کے دروازے پر بہ جبر قابض ہو گئے تو اس طرف کے دشمن بھاگ بھاگ کر دوسرے دروازوں کی طرف پناہ لینے کے لئے دوڑے ان دروازوں کی طرف کے دشمنوں کو مسلمانوں نے نصف نصف تقسیم پر مصالحت کی دعوت دی تھی مگر اس تجویز کو انہوں نے مسترد کر دیا تھا اور وہ فصیل پر لڑ رہے تھے، مگر جب خالدؓ نے ان پر اچانک حملہ کر دیا تو وہ لوگ فوراً اپنی طرف کے مسلمانوں سے صلح کے خواستگار ہو گئے مسلمانوں نے اس کو منظور کر لیا چنانچہ عیسائیوں نے اندر سے دروازے کھول دیئے اور مسلمانوں سے کہا جلد اندر آؤ اور ہم کو اس دروازے کے حملہ آوروں سے بچاؤ، اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان تمام دروازوں کی طرف کے مسلمان صلح کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے اور خالدؓ اپنے دروازے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہ جبر فتح کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے خالدؓ اور دوسرے اسلامی اُمرا وسط شہر میں اس طرح ایک دوسرے سے ملے کہ ایک جماعت قتل اور غارتگری میں مصروف تھی اور دوسری جماعت صلح اور امن دہی کے ساتھ داخل ہو رہی تھی مگر جب صلح ہو گئی تو مسلمانوں نے خالدؓ کی طرف کے حصے کو بھی صلح کے حکم میں شامل کر دیا۔

دمشق کے مال غنیمت کی تقسیم

دمشق کی مصالحت زرنقد اور زمینوں کی تقسیم پر اور فی کس سالانہ ایک دینار پر منعقد ہوئی تھی مقتولین کا سامان مسلمانوں نے آپس میں بانٹ لیا تھا خالدؓ کے سپاہیوں کو بھی اتنا ہی حصہ ملا جتنا کہ دوسرے امرا کے سپاہیوں کو دیا گیا تھا، ملک کا باقی حصہ بھی اسی صلح میں شامل تھا چنانچہ زمین پر فی جریب ایک جریب پیداوار کا محصول لگایا گیا تھا، مگر شاہی خاندان اور اس کے ساتھ جانے والوں کا تمام مملوکہ سامان مال غنیمت قرار دیا گیا، مال غنیمت میں سے ذوالکلاع اور اُن کی فوج، الجمالاعور اور ان کی فوج، بشیر اور ان کی فوج کو بھی حصے دیئے گئے تھے۔ اس فتح کی خوشخبری فوراً حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیجی گئی۔

عراقی فوج کی مراجعت عراق

ابوعبیدہ کے پاس عمرؓ کا حکم آیا کہ عراق کی فوجوں کو عراق واپس بھیج دو اور ان کو حکم دو کہ وہ سعد بن مالک سے جا کر مل جائیں، اس لئے ابوعبیدہ نے عراق کی فوج کا امیر ہاشم بن عتبہ کو مقرر کیا اس فوج کے میمنے کے افسر قعقاع بن عمرو تھے میسرے کے افسر عمرو بن مالک الزہری اور ربعی بن عامر تھے، دمشق کے بعد یہ لوگ سعد کی طرف روانہ ہوئے چنانچہ ہاشم عراق کی فوجوں کو لے کر عراق کو گئے، اور دوسرے قائد بن فحل کی طرف روانہ ہوئے، ہاشم کے ساتھ دس ہزار سپاہیوں کا لشکر تھا ان میں سے جو لوگ شہید ہو گئے تھے اُن کے بجائے اور لوگوں کو بھرتی کر لیا گیا تھا، اُن ہی میں سے قیس اور اُشتر ہیں۔ ایلیا کی طرف علقمہ اور مسروق گئے اور اس کے راستے پر فروکش ہو گئے یزید بن ابی سفیان یمن کے قائدین کے ساتھ دمشق میں ٹھہرے ان میں سے بعض لوگوں کے یہ نام ہیں۔ عمرو بن شرحبیل غنیم، سہم بن المسافر بن ہزمہ، مشافع بن عبداللہ بن مشافع۔

دمشق کی فتح کے بعد یزید بن ابی سفیان نے دحیہ بن خلیفہ الکلبی کو سوار دل کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دستہ دے کر تدمر روانہ کیا اور ابوالزبراء القشیری کو جنیدہ اور حوران کی طرف روانہ کیا مگر ان مقامات کے لوگوں نے ان دونوں سرداروں سے دمشق کی صلح کی شرائط پر صلح کر لی ان مفتوحہ علاقوں کے انتظامات ان ہی دونوں سرداروں کے تفویض کر دیے گئے۔

فحل کا واقعہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ دمشق کی فتح رجب ۱۴ھ میں عمل میں آئی تھی اور فحل کا واقعہ دمشق سے پہلے پیش آیا تھا اور فحل کے بھاگے ہوئے لوگ دمشق کی طرف چلے گئے تھے اور مسلمانوں نے اسی طرف ان کا تعاقب کیا تھا، محمد بن اسحاق کا خیال ہے کہ فحل کا واقعہ ذی قعدہ ۱۳ھ میں ہوا۔

فتح دمشق کے سنین میں اختلاف واقدی بھی ابن اسحاق کے قول کے مطابق یہی رائے رکھتے ہیں کہ دمشق ۱۴ھ میں فتح ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے چھ ماہ تک اس کا محاصرہ کیا تھا اور یرموک کا واقعہ ۱۵ھ میں پیش آیا تھا۔ یرموک کے بعد ہرقل ماہ شعبان میں انطاکیہ سے قسطنطنیہ کو چلا گیا تھا اور یرموک کے بعد پھر کوئی واقعہ پیش نہیں آیا تھا مگر ہم سیف کی روایت اس سے قبل بیان کر چکے ہیں کہ یرموک کا واقعہ ۱۳ھ میں ہوا تھا اور یرموک ہی میں مدینے کا قاصد مسلمانوں کے پاس حضرت ابوبکرؓ کی وفات کی اطلاع لے کر اس روز شام کے وقت پہنچا تھا جبکہ رومی شکست کھا چکے تھے اور یہ کہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ تم لوگ یرموک سے فارغ ہو کر دمشق چلے جانا، اور یہ کہ فحل کا واقعہ دمشق کے بعد ہوا تھا اور اس کے بعد کی لڑائیاں جو مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ہوئی ہیں وہ ہرقل کے قسطنطنیہ جانے سے قبل پیش آئی ہیں ہم ان لڑائیوں کو انشاء اللہ ان کے موقعوں پر بیان کریں گے۔

ابوعبید ثقفی اس سال یعنی ۱۴ھ میں عمرؓ نے ابوعبید ابن مسعود ثقفی کو عراق کی طرف روانہ کیا تھا اور وہ بقول واقدی اس سال شہید ہو گئے تھے، مگر ابن اسحاق کا بیان ہے کہ یوم الجسر جو جسر ابی عبید ثقفی کے نام سے مشہور ہے ۱۳ھ میں ہوا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحل کے واقعات سیف کی روایت کے مطابق

فحل کی اہمیت اب ہم فحل کے واقعات بیان کرتے ہیں اس روایت میں شام کو فوجوں کی فتوحات اور بعض اور امور کے متعلق نامناسب اختلافات موجود ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ واقعات ایک دوسرے سے قریب قریب زمانے میں واقع ہوئے ہیں، ابن اسحاق کے بیان اور اس کی تفصیلات کو ہم گذشتہ صفحات میں ذکر کر چکے ہیں مگر سری بہ روایت سیف یہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے دمشق کو فتح کر کے یزید بن ابی سفیان کو مع ان کی فوج کے دستے کے دمشق میں چھوڑ دیا اور سب لوگ فحل کی طرف روانہ ہو گئے مسلمانوں کے سپہ سالار شرحبیلؓ بن حسنہ تھے انہوں نے خالدؓ کو مقدمے پر ابو عبیدہؓ اور عمروؓ کو بازوؤں پر مزارؓ بن الازور کو سواروں پر اور عیاضؓ کو پیدلوں پر مامور کیا تھا۔ ان لوگوں نے ہرقل کی طرف بڑھنا نامناسب خیال کیا کیونکہ اسی ہزار رومی ان کے عقب میں موجود تھے اور یہ معلوم تھا کہ فحل کی فوجیں رومیوں کے لئے سپر کا کام دے رہی ہیں اور انھیں سے رومیوں کی توقعات وابستہ ہیں اگر یہ معرکہ سر ہو گیا تو سارا شام مسلمانوں کے زیر اقتدار آجائے گا۔

طبریہ کا محاصرہ جب مسلمان ابوالاعور کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کو طبریہ کی طرف آگے بڑھایا طبریہ پہنچ کر مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور باقی تمام لشکر نے فحل پر جو علاقہ اردن میں واقع ہے پڑاؤ ڈالا، ابوالاعور فحل کی طرف آئے تو وہاں کے لوگ پسپا ہو کر بسیان چلے گئے، شرحبیل اسلامی فوجوں کو لے کر فحل میں مقیم ہوئے رومیوں نے بسیان میں قیام کیا، مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان وہ پانی اور دلدلیں حائل تھیں جن کا اس سے قبل ذکر ہو چکا ہے۔

ذات الروعۃ مسلمانوں نے محاذ جنگ کی اطلاعات حضرت عمرؓ کی خدمت میں روانہ کیں خلیفہ کے پاس سے جواب آنے تک ان لوگوں کا ارادہ ٹھہرے رہنے اور فحل پر حملہ نہ کرنے کا تھا، نیز اس وقت، دشمن پر پیش قدمی کرنا ممکن بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا کیونکہ سامنے کیچڑ اور دلدلیں موجود تھیں، عرب اس جنگ کو فحل، ذات الروغر اور بیسان کے ناموں سے موسوم کرتے تھے، یہاں کے قیام کے زمانے میں مسلمانوں کو علاقہ اردن کی نفیس ترین پیداوار سے مشرکین سے زیادہ مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ان کا سلسلہ رسد برابر قائم تھا اور بہت فراغ بالی سے گزر رہی تھی اس وجہ سے دشمنوں نے یہ خیال کیا کہ مسلمان بالکل بیخبر بنے ہوئے ہیں۔

سقلار بن مخراق کا اسلامی سپاہ پر اچانک حملہ رومیوں کا سپہ سالار سقلار بن مخراق تھا ان کو توقع تھی کہ ہم لوگ مسلمانوں کو اچانک جالیں گے، چنانچہ رومیوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا مگر مسلمان بے خبر نہ تھے وہ ہر وقت ہوشیار اور چوکنے رہتے تھے۔ شرحبیل رات دن صف آرائی میں مصروف رہتے تھے۔ جب مشرکوں نے مسلمانوں پر حملہ کیا تو انہوں نے مشرکین کو ایک دم اپنی تلواروں اور نیزوں پر رکھ لیا اور ان کو ذرا مہلت نہ لینے دی۔ فحل میں یہ معرکہ اس زور شور سے پیش آیا کہ اس سے قبل اس شدت کی جنگ کبھی نہیں ہوئی تھی رات بھر اور اگلے روز رات تک میدان کا بازار گرم رہا، دشمنوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیری ہو گئی وہ سخت حیران و پریشان تھے انہوں نے فاش شکست کھائی اور ان کا سپہ سالار سقلار بن مخراق اور دوسرے بڑے بڑے سردار جن میں سے ایک نسطور بھی تھا قتل ہوئے مسلمانوں کو نہایت شاندار فتح نصیب ہوئی۔

رومیوں کا فرار و قتل مسلمانوں نے پسپا ہونے والوں کا تعاقب کیا وہ سمجھتے تھے کہ دشمن ابھی تک مدافعت کے لئے جمنا چاہتا ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ سخت حیران و پریشان اور اپنے تھکانے سے بالکل ناآشنا ہیں، شکست اور پریشانی نے ان کو دلدل اور کیچڑ میں دھکیل دیا، مسلمانوں کی فوج کے آگے کے دستوں نے جو دشمن سے قریب تھے ان کا تعاقب کیا رومی دلدل میں دھنس دھنس گئے ان کی یہ کیفیت ہو گئی کہ کوئی ان کو چھوتا تو وہ روکتے نہیں تھے مسلمانوں نے ان کو اپنے نیزوں سے کچوکے دیئے دشمنوں کو ہزیمت تو فحل میں ہوئی اور دلدل میں قتل ہوئے اس روز اسی ہزار رومی قتل ہوئے تھے بہت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے لوگ جان بچا کر بھاگ سکے تھے۔

حضرت خالدؓ کی مراجعت حمص مسلمان اس دلدل کو بہت ناپسند کر رہے تھے مگر خدا نے اسی دلدل کو اپنی قدرت سے دشمنوں کے لئے مصیبت اور مسلمانوں کے حق میں کارآمد اور مفید بنا دیا تاکہ مسلمانوں کو بصیرت حاصل ہو اور ان کی جدوجہد میں ترقی ہو جائے۔ مال غنیمت تقسیم کر دیا گیا، اس کے بعد ابوعبیدہؓ اور خالدؓ فحل سے حمص کو واپس ہو گئے، اور سمیر بن کعب کو اپنے ہمراہ لے کر ذوالکلاعؓ اور ان کی فوج کے پاس پہنچے اور شرحبیل اور ان کی فوج کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

محاصرہ بیسان جب شرحبیل فحل کی جنگ سے فراغت پا چکے وہ اپنی فوج اور عمرو کو لے کر اہل بیسان کی طرف بڑھے اور ان کا محاصرہ کر لیا اس وقت ابوالاعور اور چند اور سردار طبریہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑے تھے۔ اردن کے علاقوں میں دمشق کے واقعات اور فحل اور دلدلوں میں رومیوں اور مقلار کے انجام کی کیفیت پھیل چکی تھی اور لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ شرحبیل اور ان کے ساتھ عمرو بن العاصی اور حارث بن ہشام اپنی افواج کو لئے ہوئے بیسان کے ارادے سے جا رہے ہیں اس لئے ہر جگہ کے لوگ قلعہ گیر ہو گئے، شرحبیل نے بیسان پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا جو چند روز تک جاری رہا مگر بعد میں وہاں کے کچھ لوگ مقابلے کے لئے باہر نکلے مسلمان ان سے لڑے اور ان کا خاتمہ کر دیا باقی لوگوں نے مصالحت کی درخواست کی جس کو مسلمانوں نے دمشق کی شرائط پر منظور کر لیا۔

اہل طبریہ کی اطاعت جب اہل طبریہ کو اطلاع پہنچی تو انہوں نے ابوالاعور سے اس شرط پر صلح کر لی کہ ان کو شرحبیل کی خدمت میں پہنچا دیا جائے ابوالاعور نے ان کی درخواست کو منظور کر لیا چنانچہ اہل طبریہ اور اہل بیسان سے دمشق کی شرائط پر مصالحت ہو گئی اور یہ بھی طے ہوا کہ شہروں اور اس کے مضافات کی آبادیوں کے تمام مکانات میں سے نصف مسلمانوں کے لئے خالی کر دیئے جائیں اور باقی نصف میں خود رومی سکونت اختیار کریں اور فی کس سالانہ ایک دینار اور فی جریب زمین سے ایک جریب گیہوں یا جو یا جس چیز کی کاشت کریں ادا کی جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مسلمان قادسیہ اور ان کی فوجیں آبادی میں مقیم ہو گئیں اور اردن کی صلح پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی، اور تمام امدادی دستے اردن کے علاقے میں مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے اور فتح کی بشارت عمرؓ کی خدمت میں روانہ کر دی گئی۔

جنگ فارس کیلئے بیعت محمد بن عبداللہ اور دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ جس رات کو ابوبکرؓ کی وفات ہوئی عمرؓ نے نماز فجر سے قبل سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ لوگوں کو مثنیٰ بن الحارثہ شیبانی کے ساتھ اہل فارس کی لڑائی پر آمادہ کیا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں سے بیعت لی اور پھر جنگ فارس کے لئے مدد کو گیا، لوگ بیعت کے لئے لگاتار آتے رہے تین روز میں بیعت سے فراغت ہو گئی آپ لوگوں کو ہر روز جنگ فارس کے لئے اُبھارتے تھے مگر کسی کی ہمت نہ پڑتی تھی کیونکہ اہل فارس کے تسلط اور شوکت اور مختلف اقوام پر ان کی حکمرانی کی وجہ سے عربوں کے دلوں پر ان کا بہت زیادہ رُعب چھایا ہوا تھا وہ ان کی طرف رخ کرتے ہوئے گھبراتے تھے، چوتھے دن پھر عمرؓ نے لوگوں کو جنگ عراق کی دعوت دی چنانچہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اس دعوت پر لبیک کہی وہ ابوعبید بن مسعود اور سعد بن عبید انصاری بنی نمزارہ کے حلیف تھے یہ جنگ جسر میں بھاگ گئے تھے اس لغزش کے بعد ان کے سامنے اور کئی تمنیں شرکت جہاد کے لئے پیش کی گئیں مگر انہوں نے عراق کے سوا اور کہیں جانا پسند نہیں کیا وہ کہتے تھے کہ میں عراق کی جنگ سے بھاگ کر خدا کی ناراضی میں گرفتار ہوا ہوں اور مجھے اس کی ذات سے امید ہے کہ وہیں کی جنگ میں وہ مجھ سے اپنی خفگی کو دور کرے گا، اس کے بعد مسلمانوں نے اس جنگ کے لئے اپنی خدمات مسلسل پیش کرنی شروع کر دیں۔

مثنیٰ بن حارثہ کی تقریر قاسم بن محمد راوی ہیں کہ اس موقع پر مثنیٰ بن حارثہ نے ایک تقریر کی جس میں انہوں نے کہا اے لوگو تم عراق کی جنگ کو کوئی بہت بڑا معرکہ نہ سمجھو کیونکہ ہم نے فارس کے شاداب علاقوں پر قبضہ جما لیا ہے اور سواد کے بہترین حصہ پر ہم غالب ہو گئے ہیں اور تقسیم کر کے ہم ان سے بہت کچھ حاصل کر چکے ہیں اور ہمارے پسماندہ افراد کو ان پر جرأت حاصل ہو گئی ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ آئندہ بھی ہم کو ایسی ہی کامیابی حاصل ہو گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کا عوام کو خطاب

عمرؓ نے کھڑے ہو کر یہ تقریر کی مسلمانو! تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ حجاز میں تمہاری بود و باش کی صرف یہی صورت ہے کہ تم چارے کی تلاش میں ادھر اُدھر گھومتے رہو اس کے سوا یہاں کوئی ذریعۂ معاش نہیں ہے۔ کہاں ہیں وعدۂ الٰہی پر غربت اختیار کرنے والے اور وطن ترک کرنے والے، تم اس ملک میں جاؤ جس کے وارث بنانے کا خدا نے تم سے اپنی کتاب میں وعدہ کیا ہے کیونکہ وہ قرآن میں فرماتا ہے لیظھرہ علی الدین کلہ (ترجمہ) تاکہ تمام مذاہب پر اسلام کو غالب کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب اور اس کے مددگاروں کو عزت دینا چاہتا ہے اور ان کو دوسری قوموں کے ملک و دولت کا والی بنانا چاہتا ہے، خدا کے نیک اور صالح بندے کہاں ہیں۔

ابوعبید ثقفی کی جہاد کیلئے پیش کش

حضرت عمرؓ کی اس تقریر کو سن کر سب سے پہلے ابوعبید بن مسعود نے اپنی خدمات پیش کیں ان کے بعد سعد بن عبید یا سلیط بن قیس نے اپنے آپ کو پیش کیا، جب فوج جمع ہو گئی تو لوگوں نے خلیفہ کو رائے دی کہ اس فوج پر مہاجرین یا انصار میں سے کسی سابق الاسلام شخص کو امیر بنایئے مگر آپ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے تم لوگوں کو جو فوقیت عطا فرمائی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ تم نے دشمن کے مقابلے میں سبقت اور سرعت دکھلائی تھی مگر جبکہ تم بزدل بن گئے ہو اور دشمن کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہو تو امارت کے لئے وہی شخص زیادہ بہتر ہے جس نے تم سے پہلے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور دعوت جنگ پر لبیک کہی ہے لہٰذا میں ایسے ہی شخص کو اس فوج کا امیر بناؤں گا جس نے سب سے پہلے اپنا نام جہاد کے لئے پیش کیا ہے۔

ابوعبید ثقفی کی امارت

اس کے بعد آپ نے ابوعبید، سلیط اور سعید کو طلب کیا اور ان دونوں آخر الذکر سے فرمایا کہ اگر تم ابوعبید پر سبقت کرتے تو میں تم کو امیر بناتا اور شرف قدامت کے ساتھ یہ منصب بھی تم کو حاصل ہوتا، چنانچہ آپ نے ابوعبید کو امیر لشکر بنایا اور ان کو ہدایت کی کہ صحابۂ رسولؐ کے مشوروں کو ماننا اور ہر معاملے میں ان کو شریک رکھنا تاوقتیکہ صورت حال بالکل آشکارا نہ ہو کبھی جلد بازی نہ کرنا کیونکہ یہ جنگ ہے اور جنگ کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی شخص موزوں ہوتا ہے جو جلد باز نہ ہو اور موقع اور محل کو خوب سمجھتا ہو۔

سلیط بن قیس کو امیر نہ بنانیکی وجہ ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ عمرؓ نے ابو عبیدہ سے فرمایا تھا کہ میں نے سلیط کو صرف اس لئے امیر نہیں بنایا ہے کہ ان کے مزاج میں جلد بازی ہے، جنگ کے معاملات میں جلد بازی واضح صورت حال کے سوا مضرت رساں ہوتی ہے اگر وہ جلد باز نہ ہوتے تو میں انہی کو امیر بناتا مگر جنگ کے لئے وہ شخص زیادہ بہتر ہوتا ہے جو تامل اور سوچ بچار کے بعد کام کرے۔

ابو عبید ثقفی کی کفارہ ادا کرنیکی خواہش شعبی کی روایت ہے کہ مثنیٰ بن حارثہ ۱۳ھ میں ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ابوبکرؓ نے ان کے ہمراہ ایک فوج روانہ کی اس فوج کی بھرتی کے لئے آپ نے تین روز تک لوگوں کو دعوت دی مگر کوئی آمادہ نہ ہوا آخر میں ابو عبید اور ان کے بعد سعد بن عبید تیار ہوئے ابو عبید نے کہا کہ اس معرکے کے لئے میں حاضر ہوں، اور سعد نے کہا کہ اس معرکے کے لئے میں حاضر ہوں سعد سے اس سے قبل ایک لغزش سرزد ہو گئی تھی اور وہ اس کا کفارہ چاہتے تھے، سلیط کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے عمرؓ سے کہا کہ اس فوج پر اس شخص کو امیر بنایئے جس کو شرف صحبت حاصل ہو عمرؓ نے فرمایا کہ صحابہ کو جو بزرگی حاصل ہے وہ اس لئے ہے کہ وہ دشمن کے مقابلے کے لئے جلد تیار ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ جہاد سے کترانے والوں کے مقابلے میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں چونکہ یہ حضرات اپنا کام کر چکے ہیں اور اب سست پڑ گئے لہٰذا ان کے مقابلے میں وہ لوگ اولے تر ہوں گے جو بھاری ہوں یا ہلکے جہاد کے لئے دوڑے چلے جاتے ہیں، واللہ میں اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جو سب سے پہلے جہاد کے لئے تیار ہوا ہے چنانچہ آپ نے ابو عبید کو امیر لشکر بنایا اور فوج کی قیادت کے متعلق ان کو مناسب ہدایات دیں۔

یعلیٰ بن امیہ کی روانگی یمن سالم کی روایت ہے کہ عمرؓ نے سب سے پہلے جو فوج جنگ کے لئے روانہ کی وہ ابو عبید کی سرکردگی میں تھی ان کے بعد یعلیٰ ابن امیہ کو نین کی طرف روانہ کیا اور ان کو حکم دیا کہ اہل نجران کو جلا وطن کر دیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی علالت کے زمانے میں اور ابوبکرؓ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی علالت کے زمانے میں اس کی وصیت فرمائی تھی، عمرؓ نے یعلی بن امیہ سے فرمایا تھا کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ ان کو ان کے دین کے بارے میں پریشان نہ کرو بلکہ ان کو مہلت دو ان میں سے جو لوگ اپنے مذہب پر قائم رہیں ان کو جلاوطن کر دو اور جو لوگ اسلام قبول کر لیں ان کو ان کے وطن میں مقیم رہنے دو اور جلاوطنی کے بعد اس سرزمین کو ان کے وجود سے بالکل صاف کر دو اور ان سے کہہ دو کہ تم کو دوسرے شہروں میں جانے کا اختیار ہے اور ان کو بتلا دو کہ ہم تم کو اس لئے جلاوطن کر رہے ہیں کہ خدا اور رسول کا حکم ہے کہ جزیرۃ العرب میں دو مذہب باقی نہ رکھے جائیں اس لئے جو شخص اپنے مذہب پر رہنا چاہتا ہے وہ یہاں سے نکل جائے چونکہ وہ لوگ ہمارے ذمی ہیں اور خدا و رسولؐ کے حکم کے مطابق ہم پر ان کا حق واجب ہے اس لئے ہم زمین کے عوض ان کو زمین عطا کریں گے۔

نمارق کا واقعہ

شعبی سے روایت ہے کہ ابوعبید کی روانگی کے وقت ان کے ساتھ سعد بن عبید اور بنی عدی بن النجار کے سلیط بن قیس اور بنی شیبان کے خاندان بنی ہند کے ایک شخص مثنیٰ بن حارثہ بھی تھے۔

بوران (بوران دخت) کی تخت نشینی

بوران کسریٰ کی لڑکی تھی مدائن میں جب اختلافات رونما ہوئے تو رفع نزاع کے لئے بوران کو تخت نشین کر دیا گیا، جس وقت فرخ زاد بن البندوان قتل ہوا اور رستم نے آکر آزرمی دخت کو قتل کیا تو اس وقت سے یزدجرد کے تخت نشین کئے جانے تک بوران ہی حکمران رہی۔

ابوعبید کی آمد کے زمانے میں بوران ہی برسر حکومت تھی اور رستم وزیر جنگ تھا۔ بوران نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیے اور تحفے روانہ کئے تھے کیونکہ اس میں اور شیرئی میں مخالفت تھی مگر بعد میں بوران اس کی مطیع ہو گئی اور شیرئی رئیس اور بوران حاکم عدل قرار پائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزرمی دخت کی معزولی

زیاد اور دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ جب سیاؤخش نے فرخ زاد بن البندوان کو قتل کر دیا اور آزرمی دخت ملکہ بن بیٹھی تو اہل فارس میں اختلافات رونما ہو گئے اور مدینے سے مثنیٰ کی واپسی تک وہ لوگ مسلمانوں کی طرف متوجہ نہ ہو سکے، بوران نے رستم کو حالات سے مطلع کیا اور اس کو جلد آنے کے لئے لکھا، رستم اس وقت خراسان کی چھاؤنی پر متعین تھا، وہ فوراً اپنی فوجوں کو لے کر مدائن روانہ ہوا راستے میں جہاں کہیں آزرمی دخت کی فوجیں ملتی رہیں ان کو شکست دیتا ہوا مدائن پہنچا، مدائن میں طرفین میں جنگ ہوئی سیاؤخش شکست یاب ہوا اور وہ اور آزرمی دخت محصور ہو گئی اور اس کو مغلوب کر لیا گیا رستم نے سیاؤخش کو قتل کر دیا اور آزرمی دخت کی آنکھیں نکال ڈالیں اس کے بعد بوران ملکہ بن گئی اس نے رستم کو اہل فارس کے انتظام کیلئے مدعو کیا اور اس سے شکایت کی کہ اہل فارس میں بہت ضعف پیدا ہو گیا ہے ان کی قوت میں زوال رونما ہو رہا ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ تم دس سال تک تخت نشین رہو اس کے بعد اگر آل کسریٰ میں سے کوئی لڑکا مل گیا تو وہ بادشاہ ہو گا ورنہ اس خاندان کی لڑکیاں تخت نشین ہوتی رہیں گی۔

رستم کا سپہ سالاری پر تقرر

رستم نے کہا میں آپ کا فرماں بردار اور مطیع ہوں اور اس کے صلے میں کسی معاوضے اور انعام کا طالب نہیں ہوں اگر آپ لوگ مجھے کوئی شرف و اعزاز عطا فرمانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کے شایان شان ہے میں آپ کا تیر اور آپ کا تابع فرمان ہوں، بوران نے رستم سے کہا تم کل صبح میرے پاس آؤ، اگلے روز رستم بوران کی خدمت میں حاضر ہوا، بوران نے ایرانی سرداروں کو طلب کیا اور رستم کے لئے ایک فرمان اس مضمون کا تحریر کیا کہ تم ہماری خواہش سے جنگ فارس کے امیر اعلیٰ قرار دیے جاتے ہو خدائے عزوجل کے سوا کوئی تم پر حاکم بالادست نہیں ہے ہم لوگ تمہارے احکام کو تسلیم کریں گے تمہارا ہر وہ حکم جو ملک کی حفاظت اور اہل ایران کو افتراق سے بچانے کی غرض سے ہو گا جائز ہو گا، اس کے بعد بوران نے رستم کے سر پر تاج رکھا اور اہل ایران کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے احکام کی تعمیل کرو چنانچہ الجلجید کی آمد کے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ایران رستم کے زیر فرمان تھے۔

ترغیب جہاد سب سے پہلا کام جو عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد رات ہی کو انجام دیا وہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور ان کو جہاد پر جانے کی ترغیب دی مگر بغیر اس کے کہ کوئی شخص آمادہ ہو سب لوگ منتشر ہو گئے، چوتھے روز پھر آپ نے لوگوں کو جہاد کی دعوت دی اس روز سب سے پہلے ابوعبید آمادہ ہوئے اس کے بعد اور لوگ یکے بعد دیگرے آمادہ ہوئے اس فوج میں حضرت عمرؓ نے مدینے اور اس کے اطراف کے تقریباً ایک ہزار آدمی بھرتی کئے اور ان پر ابوعبید کو امیر بنایا، اس پر بعض لوگ معترض ہوئے اور کہا کہ صحابہ میں سے کسی کو امیر بنایئے عمرؓ نے فرمایا کہ اے صحابۂ رسولؐ، بخدا یہ کبھی نہیں ہوگا میں تم کو دعوت جہاد دیتا ہوں مگر تم سست بن جاتے ہو اور دوسرے لوگ اس کو قبول کرتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں میں تم کو ان پر امیر بناؤں، تم کو فضیلت حاصل تھی وہ اس لئے تھی کہ تم جہاد کے لئے سب سے پہلے پیش قدمی کرتے تھے مگر جب تم سست پڑ گئے تو اوروں کو تم پر فضیلت حاصل ہو گئی اس لئے میں تم پر اس شخص کو امیر بناؤں جو تم سے پہلے جہاد کی دعوت قبول کرے گا۔ مثنیٰ نے روانگی میں جلدی کی تو عمرؓ نے کہا ذرا ٹھہرو تاکہ تمہارے رفیق تمہارے ساتھ ہی روانہ ہوں۔

عمرؓ نے اپنی بیعت خلافت کے بعد سب سے پہلے ابوعبید کے لشکر کو روانہ کیا اور ان کے بعد اہل نجران کی فوج بھیجی اور پھر ان لوگوں کو دعوت جہاد دی جو فتنۂ ارتداد میں مبتلا ہو گئے تھے وہ لوگ بڑی سرعت کے ساتھ ہر سمت سے آکر جمع ہو گئے عمرؓ نے ان کو شام اور عراق کی جنگوں پر بھیج دیا۔

عہد فاروقی کی پہلی فتح حضرت عمرؓ نے اہل یرموک کو لکھا کہ تمہارے سپہ سالار ابوعبید مقرر کئے جاتے ہیں اور ابوعبید کو لکھا کہ تم فوج کے امیر مقرر کئے جاتے ہو، اگر اللہ تعالیٰ تم کو اس مہم میں کامیاب کر دے تو اہل عراق کو عراق کی طرف واپس کر دینا اور دوسرے امدادی دستوں کے جو لوگ واپس ہونا چاہیں ان کو بھی واپس کر دینا۔ چنانچہ عمرؓ کو سب سے پہلے جس فتح کی اطلاع ہوئی وہ یرموک کی فتح تھی یہ فتح ابوبکرؓ کی وفات سے بیس روز بعد ہوئی تھی، جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یرموک کے امدادی دستوں میں عمرؓ کے عہد خلافت میں قیس بن ہبیرہ بھی تھے یہ اہل عراق کے ساتھ واپس آ گئے تھے یہ اہل عراق میں سے نہیں تھے اور جہاد میں اس وقت شریک ہوئے تھے جبکہ عمرؓ نے اہل ارتداد کو شرکت جہاد کی اجازت دے دی تھی۔

مثنیٰ کا حیرہ میں قیام شہربراز کی موت کی وجہ سے اہل فارس مسلمانوں کی طرف زیادہ التفات نہ کر سکے کچھ عرصے کے لئے شاہ زنان ملکہ بن گئی پھر سب نے بالاتفاق سابور بن شہربراز بن اردشیر بن شہریار کو بادشاہ تسلیم کر لیا مگر آرزمی دخت نے بغاوت کر کے سابور اور فرخزاد کو قتل کر دیا اور خود ملکہ بن گئی، رستم بن فرخ زاد اس وقت خراسان کی چھاؤنی پر متعین تھا بوران نے رستم کو تمام واقعات سے مطلع کیا، مثنیٰ مدینے روانہ ہو کر دس روز میں حیرہ پہنچ گئے اور ایک مہینے کے بعد ابوعبید بھی آ کر ان کے ساتھ ہو گئے مثنیٰ نے حیرہ میں پندرہ روز قیام کیا۔

جابان کی روانگی رستم نے سواد کے دہقانوں کو لکھا کہ تم لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاؤ اس نے تمام منڈیوں میں وہاں کے باشندوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے ایک ایک آدمی بھیجا، چنانچہ اس غرض کے لئے جابان کو بہقباذ الاسفل کی طرف بھیجا اور نرسی کو کسکر کی طرف روانہ کیا اور ان لوگوں سے ملنے کے لئے ایک دن مقرر کر دیا اور ایک لشکر مثنیٰ سے لڑنے کے لئے بھیج دیا۔ مثنیٰ کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنی چوکیوں کی فوجوں کو اپنے ساتھ مل لیا اور خطرے کے لئے چوکنے ہو گئے۔

جابان کا نمارق میں قیام جابان تیزی سے بڑھا اور نمارق میں فروکش ہوا، یہ لوگ حملے کی ٹھان چکے تھے، نرسی بڑھ کر زندورد میں اترا، اور منڈیوں کی آئی ہوئی فوجیں فرات کے بالائی حصے سے چل کر زیرین فرات اگئیں، مثنیٰ اپنی ایک جماعت کو لے کر خفان میں اترنے کے ارادے سے نکلے تاکہ ان کے عقب میں دشمن کوئی ایسی کاروائی نہ کر سکے جو ان کے حق میں مضر ہو، اس عرصے میں ابوعبید بھی ان کے پاس آ گئے فوج کے سپہ سالار ابوعبید تھے ابوعبید نے اپنے سپاہیوں کے جمع ہونے تک خفان میں قیام کیا، ادھر جابان کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بے شمار لوگ جمع ہو گئے۔

جنگ نمارق جب ابو عبید کے پاس فوجیں اور سواریاں جمع ہو گئیں تو انہوں نے اپنے لشکر کی صف آرائی کی، مثنیٰ کو سواروں پر مامور کیا اور میمنے پر واقف بن جید اورہ کو اور میسرے پر عمرو بن الہیثم بن الصلت بن جبیب السلمی کو مامور کیا جابان کے میمنے اور میسرے پر جشنس ماہ اور مردانشاہ تھے، اسلامی لشکر نے نمارق میں جابان پر حملہ کیا بڑی شدت کی جنگ ہوئی خدا نے اہل فارس کو شکست دی، جابان گرفتار ہوا اس کو مطر بن فضۃ التیمی نے گرفتار کیا تھا، اور مردانشاہ بھی گرفتار ہوا اس کو کلثوم بن خماخ العکلی نے گرفتار کیا تھا۔

جابان کی گرفتاری و رہائی کلثوم نے تو مردانشاہ کی گردن ماردی مگر مطر بن فضۃ کا قصہ یہ ہوا کہ جابان نے ان کو دھوکا دے دیا اور ان کو پکڑ کر بھاگ گیا، مگر مسلمانوں نے اس کو پکڑ لیا ابو عبید کے سامنے پیش کر کے کہا کہ یہ شخص بادشاہ ہے انہوں نے ابو عبید کو مشورہ دیا کہ اس کو قتل کر دو، مگر ابو عبید نے کہا کہ میں اس کو قتل کرتے ہوئے خدا سے ڈرتا ہوں کیونکہ ایک مسلمان اس کو پناہ دے چکا ہے اور تمام مسلمان محبت اور امداد میں ایک جسم کی مانند ہیں جو بات ان میں سے کسی ایک پر واجب ہوتی ہے، وہ سب پر واجب ہوتی ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ بادشاہ ہے ابو عبید نے کہا ہو اکرے میں بدعہدی ہرگز نہیں کروں گا چنانچہ اس کو چھوڑ دیا گیا۔

رستم کی طمع و حبّ جاہ ابو عمران جونی کی روایت ہے کہ اہل فارس نے رستم کو دس سال کے لئے امیر جنگ اور بادشاہ مقرر کیا تھا وہ بڑا منجم اور ستارہ شناس تھا کسی نے اس سے پوچھا کہ تم کو اس کام کے لئے کس چیز نے آمادہ کر دیا حالانکہ حالات کی نزاکت سے تم بخوبی واقف ہو، رستم نے کہا کہ طمع اور حبّ جاہ نے، رستم نے اہل سواد سے مراسلت کی اور ان کے پاس سرداروں کو بھیجا، ان سرداروں نے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف خوب بھڑکایا رستم نے ان لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ اس جنگ کے لئے جو سردار پہلے مستعد ہو گا وہی سپہ سالار فوج ہو گا، چنانچہ جابان پہلا سردار تھا جو جنگ کے لئے آمادہ ہوا دوسرے لوگ اس کے بعد تیار ہوئے۔

جابان کا نذر قدیہ مسلمانوں کی جماعتیں حیرہ میں مثنیٰ سے جا ملیں اور مثنیٰ وہاں سے چل کر ابو عبید کی آمد تک خفان میں قیام پذیر رہے۔ ابو عبید مثنیٰ کے بالادست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسر تھے، جابان نمارق میں فروکش ہوا، ابوعبید جابان سے لڑنے کے لئے نمارق پہنچے وہاں طرفین کا مقابلہ ہوا، اہل فارس کو خدا نے شکست دی اور کثیر مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا ابی نے اور مطر بن فضہ نے جو اپنی ماں کی طرف منسوب ہوتے تھے ایک شخص کو زیورات زیب تن کئے ہوئے دیکھا، دونوں اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کو زندہ گرفتار کر لیا مگر دیکھا تو وہ بالکل بوڑھا آدمی تھا ابی کو تو اس کی طرف کچھ رغبت نہ رہی مگر مطر اس کے فدیے کے خواہاں تھے بالآخر یہ طے ہوا کہ اس کے اسلحہ ابی کے ہیں اور قید کا فدیہ مطر کا ہے، جب جابان نے دیکھا کہ اب معاملہ تنہا مطر سے متعلق رہ گیا ہے تو اس نے مطر سے کہا کہ تم عرب لوگ بڑے وفا شعار ہوتے ہو کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ مجھے امن دے دو اور میں تم اس کے عوض میں دو نوعمر اور چست و چالاک اور ایسے ایسے لڑکے دے دوں، مطر نے کہا مجھے منظور ہے۔

ابوعبید ثقفی کی پابندی عہد

جابان نے کہا کہ تم مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو تاکہ اس کے سامنے یہ بات طے پا جائے چنانچہ مطر جابان کو ابوعبید کے سامنے لے گئے ادھر ان کے سامنے ان دونوں کا معاملہ طے ہو گیا اور ابوعبید نے اس کو جائز رکھا یہ دیکھ کر ابی اور قبیلہ ربیعہ کے چند لوگ اٹھے ابی نے کہا کہ اس کو میں نے گرفتار کیا تھا اور اس کو ابھی امان نہیں دی گئی ہے، دوسرے لوگوں نے اس کو پہچان لیا اور کہا کہ یہ شاہ جابان ہے اس معرکے میں یہی ہمارا حریف تھا، ابوعبید نے کہا کہ اے گروہ ربیعہ تم لوگ مجھ سے کیا کرانا چاہتے ہو، کیا یہ مناسب ہے کہ تم میں سے ایک شخص اس کو امن دے اور میں اس کو قتل کر دوں میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا اس کے بعد ابوعبید نے مال غنیمت تقسیم کر دیا، اس غنیمت میں عطر بہت بڑی مقدار میں ہاتھ آیا تھا اور خمس غنیمت قاسم کے ذریعے سے مدینے روانہ کر دیا۔

نرسی کا باغ نرسیان

نمارق میں شکست کھانے کے بعد ایرانی لشکر کی طرف گئے تاکہ نرسی کے پاس پناہ لیں نرسی کسریٰ کا خالہ زاد بھائی تھا اور لشکر نرسی کی جاگیر تھی اور نرسیان اس کا خاص باغ تھا اس باغ کے پھل وغیرہ نرسی کے خاندان کے سوا اور کسی کو میسر نہ آتے تھے اور نہ کسی کو وہاں کچھ بولنے کی اجازت تھی شاہ فارس بھی ان کی مہربانی کی بدولت کبھی اس کا پھل کھا سکتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس بات کی عوام میں کافی شہرت تھی کہ اس باغ کا پھل بالکل محفوظ ہے۔

نرسی کو فوجکشی کا حکم

رستم اور بوران نے نرسی سے کہا کہ جاؤ اپنی جاگیر کو اپنے اور ہمارے دشمن سے بچاؤ اور مرد بنو، جب نہارق میں ایرانیوں کو شکست ہو گئی تو وہاں کے بھاگے ہوئے لوگ نرسی کی طرف روانہ ہوئے نرسی اس وقت اپنے لشکر میں مقیم تھا، ابوعبید نے اپنی فوج کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور سپاہیوں سے کہا کہ تم لوگ دشمنوں کا تعاقب کر دیا تو ان کو نرسی کے لشکر میں گھسا دو یا نہارق سے لے کر بارق اور دُسْتا تک ان کو ہلاک کرتے چلے جاؤ۔

جنگ کسکر

ابوعبید نہارق سے نرسی سے مقابلہ کرنے کے لئے کسکر کو روانہ ہوئے اس وقت نرسی کسکر کے زیریں حصے میں مقیم تھا، ابوعبید کی فوج کی ترتیب وہی تھی جو جابان سے مقابلہ کرنے کے وقت تھی، نرسی کے میمنے اور میسرے پر اس کے دو ماموں زاد بھائی بندویہ اور تیرویہ اسبطام کے بیٹے تھے یہ دونوں کسریٰ کے بھی ماموں زاد بھائی ہوتے تھے، باشندگان بارد سما، نہر جوبر اور الزوابی بھی نرسی کی فوج میں موجود تھے۔ بوران اور رستم کو جابان کی ہزیمت کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے جالنوس کو نرسی کی امداد کے لئے جانے کا حکم دیا، نرسی اور باشندگان کسکر اور بارد سما اور نہر جوبر اور الزاب کو اس کی خبر ہوئی تو ان کو یہ امید ہوئی کہ جنگ سے پہلے جالنوس ان تک پہنچ جائے گا مگر ابوعبید نے اس کا موقع نہ آنے دیا اور تیزی سے بڑھ کر کسکر کے زیریں علاقے میں جو سقاطیہ کے نام سے مشہور تھا دشمن پر حملہ کر دیا، ایک چٹیل میدان میں بڑی شدت کا معرکہ ہوا خدا نے اہل فارس کو شکست دی، نرسی بھاگ گیا اور اس کی فوج اور ملک پر مسلمانوں کو تسلط حاصل ہو گیا۔

کسکر کا تاراج

ابوعبید نے دشمن کے پڑاؤ کے اطراف کسکر کا تمام علاقہ برباد کر دیا اور مال غنیمت جمع کر لیا، کھانے کے بے شمار ذخیرے ہاتھ آئے ابوعبید نے اپنے قریب کے عربوں کو بلا لیا اور انہوں نے جتنا چاہا لے گئے نرسی کے تمام خزانوں پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ مگر مسلمانوں کو سب سے خوشی باغ نرسیان کو حاصل کر کے ہوئی کیونکہ نرسی اس کی بڑی حفاظت کرتا تھا اور اس کے ذریعے سے سلاطین فارس کو اپنا دوست بناتا رہتا تھا۔ مسلمانوں نے اس باغ کو لیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تقسیم کر لیا اور اس کے سپہل کاشتکاروں تک کو کھلائے اور اس کا خمس عمرؓ کی خدمت میں ارسال کیا اور آپ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ چیزیں کھانے کے لئے عطا فرمائی ہیں جن کی سلاطین فارس حفاظت کرتے تھے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ان چیزوں کو ملاحظہ فرمائیں اور ہم پر خدا کے فضل و انعام کو دیکھیں۔

بارد سما الزوابی اور نہر جوبر پر فوجکشی

ابوعبید نے وہیں قیام کیا اور مثنیٰ کو بارد سما کی طرف، دالق کو الزوابی کی طرف اور عاصم کو نہر جوبر کی طرف بھیجا ان سرداروں نے ان مقامات کی جمعیتوں کو شکست دی اور ان علاقوں کو برباد کیا اور بکثرت لونڈی غلام بنائے، چنانچہ مثنیٰ نے زندورد اور لسلبسی کے باشندوں کو گرفتار اور بے خانماں کیا ابوزجبل زندورد کے اسیروں میں سے تھے، عاصم نے نہر جوبر میں اہل بتیق کو گرفتار کیا تھا اور دالق نے جن لوگوں کو گرفتار کیا تھا ان میں سے ایک ابوالصلت تھے۔

اہل بارد سما و نہر جوبر سے مصالحت

فروخ اور فرزنداذ مثنیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی یہ خواہش تھی کہ جزیہ ادا کر کے ذمی بن جائیں اور اراضی پر ان کا قبضہ باقی رہے مثنیٰ نے ان دونوں کو ابوعبید کی خدمت میں بھیج دیا ان دونوں میں سے ایک شخص بارد سما کی طرف سے اور دوسرا نہر جوبر کی طرف سے آیا تھا، چنانچہ ان دونوں نے فی کس سالانہ چار دینار ادا کرنا منظور کیا فروخ نے بارد سما کی طرف سے اور فرزنداذ نے نہر جوبر کی طرف سے معاہدہ کیا الزوابی اور کسکر کے لئے بھی یہی شرح قرار پائی اور یہ دونوں شخص دونوں کی طرف سے فی الفور ادائے رقم کے ضامن ہو گئے چنانچہ سب نے جلد جلد رقمیں ادا کر کے صلح کو مکمل کر لیا۔

جالنوس کی روانگی

فروخ اور فرزنداذ ابوعبید کی خدمت میں بہت سے برتن لائے گئے جن میں فارس کے قسم قسم کے لذیذ کھانے اور حلوے تھے اور عرض کیا کہ یہ دعوت ہم نے آپ کے اعزاز میں ترتیب دی ہے ابوعبید نے پوچھا کہ کیا تم نے اسی طرح ہماری فوج کی دعوت بھی کی ہے تو انہوں نے کہا ابھی ہم اس کا انتظام نہیں کر سکے مگر عنقریب ہم فوج کی دعوت بھی کریں گے۔ مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یہ تھا کہ وہ لوگ جالنوس کی کمک پہنچنے کی توقع کر رہے تھے۔ ابو عبید نے کہا کہ جو دعوت فوج کے لئے کافی نہیں ہے ہم کو اس کی ضرورت نہیں ہے، یہ کہہ کر ابو عبید نے وہ کھانے واپس کر دیئے، اور وہاں سے بارد سما کے ارادے سے روانہ ہو گئے، اس کے بعد ابو عبید کو جالنوس کی روانگی کی اطلاع مل گئی۔

ایرانیوں کی دعوت پر پیشکش

نضر بن السری العنبری کی روایت یہ ہے کہ فروخ اور فرونداذ کی طرح اندرزغر بن الخوکبذ بھی ابو عبید کی خدمت میں کھانے اور حلوے تیار کر کے لایا تھا، ابو عبید نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے ہماری فوج کے اعزاز میں بھی ایسی ہی دعوت کی ہے تو اس نے جواب دیا کہ نہیں، ابو عبید نے وہ دعوت مسترد کر دی اور کہا کہ ہم کو اس کی ضرورت نہیں ابو عبید بہت برا شخص ہوگا اگر وہ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو خون بہانے میں اس کے ساتھ ہیں کوئی چیز اپنی ذات خاص کے لئے حاصل کرے والشد ابو عبید ان چیزوں میں سے جو خدا نے مسلمانوں کو عطا کی ہیں وہی چیز کھا سکتا ہے۔ جو سب مسلمان کھائیں گے۔

ایرانیوں کی دعوت کے متعلق ابن اسحٰق کی روایت

ابن اسحٰق کی روایت میں بھی عمرؓ کا مثنیٰ اور ابو عبید بن مسعود کو عراق بھیجنا اور ان کا کفارہ سے جنگ کرنا مذکور ہے مگر اس روایت میں یہ ہے کہ جب جالنوس کو شکست ہو گئی اور ابو عبید بارد سما کے علاقے میں داخل ہو کر وہاں کی ایک بستی میں قیام پذیر ہو گئے اور وہاں کے سب لوگ ان کے مطیع ہو گئے تو انہوں نے ابو عبید کے لئے کھانے تیار کئے اور ابو عبید کے پاس لے کر آئے ابو عبید نے کہا کہ میں دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر کوئی چیز نہ کھاؤں گا ان لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کھائیے کیونکہ آپ کی فوج کے ہر شخص کو اس کی جائے قیام میں ایسا بلکہ اس سے بہتر کھانا پہنچا دیا جائے گا چنانچہ ابو عبید نے وہ کھانا تناول کیا اور جب فوج کے لوگ ابو عبید کے پاس واپس آئے تو ابو عبید نے ان سے کھانے کے متعلق دریافت کیا چنانچہ انہوں نے اپنی دعوت کا ذکر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جالنوس کی شکست و فرار

جابان اور نرسی نے بوران کو اپنی کمک کے لئے لکھا تو بوران نے ان کی امداد کے لئے جالنوس کو حکم دیا کہ تم جابان کی فوج میں شریک ہو جاؤ اور پہلے نرسی کے پاس پہنچو اس کے بعد ابوعبید سے لڑو مگر قبل اس کے کہ جالنوس ایرانیوں کی مدد کے لئے پہنچے ابوعبید نے جلدی سے بڑھ کر اس کا راستہ روک لیا اس لئے جالنوس مقام باقسیاثا میں جو یار وسما کے علاقے میں تھا ٹھہر گیا، ابوعبید مسلمانوں کی فوج کو سابقہ ترتیب کے ساتھ لے کر اس کے مقابلے کے لئے بڑھے، باقسیاثا میں طرفین کا مقابلہ ہوا مسلمانوں نے دشمنوں کو شکست دی جالنوس بھاگ گیا اور وہاں کا تمام علاقہ ابوعبید کے قبضے میں آ گیا۔

کہتے ہیں کہ اسی علاقے کے دہقانی لوگ جو جالنوس کی آمد کی آس لگائے بیٹھے تھے جب انہوں نے اپنی جان و مال کو خطرے میں دیکھا تو ابوعبید اور ان کی ساری فوج کے لئے کھانے تیار کر کے لائے تھے۔

اسلامی سپاہ کی دعوت

نضر اور مجالد کا بیان ہے کہ ابوعبید نے اُن لوگوں سے کہا تھا کیا میں تم سے نہیں کہہ چکا ہوں کہ میں وہی چیز کھا سکتا ہوں جو میری تمام فوج کے لئے کافی ہو گی، دہقانوں نے کہا کہ آپ کی فوج کے ہر شخص کو یہ کھانا اس کی قیام گاہ میں اتنی مقدار میں بھیج دیا گیا جس سے وہ سیر ہو جائے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جب دہقانی ابوعبید کے پاس سے چلے گئے تو ابوعبید نے اپنی فوج کے لوگوں سے اہل ملک کی دعوت کے متعلق دریافت کیا انہوں نے ابوعبید کو اپنی دعوت کی اطلاع دی، ان دہقانیوں نے شروع میں اس لئے ناکافی انتظام کیا تھا کہ ایک تو ان کو اہل فارس کے کامیاب ہونے کی امید تھی دوسرے وہ اُن سے ڈرتے تھے۔

ابوعبید اور اہل فارس کی دعوت

محمد اور دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ جب ابوعبید کو معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے فوج کی بھی دعوت کی ہے تو ان کی دعوت کو قبول کر لیا اور ان لوگوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کھانا کھانے کے لئے بلایا جو اکثر ابوعبید کے ساتھ ہم طعام ہوتے تھے مگر چونکہ اُن کے پاس اہل فارس کی دعوت کے لذیذ کھانے آچکے تھے اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ یہ چیزیں ابوعبید کے پاس بھی بھیجی گئی ہیں اس لئے انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو ابوعبید ہر روز کی طرح آج بھی اپنے موٹے جھوٹے کھانے پر بلا رہے ہیں ان کو گوارا نہ ہوا کہ ان لذیذ کھانوں کو چھوڑ کر ابوعبید کے دستر خوان پر جائیں اس لئے انہوں نے قاصد سے کہا کہ تم ہماری طرف سے امیر سے کہہ دو کہ دہقانوں کی لائی ہوئی مزے دار چیزوں کے ہوتے ہوئے اور کسی کھانے کی ہم کو رغبت نہیں ہے۔ ابوعبید نے پھر کہلا بھیجا کہ یہاں اہل عجم کے بہت سے کھانے موجود ہیں میں تم لوگوں کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ تم مقابلہ کر سکو کہ ان کھانوں میں اور تمہارے کھانوں میں کیا فرق ہے ہمارے پاس بھنا گوشت، ترکاری اور پسندے ہیں۔

ابوعبید نے یہاں سے فارغ ہو کر کوچ کر دیا، مثنیٰ کو آگے روانہ کیا، اور اپنے لشکر کو باقاعدہ ترتیب کے ساتھ لے کر حیرہ پہنچ گئے۔

حضرت عمرؓ کی ابوعبید کو نصیحت

جس وقت عمرؓ نے ابوعبیدؓ کو رخصت کیا تھا تو اُن سے یہ کہا تھا کہ تم مکر، فریب، خیانت اور ظلم کی سرزمین میں جا رہے ہو اور تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جس میں بدی کرنے کی جسارت پیدا ہو گئی ہے اور وہ اس کو سیکھ گئی ہے۔ اور بھلائی کو بھول بیٹھی اور اس سے قطعاً ناواقف ہو گئی ہے اس لئے تم بہت چوکنے رہنا اور اپنی زبان کو محفوظ رکھنا اپنا راز ہرگز آشکارا نہ کرنا کیونکہ رازداری برتنے والا شخص جب تک راز کو محفوظ رکھتا ہے گویا وہ قلعے میں محفوظ ہے اس کو کوئی ناگوار صورت پیش نہیں آسکتی اور جب اس کو ضائع کر دیتا ہے تو وہ خطرے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

بہمن جاذویہ کو فوجکشی کا حکم

اس کو واقعۂ قُسّ یعنی قُسّ الناطف اور جسر اور المروحہ بھی کہتے ہیں جب جالنوس اور اس کی بھاگی ہوئی فوجیں رستم کے پاس پہنچیں تو رستم نے لوگوں سے دریافت کیا کہ عربوں کے لئے زیادہ سخت آدمی کون ہے، انہوں نے کہا بہمن جاذویہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ رستم نے بہمن اور اس کی فوج کو عربوں سے لڑنے کے لئے روانہ کیا اس کے ساتھ بہت سے دیو پیکر ہاتھی بھی تھے اور جانوس کو بھی بہمن کے ساتھ واپس روانہ کیا اور کہا کہ جانوس کو اپنے آگے رکھو اگر اس سے پھر پہلے جیسی حرکت سرزد ہو تو اس کی گردن مار دینا۔

درفش کاویانی کا علم بہمن جاذویہ اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہوا درفش کاویانی جو ایرانیوں کے نزدیک فتح کا نشان اور کسریٰ کا علم تھا اس کے ہمراہ تھا یہ علم چیتے کی کھال کا بنا ہوا آٹھ ہاتھ چوڑا اور بارہ ہاتھ لانبا تھا۔

جنگ جسر ابو عبید آگے بڑھ کر مقام المروحہ میں جو البرج اور العاقول کی جگہ پر واقع تھا فروکش ہوئے، بہمن جاذویہ نے ابو عبید کے پاس یہ پیام بھیجا کہ یا تو دریائے فرات کو عبور کر کے تم لوگ اس پار آجاؤ یا ہم کو اپنی طرف عبور کر کے آنے کی اجازت دو، سرداران فوج نے ابو عبید سے کہا کہ ہم اس پار جانے کے خلاف ہیں لہٰذا تم ایرانیوں سے کہدو کہ وہ خود عبور کر کے اسطرف آجائیں۔ اس رائے پر سلیط کو سب سے زیادہ اصرار تھا مگر ابو عبید جوش میں آگئے اور کسی کا مشورہ نہ مانا اور کہا کہ وہ ہم سے زیادہ موت کے لئے جری نہیں ہو سکتے، ہم خود عبور کر کے اُدھر جائیں گے، چنانچہ مسلمان ایرانیوں کی طرف پہنچ گئے مگر وہ لوگ جس جگہ مقیم تھے وہ بہت تنگ اور چاروں طرف سے گھری ہوئی تھی تمام دن طرفین میں شدت کی جنگ ہوتی رہی اس وقت ابو عبید کے ساتھ صرف دس پانچ آدمی تھے۔

ابو عبید ثقفی کی شہادت جب شام ہو گئی اور بنی ثقیف کے ایک شخص کو فتح میں دیر ہوتی نظر آنے لگی تو اس نے چند لوگوں کو جمع کیا انہوں نے تلواروں سے مصافحے کئے اور دشمن پر ٹوٹ پڑے، ابو عبید نے ہاتھی پر حملہ کیا مگر ہاتھی نے ابو عبید کو اپنے پاؤں سے روند ڈالا، مسلمانوں کی تلواریں بڑی پھرتی سے اہل فارس پر چل رہی تھیں تقریباً چھ ہزار ایرانی موت کے گھاٹ اتر چکے تھے اور توقع تھی کہ اب ایرانی شکست یاب ہوتے ہیں، مگر جب ابو عبید، ہاتھی کے پاؤں سے روندے گئے تو مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے منہ پھیرا اور بغیر پیچھے دیکھے بھاگتے چلے گئے اور ایرانی ان کو دباتے ہوئے بڑھنے لگے، مسلمانوں کی پسپائی کو دیکھ کر بنی ثقیف سے ایک شخص نے پل کی طرف دوڑ کر اس کی رسیاں کاٹ ڈالیں مسلمان جن پر پیچھے سے دشمن کی تلواریں برس رہی تھیں پسپا ہوتے ہوئے جب فرات کے پاس پہنچے تو وہاں پل ہی نہ تھا اکثر لوگ دریا میں گر کر ڈوبنے لگے، اس روز مسلمانوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا کوئی چار ہزار آدمی مقتول اور غرق ہوئے۔

مثنیٰ کی مدافعت اس موقع پر مثنیٰ، عاصم الکلبی الضبی اور مذعور دیوار آہن کی طرح ایرانیوں کے مقابلے میں جم کر کھڑے ہو گئے اور ان کو روکے رکھا یہاں تک کہ جب پل بندھ گیا اور باقی ماندہ فوج پار ہو گئی تب مثنیٰ اور ان کے رفیق عبور کر کے اس طرف آئے۔ اور المروحہ میں قیام کیا، مثنیٰ زخمی ہو گئے تھے مثنیٰ کے ساتھ الکلبی، مذعور اور عاصم نے بھی لوگوں کی مدافعت کی تھی، اکثر لوگوں کا یہ حال ہوا کہ جدھر ان کا منہ اٹھا بھاگ گئے وہ اپنی ناکامی اور رسوائی کی وجہ سے بے حد شرمندہ تھے۔

اس فوج کے بعض لوگ مدینہ میں آکر روپوش ہو گئے عمرؓ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا "اے خدا کے بندو! میری طرف سے ہر مسلمان آزاد ہے میں ہر مسلمان کا رفیق ہوں خدا ابوعبید پر رحم فرمائے کاش وہ خیف میں پناہ گزیں ہو جاتے یا جنگ نہ کرتے اور ہمارے پاس آجاتے تو ہم لوگ اُن کے لئے رفیق ہوتے۔"

اہل مدائن کا رستم سے فسخ معاہدہ جس وقت اہل فارس مسلمانوں کے تعاقب میں دریا سے پار ہونے کا ارادہ کر رہے تھے اُن کو یہ اطلاع ملی کہ مدائن میں لوگ رستم کے خلاف ہو گئے ہیں اور اس سے جو عہد و پیمان کئے تھے وہ توڑ دیئے ہیں ان میں دو فریق ہو گئے تھے ایک فہلوج جو رستم کے موافق تھے اور دوسرے اہل فارس وہ فیروزان کے طرف دار تھے۔

جنگ جسر کی مدینہ میں اطلاع واقعۂ یرموک اور جسر کے درمیان چالیس دن کا فصل تھا مدینہ میں یرموک کی اطلاع جریر بن عبداللہ البجلی لائے تھے اور جسر کی اطلاع عبداللہ بن زید الانصاری لائے تھے یہ وہ عبداللہ نہیں ہیں جنہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خواب دیکھا تھا، جب عبداللہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے تھے آپ نے پکار کر پوچھا عبداللہ کیا خبر ہے، عبداللہ نے کہا آپ کے پاس یقینی خبر آئی ہے، پھر عبداللہ منبر پر چڑھ گئے اور حضرت عمرؓ کے کان میں چپکے سے شکست کی خبر سنائی یرموک کا واقعہ جمادی الآخرہ کی کسی تاریخ میں پیش آیا تھا اور حبر کا واقعہ شعبان کی کسی تاریخ میں پیش آیا تھا۔

بہمن جاذویہ کے دیوپیکر ہاتھی

سیف کی روایت ہے کہ رستم نے ابوعبید کے مقابلے کے لئے بہمن جاذویہ کو مامور کیا تھا، یہ شخص دربار ایران کا ایک صاحب تھا، رستم نے جالنوس کو اس کے ہمراہ جنگ پر واپس بھیج دیا تھا بہمن کے ساتھ دیوپیکر ہاتھی تھے ان میں ایک سفید ہاتھی تھا اس پر ایک کھجور کا درخت بندھا ہوا تھا، بہمن جاذویہ اپنی ٹڈی دل فوج کو لے کر آگے بڑھا، ابوعبید بابل تک اس کے سامنے بڑھے مگر بابل پہنچ کر مڑ گئے اور فرات کو اپنے اور دشمن کے درمیان کر لیا اور مروحہ میں پڑاؤ ڈالا۔

سلیط کی فرات عبور کرنے کی مخالفت

ایرانیوں نے مسلمانوں کے پاس کہلا بھیجا کہ یا تو تم لوگ دریا کو عبور کر کے ہمارے پاس آجاؤ یا ہم عبور کر کے آتے ہیں، ابوعبید نے قسم کھا کر کہا کہ میں ہی فرات کو پار کر کے اس طرف جاؤں گا اور بہمن کی کرتوت کا پول کھولوں گا، مگر سلیط بن قیس اور دوسرے سرداروں نے ابوعبید کو قسم دے کر کہا کہ اس سے پہلے عربوں کا ایرانیوں کے اتنے بڑے لشکر سے کبھی مقابلہ نہیں ہوا ہے اس دفعہ ایرانیوں کا بچہ بچہ جمع ہو کر ہمارے مقابلہ پر آ گیا ہے، تم جس مقام میں اب فروکش ہو اس میں ہمارے لئے نقل و حرکت اور جولانی کرنے اور دشمن پر حملہ آور ہونے اور پلٹنے کی کافی گنجائش ہے، ابوعبید نے کہا کہ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا سلیط بخدا تم لوگ بزدل ہو گئے ہو۔

اہل فارس کا بزدلی کا طعنہ

ذوالحاجب یعنی بہمن اور ابوعبید کے درمیان پیام رسانی کرنے والا قاصد مروان شاہ الضبی تھا اس نے مسلمانوں سے کہا کہ اہل فارس کہتے ہیں کہ مسلمان بڑے ڈرپوک ہیں اس بات کو سن کر ابوعبید جوش میں آ گئے اور اہل رائے کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور سلیط کو بزدل قرار دیا، سلیط نے کہا کہ میں واللہ تم سے زیادہ جری ہوں مگر ہم نے تم کو ایک عقل کی بات بتائی ہے تم نہیں مانتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو تو نتیجہ عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

اسلامی سپاہ کا عبور فرات

اعرابی کا بیان ہے کہ ذوالحاجب فرات کے کنارے قس الناطف میں مقیم ہوا تھا اور ابوعبید فرات کے دوسرے کنارے پر مروحہ میں ٹھہرے تھے ذوالحاجب نے یہ پیام بھیجا کہ تم دریا پار ہو کر ہماری طرف آ جاؤ یا ہم تمہاری طرف آ جائیں، ابوعبید نے کہا ہم عبور کر کے تمہاری طرف آتے ہیں، ابن صلوبا نے فریقین کے لئے ایک پل بنا دیا تھا۔

دومہ زوجہ ابوعبید کا خواب

جنگ سے قبل ابوعبید کی زوجہ دومہ نے جو اس وقت مروحہ میں موجود تھیں ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک شخص آسمان سے ایک برتن میں شراب لے کر اترا ہے، جس کو ابوعبید اور جبر نے اور ان کے خاندان کے اور چند لوگوں نے پیا ہے، دومہ نے یہ خواب اپنے شوہر ابوعبید سے بیان کیا ابوعبید نے کہا کہ اس کی تعبیر شہادت ہے، اس کے بعد ابوعبید نے لوگوں کو وصیت کی کہ اگر میں قتل ہو جاؤں تو جبر سپہ سالار ہوں گے اور جبر قتل ہو جائیں تو فلاں شخص سپہ سالار ہوں گے یہاں تک کہ جس جس شخص نے خواب میں اس برتن سے شراب پی تھی ان کو ابوعبید نے ترتیب وار امیر مقرر کر دیا اور پھر کہا کہ اگر ابوالقاسم بھی شہید ہو جائیں تو مثنیٰ تمہارے امیر ہوں گے۔

ہاتھیوں کا حملہ

ابوعبید اپنی فوجوں کو لے کر دریا کے اس پار چلے گئے مگر وہاں جگہ بہت تنگ تھی طرفین میں جنگ کی آگ بھڑک گئی، ایرانیوں کی فوج میں ہاتھیوں پر کھجور کے درخت بندھے ہوئے تھے گھوڑوں پر لانبی آہنی جھولیں پڑی ہوئی تھیں، اور ان کے شہ سواروں کے جسموں پر بالوں کے کپڑے تھے یہ نامانوس کیفیت دیکھ کر عربی گھوڑے گھبرا گئے مسلمان دشمنوں پر حملہ آور ہوتے تھے مگر ان کے گھوڑے ادھر رخ نہیں کرتے تھے جب ایرانی ہاتھیوں اور ان کے گھنٹوں کی جھنکار کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے تو ان کی صفیں برہم ہو جاتی تھیں، گھوڑے بھاگ گئے لگتے اور سواروں پر ایرانیوں کے تیر برسنے لگتے تھے، مسلمان بہت تکلیف محسوس کرنے لگے وہ بڑھ کر دشمنوں پر وار ہی نہ کرتے تھے یہ دیکھ کر ابوعبید اور دوسرے لوگ گھوڑوں پر سے کود کر پاپیادہ ہو گئے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے بڑھ کر دشمنوں پر تلواریں برسانے لگے مگر ہاتھیوں کی یہ کیفیت تھی کہ وہ جس جماعت پر حملہ کرتے اس کو پسپا ہونا پڑتا۔

ابو عبید ثقفی کا سفید ہاتھی پر حملہ

ابو عبید نے چلا کر اپنے آدمیوں سے کہا کہ ہاتھیوں کو گھیر لو اور ان کے پیٹ چاک کر ڈالو اور سواروں کو الٹ دو، خود ابو عبید سفید ہاتھی پر جھپٹے اور اس کے پیٹ کی رسی کو پکڑ کر لٹک گئے اور اس کو کاٹ ڈالا جو لوگ ہاتھی پر سوار تھے وہ سب اوندھے ہو کر نیچے آ رہے، ابو عبید کے اور رفیقوں نے دوسرے تمام ہاتھیوں کی رسیاں کاٹ کر ہودے الٹ دیئے اور ان کے سواروں کو تہ تیغ کر دیا، سفید ہاتھی نے ابو عبید پر حملہ کیا ابو عبید نے اس کی سونڈ پر اچٹتا ہوا وار کیا مگر ہاتھی نے اس کو اپنے ہاتھ پر روک لیا ابو عبید اس پر حملہ کرتے رہے مگر ہاتھی نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو گرا دیا اور اپنے پاؤں میں روند ڈالا۔

سات مسلمان علمبرداروں کی شہادت

لوگوں نے ابو عبید کو ہاتھی کے نیچے دیکھا تو ان کے دلوں میں دہشت پیدا ہو گئی، علم کو اس شخص نے اپنے ہاتھ میں لے لیا جس کو ابو عبید نے اپنے بعد نامزد کیا تھا اور اس نے ہاتھی پر حملہ کر کے اس کو ہٹا دیا اور ابو عبید کو کھینچ کر مسلمانوں کے پاس کر دیا مسلمانوں نے ابو عبید کی لاش اٹھا لی اور امیر نے پھر ہاتھی پر حملہ کیا مگر ابو عبید کی طرح ان کے وار کو بھی ہاتھی نے اپنے ہاتھ پر لے لیا اور ان کو گرا کر اپنے پاؤں میں روند ڈالا، اس طرح سقیف کے سات آدمی یکے بعد دیگرے علم لیتے رہے لڑتے رہے اور شہید ہوتے رہے۔

مثنیٰ کی علمبرداری

آخر میں علم مثنیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا مگر اس وقت لوگوں میں بھگدڑ پڑ گئی تھی یہ دیکھ کر عبداللہ بن مرثد ثقفی نے دوڑ کر پل کی رسیاں کاٹ ڈالیں اور کہا کہ اے لوگو تم بھی اپنے امیروں کی طرح لڑ کر جان دے دو یا فتح حاصل کرو، مشرکوں نے مسلمانوں کا پل تک تعاقب کیا مسلمان خوفزدہ ہو کر فرات میں کودنے لگے جو لوگ جم نہ سکے وہ ڈوبے اور جو ہمت کر کے ٹھہر گئے ان پر دشمنوں نے تیزی سے حملہ کیا۔

عبداللہ بن مرثد کی حماقت پر سزا

مثنیٰ اور چند شہ سوار مسلمانوں کو بچانے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے سینہ سپر بن کر دشمن کی مدافعت کرنے لگے مثنیٰ نے لوگوں کو پکار کر کہا اے لوگو ہم تمہاری حفاظت کر رہے ہیں گھبراؤ مت اطمینان سے دریا کو عبور کرو جب تک تم پار نہ ہو جاؤ گے ہم یہاں سے نہیں ہٹیں گے، تم ڈوب ڈوب کر اپنی جانیں ضائع نہ کرو لوگوں نے دریا کے پاس آ کر دیکھا تو پل ٹوٹا ہوا تھا اور عبداللہ بن مرثد کھڑے ہوئے لوگوں کو پار ہونے سے منع کر رہے تھے لوگ عبداللہ کو پکڑ کر مثنیٰ کے پاس لے گئے مثنیٰ نے ان کو مارا اور پوچھا کہ تم نے ایسا بے موقع کام کیوں کیا، عبداللہ نے کہا تاکہ لوگ لڑیں۔

شکستہ پل کی تعمیر

جو لوگ پار ہو چکے تھے مثنیٰ نے ان کو پکار کر کہا کسی کو پل باندھنے کے لئے لاؤ وہ لوگ چند دیہاتیوں کو لائے انہوں نے کشتیوں کو باندھ کر پل کو درست کیا، اس کے بعد مسلمان دریا سے پار ہوئے سلیط بن قیس آخری شخص تھے جو پل کے پاس شہید ہوئے سب کے بعد مثنیٰ جو مدافعت کر رہے تھے دریا سے پار ہوئے، مگر مثنیٰ کا لشکر تتر بتر ہو رہا تھا، ذوالحاجب اُن کے ارادے سے آگے بڑھا لیکن وہ اس ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا، جب مثنیٰ بھی عبور کر کے اس پار آ گئے تو اہل مدینہ مثنیٰ کا ساتھ چھوڑ کر مدینے کو چلے گئے اور بعض لوگ مدینے بھی نہیں گئے بلکہ صحرائی علاقوں میں چلے گئے اور مثنیٰ کے ساتھ گنتی کے چند آدمی رہ گئے۔

شہدائے جسر کی تعداد

ابوعثمان النہدی کا بیان ہے کہ جسر کی لڑائی میں تقریباً چار ہزار مسلمان قتل اور غرق ہوئے تھے اور دو ہزار بھاگ گئے تھے صرف تین ہزار باقی بچے تھے اسی اثنا میں ذوالحاجب کو اطلاع ملی کہ دارالسلطنت ایران میں اختلاف رونما ہو گیا ہے یہ سنتے ہی وہ اپنی فوج کو لے کر واپس ہو گیا ایرانیوں کی واپسی کا باعث یہی واقعہ ہوا تھا اس جنگ میں مثنیٰ بہت زخمی ہو گئے تھے نیزے کے حملے سے نعدہ کی کڑیاں ان کے جسم میں گھس گئی تھیں۔

مجاہدین جنگ جسر کی روپوشی

جب اہل مدینہ مدینے پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں جا کر اطلاع دی کہ اس شکست کے بعد بہت سے لوگ مارے شرم کے دوسرے حصوں میں چلے گئے ہیں تو اس بات سے حضرت عمرؓ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حد ملال ہوا اور آپ ان لوگوں پر ترس کھانے لگے، اور خدا سے دعا کی کہ الٰہی ہر مسلمان میری طرف سے آزاد ہے میں ہر مسلمان کا رفیق ہوں جو شخص دشمن کے مقابلے پر جائے اور وہاں اس کو کوئی ناگوار صورت پیش آئے تو میں اس کا رفیق ہوں، مثنیٰ نے اس لڑائی کے حالات عبداللہ بن زید کے ذریعے سے حضرت عمرؓ کی خدمت میں روانہ کر دیئے تھے اور وہ سب سے پہلے عمرؓ کی خدمت میں پہنچے تھے۔

ابو عبید کے شہید ہونے کی بشارت

محمدؒ بن اسحاق نے بھی ابو عبید اور ذوالحاجب کی جنگ کے واقعات کو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح سیف کی مذکورہ بالا روایت میں ہے مگر انہوں نے کہا کہ مختار بن ابی عبید کی ماں دومہ نے خواب دیکھا تھا کہ آسمان سے ایک شخص اترا ہے اور اس کے ساتھ ایک برتن میں جنت کی شراب ہے اس شراب میں سے ابو عبید اور جبر بن ابی عبید اور ان کے گھر کے اور چند لوگوں نے شراب پی ہے۔

مثنیٰ کا الیس میں قیام

نیز اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ابو عبید نے ہاتھیوں کے جملوں کو دیکھا تو پوچھا کیا اس جانور کے قتل کرنے کی کوئی تدبیر ہے؟ بعض لوگوں نے کہا ہاں جب اس کی سونڈ کو کاٹ دیا جاتا ہے تو یہ جانور مرجاتا ہے، یہ سن کر ابو عبید نے ہاتھی پر حملہ کیا اور اس کی سونڈ کو کاٹ دیا مگر ہاتھی ابو عبید کے اوپر بیٹھ گیا اور اُن کو مار ڈالا، اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایرانی واپس ہو گئے اور مثنیٰ نے الیس میں قیام کیا لوگ ان کے پاس سے منتشر ہو کر مدینے پہنچے گئے، چنانچہ عبداللہ بن زید بن الحصین پہلے شخص تھے جنہوں نے مدینہ پہنچ کر وہاں اس لڑائی کے واقعات کی لوگوں کو اطلاع دی،

قاصد عبداللہ بن زید

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس وقت عبداللہ بن زید مدینہ میں آئے اور وہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے میرے حجرے کے سامنے سے گزرے تو میں نے عمرؓ کو پکار کر یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے عبداللہ بن زید تمہارے پاس کیا ہے، عبداللہ نے کہا، امیر المومنین آپ کے پاس خبر لایا ہوں، چنانچہ عبداللہ بن زید نے عمرؓ کے پاس پہنچ کر لڑائی کی خبر سنائی آپ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو جس نے کسی جنگ کا مشاہدہ کیا ہو عبداللہ سے زیادہ بہتر طور پر واقعات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہدین جسر کی اظہار ندامت

جب لڑائی سے بھاگے ہوئے لوگ مدینے میں گئے اور حضرت عمرؓ نے اُن میں سے مہاجرین و انصار کو اپنے بھاگنے پر گریہ وزاری کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے کہا اے مسلمانو تم گریہ وزاری مت کرو میں تمہارا رفیق ہوں، تم تو میری طرف واپس آئے ہو۔

قاری معاذ بھی جو بنی نجار میں سے تھے اس جنگ میں شریک ہو کر فرار ہوئے تھے معاذ جب کبھی اس آیت کو پڑھتے تھے تو رویا کرتے تھے۔ ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جھنم وبئس المصیر (ترجمہ) جو شخص اس روز دشمن کے مقابلے سے پیٹھ پھیرے گا بخیر اس صورت کے کہ وہ لڑنے کے لئے پلٹنا چاہتا ہو یا اپنی جماعت کی طرف واپس ہونا چاہتا ہو۔ تو وہ غضب الٰہی میں گرفتار ہو گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

حضرت عمرؓ ان سے فرمایا کرتے اے معاذ تم مت رؤو میں تمہاری جماعت ہوں تم میری طرف واپس آئے ہو۔

اُلّیس صغریٰ کے واقعات

جابان اور مروان شاہ کی گرفتاری وقتل

جابان اور مروان شاہ مل کر مسلمانوں کا راستہ روکنے کے لئے نکلے ان کا خیال تھا کہ مسلمان عنقریب منتشر ہو جائیں گے ان کو اہل فارس کے اس اختلاف کا حال معلوم نہ تھا جس کی ذوالحاجب کو اطلاع ملی تھی، چنانچہ اہل فارس منتشر ہو گئے اور ذوالحاجب بھی ان کے بعد چلا گیا مگر مثنیٰ کو جابان اور مروان شاہ کی کارستانیوں کا حال معلوم ہو گیا تھا اس لئے مثنیٰ نے عاصم بن عمرو کو فوج پر اپنا نائب مقرر کیا اور اپنے ہمراہ سواروں کا ایک دستہ لے کر اُن دونوں کی خبر لینے کے لئے روانہ ہوئے جابان اور مروان شاہ نے یہ خیال کیا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ بھاگ رہے ہیں اس لئے دونوں مثنیٰ کے مقابلے پر آ گئے مثنیٰ نے ان دونوں کو گرفتار کر لیا اور ایس کے باشندوں نے ان دونوں کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے مثنیٰ کے حوالے کر دیا مثنیٰ نے اس کے صلے میں اُن سے معاہدۂ صلح کر کے ان کو ذمی بنا لیا، اور جابان اور مروان شاہ کو سامنے طلب کر کے کہا کہ تم ہی نے ہمارے امیر کو دھوکا دیا تھا اور ان سے جھوٹ بولا تھا اور ان کو بھڑکایا تھا، یہ کہہ کر مثنیٰ نے ان دونوں کی اور تمام قیدیوں کی گردنیں مار دیں، اور اس کے بعد اپنے لشکر میں واپس آ گئے، ابو محجن ایس سے بھاگ گئے تھے اس لئے وہ مثنیٰ کے ہمراہ واپس نہیں آئے۔

جریر بن عبداللہ کی حضرت عمرؓ سے درخواست

مقام سوئی سے جریر بن عبداللہ، حنظلہ بن الربیع اور چند اور لوگوں نے خالدؓ سے مدینے جانے کی اجازت طلب کی تھی خالدؓ نے ان کو اجازت دے دی تھی، یہ لوگ ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے جریر نے آپ سے اپنا مقصد بیان کیا تھا، ابوبکرؓ نے فرمایا تھا کہ کیا اب جب کہ ہم اس پریشانی میں گرفتار ہیں؟ آپ نے جریر کی درخواست کو آئندہ پر اٹھا رکھا تھا، اس لئے جب عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے جریر سے ثبت طلب کیا جریر نے ثبوت پیش کر دیا اس پر عمرؓ نے تمام ملک عرب میں اپنے عمال خراج کو لکھ بھیجا کہ جو شخص زمانۂ جاہلیت میں بجیلہ کی طرف منسوب رہ چکا ہو اور عہد اسلام میں اسی نسبت پر قائم ہو اور عام لوگ اس بات کو جانتے ہوں تو ہر ایسے شخص کو جریر کے پاس بھیج دو، جریر نے ان لوگوں کو مکے اور عراق کے درمیان ایک مقام پر جمع ہو جانے کا حکم دیا تھا۔

جریر کو محاذ عراق پر جانے کا حکم

جب جریر کا مقصد پورا ہو گیا اور بجیلہ کے لوگ ان کے تحت کر دیئے گئے اور وہ سب لوگ جمع ہو کے حکم کے مطابق مکے، مدینے اور عراق کے وسط میں ایک مقام پر جمع ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے جریر کو حکم دیا کہ تم مثنیٰ کی امداد کے لئے عراق چلے جاؤ مگر جریر نے کہا کہ ہم شام جانا چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں عراق جاؤ کیونکہ شام کی فوجیں دشمنوں پر قابو پا چکی ہیں، مگر جریر نے پھر بھی انکار کیا بالآخر حضرت عمرؓ نے ان کو مجبور کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب اہل بجیلہ جریر کی قیادت میں مقام معین کو روانہ کر دیئے گئے تو حضرت عمرؓ نے تلافی جبر اور جریر کی خیر خواہی کے لئے یہ حکم دیا کہ اس جہاد میں جو مال غنیمت تم لوگوں کو حاصل ہو اس کے خمس کا چوتھائی جریر اور ان کی فوج اور ان قبائل کا ہے جو بعد میں جریر کی طرف روانہ کئے جائیں گے۔

جریر کی روانگی عراق حضرت عمرؓ نے جریر کو حکم دیا تھا کہ تم لوگ مدینے کو ہوتے ہوئے جانا چنانچہ وہ لوگ پہلے مدینے آئے اس کے بعد مثنیٰ کی امداد کے لئے عراق کو روانہ ہوئے، اُن کے علاوہ حضرت عمرؓ نے عصمہ بن عبداللہ کو جو بنی عبد بن الحارث الضبی سے تھے قبیلہ ضبہ کے لوگوں کا امیر بنا کر مثنیٰ کی کمک کے لئے روانہ فرمایا نیز آپ نے اہل ارتداد کو بھی فوجی خدمت کے لئے طلب فرمایا تھا چنانچہ شعبان تک جو جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی گئیں آپ اُن کو فوراً مثنیٰ کی طرف روانہ کرتے رہے۔

جنگ بویب کے واقعات

مہران ہمدانی واقعۂ جسر کے بعد مثنیٰ نے عراق میں اپنے قرب وجوار کے بہت سے لوگوں کو اپنی فوج میں بھرتی کرنے کے لئے طلب کر لیا اس کی وجہ سے مثنیٰ کے پاس ایک عظیم الشان لشکر تیار ہو گیا۔ جاسوسوں کے ذریعے سے رستم اور فیرزان کو مثنیٰ کی تیاری اور مزید امداد کے انتظار کی خبر ہو گئی، ان دونوں نے اسی وقت باتفاق رائے مہران ہمدانی کو مثنیٰ کے مقابلے کے لئے جانے کا حکم دیا اور خود آئندہ کے واقعات پر غور کرنے لگے، مہران اپنے سواروں کو لے کر روانہ ہوا، رستم اور فیرزان نے اس کو جبرہ جانے کا حکم دیا تھا، اس وقت مثنیٰ اپنے تمام مددگار عرب قبائل کے ساتھ قادسیہ اور خفان کے درمیان مرج السباخ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے پڑے تھے اُن کو مہران کی آمد اور بشیر اور کنانہ کے متعلق اطلاعات ملیں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشیر ان دونوں حیرہ میں تھا اس لئے مثنیٰ فرات باولی میں گھس گئے اور جریر اور ان کے رفیقوں کو جو اُن کی کمک کے لئے آرہے تھے یہ پیام بھیجا کہ اس وقت ہم کو ایسی مشکل کا سامنا ہے کہ ہم تمہارے بغیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو پہنچو، اور بویب میں آکر ہم سے ملو۔

جریر کی بویب میں آمد

عصمہ اور دوسرے قائد بھی جریر کی طرح مثنیٰ کی کمک کو آرہے تھے جریر نے اُن سب کو اسی قسم کا پیام بھیجا، اور یہ کہا کہ جوف کے راستے سے آؤ، اس لئے وہ لوگ قادسیہ اور جوف کے راستے سے روانہ ہوئے اور مثنیٰ وسط سواد کے راستے سے چل کر النہرین پر اور پھر خورنق پر نمودار ہوئے، عصمہ اور اُن کی راہ سے آنے والے لوگ نجف پر نمودار ہوئے، اور جریر اور ان کی راہ سے آنے والے جوف پر نمودار ہوئے اس طرح یہ سب لوگ مثنیٰ کے پاس بویب میں پہنچ گئے، اور مہران ان کے بالمقابل فرات کے دوسری طرف فروکش ہوا، مسلمانوں کا لشکر بویب میں اس مقام پر ٹھہرا تھا جہاں آج کل کوفہ ہے مسلمانوں کے سپہ سالار مثنیٰ تھے اور ان کا مقابلہ مہران اور اس کے لشکر سے تھا۔

مثنیٰ نے باشندگان سواد میں سے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس قطعۂ زمین کو جس میں مہران اور اس کی فوج مقیم ہے کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لبسوسیا، مثنیٰ نے کہا کہ ناکام ہوا مہران اور ہلاک ہوا کیونکہ وہ ایسے مقام میں ٹھہرا ہے جس کا نام لبسوس ہے۔

مہران کا مسلطاط میں قیام

مہران نے مثنیٰ کو لکھا کہ تم عبور کر کے اس طرف آؤ یا ہم عبور کر کے تمہاری طرف آئے ہیں، مثنیٰ نے کہلا بھیجا کہ تم لوگ ہی عبور کر کے ادھر آجاؤ، اس لئے مہران فرات کے کنارے مقام مسلطاط میں آکر فروکش ہو گیا مثنیٰ نے پھر اُس سوادی شخص سے پوچھا کہ جہاں مہران اور اس کی فوج اتری ہے اس کا کیا نام ہے اس نے کہا کہ اس جگہ کو شومیا کہتے ہیں۔

حملہ سے پہلے روزہ کشائی

یہ زمانہ رمضان شریف کا تھا مثنیٰ نے فوج کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیاری کا حکم دیا سب لوگ تیار ہو گئے مثنیٰ نے اپنی فوج کی صف آرائی اس طرح کی کہ میمنے اور میسرے پر مذعور اور النمیر کو مامور کیا اور سواروں پر عاصم کو اور پیشرو دستوں پر عصمہ کو مامور کیا، دونوں فریق نے اپنی صفیں درست کر لیں مثنیٰ نے اپنی فوج میں کھڑے ہو کر ایک تقریر کی اور لوگوں سے کہا کہ تم لوگ روزے سے ہو چونکہ روزہ آدمی کو کمزور اور نڈھال کرتا ہے اس لئے میری رائے میں مناسب یہ ہے کہ تم لوگ روزہ افطار کر لو اور کھانا کھا کر دشمن سے لڑنے کے لئے مضبوط ہو جاؤ، سب نے کہا مناسب ہے، چنانچہ سب نے روزے افطار کر لئے۔

ایک جنگی مجاہد کی بیتابی مثنیٰ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف میں سے آگے نکل کر جنگ کیلئے کودنا چاہتا تھا مثنیٰ نے دریافت کیا کہ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ ان لوگوں سے ہے جو جسر کی لڑائی میں بھاگ گئے تھے یہ شخص اپنی جان دینا چاہتا ہے، مثنیٰ نے اس کو نیزے سے دبایا اور کہا کہ تم اپنی جگہ جمے رہو جب تمہارے پاس کوئی حریف آئے اس وقت اپنے رفیق کو اس کے حملے سے بچانا، بے کار اپنی جان نہ دو، اس شخص نے کہا کہ میں اسی قابل ہوں، اس کے بعد وہ صف میں اپنی جگہ جم گیا۔

بنو بجیلہ کے مال غنیمت میں خمس کی چوتھائی کا اضافہ شعبی کی روایت ہے کہ جب بجیلہ کے تمام لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ ہماری طرف سے ہو کر گزرنا، چنانچہ بجیلہ کے سرداروں کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عوام کو اپنے پیچھے چھوڑ آئے، آپ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کس سمت کو زیادہ پسند کرتے ہو انہوں نے عرض کیا شام کو، کیونکہ وہ ہمارے خاندانی بزرگوں کا ملک ہے، آپ نے فرمایا نہیں عراق کیونکہ شام میں تمہاری ضرورت نہیں ہے وہاں کام چل رہا ہے حضرت عمرؓ ان کو عراق جانے کے لئے فرماتے رہے اور وہ وہاں جانے سے انکار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے ان کو مجبور کیا اور مال غنیمت میں سے علاوہ ان کے حصے کے خمس کا چوتھائی ان کے لئے مزید مقرر فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلہ بجیلہ کی عرفجہ سے خفگی

قبیلہ بجیلہ کے جو لوگ جدیلہ میں مقیم تھے اُن پر حضرت عمرؓ نے عرفجہ کو امیر مقرر کیا اور جریر بنی عامر وغیرہ کے امیر تھے اس سے قبل حضرت ابوبکرؓ نے عرفجہ کو اہل عمان سے لڑنے والی فوجوں کا امیر مقرر کیا تھا مگر انہوں نے سمندر میں جہاد کیا اس لئے آپ نے اُن کو واپس طلب کر لیا، حضرت عمرؓ نے ان کو بجیلہ کے بڑے حصے کا افسر مقرر کیا اور اُن سے فرمایا کہ تم لوگ ان کی اطاعت کرو اور دوسرے لوگوں سے فرمایا کہ تم جریر کی اطاعت کرو۔

جریر نے بجیلہ سے کہا کیا تم لوگ اس بات کے لئے تیار ہو؟ حالانکہ ہم لوگ اس شخص کی وجہ سے نشانۂ ملامت بن چکے ہیں، بجیلہ کے لوگ ایک عورت کے معاملے کی وجہ سے عرفجہ سے ناراض تھے۔

قبیلہ بجیلہ کا عرفجہ کی قیادت قبول کرنے سے انکار

بجیلہ کے لوگ جمع ہو کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے اور آپ سے عرض کیا کہ عرفجہ کی قیادت سے ہم کو معاف رکھئے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہجرت کرنے اور اسلام لانے میں تم سے مقدم ہے اور آزمائش اور خلوص میں تم سے بالاتر ہے میں اس کی قیادت سے تم کو معاف نہیں کر سکتا، انہوں نے کہا کہ آپ ہم میں سے کسی شخص کو ہمارا امیر بنا دیجئے، مگر جو شخص ہماری برادری سے خارج ہو گیا ہے اس کو ہم پر امیر نہ بنائیے۔ حضرت عمرؓ نے خیال کیا کہ یہ لوگ عرفجہ کے نسب سے انکار کر رہے ہیں اس لئے آپ نے فرمایا دیکھو تم کیا بات کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا کہ ہم وہی بات کہہ رہے ہیں جو آپ سُن رہے ہیں۔

قبیلہ بجیلہ کی جریر کی قیادت میں روانگی

حضرت عمرؓ نے عرفجہ کو بلایا اور ان سے کہا کہ یہ لوگ درخواست کر رہے ہیں کہ میں ان کو تمہاری قیادت سے معاف رکھوں اور کہتے ہیں کہ تم ان کی برادری سے نہیں ہو، بتاؤ تم اس کے جواب میں کیا کہتے ہو، عرفجہ نے کہا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں مجھ کو اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہوتی ہے کہ میں اُنکی برادری سے ہوں، میں تو قبیلہ ازد کی شاخ بارق سے ہوں جو تعداد میں بیشمار ہے، اور جن کا نسب بے داغ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ازد بہت عمدہ قبیلہ ہے جو ہر اچھے اور برے کام میں حصہ دار ہے عرفجہ نے کہا کہ میرا واقعہ یہ ہے کہ ہم لوگوں میں لڑائی زور پکڑ گئی ہمارا ایک ہی گھر تھا ہم میں خون خرابے ہو گئے اور بعض لوگوں نے بعض کو قتل کر دیا میں نے خوف کی وجہ سے اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبیلے کے لوگوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور ان لوگوں میں رہ کر نیابت اور سرداری کرنے لگا مگر ایک واقعے کی وجہ سے جو میرے اور ان کے دہقانوں کے درمیان پیش آیا تھا یہ لوگ مجھ سے ناراض ہو گئے مجھ سے حسد کرنے لگے اور انہوں نے میرے احسانات کو یک لخت فراموش کر دیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب یہ لوگ تم کو ناپسند کرتے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں بہتر ہے کہ تم ان سے جدا ہو جاؤ، حضرت عمرؓ نے ان کے بجائے جریر کو ان کا امیر بنا دیا اور آپ نے جریر اور بجیلہ کو یہ یقین دلایا کہ آپ عنقریب کو شام بھیج رہے ہیں، اس کا یہ اثر ہوا کہ جریر نے عراق کو جانا پسند کیا۔ جریر اپنی قوم کے لوگوں کو لے کر مثنیٰ کی کمک کے لئے روانہ ہوئے اور ذی قار میں قیام کیا اور وہاں سے چل کر الجل پہنچے

مجاہدین کا لویب میں اجتماع

مثنیٰ اس وقت مرج السباخ میں مقیم تھے ان کو بشیر نے جو حیرہ میں تھے یہ اطلاع دی کہ عجمیوں نے مہران کو آپ کے مقابلے کے لئے روانہ کیا ہے، اور مہران حیرہ کے ارادے سے مدائن سے چل چکا ہے، یہ معلوم ہوتے ہی مثنیٰ نے جریر اور عصمہ کو جلد آنے کے لئے لکھا، حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ کسی دریا اور پل کو اس وقت تک عبور نہ کرنا جب تک کہ تم فتح مند نہ ہو جاؤ بالآخر مسلمان لویب میں جمع ہو گئے اور دونوں لشکر لویب کے شرقی ساحل پر اکٹھے ہوئے لویب ایرانیوں کے عہد میں جبکہ سیلاب آتے تھے فرات کی ترائی تھا اور اس کا پانی الجوف میں گرتا تھا، مسلمان موضع دار الرزق میں اور مشرکین موضع السکون میں ٹھہرے تھے۔

حضرت عمرؓ کی مجاہدین کو عراق جانے کی ہدایت

مجالد اور عطیہ کی روایت ہے کہ کمانہ اور ازد کے تقریباً سات مجاہدین عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے پوچھا کہ تم لوگوں کو کون سی سمت پسند ہے انہوں نے کہا شام کیوں کہ شام ہمارے آباؤ اجداد کا مسکن ہے عمرؓ نے فرمایا کہ وہاں تمہاری ضرورت نہیں ہے عراق جاؤ عراق، اس ملک کو چھوڑو جس کی تعداد اور شان و شوکت خدا نے کم کر دی ہے، اس قوم سے جہاد کرنے کے لئے بڑھو جس نے معیشت کے تمام دروازوں پر قبضہ کر رکھا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے تم کو بھی حصہ دے گا اور تم بھی دوسروں کی طرح وسائل معاش سے بہرہ مند ہو گے۔

غالب بن عبداللہ اور عرفجہ البارقی کی روانگی

غالب بن فلان اللیثی اور عرفجہ البارقی نے اپنی اپنی قوموں کو مخاطب کیا اور کھڑے ہو کر کہا کہ اے لوگو! امیرالمومنین کی رائے مناسب ہے تم ان کے منشا اور حکم پر چلو، اس بات پر حضرت عمرؓ نے ان کو دعا دی اور غالب بن عبداللہ کو کنانہ پر امیر مقرر کیا اور ان کو روانہ کر دیا اور ازدیر عرفجہ بن ہرثمہ کو امیر بنایا چونکہ ان میں کے اکثر لوگ قبیلۂ بارق کے تھے ان لوگوں کو اس کی بڑی مسرت ہوئی کہ عرفجہ ان کے پاس واپس آ گئے، یہ دونوں سردار اپنی اپنی قوم کو لے کر مثنیٰ کے پاس پہنچ گئے۔

مثنیٰ کے لئے مزید کمک

ہلال بن علقمہ التیمی قبیلۂ رباب کے ان لوگوں کو لے کر جو ان کے پاس جمع ہو گئے تھے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ہلال کو ان کا امیر مقرر کر کے عراق کو روانہ کر دیا وہ مثنیٰ کے پاس پہنچ گئے، اسی طرح ابن المثنیٰ الجشمی یعنی جشم سعد، حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو بنی سعد کا امیر مقرر کر کے مثنیٰ کے پاس بھیج دیا، عبداللہ بن ذی السہمین قبیلۂ خثعم کے لوگوں کو لے کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے آپ نے ان کو خثعم کا امیر مقرر کر کے مثنیٰ کی طرف روانہ کر دیا، ربعی بھی حنظلہ کے چند لوگوں کو لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے ان کو بھی ان لوگوں کا سردار بنا کر مثنیٰ کے پاس بھیج دیا، ربعی کے بعد ان کے بیٹے شبث بن ربعی سردار بنائے گئے بنی عمرو کے کچھ لوگ حضرت عمرؓ کی خدمت میں آئے آپ نے ان پر ربعی بن عامر بن خالد العنود کو سردار بنایا اور مثنیٰ کے پاس بھیج دیا بنی ضبہ کے بھی بہت سے لوگ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے دو دستے کئے ایک پر ابن الہوبر کو اور دوسرے پر المنذر بن حسان کو امیر مقرر فرمایا اور قرظہ بن جماع عبدالقیس کے لوگوں کو لے کر آئے آپ نے ان کو بھی اسی طرح امیر بنا کر روانہ کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہران کو محاذ پر بھیجنے کا فیصلہ

فیروزان اور رستم کی متفقہ رائے یہ ہوئی کہ مثنیٰ سے لڑنے کے لئے مہران کو روانہ کیا جائے انہوں نے بوران سے اس کی اجازت طلب کی، جب ان دونوں کو کوئی کام درپیش ہوتا تو بوران کے پردے کے پاس چلے جاتے تھے اور اس سے گفتگو کیا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے بوران کو مثنیٰ کے لشکر کی تعداد سے باخبر کیا اور اپنی رائے پیش کی، عربوں کی قوت کے بڑھنے سے پہلے اہل فارس ان کے مقابلے پر بڑی فوجیں نہیں بھیجتے تھے، بوران نے ان دونوں سے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ اہل فارس پہلے کی طرح عربوں کے مقابلے پر کیوں نہیں جاتے؟ اور تم پہلے بادشاہوں کی طرح اب فوجیں کیوں نہیں بھیجتے؟ فیروزان اور رستم نے جواب دیا کہ پہلے ہمارے دشمن ہم سے مرعوب تھے اور اب ہم ان سے مرعوب ہیں، بوران ان دونوں کے بیان کئے ہوئے حالات سے باخبر ہوئی اور اس نے اس معاملے میں ان سے اتفاق رائے کیا۔

مہران کی دریائے فرات عبور کرنیکی پیش کش

مہران اپنی فوجوں کو لے کر روانہ ہوا اور فرات سے ذرا ہٹ کر فروکش ہوا، مثنیٰ اور ان کی فوجیں فرات کے کنارے پر مقیم تھیں، دونوں فوجوں کے درمیان دریائے فرات حائل تھا، انس بن ہلال النمری قبیلہ نمر کے کچھ نصرانی لوگوں اور سواروں کو اپنے ہمراہ لے کر مثنیٰ کی مدد کے لئے آیا اسی طرح ابن مہروی الفہر التغلبی بنی تغلب کے نصرانیوں کو لے کر اور عبداللہ بن کلیب ابن خالد کچھ سواروں کو لے کر مثنیٰ کے پاس آیا جب ان لوگوں نے عربوں کو جمیوں پر حملہ آور ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا کہ ہم اپنی قوم کی طرف سے لڑیں گے، مہران نے مسلمانوں کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ یا تو تم عبور کر کے اس طرف آؤ یا ہم تمہاری طرف آتے ہیں مسلمانوں نے کہا کہ تم ہی ہماری طرف آجاؤ۔ اس لئے وہ لوگ بسوسیا سے روانہ ہو کر شومیا میں آگئے یہ وہ مقام تھا جہاں اب دارالرزق ہے۔

ایرانی سپاہ کی صف آرائی

مخنف کا بیان ہے کہ جب جمیوں کو عبور کرنے کی اجازت دے دی گئی تو وہ لوگ شومیا میں جہاں اب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالرزق واقع ہے فروکش ہوئے اور انہوں نے وہاں اپنے لشکر کی صف آرائی کی اور تین صفیں بنا کر مسلمانوں کے مقابلے پر آئے، ہر صف کے سامنے دیو پیکر ہاتھی تھے، ہاتھیوں کے آگے پیدل فوج تھی اس وقت ان کی فوج میں بہت شور و شغب مچا ہوا تھا، مثنیٰ نے مسلمانوں سے کہا کہ یہ آوازیں جو تم سن رہے ہو بزدلی ظاہر کر رہی ہیں تم لوگ بالکل چپ چاپ رہو اور مشورے بھی خفیف آواز میں کرو، ایرانی مسلمانوں کے قریب آ گئے وہ لوگ بنی سلیم کی طرف سے جہاں آج کل موضع نہر بنی سلیم ہے آئے اور آتے ہی مسلمانوں سے بھڑ گئے مسلمانوں کی صفیں اس مقام سے لے کر جہاں اب نہر بنی سلیم ہے اس کے پیچھے تک پھیلی ہوئی تھیں۔

مجاہدین کی صف آرائی

مثنیٰ کے میمنے اور میسرے پر بشیر اور بسر بن ابی رہم تھے اور سواروں پر معقل اور امدادی دستوں پر ندبور تھے اور مہران کے میمنے اور میسرے پر حیرہ کا رئیس ابن آزاذبہ اور مردان شاہ تھے مثنیٰ نے اپنی فوج کی صفوں میں گھوم کر لوگوں کو مناسب ہدایات دیں وہ اس وقت اپنے گھوڑے شموس پر سوار تھے چونکہ وہ گھوڑا بہت عمدہ اور شریف نسل کا تھا اس لئے اس کو شموس کہتے تھے، مثنیٰ اس پر سوار ہو کر لڑا کرتے تھے اور صرف لڑنے کے لئے اس پر سوار ہوتے تھے اس کے سوا کبھی اس کو کام میں نہ لاتے تھے مثنیٰ ایک ایک دستے کے علم کے سامنے جاتے اور اس دستے کو لڑائی کے لئے برانگیختہ کرتے اور احکام دیتے اور بہترین اسلوب سے ان کے دلوں میں جوش پیدا کرتے تھے، اور ہر ایک سے کہتے تھے کہ مجھ کو امید ہے کہ تمہاری طرف سے آج نہروں پر کوئی مصیبت نہ آئے گی، بخدا جو بات مجھ کو اپنے لئے محبوب ہے وہی تم سب کے لئے محبوب ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ مثنیٰ نے اپنے قول اور فعل سے اس دعوے کو سچ کر دکھایا تھا، وہ ہر خوشگوار یا ناگوار امر میں سب کے ساتھ شریک رہتے تھے مثنیٰ نے کبھی ایسا موقع نہیں آنے دیا کہ کوئی شخص ان کے قول اور فعل پر نکتہ چینی کر سکتا۔

حملہ سے قبل تین تکبیریں

اس کے بعد مثنیٰ نے کہا کہ میں تین تکبیریں کہوں گا تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر تیار ہو جانا اور چوتھی تکبیر سنتے ہی دشمن پر حملہ کر دینا، جب مثنیٰ نے پہلی تکبیر کہی تو اہل فارس نے جلدی سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اس لئے مسلمانوں نے بھی جلدی کی اور پہلی تکبیر پر طرفین کے لوگ آپس میں بھڑ گئے مثنیٰ نے دیکھا کہ اس کی وجہ سے بعض صفوں میں خلل پیدا ہو گیا ہے اس لئے ان کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے کہو کہ امیر تم لوگوں کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم لوگ آج مسلمانوں کو رسوا نہ کرو، انہوں نے کہا بہت اچھا، اور سنبھل گئے، اس سے قبل ان لوگوں نے دیکھا تھا کہ مثنیٰ ان کی حرکتوں کی وجہ سے ان کی طرف بار بار دیکھتے تھے مگر اب وہ اتنے مستعد اور باضابطہ بن گئے تھے کہ جو کارہائے نمایاں وہ انجام دے رہے تھے اور لوگوں سے انجام نہیں پاتے تھے، اور اب وہ مثنیٰ کو نگاہیں پھیر پھیر کر دیکھتے کہ مثنیٰ خوشی سے ہنس رہے ہیں، یہ لوگ قبیلہ بنو بجیل کے تھے۔

جنگ بویب جب لڑائی طول پکڑ گئی اور بہت سخت ہو گئی تو مثنیٰ نے انس بن ہلال کے پاس جا کر کہا کہ اے انس اگر تم ہمارے دین پر نہیں ہو مگر بہادر عرب ہو، جب تم مجھ کو مہران پر حملہ کرتے ہوئے دیکھو تو تم بھی میرے ساتھ حملہ کرنا، اور یہی بات مثنیٰ نے ابن مرولی الفہر سے کہی ان دونوں نے اس بات کو منظور کیا، مثنیٰ نے مہران پر حملہ کر کے اس کو سامنے سے ہٹا دیا اور اس کے میمنے میں گھس گئے اور ان کے ساتھی مشرکین کو لپٹ پڑے اور دونوں طرف کی تلب کی فوجیں ایک جگہ جمع ہو گئیں اتنا گرد پر غبار کا بادل چھا گیا بازوؤں کی فوجیں خونریزی میں مصروف تھیں نہ مشرکین اپنے امیر کی امداد کے لئے جا سکتے تھے نہ مسلمان، اس روز مسعود اور مسلمانوں کے دوسرے کئی قائد شہید ہو گئے مسعود نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر تم ہم کو شہید ہوتے ہوئے دیکھو تو تم اپنے کام سے دست کش نہ ہونا کیوں کہ لشکر ہٹتا ہے اور پھر واپس ہوتا ہے، اپنی صفوں میں ثابت قدم رہنا اور اپنے قریب والوں کے کام آتے رہنا، مسلمانوں کے تلب نے مشرکین کے تلب کے چھکے چھڑا دیئے ایک تغلبی نصرانی لڑکے نے مہران کو قتل کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا، مثنیٰ نے مہران کے اسلحہ اس لڑکے کے رسالے کے افسر کو دے دیئے، اس وقت یہی طریقہ تھا کہ جب کوئی مشرک اسلامی فوج میں شریک ہو کر کسی کو قتل کرتا تو اس کے مقتول کے اسلحہ قاتل کے دستے کے قائد کو دیئے جاتے تھے، اور لڑکے کے دو قائد تھے ایک جریر دوسرے ابن الہوبر چنانچہ مہران کے اسلحہ ان دونوں نے تقسیم کر لیئے۔

مہران کا قتل مخنف بن ثعلبہ کا بیان ہے کہ بنی تغلب کے چند نوجوان گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے اور جب مسلمانوں اور ایرانیوں میں جنگ شروع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم عربوں کے ساتھ ہو کر عجمیوں سے لڑیں گے ان میں سے ایک نوجوان نے مہران کو قتل کر دیا، مہران اس روز ایک کمیت گھوڑے پر سوار تھا جس کے جسم پر زرد نما جھول پڑی ہوئی تھی اور اس کی پیشانی اور دم پر پیتل کے زرد چاند لگے ہوئے تھے وہ نوجوان اس کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور ان الفاظ میں اپنے نسبی فخر کا اظہار کرنے لگا انا الغلام التغلبی انا قتلت المرزبان ترجمہ میں تغلبی جوان ہوں میں نے ایرانی رئیس کو قتل کیا ہے، اس کے بعد جریر اور ابن الہوبر اپنی قوم کے لوگوں کو لے کر آئے اور بطور تعظیم اس نوجوان کا پاؤں پکڑا اور اس کو گھوڑے سے اتارا۔

مہران کا اسلحہ سعید بن المرزبان کی روایت ہے کہ جریر اور منذر مہران کے سامان میں شریک تھے اس کے اسلحہ کے بارے میں ان دونوں میں اختلاف ہوا دونوں نے اپنے قضیے کو مثنیٰ کے پاس پیش کیا مثنیٰ نے اس کے اسلحہ ان دونوں میں بانٹ دیئے نیز اس کا پٹکا اور کفگن بھی دونوں میں تقسیم کر دیا اس لڑائی میں مسلمانوں نے مشرکین کے قلب کو بالکل برباد کر دیا تھا۔

ابو رزق کہتے ہیں کہ جب ہم بویب میں جاتے تھے تو موضع سکون اور بنی سلیم کے درمیان سفید ہڈیوں کے ڈھیر دیکھتے تھے جن میں لوگوں کی کھوپڑیاں اور جوڑ چمکتے ہوئے نظر آتے تھے ان کو دیکھنے سے ہم کو عبرت ہوتی تھی، ان کھوپڑیوں کا اندازہ ایک لاکھ تک کیا جاتا تھا اور وہ عرصے تک نمایاں رہیں بالآخر ان کو گھروں کے دفن کرنے والے حادثات زمانہ نے دفن کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کی پسپائی کہتے ہیں کہ جب غبار بلند ہوا تو مثنیٰ ٹھہر گئے مگر جب غبار دور ہوا تو لوگوں نے یہ دیکھا کہ مشرکین کا قلب فنا ہو گیا ہے اور بازوؤں کے دستوں نے ایک دوسرے کو ہلا ڈالا ہے۔ مگر یہ دیکھ کر کہ مثنیٰ نے دشمن کے قلب کو پسپا کر کے اس کا خاتمہ کر دیا ہے مسلمانوں کے میمنے اور میسرے کے دستے دشمنوں پر اور شیر دل ہو گئے اور انہوں نے عجمیوں کے منہ پھیر دیئے۔ مثنیٰ اور قلب کے لوگ ان کے لئے نصرت کی دعائیں کرنے لگے، مثنیٰ نے اُن کے پاس ایک جوش دلانے والے کو بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ مثنیٰ کہتے ہیں کہ ایسے کارہائے نمایاں تمہیں جیسے بہادروں سے انجام پذیر ہوتے ہیں تم اللہ کی مدد کرو اللہ تمہاری مدد کرے گا، آخر کار ان لوگوں نے دشمنوں کو شکست دی، مثنیٰ فوراً پل کی طرف گئے اور ان کا راستہ روک لیا اس کی وجہ سے عجمی فرات کے بالائی اور زیریں کنارے پر پراگندہ ہو گئے اور مسلمانوں نے ان کو اپنی تلواروں سے کاٹ کاٹ کر کشتوں کے پشتے لگا دیئے، عرب و عجم کی کسی لڑائی کی بوسیدہ ہڈیاں اتنے عرصے تک باقی نہیں رہی تھیں جیسی کہ اس جنگ کی باقی رہی ہیں۔

مسعود بن حارثہ اور انس بن ہلال کی شہادت مسعود بن حارثہ کی لاش میدان جنگ میں سے اٹھا کر لائی گئی وہ شکست سے پہلے ہی پچھڑ گئے تھے اس وجہ سے اُن کے لوگوں میں کمزوری پیدا ہونے لگی یہ دیکھ کر مسعود نے جو اس وقت زخموں سے چور تھے کہا اے بکر بن وائل کے بہادرو! اپنے جھنڈے کو بلند کرو اللہ تم کو بلندی عطا کرے گا، میرے گر جانے سے تم کو ہراساں نہ ہونا چاہیئے، اس روز انس بن ہلال النمری نے بھی بڑے زور سے جنگ کی تھی یہاں تک کہ اپنی جان دے دی مثنیٰ نے انس اور مسعود کی لاشیں ایک ساتھ رکھوائی تھیں، قرط بن جماح العبدی بھی بڑے زور شور سے لڑے تھے متعدد نیزے اور تلواریں اُن کے ہاتھ میں ٹوٹیں انہوں نے شہر براز کو جو ایران کا بڑا دہقان تھا اور مہران کے سواروں کا افسر تھا قتل کیا۔

شہر براز کا قتل جنگ ختم ہونے کے بعد مثنیٰ سب لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ لوگوں سے اور لوگ مثنیٰ سے اپنے واقعات بیان کرنے لگے جو شخص آتا مثنیٰ اس سے دریافت کرتے کہو تم کو کیا واقعات پیش آئے، فرط بن حماج نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص کو قتل کیا تو مجھے اس میں سے مشک کی خوشبو آئی میں نے خیال کیا کہ وہ مہران ہے اور میں چاہتا تھا کہ وہی ہو مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سواروں کا افسر اعلیٰ شہریار ہے یہ معلوم ہوتے ہی میرے دل میں اس کی کچھ حقیقت نہ رہی۔

مثنیٰ نے کہا کہ میں زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں عربوں اور عجمیوں سے لڑا ہوں بخدا زمانہ جاہلیت میں میرے نزدیک سو عجمی ہزار عربوں پر بھاری تھے اور اب یہ حالت ہے کہ سو عرب ہزار عجمیوں پر بھاری ہیں، خدا نے عجمیوں کی شجاعت ختم کر دی اور ان کی مکاریوں کے تار و پود بکھیر دیئے تم کو ان کی شان و شوکت، کثرت تعداد، بڑی کمانوں اور لانبے تیروں سے مرعوب نہ ہونا چاہیئے، جب اُن پر یک لخت حملہ ہوتا ہے تو ان کو مویشیوں کی طرح ہر طرف ہانکا جا سکتا ہے۔

ربعی کے تیسرے حملہ میں مشرکین کی پسپائی

ربعی نے اپنا واقعہ مثنیٰ سے یوں بیان کیا کہ جنگ اور اس کی شدت کو ایک حالت پر قائم دیکھ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دشمن تم پر بشدت حملہ آور ہو رہے ہیں تم اپنی ڈھالوں پر اُن کے وار روکو اگر ان کے ایسے دو حملوں پر تم ثابت قدم رہے تو میرا ذمہ ہے کہ تیسرے میں تم کو فتح ہو جائے گی، ان لوگوں نے میرے مشورے پر عمل کیا اور خدا کی قسم اللہ نے مجھ کو میری ذمہ داری سے عہدہ برا کر دیا۔

ابن ذی السہمین کا خدا کے وعدے پر یقین

ابن ذی السہمین نے اپنا واقعہ اس طرح سنایا کہ میں نے اپنے رفیقوں سے کہا کہ میں نے اپنے سپہ سالار کو رعب کا ذکر کرتے ہوئے اور اس کی آیات پڑھتے ہوئے سنا ہے یہ ان کے نزدیک بہت بہتر چیز ہے تم اپنے جھنڈوں کو لے کر ان کی اقتدا کرو تم میں جو پیدل ہیں سواروں کو ان کی حمایت کرنی چاہیئے اس کے بعد تم حملہ کرو خدا کا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا، چنانچہ اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور وہی ہوا جس کی مجھے توقع تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ جسر کا انتقام

عرفجہ نے اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ ہم لوگ دشمنوں کے لشکر میں فرات تک گھستے چلے گئے اس وقت میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ خدا کرے یہ لوگ غرق ہو جائیں تاکہ جسر کی مصیبت کا بدلہ اتر جائے مگر جب وہ لوگ دبتے دبتے بہت تنگ ہو گئے تو ہم پر پلٹ پڑے ہم بہت زور شور سے لڑے یہاں تک کہ میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ خدارا تم اپنے جھنڈے کو ذرا پیچھے کر لو میں نے کہا کہ میں تو اس کو آگے ہی بڑھاؤں گا، میں نے دشمن کے حامیوں پر حملہ کیا وہ فرات کی طرف واپس پلٹے مگر ایک بھی فرات تک زندہ نہ پہنچ سکا۔

یوم الاعشار

ربعی بن عامر کہتے ہیں کہ بویب کی جنگ میں میں اپنے والد کے ساتھ تھا، بویب کو یوم الاعشار (دہائیوں کا دن) بھی کہتے ہیں، کیونکہ شمار کرنے سے سو آدمی ایسے نکلے جنہوں نے اس معرکے میں دس دس آدمی قتل کئے تھے، عروہ بن زید سوار نوالے تھے بنی کنانہ کے غالب نوالے تھے اور عرفجہ اذدی بھی نوالے تھے، اس مقام سے لے کر جہاں آج کل السکوتن ہے دریائے فرات کے کنارے بویب شرقیہ کے سرے تک مشرکین تہ تیغ ہوئے تھے، کیونکہ عین شکست کے وقت مثنیٰ جلدی سے پل کے پاس پہنچ گئے اور ان کے لئے پل کا راستہ روک دیا اس وجہ سے وہ لوگ دائیں بائیں بھاگنے لگے مسلمان رات تک اور پھر اگلے دن رات تک دشمنوں کا تعاقب کرتے رہے۔

مثنیٰ نے بعد میں پل کا راستہ روکنے پر اظہار ندامت کیا اور کہا کہ میں نے پل کی طرف بڑھ کر اور اس کو توڑ کر بے بس دشمنوں کو تنگ کر دیا تھا خدا نے ہم کو اس کے شر سے محفوظ رکھا، میں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گا لوگو تم بھی ایسا کبھی نہ کرنا اور میری تقلید نہ کرنا، جس جماعت میں مدافعت کی قوت موجود ہو اس کو کبھی تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

تلواروں اور نیزوں پر مسعود اور خالد کا جنازہ

جو مسلمان اس جنگ میں زخمی ہوئے تھے ان میں سے بعض ذی رتبہ لوگ انتقال کر گئے ان میں سے ایک خالد بن ہلال اور دوسرے مسعود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حارثہ تھے، مثنیٰ نے ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے جنازوں کو نیزوں اور تلواروں پر اٹھایا، مثنیٰ کو ان کی جدائی کا بے حد قلق ہوا انہوں نے کہا کہ واللہ میرا غم اس خیال سے کم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بویب کے معرکے میں شریک ہوئے اور انہوں نے بڑے صبر و استقلال سے پیش قدمی کی، نہ گھبرائے نہ منہ موڑا اور شہادت نے ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیا۔

قوادس کی دلیر عورتیں بویب کی فتح کے بعد مثنیٰ، عصمہ اور جریر کو مہران کی ضیافت کی بکریاں، آٹا اور گائیں کافی مقدار میں ہاتھ آئیں، چنانچہ اس میں سے کچھ تو قوادس کو جہاں مدینے کے مجاہد اپنے اہل وعیال کو چھوڑ آئے تھے بھیجدیا گیا اور کچھ حیرہ کو جہاں اس سے قبل کی لڑائیوں کے مجاہدین کے خاندان قیام پذیر تھے بھیج دیا گیا، قوادس کو لے جانے والوں کا رہبر عمرو بن عبدالمسیح بن بُقیلہ تھا جب یہ لوگ قریب پہنچے تو وہاں کی عورتیں ان سواروں کو دیکھ کر چلّانے لگیں اور ان کو لٹیرے سمجھیں اور اپنے بچوں کو بچانے کے لئے پتھر اور ڈنڈے لے کر کھڑی ہوگئیں، یہ دیکھ کر عمرو نے کہا کہ اس لشکر کی عورتوں کو ایسا ہی ہونا چاہیئے ان کو فتح کی خوشخبری سناؤ، وہ سامان دینے کے بعد لوگوں نے ان سے کہا کہ یہ فتح کے ابتدائی ثمرات ہیں، سامان لانے والی فوج کے افسر نُسیر تھے قوادس پہنچ کر نُسیر وہاں والوں کی حفاظت کے لئے وہیں ٹھہر گئے اور عمرو بن عبدالمسیح حیرہ واپس آگیا۔

جریر بن عبداللہ اور حسمی مجاہدین کا تعاقب مثنیٰ نے فتح کے روز دریافت کیا کہ بویب تک دشمنوں کا تعاقب کون کرتا ہے، جریر بن عبداللہ نے اپنی قوم میں کھڑے ہو کر کہا کہ اے بجیلہ کے لوگو تم اور اس معرکے کے تمام مجاہدین سبقت، فضیلت اور آزمائش میں برابر ہیں مگر مال غنیمت کے خمس میں جو مزید حصہ تم کو ملنے والا ہے کسی اور کو نہیں ملے گا، امیرالمومنین کے حکم سے خمس کا چوتھائی حصہ تمہارا ہے لہٰذا اس کے جواب میں دشمن کا تعاقب کرنے میں کوئی اور تم پر سبقت نہ لے جائے اور نہ کوئی دشمن کے حق میں تم سے زیادہ سخت ثابت ہو، کیونکہ تم کو دو بھلائیوں میں سے ایک کے حاصل ہونے کی توقع ہے شہادت اور جنت یا غنیمت اور جنت۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ نے جسر کے شکست خوردہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر جو جان دینے پر تلے ہوئے تھے کہا کہاں ہے وہ شخص اور اس کے ساتھی جو کل صفوں سے نکلے جا رہے تھے بڑھو اور ان دشمنوں کا سیب تک تعاقب کرو اور ان سے اپنے غصے کی بھڑاس نکال لو فھو خیرٌ لکم واعظم اجرًا واستغفروا اللہ ان اللہ غفورٌ رحیم۔ (ترجمہ تمہارے لئے یہی بہتر اور باعث اجر ہے، خدا سے مغفرت کی درخواست کرو اللہ مغفرت کرنے والا اور مہربان ہے۔

خمس میں قبیلہ بجیلہ کا حصہ

مثنیٰ کے اعلان پر سب سے پہلے لبیک کہنے والا شخص وہ اور اس کے ساتھی تھے جو کل مسلمانوں کی صف سے نکل کر اور دشمنوں میں جا کر جان دینا چاہتے تھے، وہ مستعدی سے کودے اور جھپٹے مثنیٰ نے ان لوگوں کے لئے پل بندھوا دیا اور ان کو دشمنوں کا پیچھا کرنے کے لئے روانہ کر دیا اور ان کے پیچھے بجیلہ اور دوسرے شہ سوار بھی جھپٹے، یہ لوگ دشمنوں کا تعاقب کرتے کرتے سیب تک پہنچ گئے مثنیٰ کے لشکر میں جتنے جری تھے وہ سب گھوڑوں پر سوار ہو کر اس خدمت کے لئے نکل پڑے تھے اس مہم میں ان کو ہر طرح کا بہت سا مال غنیمت، لونڈی غلام اور گائیں ہاتھ آئیں مثنیٰ نے اس کو ان لوگوں میں تقسیم کر دیا اور ہر قبیلے کے ان بہادروں کو جنہوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے مزید انعامات دیئے اسی طرح خمس کا چوتھائی قبیلہ بجیلہ کو برابر برابر تقسیم کر دیا اور باقی تین چوتھائی عکرمہ کے ساتھ خلیفہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔

فتح ساباط

اہل فارس کے دلوں میں خدا نے مسلمانوں کا رعب ڈال دیا تھا چنانچہ تعاقب میں جانے والی فوج کے قائدین اور عاصم، عکرمہ اور جریر نے مثنیٰ کو یہ لکھا کہ اللہ نے ہم کو سلامتی عطا فرمائی ہمارے کام کو ہلکا کر دیا اور جس مقصد کے لئے آپ نے ہم کو یہاں بھیجا تھا اس کو پورا کر دیا ہے، اگر آپ ہم کو پیش قدمی کی اجازت دیتے ہیں تو دشمنوں کو زیر کرنا کچھ مشکل نہیں ہے، مثنیٰ نے ان کو پیش قدمی کی اجازت دے دی، اس لئے وہ لوگ غارت گری کرتے ہوئے ساباط تک پہنچ گئے، اہل ساباط قلعہ بند ہو گئے اس کے قرب و جوار کے دیہات مجاہدین نے لوٹ لئے، ساباط کے قلعہ بند لوگوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی کی قلعے میں سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے تین فائد عصمہ، عاصم اور جریر داخل ہوئے ان کے پیچھے اور سب لوگ گھس گئے۔ ساباط کو فتح کر کے یہ مجاہدین مثنیٰ کے پاس واپس آ گئے۔

سواد کے علاقے کا تاراج

علیہ ابن الحارث کی روایت ہے کہ جب مہران ہلاک ہو گیا تو مسلمانوں کو سواد کے تمام علاقے پر اُن کی فرودگاہ سے لے کر دجلہ تک دست برد کرنے کا پورا موقع مل گیا، اور انہوں نے بے خوف ہو کر لوٹ مچا دی کیونکہ مجمیوں کی فوجیں لوٹ گئی تھیں اور ان کی فوجیں بھاگ کر ساباط میں پناہ گزین ہو گئی تھیں انہوں نے یہی بہتر سمجھا کہ دجلہ کے اس پار تک کا علاقہ چھوڑ دیں۔

بویب کی لڑائی رمضان ۱۳ھ میں واقع ہوئی تھی اس میں مہران اور اس کی فوج قتل ہوئی بویب کے اس سرے سے لے کر اُس سرے تک تمام میدان ہڈیوں سے پٹ گیا تھا یہ ہڈیاں مدتوں سامان عبرت بنی رہیں یہاں تک کہ فتنوں کے دنوں میں مٹی میں دب گئیں جہاں کہیں کسی نے ذرا سی مٹی ہٹائی کوئی نہ کوئی ہڈی نظر آئی، سکون، عُربہ اور بنی سلیم کے درمیان سب جگہ یہی کیفیت تھی یہ علاقہ شاہان فارس کے زمانے میں دریائے فرات کی تراوٹ کا جنگل تھا، اور اس کا پانی جوف میں گرتا تھا۔

جریر اور عرفجہ کے متعلق ابن اسحاق کی روایت

مگر ابن اسحاق کی روایت میں جریر اور عرفجہ کا قصہ اور مثنیٰ کی جنگ کا حال سیف کی روایت سے مختلف ہے، ابن اسحاق کا بیان یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو جسر کی شکست کا حال معلوم ہوا اور وہاں کے بھاگے ہوئے لوگ آپ کے پاس واپس آئے تو اس وقت جریر بن عبداللہ البجلی اور عرفجہ بن ہرثمہ یمن کے سواروں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرفجہ جو قبیلہ ازد سے تھے ان دنوں بجیلہ کے حلیف اور ان کے سردار تھے، ان لوگوں سے حضرت عمرؓ نے گفتگو کی اور فرمایا کہ عراق میں جسر پر جو تمہارے بھائیوں کو مصیبت پیش آئی ہے اس کا حال تم کو معلوم ہے اس لئے تم لوگ اُن کے پاس چلے جاؤ، میں تمہارے قبیلے کے ان سب لوگوں کو جو قبائل عرب میں منتشر ہیں جمع کر کے تمہارے پاس بھیج دوں گا، انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہم تعمیل حکم کے لئے حاضر ہیں، چنانچہ حضرت عمرؓ نے قیس، کُہبہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُحمہ اور عرینہ کو جو قبائل بنی عامر بن صعصعہ میں سے تھے نکال کر جمع کیا اور ان پر عرفجہ بن ہرثمہ کو امیر مقرر کیا، یہ بات جریر بن عبداللہ البجلی کو ناگوار گزری انہوں نے بجیلہ کے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ اس کے متعلق امیر المومنین سے عرض کرو، انہوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ کیا آپ ہم پر ایسے شخص کو امیر مقرر فرماتے ہیں جو ہمارے قبیلے کا نہیں ہے، آپ نے عرفجہ کو بلا کر پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں، عرفجہ نے کہا کہ امیر المومنین یہ لوگ درست کہتے ہیں میں ان کے قبیلے کا نہیں ہوں میں قبیلۂ ازد کا ہوں زمانۂ جاہلیت میں ہم سے اپنی قوم میں ایک خون سرزد ہو گیا تھا اس لئے ہم بجیلہ میں مل گئے اور آپ کو معلوم ہے کہ ہم ان لوگوں میں سے برآوردہ ہو گئے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر واقعہ یہ ہے تو تم اپنی جگہ پر رہو اور جس طرح یہ لوگ تم سے گریز کرتے ہیں تم بھی ان سے گریز کرو عرفجہ نے کہا کہ مجھ سے تو یہ نہ ہوگا البتہ ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا

مہران کے اسلحہ کی تقسیم حضرت عمرؓ نے بجیلہ پر جریر بن عبداللہ کو امیر مقرر کر دیا عرفجہ کے بجائے جریر ان کو لے کر کوفے کی طرف گئے۔ بجیلہ کے سب لوگوں کو جو جریر کے ہم قوم تھے۔ جریر کی ماتحتی میں دے دیا گیا، جب جریر مثنیٰ کے قریب سے گزرے تو مثنیٰ نے ان کو لکھا کہ تم میرے پاس آؤ کیونکہ تم میری کمک کے لئے بھیجے گئے ہو، جریر نے جواب دیا کہ جب تک امیر المومنین کا حکم نہ ہو میں ایسا نہیں کر سکتا تم بھی امیر ہو اور میں بھی امیر ہوں، اس کے بعد جریر حمر کی طرف گئے وہاں مہران بن باذان سے ان کا مقابلہ ہوا، مہران جو ایک بڑا ایرانی سردار تھا، نخیلہ کے قریب پل پر سے گزر کر جریر کی طرف آیا، طرفین میں بڑی شدت کی جنگ ہوئی، منذر بن حسان بن ضرار الضبی نے مہران پر شدید حملہ کیا اور اس کو نیزے سے زخمی کر کے گھوڑے سے گرا دیا اور جریر نے ایک دم بڑھ کر اس کا سر قلم کر دیا، اس کے اسلحہ کے متعلق ان دونوں میں اختلاف ہوا مگر بعد میں اس طرح صلح ہو گئی کہ جریر نے ہتیار لے لئے اور منذر بن حسان نے کمر پٹکا لیا۔

ایک روایت سے پتا چلتا ہے کہ جب مہران کا جریر سے مقابلہ ہوا تو مہران نے از راہ فخر یہ شعر پڑھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تسئلوا عنی فانی مھران انا ابن باذان وانکرونی

(ترجمہ) اگر تم میرے متعلق دریافت کرتے ہو تو تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں مہران ہوں اور جو شخص میرا منکر ہے میں اس کو باخبر کرتا ہوں کہ میں باذان کا بیٹا ہوں۔

میں مہران کے اس دعوے کو غلط سمجھتا تھا مگر بعد میں ایک معتبر ذی علم شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ عربی نژاد تھا اس نے یمن میں اپنے باپ کے ساتھ رہ کر جبکہ وہ کسریٰ کا عامل تھا تربیت پائی تھی اس روایت کے معلوم ہونے کے بعد میں نے اس کے قول کو غلط نہیں سمجھا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی روانگی عراق

مثنیٰ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں جریر کی شکایت لکھی تھی آپ نے اس کے جواب میں مثنیٰ کو لکھا کہ میں تم کو ایک ایسے شخص پر جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے کیسے امیر مقرر کر سکتا ہوں، عمرؓ نے سعد بن ابی وقاص کی سرکردگی میں چھ ہزار کا لشکر عراق کو روانہ کیا اور مثنیٰ اور جریر بن عبداللہ کو لکھا کہ تم دونوں سعد کے ساتھ مل جاؤ، آپ نے سعد کو ان دونوں پر امیر بنا دیا تھا، سعد مدینے سے روانہ ہو کر شراف میں فروکش ہوئے اور مثنیٰ اور جریر بھی ان کے پاس پہنچ گئے سعد نے سردی کا زمانہ اسی جگہ بسر کیا اس عرصے میں اُن کے پاس بہت لوگ جمع ہو گئے، اور مثنیٰ بن حارثہ کا انتقال ہو گیا ان پر خدا کی رحمت نازل ہو۔

فوجی چوکیوں کا قیام

مثنیٰ نے سواد کے علاقے میں لوٹ مچا دی اور جیرہ میں بشیر بن الخصاصیہ کو اپنا نائب مقرر کیا، جریر کو میسان کی طرف اور ہلال بن علفہ التمیمی کو دشت میسان کی طرف روانہ کیا اور فوجی چوکیوں کو عتبہ بن فلان الضبی، الکلج الضبی، عرفجہ البارقی وغیرہ جیسے مسلمان قائدین کے ذریعے سے مضبوط کیا اور اپنی مہم کو شروع کیا اور انبار کی بستیوں میں سے ایک بستی اُلیس میں اترے یہ غزوات غزوات انبار آخرہ اور غزوات اُلیس آخرہ کے ناموں سے موسوم کئے جاتے ہیں۔

قُنّاقس پر حملہ کا مشورہ وہ آدمیوں نے جن میں سے ایک جیری اور دوسرا انباری تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنیٰ پر بہت زور دیا کہ وہ منڈیوں پر حملہ کریں جبھی کی راہ سے بغداد پر اور انباری کی راہ خنافس پر حملہ کرنے کی تھی مثنیٰ نے پوچھا کہ ان میں سے کون سی جگہ پہلے آتی ہے، انہوں نے کہا کہ دونوں مقامات میں کچھ زیادہ مسافت ہے مثنیٰ نے کہا کہ کون سی جگہ جلدی آتی ہے، انہوں نے کہا خنافس کی منڈی اس منڈی میں بکثرت لوگ آتے ہیں اور ربیعہ اور قضاعہ کے لوگ ان کی حفاظت کے لئے پہرے دیتے ہیں، مثنیٰ نے اسی منڈی کی تیاری کردی اور جب انہوں نے اندازہ کیا کہ اب ٹھیک بازار کے دن وہاں پہنچ جائیں گے تو سوار ہو کر خنافس پہنچے اور اس کو لوٹ لیا، وہاں سواروں کے دو دستے تھے ایک ربیعہ کا دوسرا قضاعہ کا، قضاعہ کا سردار رومانس بن وبرو تھا اور ربیعہ کا سردار السمیل بن قیس تھا یہ لوگ وہاں کے محافظ تھے مثنیٰ نے بازار کو لوٹ لیا اور محافظوں کو زیر کر لیا اور اسی روز صبح سویرے انبار کے دہقانوں کے پاس پہنچے وہ لوگ قلعہ گیر ہو گئے مگر جب انہوں نے مثنیٰ کو پہچانا تو ان کے پاس آئے اور ان کے لئے توشہ اور ان کے گھوڑوں کے لئے چارہ وغیرہ مہیا کیا اور بغداد جانے کے لئے رہنما بھی ساتھ کئے، مثنیٰ نے بغداد کا رخ کیا اور ٹھیک صبح کے وقت وہاں پہنچ کر چھاپہ مارا۔

سواد کے علاقہ میں فوج کشی جب مثنیٰ انبار میں تھے اس وقت مسلمان مجاہدین سواد کے کل علاقے میں فوج کشی اور غارت گری کر رہے تھے ان کی ترک تازیاں زیرین کسکر سے لے کر زیرین فرات تک اور جسور مشقب سے لے کر عین التمر تک اور اس کے قریب کی زمینوں الفلالیج اور النعال تک جاری تھیں۔

خنافس کی منڈی مذکورہ بالا واقعے کے متعلق دوسری روایت یہ ہے کہ حیرہ کے ایک شخص نے مثنیٰ سے کہا کہ آپ کو ایک ایسی بستی کا پتا دیتے ہیں جہاں مدائن کسریٰ اور سواد کے تاجر جمع ہوتے ہیں وہ لوگ وہاں سال میں ایک مرتبہ جمع ہوتے ہیں ان کے پاس اس قدر مال ہوتا ہے کہ گویا وہ جگہ بیت المال ہے، انہی دنوں میں ان کا بازار لگتا ہے، اگر آپ بے خبری کے عالم میں اُن پر چھاپہ مار سکتے ہیں تو اس قدر مال ہاتھ آئے گا کہ مسلمان دولت مند ہو جائیں گے اور آپ ہمیشہ کے لئے دشمنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ قوی ہو جائیں گے۔

خنافس پر اچانک چھاپہ مارنے کی تجویز

مثنیٰ نے دریافت کیا کہ اس مقام اور مدائن کسریٰ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ پورا ایک دن یا اس سے کم، مثنیٰ نے کہا کہ میں وہاں کس طرح جاؤں، انہوں نے کہا کہ اگر آپ وہاں جانا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ صحرا کے راستے سے خنافس پہنچ جائیں کیونکہ انبار کے لوگ وہاں جانے والے ہیں اگر انہوں نے خنافس کے لوگوں کو آپ کی اطلاع کر دی تو وہ اپنے بچاؤ کا انتظام کر لیں گے، وہاں سے آپ انبار کی طرف مڑ جائیں اور وہاں کے دہقانوں کو رہنما بنا کر راتوں رات یلغار کرتے ہوئے وہاں پہنچ جائیے اور صبح کے وقت غارتگری کیجئے۔

رئیس انبار کا تعاون

مثنیٰ الیس سے روانہ ہوئے اور خنافس پہنچے وہاں سے مڑ کر انبار کی طرف لوٹے وہاں کے رئیس کو خطرہ محسوس ہوا تو وہ قلعہ بند ہو گیا رات کا وقت ہونے کی وجہ سے اس کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کون شخص ہے مگر جب اس نے مثنیٰ کو پہچانا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، مثنیٰ نے اس کو کچھ طمع دلائی اور کچھ ڈرایا تاکہ وہ رازداری برتے اور اس سے کہا کہ میں غارتگری کرنا چاہتا ہوں تم میرے ساتھ ایسے رہبر کر دو جو مجھ کو بغداد کی طرف لے چلیں وہاں سے میں مدائن پر حملہ کروں گا، اس نے کہا میں آپ کے ساتھ آتا ہوں، مثنیٰ نے کہا کہ تمہاری ضرورت نہیں ہے تم میرے ساتھ ایسے آدمی کر دو جو تم سے بہتر طور پر رہبری کر سکیں، انبار کے رئیس نے مثنیٰ کے لئے کھانوں کا توشہ اور گھوڑوں کے لئے چارہ مہیا کر دیا اور چند رہنما ساتھ کر دیئے۔

خنافس کی منڈی پر چھاپہ

مثنیٰ روانہ ہوئے اور جب آدھا راستہ طے کر چکے تو مثنیٰ نے پوچھا کہ اب وہ بستی کتنی دور ہے رہنماؤں نے کہا کہ چار پانچ فرسخ دور ہے، مثنیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ تم میں سے حفاظت کے لئے کون آمادہ ہے بعض لوگوں نے اپنے آپ کو حفاظت کے لئے پیش کیا، مثنیٰ نے ان سے کہا کہ تم لوگ بہت ہوشیاری سے پہرا دو اور وہیں قیام کیا، اور لوگوں سے کہا کہ تم لوگ ٹھہرو کھانا کھاؤ وضو کرو اور تیار رہو اور طلایہ گرد جماعتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اطراف میں بھیج دیا انہوں نے ہر طرف سے لوگوں کو روک دیا تاکہ کسی قسم کی خبریں نہ جانے پائیں جب سب کاموں سے فراغت ہوگئی تو آخر شب میں مثنیٰ روانہ ہوگئے اور صبح ہوتے ہی اُن کی منڈی میں پہنچ گئے اور تیغ زنی شروع کردی بہت لوگ قتل ہوئے اور جس قدر مال لے سکے لیا، مثنیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ صرف سونا اور چاندی لو، اور ہر شخص اتنا سامان لے جتنا کہ وہ اپنی سواری پر لاد سکتا ہو، بازار کے سب لوگ بھاگ گئے سونا چاندی اور نفیس قیمتی سامان مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔

مثنیٰ کی مراجعت پر اعتراض

اس کے بعد مثنیٰ نہر السلیحین کی طرف جو انبار میں واقع ہے پلٹے، وہاں پہنچ کر انہوں نے قیام کیا اور لوگوں میں ایک تقریر کی جس میں انہوں نے یہ کہا لوگو! یہاں ٹھہر جاؤ اپنی ضروریات پوری کرلو اور سفر کے لئے تیار ہو جاؤ اللہ کی حمد وثنا کرو اس سے عافیت کی درخواست کرو اور اس کے بعد یہاں سے تیزی سے نکل چلو، سب نے اس حکم کی تعمیل کی، مثنیٰ نے بعض لوگوں کو یہ کہا ناپسندی کرتے ہوئے سنا کہ ایسی کیا جلدی ہے ابھی تو دشمن ہمارے تعاقب میں نہیں نکلا ہے۔

مثنیٰ کا مجاہدین کو خطاب

یہ سن کر مثنیٰ نے ان سے کہا تناجوا بالبر والتقویٰ ولا تتناجوا بالاثم والعدوان (ترجمہ) نیکی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو گناہ اور زیادتی کی سرگوشیاں مت کرو، پہلے معاملات کو غور سے دیکھو ان کا اندازہ کرو اور پھر لب کشائی کرو تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ابھی کوئی مجرد دشمنوں کے شہر میں نہیں پہنچا ہے اور اگر کوئی پہنچ گیا ہے تو ان پر ہمارا ایسا رعب طاری ہوا ہوگا کہ وہ ہمارے تعاقب کی جرأت نہیں کرسکتے، غارتگری کی دہشتیں صبح سے شام تک پھیل جاتی ہیں، اگر ان کے حمایتیوں نے تمہارا تعاقب کیا بھی تو وہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ ہم نفیس ترین گھوڑوں پر سوار ہیں کہ دم کے دم میں اپنے لشکر اور اپنی جماعت میں پہنچ سکتے ہیں، اور اگر انہوں نے ہم کو آلیا تو میں ان سے دو چیزوں کے لئے لڑوں گا، طلب اجر اور امید کامیابی، تم اللہ پر بھروسا رکھو اور اس سے حسن ظن رکھو اس نے ہم کو اکثر موقعوں پر نصرت عطا کی ہے حالانکہ تمہارے دشمن تم سے زیادہ تیار تھے، میں اپنے طرز عمل اور واپسی کے متعلق اصل وجہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو مطلع کرتا ہوں خلیفۂ رسولؐ ابوبکرؓ نے ہم کو وصیت کی ہے کہ ہم لوگ آگے زیادہ نہ بڑھیں۔ مگر غارت گریوں میں جلد پلٹ کر حملہ کریں۔ اور دوسری جنگوں سے جلد فارغ ہو کر جلد واپس ہوں۔

مثنیٰ کا انبار میں استقبال مثنیٰ اپنی فوجوں کو لے کر رہبروں کی معیت میں صحرا اور نہروں کو قطع کرتے ہوئے انبار پہنچے، انبار کے دہقانوں نے مثنیٰ کا بڑے اعزاز سے استقبال کیا اور بسلامت واپسی پر مبارک باد دی، مثنیٰ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی تو ہم تمہارے ساتھ تمہاری خواہش کے مطابق حسن سلوک کریں گے۔

مثنیٰ کا الکباث پر حملہ مثنیٰ نے بغداد سے انبار واپس آ کر المضارب العجلی اور زید کو الکباث روانہ کیا۔ الکباث کا رئیس فارس العتاب التغلبی تھا۔ ان کے پیچھے خود مثنیٰ نکلے، دونوں سردار الکباث پہنچ گئے، الکباث کے باشندے آبادی چھوڑ کر بھاگ گئے، وہاں کے تمام باشندے بنی تغلب سے تھے۔ مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور پچھلے لوگوں کو جا پکڑا۔ فارس العتاب ان کی حمایت کر رہا تھا کچھ دیر تو اس نے ان کی حفاظت و حمایت کی مگر پھر بھاگ گیا ان میں سے بکثرت لوگ تہ تیغ ہوئے، وہاں سے مثنیٰ اپنے لشکر میں انبار واپس آ گئے۔ مثنیٰ کی عدم موجودگی میں ان کے نائب فرات بن حیان تھے۔

اہل صفین کی فراری مثنیٰ نے انبار واپس آ کر فرات بن حیان اور عتیبہ ابن النہاس کو روانہ کیا اور ان کو صفین میں بنی تغلب اور النمر پر غارتگری کرنے کا حکم دیا۔ اور اپنے لشکر پر عمرو بن ابی سلمیٰ التجیبی کو اپنا نائب بنا کر ان دونوں کے پیچھے گئے۔ صفین کے قریب پہنچ کر مثنیٰ، فرات اور عتیبہ الگ الگ ہو گئے، صفین کے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور فرات کو پار کر کے جزیرے کی طرف چلے گئے اور وہاں جا کر قلعہ بند ہو گئے۔

سامان رسد کا خاتمہ اس مہم میں مثنیٰ اور ان کے رفیقوں کے پاس سامان رسد ختم ہو گیا۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ چند ضروری جانوروں کو چھوڑ کر باقی تمام سواری کے جانور کاٹ کاٹ کر کھا گئے اور ان کے سم ہڈیاں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھا پی کر تک کی گئے۔ پھر ان کو اہل دبا اور حوران کا ایک قافلہ مل گیا، دیہاتیوں کو مسلمانوں نے قتل کر دیا اور ان کے سواری کے جانور جو فاضل تھے لے لئے۔ اس لوٹ میں بنی تغلب کے تین چوکیدار بھی ہاتھ آئے تھے۔ مثنیٰ نے ان سے کہا کہ تم میری رہبری کرو، اُن میں سے ایک نے کہا کہ اگر تم مجھ کو جان و مال کی امان دیتے ہو تو میں تم کو بنی تغلب کے ایک خاندان تک پہنچا دیتا ہوں جن کے پاس سے میں آج ہی صبح کو آ رہا ہوں۔

بنی تغلب پر اچانک حملہ

مثنیٰ نے اس کو امان دے دی، اور اس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ دن بھر چلنے کے بعد جب رات ہو گئی، تو اچانک ان لوگوں کے سروں پر پہنچ گئے، چوپائے پانی پی پی کر واپس ہو رہے تھے، لوگ اپنے گھروں کے صحنوں میں بے فکر بیٹھے تھے کہ مثنیٰ نے غارت گری کر دیا۔ جنگجو لوگوں کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بنایا۔ اور جو کچھ سامان ہاتھ آیا لاد کر لے آئے۔

بعد میں پتہ چلا کہ یہ لوگ ذی الرویحلہ تھے، فوج میں جتنے مسلمان قبیلہ ربیعہ کے تھے، انہوں نے اپنے مال غنیمت سے لونڈی غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا، زمانہ جاہلیت میں بھی جب کہ عربوں میں لونڈی غلام بنانے کا رواج تھا۔ ربیعہ کے لوگ کسی کو لونڈی غلام نہیں بناتے تھے۔

معرکہ تکریت

مثنیٰ کو خبر ملی کہ دشمنوں کے بیشتر لوگ چارے کی خاطر دجلہ کے کنارے پر موجود ہیں۔ اس لئے مثنیٰ اُن کی طرف روانہ ہوئے۔ بویب کے بعد کی ان تمام جنگوں میں مثنیٰ کے مقدمے کے افسر حذیفہ بن محصن الغلفانی تھے اور میمنے اور میسرے پر نعمان بن عوف بن نعمان الشیبانی اور مطر الشیبانی تھے۔ مثنیٰ نے دشمنوں کے پیچھے حذیفہ کو بھیجا اور ان کے پیچھے خود چلے۔ تکریت کے قریب دشمنوں کو جا لیا اور پانی میں گھس گھس کر ان کو پکڑا۔ مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ملا۔ ایک ایک آدمی کے حصے میں پانچ پانچ چوپائے اور لونڈی غلام آئے، مال غنیمت کے پانچ حصے کرنے کے بعد مثنیٰ انبار کی طرف آئے اور فرات عتیبہ دشمنوں کے مقابلے میں آگے تک نکل گئے اور صفین پر چھاپہ مارا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل صفین کا انجام

صفین میں النمر اور تغلب کے لوگ تھے۔ جو ایک دوسرے کے معاون تھے، مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو پانی کی طرف دھکیل دیا۔ انہوں نے بہت کچھ قسمیں دیں مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ بلکہ ان کو پکار پکار کر کہا کہ ڈوبو، ڈوبو۔ فرات اور عتیبہ نے لوگوں کو آسیا اور ڈوبنے والوں کو پکار کر کہا تغریق بتحریق (ترجمہ) جلانے کا بدلہ ڈبانا ہے۔ اس فقرے سے زمانہ جاہلیت کے اس واقعے کی طرف اشارہ تھا جب کہ ان لوگوں نے بکر بن وائل کے کچھ لوگوں کو ایک جنگل میں پھونک ڈالا تھا، دشمنوں کو غرق کرنے کے بعد مسلمان مثنیٰ کے پاس واپس آ گئے۔ جب تمام فوجیں اور دستے مثنیٰ کے پاس انبار میں واپس آ گئے تو مثنیٰ اپنے تمام لشکر کے ساتھ جزیرے میں جا ٹھہرے۔

فرات اور عتیبہ کی مدینہ میں طلبی

حضرت عمرؓ کا طریقہ تھا کہ تمام فوجوں میں مخفیہ خبر رساں متعین رکھتے تھے، چنانچہ ان لڑائیوں کے حالات ان کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اور ان کو فرات اور عتیبہ کی زبان سے نکلے ہوئے ان الفاظ کی بھی اطلاع ہو گئی جو انہوں نے بنی تغلب کی لڑائی کے دن جب کہ وہ پانی میں ڈوب رہے تھے کہے تھے۔ آپ نے ان دونوں سرداروں کو اپنے پاس طلب کیا اور ان سے پوچھا کہ ان الفاظ سے تمہاری کیا مراد تھی، انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم نے یہ کلمات بطور کہاوت کے کہے تھے۔ دور جاہلیت کا انتقام مقصود نہیں تھا، حضرت عمرؓ نے ان کو قسم دی، انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ اس سے ہماری مراد صرف کہاوت اور اعزاز اسلام تھا۔ آپ نے ان کے بیان کو سچ قرار دیا اور ان کو مثنیٰ کے پاس واپس بھیج دیا۔

قادسیہ کی جنگ کے اسباب

رستم اور فیرزان کے اختلاف

اہل فارس نے رستم اور فیرزان سے جو اس وقت برسر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت تھے یہ کہا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تمہارے اختلافات ختم نہیں ہوتے تم نے ہم کو کمزور کر دیا ہے۔ اور تم دشمنوں کے کہنے میں آ گئے ہو، تمہاری وجہ سے ہم کو جن خطرات کا سامنا ہو رہا ہے اب وہ ناقابل برداشت ہو گئے ہیں ہلاکت اور تباہی سر پر منڈلا رہی ہے، بغداد، ساباط اور تکریت کے بعد صرف مدائن رہ گیا ہے۔ خدا کی قسم یا تو تم دونوں متفق ہو کر کام کرو ورنہ قبل اس کے کہ دشمن ہماری تباہی پر خوشیاں منائیں ہم تمہارا کام تمام کر دیں گے۔

مخنف کا بیان ہے کہ جب مسلمان سواد کے علاقوں میں ترک تازی کر رہے تھے اس وقت اہل فارس نے رستم سے کہا کہ خدا کی قسم تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ ہم پر مصیبت نازل ہو اور ہم سب ہلاک ہو جائیں، خدا کی قسم صرف تمہاری وجہ سے ہم میں یہ کمزوری پیدا ہوئی ہے، اٹھے فائدہ تم نے اہل فارس میں اختلاف کا بیج بویا ہے، اور دشمنوں پر حملہ کرنے سے ان کو روکا ہے، بخدا اگر تمہارے قتل سے ہم کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم ابھی تم کو قتل کر دیتے، اگر اب بھی تم باز نہ آئے تو پہلے ہم تمہارا خاتمہ کر کے جی ٹھنڈا کریں گے۔ پھر خود برباد ہو جائیں گے۔

آل کسریٰ کی عورتوں کی فہرست

رستم اور فیرزان نے کسریٰ کی بیٹی بوران سے کہا کہ تم ہم کو کسریٰ کی بیویوں اور لونڈیوں کی آل کسریٰ کی عورتوں اور ان کی لونڈیوں کی فہرست لکھ کر دو۔ بوران نے ایک فہرست تیار کر کے ان کو دے دی۔ انہوں نے اس فہرست کے مطابق تمام عورتوں کو طلب کیا اور ان کو سخت تکلیفیں دے کر یہ مطالبہ کیا کہ کسریٰ کی اولاد میں سے کسی فرزند کا پتہ دو مگر کوئی پتہ نہ چلا۔

یزدجرد کی تخت نشینی

آخر میں ان عورتوں نے یا ان میں سے کسی ایک عورت نے کہا کہ اور تو کوئی نہیں صرف ایک لڑکا یزدجرد[1] بن شہریار بن کسریٰ باقی ہے، اس کی ماں ماہ دور ماہ والوں میں کی ہے۔ چنانچہ اس

---

[1] اصل نام یزدگرد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو بلوایا گیا اور اس کے لڑکے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس عورت نے شیریٰ کے زمانے میں جب کہ شیریٰ نے ان سب عورتوں کو قصر ابیض میں جمع کیا تھا اور کسریٰ کی تمام اولاد ذکور کو قتل کر دیا تھا، اس لڑکے کو وہاں سے نکال کر ایک جھولی میں ڈالا اور اس کے ماموؤں کے (جن سے وعدہ لے چکی تھی) حوالے کر دیا تھا۔ رستم اور فیروزان نے اس عورت کو پکڑ کے اس سے اس لڑکے کا پتہ دریافت کیا۔ اس نے ان کو لڑکے کا پتہ بتلا دیا۔ انہوں نے فوراً آدمی بھیج کر اس لڑکے یعنی یزدجرد کو بلا لیا۔ اور اس کو بادشاہ ایران بنا دیا۔ وہ اس وقت اکیس سال کا تھا۔ اس کی بادشاہت پر تمام ایرانی سردار مطمئن اور متفق ہو گئے۔ اور سب اس کے مطیع ہو گئے۔ بلکہ اظہار اطاعت اور اعانت میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے یزدجرد نے کسریٰ کے زمانے کی تمام چوکیوں اور چھاؤنیوں پر فوجیں متعین کیں۔ اور حیرہ، انبار، اُبلہ اور ان کے علاوہ اور چوکیوں کے لئے فوجیں نامزد کیں۔

بغاوت کا خطرہ

مثنیٰ اور مسلمانوں کو اہل فارس کی حالت اور ان کے متفق الرائے ہو کر یزدجرد کو بادشاہ بنانے کی کیفیت معلوم ہوئی۔ مسلمانوں نے ان واقعات کی اور اندیشۂ بغاوت کی اطلاع حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجی۔ ابھی حضرت عمرؓ کے پاس خط نہ پہنچا تھا کہ سواد کے اکثر لوگ جن سے مسلمانوں کی مصالحت ہو چکی تھی اور جن سے مصالحت نہیں ہوئی تھی مسلمانوں سے برگشتہ ہو گئے۔

مثنیٰ کی عجمی حلقوں سے مراجعت

مثنیٰ اپنی محافظ فوج کو لے کر ذی قار میں آ گئے اور لوگوں کا پورا لشکر الطف میں مقیم رہا اتنے میں حضرت عمرؓ کا حکم پہنچا کہ تم عجمیوں کے حلقوں میں سے نکل آؤ اور اپنے حدود سلطنت میں جہاں جہاں تمہاری اور دشمن کی سرحدات ملتی ہوں پانی کے چشموں پر پھیل جاؤ اور قبائل ربیعہ اور مضر اور ان کے حلیفوں میں جس قدر صاحب شجاعت اور شہ سوار لوگ موجود ہوں ان کو اپنی فوج میں بھرتی کر لو اگر ان میں سے کوئی شخص بخوشی اس خدمت کے لئے آمادہ نہ ہو تو اس کا حائتر کر دو۔ اور عجمیوں کی طرح تم بھی عربوں کو جہاد کے لئے ابھارو اور اپنے مجاہدین کو ان کے مجاہدین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھڑا دو۔

مثنیٰ کا ذی قار میں قیام یہ حکم پاکر مثنیٰ ذی قار میں ٹھہرے اور فوج کے باقی دستے الجلّ، شراف اور عضیٰ میں ٹھہرے۔ عضیٰ بصرے کے مقابل تھا۔ جریر بن عبداللہ عضیٰ میں اور سیرا بن عمرو العنبری اور ان کی طرف کے اور لوگ سلمان تک ٹھہرے، اس طرح عراق کے تمام چشموں پر شروع سے آخر تک فوجی چوکیاں قائم ہو گئیں جو بوقت ضرورت ایک دوسرے کی امداد کے لئے ہر وقت منتظر اور تیار تھیں، یہ واقعہ ذی قعدہ ۱۳ھ کا ہے۔

عمالوں کو فوجی بھرتی کا حکم ایک روایت یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ ایرانیوں نے یزدجرد کو بادشاہ بنایا ہے، تو آپ نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ عرب عمال کو جو قبائل اور بستیوں پر مامور تھے، یہ حکم بھیجا (یہ ذی الحجہ ۱۳ھ کا اس وقت کا واقعہ ہے جب کہ حضرت عمرؓ حج کے لئے جا رہے تھے آپ ہر سال حج کو جایا کرتے تھے) کہ ہر اس شخص کو جو بہادر شہ سوار، ذی رائے اور ہتھیار بند ہو چن لو اور میرے پاس بھیج دو۔ اس حکم کی تعمیل جلد تر ہونی چاہیئے۔

قبائل میں جوش جہاد حج کو روانگی کے وقت قاصد آپ کا حکم لے کر عمال کے پاس روانہ ہو گئے جو قبائل مکے اور مدینے کے راستوں پر آباد تھے ان کے لوگ تو خلیفہ کے پاس اسی وقت پہنچ گئے اور جو مدینے کے لوگ مدینے اور عراق کے وسط میں تھے وہ آپ کے پاس حج سے واپس آنے کے بعد پہنچے، اور اس سے زیریں علاقے کے لوگ براہ راست مثنیٰ سے جا ملے، حضرت عمرؓ کے پاس آنے والوں نے آپ کو مطلع کیا کہ ہماری بستیوں کے اور لوگوں میں بھی شرکت جہاد کا جوش پیدا ہو گیا ہے۔

امیر حج عبدالرحمٰنؓ بن عوف ایک روایت یہ ہے کہ ۱۳ھ کے امیر حج عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جس سال حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ اس سال آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو امیر حج مقرر کیا تھا اور اس کے بعد ہر سال خود امیر حج رہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کے عمال

اس سال حضرت عمرؓ کے عمال حسب ذیل تھے، مکے پر عتاب بن اسید، طائف پر عثمان بن ابی العاصی یمن پر یعلیٰ بن منیہ، عمان اور یمامہ پر حذیفہ بن محصن، بحرین پر العلاء الحضرمی، شام پر ابوعبیدہ بن الجراح اور کوفے کی چھاؤنی اور اس سے ملحقہ علاقے پر مثنیٰ بن حارثہ تھے اور عہدۂ قضا پر ایک روایت یہ ہے کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے اور دوسری روایت یہ ہے، کہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں عہدۂ قضا پر کوئی شخص نہیں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۰

قادسیہ کا معرکہ ۱۴ھ

حضرت عمرؓ کا صرار کے چشمہ پر قیام

یکم محرم ۱۴ھ کو حضرت عمرؓ مدینے سے روانہ ہوئے اور ایک چشمے پر جو صرار کے نام سے مشہور تھا ٹھہرے اور وہاں اپنے لشکر کو جمع کیا لوگ ان کے ارادے سے ناواقف تھے کہ آیا چلنا چاہتے ہیں۔ یا ٹھہرنا چاہتے ہیں، جب لوگوں کو آپ سے کوئی بات پوچھنا ہوتی تو براہ راست نہیں پوچھتے تھے بلکہ حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے توسط سے دریافت کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت عثمانؓ ردیف کہلاتے تھے، عربی زبان میں ردیف سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کے متعلق توقع ہوتی تھی کہ امیر کے بعد وہ امیر ہوگا، اور جب اُن دونوں کے توسط سے کام نہ چلتا تو ان کے ساتھ حضرت عباسؓ کو بھی ملا دیتے تھے۔

حضرت عمرؓ کا جہاد میں شرکت کا ارادہ

حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو نماز کے لئے جمع ہونے کا حکم دیا جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ نے ان کو واقعات سے مطلع کیا۔ اور اس کے بعد دیکھنے لگے کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ عام لوگوں نے کہا کہ ضرور چلئے، مگر اپنے ساتھ ہم کو لے چلئے، حضرت عمرؓ نے ان کی رائے مان لی اور تاوقتیکہ مشکلات دور نہ ہوں ان کو چھوڑ دینا آپ نے مناسب نہ سمجھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ مستعد اور تیار ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ کہ کوئی اس سے بہتر مشورہ پیش ہو۔

صحابہ کبار کی مخالفت

حضرت عمرؓ نے صحابۂ رسول صلعم اور معززین اہل رائے حضرات کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں جہاد کے لئے جا رہا ہوں آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔ سب نے متفق ہو کر یہ رائے دی کہ آپ فوج کی قیادت کے لئے کسی صحابی رسول صلعم کو بھیج دیں آپ خود یہاں ٹھہریں اور فوجیں بھیج کر ان کو کمک دیتے رہیں اگر فتح نصیب ہو تو یہ ہمارا اور آپ کا عین مقصد ہے ورنہ ان کو واپس بلا کر کسی دوسرے کی سرکردگی میں فوج روانہ فرمایئے۔ اس طریقے سے دشمن کے دل میں جلن پیدا ہو گی اور مسلمانوں کی واقفیت جنگ میں اضافہ ہو گا اور خدا کا وعدہ پورا ہو گا۔ یعنی مسلمانوں کو فتح اور کامیابی نصیب ہو گی۔

حضرت عمرؓ کا خطبہ

حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور حضرت علیؓ کو جن کو مدینے میں اپنا نائب مقرر کر آئے تھے بلا لیا اور طلحہ کو بھی جن کو مقدمۂ فوج پر مامور کر کے آگے روانہ کر دیا تھا واپس بلا لیا، اس فوج کے میمنے اور میسرے پر زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف تھے، حضرت عمرؓ نے مجمع میں کھڑے ہو کر یہ تقریر کی کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام پر جمع کیا ہے۔ ان کے دلوں میں الفت پیدا کی ہے اور ایک دوسرے کو بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ مسلمان آپس میں گویا ایک جسم ہیں۔ اگر اس جسم کے ایک حصے کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کا دوسرا حصہ بھی اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے کام ذی رائے اصحاب کے مشوروں سے انجام پذیر ہوں، عام لوگ اس شخص کے تابع ہیں۔ جس کو انہوں نے والی حکومت قرار دیا ہے اور اس کو پسند کرتے ہیں اور جو والی حکومت ہے وہ ذی رائے اصحاب کے تابع ہے۔ معاملات جنگ میں جو چال ان کی رائے میں موزوں ہو گی سب کو اس کی پیروی کرنی ہو گی، اے لوگو! میں بھی تم میں کا ایک فرد ہوں۔ میں تمہارا ہم خیال تھا۔ مگر تم میں سے جو لوگ عقل و رائے کے مالک ہیں انہوں نے مجھ کو نکلنے کے ارادے سے روک دیا ہے۔ اس لئے میں بھی تمام کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب سمجھتا ہوں اور اپنے بجائے کسی اور شخص کو روانہ کرتا ہوں اس معاملے میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے میں نے آگے اور پیچھے کے لوگوں کو جمع کر لیا ہے حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو جن کو آپ مدینے میں اپنا قائم مقام بنا آئے تھے اور طلحہ کو جو مقدمے پر متعین تھے اور اعوص میں مقیم تھے مشورہ لینے کے لئے بلا لیا تھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی مخالفت

عمرؓ بن عبدالعزیز سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمرؓ کو ابوعبید بن مسعود کی شہادت کی اطلاع ملی اور معلوم ہوا کہ اہل فارس نے آل کسریٰ میں کے ایک شخص کو تاج پوش کر کے اپنا بادشاہ بنایا ہے تو آپ نے مہاجرین اور انصار کو دعوت جہاد دی اور مدینے سے روانہ ہو کر مقام صرار میں قیام کیا اور طلحہ ابن عبیداللہ کو آگے روانہ کیا تاکہ وہ اعوص میں پہنچ جائیں۔ آپ نے میمنے پر عبدالرحمٰن ابن عوف کو اور میسرے پر زبیر بن العوام کو مقرر فرمایا تھا اور حضرت علیؓ کو مدینے میں اپنا قائم مقام مقرر کر آئے تھے۔ آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا سب نے آپ کو فارس جانے کا مشورہ دیا صرار آنے تک حضرت عمرؓ نے کسی سے مشورہ نہیں کیا تھا، طلحہؓ واپس آئے وہ بھی اور لوگوں کے تابع اور ہم خیال تھے۔ مگر عبدالرحمٰن ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے آپ کو جانے سے روکا تھا۔ عبدالرحمٰن نے یہ کہا کہ آج سے پہلے میں نے نبی کریم صلعم کے سوا کسی پر اپنے ماں باپ کو قربان نہیں کیا ہے اور نہ اس کے بعد کبھی ایسا کروں گا۔ مگر آج میں کہتا ہوں کہ اے وہ خلیفہ جس پر میرے ماں باپ فدا ہوں اس معاملے کا آخری تصفیہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ آپ یہاں ٹھہریں اور ایک لشکر جرار کو روانہ فرما دیں شروع سے لے کر اب تک آپ دیکھ چکے ہیں کہ آپ کے لشکروں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ رہا ہے، اگر آپ کی فوج نے شکست کھائی تو وہ آپ کی شکست کے مانند نہ ہو گی، اگر آغاز کار میں آپ قتل ہو گئے یا شکست کھا گئے تو مجھے اندیشہ ہے کہ پھر کبھی مسلمان نہ تکبیر پڑھ سکیں گے اور نہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے سکیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ کا حضرت عمرؓ کے نام خط

اس وقت حضرت عمرؓ کسی شخص کی تلاش میں تھے اسی اثنا میں ان کی خدمت میں حضرت سعدؓ کا خط آیا۔ سعد اس وقت نجد کے صدقات پر مامور تھے، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے کوئی آدمی بتلاؤ عبدالرحمٰن نے کہا کہ آدمی تو آپ کو مل گیا ہے آپ نے پوچھا وہ کون ہے عبدالرحمٰن نے کہا کہ کچھار کا شیر سعد بن مالک، سعد کا نام سن کر دوسرے ذی رائے حضرات نے بھی عبدالرحمٰن کی تائید کی۔

ذمیوں کی مشتبہ حالت

زہر کا بیان ہے کہ مثنیٰ نے حضرت عمرؓ کو اس بات کی اطلاع دی کہ اہل فارس نے بالاتفاق یزدجرد کو اپنا بادشاہ بنایا ہے۔ اور اہل ذمہ کی حالت مشتبہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ تم خشک علاقے کی طرف ہٹ جاؤ، اپنے قریب کے لوگوں کو دعوت جہاد دو اور اپنے اور دشمنوں کے حدود سلطنت پر قیام کرو اور میرے احکام کا انتظار کرو۔

ایرانیوں کا جوش و خروش

عجمیوں نے بہت عجلت سے کام لیا ان کی فوجیں مسلسل جمع ہوتی رہیں اور ذمی بھی ان کے ساتھ مل گئے۔ مثنیٰ اپنی فوجوں کو لے کر عراق میں اُترے اور تمام سرحدی خطے پر اوّل سے آخر تک اپنے دستے میں متعین کر دیئے۔ عضیٰ سے لے کر قطقطانہ تک تمام فوجی چوکیوں پر اسلامی فوجیں مقیم ہو گئیں، کسکر کی چوکیاں اور چھاؤنیاں ایرانیوں کے قبضے میں آگئیں اور ان کو پورا تسلط حاصل ہو گیا۔ مگر ان کے دلوں پر ہیبت طاری تھی۔ مسلمان دشمنوں پر لپک لپک کر بڑھنا چاہتے تھے گویا شیر اپنے شکار پر جھپٹ رہا ہے اور پلٹ کر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ مگر ان کے سردار حضرت عمرؓ کے خط اور کمک کے انتظار کی وجہ سے ان کو روک رہے تھے۔

مجاہدین کے لئے حضرت عمرؓ کا فرمان

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سعد کو نجد میں ہوازن کے صدقات پر عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان کو اس عہدے پر برقرار رکھا، اور جب جنگ کے لئے لوگوں کو آپ نے دعوت دی تو دوسرے عمال کی طرح سعد کو بھی لکھا کہ ہر اس شخص کو جو بہادر، شہسوار، صاحب عقل و رائے ہو ہمارے پاس بھیج دو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی اثنا میں عمرؓ کے پاس سعد کا خط ان لوگوں کے ہاتھ جو سعد کے علاقے سے جہاد کی غرض سے آئے تھے پہنچا چونکہ اس سے قبل وہ اس مہم کی قیادت کے لئے مشورہ کر چکے تھے۔ سعد کا ذکر آتے ہی سب نے سعدؓ کے متعلق حضرت عمرؓ کو مشورہ دیا۔

سپہ سالاری کے لئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا انتخاب

ایک روایت یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص ہوازن کے صدقات پر متعین تھے، حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ ایسے لوگوں کو انتخاب کر کے بھیجو جو شریف، دانش مند، بہادر اور شہ سوار ہوں۔ سعد نے اس کے جواب میں لکھا کہ میں نے آپ کے لئے ایک ہزار آدمی ایسے انتخاب کئے ہیں جن میں سے ہر ایک نہایت شریف، عقل مند، عزت قومی کا محافظ ہے ان کا حسب و نسب اور ان کی دانش مندی بدرجۂ کمال پہنچی ہوئی ہے آپ ان لوگوں سے کام لیجئے۔

سعدؓ کا یہ خط اس وقت پہنچا جب کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے مشورہ کر رہے تھے سب نے کہا کہ آپ کو وہ شخص مل گیا ہے آپ نے پوچھا وہ کون ہے انہوں نے کہا، عادی اسد آپ نے پوچھا کون انہوں نے کہا سعد۔

حضرت سعدؓ کو حضرت عمرؓ کی نصیحت

یہ بات حضرت عمرؓ کی سمجھ میں آ گئی، آپ نے سعد کو بلا بھیجا۔ سعدؓ آپ کی خدمت میں آئے عمرؓ نے ان کو عراق کی جنگ کا سپہ سالار مقرر کیا اور ان کو یہ نصیحت فرمائی اے سعدؓ سعد بنی وہیب تم کو خدا کے معاملے میں اس کا گھمنڈ نہ ہونا چاہیئے کہ تم کو رسول اللہ کا ماموں اور رسول اللہ صلعم کا صحابی کہا جاتا ہے، کیونکہ خدائے عزوجل برائی کو برائی سے مٹاتا نہیں بلکہ برائی کو نیکی سے مٹاتا ہے، خدا اور بندے کے درمیان اطاعت کے سوا اور کوئی رشتہ نہیں ہے، تمام انسان خواہ شریف ہوں خواہ کمینے خدا کے نزدیک برابر ہیں، خدا ان کا پالنے والا ہے وہ اس کے بندے ہیں، عبادت کے ذریعے سے کم و بیش درجات حاصل کرتے ہیں اور اطاعت کے ذریعے سے اس کی بارگاہ سے سب کچھ پاتے ہیں۔ پس تم وہی طریق کار اختیار کرو جو تم نے رسول اللہ کو ابتدائے بعثت سے لے کر وقت وصال عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، اسی طریقے کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضبوطی سے پکڑو وہی طریقہ سب سے بہتر ہے۔ میں تم کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ اگر تم نے اس کو ترک کیا اور اس سے روگردانی کی تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے، اور تم خسارہ اٹھاؤ گے۔

روانگی سے قبل حضرت سعدؓ کو ہدایات

جب حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو روانہ کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ میں تم کو عراق کی جنگ کا امیر مقرر کرتا ہوں، میری نصیحت کو یاد رکھنا، کیونکہ تم کو ایک نہایت شدید اور ناگوار صورت حال کا مقابلہ کرنا ہے۔ جس سے بجز حق پرستی کے چھٹکارا ناممکن ہے، تم خود کو اور اپنے ساتھ والوں کو نیکی کا خوگر کرو، اور اسی سے آغاز کرو، یاد رکھو ہر عادت کی ایک بنیاد ہے نیکی کی بنیاد صبر ہے، تم کو جب کوئی مصیبت یا وقت پیش آئے اس پر صبر کرنا صبر، اس سے تم کو خشیت الٰہی حاصل ہوگی یاد رکھو خشیت الٰہی دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے ایک تو خدا کی اطاعت ہے اور دوسرے اجتناب معصیت سے، جو شخص اس کی اطاعت کرتا ہے وہ بغض دنیا اور حب آخرت سے اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کی نافرمانی کرتا ہے وہ حب دنیا اور بغض آخرت سے اس کی نافرمانی کرتا ہے۔ قلوب حقائق کے مخزن ہیں۔ حقائق کو اللہ پیدا کرتا ہے ان میں سے بعض پوشیدہ ہیں اور بعض آشکارا جب آشکارا ہوتے ہیں تو حق کے بارے میں انسان کی مدح اور ذم کرنے والے مساوی ہوتے ہیں اور جب پوشیدہ ہوتے ہیں تو اس کے دل سے حکمت کی باتیں زبان کے ذریعے سے ظاہر ہوتی ہیں اور لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ محبوب خلائق بننے سے روگردانی نہ کرو، کیونکہ انبیائے کرام نے بھی اس کی تمنا کی ہے، جب خدا کسی بندے کو محبوب بناتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جب کسی سے بغض کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کا بغض پیدا کرتا ہے تم خدا کے نزدیک اپنا وہی مرتبہ سمجھو جو تم کو ان لوگوں میں حاصل ہے جو تمہارے شریک کار ہیں۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی روانگی عراق

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو ان مسلمان مجاہدین کے ساتھ روانہ کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مدینے میں جمع ہو گئے تھے اور سعدؓ بن ابی وقاص مدینے سے چار ہزار کا لشکر لے کر عراق کو روانہ ہوئے، ان میں سے تین ہزار وہ تھے جو یمن اور سرات سے آئے تھے، اہل سرات کے افسر حمیضہ بن نعمان بن حمیضہ الباروقی تھے یہ لوگ بارق، الجع غامد اور ان کے تمام رشتہ دار مل کر سات سو تھے یہ سرات کے باشندے تھے۔ اور اہل یمن دو ہزار تین سو تھے انہی میں سے نخع بن عمرو تھے، یہ تمام جنگ جو اور ان کے بیوی بچے مل کر چار ہزار کی تعداد میں تھے۔ حضرت عمرؓ ان کے لشکر میں تشریف لے گئے اور ان کو عراق بھیجنا چاہا مگر انہوں نے عراق کے بجائے شام جانے کی خواہش کی۔ حضرت عمرؓ نے کہا نہیں، عراق ہی جانا ہوگا اس پر نصف جماعت عراق جانے کے لئے آمادہ ہو گئی، آپ نے ان کو عراق بھیج دیا اور دوسری نصف جماعت کو شام بھیج دیا۔

جماعت نخع کو عراق جانے کی ترغیب

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ ان کے لشکر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ اے جماعت نخع تم عزت و شرف کے مالک ہو، تم سعد کے ساتھ چلے جاؤ، مگر انہوں نے شام جانا چاہا، آپ نے کہا نہیں عراق جاؤ، انہوں نے عراق جانے سے انکار کیا اور شام ہی جانے کی خواہش کی، حضرت عمرؓ نے ان میں سے نصف کو شام بھیج دیا اور نصف کو عراق بھیج دیا۔

قبیلہ مذحج اور قیس عیلان

محمد اور دوسرے راویوں کا بیان ہے کہ ان لوگوں میں حضرموت اور صدف کے چھ سو آدمی تھے ان کے افسر خدار بن ضمیج تھے اور مذحج کے ایک ہزار تین سو آدمی تھے جن پر تین افسر تھے، عمرو بن معدی کرب بنی منبہ کے افسر تھے، الاشعر بن ذویب قبیلہ جعفی اور اس کے حلیفوں، جرد، زبید، انس اللہ وغیرہ پر افسر تھے اور یزید بن الحارث الصدائی قبیلہ صداء، جنب اور مسیلہ کے تین سو افراد کے افسر تھے، یہ لوگ قبیلہ مذحج کے تھے اور یہ بھی سعدؓ کی روانگی کے وقت مدینے سے روانہ ہوئے تھے، اور ان کے ساتھ قیس عیلان کے ایک ہزار آدمی نکلے تھے۔ ان کے افسر بشر بن عبد اللہ الہلالی تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم کا بیان ہے کہ قادسیہ کے معرکے کے لئے مدینے سے چار ہزار کا لشکر روانہ ہوا تھا ان میں سے تین ہزار یمن کے لوگ تھے اور ایک ہزار دوسرے لوگ تھے۔

حضرت عمرؓ کا مجاہدین سے خطاب

حضرت عمرؓ نے صرار سے لے کر اعوص تک اس لشکر کی مشایعت فرمائی تھی، پھر ان میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو مرتب المثل بنایا ہے اور تمہاری باتیں بیان کی ہیں تاکہ ان کے ذریعے سے دلوں کو زندہ کرے، دل سینوں میں مردہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کرتا ہے، جو شخص کچھ جانتا ہے اس سے اس کو منتفع ہونا چاہیے۔ عدل کی چند نشانیاں اور بشارتیں ہیں اس کی نشانیاں یہ ہیں حیا سخاوت، وقار، اور نرمی اور اس کی بشارت رحمت ہے اللہ نے ہر شے کا دروازہ بنایا ہے اور ہر دروازے کی ایک کنجی قرار دی ہے۔ عدل کا دروازہ عبرت ہے اور اس کی کنجی زہد ہے، عبرت یہ ہے کہ دوسروں کی موت کو یاد کر کے اپنی موت کا خیال کرنا، اور اچھے اعمال پیش کر کے اس کی تیاری کرنا اور زہد یہ ہے کہ دوسروں سے اپنا حق لینا اور ہر صاحب حق کا حق اس کو پہنچا دینا، اور اس کے لئے کوئی لین دین نہ کرنا، جو کچھ بقدر کفایت میسر ہو اس پر قناعت کرو، جو شخص بقدر کفایت پر قناعت نہیں کرتا وہ کسی چیز سے سیر نہیں ہوتا۔ میں خدا کے اور تمہارے بیچ میں واسطہ ہوں، میرے اور اس کے بیچ میں کوئی واسطہ نہیں ہے، خدا نے تمہارے معاملات کو میرے حوالے کیا ہے، تم اپنی شکایات میرے سامنے پیش کرو یا ان لوگوں کے سامنے پیش کرو جو مجھے پہنچا دیں، میں بلا تردد حق دار کو اس کا حق دلاؤں گا۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سعدؓ کو روانہ ہونے کا حکم دیا اور ان سے کہا، کہ جب تم زرود پہنچ جاؤ تو وہاں قیام کرو اور اس کے مضافات میں پھیل جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو شرکت جہاد کی دعوت دو اور ایسے لوگوں کو منتخب کرو جو بہادر شہسوار، قوی، عقل و رائے کے مالک اور بڑے خاندان والے ہوں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاویہ بن حدیج اور ہمراہیوں سے حضرت عمرؓ کا اظہار نفرت

محمد بن سوقہ کی روایت ہے کہ سکونؔ اور اوّل کندہ کے چار سو آدمی حصین بن نمیر السکونی اور معاویہ بن حدیج کی معیت میں مدینے سے گزرے عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے ان میں سے کچھ لوگ معاویہ بن حدیج کے ساتھ دلم بساط کے تھے آپ نے ان لوگوں سے بے رخی کا اظہار فرمایا اور کئی بار یہی کیا، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے کہا کیا بات ہے آپ ان لوگوں سے بے رخی کیوں اختیار کر رہے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے ان کے بارے میں تردد ہے۔ میرے دل میں کسی عرب جماعت سے ایسی ناگواری پیدا نہیں ہوئی جیسی کہ ان لوگوں سے پیدا ہوئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان کو روانہ کر دیا۔ مگر پھر بھی آپ ان کو اکثر نفرت سے یاد فرماتے رہے، حضرت عمرؓ کی اس رائے پر لوگوں کو بہت تعجب ہوتا تھا، ان میں سے ایک شخص سودان بن حمران نامی تھا جس نے بعد میں حضرت عثمانؓ بن عفانؓ کو قتل کیا، اور ایک شخص ان کا حلیف تھا جس کو خالد بن ملجم کہتے تھے، اس نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو قتل کیا تھا اور ان ہی میں سے ایک معاویہ بن حدیج تھے جنہوں نے قاتلان عثمانؓ کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر قتل کیا تھا اور انہی میں کچھ لوگ وہ تھے جو قاتلان عثمانؓ کی حمایت داری کرتے تھے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے لئے مزید کمک

سعدؓ کی روانگی کے بعد ان کی کمک کے لئے حضرت عمرؓ نے دو ہزار یمنی اور دو ہزار نجدی جو غطفان اور قیس کے قبیلے سے تھے روانہ کئے، سعد سردی کے شروع میں زرود پہنچے اور وہاں مقیم ہو گئے اور ان کی فوجیں زرود کے اطراف بنی تمیم اور بنی اسد کے چشموں پر ٹھہر گئیں۔ اس اثنا میں سعد لوگوں کے جمع ہونے اور عمرؓ کے حکم آنے کا انتظار کرنے لگے۔ انہوں نے بنی تمیم اور رباب میں سے چار ہزار آدمی انتخاب کئے ان میں سے تین ہزار تمیمی تھے، اور ایک ہزار ربابی تھے۔ اور بنی اسد میں سے تین ہزار منتخب کئے اور ان کو حکم دیا۔ کہ اپنے علاقے کی سرحد پر حزن اور بسیطہ کے درمیان ٹھہریں چنانچہ وہ لوگ اسی مقام پر سعد بن ابی وقاص اور مثنیٰ بن حارثہ کے درمیان ٹھہر گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی افواج مثنیٰ کے پاس آٹھ ہزار فوج قبیلۂ ربیعہ کی تھی چھ ہزار فوج بکر بن وائل کی تھی اور دو ہزار ربیعہ کے اور لوگ تھے ان میں سے چار ہزار کو تو خالدؓ کے جانے کے بعد منتخب کیا تھا اور چار ہزار وہ تھے جو جسر کے بعد مثنیٰ کے ساتھ باقی رہ گئے تھے اور یمن کے لوگوں میں سے دو ہزار بجیلہ کے لوگ اور دو ہزار قضاعہ اور طے کے لوگ تھے جو پہلے سے منتخب ہو چکے تھے، طی کے افسر عدی بن حاتم تھے اور قضاعہ کے افسر عمرو بن دبرہ تھے اور بجیلہ کے افسر جریر بن عبداللہ تھے۔ یہ فوجوں کی تفصیل تھی۔

بشیر بن الخصاصیہ کی جانشینی سعد کو یہ توقع تھی کہ مثنیٰ ان کے پاس آئیں گے اور مثنیٰ کو یہ خیال تھا کہ سعد اُن کے پاس آئیں گے، مگر مثنیٰ ایک زخم کی وجہ سے جو ان کو جسر کی جنگ میں آیا تھا انتقال کر گئے۔ مثنیٰ نے اپنی فوج پر بشیر بن الخصاصیہ کو اپنا جانشین بنایا، جس روز سعد زرود میں مقیم تھے۔ اس روز بشیر کے پاس عراق کے سربرآوردہ لوگ موجود تھے اور سعد کے پاس عراق کے وہ وفود موجود تھے، جو عمرؓ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ انھیں میں سے فرات ابن حیان العجلی اور عتیبہ بھی تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان لوگوں کو سعد کے ہمراہ واپس کر دیا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

قادسیہ کی فوج کے متعلق مختلف روایت ان روایات سے معلوم ہوا کہ قادسیہ کی فوج کے متعلق راویوں کا بیان مختلف ہے، جس کا بیان یہ ہے کہ چار ہزار فوج تھی اس کی وجہ یہ ہے کہ سعد کے ساتھ مدینے سے اتنی فوج روانہ ہوئی تھی، اور جس کا بیان یہ ہے کہ آٹھ ہزار فوج تھی وہ اس وجہ سے کہتا ہے کہ زرود میں اتنے لوگ جمع ہو گئے تھے اور جو لو ہزار کہتا ہے وہ قبیلین کے مل جانے کی وجہ سے کہتا ہے اور جو بارہ ہزار کہتا ہے وہ اس وجہ سے کہتا ہے کہ بنی اسد کے تین ہزار لوگ فروع حزن سے آکر مل گئے تھے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی پیشقدمی کا حکم حضرت عمرؓ نے سعد کو پیش قدمی کا حکم دیا سعد بڑھ کر عراق کی سمت چلے، عام لشکر قراف میں تھا جب سعد شراف پہنچے تو ان کے ساتھ اشعث بن قیس بھی ایک ہزار سات سو اہل یمن کو لے کر آ گئے، اس طرح قادسیہ کی کل فوج تیس ہزار سے کچھ زیادہ تھی اور وہ کل لوگ جن کو جنگ قادسیہ کا مال غنیمت تقسیم ہوا تقریباً تیس ہزار تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریر کا بیان ہے کہ اہل یمن شام کی طرف جانا چاہتے تھے اور مضر عراق کی طرف، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمہارا رحمی تعلق ہمارے رحمی تعلق کی بہ نسبت زیادہ قوی ہے، مضر کو کیا ہوا کہ اپنے اسلاف یعنی اہل شام کو یاد نہیں کرتے۔

محمد بن حذیفہ بن الیمان کا بیان ہے کہ اہل فارس پر عربوں میں سب سے زیادہ ربیعہ کے لوگ جری تھے، مسلمان ان کو ربیعۃ الاسد یا ربیعۃ الفرس کہتے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں عرب فارس کو اسد اور روم کو اسد کہا کرتے تھے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ میں عجم کے بادشاہوں کو عرب کے بادشاہوں سے ٹکراؤں گا، چنانچہ آپ نے عرب کے کسی رئیس اور کسی عقلمند کسی معزز کسی صاحب شوکت کسی خطیب اور کسی شاعر کو نہ چھوڑا اور سب کو محاذ جنگ پر بھیج دیا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روانگی

حضرت عمرؓ نے سعد کو جب کہ وہ نہاوند سے کوچ کر رہے تھے لکھا کہ فرج الہند کے سامنے کسی ایسے شخص کو بھیج دو جس کو تم پسند کرتے ہو، تاکہ وہ آڑ بن جائے اور اس طرف سے کوئی حملہ ہو تو اس کو روک سکے سعد نے مغیرہ بن شعبہ کو پانچ سو کی جمعیت کے ساتھ روانہ کر دیا، مغیرہ ابلہ کے سامنے جو عرب میں واقع تھا متعین تھے اس حکم کے بعد وہ عُفی میں آئے، اور جریر کے پاس جو اس وقت وہاں موجود تھے ٹھہر گئے۔

جب سعد اشراف پہنچے تو انہوں نے عمرؓ کی خدمت میں اپنی قیام گاہ اور دوسرے امرا کو قیام گاہ کے متعلق جو عُفی سے لے کر الجبانہ تک مقیم تھے اطلاع بھیجی۔

مجاہدین کی صف بندی

حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا کہ میرا یہ خط جب تمہارے پاس پہنچے تو لوگوں کو دھاوں میں تقسیم کر دینا اور ان پر عریف اور امیر مقرر کر دینا اور لشکر کی صف بندی کرنا اور مسلمانوں کے سرداروں کو حاضر ہونے کا حکم دینا اور ان کی موجودگی میں ان کی تعداد معلوم کرنا اس کے بعد ان کو ان کی فوجوں کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج دینا اور مقام قادسیہ پر ایک ساتھ پہنچنے کا وقت معین کر دینا اور مغیرہ بن شعبہ کو مع ان کے سواروں کے اپنے ساتھ ملا لینا، اور ان تمام انتظامات کی تکمیل کے بعد مجھ کو اطلاع دینا۔ سعد نے مغیرہ کے پاس قاصد بھیج کر ان کو اپنے پاس بلا لیا اور روسائے قبائل کو بھی طلب کیا وہ لوگ سعد کے پاس آ گئے، اس کے بعد سعد نے لوگوں کو شمار کیا اور سترافراد میں اُن کی صف بندی کی فوج کے امیر اور عریف مقرر کئے، رسول اللہ صلعم کے زمانے کے مطابق ہر دس پر ایک آدمی کو عریف مقرر کیا عمرؓ کے زمانے میں بھی یہ دستور جاری رہا، مگر بعد میں انہوں نے تنخواہیں مقرر کر دیں، سعدؓ نے علمبرداری کے لئے ان لوگوں کو منتخب کیا جو اسلام میں سبقت رکھتے تھے لوگوں کو دہائیوں پر تقسیم کیا اور دہائیوں پر ایسے لوگوں کو مامور کیا جن کو اسلام میں خاص مراتب حاصل تھے جنگ کے لئے معہدہ دار مقرر کئے ہر فوج کے مقدمے، میمنے، میسرے پیدل، سوار اور طلیعے مقرر کئے، سعد ہر نقل و حرکت پوری صف بندی کے ساتھ اور حضرت عمرؓ کی تحریر اور اجازت کے مطابق کرتے تھے۔

اسلامی فوج کے امراء

سعد نے فوج کی صف بندی میں حسب ذیل امراء کو معین کیا تھا، زہرہ بن عبداللہ بن قتادہ بن الحویہ بن معاویہ بن معن بن مالک بن ارقم بن جشم بن الحارث الاعرج کو مقدمے پر متعین کیا تھا شاہ ہجر نے زمانۂ جاہلیت میں ان کو سردار مقرر کیا تھا اور وفد بنا کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بھیجا تھا، سعد نے ان کو مقدمے پر متعین کیا تھا اور وہ اجازت ملنے پر شراف سے مُذیب پہنچ گئے تھے، اور میمنے پر عبداللہ بن المعتم کو متعین کیا تھا یہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں سے اور اُن نو افراد میں سے ایک تھے جو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور ان کو طلحہ بن عبیداللہ نے آکر پورے دس کر دیا تھا اور وہ سب عریف تھے، میسرے پر شرجیل بن السمط بن شرجیل الکندی کو مقرر کیا یہ نوجوان آدمی تھے انہوں نے مرتدین سے جنگ کی تھی اور اس میں نمایاں کامیابی اور شہرت حاصل کی تھی مدینے سے لے کر کوفے کی جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقوع تک کے علاقے میں ان کو اشعث سے زیادہ معزز و ممتاز مانا جاتا تھا ان کے والدان لوگوں میں سے تھے جو ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ شام کی طرف سب سے پہلے پہنچے تھے، سعد نے خالد بن عرفطہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا اور عاصم بن عمرو التمیمی ثم العمری کو ساقہ پر مامور کیا تھا، سواد بن مالک التمیمی کو طلایہ (نگرانی کے دستوں) پر متعین کیا تھا سلمان بن ربیعۃ الباہلی کو سوار دستوں پر اور حمال بن مالک الاسدی کو پیدلوں پر مقرر کیا اور شتر سواروں پر عبداللہ بن ذی السہمین الخثعمی کو مقرر کیا۔

امرائے فوج براہ راست سپہ سالار کے ماتحت تھے اور دہائیوں کے افسر امرا کے ماتحت تھے اور علمبردار لوگ دہائیوں کے افسروں کے ماتحت تھے اور سرداران قبائل علمبرداروں اور قائدوں کے ماتحت تھے۔

تمام راویوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ابوبکرؓ مرتدین اور عجمیوں کی جنگ میں فتنہ ارتداد کے کسی شخص سے مدد نہیں لیتے تھے مگر عمرؓ نے ان کو فوج میں بھرتی کیا اور جنہوں نے اپنی خدمات پیش کیں اُن کو قبول کرلیا۔

عمرؓ نے فوج میں اطبا کا تقرر فرمایا تھا اور لوگوں کے قضیوں کے تصفیے کے لئے عبدالرحمن بن ربیعۃ الباہلی ذوالنور کو مقرر کیا تھا اور مال غنیمت کی جمع اور تقسیم کی خدمت بھی انہیں کو تفویض کی تھی سلمان الفارسی کو داعی اور فوج کے قیام کا منتظم بنایا تھا۔ ہلال البجری کو ترجمان اور زیاد بن ابی سفیان کو کاتب مقرر کیا تھا۔

قابوس بن قابوس بن المنذر کا خاتمہ

جب سعد فوج کی صف آرائی اور تمام ضروری انتظامات سے فارغ ہوگئے تو عمرؓ کو اس کی اطلاع دی

اسی دوران میں مثنیٰ کے بھائی معنیٰ بن حارثہ سلمی بنت خصفۃ التمیمیہ یتیم لات کو اور مثنیٰ کی وصیت کو لے کر سعد کے پاس آئے مثنیٰ نے سلمی کے متعلق سعد کو وصیت کی تھی اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ان کو بہت جلد سعد کے پاس زرود میں پہنچا دیں مگر ان کو اس کی فرصت نہ ہوئی کیونکہ قابوس بن قابوس بن المنذر نے ان کو مصروف کر لیا تھا آزاد مرد بن آزاذبہ نے قابوس کو قادسیہ کی طرف روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے حکم دیا تھا کہ تم عربوں کو اپنی طرف دعوت دو جو لوگ تمہاری دعوت قبول کریں گے تم ان کے سردار قرار دیئے جاتے ہو اس طرح تم کو وہی اعزاز حاصل ہو جائے گا جو تمہارے آباؤ اجداد کو حاصل تھا اس لئے قابوس قادسیہ میں آیا اور یہاں اس نے اسی طرح جس طرح نعمان کیا کرتا تھا بکر بن وائل کو تہدیدی اور ترغیبی فرمان بھیجے۔ جب معنیٰ کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ راتوں رات ذی قار سے چل کر قادسیہ پہنچے اور اس پر اچانک شب خون مار کر اس کو اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور پھر ذی قار واپس آ گئے۔

مثنیٰ بن حارثہ کی وصیت اس کے بعد معنیٰ اور سلمیٰ مثنیٰ کی وصیت اور مشورہ لے کر سعد کے پاس آئے سعد اس وقت شراف میں مقیم تھے مثنیٰ نے سعد کو یہ مشورہ دیا تھا کہ اگر دشمنان اسلام کی فوجیں پوری تیاری سے آمادۂ پیکار ہوں تو آپ ان کے ملک میں گھس کر ان سے جنگ نہ کریں بلکہ ایسے مقام پر جنگ کریں جو ان کی حدود پر ہو اور ملک عرب سے قریب تر ہو تا کہ اگر مسلمان فتحیاب ہوں تو اس سے آگے کا علاقہ بھی ان کے قبضہ و تصرف میں آ جائے ورنہ بصورت دیگر مسلمان اپنی جمعیت کی طرف واپس آ جائیں اور اپنی سرزمین میں رہ کر بکمال جرأت جو کچھ مقتضائے مصلحت ہوگا اس پر کاربند ہوں خدا کی ذات سے قوی امید ہے کہ مسلمانوں کا دوسرا حملہ ضرور کامیاب ہوگا سعد نے مثنیٰ کی رائے اور وصیت سن کر ان کے حق میں دعائے خیر کی اور معنیٰ کو ان کی جگہ پر مقرر کیا اور مثنیٰ کے اہل و عیال کے راحت و آرام کا انتظام کیا اور سلمیٰ کو پیغام نکاح دے کر ان کو اپنی زوجیت میں داخل کیا۔

ارباب اعشار ارباب اعشار (دہائیوں) میں ستر سے زیادہ بدری اور تین سو سے زیادہ وہ لوگ تھے جن کو آغاز اسلام سے لے کر بیعت رضوان تک شرف صحبت حاصل ہو چکا تھا اور سات سو فرزندان صحابہ شریک تھے۔

حضرت سعدؓ کے نام فرمان فاروقی شراف میں قیام کے زمانے میں سعد کے پاس عمرؓ کا فرمان پہنچا جس میں وہی ہدایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی گئی تھی جس کا مثنیٰ نے اُن کو مشورہ دیا تھا، عمرؓ نے ایک ساتھ دو خط لکھے تھے ایک ابو عبیدہ کو لکھا تھا اس میں ان کو حکم دیا تھا کہ اہل عراق کو جو تعداد میں چھ ہزار تھے اور ان کے ساتھ والوں کو واپس کر دو اور سعد کے خط میں لکھا تھا کہ تم شراف سے روانہ ہو جاؤ اور مسلمانوں کو لے کر فارس کی طرف بڑھو، اللہ پر بھروسا رکھو تمام امور میں اسی سے مدد چاہو، تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ تم ایسی قوم سے روبرو ہو رہے ہو جو تعداد میں کثیر ہے جس کے پاس ساز و سامان وافر ہے دنیا پر اس کا رعب داب چھایا ہوا ہے اور تم ایسی مملکت پر حملہ کر رہے ہو جو نہایت مستحکم ہے ظاہر میں یہ ملک وسیع میدانوں، ترائیوں اور نہروں کی وجہ سے سہل گزار معلوم ہوتا ہے بعض مقامات پر تمہیں ترائیوں کے جنگل بھی ملیں گے، جب تم دشمن قوم یا اس کے کسی فرد سے ملو تو سختی اور قتل سے پیش آؤ ایسا نہ ہو کہ تم ان کی فوجوں کا تماشہ دیکھنے میں لگ جاؤ تم اُن کے فریب میں مبتلا نہ ہونا وہ لوگ بیحد فریبی اور مکار ہیں اُن کو اپنے اوپر قیاس نہ کرنا ان کی چال بازیوں کا توڑ ضرور کرنا قادسیہ زمانۂ جاہلیت سے فارس کا دروازہ ہے ان لوگوں کی تمام مادّی ضروریات اسی دروازے سے فراہم ہوتی ہیں، قادسیہ نہایت دلچسپ شاداب اور مستحکم مقام ہے اس تک پہنچنے کے لئے پلوں اور نہروں کو عبور کرنا پڑتا ہے جب تم قادسیہ پہنچ جاؤ تو اپنی فوجی چوکیاں اس کی گھاٹیوں میں قائم کرنا تمہاری فوجوں کا قیام پہاڑوں اور نرم زمینوں کے درمیان پانی کے چشموں پر ہونا چاہئے، ٹھہرنے کے بعد اپنی جگہ سے مت ہٹو جیسے ہی دشمنوں کو تمہاری آمد کا علم ہوگا اُن میں ہلچل مچ جائے گی اور وہ اپنی پوری قوت سے تم پر حملہ آور ہوں گے اگر تم استقلال اور پامردی سے جمے رہے تو مجھے امید ہے کہ تم اُن پر فتح یاب ہو گے اور پھر کبھی وہ لوگ تمہارے مقابلے کے لئے جمع نہ ہو سکیں گے اگر جمع ہوئے بھی تو ان کے دل ٹھکانے نہ ہوں گے بالفرض اگر تم کو ناکامی ہوئی تو پہاڑ تمہارے عقب میں ہو گا تم دشمن کی سرزمین سے ہٹ کر اور پہاڑ کی طرف پلٹ کر اپنے ملک میں پہنچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے سکو گے وہاں پہنچ کر تم جسارت اور واقفیت کے ساتھ لڑو گے اور دشمن بزدلی اور ناواقفیت کے ساتھ لڑے گا، اس کے بعد خدا تعالیٰ فتح و کامرانی کو بھیجے گا اور تمہارے دشمن کو مغلوب کرے گا۔

حضرت سعدؓ کو تفصیلی حالات لکھنے کا حکم نیز جس روز سعد شراف سے روانہ ہوئے تھے اس روز عمرؓ نے ان کو اس مضمون کا خط لکھا کہ جب فلاں دن آجائے تم اپنی فوجوں کو لے کر روانہ ہو جانا اور عذیب الہجانات اور عذیب القوادس کے درمیان پہنچ جانا وہاں سے مشرق اور مغرب کی طرف حملے کرنا۔

ایک اور خط اس مضمون کا آیا تھا کہ تم اپنے دل کو مضبوط رکھو اپنے لشکر کو پند و نصیحت کرتے رہو اور حسن نیت اور خلوص کی تلقین کرتے رہو جو شخص اس سے غافل ہو جائے اس کو پھر متنبہ کرو صبر و استقلال سے کام لو، خدا کی طرف سے اعانت بقدر نیت آتی ہے اور ثواب بقدر خلوص عطا ہوتا ہے، اپنے ماتحتین اور مقوضہ کام کے متعلق با احتیاط رہو اللہ تعالیٰ سے عافیت کے طلب گار رہو اور لاحول ولا قوۃ کا اکثر ورد کرتے رہو، مجھے اس کی اطلاع دو کہ دشمن کی فوجیں تم سے کتنی دور آگئی ہیں اور ان کا سپہ سالار کون ہے، کیونکہ موقع و محل اور دشمن کے حالات سے لاعلمی کے باعث میں بہت سی باتیں جو لکھنا چاہتا ہوں نہیں لکھ سکتا اس لئے تم اسلامی فوجوں کے مورچوں اور اپنے اور مدائن کے درمیان کے شہروں کے حالات اس تفصیل اور وضاحت سے لکھو کہ گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں، تم اللہ سے ڈرتے رہو اسی سے امیدیں وابستہ رکھو، کسی چیز پر نازاں نہ ہو یاد رکھو کہ تم سے اللہ نے وعدہ کیا ہے اس پر بھروسا کرو وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ایسا نہ ہو کہ تم اس کو ناراض کر لو اور وہ تمہارے بجائے کسی اور قوم سے اپنا کام لے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا جواب سعدؓ نے اس کے جواب میں لکھا کہ قادسیہ خندق اور نہر عتیق کے درمیان ایک شہر ہے اس کی بائیں جانب بحر اخضر ہے جس کا پھیلاؤ جبرہ تک دو راستوں کے درمیان سے نمودار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اُن میں سے ایک راستہ بلندی کی طرف جاتا ہے اور دوسرا ایک نہر کے کنارے کنارے جاتا ہے جس کو الخُفوض کہتے ہیں، اس راستے سے گزرنے والا آدمی خورنق اور حیرہ کے درمیان میں پہنچتا ہے، اور قادسیہ کے دائیں جانب وہاں کے دریاؤں کی ایک توانائی ہے، سواد کے جن باشندوں نے مجھ سے قبل مسلمانوں سے مصالحت کی تھی اگرچہ بظاہر وہ لوگ اہل فارس کے طرفدار بن گئے ہیں مگر ہماری امداد کے لئے تیار ہیں ایرانیوں نے ہمارے مقابلے پر رستم کو جوان میں خاص امتیازی درجہ رکھتا ہے بھیجا ہے دشمن ہم پر حملہ آور ہو کر ہم کو زیر کرنا چاہتا ہے اور ہم دشمن پر حملہ آور ہو کر اس کو زیر کرنے پر تلے ہوئے ہیں نتیجہ خدا کے ہاتھ ہے ہماری یہ دعا ہے کہ تقدیر کا فیصلہ ہمارے موافق ہو اور ہماری عافیت کا باعث ہو۔

حضرت عمرؓ کی مجاہدین کے لئے دعا

عمرؓ نے اس کے جواب میں سعد کو لکھا کہ تمہارا خط موصول ہوا۔ جب تک دشمنوں میں کوئی حرکت نہ ہو تم اپنی جگہ پر جمے رہو، یاد رکھو کہ اس موقع پر آئندہ کی کامیابیاں موقوف ہیں اگر خدا نے تمہارے ہاتھوں دشمن کو مغلوب کر دیا تو تم ان کو دباتے ہوئے مدائن میں گھس جانا ان شاء اللہ مدائن برباد ہو گا، عمرؓ سعد کی کامیابی کے لئے بطور خاص دعا کیا کرتے تھے اُن کے ساتھ اور لوگ بھی سعد کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے دُعا کیا کرتے تھے۔

حضرت سعدؓ کی زہرہ سے روانگی

سعد نے زہرہ کو آگے روانہ کیا تاکہ عذیب الہجانات میں پڑاؤ کریں اور ان کے پیچھے سعد خود عذیب الہجانات پہنچے، سعد نے زہرہ کو پھر آگے روانہ کیا تاکہ وہ قادسیہ میں نہر عتیق اور خندق کے درمیان پل کے سامنے مقیم ہوں قدیس اس زمانے میں قادسیہ سے ایک میل نیچے تھا۔

پابندی عہد کی ہدایت

عمرؓ نے سعد کو ایک خط میں یہ لکھا کہ مجھے القا ہوا ہے کہ جب تم دشمن سے لڑو گے تو اس کو شکست دے دو گے، لہٰذا تم اپنے دل سے شک و شبہے کو دور کرو خدا پر بھروسا رکھو، اگر تم میں سے کوئی شخص بطور کھیل کے بھی کسی عجمی کو امان دے یا ایسا اشارہ کرے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے الفاظ کہے جن کو عجمی سمجھتے نہ ہوں مگر وہ اس کو امان جانیں تو تم اس امان کو برقرار رکھو، ہنسی مذاق سے احتراز کرو، وعدوں کا ایفا کرو کیونکہ ایفا اگر غلطی سے بھی ہو جائے تو اس کا نتیجہ اچھا ہے مگر غداری غلطی سے بھی ہو گی تو اس کا انجام ہلاکت ہے اس سے تمہاری کمزوری اور دشمن کی قوت ظاہر ہوتی ہے نیز تمہاری ہوا خیزی ہوتی ہے اور دشمن کی ہوا بندھتی ہے، یاد رکھو کہ میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں کہ تم مسلمانوں کی توہین اور ذلت کا باعث بنو۔

ایرانی جاسوس کا قتل

کرب بن ابی کرب قادسیہ کی لڑائیوں میں مقدمے کے دستوں میں شریک تھے ان کا بیان ہے کہ سعد نے ہم کو شراف سے آگے روانہ کیا ہم عذیب الہجانات میں جا کر ٹھہرے پھر سعد خود روانہ ہوئے اور جب عذیب الہجانات میں ہمارے پاس پہنچے اور یہ صبح سویرے کا وقت تھا تو اس وقت زہرہ بن الحویہ مقدمے کے دستوں کو لے کر آگے بڑھے جب عذیب الہجانات ہمارے سامنے نمودار ہوا اور یہ مقام ان کی فوجی چوکی تھا تو ہم نے اس کے برجوں پر کچھ آدمیوں کو دیکھا ہم جس برج یا کنگرے پر نظر ڈالتے تھے اس پر ہم کو ایک آدمی نظر آتا تھا ہمارا دستہ تیز اور سب سے آگے نکلا ہوا تھا اس لئے ہم ذرا ٹھہر گئے یہاں تک کہ ہماری فوج ہمارے ساتھ آملی، ہم یہ سمجھتے تھے کہ عذیب الہجانات میں کوئی رسالہ موجود ہے ہم آگے بڑھے جب ہم عذیب کے قریب پہنچے تو وہاں سے ایک آدمی گھوڑا دوڑاتا ہوا قادسیہ کی طرف کو نکلا، ہم عذیب میں داخل ہو گئے مگر وہاں دیکھا تو کوئی بھی موجود نہ تھا اور وہ وہی آدمی تھا جو ہم کو برجوں اور کنگروں پر دھوکا دے کر نظر آرہا تھا اور اب ہماری آمد کی خبر دینے کے لئے جا رہا تھا، ہم نے اس کا تعاقب کیا مگر اس نے ہمیں کامیاب نہ ہونے دیا، زہرہ کو اس بات کی خبر ہوئی تو وہ ہمارے پیچھے آئے اور ہم تک پہنچ کر ہم سے آگے نکل گئے اور اس شخص کا پیچھا کیا زہرہ نے کہا کہ اگر یہ ربی بھاگ نکلا تو دشمنوں کو خبر کر دے گا، زہرہ نے اس کو خندق میں جا لیا اور نیزے سے زخمی کر کے پچھاڑ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادسیہ کے لوگ اس شخص کی بہادری اور حربی معلومات پر عش عش کرتے تھے اس سے زیادہ دلیر اور جوشیلا ایرانی جاسوس کبھی دیکھنے میں نہیں آیا، اگر اس کو دور جانا نہ ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ زہرہ اس کو پکڑ سکتے۔

حنین جانے والا ایرانی رسالہ

عذیب میں بہت سے تیر انداز نیزے اور بچھلی کی کھال کے برتن مسلمانوں کے ہاتھ آئے، مسلمانوں نے اُن سے کام لیا، اس کے بعد شب خون مارنے والے دستے مقرر کئے گئے اور اُن کو حکم دیا گیا کہ حیرہ پر چھاپے مارو بکیر بن عبداللہ اللیثی کو ان کا امیر مقرر کیا گیا ان میں شماخ القیسی شاعر کے علاوہ تیس اور مشہور و معزز اور بہادر افراد تھے یہ لوگ چل کر سلیحین کے پاس پہنچے اور اس کے پل کو توڑ دیا اُن کا ارادہ حیرہ جانے کا تھا مگر وہاں انہوں نے کچھ شور شغب کی آوازیں سنیں اس لئے آگے جانے سے رک گئے اور چھپ کر گھات میں بیٹھ گئے اور اُن کے سامنے آنے کا انتظار کرنے لگے، جب وہ لوگ اُن کے سامنے سے گزرے تو معلوم ہوا کہ اس شور و غل سے آگے آگے ایک رسالہ ہے مسلمانوں نے اس رسالے کو گزرنے دیا رسالہ حنین کی طرف بڑھ گیا۔ ان لوگوں کو مسلمانوں کی مطلق خبر نہ ہوئی، وہ اپنے جاسوس کے منتظر تھے اس وقت نہ تو وہ مسلمانوں کے ارادے سے آئے تھے اور نہ انہوں نے اس کی تیاری کی تھی بلکہ وہ حنین کا قصد رکھتے تھے۔

رئیس حیرہ کی برات پر حملہ

یہ جلوس برات کا تھا آزاد مرد بن آزاد بہ رئیس حیرہ کی بہن دلہن بنا کر رئیس حنین کے پاس بھیجی جا رہی تھی، حنین کا رئیس عجم کے شرفا میں سے تھا، خطرات کے اندیشے کی وجہ سے دلہن کو پہنچانے کے لئے ایک فوجی رسالہ ساتھ کر دیا گیا تھا، فوجی رسالہ براتیوں سے آگے نکل گیا مسلمان نخلستان میں گھات لگائے بیٹھے تھے، جب ساز و سامان سامنے سے گزرا تو بکیر نے شیرزاد بن آزاد بہ پر جو رسالے اور برات کے درمیان تھا حملہ کر دیا اور اس کی پیٹھ توڑ دی گھوڑے سوار جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جدھر منہ اٹھا بھاگ گئے مسلمانوں نے تمام سامان پر قبضہ کرلیا اور آزاذبہ کی بہن اور اس کے علاوہ تیس دہقانی بیگمات گرفتار کیں اور سو کے قریب خدمت گار اور خواصیں وغیرہ ہاتھ آئیں اور اس قدر زر و جواہر حاصل ہوئے کہ ان کی قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

مال غنیمت کے علاوہ خمس کی تقسیم

بکیر تمام ساز و سامان اور لونڈی غلاموں کو لے کر واپس ہوئے اور صبح کے وقت عذیب الہجانات میں سعد کے پاس پہنچے مسلمانوں نے فلک شگاف نعرہائے تکبیر بلند کئے سعد نے کہا بخدا تم نے ان لوگوں کی طرح تکبیر کی آواز بلند کی ہے جن کو میں معزز سمجھتا ہوں، سعد نے مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کردیا اور خمس نمایاں کارگزاروں کو انعام کے طور پر دے دیا اور باقی جو بچا وہ مجاہدوں کو عطا کر دیا یہ مال مسلمانوں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوا۔

سعد نے عذیب میں ایک محافظ فوجی دستہ متعین کردیا اور دوسرے محافظ دستوں کو بھی اس کے ساتھ ضم کر دیا اور غالب بن عبداللہ اللیثی کو ان کا امیر مقرر کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کا قدیس میں قیام

سعد قادسیہ میں اترے اس کے بعد قدیس میں اترے اور زہرہ قنطرۃ العتیق کے سامنے اس مقام پر ٹھہرے جہاں اب قادسیہ واقع ہے، سعد نے بکیر کی فوجی مہم اور اپنے قدیس میں ٹھہرنے کی اطلاع دربار خلافت کو بھیجی اور ایک مہینے تک قدیس میں مقیم رہے پھر حضرت عمرؓ کو لکھا کہ اب تک دشمنوں نے ہماری طرف رخ نہیں کیا ہے اور جہاں تک ہم کو معلوم ہے جنگ کی مہمات کسی کے تفویض نہیں کی ہیں، جب ہم کو اس کی اطلاع ملے گی فوراً آپ کی خدمت میں لکھ بھیجیں گے آپ خدا سے مدد و نصرت کی دعا فرمائیے کیونکہ ہم اس وقت وسیع دنیا کے کنارے پر کھڑے ہیں مگر اس سے پہلے نہایت مشکلات موجود ہیں، جن کا خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے ستدعون الی قوم اولی باس شدید (ترجمہ) عنقریب تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نہایت سخت اور شدید قوم کی طرف بلایا جائے گا۔

یوم الاباقر اسی مقام سے سعد نے عاصم بن عمرو کو زبیر بن فرات کی طرف روانہ کیا تھا عاصم روانہ ہو کر جیسان پہنچے ان کو کچھ بکریوں اور گایوں کی ضرورت ہوئی مگر کہیں دستیاب نہ ہوئیں وہاں کے باشندے اطراف کی گڑھیوں اور قلعوں میں گھس گئے عاصم بھی ان کے پیچھے پیچھے ایک شخص گڑھی کی دیوار پر چڑھتا ہوا ہاتھ آگیا عاصم نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ بکریاں اور گائیں کہاں ہیں ان نے قسم کھائی اور کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے مگر حقیقت میں وہ اس جگہ کے مویشیوں کا چرواہا تھا ایک بیل چلا کر بولا خدا کی قسم یہ چرواہا جھوٹا ہے دیکھو ہم یہاں موجود ہیں، عاصم اندر گھس گئے اور بیلوں کو ہانک لائے اور اپنے لشکر میں لے گئے سعد نے ان کو لوگوں میں تقسیم کر دیا جس کی وجہ سے چند روز کھانے پینے کی افراط رہی۔

اس واقعے کو حجاج نے اپنے زمانے میں سنا تو اس نے ان لوگوں کو بلایا جو اس واقعے کے وقت وہاں موجود تھے، ان میں سے ایک نذیر بن عمرو تھے دوسرے ولید بن عبد شمس اور تیسرے زاہر تھے حجاج نے ان لوگوں سے دریافت کیا انہوں نے کہا ہاں یہ واقعہ صحیح ہے ہم نے سنا ہے اور دیکھا ہے اور ہم بیلوں کو ہانک کر لائے ہیں، حجاج نے کہا تم لوگ جھوٹے ہو، انہوں نے کہا کہ اگر تم اس واقعے کے وقت موجود ہوتے اور ہم نہ ہوتے تو ہم تم کو جھوٹا سمجھتے حجاج نے کہا ہاں تم ٹھیک کہتے ہو، یہ بتاؤ کہ تمہارے دشمن اس کے متعلق کیا کہتے تھے انہوں کہا کہ دشمن یہ کہتے تھے کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ خدا ہمارے دشمنوں سے خوش ہے اور ان کو ہم پر فتح ہو گی، حجاج نے کہا کہ یہ بات جب ہی ہوتی ہے، جبکہ جماعت کے لوگ متقی اور نیک ہوں، انہوں نے کہا کہ یہ تو خدا کو معلوم ہے کہ ان لوگوں کے دلوں کی کیفیت کیا تھی مگر ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ ان سے زیادہ زاہد تارک دنیا بلکہ دنیا سے نفرت کرنے والا ہم نے کسی کو نہیں دیکھا ہے وہ لوگ کبھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تین باتوں سے متہم نہیں کئے گئے بزدلی، غداری اور خیانت سے، جس روز یہ واقعہ پیش آیا وہ یوم الاباقر کے نام سے مشہور ہوگیا۔

لشکر اور انبار کے درمیان بہت سے شتر خون مارے گئے جن میں کافی مال غنیمت اور کھانے کی چیزیں ہاتھ آئیں اور مدتوں کام دیتی رہیں۔

اسلامی سفارت بھیجنے کا حکم

سعد نے اہل حیرہ اور حلوبا کی طرف اپنے جاسوس بھیجے تاکہ ان سے اہل فارس کی خبریں معلوم ہوں، وہ لوگ یہ خبر لائے کہ شاہ فارس نے رستم بن فرخ زاد ارمنی کو امیر حرب مقرر کیا ہے اور اس کو لشکر آراستہ کرنے کا حکم دیا ہے، سعد نے اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کی خدمت میں لکھ بھیجی، حضرت عمرؓ نے اس کے جواب میں لکھا کہ ایرانیوں کے طرف سے جو کچھ تم سنو یا تم کو پیش آئے تم اس کو بڑا نہ سمجھنا، اللہ سے مدد چاہو، اسی پر بھروسا رکھو، رستم کے پاس دعوت اسلام دینے کے لئے تم ایسے لوگوں کو بھیجو جو وجیہ عقلمند اور بہادر ہوں خدا اس دعوت کو ان کی توہین اور ہماری کامیابی کا ذریعہ بنائے گا، تم روزانہ مجھے خط لکھتے رہو، چنانچہ جب رستم نے ساباط میں پڑاؤ ڈالا تو حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع دی گئی۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ جب سعد کو معلوم ہوا کہ رستم ساباط کی طرف روانہ ہوا ہے تو انہوں نے لوگوں کے جمع ہونے کے لئے اپنے لشکر میں قیام کیا۔

اسمٰعیل کی یہ روایت ہے کہ سعدؓ نے عمرؓ کو لکھا کہ رستم نے مدائن کے قریب ساباط میں اپنا لشکر مرتب کیا ہے اور ہم سے لڑنے کے لئے بڑھ رہا ہے۔

اسلامی سفارت کی روانگی

ابوضمرہ کی یہ روایت ہے کہ سعدؓ نے عمرؓ کو لکھا کہ رستم نے ساباط میں لشکر آراستہ کیا ہے اور ایران کے گھوڑوں، ہاتھیوں اور اس کی شان و شوکت کو ساتھ لے کر ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے مگر میرے نزدیک یہ سب بے حقیقت چیزیں ہیں اور نہ میں جیسا کہ آپ کی خواہش ہے اس کا تذکرہ کرتا ہوں، ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور اسی پر ہمارا بھروسا ہے، میں نے فلاں فلاں اشخاص کو جو آپ کی لکھی ہوئی صفات سے متصف ہیں رستم کے پاس بھیجا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سفیروں کے اسمائے گرامی

سعدؓ نے حضرت عمرؓ کا حکم ملتے ہی ایسے لوگ منتخب کئے جو بڑے ذی حسب و نسب عقلمند بہادر اور وجیہ تھے نعمان بن مقرن، بسر بن ابی رہم، جملہ بن حویۃ الکنانی، حنظلہ ابن الربیع التمیمی، فرات بن حیان العجلی، عدی بن سہیل اور مغیرہ بن زرارہ ابن النباش ابن حبیب عقل و تدبیر اور سیاست دانی میں لاجواب تھے اور عطارد بن حاجب، اشعث بن قیس، الحارث ابن حسان، عاصم بن عمرو عمرو بن معدی کرب، مغیرہ بن شعبہ اور معنی بن حارثہ ایسے لوگ تھے جو قد و قامت اور ظاہری رعب داب میں نمایاں درجہ رکھتے تھے ان سب کو شاہ ایران کے پاس سفیر بنا کر بھیجا گیا تھا۔

مجاہدین کی قادسیہ میں آمد

ابو وائل کا بیان ہے کہ جب سعد اپنی فوجوں کو لے کر قادسیہ پہنچے تو اس وقت شاہد ہم لوگ سات ہزار سے زیادہ نہ ہوں گے اور مشرک تیس ہزار کے لگ بھگ ہوں گے مشرکوں نے ہم سے کہا کہ تم لوگ نہایت کمزور ہو تمہارے پاس آلات جنگ ٹھیک نہیں ہیں تم ہمارے مقابلے پر کیوں آئے جاؤ واپس چلے جاؤ ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم واپس نہیں جاتے اور نہ ہم واپس ہونے کے لئے آئے ہیں وہ لوگ ہمارے تیروں کو دیکھ دیکھ ہنستے اور کہتے تھے تکلے ہیں تکلے۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی سفارت

جب ہم نے واپس جانے سے انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ تم ہمارے پاس اپنے میں سے کسی عقلمند آدمی کو بھیجو تاکہ وہ تمہاری آمد کے مقصد کو ہم پر واضح کرے، مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ اس کام کے لئے میں جاتا ہوں چنانچہ مغیرہ ندی پار ہو کر ان کی طرف گئے اور مسند پر رستم کے پاس جا بیٹھے ایرانی سرداروں کو یہ جسارت ناگوار گزری اور اس پر چلائے مغیرہ نے کہا کہ اس سے میرا مرتبہ بڑھ نہیں گیا اور تمہارے سپہ سالار کے مرتبے میں کمی نہیں آگئی، رستم نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو تم یہ بتلاؤ کہ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو، مغیرہ نے کہا کہ ہماری قوم گمراہی میں گرفتار تھی خدا نے ہم میں ایک پیغمبر مبعوث کیا خدا نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہم کو اس کے ذریعے سے ہدایت کی اور اس کے ہاتھوں سے ہم کو رزق عطا فرمایا، جو رزق اس نے ہم کو عطا کیا ہے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا دانہ اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے، جب ہم نے اور ہمارے اہل و عیال نے اس ملک کا غلہ کھایا تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے تم ہم کو اسی ملک میں ٹھہرا دو تاکہ یہاں کا غلہ کھائیں۔

سفارت کی ناکامی

رستم نے کہا کہ ہم تم کو قتل کریں گے مغیرہ نے کہا کہ اگر تم نے ہم کو قتل کیا تو ہم جنت میں داخل ہوں گے اور اگر ہم نے تم کو قتل کیا تو تم لوگ دوزخ میں جاؤ گے ایک یہ صورت ہے کہ تم جزیہ قبول کر لو۔ جب مغیرہ نے جزیہ دینے کا نام لیا تو وہ لوگ برہم ہو گئے اور چلا کر بولے کہ ہم میں اور تم میں صلح ناممکن ہے مغیرہ نے کہا کہ تم پار ہو کر ہماری طرف آؤ یا چاہتے ہو تو ہم تمہاری طرف آئیں، رستم نے کہا کہ ہم تمہاری طرف آئیں گے مسلمانوں نے کچھ دیر توقف کیا جب پار ہونے والے ایرانی اس طرف آ گئے تو مسلمانوں نے اُن پر حملہ کیا اور ان کو شکست دے دی۔

کافور کا قمیص سے تبادلہ

عبید بن حجش السلمی کا بیان ہے کہ اس جنگ میں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ہم لوگ آدمیوں کی پیٹھوں کو روندتے ہوئے، لاشوں کی طرف بڑھ رہے تھے ہمارے ہتھیار اُن کو چھوئے تک نہ گئے تھے بلکہ انہوں نے آپس ہی میں ایک دوسرے کو قتل کر دیا تھا ہم کو کافور کی ایک تھیلی ملی جس کو ہم نے نمک خیال کیا، ہم نے گوشت پکایا اور اس کو ہانڈی میں ڈالا مگر اس میں کوئی ذائقہ پیدا نہ ہوا، ایک عبادی شخص ہمارے پاس سے گزرا اس کے پاس ایک قمیص تھی اس نے ہم سے کہا کہ اے عربو، تم اپنا کھانا خراب نہ کرو کیونکہ یہاں کا نمک کسی کام کا نہیں ہے، اگر تم چاہتے ہو تو اس کے عوض میں یہ قمیص لے سکتے ہو، ہم نے اس سے قمیص لے لی اور اس کو کافور کی تھیلی دے دی، اور قمیص اپنے میں سے ایک شخص کو پہنا دی ہم اس کو ساتھ لے کر گھومتے اور اس پر اکڑتے تھے مگر جب ہم کو کپڑوں کی قدر قیمت کا پتا چلا تو معلوم ہوا کہ وہ قمیص صرف دو درہم کی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین کی فوجی چوکی پر حملہ

عبید کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے شخص کے پاس پہنچا جس کے جسم پر ہتھیار تھے اور اس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے میں نے اس سے بات نہیں کی بلکہ اس کی گردن مار دی، ایرانی شکست کھا کر صرات پہنچے ہم نے اُن کا تعاقب کیا انہوں نے وہاں بھی شکست کھائی اور مدائن تک پسپا ہو گئے، مسلمان کوفے تک پہنچ گئے، مشرکوں کی ایک فوجی چوکی دیر سلاخ میں تھی مسلمان وہاں پہنچے اور لڑ کر اُن کو شکست دی مشرکین شکست کھا کر دجلہ کے کنارے جا ٹھہرے ان میں سے بعض لوگ کلواذی کے پاس سے پار ہوئے اور بعض مدائن سے نیچے جا کر پار ہوئے مسلمانوں نے مشرکین کو محصور کر لیا ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا اور کتے بلیاں کھانے لگے، رات کو موقع پا کر باہر نکلے اور جلولاء میں داخل ہو گئے مسلمانوں نے وہاں بھی ان کو جا لیا، سعد کے مقدمے کے افسر ہاشم بن عتبہ تھے اور وہ مقام جہاں مسلمان دشمنوں کے پاس پہنچ گئے تھے فرید تھا۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ عمرؓ نے اہل کوفہ پر حذیفہ بن الیمان کو امیر مقرر کیا تھا اور اہل بصرہ پر حجاج بن مسعود کو امیر مقرر کیا تھا۔

یزدجرد کا وزراء سے مشورہ

مغیرہ کا بیان ہے کہ مسلمانوں کا وفد رستم کو چھوڑ کر سیدھا یزدجرد کے ایوان پر پہنچا تاکہ یزدجرد کو دعوت اسلام دی جائے اور اس پر حجت قائم کر دی جائے، مسلمانوں کے گھوڑوں کی پیٹھیں ننگی تھیں اور تیزی اور چستی کا یہ عالم تھا کہ سب گھوڑے ہنہناتے اور ٹاپیں مارتے تھے، مسلمانوں نے یزدجرد کے پاس پہنچنے کی اجازت چاہی مگر ان کو روک دیا گیا یزدجرد نے اپنے وزراء اور اعیان مملکت کو طلب کیا تاکہ ان سے طریقہ کار اور مسلمانوں سے گفتگو کرنے کے متعلق مشورہ کرے۔

اسلامی وفد کی ظاہری ہیئت

جب لوگوں کو مسلمانوں کی آمد کی اطلاع ہوئی تو ان کے دیکھنے کے لئے جوق در جوق آنے لگے مسلمانوں کی ظاہری ہیئت یہ تھی کہ اُن کے جبے پھٹے ہوئے کاندھوں پر چادریں پڑی ہوئیں ہاتھوں میں باریک باریک کوڑے اور پاؤں پر موزے چڑھائے ہوئے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سفارت یزدجرد کے دربار میں

مشورہ ہونے کے بعد مسلمانوں کو دربار میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی چنانچہ مسلمان اندر داخل ہوئے قادسیہ کے ایک قیدی جو بعد میں بہت پکے مسلمان ہو گئے تھے وہ مسلمانوں کے وفد کی آمد کے وقت وہاں موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو جب مسلمانوں کی آمد کی خبر ہوئی تو بکثرت آ آ کر ان کو دیکھنے لگے میں نے ایسے رعب داب کے دس آدمی کبھی نہیں دیکھے تھے کہ ان کی ہیبت ہزاروں پر چھا جائے۔ ان کے گھوڑے ٹاپیں مار رہے تھے، اور ایک دوسرے کو دھکا رہے تھے، اور اہل فارس ان کی ہیئت کذائی اور ان کے گھوڑوں کی حالت کو دیکھ کر ان سے نفرت کر رہے تھے۔

امیر وفد نعمان اور یزدجرد کی گفتگو

جب عربوں کا وفد یزدجرد کے دربار میں داخل ہوا تو یزدجرد نے ان کو بیٹھنے کا حکم دیا وہ بہت بدتہذیب تھا۔ چنانچہ ترجمان کے ذریعے سے پہلی بات چیت جو اس کے اور عربوں کے درمیان ہوئی وہ یہ تھی اس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے پوچھو تم ان چادروں کو کیا کہتے ہو، اس نے نعمان سے پوچھا کہ تم اپنی چادر کو کیا کہتے ہو۔ نعمان امیر وفد تھے، نعمان نے کہا کہ ہم اس کو بُرد کہتے ہیں۔ اس سے یزدجرد نے فال لی اور فارسی محاورے کے مطابق کہا جہاں برد، ایرانیوں کے چہروں کی رنگت بدل گئی اور ان کو یزدجرد کی یہ حرکت ناگوار گذری۔ پھر اس نے عربوں کے جوتوں کو پوچھا کہ تم ان کو کیا کہتے ہو انہوں نے کہا ہم ان کو نعال کہتے ہیں۔ یزدجرد نے کہا ہمارے ملک میں نالہ نالہ، پھر پوچھا کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ نعمان نے کہا کہ اس کو سوط کہتے ہیں اس نے سمجھا سوخت اور کہا سوخت فارسی میں جلنے کو کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے فارس کو جلا دیا حذا ان کو جلائے یزدجرد کا اشارہ اہل فارس کی طرف تھا۔ اہل فارس اس کی باتوں پر بہت خفا ہو رہے تھے۔

یزدجرد کی دھمکی

اس کے بعد یزدجرد نے پوچھا کہ تم لوگ یہاں کیوں آئے ہو اور ہم سے جنگ کرنے اور ہمارے ملک میں گھسنے کا کیا باعث ہے، کیا اس لئے کہ ہم نے تم کو شتر بے مہار کی طرح چھوڑ رکھا ہے اور تمہاری طرف توجہ نہیں کی ہے، تم کو ہمارے مقابلے پر آنے کی جرات ہوئی ہے۔ نعمان بن مقرن نے اپنے ارکان کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اگر آپ لوگوں کی رائے ہو تو اس کا جواب میں دوں اور اگر کوئی اور صاحب بولنا چاہتے ہیں تو میں اُن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اجازت دیتا ہوں، سب نے کہا آپ ہی بولیں اور بادشاہ سے کہا کہ اس شخص کا کہنا ہمارا کہنا ہے

نعمان بن مقرن کی ایرانی دربار میں تقریر

نعمان نے اپنی گفتگو اس طرح شروع کی، اللہ نے ہم پر اپنا فضل کیا ہے، ہمارے پاس ایک رسول بھیجا ہے انہوں نے ہم کو نیکی کا راستہ دکھایا اور اس پر چلنے کا حکم دیا۔ انہوں نے ہم کو شر سے آگاہ کیا اور اس سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے ہم سے وعدہ کیا کہ اگر تم میرا کہنا مانو گے تو تم کو اچھی دنیا اور اچھی آخرت نصیب ہو گی۔ عرب قبائل میں سے جس کسی کو ہمارے رسولؐ نے دعوت دی ان میں دو جماعتیں ہو گئیں، ایک جماعت نے ان کا ساتھ دیا اور دوسری ان سے الگ ہو گئی ان کے دین میں گنتی کے چند ہی لوگ داخل ہوئے کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی پھر ان کو خدا نے حکم دیا کہ تم مخالفت کرنے والے عربوں سے لڑو چنانچہ آپ نے ان سے جنگ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب لوگ ان کے دین میں شامل ہو گئے۔ بعض تو دل ناخواستہ اور بعض بطیب خاطر، اس کے بعد ہم سب کو معلوم ہوا کہ ان کا لایا ہوا مذہب ہماری عداوت اور تنگ خیالی کی زندگی سے کہیں بہتر ہے، ہمارے رسولؐ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اپنے قریب کی قوموں کو دعوت اسلام دیں چنانچہ ہم سب کو انصاف کی طرف مدعو کرتے ہیں اور تم کو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں ہمارا دین ایسا دین ہے جس نے نیکی اور بدی میں امتیاز کامل کر دیا ہے۔ اگر تم انکار کرتے ہو تو اس کا نتیجہ تمہارے حق میں برا ہو گا مگر ایک صورت یہ بھی ہے کہ تم جزیہ دینا منظور کرو ورنہ تلوار سے مقابلہ ہے، اگر تم نے ہمارا مذہب قبول کر لیا تو ہم تم کو کتاب اللہ دے جائیں گے اور تم کو اس شرط پر برقرار رکھیں گے کہ تم اس کے احکام کے مطابق حکومت کرو اس صورت میں ہم تم سے اور تمہاری حکومت سے کوئی تعرض نہ کریں گے۔ اور اگر تم نے جزیہ دے کر جان بچائی تو ہم اس کو قبول کریں گے اور تمہاری حفاظت کریں گے ورنہ ہم تم سے لڑیں گے۔

یزدجرد کی دولت کی پیش کش

یہ تقریر سن کر یزدجرد نے کہا کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ دنیا میں تم سے زیادہ بدبخت قلیل التعداد اور خستہ حال کوئی قوم نہیں تھی ہم تمہاری خبر لینے کے لئے سرحد کے زمینداروں کو مقرر کر دیتے تھے۔ ہماری بجائے وہ تم سے نبٹ لیتے تھے، فارس نے تم پر کبھی چڑھائی نہیں کی ہے تم کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ تم ان کے سامنے ٹھہر سکو گے۔ اگر تمہاری تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے تو اس بات پر تم کو اکڑنا نہیں چاہئے، اگر قحط سالی اور افلاس نے تم کو یہاں آنے پر مجبور کیا ہے تو ہم تمہاری غذا کا اس وقت تک کے لئے انتظام کئے دیتے ہیں جب تک کہ تمہارے یہاں کچھ پیدا ہو، ہم تمہارے سرداروں کی عزت کریں گے، تم کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپڑے پہنائیں گے اور تم پر ایسے شخص کو بادشاہ مقرر کریں گے جو تمہارے ساتھ نرمی سے پیش آئے

مغیرہ بن زرارہ کی ولولہ انگیز تقریر

یزدجرد کی یہ باتیں سن کر مسلمان امراء نے سکوت اختیار کیا مگر مغیرہ بن زرارہ سے ضبط نہ ہو سکا۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا اے بادشاہ بزرگ سرداران عرب اور وہاں کے معززین ہیں اشراف ہیں، اور اشراف سے شرماتے ہیں اور اشراف کی عزت اشراف کیا کرتے ہیں۔ اشراف کے حقوق کی پاسداری اشراف کرتے ہیں، اور اشراف کی عظمت کا لحاظ اشراف کرتے ہیں۔ انہوں نے تم سے سب باتیں نہیں کہی ہیں اور نہ تمہاری سب باتوں کا جواب دیا ہے۔ انہوں نے ٹھیک کیا ان کے شایان شان ایسا ہی تھا تم مجھ سے گفتگو کرو تاکہ میں صاف صاف جواب دوں اور یہ لوگ اس کی شہادت دیں۔

تم نے ہمارے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس سے تم پورے طور پر واقف نہیں ہو۔ تم نے ہماری خستہ حالی کا ذکر کیا ہے۔ بے شک۔ ہم سے زیادہ خستہ حال کون ہوگا تم نے ہماری فاقہ مستی کا ذکر کیا ہے بے شک اس کی مثال ملنا مشکل ہے ہم گیدڑ، لومڑے سانپ کچھوے تک کھا جاتے تھے اور ان کو اپنی غذا سمجھتے تھے، ہمارے مکانات بس زمین کی سطح تھی، ہم اونٹوں اور بکریوں کے بالوں کو بُن بُن کر جو پہن لیتے تھے وہ ہمارا لباس تھا۔ ہمارا مذہب یہ تھا کہ ایک دوسرے کی گردن مارتے تھے اور ایک دوسرے کو لوٹتے تھے مگر یہ سب باتیں اب پرانی ہو چکی ہیں، خدا نے ہم میں ایک بہترین شخص کو پیدا کیا ہے ہم اس کے حسب و نسب سے بخوبی واقف ہیں اس کا وطن بہترین وطن ہے اس کا حسب ہم سب سے اچھا ہے اس کا گھرانا ہم سب کے گھرانوں سے بالاتر ہے۔ اس کا قبیلہ ہم سب کے قبیلوں سے معزز ہے وہ بذات خود بہترین خصائل سے متصف تھا۔ سب سے زیادہ صادق القول سب سے زیادہ بردبار اس نے ہم کو ایک چیز کی طرف دعوت دی مگر بجز اس کے یار غار کے جو اس کے بعد خلیفہ ہوئے ہم میں سے اور کسی نے اس کی بات نہیں مانی، وہ بولتا ہم بھی بولتے وہ سچ کہتا ہم جھوٹ کہتے، وہ جس کام کو زیادہ کرتا ہم اس کو کم کرتے مگر وہ کچھ نہ کہتا۔ بالآخر خدا نے ہمارے قلوب میں اس کی تصدیق اور اس کی پیروی کرنے کا خیال پیدا کر دیا وہ ہمارے اور رب العالمین کے درمیان واسطہ بن گیا وہ ہم سے جو کچھ کہتا وہ خدا کا کہنا ہوتا تھا اور جس کام کا حکم دیتا وہ خدا کا حکم ہوتا تھا، اس نے ہم سے کہا کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ میں ہی تنہا اللہ ہوں، میرا کوئی شریک نہیں ہے میں تھا جب کہ کوئی چیز نہ تھی ہر چیز فنا ہو جائے گی بجز میری ذات کے، میں نے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف واپس ہو گی، میری رحمت نے تم کو آلیا ہے میں نے اس شخص کو تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم کو راہ راست پر چلاؤں تاکہ تم کو مرنے کے بعد عذاب سے نجات ملے اور اپنے گھر دارالسلام کو تم پر حلال کر دوں۔

لہٰذا ہم شہادت دیتے ہیں کہ وہ پیغمبر جو کچھ لایا ہے حق ہے حق کے پاس سے لایا ہے اس نے ہم سے کہا ہے کہ اس چیز میں جو کوئی تمہاری اتباع کرے گا اس کو وہی فائدے حاصل ہوں گے جو تم کو حاصل ہیں اور اس پر وہی امور واجب ہوں گے جو تم پر واجب ہیں، جو شخص اس کے قبول کرنے سے انکار کرے اس کے سامنے جزیہ پیش کرو اگر قبول کرے تو جس طرح تم اپنی حفاظت کرتے ہو اس کی بھی حفاظت کرو اور جو اس سے بھی انکار کرے اس سے جنگ کرو میں تمہارے درمیان حکم ہوں، تم میں سے جو لوگ قتل ہوں گے میں ان کو اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو باقی رہیں گے ان کو حریفوں پر نصرت عطا کروں گا۔ اے بادشاہ یا تو ذلت کے ساتھ جزیہ دینا قبول کرے ورنہ تلوار ہے یا اسلام لے آتا کہ تجھ کو نجات نصیب ہو۔

یزدجرد کا اہانت آمیز سلوک

یزدجرد نے کہا کہ تم مجھ سے ایسی باتیں کہتے ہو، مغیرہ نے کہا کہ میرا روئے سخن تو اس کی طرف ہے جو مجھ سے گفتگو کرتا ہے اگر تمہارے سوا کوئی اور شخص مجھ سے گفتگو کرتا تو میری بات کا رخ تمہاری طرف نہ ہوتا، یزدجرد نے کہا اگر قاصدوں کا قتل کرنا خلاف اصول نہ ہوتا تو میں تم کو قتل کر دیتا میرے پاس تمہارے لئے کچھ نہیں ہے، اس کے بعد حکم دیا کہ ایک ٹوکرا بھر مٹی لاؤ، اور ان میں کے سب سے معزز شخص کے سر پہ لاد دو اور اس کو ہانکتے ہانکتے مدائن سے خارج کر دو۔

عاصم بن عمرو اور مٹی کا ٹوکرا

جاؤ تم اپنے سردار کے پاس واپس چلے جاؤ یاد رکھو کہ میں تمہاری سرکوبی کے لئے رستم کو بھیج رہا ہوں تاکہ وہ تم کو اور تمہارے سردار کو قادسیہ کی خندق میں مبتلائے عذاب کر کے موت کے گھاٹ اتار دے پھر میں اس کو تمہارے ملک میں بھیج کر اس سے زیادہ مزا چکھاؤں گا جتنا کہ سابور نے تم کو چکھایا تھا۔ اس کے بعد اس نے پوچھا تم میں سب سے زیادہ باعزت کون ہے، سب لوگ خاموش رہے، عاصم مٹی لینے کے لئے جھپٹے اور کہا کہ میں ان سب کا سردار ہوں یہ مٹی میرے سر پہ لاد دو، یزدجرد نے کہا گیا ایسا ہی ہے عرب سرداروں نے کہا ہاں درست ہے چنانچہ مٹی عاصم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سر پر لاد دی گئی، عاصم اس کو لئے لئے دربار اور شاہی محل سے باہر اپنے گھوڑے کے پاس پہنچے اور اس کے اوپر لاد دی اور تیزی سے روانہ ہوئے اور سعد کے پاس لے گئے۔ عاصم سب سے آگے نکل گئے۔ قدیس کے پاس پہنچ کر اندر قصر میں داخل ہو گئے اور کہا کہ اپنے امیر کو فتح کی بشارت دو ہم انشاء اللہ مزدور فتحیاب ہوں گے۔ عاصم نے مٹی کو اپنی گود میں لیا اور سعد کے پاس لے گئے، ان کو واقعات کی اطلاع دی اور کہا مبارک ہو خدا نے ہم کو ان کے ملک کی کنجیاں عطا کی ہیں۔

عاصم کے ساتھی بھی آ گئے۔ اور سب مل کر اپنی قوت میں اضافہ کرنے لگے۔ ادھر دشمنوں کے دل پر مسلمانوں کی ہیبت بڑھتی گئی۔

یزدجرد اور رستم کی گفتگو

یزدجرد کے درباریوں کو اس کا یہ فعل اور مسلمانوں کی حرکت نہایت ناگوار گزری، رستم ساباط سے بادشاہ کے پاس آیا تا کہ اس سے واقعات معلوم کرے اور یہ کہ اس نے مسلمانوں کو کیسا پایا بادشاہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ عربوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جیسے کہ میں نے اب دیکھے ہیں وہ میرے پاس آئے، میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ ان سے زیادہ عقلمند اور حاضر جواب نہیں ہو یزدجرد نے رستم کو عربوں کے نمائندے کی گفتگو سنائی یزدجرد نے کہا کہ ان لوگوں نے مجھ سے سچ کہا ہے یا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے یا اس کے لئے جان دے دیں گے، مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا سردار نہایت احمق آدمی تھا کیونکہ جب اس نے جزیے کا ذکر کیا تو میں نے اس کو مٹی دے دی، جس کو اس نے اپنے سر پر اٹھا لیا۔ اس کو لے کر چلا گیا اگر وہ چاہتا تو کسی اور پر ٹال دیتا معلوم نہیں اس میں کیا راز تھا، رستم نے کہا اے بادشاہ وہ شخص سب سے زیادہ دانشمند تھا۔ اس نے اس چیز سے فال لی ہے، اس بات کو اس کے سوا اس کا کوئی اور ساتھی نہیں سمجھ سکا ہے۔

رستم کی بدفہمی

رستم بادشاہ کے پاس سے غم و غصے سے بھرا ہوا واپس آیا وہ شوم اور کہانت سے واقف تھا اس نے فوراً وفد کو گرفتار کرنے کے لئے آدمی دوڑائے اور اپنے ایک معتمد علیہ سے کہا کہ اگر ہمارے قاصدوں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ ہم نے اپنے ملک کو پا لیا ہے اور اگر قاصد ناکام رہے تو گویا خدا نے تمہارا ملک اور تمہاری اولاد تم سے چھین لی ہے اور اس میں کسی شک و شبہے کی گنجائش باقی نہ رہے گی، حجام کا بیٹا حکومت کے قابل نہیں ہوتا، وہ لوگ ہمارے ملک کی کنجیاں،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے ہیں، ان باتوں کو سن کر ایرانیوں کا غیظ و غضب اور بہت بڑھ گیا۔

یوم الجیتان اس وفد کے مسلمان یزدجرد کے پاس سے واپس آنے تک، غارت گریاں کرتے اور مچھلیوں کا شکار کرتے رہے، سواد بن مالک التمیمی نجاف کی طرف گئے۔ فراض بھی اس کے نزدیک تھا، تین سو مویشی یعنی خچر، گدھے اور بیل وغیرہ پکڑ کر لائے۔ اور ان پر مچھلیاں لادیں۔ اور ہانکتے ہانکتے صبح تک اپنے لشکر میں آگئے۔ سعدؓ نے مویشی اور مچھلیاں لوگوں میں تقسیم کر دیں اور مجاہدین کو دینے کے بعد خمس میں سے جو کچھ بچا وہ الغنامات میں تقسیم کر دیا اور لونڈی غلاموں کو بھی حصوں میں لگا دیا۔ اس معرکے کا نام یوم الجیتان ہے، آزاذمرد بن آزاذبہ ان لوگوں کی تلاش میں نکلا تھا۔ مگر سواد اور ان کے سوار اس پر پلٹ پڑے۔ سلیحین کے پل پر لڑائی ہوئی یہاں تک کہ جب ان کو معلوم ہو گیا کہ مال غنیمت دشمن کی زد سے نکل گیا ہے۔ تو خود بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے آئے اور غنیمت کو مسلمانوں کے پاس پہنچا دیا۔

ایام اللحم اس زمانے میں مسلمان گوشت کے لئے بہت بے چین تھے، گیہوں، جو، کھجور اور دوسرے غلے تو ان کے پاس بہت دنوں کے قیام کے لئے کافی مقدار میں موجود تھے مگر گوشت نہ تھا اس لئے ان کی ٹکڑیاں صرف گوشت کی طلب میں نکلا کرتی تھیں۔ اسی لئے وہ ان معرکوں کو ایام اللحم یوم الاباقر اور یوم الجیتان سے موسوم کرتے تھے۔ ایک اور سریہ مالک بن ربیعہ بن خالد التمیمی کی سرکردگی میں بھیجا گیا، ان کے ساتھ مسادر بن نعمان التمیمی بھی تھے۔ ان دونوں نے مسیوم پر چھاپہ مارا، اور بنی تغلب اور بنی نمر کے اونٹ پکڑ لئے اور ان کو ہانکتے ہوئے اگلے روز سعدؓ کے پاس آگئے۔ اونٹ لوگوں کے لئے ذبح کر دیئے گئے جس کی وجہ سے گوشت کی افراط ہو گئی۔ عمرو بن الحارث نے نہرین پر چھاپہ مارا، وہاں ان کو باب تودار پر بکثرت مویشی ملے۔ وہاں سے ارض شیلے کی طرف جو آج کل نہر زیاد کہلاتی ہے آئے اور وہاں سے لشکر میں آگئے، عمرو کا بیان ہے کہ اس وقت وہاں صرف دو نہریں تھیں۔

خالدؓ کے عراق جانے اور سعدؓ کے قادسیہ آنے میں دو سال اور چند دن کا وقفہ ہے، سعدؓ وہاں دو ماہ سے کچھ زیادہ مقیم رہے تھے بالآخر فتح مند ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوشجان ابن الہربذ کا قتل

واقعۂ بویب کے بعد عربوں اور ایرانیوں کے درمیان ایک یہ واقعہ بھی پیش آیا تھا کہ انوشجان ابن الہربذ سواد بصرہ سے نکل کر باشندگان غضی پر حملہ کرنے کے ارادے سے چلا مگر قبیلۂ تمیم کے خاندانوں کے چار سرداروں نے جو ان کے سامنے ہی آباد تھے اس کو روک لیا۔ ان میں سے ایک المستورد رباب کے سردار تھے۔ اور عبداللہ بن زید ان کے دست راست تھے، دوسرے عزرہ بن معاویہ سعد کے سردار تھے اور ابن النابغہ ان کے معاون تھے، تیسرے الحسن بن نیار عمرو کے سردار تھے اور اعور بن بشامہ ان کے معاون تھے چوتھے حصین بن معبد حنظلہ کے سردار تھے اور المشیہ ان کی اعانت کرتے تھے۔ قبل اس کے کہ انوشجان اہل غضی تک پہنچے ان سرداروں نے مل کر اس کو قتل کر دیا، جب سعد سپہ سالار ہو کر آئے تو یہ سردار، اہل غضی اور وہاں کی تمام جماعتیں سعد کے ساتھ آ کر مل گئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایام العجم

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۱

رستم کی قیادت

سری محمد و طلحہ اور عمرو کی اسناد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

"سوادِ عراق کے باشندوں نے فریاد کے طور پر بادشاہ یزدگرد کے پاس یہ پیغام بھیجا "اہل عرب قادسیہ میں ایسے ارادے کے ساتھ اترے ہیں جو جنگ کرنے کے مشابہ ہے۔ وہ جب سے قادسیہ میں اترے ہیں، اس وقت سے انھوں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے اس جگہ سے لے کر دریائے فرات تک انھوں نے سب چیزیں لوٹ لی ہیں۔ قلعوں کے علاوہ اور کہیں آبادی کا نشان نہیں ہے۔ مویشی باقی نہیں رہے ہیں اور کھانے پینے کی وہ چیزیں جو قلعوں میں محفوظ نہیں کی جا سکی ہیں۔ وہ سب ختم ہو گئی ہیں اب یہی کام باقی رہ گیا ہے کہ وہ ہمیں قلعوں سے نکال دیں۔ اگر فریاد رسی میں تاخیر ہوئی تو ہم اپنے ہاتھوں سے یہ قلعے ان کے حوالے کر دیں گے۔"

وہ بادشاہ، جن کی جاگیریں اس علاقے میں تھیں، انھوں نے بھی اسی قسم کا مضمون لکھکر بھیجا اور اس معاملے میں ان کی تائید و امداد کی۔ انھوں نے بادشاہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ رستم کو بھیجے

رستم سے خطاب

جب یزدگرد نے رستم کو بھیجنے کا مصمم ارادہ کر لیا تو اس نے رستم کو بلا بھیجا۔ جب وہ اس کے پاس آیا تو اس نے رستم سے کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"میں چاہتا ہوں کہ میں تمھیں اس طرف روانہ کروں کیونکہ میرا کام اس کے اندازے اور اہمیت کے لحاظ سے انجام پذیر ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں تم ہی اہل فارس کے "مرد میدان" ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ان پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جو اردشیر کے خاندان کے دور حکومت سے کبھی نازل نہیں ہوئی تھی" اس نے بادشاہ کی یہ بات مان لی اور اس کی حمد وثنا کی۔

بادشاہ نے کہا:

"میں چاہتا ہوں کہ تمھارے خیالات پر غور کروں تاکہ تمھاری معلومات کا مجھے علم ہو سکے۔ مجھے عربوں کے وہ احوال واعمال بتاؤ جو قادسیہ کے قیام کے دوران ان سے رونما ہوتے ہوں، مجھے اہل عجم کا حال بھی بتاؤ کہ وہ کس طرح ان سے مقابلہ کریں گے؟

عقاب کی مثال رستم نے جواب دیا "وہ ان بھیڑیوں کی مانند ہیں جس نے گلہ کو غافل پاکر اسے خراب کر دیا ہو" بادشاہ نے کہا "یہ بات نہیں ہے۔ میں تم سے یہ سوال اس لئے کر رہا ہوں کہ تم ان کا حال بیان کرو، تاکہ میں تمھیں اس کے مطابق کام کرنے میں تقویت پہنچا سکوں، مگر تم اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ لہذا میری یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ ان کی مثال اہل فارس کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے ایک عقاب اس پہاڑ پر پہنچ گیا ہو جہاں پرندے رات کے وقت بسیرا کرتے ہوں اور وہاں پہاڑ کے دامن میں اپنے آشیانوں میں رات گذارتے ہوں۔ جب صبح ہوئی تو پرندوں نے دیکھا کہ وہ گھات میں بیٹھا ہوا ہے۔ چنانچہ ان میں سے جو کوئی اکیلا نکلتا ہے اسے دبوچ لیتا ہے۔

پرندوں نے جب یہ حالت دیکھی تو اس کے خوف سے کوئی نہیں نکلا، تاہم جب کوئی اکیلا نکلتا، وہ اسے پکڑ لیتا تھا۔ اگر وہ اکٹھے ہو کر نکلتے تو وہ اسے بھگا سکتے تھے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ متحد ہو کر وہ سب محفوظ رہ سکتے تھے مگر اختلاف کی وجہ سے جو کوئی گروہ نکلتا تھا وہ ہلاک ہو جاتا تھا۔ یہ مثال عرب وعجم پر بالکل منطبق ہوتی ہے۔ لہذا تم اسی کے مطابق عمل کرو۔

رستم کی معذرت رستم بولا "اے بادشاہ! مجھے چھوڑ دیجئے کیونکہ اہل عرب کے دلوں میں اہل عجم کی ہیبت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ میرے ذریعے ان کو نقصان نہ پہنچے۔ ممکن ہے کہ سلطنت میرے ذریعے قائم رہے اور اللہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اس وقت ہمیں کوئی نئی تدبیر اختیار کرنی چاہیے۔ کیونکہ تدبیر اور جنگی چال فتح مندی سے بہتر ہے"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نے اس کی بات نہیں مانی اور کہا: "کیا چیز باقی رہ گئی ہے"؟

رستم نے کہا "جنگ کرنے میں دیر کرنا جلد بازی سے بہتر ہے۔ اس وقت صبر سے کام لینا مناسب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایک لشکر کے بعد دوسرا لشکر جنگ کرے بجائے اس کے کہ ایک دم مکمل شکست ہو جائے۔ یہ طریقہ ہمارے دشمن پر زیادہ بھاری رہے گا" مگر بادشاہ اپنی بات پر اڑا رہا اور اس نے اس کی بات نہیں مانی۔ لہٰذا اس نے اپنی فوجیں ساباط کے مقام پر جمع کیں۔ اس عرصے میں بھی قاصد بادشاہ کے پاس آتے جاتے رہے تاکہ اس کی سستی دور کی کوئی صورت نکل آئے اور اس کے بجائے کسی دوسرے کو بھیج دیا جائے۔ بہرحال لوگ اس کے پاس جمع ہوتے رہے۔

حضرت سعد بن وقاص کے پاس بھی حیرہ والوں اور بنو صلوبا کی طرف سے جاسوس خبریں لاتے رہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ معلومات فراہم کرتے رہے

بادشاہ کا عزم مصمم جب آزاد مرد ابن آزاد کے ذریعے شاہِ یزدگرد کے پاس اہل سواد عراق کی چیخ و پکار بکثرت پہنچی تو اس نے رستم کو جنگ کے لئے بھیجنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ وہ بہت ضدی اور ہٹ دھرم تھا۔ رستم نے اپنا پچھلا قول پھر دہرایا اور کہا "اے بادشاہ! دانشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ میں اپنے آپ کو عظیم و مقدس سمجھوں اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں آپ سے ایسی گفتگو نہ کرتا۔ میں آپ کو خداوند تعالیٰ، خاندان اور ملک کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے لشکر میں رہوں اور جالینوس کو روانہ کروں۔ اگر جنگ ہمارے حق میں ہوئی تو یہ بہت بہتر ہے ورنہ میں کسی اور کو بھیجوں گا۔ جب کوئی چارہ اور کوئی تدبیر باقی نہیں رہے گی تو ہم بذات خود ان کا مقابلہ کریں گے۔ اس وقت تک ان کی طاقت کمزور ہو چکی ہوگی اور ہم ان کا اچھی طرح مقابلہ کر سکیں گے" مگر بادشاہ کا اصرار یہی رہا کہ وہ خود روانہ ہو۔

جنگ کی تیاری سری ابو زمیل کی روایت سے بیان کرتا ہے کہ جب رستم ساباط پہنچا اور اس نے جنگ کا ساز و سامان جمع کر لیا تو اس نے ہراول دستہ کی حیثیت سے چالیس ہزار سپاہیوں کے ساتھ جالینوس کو بھیجا اور کہا "تم لشکر کشی کرو مگر میرے حکم کی تعمیل کرنا" اس نے اپنے میمنہ پر ہرمزان کو مقرر کیا اور میسرہ پر مہران بن بہرام رازی کو مقرر کیا اور ساقہ پر ہیرزان کو سردار بنایا۔ رستم کہنے لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بادشاہ کو اس بات سے مطمئن رہنا چاہیے کہ اللہ نے دشمن سے پیش قدمی کرائی اور اس نے اپنے گھر میں ہم کو للکارا ہے تاکہ ہم ان کے ملک ہی میں ان کا مقابلہ کریں تاآنکہ وہ ہماری بات مانیں یا اسی چیز پر قانع ہو جائیں جس پر وہ پہلے قانع تھے۔

رستم کا تذبذب

جب حضرت سعد کے وفود بادشاہ کے پاس آئے اور وہاں سے لوٹ آئے۔ تو رستم نے نیند میں ایک خواب دیکھا جسے اس نے بہت ناپسند کیا۔ اس کو برے انجام کا احساس ہوا۔ اور اس کی وجہ سے اس نے چاہا کہ وہ روانہ نہ ہو اور دشمن کا مقابلہ نہ کرے۔ اس کے ارادے میں تذبذب اور کمزوری آگئی تو اس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ "وہ چاہتا ہے کہ وہ جالینوس کو (جنگ کے لئے) روانہ کرے اور خود وہ ٹھہرا رہے تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیا کرتے ہیں"۔ رستم نے مزید یہ کہا "جالینوس کا وجود میرے وجود کے برابر ہے البتہ عرب میرے نام سے اس کے نام سے زیادہ کانپتے ہیں۔ اگر اسے فتح حاصل ہوئی تو یہ عین ہمارے مقصد کی تکمیل ہوگی۔ اگر معاملہ برعکس ہوا تو میں اس جیسا دوسرا (سپہ سالار) بھیجوں گا۔ اس طرح ہم کسی نہ کسی دن دشمن کو دور کر دیں گے۔ مجھے توقع ہے کہ اہل فارس فتح مند ہوں گے بشرطیکہ مجھے شکست نہ ہو۔ وہ میری وجہ سے مستعد رہیں گے اور عربوں کے دلوں میں میری ہیبت قائم رہے گی۔ اور اگر بذات خود ان کا مقابلہ نہ کروں تو وہ آگے بڑھنے سے خائف رہیں گے۔ لیکن اگر میں ان کے سامنے آجاؤں تو میرا رعب اور ہیبت ان کے دلوں سے جاتی رہے گی) اور وہ آخر دم تک جرأت کے ساتھ لڑتے رہیں گے۔ اس طرح اہل فارس کو انجام شکست ہوگی"۔

رستم کے لشکر کی تعداد

لہٰذا رستم نے مقدمۃ الجیش چالیس ہزار سپاہیوں کا روانہ کیا اور خود ساٹھ ہزار کی تعداد میں نکلا اور اس کا ساقہ بیس ہزار کی تعداد میں تھا۔

سری نے محمد و طلحہ اور زیاد و عمرو کے حوالے سے یہ بیان کیا ہے

"رستم ایک لاکھ بیس ہزار کے لشکر کے ساتھ روانہ ہوا۔ ان کے پیچھے ایک لاکھ سے زیادہ لشکر تھا۔ وہ خود مدائن سے ساٹھ ہزار کی تعداد کے ساتھ روانہ ہوا۔ حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد قادسیہ میں تھے تو رستم ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوا۔

سرداروں کو خطوط

محمد و طلحہ اور زیاد و عمرو کی روایت ہے کہ جب بادشاہ نے روانہ ہونے پر اصرار کیا تو رستم نے اپنے بھائی اور ملک کے تمام سرداروں کو خطوط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھے کہ "یہ دشمن ایسا ہے جس کے ذریعے اللہ ہر بڑے لشکر کو شکست دے گا اور ہر مستحکم قلعہ کو کھول دے گا۔ لہذا تم اپنے قلعوں کو مستحکم کرو اور مقابلے کے لئے اچھی طرح تیار ہو جاؤ۔ تم یہ سمجھو کہ اہل عرب تمہارے علاقے تک پہنچ گئے ہیں اور وہ تمہاری سرزمین اور تمہارے فرزندوں پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ میری رائے یہ تھی کہ ان کا مقابلہ کیا جائے اور ان کی جنگ کو طول دیا جائے۔ تا آنکہ ان کی خوش نصیبی بدبختی میں تبدیل ہو جائے مگر بادشاہ نے میری بات نہیں مانی۔"

شکست کا اندیشہ صلت بن بہرام ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بادشاہ یزدگرد نے جب رستم کو ساباط سے نکلنے کا حکم دیا تو اس نے اپنے بھائی کو مذکورہ مضمون کے مطابق خط لکھا اور اس میں یہ اضافہ کیا۔ مچھلی نے پانی کو گدلا کر دیا ہے۔ شتر مرغ دنعائم، اچھے ہیں اور زہرہ بھی درست حالت میں ہے۔ میزان اعتدال میں ہے مگر بہرام چلا گیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ یہ لوگ عنقریب ہم پر غالب آئیں گے اور ہمارے قریبی علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے۔ سب سے مشکل بات یہ ہے کہ بادشاہ نے یہ کہا ہے۔ "تم ان کے مقابلے کے لئے ضرور جاؤ گے، ورنہ میں بذات خود ان کے مقابلے کے لئے روانہ ہو جاؤں گا" لہذا میں ان کے مقابلے کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔"

نجومی سے سوال رفیل بیان کرتا ہے کہ کسریٰ کے نجومی جابان کے غلام نے شاہ یزدگرد کو اس بات پر جرأت دلائی کہ وہ رستم کو روانہ کرے۔ اس کا تعلق اہل فرات بادقلی سے تھا۔ اس نے اس کو بلا بھیجا تھا اور اس سے دریافت کیا "رستم کے روانہ ہونے اور عربوں کی موجودہ جنگ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟" اسے سچ بات کہنے میں خوف لاحق ہوا۔ لہذا وہ جھوٹ بولا۔ رستم کو اس کے علم سے واقفیت تھی لہذا اس پر اس کا روانہ ہونا شاق گذرا۔

پرندے کا شگون اس نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایسی بات بتاؤ جس سے مجھے اطمینان ہو جائے۔" غلام نے زرنا بندی سے کہا "اسے بتاؤ" اس نے کہا "تم مجھ سے دریافت کرو" لہذا اس نے دریافت کیا تو اس نے کہا "ایک پرندہ آئے گا، وہ آپ کے محل پر بیٹھے گا وہاں سے کوئی چیز اس کے منہ میں اس جگہ پہنچے گی" یہ کہہ کر اس نے ایک خانے کا خط کھینچا۔ غلام نے کہا۔ "یہ سچ کہتا ہے۔ وہ پرندہ کوا ہے اور اس کے منہ میں جو چیز جائے گی وہ درہم ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجومیوں کا اختلاف

جابان کو یہ اطلاع ملی کہ بادشاہ نے اسے طلب کیا ہے تو وہ روانہ ہوا اور اس کے پاس آیا تو اس وقت بادشاہ نے اس بات کے بارے میں دریافت کیا جو اسی کے غلام نے بتائی تھی۔ اس نے حساب لگا کر کہا "یہ بات صحیح ہے مگر وہ پرندہ عقیق ہے اس کے منہ میں درہم ہوگا جو اس مقام پر گرے گا" زرنا ہندی نے درہم کے گرنے کے مقام کی تردید کی اور دوسرا خانہ کھینچ کر کہا "وہ یہاں گرے گا" جب وہ کھڑے ہوئے تو اس وقت کنگوروں پر جا بیٹھا اور اس کے منہ سے درہم پہلے خط میں گرا پھر وہ وہاں سے اچھل کر دوسری لائن میں جا گرا۔ زرنا ہندی نے جابان سے اس کی تردید پر شرط باندھی چنانچہ وہ دونوں گابھن گائے کے پاس آئے۔ ہندی نے کہا "اس کا بچہ سفید و سیاہ ہے"۔ جابان نے کہا "تم جھوٹ بولتے ہو وہ سفید دم والا سیاہ ہے" اتنے میں گائے گر پڑی جب اس کا بچہ نکالا گیا تو اس کی دم اس کی آنکھوں کے درمیان تھی۔ جابان نے کہا "یہاں سے زرنا آیا ہے"۔ ان دونوں نے بادشاہ کو رستم کو روانہ کرنے پر آمادہ کیا، لہٰذا اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا۔

زوال کی پیشین گوئی

جابان نے جشنماہ کو لکھا "اہل فارس کی حکومت ختم ہو گئی ہے اور ان کا دشمن ان پر غالب آ گیا ہے۔ مجوسیوں کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا ہے عربوں کی سلطنت قائم ہو گئی ہے اور ان کا مذہب رائج ہو گیا ہے۔ لہٰذا تم ان سے معاہدہ کر لو اور موجودہ حالات کے فریب میں نہ آؤ۔ اس سے پہلے کہ تم گرفتار ہو جاؤ، بہت عجلت سے کام لو"۔

جشنماہ کا معاہدہ

جب جشنماہ کے پاس یہ خط پہنچا تو وہ عربوں کی طرف روانہ ہوا۔ تاآنکہ وہ معنی کے پاس آیا جو عقیق کے مقام پر سواروں کے دستے کے ساتھ تھے۔ انھوں نے اسے حضرت سعد کے پاس بھیجا۔ آپ نے اس کے ساتھ اس کی ذات، اس کے گھر والوں اور اس کے متبعین کی حفاظت کا معاہدہ کیا اور پھر اسے واپس بھیج دیا چنانچہ وہ مسلمانوں کو خبریں پہنچانے لگا۔

اس نے معنی کو فالودہ تحفہ کے طور پر بھیجا اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا "یہ کیا ہے؟" بیوی نے کہا "میرا خیال ہے کہ اس کی بیوی بیمار ہے" اس نے پیا تھا پکانا چاہا۔ مگر اس کو اچھی طرح نہ پکا سکی"۔ معنی نے کہا "اس پر افسوس ہے"۔

رستم کی روانگی

محمد و طلحہ اور زیاد و عمرو بیان کرتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جب رستم ساباط سے روانہ ہوا تو جابان اسے پل پر ملا اور اس نے شکایت کی اور کہا: "کیا تمہاری بھی وہ رائے نہیں ہے جو میری رائے ہے؟" رستم نے اس سے کہا۔ "میں نے مجبور ہو کر یہ قیادت سنبھالی ہے۔ میرے لئے اطاعت کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے" اس نے جالینوس کو حکم دیا کہ وہ حیرہ جائے اس کے بعد وہ روانہ ہوا۔ نجف میں اس کا خیمہ جلنے لگا تو رستم وہاں سے چل کر کوفہ میں آیا۔ اس نے جالینوس اور آزاد مرد کو لکھا "میرے لئے (حضرت) سعد کے لشکر سے ایک آدمی پکڑ کر لاؤ۔ لہٰذا وہ دونوں سوار ہو کر گئے اور انھوں نے ایک آدمی کو پکڑ کر اس کے پاس بھیجا وہ اس وقت کوفی کے مقام پر تھا اس نے اس سے کچھ سوالات کئے پھر اسے قتل کرا دیا۔

ایک مسلمان کی گرفتاری

رُفیل بیان کرتا ہے۔ "جب رستم روانہ ہوا تو اس نے جالینوس کو حکم دیا کہ وہ حیرہ کی طرف پیش قدمی کرے۔ اس نے اسے حکم دیا کہ وہ عرب کے کسی شخص کو پکڑ کر لائے۔ لہٰذا وہ اور آزاد مرد ایک سو سپاہیوں کا دستہ لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ وہ قادسیہ تک پہنچ گئے وہاں ایک مسلمان انھیں قادسیہ کے پل کے قریب ملا وہ دونوں اسے پکڑ کرنے گئے۔ لوگ تعاقب کے لئے نکلے مگر وہ انھیں نہیں پکڑ سکے سوائے اس کے کہ مسلمانوں نے اس کے آخری حصے کو کچھ نقصان پہنچایا جب وہ دونوں نجف پہنچے تو وہ اسے رستم کے پاس لے گئے وہ اس وقت کوثی کے مقام پر تھا رستم نے اس مسلمان سے پوچھا "تم کیوں آئے ہو اور تم کیا چاہتے ہو؟" اس نے کہا "ہم اللہ کا وعدہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔" وہ بولا "وہ کیا ہے" اس مسلمان نے کہا "اگر تم اسلام لانے سے انکار کرو تو تمہاری سرزمین اور تمہارے فرزندوں کو زیر نگیں کرنا اور تمہارا خون بہانا ہے" رستم بولا

مسلمان کی گفتگو

"اگر تم اس سے پہلے قتل کر دیئے جاؤ" اس نے جواب دیا "اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی اس سے پہلے شہید ہو جائے تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو ہم میں سے باقی رہے گا اس کے لئے وہ اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ ہم اس بات پر پورا ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔" رستم نے کہا "کیا ہم تمہارے ہاتھوں میں گرفتار ہو جائیں گے؟" وہ بولا "اے رستم! تمہارے اعمال نے تمہیں ذلیل کیا ہے اور انہی کی بدولت اللہ تمہیں مغلوب کرے گا تمہارا ماحول تمہیں فریب میں مبتلا نہ کرے کیونکہ تم انسانوں سے مقابلہ نہیں کر رہے ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ قضا و قدر سے مقابلہ کر رہے ہو" یہ سن کر وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا چنانچہ اس کے حکم سے اس کی گردن ماردی گئی۔

رعایا سے بدسلوکی

رستم کوشی سے روانہ ہوا تاکہ وہ برسی کے مقام پر قیام کرے وہاں اس کے ساتھیوں نے رعایا کے مال کو چھین لیا، عورتیں پکڑ لیں اور شراب پینے لگے۔ دیہاتی رستم کے پاس فریاد لے کر گئے اور اپنے مال اور فرزندوں کے نقصانات کی اس کے پاس شکایت کی تو رستم کھڑے ہو کر ان سے یوں مخاطب ہوا:

رستم کی تقریر

اے فارس کے رہنے والو! خدا کی قسم! اس عرب مسلمان نے سچ کہا تھا۔ خدا کی قسم! ہمارے اعمال نے ہمیں ذلیل و خوار کر دیا ہے۔ اس سے پہلے جب ہم جنگ کرتے تھے تو ہماری سیرت تمہاری سیرت سے بہتر ہوتی تھی اس وقت اللہ دشمن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرتا تھا اس نے حسن سیرت، مقابلہ ظلم، ایفاء عہد اور احسان کی بدولت تمہیں اپنے ملک میں سربلند کر رکھا تھا مگر جب تمہارے اندر انقلاب آگیا اور تم یہ کام کرنے لگے تو اللہ نے بھی اپنا رویہ تبدیل کر لیا اور مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ تم سے اپنی سلطنت کو چھین لے گا" اس کے بعد اس نے کچھ اشخاص بھیجے تو وہ کچھ ایسے لوگوں کو پکڑ لائے جن کی شکایت کی گئی تھی اس نے ان کی گردن ماردی۔

اہل حیرہ کو تنبیہ

پھر وہ سوار ہو گیا اور لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ وہاں سے نکل کر اس نے دیرالاعور کے سامنے قیام کیا پھر ملطاط کی طرف کوچ کیا اور دریائے فرات کے قریب اہل نجف کے سامنے خوانق سے کر غربیین تک اپنے لشکر کو اتارا اس کے بعد اہل حیرہ کو بلوایا اور انہیں دھمکایا اور سخت تنبیہ کی۔ ابن بقیلہ نے اس کے جواب میں کہا "آپ ہمارے ساتھ دو باتیں جمع نہ کریں پہلی بات یہ ہے کہ آپ ہماری مدد کرنے سے عاجز رہے اور اس کے بعد آپ ہمیں اس بات پر ملامت کر رہے ہیں کہ ہم نے اپنے آپ کو اور اپنے علاقے کو بچا لیا" اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

شعبی اور مقدام الحارثی اپنے راوی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رستم نے اہل حیرہ کو بلوایا جب کہ اس خیمے دیر کے قریب قائم تھے۔ رستم نے کہا "اے اللہ کے دشمنو! کیا تم ہمارے ملک میں عربوں کے داخلہ سے بہت خوش ہو؟ تم ہمارے برخلاف ان کے جاسوس ہو۔ تم نے مالی امداد سے انہیں طاقتور بنایا"۔ اس پر انہوں نے ابن بقیلہ سے امداد طلب کی اور اس نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے "تم جاکر اس سے گفتگو کرو۔"

چنانچہ وہ آگے بڑھا اور کہنے لگا

ابن بقیلہ کا جواب

"آپ یہ فرماتے ہیں کہ تم ان کے آنے سے خوش ہوئے" انھوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟ اور ان کے کس فعل سے ہم خوش ہو سکتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے غلام ہیں، نیز وہ ہمارے مذہب پر نہیں ہیں بلکہ وہ ہمارے بارے میں یہ شہادت دیتے ہیں کہ ہم دوزخی ہیں۔ آپ نے یہ الزام لگایا ہے کہ "ہم ان کے جاسوس ثابت ہوئے" اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں، انھیں ہماری جاسوسی کی کیا ضرورت تھی جب کہ آپ کے ساتھی ان کے مقابلے سے بھاگ گئے ہوں اور ان کے لئے تمام دیہات خالی کر گئے ہوں ایسی صورت میں انھیں روکنے والا کون تھا، وہ جس طرف سے چاہیں آجا سکتے ہیں، خواہ وہ دائیں طرف سے آئیں، یا بائیں طرف کا رخ کریں۔

آپ نے فرمایا ہے کہ "ہم نے انھیں مالی امداد سے طاقتور بنایا ہے" اس کی صورت یہ ہے کہ جب آپ ہماری حفاظت نہیں کر سکے تو اس اندیشے سے کہ کہیں ہم قیدی نہ بنالئے جائیں یا جنگ میں ہمارے جنگجو نہ مارے جائیں، ہم نے اپنی حفاظت کی خاطر مال دے کر معاہدہ کیا کیونکہ جب آپ کے سپاہی مقابلے میں ناکام رہے ہوں تو ہم ان سے زیادہ عاجز تھے۔ ہماری جان کی قسم! آپ لوگ ہمیں ان سے زیادہ پسند ہیں اور ان سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ ہمیں ان سے بچا لیجئے تو ہم آپ کے مددگار ثابت ہوں گے کیونکہ ہم دیہات کی رعیت ہیں ہم جو غالب آجائے اس کے غلام ہیں۔"

رستم کا خواب

اس پر رستم نے کہا: ہمارے سامنے یہ شخص سچ کہتا ہے۔"

زفیل روایت کرتا ہے کہ رستم نے دیر کے مقام پر یہ خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ اہل فارس کے لشکر میں داخل ہوا تو اس نے تمام ہتھیاروں پر مہر لگا دی۔

جنگ سے پرہیز

محمد ان کے ساتھی اور نضر کے حوالے سے اسری روایت کرتا ہے۔

"رستم نے جالینوس کا حکم دیا کہ وہ نجف سے روانہ ہو جائے تو وہ اگلی فوج لے کر روانہ ہوا اور نجف اور سلحین کے درمیان اس نے قیام کیا۔ رستم نے کوچ کر کے نجف میں قیام کیا۔ اس عرصے میں اس نے چار مہینے گذار دیئے کیونکہ مدائن سے نکال کر اس نے ساباط میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں سے وہ مختلف مقامات پر ٹھہرتا رہا، نہ تو وہ آگے بڑھتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ وہ جنگ کرتا تھا۔ اس کا خیال یہ تھا کہ اہل عرب اس جگہ سے اُکتا جائیں گے اور جب انھیں تکلیف پہنچے گی تو وہ لوٹ جائیں گے۔ وہ عربوں سے جنگ کرنا نہیں چاہتا تھا، اُسے اندیشہ تھا کہ کہیں اس کا بھی وہی حشر نہ ہو جو اس سے پہلے لوگوں کا ہوا ہے۔ وہ جنگ کو طویل کرنا چاہتا تھا، مگر بادشاہ جلد جنگ شروع کرنے کا حکم دے رہا تھا اور اسے پیش قدمی کرنے پر آمادہ کرنے پر مصر تھا۔ تا آنکہ اسے جنگ میں گھسنا پڑا۔

دوبارہ خواب جب رستم نجف آیا تو اس نے دوبارہ یہ خواب دیکھا کہ ایک فرشتے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے ساتھ حضرت عمر بھی ہیں۔ فرشتے نے اہل فارس کے تمام ہتھیار لے کر ان پر مہر لگا دی۔ اس کے بعد انھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کیا۔ آپ نے وہ تمام ہتھیار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیئے۔

رستم جب صبح اٹھا تو اس کا رنج و غم بڑھ گیا۔ رفیل نے جب یہ بات دیکھی تو وہ اسلام کی طرف راغب ہوا اور وہ اسلام لے آیا۔

طویل جنگ کی تیاری حضرت عمر کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ لوگ جنگ کو طوالت دیں گے لہٰذا انھوں نے حضرت سعد اور مسلمانوں کو لکھا کہ وہ ان کی زمین کی حدود پر قیام کریں اور طویل عرصے تک ان کا مقابلہ کریں تا آنکہ وہ پریشان ہو جائیں۔ لہٰذا مسلمانوں نے قادسیہ کے مقام پر قیام کیا اور وہ صبر کرنے اور طویل مقابلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اللہ بھی یہی چاہتا تھا کہ وہ اپنے نور کی تکمیل کرے۔ وہاں مسلمان اطمینان کے ساتھ رہنے لگے۔ ان کے سوار عراق پر حملہ کر کے اپنی ضروریات کی چیزیں حاصل کر لیتے تھے اور طویل مقابلے کی تیاری کر لیتے تھے۔ فتح حاصل ہونے تک وہ اسی حالت میں رہے۔ حضرت عمر بھی ان کی طرف ضروری امداد بھیجتے رہتے تھے۔

جب بادشاہ اور رستم نے یہ حالت دیکھی اور ان کے انتظامات کا انھیں علم ہوا تو انھیں یقین ہو گیا کہ یہ قوم جنگ سے باز آنے والی نہیں ہے اور اگر یہی حالت قائم رہی تو وہ ان ایرانیوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ لہٰذا بادشاہ کی رائے ہوئی کہ وہ رستم کو روانہ کرے۔ رستم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ عتیق اور نجف کے درمیان قیام کرے پھر وہ مقابلہ کرنے میں تاخیر کرے کیونکہ اس کے خیال میں یہی صورت اس وقت زیادہ مناسب ہے۔ یہاں تک کہ وہ پیچھے ہٹ جائیں یا ان کی خوش بختی کا ستارہ گردش میں آئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایرانی فوج کے سردار محمد، طلحہ اور زیاد بیان کرتے ہیں " فوجی دستے گردش کرتے رہے۔ رستم نجف میں تھا۔ جالینوس نجف اور سلحین کے درمیان تھا۔ ذوالحاجب رستم اور جالینوس کے درمیان تھا۔ مقرمزان اور مہران اپنے دونوں پہلوؤں پر تھے۔ بیزان پچھلے حصے پر تھا اور زاذابن بھیش صاحب فرات پیدل فوج پر تھا۔ کناری مجردہ پر تھا۔ اس کا کل لشکر ایک لاکھ اور بیس ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں سے پندرہ ہزار افراد دیرفا کے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ تمام فوجیں "مسلسل" تھیں اور ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھیں تاکہ جنگ شروع ہوتے ہی یک دم حملہ کریں۔

حضرت سعدؓ کے انتظامات موسیٰ بن طریف بیان کرتے ہیں "لوگ سعد سے کہنے لگے " ہم اس جگہ سے تنگ آ گئے ہیں، لہٰذا آپ پیش قدمی کریں۔" حضرت سعد نے یہ بات کہنے والوں کو دھمکایا اور فرمایا جب تم اپنی رائے کو کافی سمجھتے ہو تو تم تکلیف نہ کرو۔ ہم صاحب رائے عقلمندوں کی رائے کے مطابق پیش قدمی کریں گے۔ جب تک ہم تم سے خاموش ہیں۔ تم بھی خاموش رہو۔"

خبر رسانی حضرت سعد نے طلیحہ اور عمرو کو خبر رسانی کے لئے سواروں کے بغیر بھیجا۔ سواد اور حمیضہ تو سو سپاہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ انھوں نے دونوں دریاؤں کے قریب غارت گری کی۔ حضرت سعد نے انھیں منع کر دیا تھا کہ وہ آگے تک نہ جائیں۔ رستم کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ اس نے ان کی طرف سواروں کا ایک دستہ بھیجا۔ جب حضرت سعد کو اس بات کا علم ہوا کہ دشمن کے سوار آگے بڑھ گئے ہیں تو انھوں نے عاصم بن عمرو اور جابر الاسدی کو بلوایا اور ان دونوں کو ان کے پیچھے روانہ کیا اور ہدایت کی کہ وہ بھی اسی راستے پر ان کی تلاش میں جائیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا

" اگر جنگ چھڑ جائے تو ان کے مقابلے پر تم سردار ہو۔"

دشمن سے مقابلہ حضرت عاصم کی ان سے دونوں دریاؤں اور اصطیما کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی۔ اہل فارس کی سوار فوج بہت پریشان تھی اور وہ ان کے پاس سے نکلنے کا ارادہ کر رہی تھی۔ اس موقع پر سواد حمیضہ سے کہہ رہے تھے " تم دو باتوں میں سے کسی ایک چیز کو اختیار کر لو یا تم ان کا مقابلہ کرو اور میں مال غنیمت واپس لے جاؤں۔ یا میں ان کا مقابلہ کروں اور تم مال غنیمت لے جاؤ" حمیضہ نے کہا " تم ان کا مقابلہ کرو اور میرے رستے کا بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتظام کرو۔ میں تمھارا مال غنیمت پہنچاؤں گا" لہٰذا سواد مقابلے کے لئے رہ گئے اور حمیضہ روانہ ہوگئے۔ راستے میں انھیں عاصم بن عمرو کا دستہ ملا۔ حمیضہ نے خیال کیا کہ یہ اہل عجم کے سواروں کا دوسرا دستہ ہے۔ لہٰذا وہ ہٹ کر جانے لگے جب ایک دوسرے کو پہچان گئے تو وہ مال غنیمت لے کر روانہ ہوگئے۔

حضرت عاصم سواد کی طرف روانہ ہوگئے اس سے پہلے اہل فارس نے ان کے کچھ حصے کو نقصان پہنچایا تھا۔ مگر جب انھوں نے عاصم کو دیکھا تو وہ بھاگ گئے اور جو انھوں نے حاصل کیا وہ سب چھوڑ گئے۔ مسلمان فتح، مال غنیمت اور سلامتی کے ساتھ حضرت سعد کے پاس واپس آگئے۔ طلیحہ اور عمرو باہر نکلے۔ طلیحہ کا تعلق رستم کے لشکر سے تھا اور عمرو کا تعلق جالینوس کے لشکر سے تھا۔ طلیحہ تن تنہا نکلے تھے اور عمرو لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ آپ نے ان کے پیچھے قیس بن ہبیرہ کو بھیجا اور فرمایا اگر تمھیں جنگ کرنی پڑے تو تم اس کے سپہ سالار ہو آپ کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ طلیحہ نے نافرمانی کی ہے اس لئے انھیں نیچا دکھایا جائے۔ عمرو نے آپ کی اطاعت کی تھی۔

قیس کی مخالفت

جب قیس روانہ ہوئے تو ان کی ملاقات عمرو سے ہوئی انھوں نے دریافت کیا "طلیحہ کہاں ہے؟" عمرو نے کہا "مجھے ان کا کوئی علم نہیں ہے" جب وہ دونوں جف کی سمت سے نجف کی طرف پہنچے تو قیس نے ان سے دریافت کیا۔ "تمھارا کیا مقصد ہے؟" عمرو نے کہا "میں چاہتا ہوں کہ ان کے لشکر کے قریبی حصے پر حملہ کروں" وہ بولے "کیا تم صرف اتنے سپاہیوں کے ساتھ (حملہ کروگے)؟" انھوں نے کہا "ہاں" قیس بولے "خدا کی قسم! میں تمھیں یہ کام نہیں کرنے دوں گا۔ کیا تم مسلمانوں سے وہ کام کرا رہے ہو جو ان کی طاقت سے باہر ہے" عمرو نے کہا "تمھارا اس سے کیا تعلق ہے؟" انھوں نے جواب دیا "مجھے تم پر امیر بنایا گیا ہے اور اگر میں امیر نہ بھی ہوتا تو اس صورت میں بھی تمھیں اس کام کی اجازت نہ دیتا" اسود بن نوفل نے بھی چند آدمیوں کے ساتھ اس بات کی شہادت دی کہ "(حضرت) سعد نے انھیں تم پر امیر مقرر کیا ہے اور طلیحہ پر بھی مقرر کیا ہے جب کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ" اس پر عمرو نے کہا "خدا کی قسم! وہ زمانہ جب کہ تم مجھ پر امیر ہو بہت برا زمانہ ہے۔ اگر میں تمھارے دین سے نکل کر اپنے گذشتہ مذہب میں چلا جاؤں اور اس کی حمایت میں جنگ کرتا ہوا مر جاؤں، یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ تم میرے اوپر دوبارہ امیر ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر تمھارے حاکم نے دوبارہ یہی طریقہ اختیار کیا تو ہم ضرور اس کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔"
قیس بولے "تمھیں بعد میں اس کا اختیار ہے۔ میں اس وقت تمھیں لوٹنے کا حکم دے رہا ہوں۔" چنانچہ وہ دونوں اپنے سواروں کے ساتھ خبر لے کر حضرت سعد کے پاس واپس آگئے اس وقت ہر ایک نے اپنے ساتھی کی شکایت کی۔ قیس نے عمرو کی نافرمانی کی شکایت کی۔ عمرو نے قیس کی سخت کلامی کا شکوہ کیا۔

حضرت سعد کا جواب

حضرت سعد نے فرمایا "اے عمرو! خیریت اور سلامتی مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ ایک ہزار افراد کو قتل کر کے ایک سو مسلمانوں کا نقصان ہو۔ کیا تم سو آدمی لے کر اہل فارس کے میدان جنگ میں پہنچنا چاہتے ہو اور ان سے مقابلہ کرنے کے خواہاں ہو؟ کیا تم مجھ سے زیادہ جنگی کاموں سے واقف ہو؟" عمرو نے کہا۔ "بہرحال واقعہ وہی ہے جو میں نے بیان کیا۔"

حضرت طلیحہ کے کارنامے

حضرت طلیحہ ایرانیوں کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ چاندنی رات میں اس کے اندر پہنچ گئے وہاں انھوں نے ایک شخص کے خیمہ کی طنابیں توڑ دیں اور اس کے گھوڑے کو ہنکا کر لے گئے۔ وہاں سے وہ ذوالحاجب کے لشکر میں پہنچے اور ایک دوسرے آدمی کے خیمے میں گھس کر اس کے گھوڑے کو کھول لیا پھر جالینوس کے لشکر میں پہنچے وہاں بھی ایک اور شخص کے خیمے میں گھس گئے اور اس کے گھوڑے کو کھول کر لے گئے۔ پھر وہ خرارہ کے مقام پر آئے جو سپاہی نجف میں تھا، وہ نکلا اور جو ذوالحاجب کے لشکر میں تھا وہ بھی نکلا ان کے پیچھے وہ شخص بھی تعاقب میں روانہ ہوا جو جالینوس کے لشکر میں تھا۔ سب سے پہلے جالینوس کا سپاہی ان کے پاس پہنچا پھر ذوالحاجب کا سپاہی اور آخر میں نجفی سپاہی آیا۔ حضرت طلیحہ نے پہلے دونوں سپاہیوں کو ٹھکانے لگایا اور آخری سپاہی کو قید کر لیا اور اسے حضرت سعد کے پاس لے آئے۔ اس نے تمام خبریں بتائیں اور اسلام قبول کیا۔ حضرت سعد نے اس کا نام مسلم رکھا وہ حضرت طلیحہ کے ساتھ رہنے لگا اور تمام جنگوں (مغازی) میں ان کے ساتھ شریک رہا۔

عجمی افراد کی امداد

السری ابو عثمان نہدی سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت سعد کو فارس بھیجا تھا تو ان سے عہد لیا کہ جب وہ وہاں کسی چشمے کے پاس کسی طاقتور اور بہادر سردار کے پاس سے گذریں تو روانہ کر دیا کریں اگر نہ جا سکیں تو اسے اپنے انتخاب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلیں۔ چنانچہ حضرت عمر کے حکم سے وہ بارہ ہزار جنگجو سپاہیوں کے ساتھ قادسیہ آئے وہاں بعض لوگوں نے ان کی مدد کی، ان میں سے بعض جنگ سے پہلے مسلمان ہوگئے تھے اور بعض جنگ کے بعد اسلام لائے۔ ان لوگوں کو مالِ غنیمت میں شریک کرلیا گیا تھا اور اہل قادسیہ کے وظائف کے برابر ان کے لئے بھی دو دو ہزار وظیفہ مقرر ہوا۔ انھوں نے عرب کے سب سے زیادہ طاقتور قبیلہ کو معلوم کرنے کے بعد تمیم کے قبیلہ سے دوستانہ تعلقات قائم کرلئے تھے۔

خبر رساں افراد

جب رستم قریب آیا اور نجف کے مقام پر فروکش ہوا تو حضرت سعد نے خبر رساں افراد کو بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ وہ کسی آدمی سے مل کر اہلِ فارس کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ چنانچہ یہ خبر رساں گروہ کچھ اختلاف کے بعد روانہ ہوا جب کہ معزز سردار اس بات پر متفق ہوگئے تھے۔ کہ یہ جماعت ایک سے لے کر دس تک ہونی چاہیئے۔ اس کے مطابق حضرت سعد نے طلیحہ کو پانچ افراد کے ساتھ بھیجا اور عمرو بن معدیکرب کو بھی پانچ افراد کے ساتھ بھیجا۔ ان کی روانگی اس وقت ہوئی جب کہ رستم نے جالینوس اور ذوالحاجب کو آگے روانہ کیا تھا اور مسلمانوں کو نجف سے ان کے روانہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی تھی وہ ابھی چند میل چلے تھے کہ انھوں نے ان کے اسلحہ خانے اور دیگر ساز و سامان کو دیکھا۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا "تم اپنے امیر کے پاس واپس چلے جاؤ کیونکہ انھوں نے تم کو اس وقت روانہ کیا تھا جب کہ ان کا گمان یہ تھا کہ دشمن نجف میں ہے لہٰذا اب تم امیر کو اس بات کی اطلاع دو۔ کچھ لوگوں نے کہا "واپس نہ جاؤ اور اپنے دشمن سے نہ ڈرو"۔

عمرو اور طلیحہ

عمرو نے اپنے ساتھیوں سے کہا "تم سچ کہتے ہو" طلیحہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم جھوٹ بولتے ہو۔ تمھیں اس لئے نہیں بھیجا گیا ہے کہ تم کوچ کی خبر دو تمھیں صرف نیک کام کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے"۔ وہ بولے "آپ کیا چاہتے ہیں" وہ بولے "میں چاہتا ہوں کہ میں دشمن کے مقابلے میں خطرہ مول لوں یا مارا جاؤں" وہ کہنے لگے "تمھارے دل میں غداری ہے۔ عکاشہ بن محصن کے قتل کے بعد تم فلاح نہیں پاؤ گے۔ تم ہمارے ساتھ واپس آجاؤ"۔ طلیحہ اپنی بات پر اڑے رہے۔ اس عرصے میں حضرت سعد کو ان کے کوچ کی خبر ملی تو انھوں نے قیس بن ہبیرہ الاسدی کو ایک نئے افراد پر سردار بنا کر بھیجا اور یہ ہدایت کی کہ اگر انھیں مسلمانوں کا دستہ مل جائے تو وہ ان کے سردار بھی مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ ان کے پاس اس وقت پہنچے جبکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ روانہ ہو چکے تھے جب حضرت عمرو نے قیس کو دیکھا تو وہ کہنے لگے "ان کے سامنے جرأت کا اظہار کرو اور بتاؤ کہ وہ غارت گری کا ارادہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا وہ انھیں لوٹا کر لے آئے مگر طلیحہ جا چکے تھے۔ ان مسلمانوں نے واپس آکر حضرت سعد کو مطلع کیا کہ دشمن قریب آ گیا ہے۔

دشمن کے کیمپ میں

حضرت طلیحہ آگے بڑھ کر رستم کے لشکر کے اندر پہنچ گئے اور رات بھر وہاں گھومتے رہے اور دشمن کو تاڑتے رہے جب رات گذر گئی تو اپنے اندازے کے مطابق لشکر کے ایک بہترین سپاہی کے پاس آئے وہاں انھوں نے اس کا گھوڑا دیکھا جو دشمن کے گھوڑوں میں بے نظیر تھا اور اس کا سفید خیمہ بھی بے مثال تھا۔ لہٰذا انھوں نے تلوار نکال کر گھوڑے کی باگ کاٹ کر اسے اپنے گھوڑے کی باگ کے ساتھ باندھ لیا۔ اور اپنے گھوڑے کو حرکت دے کر دوڑا کر لے گئے وہ آدمی اور دوسرے لوگ انھیں دیکھ کر چیخ و پکار کرنے لگے اور ان کے تعاقب میں آسان اور دشوار گذار راستوں پر اپنے گھوڑے دوڑائے۔ بعض بغیر زین کے سوار ہو کر جلدی سے ان کے تعاقب میں نکلے۔

ایرانی شہسواروں سے مقابلہ

اتنے میں صبح ہو گئی اور دشمن کا ایک شہسوار ان کے پاس پہنچ گیا تھا جب وہ سامنے آیا اور حملہ کرنے کے لئے نیزہ اٹھایا ہی تھا کہ حضرت طلیحہ نے اس کے گھوڑے کو بدکا دیا اور وہ ایرانی ان کے سامنے گر پڑا اس وقت طلیحہ نے حملہ کر کے اس کی پشت نیزے سے توڑ دی۔ اتنے میں دوسرا بھی پہنچ گیا۔ آپ نے اس کے ساتھ بھی وہی عمل کیا جو پہلے کے ساتھ کیا تھا۔ پھر تیسرا آدمی بھی پہنچ گیا۔ جب اس نے اپنے دونوں ساتھیوں کو جو اس کے چچا زاد بھائی تھے مقتول دیکھا تو اس کا غیظ و غضب بڑھ گیا جب وہ حضرت طلیحہ کے پاس پہنچا اور نیزہ مارنا چاہتا تھا کہ اتنے میں حضرت طلیحہ نے اس کے گھوڑے کو گرا دیا۔ اور وہ بھی ان کے سامنے گر گیا۔ حضرت طلیحہ نے اس پر حملہ کرتے ہوئے اسے گرفتار ہونے کی دعوت دی جب ایرانی کو یہ یقین ہو گیا کہ آپ اسے قتل کر دیں گے تو اس نے اسیری قبول کر لی۔ حضرت طلیحہ نے اسے ساتھ دوڑنے کا حکم دیا اتنے میں بہت سے لوگ وہاں پہنچ گئے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ لشکر کے دو شہسوار مارے گئے ہیں اور تیسرا گرفتار ہے۔

تن تنہا مقابلہ

اس وقت حضرت طلیحہ ان کے لشکر کے قریب پہنچ گئے تھے مگر وہ سب پیچھے ہٹ گئے اور جب ان کا لشکر منظم ہو رہا تھا تو طلیحہ انھیں ڈراتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔ تمام سپاہیوں نے ان کو نکلنے کا راستہ دیدیا اور وہ حضرت سعد کے پاس پہنچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ حضرت سعدؓ نے انھیں دیکھکر پوچھا "کیا خبر لائے ہو؟"

وہ بولے "میں ان کے جنگی خیموں کے اندر پہنچ گیا تھا اور وہاں رات بھر گھومتا رہا اور اپنے اندازے اور کوشش کے مطابق ان کے ایک بہترین آدمی کو پکڑ کر لایا ہوں، مجھے یقین کے ساتھ نہیں معلوم ہے کہ آیا میں نے صحیح کام کیا ہے یا غلط کام کیا ہے؟ یہ آدمی موجود ہے آپ اس سے دریافت فرمالیجئے۔"

ایرانی شہسوار کی گواہی

حضرت سعدؓ نے اپنے اور اس ایرانی کے درمیان ایک ترجمان کو بٹھایا وہ ایرانی بولا۔ "اگر میں سچ بات کہوں تو کیا آپ میری جاں بخشی فرمائیں گے؟" آپ نے فرمایا ہاں! جنگ میں سچ بولنا ہمارے نزدیک جھوٹ بولنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

وہ ایرانی بولا "میں اپنی معلومات بتانے سے پیشتر آپ کے اس ساتھی کے بارے میں آپ کو مطلع کروں گا۔ میں بہت سی جنگوں میں شریک ہوا ہوں اور ان میں داد شجاعت دی ہے۔ میں نے بہت سے بہادر انسانوں کے حالات بھی سنے ہیں اور بچپن کے زمانے سے لے کر موجودہ زمانے تک بہت سے بہادر انسانوں سے ملاقات بھی کی ہے مگر میں نے کبھی نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے کہ کوئی شخص ایسے دو لشکروں میں سے گذرا ہو، جہاں سے گزرنے کی بڑے بڑے سورما بھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں ستر ہزار سپاہی موجود تھے اور ہر ایک کی خدمت پر پانچ اور دس افراد مامور تھے۔

طلیحہ کی تعریف

یہ شخص وہاں داخل ہو کر خالی نہیں نکلا، بلکہ اس نے لشکر کے شہسوار کا سامان چھینا اور خیمے کی طنابوں کو توڑ ڈالا ہم نے اس کا تعاقب کیا۔ جب پہلا سوار اس کے پاس پہنچا جو ہزار سواروں کی برابر تھا، تو اس نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد اس جیسا دوسرا سوار مقابلے کے لئے آیا تو اسے بھی اس نے قتل کر دیا اس کے بعد میں خود اس کے مقابلے کے لئے پہنچا اور اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ شاید ہی میرے برابر کوئی شہسوار اب باقی رہ گیا ہو، میں ان دونوں مقتولوں کا انتقام لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ دونوں میرے چچا زاد بھائی تھے۔ مگر مجھے موت نظر آئی۔ اس لئے میں نے گرفتاری اور اسیری کو قبول کیا۔" اس کے بعد اس نے اہل فارس کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں کہ ان کا لشکر ایک لاکھ بیس ہزار افراد پر مشتمل ہے اور اتنے ہی ان کے خدام و اتباع ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں یہ شخص مسلمان ہوگیا۔ حضرت سعد نے اس کا نام مسلم رکھا وہ حضرت طلیحہ کے ساتھ رہنے لگا۔ اس کا قول تھا

"خدا کی قسم! تم کبھی شکست خوردہ نہیں ہوگے جب تک تم وفاداری، سچائی، اصلاح اور غم خواری و ہمدردی کے اوصاف پر قائم رہوگے۔ اب مجھے اہل فارس کے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اس شخص نے بھی اس زمانے میں داد شجاعت دی۔

خبر رسانی کی مہم

السری نے موسیٰ بن طریف کے حوالے سے مجھے یہ تحریر کیا۔ "حضرت سعد نے قیس بن ہبیرہ الاسدی سے فرمایا "اے دانشور! باہر جاؤ اور اس وقت تک دنیا کی کسی چیز کی طرف توجہ نہ دو جب تک کہ تم مجھے دشمن کے بارے میں معلومات فراہم نہ کرو۔"

لہٰذا وہ روانہ ہوئے اور انھوں نے عمرو بن معدیکرب اور طلیحہ کو روانہ کیا۔ جب وہ پل کے سامنے آئے اور تھوڑا ہی چلے تھے کہ انھیں سامنے ایک بہت بڑا لشکر نظر آیا جو اپنے مقام سے روانہ ہو رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ رستم نے نجف سے کوچ کیا ہے۔ اور وہ ذوالحاجب کے مقام پر فروکش ہے۔ جب جالینوس نے کوچ کیا تو ذوالحاجب اس کے مقام پر پہنچ گیا۔ جالینوس طیزناباد کی طرف روانہ ہوا اور وہاں مقیم ہوا۔ اس نے سواروں کا دستہ آگے روانہ کیا تھا۔

ابتدائی فتح

حضرت سعد نے عمرو اور طلیحہ کو اس لئے روانہ کیا تھا کہ انھیں عمرو کی ایک بات کی اطلاع ملی تھی۔ انھوں نے قیس بن ہبیرہ کو اس سے پہلے یہ کہا تھا "اے مسلما لڑا اپنے دشمن سے جنگ کرو۔" چنانچہ جنگ چھڑ گئی اور تھوڑی دیر کے لئے ان کو بھگا دیا گیا۔ بعد ازاں قیس نے ان پر حملہ کیا اور انھیں شکست ہوگئی۔ ان کے بارہ افراد مارے گئے اور تین آدمی گرفتار ہوئے اور بہت سامان حاصل ہوا۔ یہ مال غنیمت لے کر وہ حضرت سعد کے پاس پہنچے اور انھیں تمام حال بتایا۔

آپ نے فرمایا "یہ خوش خبری ہے۔ انشاء اللہ جب تم ان کے عظیم لشکر سے مقابلہ کروگے تو اس وقت ان کا حال ایسا ہوگا۔ اس کے بعد انھوں نے عمرو اور طلیحہ کو بلوایا اور فرمایا "تم نے قیس کو کیسا پایا؟"

عمرو نے جواب دیا۔ "امیر ہم سے زیادہ لوگوں سے واقف ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعد کی نصیحت

حضرت سعد نے فرمایا "خداوند تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی بدولت زندگی بخشی اور جو قلوب مردہ ہو چکے تھے۔ انھیں زندہ کیا۔ میں تمھیں خبردار کرتا ہوں کہ تم جاہلیت کے کاموں کو اسلامی کاموں پر ترجیح نہ دو ورنہ تمھارے دل مردہ ہو جائیں گے اور تم زندہ رہو گے۔ تم ہمارے احکام کو توجہ سے سنو اور ان کی اطاعت کرو اور لوگوں کے حقوق کا اعتراف کرو کیونکہ لوگوں نے ایسی قومیں دیکھی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے عزت بخشی ہو۔"

رستم کی پیش قدمی

محمد وطلحہ عمرو اور آباذ نیز مجالد و سعید بن المرزبان متفقہ طور پر روایت کرتے ہیں

"جب رستم سیلحین کے مقام پر فروکش ہوا تو اس نے دوسرے دن جالینوس اور ذوالحاجب کو آگے روانہ کیا۔ جالینوس نے کوچ کر کے زہرہ کے سامنے پل کے قریب قیام کیا۔ ذوالحاجب عین باد میں اس کے مقام پر فروکش ہوا۔ رستم خرارہ کے مقام پر ذوالحاجب کے مقام پر فروکش ہوا۔ پھر اس نے ذوالحاجب کو آگے روانہ کیا۔ جب وہ عتیق کے مقام پر پہنچ گیا تو اس نے بائیں طرف رخ کیا۔ جب وہ قدیس کے قریب پہنچا تو اس نے خندق کھودی۔ جالینوس نے بھی کوچ کیا اور وہ وہاں فروکش ہوا۔

اسلامی لشکر کے سردار

حضرت سعد کے اگلے لشکر کے سردار زہرہ بن الحویہ تھے ان کے دونوں پہلوؤں پر عبداللہ بن المعتم اور شرحبیل بن السمط الکندی تھے۔ ایک دوسرے لشکر کے سردار عاصم بن عمرو تھے۔ تیر انداز اور پیادہ فوج کے الگ الگ سردار مقرر تھے اور خبر رساں دستے پر سواد بن مالک مقرر تھے۔

رستم کی صف آرائی

رستم کی فوج کے اگلے حصے پر جالینوس کو سردار مقرر کیا گیا تھا اور اس کے دونوں پہلوؤں کے لشکر پر ہرمزان اور مہران مقرر تھے۔ مجردہ پر ذوالحاجب تھا اور خبر رساں دستے پر بیزان مقرر تھا اور پیدل فوج پر زاذ بن بھیش مقرر تھا۔

ایرانی لشکر کی آمد

جب رستم عتیق کے مقام پر پہنچا تو اس نے حضرت سعد کے لشکر کے سامنے پڑاؤ ڈالا اور سپاہیوں کو آرام کا شروع کیا چنانچہ لوگ آتے رہے اور اترتے رہے یہاں تک کہ لشکر کی کثرت کی وجہ سے ان کے اتارنے میں شام ہو گئی۔ اس لیے انھوں نے رات وہیں گذاری۔ مسلمانوں نے ان کی کوئی مزاحمت نہیں کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُرے خواب

سعید بن المرزبان بیان کرتے ہیں "جب رستم کا لشکر صبح کے وقت اٹھا تو رستم کا نجومی اس کے پاس آیا اور اس کے سامنے اس نے وہ خواب بیان کیا جو رات کے وقت اس نے دیکھا تھا۔ اس نے کہا "میں نے آسمان میں ایک ڈول دیکھا جس کا پانی انڈیل دیا گیا ہے۔ میں نے مچھلی دیکھی جو پایاب پانی میں تڑپ رہی ہے۔ میں نے شتر مرغ دیکھے اور پھول (زہرہ) دیکھا جو کھل رہا ہے۔"

رستم بولا۔ "کیا تم نے یہ خواب کسی اور کو بتایا ہے"؟ وہ بولا "نہیں" اس پر رستم نے کہا "تم اسے پوشیدہ رکھو۔"

شعبی بیان کرتے ہیں "رستم نجومی تھا وہ جو خواب دیکھتا تھا اس پر وہ رویا کرتا تھا۔ جب وہ کوفہ کے قریب پہنچا تو اس نے یہ خواب دیکھا کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اہل فارس کے لشکر میں داخل ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک بادشاہ تھا جس نے ان کے ہتھیاروں پر مہر لگا دی اور انھیں باندھ کر حضرت عمر کے حوالے کر دیا۔

دشمن کے ہاتھیوں کی تعداد

قیس بن ابی حازم جو جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ رستم کے پاس اٹھارہ ہاتھی تھے اور جالینوس کے پاس پندرہ ہاتھی تھے۔ شعبی کہتے ہیں کہ رستم کے پاس جنگ قادسیہ میں تیس ہاتھی تھے۔

سعید بن المرزبان ایک دوسرے آدمی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رستم کے پاس تینتیس ہاتھی تھے ان میں سابور کا ایک سفید ہاتھی بھی تھا جس سے تمام ہاتھی مانوس تھے اور وہ سب سے بڑا اور پرانا تھا۔ زُفَر بیان کرتے ہیں کہ رستم کے پاس تینتیس ہاتھی تھے اس کے مرکز (قلب) میں اٹھارہ ہاتھی تھے اور دونوں پہلوؤں میں پندرہ ہاتھی تھے

گفت و شنید کا پیغام

مجالد، سعید، طلحہ اور عمرو زیاد بیان کرتے ہیں۔ "جب رستم بحق بیس رات گذارنے کے بعد صبح کے وقت اٹھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ اس نے مسلمانوں کے لشکر کی طرف نگاہ دوڑائی۔ پھر پل کی طرف چڑھا۔ وہاں لوگ جمع تھے وہ پل کے قریب کھڑا ہو گیا اور مسلمانوں کے لشکر کی طرف ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ رستم کا یہ پیغام انھیں پہنچائے کہ رستم یہ کہتا ہے۔ "ہمارے پاس ایک آدمی بھیجو جس سے ہم گفتگو کریں اور وہ بھی ہم سے بات چیت کرے۔" زہرہ نے حضرت سعد کو اس کا پیغام پہنچایا

حضرت سعد نے ان کی طرف مغیرہ بن شعبہ کو روانہ کیا۔ ان کو جالینوس کی طرف زہرہ نے پہنچایا اور جالینوس نے انھیں رستم تک پہنچایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصالحت کی کوشش

رفیل بیان کرتے ہیں "جب رستم عتیق کے قریب فروکش ہوا تو وہ رات وہیں گذاری، صبح کے وقت اس نے اس علاقے کا معائنہ شروع کیا۔ وہ عتیق سے خفان تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اسلامی لشکر کے موڑ تک پہنچ گیا پھر وہ اوپر چڑھ کر پل تک پہنچ گیا اور دشمن کے لشکر کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر وہ ایسی جگہ آیا۔ جہاں سے وہ انھیں اچھی طرح دیکھ سکے۔ جب وہ پل پر کھڑا تھا تو اس نے زہرہ کو پیغام بھیجا۔ زہرہ رستم کے پاس آگئے۔ وہ یہ چاہتا تھا کہ وہ مسلمانوں سے صلح کرلے۔ رستم نے زہرہ کو انعام کی پیش کش بھی کی بشرطیکہ مسلمان وہاں سے چلے جائیں۔ وہ یہ کہتا تھا۔ "تم ہمارے پڑوسی ہو۔ تمھاری ایک جماعت ہمارے ماتحت تھی۔ ہم نے ان کے ساتھ اچھے پڑوسی کا حق ادا کیا۔ ہم ان کی تکالیف دور کرتے تھے اور ان کے لئے بہت سی سہولتیں فراہم کرتے تھے اور ان کی حفاظت کرتے تھے۔ ہم ان کے بدوؤں کو اپنی چراگاہوں میں مویشی چرانے کی اجازت دیتے تھے اور اپنے ملک سے ان کے لئے غلہ فراہم کرتے تھے اور انھیں ہم اپنے ملک کی کسی چیز کی تجارت کرنے سے نہیں روکتے تھے چنانچہ یہ ان کا ذریعہ معاش بن گئی تھی۔"

رستم عربوں پر اپنے احسانات جتا کر مصالحت کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور دل میں وہ صلح چاہتا تھا مگر کھلم کھلا اس کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔

حضرت زہرہ کا جواب

حضرت زہرہ نے جواب دیا "آپ سچ کہتے ہیں آپ جیسا ذکر کر رہے ہیں ایسا ہوا مگر ہمارا معاملہ ان لوگوں کے معاملے سے بالکل مختلف ہے اور ہمارا مطالبہ ان کے مطالبہ سے بالکل الگ ہے۔ ہم آپ کے پاس طلب دنیا کے لئے نہیں آئے ہیں۔ بلکہ ہمارا مقصد آخرت ہے۔ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے تھے جو آپ لوگوں کے پاس آکر آپ کی اطاعت کرتے تھے اور آپ لوگوں کے سامنے گڑگڑا کر کچھ چیزیں طلب کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک رسول بھیجا جنھوں نے ہمیں اپنے پروردگار کی طرف بلایا۔ ہم نے ان کی دعوت قبول کرلی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا۔ "میں نے اس اسلامی طائفہ کو ان لوگوں پر غالب کردیا ہے جو میرے دین کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ میں ان مسلمانوں کے ذریعے ان کافروں سے انتقام لوں گا اور جب تک وہ مسلمان دین حق پر قائم رہیں گے، اس وقت میں انھیں غالب رکھوں گا۔ لہٰذا جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین حق سے الگ ہوگا وہ ذلیل و خوار ہوگا اور جو اس کی پابندی کرے گا وہ عزت حاصل کرے گا۔" رستم نے دریافت کیا وہ کیسا مذہب ہے؟"

اسلامی تعلیمات

وہ بولے "اس مذہب کا سب سے بڑا ستون جس پر اس مذہب کا دارو مدار ہے، وہ یہ ہے کہ اس بات کی شہادت دی جائے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام اللہ کی طرف لائے ہیں، انھیں تسلیم کیا جائے۔"

رستم بولا: "یہ چیز کتنی اچھی ہے اس کے علاوہ اور کیا باتیں ہیں؟"

حضرت زہرہ بولے: "اس مذہب کا ایک مقصد یہ ہے کہ بندے اپنے جیسے بندوں کی عبادت نہ کریں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔"

وہ بولا: "یہ بھی نہایت عمدہ اصول ہے اس کے علاوہ اور کیا ہے؟"

وہ بولے: "اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تمام انسان فرزندان آدم و حوا ہیں۔ وہ حقیقی بھائی ہیں۔" وہ بولا: "یہ بات بھی کتنی اچھی ہے۔"

اسلام کی طرف میلان

اس کے بعد رستم بولا: "اگر میں ان باتوں کو تسلیم کرلوں اور تمھاری دعوت قبول کرلوں اور میری قوم بھی میرا ساتھ دے۔ پھر تم کیا کروگے؟ کیا تم واپس چلے جاؤ گے؟"

وہ بولے: "ہاں! خدا کی قسم پھر تمھارے ملک میں تجارت یا کسی ضرورت کے بغیر ہم قدم نہیں رکھیں گے۔"

رستم بولا: "تم سچ کہتے ہو مگر جب سے اردشیر حاکم ہوا۔ اہل فارس کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ کسی کو اپنے مذہب سے نکلنے نہیں دیتے ہیں۔ اگر کوئی ان کے طریقے سے نکل جائے تو وہ یہ کہتے ہیں۔ "یہ صحیح راستے سے ہٹ گیا ہے اور شریفوں سے دشمنی کرنے لگا ہے۔"

زہرہ بولے: "ہم تمام لوگوں کے لئے بہترین انسان ہیں اور جیسا تم کہتے ہو ویسے نہیں ہیں ہم صرف اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور جو اللہ کی نافرمانی کرے، وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔"

اس کے بعد رستم لوٹ گیا اس نے فارس کے بڑے آدمیوں کو بلوایا اور ان سے اس بارے میں گفتگو کی۔ انھوں نے ناپسندیدگی اور نفرت کا اظہار کیا تو رستم نے کہا۔ "اللہ تمھیں دور کرے اور ذلیل و خوار کرے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب رستم واپس آیا تو میں زہرہ کے پاس گیا اور میں (واقعہ کا راوی رفیل) اسلام لے آیا اور ان کا مددگار بنا، چنانچہ میرے لئے بھی اہل قادسیہ کے برابر وظیفہ مقرر ہوا۔

مدبرین اسلام کے نام پیغام

حضرت سعدؓ نے مغیرہ بن شعبہ، بسر بن ابی اہم عرفجہ بن سرحمہ عذیفہ بن محصن، ربعی بن عامر، قرفہ بن زاہد الیشکری ثم ابوالاثل، مذعور بن عدی العجلی، مضارب بن یزید العجلی، معید بن مرہ العجلی کے نام جو عرب کے مدبرین تھے، یہ پیغام بھیجا

"میں تمھیں اہل فارس کے پاس بھیجنے والا ہوں۔ تمھاری کیا رائے ہے؟"

ان سب نے یہ جواب دیا۔ "ہم آپ کے احکام کی تعمیل کریں گے اور اگر کوئی ایسا معاملہ درپیش ہوا جس کے بارے میں آپ کی کوئی ہدایت نہ ہو، تو اس پر ہم غور کریں گے اور جو مسلمانوں کے لئے زیادہ مناسب اور مفید طریقہ ہوگا، اس کے مطابق ہم ان سے گفتگو کریں گے۔"

حضرت سعدؓ نے فرمایا "دانشمندوں کا طریقہ یہی ہوتا ہے۔ اب تم جاؤ اور تیار ہو جاؤ"

ربعی بن عامر بولے۔ "ان عجمیوں کے خاص آداب و رسوم ہیں۔ جب ہم ان کے پاس اکٹھے ہو کر جائیں گے تو وہ یہ خیال کریں گے کہ ہم انھیں اہمیت دیتے ہیں۔ لہٰذا آپ ان کے پاس صرف ایک آدمی بھیجیں" دوسرے لوگوں نے بھی ان کی تائید کی۔

مسلمانوں کا قاصد

ربعی نے کہا "تم مجھے بھیجو" لہٰذا انھیں بھیجا گیا۔ ربعی رستم کے پاس جانے کے لئے اس کے لشکر کی طرف روانہ ہوئے۔ پل پر جو لوگ موجود تھے، انھوں نے اسے روک لیا۔ اور رستم کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔ رستم نے اہل فارس کے بڑے لوگوں سے مشورہ کیا اور پوچھا "کیا ہم تعظیم کریں، یا اس سے حقارت آمیز سلوک کریں"۔ ان کے سرداروں نے باتفاق رائے تحقیر کا مشورہ دیا۔ چنانچہ انھوں نے قالین اور عمدہ فرش بچھائے گدّوں اور تکیوں سے خیمے کو آراستہ کیا (سب زیب و زینت کی کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ رستم کے لئے سونے کا تخت بچھایا گیا اور اس پر قالین بچھائے گئے اور اسے سنہری تکیوں سے آراستہ کیا گیا۔

اسلامی قاصد کی حالت

حضرت ربعی ایک پست قد گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، ان کے ساتھ ایک تلوار پھٹے پرانے کپڑے میں لپٹی ہوئی تھی اور ان کا نیزہ گائے کی کھال کے چمڑے سے بندھا ہوا تھا اور تیر کمان ان کے پاس تھی۔ جب وہ بادشاہ رستم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب فرش پر پہنچے تو ان سے کہا گیا "اترو" تو وہ اپنے گھوڑے کو فرش سے کے اوپر سے آگے لے گئے اور قریب پہنچ کر وہاں سے اُترے اور وہ تکیوں کو پھاڑ کر گھوڑے کو ان سے باندھا اور وہیں لا کھڑا کیا۔ اس موقع پر کسی کو منع کرنے کی جرأت نہیں ہوئی مگر حقارت کی نظر سے دیکھتے رہے انھیں ان لوگوں کا یہ رویہ معلوم ہو گیا تھا۔ پھر وہ لوگ کہنے لگے "آپ اپنے ہتھیار رکھ دیجئے"۔

وہ بولے۔ "میں خود نہیں آیا ہوں کہ تمھارے حکم سے ہتھیار رکھ دوں۔ تم نے مجھے بلایا ہے۔ اگر تم نہیں چاہتے ہو کہ میں اپنی مرضی کے مطابق آؤں تو میں لوٹ جاؤں گا"۔

انھوں نے رستم کو اس بات سے مطلع کیا تو اس نے کہا "اس صورت میں تم اس کو اجازت دیدو وہ صرف ایک آدمی ہے"۔ لہٰذا حضرت ربعی نیزہ کا سہارا لیتے ہوئے اور آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اس طرح آئے کہ وہ نیزے کی نوک سے قالین اور فرش کو پھاڑ رہے تھے اور قالین اور فرش کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جو خراب اور شکستہ نہ ہوا ہو۔

جب وہ رستم کے قریب آئے تو محافظوں نے انھیں گھیر لیا۔ وہ زمین پر بیٹھ گئے اور اپنا نیزہ فرش پر گاڑ دیا۔ جب لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے "ہم تمھاری اس زیب و زینت کی چیزوں پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے ہیں"۔

آمد کا مقصد

پھر رستم نے ان سے بات چیت شروع کی اور پوچھا "تم کیوں آئے ہو"؟ وہ بولے۔ "اللہ نے ہمیں بھیجا ہے اور وہی ہمیں لایا ہے تاکہ ہم جس کو چاہیں بندوں کی عبادت کرنے سے نکال کر اس سے خدا کی عبادت کرائیں اور اسے دنیا کے تنگ دائرہ سے نکال کر اس کی وسعتوں میں اس کو پہنچائیں اور دیگر مذاہب کے ظلم و ستم سے بچا کر اسلام کے عدل و انصاف کے سامنے لائیں۔ اس نے ہمیں دین عطا کیا ہے تاکہ ہم مخلوق کو اس کے دین کی طرف بلائیں۔ جس نے اس دین کی دعوت کو تسلیم کر لیا ہم بھی اس سے رضامند ہو کر لوٹ جائیں گے اور اسے چھوڑ دیں گے اور اس کا ملک بھی اسے بخش دیں گے۔ اور جو انکار کرے گا تو ہم اس کے ساتھ جنگ کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ خدا کا وعدہ پورا ہو"۔ وہ بولا "خدا کا وعدہ کیا ہے"؟ ربعی نے جواب دیا "اگر کوئی کافروں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو اس کے لئے جنت ہے اور جو زندہ رہے گا تو اس کے لئے فتح و کامرانی ہے"۔

تین دن کی مہلت

رستم نے کہا "میں نے تمھاری گفتگو سنی ہے۔ کیا تم اس کام کو ملتوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہو، تاکہ تم غور کرو اور ہم بھی غور کریں۔" انھوں نے کہا ہاں کیا ایک دن یا دو دن کی ہم مہلت دیں؟ وہ بولا۔ "نہیں بلکہ ہم اپنے اہل رائے اور اپنی قوم کے سرداروں سے خط و کتابت کریں گے۔" ربعی نے کہا۔

"ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اور ہمارے رہنماؤں نے جس پر عمل کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم اپنے دشمنوں کو اپنے اوپر مسلط نہ کریں۔ اور مقابلے کے وقت تین دن سے زیادہ مہلت نہ دیں لہذا ہم تمھیں تین دن کی مہلت دیتے ہیں اس عرصے میں آپ اپنے بارے میں اور اپنی قوم کے بارے میں، غور کریں۔

ایک چیز کا انتخاب

اس اثنا میں آپ تین چیزوں میں سے ایک چیز کا انتخاب کریں (۱) آپ اسلام قبول کریں۔ اس صورت میں ہم آپ کو چھوڑ دیں گے اور آپ کے ملک پر بھی قبضہ نہیں کریں گے۔

(۲) یا جزیہ دیں جسے ہم قبول کریں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے اور اگر آپ کو ہماری حفاظت اور امداد کی ضرورت نہیں ہوگی تو آپ لوگوں کو ہم اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دیں گے اور جب کبھی آپ لوگوں کو ہماری امداد و حفاظت کی ضرورت ہوگی ہم آپ کی امداد کریں گے۔

(۳) یا اگر آپ کی قوم کو یہ دونوں صورتیں منظور نہ ہوں، تو چوتھے دن آپ کے ساتھ جنگ ہوگی درمیانی عرصے میں ہم خود لڑائی کا آغاز نہیں کریں گے، مگر اس صورت میں جب کہ آپ لوگ لڑائی کا آغاز کریں تو ہم بھی جنگ کریں گے، میں اپنے ساتھیوں اور تمام فوج کی طرف سے اپنے اس قول کی پابندی کرانے کا ذمہ دار ہوں گا۔"

مسلمانوں کی خصوصیات

رستم بولا "کیا آپ ان کے سردار ہیں" وہ بولے "نہیں تاہم تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ایک دوسرے کے اعضاء ہیں ایک ادنیٰ مسلمان اپنے اعلیٰ افسر کی طرف سے کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔"

یہ بات سن کر رستم اہل فارس کے سرداروں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا "تم کیا سن رہے ہو؟ کیا تم نے اس شخص کی گفتگو سے زیادہ واضح اور بے لاگ کلام سنا؟" وہ بولے "خدا نہ کرے کہ تم اس شخص کی کسی بات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے دین سے پھر جاؤ۔ کیا آپ اس کا لباس نہیں دیکھ رہے ہیں؟ وہ بولا "تم پر افسوس ہے۔ تم اس کا لباس نہ دیکھو بلکہ اس کی رائے، کلام اور سیرت پر غور کرو اہل عرب لباس اور کھانے پینے کی چیزوں کو کوئی اہمیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دیتے ہیں۔ وہ اپنی عزت اور آبرو کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ان کا لباس تمھارے لباس جیسا نہیں ہے اور نہ وہ ان چیزوں کی رغبت رکھتے ہیں تم ان کے ہتھیاروں کو دیکھو"۔ ربعی بولے:۔

ربعی کی بہادری "کیا تم مجھے اپنے ہتھیار دکھاؤ گے یا میں دکھاؤں" یہ کہہ کر انھوں نے اپنے پھٹے پرانے کپڑے میں سے تلوار نکالی جو آگ کے شعلے کے مانند تھی۔ اہل فارس کہنے لگے۔ "اسے نیام میں رکھ لو"۔

پھر انھوں نے اہل فارس کی ڈھال پر تیر چلایا اور انھوں نے ربعی کی چمڑے کی معمولی ڈھال پر تیر اندازی کی تو ایرانیوں کی ڈھال میں شگاف ہو گیا اور ربعی کی ڈھال بیچ سالم رہی۔ اس پر انھوں نے کہا "اے اہل فارس! تم کھانے پینے اور لباس کو بڑی اہمیت دیتے ہو مگر ہم ان چیزوں کو حقیر سمجھتے ہیں"۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلے گئے تاکہ اس مدت معینہ میں وہ غور و خوض کر سکیں۔

دوسرا قاصد دوسرے دن انھوں نے پیغام بھیجا کہ "اس آدمی کو ہمارے پاس پھر بھیجو" حضرت سعد نے حضرت حذیفہ بن محصن کو بھیجا اور وہ بھی اسی لباس میں آئے۔ جب وہ فرش کے قریب پہنچے تو ان سے کہا گیا کہ وہ اتر جائیں وہ بولے "میں تمھارے پاس اپنے کام کے لئے نہیں آیا ہوں۔ تم اپنے بادشاہ سے پوچھو۔ آیا اس نے اپنے کام کے لئے مجھے بلایا ہے یا میں اپنے کام کے لئے آیا ہوں۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں اپنے کام سے آیا ہوں تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ایسی حالت میں تمھیں چھوڑ کر میں واپس چلا جاؤں گا اور اگر وہ یہ کہے کہ میں اس کی خواہش کے مطابق آیا ہوں تو میں اپنے طریقے کے مطابق آؤں گا"۔

رستم نے کہا "اسے آنے دو" چنانچہ وہ آئے اور کھڑے رہے۔ رستم نے کہا۔ "آپ اتر آئیں" مگر جب انھوں نے اترنے سے انکار کیا تو رستم نے کہا

"آپ کیوں آئے ہیں تمہارے کل کے ساتھی کیوں نہیں آئے؟" وہ بولے۔ "ہمارا امیر سختی اور نرمی دونوں حالتوں میں ہمارے ساتھ مساوات اور انصاف کے طریقے کو پسند کرتا ہے۔ اب میری باری ہے"۔ وہ بولا "آپ کیوں آئے ہیں؟"

حضرت حذیفہ کی گفتگو حضرت حذیفہ بولے "خدائے بزرگ و برتر نے ہم پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے ہماری طرف اپنا دین و مذہب بھیجا اور ہمیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی نشانیاں دکھائیں، ہم ان چیزوں سے ناواقف تھے اب ان سے واقف ہوگئے ہیں پھر اللہ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم دوسرے لوگوں کو تین چیزوں میں سے کسی ایک چیز کی طرف بلائیں

(۱) وہ اسلام قبول کریں اس صورت میں ہم تمھیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

(۲) جزیہ ادا کریں۔ اس صورت میں اگر تمھیں ہماری حفاظت کی ضرورت ہوگی تو ہم تمھاری حفاظت کریں گے۔

(۳) یا جنگ کریں۔

رستم بولا۔ "مصالحت بھی تو ہے" وہ بولے ہاں کل سے تین دن تک کے لئے ہے"

چونکہ انھوں نے بھی کوئی نئی بات نہیں کہی تھی اس لئے انھیں واپس بھیج دیا۔

رستم کا خطاب بعد ازاں رستم اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "کیا تم وہ بات نہیں دیکھ رہے ہو جو میں مشاہدہ کر رہا ہوں" کل ان کا پہلا قاصد آیا، وہ ہماری سرزمین پر غالب آگیا اور جن چیزوں کو ہم اہمیت دیتے ہیں، اس نے ان باتوں کو حقیر سمجھا، اس نے ہمارے قالین پر اپنا گھوڑا لا کھڑا کیا اور وہاں اسے باندھا۔ لہٰذا وہ نیک شگون کے ساتھ ہماری زمین اور اس کی چیزوں کو لے گیا اور اس نے نہایت عقلمندی کا ثبوت دیا۔ آج یہ دوسرا قاصد آیا یہ ہمارے سامنے کھڑا رہا، اس نے بھی اچھا شگون اختیار کیا کہ وہ ہماری زمین پر ہمارے بغیر کھڑا تھا" ان باتوں سے اس نے اپنے ساتھیوں کو ناراض کر دیا اور انھوں نے اسے ناراض اور غضب ناک کر دیا۔

تیسرا قاصد جب تیسرا دن آیا تو رستم نے پھر پیغام بھیجا کہ اس کے پاس کسی آدمی کو بھیجا جائے۔ اس دفعہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا گیا۔

ابو عثمان النہدی کہتے ہیں۔ جب حضرت مغیرہ روانہ ہوئے تو پل کو عبور کرنے کے بعد جب وہ اہل فارس کے لشکر میں پہنچے تو انھوں نے انھیں روک لیا تاکہ رستم سے ان کی آمد کی اجازت لی جائے۔ جب مغیرہ وہاں پہنچے تو تمام اہل فارس اپنے شاندار لباس میں تھے وہ سنہری تاروں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ان کے سروں پر تاج تھے اور بہت دور تک انھوں نے قالین اور فرش بچھائے ہوئے تھے تاکہ آنے والا دور تک پیدل چل کر جائے۔

جب حضرت مغیرہ بن شعبہ آئے تو وہ رستم کے تخت پر اس کی مسند کے پاس بیٹھ گئے، لوگ ان کی طرف لپکے اور انھیں تخت سے اتار دیا وہ بولے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر و غریب کا امتیاز

"ہمیں تمہاری عقلمندی کی خبریں پہنچتی رہتی تھیں مگر میں تم سے زیادہ بے وقوف قوم نہیں دیکھتا ہوں۔ ہم اہل عرب مساوی درجہ رکھتے ہیں ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو غلام بنائے ہوئے نہیں ہے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کسی سے جنگ کرے۔ لہٰذا میرا خیال تھا کہ تم لوگوں میں بھی قومی ہمدردی ویسی ہی ہے جیسی ہمارے اندر ہے مگر تم نے عملی طور پر بہترین انداز سے مجھے مطلع کر دیا ہے کہ تم میں سے کچھ افراد دوسرے لوگوں کے دیوتا ہیں۔ تمہارا یہ طریقہ کبھی درست نہیں رہ سکتا ہے۔ ہم ایسا کام نہیں کرتے ہیں۔ میں خود نہیں آیا ہوں بلکہ تم نے مجھے آج بلایا ہے اور مجھے معلوم ہوا کہ تمہاری حکومت کمزور ہو گئی ہے اور تم ہار جاؤ گے کیونکہ کوئی ملک ان عادات و خصائل کے ساتھ باقی نہیں رہ سکتا۔"

ایرانی عوام یہ بات سن کر بولے "خدا کی قسم! یہ عربی باشندہ سچ بولتا ہے" زمیندار طبقہ کہنے لگا۔ "خدا کی قسم! اس نے ایسی بات کہی ہے کہ ہمارے غلام ہمیشہ اس کی طرف مائل رہیں گے اللہ ہمارے بزرگوں کو غارت کرے وہ کتنے احمق تھے کہ وہ عرب قوم کو ہمیشہ حقیر اور کمتر سمجھتے رہے۔"

رستم کا جواب

اس پر رستم نے ان کی تقریر کے اثر کو زائل کرنے کے لئے ان سے ہنسی دل لگی شروع کر دی اور کہا۔ "اے عرب باشندے! کبھی عوام ایسی باتیں کرتے ہیں جو ملک کے لئے مفید نہیں ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں انھیں دور رکھا جاتا ہے تاکہ وہ نامناسب بات نہ کریں بہرحال وفاداری اور حق پسندی کو پسند کیا جاتا ہے۔ تمہارے پاس جو تکلے (تیر) ہیں وہ کیسے ہیں؟" وہ بولے۔ "اگر چنگاریاں بڑی نہ ہوں تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔" پھر انھوں نے ان لوگوں کو اپنی تیر اندازی کے جوہر دکھائے۔ اس کے بعد رستم بولا۔

"تمہاری تلوار بوسیدہ کیوں ہے؟" مغیرہ بولے "اس کا غلاف بوسیدہ ہے مگر اس کی دھار بہت تیز ہے۔" پھر انھوں نے اسے اپنی تلوار دکھائی۔ اس کے بعد رستم کہنے لگا۔ "کیا تم پہلے گفتگو کرو گے یا میں گفتگو کا آغاز کروں؟"

حضرت مغیرہ نے فرمایا "آپ نے ہم کو بلا بھیجا ہے اس لئے آپ بولیں۔"

رستم کی تقریر

لہٰذا دونوں کے درمیان ترجمان مقرر کیا گیا اور رستم نے گفتگو کا آغاز کیا۔ اس نے اپنی قوم کی تعریف کی۔ اس کے بعد ان کی عظمت بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ہم تمام ممالک میں طاقتور اور دشمنوں پر غالب رہے، قوموں میں سربلند رہے، کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ ہماری جیسی عزت اور فتح و نصرت نہیں حاصل کر سکا۔ ہم ان پر ہمیشہ غالب رہتے تھے اور کوئی قوم ہم پر غالب نہیں آ سکی، مگر چند دنوں یا ایک دو مہینوں سے ہماری یہ حالت نہیں رہی ہے۔ جب خدا ہم سے انتقام لینے کے بعد ہم سے رضا مند ہوگا تو اس وقت ہماری شان و شوکت لوٹ آئے گی اور ہمارے دشمن کو مقابلے میں بدترین دن دیکھنا نصیب ہوگا۔

اے اہل عرب! ہمارے نزدیک تم سے زیادہ کوئی قوم حقیر و ذلیل نہ تھی۔ تم تنگ دست اور خستہ حال تھے ہم تمہیں ناچیز سمجھتے تھے اور تم کسی شمار میں نہیں تھے۔ جب تمہارے ملک میں قحط اور خشک سالی ہوتی تھی تو تم ہمارے پاس فریاد لے کر آتے تھے اور ہم تمہیں کچھ کھجوریں اور جو کا غلہ دے کر لوٹا دیتے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ملک کی تنگ دستی نے تمہیں ان کاموں کی طرف آمادہ کیا ہے (اگر یہ حقیقت ہے تو) میں تمہارے امیر کو کپڑے، خچر اور ایک ہزار درہم دینے کا حکم صادر کرتا ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کے لئے کھجوروں کا ایک ڈھیر اور کپڑے کا ایک جوڑا دینے کا حکم صادر کرتا ہوں تاکہ تم یہاں سے لوٹ جاؤ۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا ہوں کہ میں تمہیں قتل کروں اور نہ تمہیں گرفتار کر کے قید کرنا چاہتا ہوں۔"

حضرت مغیرہ کا جواب

اس کے بعد حضرت مغیرہ بن شعبہ نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد یوں ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق و رازق ہے ہر کام اس کے حکم سے صادر ہوتا ہے۔ تم نے اپنے اور اپنے اہل ملک کے کارناموں کا تذکرہ کیا ہے کہ تم اپنے دشمنوں پر غالب آتے تھے اور ممالک کو فتح کرتے تھے اور یہ کہ تمہاری بادشاہت دنیا میں بہت وسیع ہے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں اور ان کے منکر نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا کارنامہ ہے۔ اس نے تم پر یہ احسانات کئے ہیں تمہارا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ تم نے ہماری تنگ دستی، خستہ حالی اور باہمی اختلاف کا تذکرہ کیا ہے۔ ان باتوں سے بھی ہم واقف ہیں اور ان کے منکر نہیں ہیں۔ اللہ نے ہمیں اس حالت میں مبتلا کیا، مگر یہ دنیا عالم انقلاب ہے۔ یہاں مصیبت زدہ انسان خوش حالی کی توقع رکھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ خوش حال ہو جاتے ہیں۔ بلکہ خوش حال حضرات کو بھی مصائب و تکالیف کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مصیبتیں ان پر نازل ہو جاتی ہیں اور وہ خستہ حال ہو جاتے ہیں۔

اگر تم خدا کے احسانات و نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہتے تو تمہاری یہ شکر گذاری اس کی ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں سے کم رہی جو تمھیں عطا کی گئی ہیں۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ تمھاری ناشکری نے تمھاری حالت تبدیل کر دی ہے۔

ہم اپنی سابقہ حالت میں اس وقت مبتلا تھے جب ہم کافر تھے اور اس وقت ہمیں جو کچھ حاصل ہوا وہ اللہ کی رحمت سے حاصل ہوا مگر اب جیسا تم سمجھتے ہو، ویسی ہماری حالت نہیں ہے اب اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف رسول بھیجا ہے" اس کے بعد انھوں نے مذکورہ بالا تقریر کے مطابق گفتگو کی۔ آخر میں انھوں نے فرمایا:

"اگر آپ کو ہماری حفاظت اور امداد کی ضرورت ہو تو ہمارے غلام (رعایا) بن کر مطیع و فرماں بردار بن کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور اگر اس سے انکار ہے تو تلوار ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کرے گی"۔

اس پر رستم بہت مشتعل ہو گیا اور غصے میں آگ بگولہ ہو کر اور آفتاب کی قسم کھا کر کہنے لگا "کل دن نکلتے ہی ہم تم سب کو قتل کر دیں گے"۔ اس کے بعد حضرت مغیرہ لوٹ آئے۔

عربوں کی تعریف

رستم نے اہل فارس کو مخاطب کر کے کہا "ان لوگوں کا تم سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ کیا اس سے پہلے دو آدمی نہیں آئے جنھوں نے تمھیں عاجز و درماندہ کر دیا تھا۔ پھر یہ شخص آیا اور یہ معلوم ہوا کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ سب نے ایک ہی طریقہ اختیار کیا اور یہ سب ایک ہی بات پر قائم رہے۔ یہ لوگ سچے ہوں یا جھوٹے ہوں مگر ان کی عقلمندی اور رازداری اس حد تک بڑھی ہوئی ہے کہ ان میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا ہے۔ تو اگر یہ لوگ سچے ہوں تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ یہ لوگ جس کام کا ارادہ کریں گے اس کی راہ میں کوئی ان کی مزاحمت نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا ہمت اور استقلال سے کام لو۔ خدا کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے کہ تم میری باتوں کو توجہ سے سن رہے ہو مگر یہ تمھاری ریاکاری ہے"۔ اس پر وہ اس کی زیادہ خوشامد کرنے لگے۔

رستم کی پیشین گوئی

رُمیل بیان کرتا ہے "رستم نے حضرت مغیرہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا اور اس سے کہا کہ "جب وہ پل کو عبور کر لے اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جائے تو تم اس سے پکار کر کہو کہ "بادشاہ نجومی تھا اس نے تمھارے بارے میں غور کیا ہے اور حساب لگا کر (نجوم کے قواعد کے مطابق) یہ بتایا ہے کہ کل تمھاری ایک آنکھ ضائع ہو جائے گی" اُس قاصد نے ایسا ہی کیا۔ اس پر حضرت مغیرہ نے فرمایا "تم نے مجھے نیکی اور ثواب کی بشارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اس کے بعد بھی تمھارے جیسے مشرکوں سے جہاد کرونگا تو میں یہ آرزو کرتا کہ میری دوسری آنکھ بھی (جہاد میں) جاتی رہے۔"

اس نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ان کی گفتگو پر ہنس رہے ہیں اور ان کی بصیرت پر تعجب کر رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ شخص بادشاہ کے پاس آیا اور ان کی یہ گفتگو دُہرائی تو اُس نے کہا:

"اے اہل فارس! تم میری اطاعت کرو کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ کا عذاب آنے والا ہے جس کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔"

www.KitaboSunnat.com

جھڑپیں ایرانیوں کے سواروں کا دستہ پل پر جمع ہو جاتا تھا اور وہ وہاں مسلمانوں سے جھڑپوں کا آغاز کرتا تھا۔ مسلمان ان کی تین طرف سے اپنی مدافعت کرتے تھے خود اپنی طرف سے حملے کا آغاز نہیں کرتے تھے جب وہ حملہ کرتے تھے تو ان کے حملوں کو لوٹا دیتے تھے

عبود حضرت ابن عمر فرماتے ہیں "رستم کا ترجمان حیرہ کا ایک شخص تھا جس کا نام عبود تھا۔ حضرت شعبی اور سعید بن المرزبان روایت کرتے ہیں کہ رستم نے حضرت مغیرہ کو بلوایا۔ وہ آکر ان کے تخت پر بیٹھ گئے۔ رستم نے اپنے ترجمان کو بلوایا جو حیرہ کا ایک عرب تھا جس کا نام عبود تھا۔ حضرت مغیرہ نے اس سے فرمایا۔

"اے عبود! تم عربی شخص ہو جب میں بات کروں تو تم میری بات اس کے پاس اس طرح پہنچاؤ جیسے اس کی بات مجھ تک پہنچاتے ہو۔" رستم نے بھی اس سے ایسی ہی بات کہی۔

آخری الفاظ آخر میں حضرت مغیرہ نے پھر یہ بات دہرائی جب کہ انھوں نے یہ کہا "تین باتوں میں کسی ایک کی طرف تمھیں دعوت دی جاتی ہے، اسلام قبول کرو۔ ایسی صورت میں تمھارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور تم پر بھی وہی ذمہ داریاں ہوں گی جو ہم پر ہیں۔ ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ یا تم جزیہ بہ رضا و خوشی ادا کرو" اس کے بعد انھوں نے مذکورہ بالا گفتگو ختم کرتے ہوئے فرمایا۔ "اسلام لانا ہمارے نزدیک ان دونوں چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

اس نے صاغروں کا مطلب دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا۔ "اس کا مطلب یہ ہے کہ تمھارا آدمی جزیہ لے کر ہمارے پاس کھڑا رہے اور اس کے قبول کرنے پر تعریف کرے۔"

رستم سے مکالمہ شعبی بیان کرتے ہیں: میں قادسیہ کی جنگ میں نوعمری کی حالت میں شریک ہوا۔ حضرت سعد قادسیہ میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کا لشکر لے کر آئے اس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آزمودہ اور تجربہ کار سپاہی شریک تھے۔ پہلے ہمارے پاس رستم کے اگلے لشکر آئے، اس کے بعد رستم خود ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر آیا۔ جب رستم ہمارے لشکر کے قریب پہنچا تو اس نے کہا۔ "اے اہل عرب! تم ہمارے پاس کوئی آدمی بھیجو جس سے ہم گفت و شنید کر سکیں"۔ لہٰذا حضرت مغیرہ بن شعبہ اور چند نفر بھیجے گئے جب وہ رستم کے پاس پہنچے تو حضرت مغیرہ تخت پر بیٹھ گئے۔ رستم کے بھائی اس پر ناراض ہوئے۔ حضرت مغیرہ نے کہا "تم ناراض مت ہو یہاں پر بیٹھنے سے نہ تو میری عزت میں اضافہ ہوا اور نہ تمہارے بھائی کی عزت کم ہوئی ہے"۔ رستم بولا "اے مغیرہ! تم بہت بدنصیب تھے یہاں تک کہ تمہاری یہ حالت ہوئی ہے اور اگر تمہیں اس کے علاوہ اور کوئی کام ہو تو مجھے بتاؤ"۔ اس کے بعد رستم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور کہا "تم مت خیال کرو کہ تمہارے یہ تکلے تیر تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکیں گے"۔ حضرت مغیرہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا۔ "اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے ہاتھوں سے ایک دانہ کھلایا جو تمہاری اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے، جب ہم نے اپنی اولاد کو وہ دانہ چکھایا تو وہ کہنے لگے:

"ہم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے" لہٰذا ہم اس لئے آئے ہیں کہ یا تو انہیں یہ کھلائیں یا ہم مر جائیں"۔ رستم بولا "تم مر جاؤ گے یا مارے جاؤ گے"۔ مغیرہ نے فرمایا "ہم میں سے جو شہید ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور تم میں سے جو ہمارے ہاتھوں مقتول ہو گا، وہ دوزخ میں داخل ہو گا اور ہم میں سے جو زندہ رہے گا، وہ تمہارے زندوں پر فتح حاصل کرے گا۔ لہٰذا ہم تمہیں تین چیزوں میں سے ایک چیز کا انتخاب کرنے کی مہلت دیتے ہیں"۔ رستم نے کہا "ہمارے اور تمہارے درمیان صلح نہیں ہو سکتی"۔

آخری نصیحت

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں:

سعد نے باقی ماندہ اہل الرائے مسلمانوں کو بھی اہل فارس کی طرف روانہ کیا۔ البتہ پہلے تین آدمیوں کو (جو بھیجے گئے تھے) روک لیا۔ یہ لوگ رستم کے پاس آئے تاکہ وہ اسے (جنگ کی) تین برائیاں بتائیں۔ وہ بولے:

"ہمارا امیر کہتا ہے کہ" اچھے پڑوس سے حکام محفوظ رہتے ہیں۔ میں تمہیں اس چیز کی دعوت دیتا ہوں، جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ آپ اس بات کو تسلیم کریں جس کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے۔ اس طرح ہم اپنے ملک کی طرف لوٹ جائیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ بھی اپنے ملک واپس چلے جائیں گے ہم دونوں ایک ہو جائیں گے۔ البتہ آپ کا ملک اور آپ کی حکومت آپ کے قبضے اور اختیار میں ہوگی اور اپنے پیچھے سے آپ جو کچھ حاصل کریں گے وہ آپ کے لئے مخصوص اضافہ ہوگا۔ اس صورت میں اگر کوئی آپ کے برخلاف حملہ کرنے یا غالب آنے کی کوشش کرے تو ہم اس کے برخلاف آپ کے مددگار ثابت ہوں گے۔ اے رستم! تم اللہ سے ڈرو اور اپنے ہاتھوں اپنی قوم کو تباہ نہ کرو۔ اس سے بچنے کی صورت صرف یہی ہے کہ تم دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ اور اس کے ذریعے شیطان کو بھگا دو۔"

رستم کی تمثیلات

رستم نے جواب میں کہا "میں نے تمھارے چند افراد سے گفتگو کی تھی اگر انھوں نے میری بات سمجھ لی ہے تو مجھے توقع ہے کہ تم بھی میری گفتگو سمجھ لو گے۔ مثالیں کلام کو زیادہ وضاحت کرتی ہیں۔ اس لئے میں تمھارے سامنے چند مثالیں پیش کروں گا۔ تم یہ ذہن نشین رکھو کہ تم نہایت تنگ دست اور خستہ حال تھے۔ تم اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ اس وقت ہم تمھارے لئے بُرے پڑوسی نہیں ثابت ہوئے، بلکہ تمھارے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کرتے رہے۔ تم بار بار ہمارے ملک میں آتے تھے اس وقت ہم تمھارے لئے غلہ فراہم کرتے تھے اور تمھیں اس حالت میں لوٹا دیتے تھے۔ تم ہمارے پاس مزدوری اور تجارت کے لئے بھی آتے تھے اس وقت بھی ہم تمھارے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔

لومڑی کی مثال

جب تم نے ہمارا کھانا کھا لیا اور ہمارا پانی پیا اور ہمارے زیر سایہ رہے تو تم نے اس کا حال اپنی قوم سے بیان کیا تو انھیں دعوت دے کر تم یہاں لے آئے۔ اس صورت میں تمھاری اور ہماری مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کا انگوروں کا باغ ہو۔ وہاں اس نے ایک لومڑی دیکھی۔ وہ پوچھنے لگا "لومڑی کیسی ہوتی ہے"؟ تو اس کے جواب میں) لومڑی بہت سی لومڑیوں کو اس باغ میں لے آئی۔ جب وہاں جمع ہو گئیں تو باغ والے نے وہ راستہ بند کر دیا جہاں سے وہ آئی تھیں۔ اس کے بعد ان سب کو قتل کر دیا۔ مجھے معلوم ہے کہ حرص و طمع اور افلاس تمھیں یہاں لائے ہیں۔ لہٰذا اس سال تم یہاں سے لوٹ جاؤ اور اپنی ضرورت کے مطابق غلہ لے جاؤ اور جب کبھی تمھیں ضرورت ہو، تم واپس آ کر اپنی ضرورتیں پوری کر سکتے ہو، میں نہیں چاہتا ہوں کہ تمھیں قتل کر دوں۔"

بچھوؤں کی مثال

عمارہ بن الفقاع العنبی قبیلہ یربوع کے ایک شخص کے حوالے سے جو اس جنگ میں شریک ہوا تھا، بیان کرتا ہے (یہ رستم کی تقریر چوتھا حصہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رستم نے کہا۔ "تم میں سے بہت سے لوگوں نے ہمارے ملک میں آکر جو چاہا حاصل کیا پھر ان کا انجام قتل اور فرار کی صورت میں نمودار ہوا۔ جس نے تمھارے لئے یہ طریقہ جاری کیا، وہ تم سے زیادہ طاقتور اور بہتر تھا۔ تم نے یہ مشاہدہ کیا ہوگا کہ جب لوگ کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو کچھ کو نقصان پہنچتا ہے اور کچھ بچ نکلتے ہیں۔

تمھارے ان کاموں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کچھ چوہے غلہ کے ایک مٹکے کے قریب رہتے تھے۔ اس مٹکے میں ایک سوراخ تھا۔ پہلا چوہا اس کے اندر گھسا اور وہیں رہنے لگا، دوسرے چوہے وہاں سے غلے جاتے رہتے تھے اور لوٹ آتے تھے انھوں نے پہلے چوہے سے بھی کہا کہ وہ بھی باہر آجایا کرے مگر وہ انکار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ چوہا جو مٹکے کے اندر رہتا تھا۔ بے انتہا فربہ ہو گیا۔ ایک مرتبہ اس کی طبیعت چاہی کہ وہ اپنے عزیزوں سے ملاقات کر کے انھیں اپنی خوش حالی سے مطلع کرے مگر اب وہ سوراخ اس کے لئے تنگ ثابت ہوا اور وہ اس میں سے نہیں نکل سکا اس نے اپنی پریشانی کا حال اپنے ساتھیوں سے بیان کیا اور ان سے نکلنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہا تو وہ چوہے کہنے لگے

"تم اس راستے سے اس وقت تک نہیں نکل سکو گے جب تک کہ تم اس حالت میں نہیں آجاؤ گے جو داخل ہونے سے پہلے دبلے پن کی، حالت تھی۔"

یہ سُن کر وہ نکلنے سے باز رہا اور بھوکا رہنے لگا اور ہر وقت خائف رہنے لگا۔ یہاں تک کہ جب وہ داخل ہونے سے پہلے کی حالت کی طرف لوٹ آیا تو مٹکے والے نے آکر اسے مار ڈالا۔ لہٰذا تم بھی یہاں سے نکل جاؤ کہیں تمھاری بھی ایسی حالت نہ ہو جائے۔"

مکھی کی مثال | زہیل بیان کرتے ہیں کہ رستم نے مزید یوں کہا

"اللہ تعالیٰ نے تمھارے سوا مکھی سے زیادہ لالچی اور مضر مخلوق نہیں پیدا کی۔ — اے گروہ عرب! تم ہلاکت کا مشاہدہ کر رہے ہو اور تمھاری طبع تمھیں اس کی طرف رہنمائی کر رہی ہے، میں ایک مثال کے ذریعے اس کی وضاحت کرتا ہوں وہ یہ ہے

ایک مکھی نے شہد دیکھا اور وہ اڑنے لگی اور کہنے لگی "جو مجھے وہاں پہنچائے گا اسے دو درہم ملیں گے۔" جب وہ وہاں پہنچ گئی تو کسی کے روکنے سے نہیں رکی، اس کے اندر پہنچ کر وہ ڈوب گئی اور پھنس گئی اس وقت وہ بولی:

"جو مجھے نکالے گا اسے چار درہم ملیں گے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگور کے باغ کی مثال

رستم نے ایک اور مثال بیان کی اور کہا "تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک لومڑی ایک بل کے سوراخ سے انگور کے باغ میں پہنچ گئی۔ وہ بہت کمزور اور لاغر تھی۔ وہ وہاں پھل کھاتی رہی۔ باغ والے نے اسے دیکھ لیا تھا اور اس کی خستہ حالی کو دیکھ کر رحم کھا کر چھوڑ دیا تھا۔ جب انگور کے باغ میں رہتے ہوئے زیادہ عرصہ گذر گیا تو وہ لومڑی فربہ ہو گئی اور اس کی حالت بہتر ہو گئی اور اس کی لاغری جاتی رہی تھی۔ مگر اب وہ سرکش ہو گئی تھی اور کھانے سے زیادہ انگور کے باغ اور اس کے پھلوں کو خراب کرنے لگی۔ باغ والے کو یہ بات بہت ناگوار معلوم ہوئی وہ بولا "میں یہ بات نہیں برداشت کر سکتا ہوں" یہ کہہ کر اس نے ڈنڈا سنبھالا اس کے غلام بھی اس کے ساتھ اس کی مدد کے لئے اس کی تلاش میں نکلے۔ لومڑی انھیں فریب دیتی رہی اور وہ انگوروں کی بیلوں میں چھپ جاتی تھی۔ آخر کار جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اس کے تعاقب سے باز آنے والے نہیں ہیں تو اس نے اس راستے سے نکلنے کی کوشش کی جہاں سے وہ داخل ہوئی تھی مگر اس سوراخ میں وہ پھنس گئی کیونکہ جب وہ لاغر تھی تو وہ اس بل میں سے داخل ہوئی تھی اس وقت اس میں داخل ہونے کی گنجائش تھی مگر اب چونکہ وہ فربہ ہو گئی تھی اس لئے وہ اس کے لئے تنگ ہو گیا تھا۔ اس حالت میں باغ والا بھی وہاں آ پہنچا وہ اس پر ڈنڈے برساتا رہا یہاں تک کہ اس کا کام تمام کر دیا۔

تم بھی جب آئے تھے، اس وقت تم لاغر تھے اب تم بھی فربہ ہو گئے ہو اسی لئے غور کرو کہ تم کیسے نکل سکو گے"؟

رستم نے یہ مثال بھی پیش کی۔ "ایک آدمی نے ایک ٹوکری تیار کی اور اس میں اپنا کھانا رکھا چوہوں نے آکر اس ٹوکری میں سوراخ کر دیا اور اس میں گھس گئے۔ اس شخص نے اس سوراخ کو بند کرنا چاہا تو لوگوں نے کہا "چوہے پھر سوراخ کر دیں گے۔ اس کے اندر ایک کھوکھلا بانس لگا دو، جب چوہے آئیں گے تو وہ اس بانس میں سے داخل ہوں گے اور اس میں سے نکلیں گے۔ لہٰذا جب چوہے نمودار ہوں تو تم انھیں مار ڈالو"

میں نے بھی راستہ بند کر دیا ہے تم اس بانس میں نہ گھسو ورنہ جو کوئی اس سے نکلے گا قتل کر دیا جائے گا۔ تم اس کام کے لئے کیسے تیار ہوئے ہو حالانکہ تمھارے پاس نہ کافی تعداد میں فوج ہے اور نہ کافی مقدار میں سامان جنگ ہے"

مسلمانوں کا جواب

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں "اس کے بعد مسلمانوں نے اس کا جواب دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہا۔ آپ نے ہمارے گذشتہ زمانے کی بدحالی اور انتشار و اختلاف کا تذکرہ کیا ہے، وہ صحیح ہے ہمارے مردے مر کر دوزخ میں جاتے تھے اور جو زندہ رہتا تھا وہ تنگ دستی کی زندگی بسر کرتا تھا۔ ہم اس سے بھی زیادہ بری حالت میں مبتلا تھے کہ خداوند تعالیٰ نے ہماری اپنی قوم میں سے ایک رسول بھیجا جو جن و انسان کے لئے باعث رحمت تھے آپ ان کے لئے سراپا رحمت تھے جن پر اللہ کی رحمت نازل ہوئی اور ان کے لئے عذاب نہیں آئے جنھوں نے آپ کی کرامت کا انکار کیا۔ آپ ہر قبیلے کے پاس ہدایت و تبلیغ کے لئے پہنچے تو سب سے زیادہ آپ کی قوم نے آپ کی مخالفت کی اور وہ آپ کو قتل کرنے کے درپے ہوئی اس کے بعد قریب کے قبائل نے آپ کی مخالفت کی۔ جہاں تک کہ ہم سب آپ کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے۔ آپ تن تنہا تھے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا اللہ نے آپ کو ہم پر فتح و نصرت عطا کی۔ اس وقت ہم میں سے کچھ خوشی کے ساتھ اور کچھ بادل ناخواستہ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد ہم سب پر آپ کے معجزات اور آیات کی حقیقت و صداقت ظاہر ہو گئی۔ آپ نے اپنے پروردگار کی طرف سے جو تعلیمات پیش کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہم قریب کے علاقوں کے خلاف جہاد کریں۔ ہم اس تعلیم کے مطابق روانہ ہو گئے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین تھا کہ آپ نے جو وعدہ کیا ہے اور جو ارشاد فرمایا ہے۔ اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ہے۔ لہٰذا تمام عرب اس مسئلہ پر متفق ہو گئے حالانکہ اس سے پیشتر ان میں اس قدر اختلاف تھا کہ کوئی مخلوق ان میں اتحاد و اتفاق نہیں پیدا کر سکتی تھی۔

دعوت اسلام و جزیہ ہم اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہم اس کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں اور اس کے وعدے کو پورا کر رہے ہیں ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم ہماری دعوت قبول کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ کتاب اللہ تمہارے پاس ہماری قائم مقام ہو گی۔

اگر تم اسلام لانے سے انکار کرو گے تو ہمارے پاس اور کوئی چارہ کار اس کے سوا نہیں ہو گا کہ ہم تم سے جنگ کریں یا تم جزیہ ادا کرو۔ اگر تم اس کے لئے تیار ہو گئے تو بہتر ہے ورنہ اللہ ہمیں تمہاری سرزمین، تمہارے فرزندوں اور تمہاری مال و دولت کا وارث بنا دے گا۔

تم ہماری نصیحت قبول کرو۔ خدا کی قسم! تمہارا اسلام لانا ہمیں مال غنیمت حاصل کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ اس کے بعد ہم صلح سے زیادہ تم سے جنگ کرنے کو زیادہ پسند کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم نے ہماری بے سروسامانی اور قلت تعداد کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ہمارا سازوسامان اطاعت ہے اور ہماری جنگ کی بنیاد صبر و استقلال پر ہے۔ تم نے ہمارے سامنے مثالیں بیان کی ہیں وہ تم نے مردوں اور اہم کاموں کے لیے بیان کی ہیں اس میں سنجیدگی بھی ہے اور ظرافت بھی ہے۔ ہم بھی تمہارے لئے ایک مثال پیش کرتے ہیں:

محل اور کسانوں کی مثال

تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک زمین پر درخت لگائے ہوں اور وہاں اس نے نہایت عمدہ درخت اور دانوں کا انتخاب کیا، نہریں کھودیں اور اس مقام کو شاندار محل و قصور سے آراستہ کیا، ان محلات میں اس نے کسانوں کو آباد کیا اور وہ ان باغوں میں لطف اندوز ہوتے رہے، وہاں انھوں نے ناشائستہ حرکات کیں۔ اس نے ان کو مہلت دی جب وہ خود بخود شرمندہ نہیں ہوتے تو اس نے ان کو ملامت کی انھوں نے سرکشی کی تو اس نے ان کو وہاں سے نکال دیا اور دوسروں کو بلوا لیا۔ اب اگر وہ وہاں سے جائیں تو لوگ انھیں ختم کر دیں گے اور اگر وہ وہیں رہے تو ان لوگوں کے محکوم ہو جائیں گے اور یہ لوگ انھیں ہمیشہ ظلم و ستم میں مبتلا رکھیں گے۔

اگر جو باتیں ہم نے کہی ہیں انھیں سچ نہ سمجھو اور ہماری جنگ دنیا طلبی پر محمول سمجھی جائے تو اس صورت میں بھی ہم تم سے جنگ کرتے کیونکہ ہم نے تمہاری پُر لطف زندگی کا مزہ چکھا ہے اور تمہاری شان و شوکت دیکھی ہے اس لیے اب اس کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ لہٰذا اس صورت میں ہم جنگ کر کے تم پر غالب آتے۔"

عبور دریا

آخر میں رستم نے دریافت کیا "کیا تم دریا کو عبور کر کے ہماری طرف آؤ گے یا ہم آئیں"، وہ بولے "تمھیں دریا کو عبور کرو" یہ کہہ کر وہ رستم کے پاس سے رات ہوتے ہی آگئے۔

حضرت سعدؓ نے مسلمانوں کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اپنے مقامات پر جمے رہیں اور کافروں کو کہلا بھیجا کہ دریا کو عبور کر سکتے ہیں۔ انھوں نے پل کو حاصل کرنا چاہا تو حضرت سعدؓ نے کہلا بھیجا "ہم اس پر قابض ہو گئے ہیں۔ ہم اسے نہیں دیں گے۔ تم پل کے علاوہ اور کوئی ذریعہ تلاش کرو۔"

لہٰذا وہ رات بھر اپنے سازوسامان سے عمیق پر پل باندھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۲

یوم ارماث

ناقح اور حکم روایت کرتے ہیں "جب رستم نے دریا کو عبور کرنا چاہا تو اس نے حکم دیا کہ فارس کے سامنے دریائے عتیق پر پل باندھا جائے۔ یہ اس زمانے میں آج کل کی بہ نسبت زیادہ نیچا تھا۔ اہل فارس رات بھر صبح تک مٹی، بالنوں اور رسیوں سے بند باندھتے رہے۔ یہاں تک کہ انھوں نے راستہ بنا لیا تھا۔ یہ کام دوسرے دن اس وقت مکمل ہوا جب دن چڑھ گیا تھا۔

خدا کی تنبیہ محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں "رستم نے رات کو یہ خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا۔ اس نے اس کے ساتھیوں کی کمانیں لے کر ان پر مہر لگا دی پھر انھیں لے کر آسمان کی طرف چڑھ گیا۔

جب رستم بیدار ہوا تو وہ بہت مغموم اور متفکر ہوا اس نے اپنے خاص لوگوں کو بلا کر انھیں یہ قصہ سنایا اور کہا: درحقیقت اللہ ہمیں تنبیہ کر رہا ہے۔ کاش اہل فارس مجھے اجازت دیتے کہ میں اس تنبیہ پر عمل کروں۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ فتح و نصرت ہماری طرف سے اٹھائی گئی ہے اور ہوا کا رخ ہمارے دشمن کے موافق ہے اور ہم فعل و قول میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔"

اس کے بعد وہ اپنا بھاری سازوسامان دریا کے پار بھیجنے لگے اور دریائے عتیق کے کنارے فروکش ہوئے۔

بڑا بول اعمش بیان کرتے ہیں "اس دن رستم مدھری زدہ اور خود پہنے ہوئے پوری طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلح تھا۔ اس کے حکم سے اس کے گھوڑے پر زین کسی گئی اور وہ اسے چھوئے بغیر اور رکاب میں پاؤں رکھے بغیر کود کر گھوڑے پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا

کل ہم انھیں (مسلمانوں کو) پیس کر رکھ دیں گے" ایک آدمی نے کہا " اگر اللہ نے چاہا"۔ وہ بولا " اگر اللہ نہ بھی چاہے (تو اس صورت میں بھی وہ انھیں تباہ کر دے گا)

محمد و طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں " رستم نے اس موقع پر یہ بھی کہا:

" شیر کے مرنے کے بعد لومڑی نے پاؤں پھیلائے ہیں"۔ اس سے اس کی مراد کسریٰ کی موت تھی پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا " یہ بندروں کا سال ہے"۔

رستم کی صف آرائی جب اہل فارس نے دریا کو عبور کر لیا تو وہ اپنی صفوں میں پہنچ گئے۔ رستم اپنے تخت پر بیٹھا اور اس نے قلب (مرکزی فوج) کے لئے اٹھارہ ہاتھی مقرر کئے جن پر صندوقوں کے ساتھ آدمی سوار تھے۔ دونوں بازوؤں میں بھی سات یا آٹھ ہاتھی تھے جن پر صندوقوں کے ساتھ آدمی سوار تھے۔ اس نے اپنی اور میمنہ (دائیں بازو) کے درمیان جالینوس کو مقرر کیا اور اپنے اور میسرہ (بائیں بازو) کی فوج کے درمیان بیرزان کو مقرر کیا۔ پل فرطین جنگ یعنی مسلمانوں اور مشرکوں کے سوار فوج کے درمیان تھا۔

خبر رسانی کا انتظام شاہ یزدگرد نے جب رستم کو روانہ کیا تھا تو اس وقت سے اس نے اپنے ایوان شاہی کے دروازے پر ایک آدمی مقرر کر دیا تھا جو ہمیشہ وہاں رہتا تھا اور اسے خبریں پہنچاتا تھا۔ دوسرا آدمی وہاں مقرر تھا جہاں سے گھر بیٹھکر وہ خبریں سن سکے۔ تیسرا گھر کے باہر ہوتا تھا۔ اس طرح ہر اہم مقام پر ایک آدمی مقرر تھا۔ جب رستم فروکش ہوا تو شخص ساباط میں تھا۔ وہ خبر دیتا تھا کہ وہ فروکش ہو گیا ہے۔ یہ خبر ہر ایک شخص سلسلہ بسلسلہ دوسرے کو بتاتا تھا یہاں تک کہ آخر میں جو شخص ایوان شاہی کے دروازے پر متعین ہوتا تھا، وہ خبر رسانی کرتا تھا۔ اس نے خبر رسانی کی دو منزلوں کے درمیان ایک آدمی کو مقرر کر رکھا تھا لہذا رستم جہاں کہیں اترتا تھا اور کوچ کرتا تھا یا کوئی اہم واقعہ رونما ہوتا تھا تو خبر رساں اپنے قریب کے شخص کو مطلع کرتا تھا اور وہاں درجہ بہ درجہ خبریں ایوان شاہی کے دروازے تک پہنچتی تھیں۔ اس طرح اس نے عتیق اور مدائن کے درمیان بہت سے آدمی خبر رسانی کے لئے مقرر تھے۔ قدیم طریقہ ترک کر دیا گیا تھا۔

اعلان جہاد مسلمانوں نے بھی اپنی صفیں درست کر لی تھیں۔ زہرہ اور عاصم، عبداللہ اور شرحبیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان تھے۔ ہراول دستے کا سردار صفوں میں گشت کر رہا تھا اور اس کا اعلان کرنے والا یہ اعلان کر رہا تھا "اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے مقابلہ کرو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ جہاد کے لئے جوش و غیرت کو کام میں لاؤ۔"

حضرت سعد کی معذوری

حضرت سعد بن ابی وقاص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے تھے اس لئے وہ نہ سوار ہو سکتے اور نہ بیٹھ سکتے تھے۔ وہ منہ کے بل اوندھے لیٹے رہتے تھے۔ سینے کے نیچے ایک تکیہ ہوتا تھا اور اس کے سہارے وہ محل پر سے (فوجوں کی نگرانی) کرتے تھے اور وہاں سے پرچے پھینکتے تھے جن میں خالد بن عدخطہ کے نام احکام و ہدایات درج ہوتی تھیں۔ خالد آپ کے ماتحت تھے اور ان کی صف محل کے قریب تھی اور وہ حضرت سعد کے نائب تھے جب کہ وہ موجود نہ ہوں اور نگرانی نہ کر رہے ہوں۔

ابو نمران روایت کرتے ہیں۔ "جب رستم نے نہر کو عبور کیا تو حضرت زہرہ اور جالینوس کے تعاقب ہوئے۔ حضرت سعد نے حضرت زہرہ کو ابن السمط کی جگہ پر مقرر کیا اور رستم نے جالینوس کو ہرمز ان کی جگہ پر مقرر کیا۔ حضرت سعد کو عرق النساء (گٹھیا) کا مرض تھا اور پھوڑے بھی نکلے ہوئے تھے۔ وہ اوندھے لیٹے رہتے تھے۔ انھوں نے فوج پر حضرت خالد بن عرخطہ کو اپنا نائب بنا دیا تھا۔

لوگوں میں اختلاف

اس پر لوگوں میں اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے فرمایا "مجھے ان لوگوں کے پاس لے جاؤ اور انھیں دکھاؤ" لہٰذا کچھ لوگ آپ کو اوپر لے گئے تو آپ نے ان کو جھانکا۔ اس وقت قدیس کی دیوار کے قریب صف آراستہ تھی۔ آپ خالد کچھ احکام صادر فرماتے تھے اور خالد (آپ کی طرف سے) لوگوں کو حکم دیتے تھے

جن لوگوں نے آپ کے خلاف ہنگامہ برپا کیا تھا۔ ان میں بڑے سردار بھی تھے۔ حضرت سعد نے ان کو سرزنش کی اور فرمایا "خدا کی قسم! اگر دشمن تمھارے مقابلے پر نہ ہوتا تو تمھیں وہ سزا دیتا جو دوسروں کے لئے عبرت ہوتی"۔ بہر حال آپ نے کچھ لوگوں کو قید کر دیا۔ ان میں ابو محجن ثقفی (شاعر) بھی تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو محل میں قید کر دیا تھا۔

حضرت حریر نے فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ میں ہر اس حاکم کی اطاعت کروں گا جو خدا کی طرف سے مقرر ہوگا خواہ وہ حبشی غلام کیوں نہ ہو۔"

حضرت سعد نے فرمایا "خدا کی قسم! اس واقعہ کے بعد جو کوئی مسلمانوں کو دشمن سے مقابلہ کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روکے گا تو وہ ایسا فعل ہوگا جس پر میرے بعد مواخذہ ہوگا"۔

حضرت سعد کا خطبہ محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں۔ "حضرت سعد نے ۱۴ھ میں محرم کے مہینے میں دوشنبہ کے دن خطبہ دیا۔ آپ نے ان لوگوں کی باتوں کو مسترد کیا جنھوں نے حضرت خالد بن عرفطہ پر اعتراض کیا تھا۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا "اللہ برحق ہے۔ اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔ اس نے خود قرآن کریم میں یہ ارشاد فرمایا ہے

"ہم نے زبور میں لکھ دیا تھا کہ اس سرزمین کے میرے نیک بندے وارث ہوں گے"۔

یہ سرزمین تمھاری میراث ہے اور تمھارے پروردگار نے اس کا وعدہ کیا ہے بلکہ تین سال سے اس سرزمین کو تمھارے لئے حلال کر رکھا ہے۔ تم اسی زمین سے خوراک حاصل کر کے کھا رہے ہو۔ ان سے خراج وصول کر رہے ہو۔ ان کے باشندوں کو قید کر رکھا ہے اور بعض لوگوں کا کام تمام کیا ہے۔ اور آج تک اسی قسم کا سلسلہ چلا آ رہا ہے اور تمھارے مجاہدین نے ان پر فتح حاصل کی تھی۔ اب ان کی یہ جماعت تمھارے مقابلے کے لئے آئی ہوئی ہے۔

تم شرفائے عرب ہو اور ان کے معزز سردار ہو۔ ہر قبیلے کے بہترین افراد یہاں موجود ہیں تم اپنے ملک کی عزت و آبرو رکھنے والے ہو۔ اگر تم دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے دلچسپی کا اظہار کرو تو اللہ تمھیں دنیا اور آخرت دونوں چیزیں دے گا۔ اگر تم کمزوری اور بزدلی کا اظہار کرو گے تو تمھاری ساکھ جاتی رہے گی اور آخرت میں بھی تباہ و برباد ہو جاؤ گے"۔

حضرت عاصم کی تقریر فوجوں کے ایک سردار حضرت عاصم بن عمرو کھڑے ہو کر یوں فرمانے لگے "اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو تمھارے لئے حلال کر رکھا ہے اور اس کے باشندے تمھارے ماتحت ہیں تم تین سال سے انھیں زک پہنچا رہے ہو اور وہ تم پر غالب نہیں آ سکے بلکہ تم ہمیشہ سربلند رہے۔ اللہ تمھارے ساتھ ہے۔ اگر تم صابر رہے اور تم شمشیر زنی اور نیزہ بازی میں پکے ثابت ہوئے تو تمھارے قبضے میں ان کا مال و زن و فرزند اور ملک ہوگا اور اگر تم نے بزدلی اور کمزوری دکھائی (خدا نے ہمیشہ تمھیں ان چیزوں سے محفوظ رکھا) تو تمھاری یہ جمعیت باقی نہیں رہے گی۔ تم اللہ کو یاد کرو اور ان دنوں کو یاد کرو جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں فتوحات عطا کی تھیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ تمھارا ملک بنجر اور ویران ہے اور بے آب و گیاہ ہے اور نہ وہاں قلعے ہیں جن میں تم محفوظ ہو کر بیٹھ رہو۔ تم اپنی پوری توجہ آخرت کی طرف مبذول کرو"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریری پیغام

حضرت سعدؓ نے اپنے تمام علم بردار فوجی دستوں کو یہ تحریری پیغام بھیجا۔ "میں نے تم پر خالد بن عرفطہ کو نائب بنا دیا ہے۔ میں اپنے درد و تکلیف کی وجہ سے تمہارے سامنے نہیں آ سکتا ہوں تاہم میری شخصیت تمہارے سامنے نمایاں ہے لہٰذا تم خالد کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔ کیونکہ وہ میرے احکام پر عمل کرے گا اور اس کا حکم میرا حکم ہے۔"

آپ کا یہ پیغام لوگوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کا خوش گوار اثر ہوا اور سب نے آپ کی رائے کو تسلیم کیا اور ہر ایک نے دوسرے کو اطاعت اور وفاداری کی تلقین کی۔ سب نے حضرت سعدؓ کے عذر کو قبول کیا اور ان کی کارروائی کی تائید کی۔

مسعود روایت کرتے ہیں۔ "ہر قبیلہ کے سردار نے اپنے قبیلے کے سامنے تقریر کی اور انھیں اطاعت اور صبر و استقلال پر آمادہ کیا۔ ہر فوجی افسر اپنے مقررہ مقام پر پہنچ گیا۔ حضرت سعدؓ کے اعلان کرنے والے نے ظہر کی نماز کا اعلان کیا۔

اس وقت رستم بولا "(حضرت) عمر نے میرا کلیجہ کھا لیا اللہ اس کا کلیجہ جلائے۔"

جاسوس کی اطلاع

زہیل بیان کرتے ہیں "جب رستم نجف کے مقام پر فروکش ہوا تھا تو اس نے مسلمانوں کی فوج کا حال معلوم کرنے کے لئے ایک جاسوس بھیجا۔ وہ قادسیہ پہنچا اور اس نے اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کیا کہ جیسے وہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا ہو اس نے مسلمانوں کو دیکھا کہ وہ ہر نماز کے موقع پر مسواک کرتے ہیں پھر نماز پڑھ کر وہ اپنے مقررہ مقامات کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ وہاں سے لوٹ کر اس شخص نے رستم کو مسلمانوں کا حال بتایا اور ان کی سیرت و اخلاق سے بھی مطلع کیا۔ رستم نے پوچھا "ان کا کھانا کیا ہے؟" اس نے کہا۔ "میں ان کے پاس رات کے وقت بھی رہا میں نے انھیں کھاتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ شام کے وقت اور سوتے وقت وہ گنے چوستے تھے اور صبح سے تھوڑی دیر پہلے بھی وہ یہی چوسا کرتے تھے۔

نماز سے مغالطہ

رستم وہاں سے چل کر حصن اور قیسق کے درمیان فروکش ہوا وہ اس وقت وہاں پہنچا تھا جب کہ حضرت سعدؓ کے مؤذن نے اذان دی تھی اس نے مسلمانوں کو جمع ہوتے ہوئے دیکھا تو اس نے بھی اپنی فوج میں اعلان کرایا کہ وہ سوار ہو جائیں۔ لوگوں نے پوچھا "کیا وجہ ہے؟" وہ بولا "کیا تم اپنے دشمن کو نہیں دیکھ رہے ہو کہ وہاں اعلان ہوا ہے اور وہ لوگ تمہارے مقابلے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔" اس کے جاسوس نے کہا "یہ لوگ نماز کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔" رستم نے فارسی زبان میں کہا جس کا ترجمہ یہ ہے "صبح کے وقت میرے کان میں آواز آئی کہ (حضرت) عمرؓ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں سے باتیں کر رہے ہیں اور انھیں عقل سکھا رہے ہیں۔"

جب انھوں نے نہر کو عبور کیا تو اس وقت بھی حضرت سعد کے مؤذن نے اذان دی تھی اور حضرت سعد نے نماز پڑھائی تھی۔ اس موقع پر رستم نے کہا۔ "حضرت عمر نے میرا کلیجہ کھا لیا ہے۔"

تبلیغ جہاد

محمد، طلحہ اور زیاد اپنے سلسلۂ روایت میں بیان کرتے ہیں۔

"حضرت سعد نے اہل الرائے، بہادر اور اپنے فن کے قابل ترین انسانوں کو مسلمانوں کی طرف بھیجا۔ دانشور حضرات میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو رستم کے پاس گئے تھے جیسے حضرت مغیرہ، حذیفہ، عاصم اور ان کے ساتھی تھے۔ اہل شجاعت میں طلیحہ، قیس الاسدی، غالب، عمرو بن معدیکرب وغیرہ شامل تھے۔ شعراء میں شماخ، حطیئہ، اوس بن مغراء، عبدہ بن الطبیب اور دیگر حضرات تھے۔ روانہ کرنے سے پہلے آپ نے ان سے فرمایا

"تم جاؤ اور لوگوں کے پاس جا کر اپنا حق ادا کرو اور انھیں ان کے فرائض سے جنگ کے موقع پر آگاہ کرو کیونکہ تمھارا عربوں کے نزدیک خاص مقام ہے۔ تم عرب کے شعراء، خطباء، دانشور اور سوار ہو۔ تم مسلمانوں میں گشت کرو۔ انھیں نصیحتیں کرو اور انھیں جنگ پر آمادہ کرو۔" چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور حضرت قیس بن سیرۃ الاسدی نے یہ تقریر کی

قیس کی تقریر

اے لوگو! اللہ کی حمد و ثنا کرو۔ اس نے تمھیں ہدایت دی اور تمھیں آزمایا۔ وہ مزید نعمت دے گا۔ تم اللہ کے احسانات کو یاد کرو اور اسی کی طرف متوجہ رہو کیونکہ تمھارے سامنے بہشت ہے یا مال غنیمت ہے اس قصر کے پیچھے بنجر اور ویران زمین اور جنگلوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔" حضرت غالب نے فرمایا:

غالب کا خطاب

"اے لوگو! تم اللہ کی تعریف کرو جس نے تمھیں آزمائش میں ڈالا ہے۔ تم اسی سے مانگو وہ تمھیں مزید نعمتیں دے گا۔ اسی کو پکارو وہ تمھاری آواز سنے گا۔ اے اقوام معد (عرب)! تم کمزور نہیں ہو۔ تمھارے گھوڑے تمھارے قلعے ہیں۔ تمھارے پاس وہ چیز ہے جو ہر وقت تمھاری تابع ہے، وہ چیز تمھاری تلواریں ہیں۔ تم یاد کرو کہ مستقبل کے لوگ تمھارے بارے میں کیا کہیں گے کیونکہ تمھارے کارناموں سے مستقبل کا آغاز ہوگا اور تمھارے بعد کے زمانے اس کو تقویت پہنچے گی۔"

ابن ہذیل کی تقریر

حضرت ابن ہذیل الاسدی نے فرمایا۔ "اے اقوام معد! تم تلواروں کو اپنا قلعہ بناؤ اور جنگل کے شیروں کی طرح دشمن کا مقابلہ کرو اور چیتے کی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ جنگ کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور نظریں نیچی رکھو اگر تلواریں کند ہو جائیں تو سمجھو کہ اللہ کا یہی حکم ہے۔ تم ان پر نیزہ بازی کرو کیونکہ یہ وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں تلواریں نہیں پہنچ سکتیں۔"

بسر بن ابی اہم کا خطاب

حضرت بسر بن ابی اہم الجہنی نے فرمایا "تم اللہ کی حمد و ثنا کرو تم عمل کے ذریعے اپنے قول کی تصدیق کرو تم نے اللہ کی حمد کی ہے جس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔ تم توحید کے قائل ہو کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تم اس کی عظمت کو تسلیم کرتے ہو اس کے نبیوں اور رسولوں پر ایمان لائے ہو۔ اس لئے تم ایمان کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو۔ تمہارے نزدیک دنیا سے زیادہ کوئی چیز حقیر نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ دنیا اسی کے پاس آتی ہے جو اسے حقیر سمجھتا ہے۔ تم اس کی طرف راغب نہ ہو جاؤ ورنہ وہ تم سے گریز اختیار کرے گی، تم اللہ کی مدد کرو وہ تمہاری مدد کرے گا۔"

عاصم کا فرمان

حضرت عاصم بن عمرو نے فرمایا۔ "اے اہل عرب! تم عرب کے سردار ہو۔ تمہارا مقابلہ عجم کے سرداروں سے ہے۔ تم جنت حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈال رہے ہو اور یہ لوگ دنیا حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کر رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہ دنیا والے، تم طالبان آخرت کے مقابلے میں زیادہ محتاط اور ہمت والے ثابت ہو جائیں۔ تم آج کوئی ایسا کام نہ کرو جو مستقبل میں عربوں کے لئے ننگ و عار کا باعث بنے۔"

ربیع کا قول

حضرت ربیع بن البلاد السعدی نے فرمایا "اے اہل عرب! تم دین و دنیا کے لئے جنگ کرو اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور ایسی جنت حاصل کرنے میں جلدی کرو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ یہ جنت پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اگر شیطان تمہارے سامنے اس جنگ کو بہت بڑا کر کے دکھائے تو تم یاد کرو کہ موسم حج میں تم لوگوں کے متعلق خبریں سنائی جائیں گی۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو اچھی خبروں اور کارناموں کے مستحق بناؤ۔"

ربعی کی ہدایات

حضرت ربعی بن عامر نے یوں فرمایا "اللہ نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی اور تمہیں اس کی بدولت متحد کیا اس نے تم پر بہت زیادہ احسانات کئے اور صبر کو راحت قرار دیا لہٰذا تم اپنے آپ کو صبر و استقلال کا عادی بناؤ بہت جلد اس کے عادی ہو جاؤ گے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار نہ کرو ورنہ تم اس کے عادی بن جاؤ گے۔" ہر ایک نے اس طرح گفتگو کی تا آنکہ مسلمانوں نے آپس میں خود اعتمادی اور مقابلہ کرنے کا عہد و پیمان کیا اور اس سلسلے میں مناسب کارروائی کی گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل فارس کی فوج

اسی طرح اہل فارس نے بھی اہم عہد و پیمان کیا اور ایک دوسرے کو زنجیروں میں جکڑ لیا اس قسم کی فوج کی تعداد تیس ہزار تھی۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں: اہل فارس کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی ان کے ساتھ تیس ہاتھی تھے اور ہر ہاتھی کے ساتھ چار ہزار فوج تھی۔

مسعود بن خراش روایت کرتے ہیں "مشرکوں کی فوجیں نہر عتیق کے کنارے پر تھیں اور مسلمانوں کی فوجیں قدیس کی دیوار کے ساتھ ساتھ تھیں اور ان کے پیچھے خندق تھی اس طرح مسلمان اور مشرکین کی فوجیں خندق اور نہر عتیق کے درمیان تھیں۔ ان کے ساتھ تیس ہزار زنجیر سے جکڑی ہوئی فوجیں تھیں اور تیس جنگی ہاتھی تھے اور ایسے ہاتھی بھی تھے جن پر ان کے بادشاہ بیٹھے ہوئے تھے جو جنگی کاموں کے لئے نہیں تھے۔

حضرت سعد کی جنگی ہدایات

حضرت سعد نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ دشمن کے سامنے سورۃ جہاد (انفال) پڑھیں جسے انھوں نے سیکھ لیا تھا۔

محمد، طلحہ اور زیاد اپنے سلسلۂ روایت میں بیان کرتے ہیں "حضرت سعد نے فرمایا تھا تم لوگ اپنے مورچوں پر ڈٹے رہو اور ذرا بھی حرکت نہ کرو یہاں تک کہ تم ظہر کی نماز نہ پڑھ لو۔ جب تم ظہر کی نماز سے فارغ ہو جاؤ گے تو میں پہلی تکبیر کہوں گا، تم بھی نعرۂ تکبیر کہو اور تیار ہو جاؤ۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم سے پہلے اور کسی کو تکبیر نہیں دی گئی ہے اور تمھیں یہ اس لئے دی گئی ہے کہ تمھیں تقویت و تائید حاصل ہو۔ جب تم دوسری تکبیر سنو تو تم بھی نعرۂ تکبیر کہو اور مسلح ہو جاؤ۔ جب میں تیسری تکبیر کہوں تو تم بھی نعرۂ تکبیر کہو اور تمھارے سوار لوگوں کو مستعد رکھیں تاکہ وہ جنگ کے لئے نکل سکیں۔ جب میں چوتھی تکبیر کہوں تو تم سب مل کر حملہ کر دو اور دشمن سے گتھم گتھا ہو جاؤ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھو۔"

ابو اسحٰق روایت کرتے ہیں "حضرت سعد نے جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کو یہ پیغام بھجوایا "جب تم پہلی تکبیر سنو تو اپنے جوتوں کے تسمے باندھو۔ جب دوبارہ نعرۂ تکبیر کہا جائے تو تم تیار ہو جاؤ، جب تیسری مرتبہ نعرۂ تکبیر کہا جائے تو مسلح ہو جاؤ اور حملہ کر دو۔

سورۂ جہاد کی تلاوت

محمد، طلحہ اور زیاد اپنے سلسلۂ روایت میں بیان کرتے ہیں جب حضرت سعد ظہر کی نماز پڑھا چکے تو انھوں نے اس غلام کو جسے حضرت عمر نے ان کے ساتھ کر دیا تھا اور جو عمدہ قاری تھا۔ یہ حکم دیا کہ وہ سورۂ جہاد (سورۂ انفال) تلاوت کرے۔ تمام مسلمان اس سورت کو سیکھ چکے تھے۔ انھوں نے اپنے قریب کے فوجی دستے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے سورۂ جہاد (انفال) تلاوت کی اس کے بعد ہر فوجی دستے کے اندر یہ سورۃ تلاوت کی گئی اس سے تمام مسلمانوں کے دلوں اور آنکھوں کو سرور حاصل ہوا اور اس کی تلاوت سے انھیں قلبی سکون اور چین حاصل ہوا۔

نعرۂ تکبیر

محمد، طلحہ اور زیاد اپنے سلسلۂ روایت میں بیان کرتے ہیں:

"جب قاری لوگ تلاوت سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو جو لوگ آپ کے قریب تھے انھوں نے تکبیر کہی اور ان کی تکبیر سن کر باقی مسلمانوں نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا اور جمع ہونے شروع ہوئے۔ دوسری تکبیر پر مسلمان تیار ہو گئے۔ تیسری تکبیر پر بہادر سپاہی میدان میں آئے اور انھوں نے لڑائی چھیڑ دی۔ اہل فارس میں سے بھی ان جیسے افراد نمودار ہوئے اور وہ شمشیر زنی اور نیزہ بازی میں مشغول ہو گئے۔ حضرت غالب بن عبداللہ الاسدی یہ اشعار پڑھتے ہوئے نکلے۔

"تمام فصیح زبان اور نامور شرفاء جانتے ہیں کہ میں مسلح جواں مرد ہوں اور ہر مشکل اور پیچیدہ کام کی گتھیاں سلجھا سکتا ہوں"

ان کے مقابلے کے لئے ہرمز نکلا جو صاحب تاج بادشاہ تھا۔ حضرت غالب انھیں گرفتار کر کے حضرت سعد کے پاس لے گئے۔ وہ مقید ہوا اور غالب جنگ کرنے کے لئے لوٹ آئے۔

جنگ کا اغاز

حضرت عاصم بن عمرو بھی مقابلے کیلئے نکلے انھوں نے ایک ایرانی پر حملہ کیا وہ بھاگ نکلا۔ انھوں نے اس کا تعاقب کیا جب وہ دشمنوں کی صفوں میں گئے تو انھیں ایک سوار ملا جس کے ساتھ ایک خچر تھا۔ اس سوار نے انھیں دیکھ کر خچر کو چھوڑ کر اور بھاگ کر اپنے ساتھیوں سے پناہ کا طالب ہوا۔ انھوں نے اس کو پناہ دی۔ حضرت عاصم خچر اور اس کا ساز و سامان ہنکا کر لے آئے معلوم ہوا کہ وہ بادشاہ کا نان بائی تھا اور اس کے پاس بادشاہ کا عمدہ کھانا، حلوا اور شہد وغیرہ تھا۔ وہ ان چیزوں کو حضرت سعد کے پاس لائے اور اپنے مورچے کی طرف لوٹ گئے۔ حضرت سعد نے جب ان چیزوں کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: "ان چیزوں کو انہی کے دستے کو دیدو اور یہ کہو کہ امیر نے تمھیں یہ عطا کیا ہے اسے تناول کرو" چنانچہ انھیں یہ مال غنیمت مل گیا۔

اس اثنا میں جب کہ مسلمان چوتھی تکبیر کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک بنو نہر کے پیدل دستوں کا سردار قیس بن خذیمہ بن جرثومہ اٹھ کر کہنے لگا "اے بنو نہر! تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ تمھیں بنو نہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہا جاتا ہے تاکہ تم سب سے پہلے اٹھو۔" اس پر حضرت خالد بن عرفطہ نے فرمایا۔ "خدا کی قسم! تم اس کام سے باز آجاؤ ورنہ میں کسی دوسرے کو تمہاری جگہ پر افسر مقرر کروں گا" اس پر وہ شخص رک گیا۔

سواروں کی جنگ

جب سوار فوج کی لڑائی شروع ہوئی تو دشمن کا ایک شخص للکارا اور بولا۔ "کوئی مرد ہے؟" اس پر حضرت عمرو بن معدیکرب جو اس کے سامنے تھے، اس کے مقابلے کے لئے آئے اور اس سے گتھم گتھا ہو گئے پھر اسے زمین پر گرا کر ذبح کر ڈالا۔ بعد ازاں وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے "کسی ایرانی کی اگر کمان گم ہو جائے تو وہ مینڈھے کی طرح لڑتا ہے۔" اس کے بعد دونوں طرف کے فوجی دستے لڑائی کے لئے جمع ہو گئے۔

عمرو بن معدیکرب کے کارنامے

قیس بن ابی حازم کی روایت ہے وہ کہتے ہیں "حضرت عمرو بن معدیکرب ہمارے پاس سے گزرے وہ صفوں کے درمیان پھرتے ہوئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے اور فرماتے تھے

"یہ ایرانی سپاہی جب اپنے نیزے پھینکتے ہیں تو وہ مینڈھوں کی طرح لڑتے ہیں" اسی اثنا میں جب کہ وہ ہماری ہمت بڑھا رہے تھے کہ اچانک ایک ایرانی سپاہی نکلا وہ دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک تیر چلایا۔ حضرت عمرو بن معدیکرب نے دیکھتے ہی اس پر حملہ کیا اور اس سے بغل گیر ہو گئے پھر اس کا پٹکا پکڑ کر اسے اٹھایا اور اپنے سامنے لے آئے، جب وہ آپ کے قریب آیا تو آپ نے اس کی گردن توڑ دی۔ اس کے بعد اس کے گلے پر تلوار چلا کر اسے ذبح کر ڈالا۔ پھر اس کو باہر پھینک دیا اور فرمایا "تم ان لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو" ہم نے کہا "اے ابو ثور! جیسا آپ کرتے ہیں۔ دوسرا ایسا کام نہیں کر سکتا ہے۔" ایک دوسری سلسلۂ روایت میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عمرو بن معدیکرب نے اس کے پٹکے، خود اور دیگر ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔

قبیلۂ بجیلہ سے جنگ

قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ ایرانیوں نے قبیلۂ بجیلہ کی طرف تیرہ ہاتھی روانہ کئے۔ اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت ہے کہ قادسیہ کی جنگ محرم ۱۴ھ کے آغاز میں ہوئی لوگ دشمن کے مقابلے کے لئے نکلے تو ایرانیوں نے کہا "ہمیں کسی طرف بھیجا جائے۔" لہٰذا انھیں قبیلۂ بجیلہ کی طرف بھیجا گیا وہاں انھوں نے سولہ ہاتھی روانہ کر دیئے۔

ہاتھیوں کے ذریعے جنگ

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں "جب سواروں کے مقابلے کے بعد فریقین میں جنگ شروع ہوئی تو ہاتھی والے لشکر نے مسلمانوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کر دیا اس کی وجہ سے مسلمانوں کے فوجی دستے منتشر ہو گئے اور ان کے گھوڑے بدکنے لگے۔ قریب تھا کہ قبیلہ بجیلہ کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ ان کے گھوڑے ہاتھیوں کے ڈر سے بدک کر بھاگنے لگے تھے اور مورچہ چھوڑ رہے تھے، صرف پیادہ فوج اس مورچے پر باقی رہ گئی تھی۔ حضرت سعدؓ نے بنو اسد کو حکم دیا کہ وہ قبیلہ بجیلہ اور ان کے قریب کے لوگوں کی مدد کریں۔ لہٰذا حضرات طلیحہ بن خویلد، حمال بن مالک، غالب ابن عبداللہ اور ابیل بن عمرو اپنے فوجی دستوں کو لے کر پہنچے۔ انھوں نے ہاتھیوں کا مقابلہ کر کے انھیں وہاں سے ہٹا دیا۔ ان ہاتھیوں میں سے ہر ایک ہاتھی پر بیس سپاہی سوار تھے۔"

حضرت طلیحہ کی تقریر

موسیٰ بن طریف روایت کرتے ہیں "جب حضرت سعدؓ نے قبیلہ اسد سے مدد طلب کی تو حضرت طلیحہ نے کھڑے ہو کر یہ تقریر کی۔

"اے میری قوم! امیر نے بھروسے کے لوگوں سے امداد طلب کی ہے اگر انھیں معلوم ہوتا کہ تمھارے علاوہ کوئی دوسرا قبیلہ بھی ان کی مدد کر سکتا ہے تو وہ ضرور اسی سے طالب امداد ہوتے۔ تم ان پر زور کا حملہ کرو اور بہادر شیروں کی طرح آگے بڑھو کیونکہ تمھارا نام اسد اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ تم شیروں جیسے کام کرو آگے بڑھ کر حملہ کرو اور پیچھے نہ ہٹو۔ جنگ کرتے رہو اور راہِ فرار اختیار نہ کرو، تم اپنے مورچے پر ڈٹے رہو۔ اللہ تمھاری مدد کرے گا۔ اللہ کا نام لے کر ان پر حملہ کرو۔" معرور بن سوید اور شقیق نے یہ کہا "خدا کی قسم! تم ان پر حملہ کرتے رہو۔"

قبیلہ اسد کا مقابلہ

لہٰذا قبیلہ بنو اسد نیزہ بازی اور شمشیر زنی دونوں چیزوں سے حملہ کرتے رہے، یہاں تک کہ مسلمانوں نے ہاتھیوں کو وہاں سے بھگا دیا۔ اس اثنا میں ایک بہت بڑا سورما سپاہی نکلا اور اس نے دعوت مبارزہ (انفرادی جنگ) دی حضرت طلیحہ نے تھوڑی دیر میں اس کو قتل کر دیا۔

حضرت اشعث کے کارنامے

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں "حضرت اشعث بن قیس کندی نے اپنے قبیلہ کندہ کے سامنے اس موقع پر یہ تقریر کی۔

"اے قبیلہ کندہ! اللہ بنو اسد کا بھلا کرے۔ دیکھو وہ کس طرح بہادری اور بے جگری کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں! انھوں نے اپنے قریب کی فوجوں کو امداد سے بے نیاز کر دیا ہے مگر تم اس بات کا انتظار کر رہے ہو کہ کون تمھاری مدد کرتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے عربوں کے سامنے اپنی قوم کا عمدہ نمونہ پیش نہیں کیا ہے۔ اہلِ عرب جنگ کر رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں مگر تم گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی یہ تقریر سن کر اس قبیلہ کے دس نوجوان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "آپ ہمیں ملامت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہم اچھے کارنامے انجام دیتے رہے ہیں۔ ہم نے عرب قوم سے کب غداری کی اور ان کے سامنے کب برا نمونہ پیش کیا۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں"۔

اس کے بعد حضرت اشعث بن قیس انھیں لے کر روانہ ہوئے اور اپنے سامنے کی دشمن کی فوجوں کو مار بھگایا۔

شدید جنگ جب ایرانیوں نے دیکھا کہ ہاتھی والی فوج بنو اسد کی فوج سے مقابلہ کر رہی ہے تو انھوں نے زور شور سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا ان کی قیادت ذوالحاجب اور جالینوس کر رہے تھے۔ مسلمان ابھی تک چوتھی تکبیر کا حضرت سعد کی طرف سے انتظار کر رہے تھے۔ ایرانیوں کی تمام فوج ہاتھیوں کو لے کر بنو اسد کے مقابلے پر آ گئی۔

بنو اسد اس صورت میں بھی ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ایسے موقع پر حضرت سعد نے چوتھی تکبیر کا نعرہ بلند کیا اس وقت تمام مسلمانوں نے عام دھاوا بول دیا اور قبیلۂ اسد کے محور پر جنگ کی چکی گردش کرتی رہی۔ (ایرانیوں کے) ہاتھیوں نے مسلمانوں کے میمنہ اور میسرہ سوار فوجوں پر حملہ کر دیا۔ گھوڑے ان سے بدکنے لگے اور پیچھے ہٹنے لگے۔ اس موقع پر سواروں نے پیدل فوج پر دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ ایسے موقع پر حضرت سعد نے حضرت عاصم بن عمرو کو پیغام بھیجا اور فرمایا

ہاتھی والوں کا مقابلہ اے قبیلۂ بنو تمیم! کیا تم اونٹوں اور گھوڑے والے نہیں ہو؟ کیا تمہارے پاس ان ہاتھیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوئی تدبیر نہیں ہے؟" وہ بولے "کیوں نہیں ہے؟" پھر حضرت عاصم نے اپنے قبیلہ کے بہترین تیر اندازوں اور ماہر جنگجو سپاہیوں کو بلوایا اور ان تیر اندازوں سے کہا "اے ماہر تیر اندازو! تم اپنی تیر اندازی سے ان ہاتھی والوں کا مقابلہ کرو"۔ دوسرے ہوشیار جنگی سپاہیوں سے کہا "تم ان ہاتھیوں کے پیچھے جا کر ان کے ہودوں کے بند کاٹ دو" پھر خود بھی ان کی حفاظت کیلئے نکلے اس وقت بھی جنگ کی چکی قبیلۂ اسد پر گردش کر رہی تھی۔

ہاتھیوں کی تباہی اتنے میں حضرت عاصم کے ساتھی ہاتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کی دموں اور پچھلے حصوں کو پکڑ کر ان کے ہودوں کے بندوں کو کاٹ دیا۔ اس وقت ہاتھیوں والوں کی چیخ و پکار بلند ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ہاتھی اپنے سواروں اور ساز و سامان سے خالی ہو گیا اور ہاتھی والے مارے گئے۔ اس طرح مسلمان مقابلہ کے صحیح مورچوں پر آ گئے اور قبیلۂ اسد پر جو حد سے زیادہ جنگی دباؤ پڑ رہا تھا وہ بھی دور ہو گیا اور تمام مسلح سوار اپنے اصلی مورچوں پر لوٹ آئے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ غروب آفتاب تک رہی۔ بلکہ رات کا ایک حصہ بھی گذر گیا۔ اس کے بعد فریقین نے لڑائی بند کر دی۔

قبیلہ اسد کے شاندار کارنامے

جنگ کی اس شام تک قبیلہ اسد کے پانچسو افراد شہید ہوئے۔ بہرحال یہ لوگ مسلمانوں کی بہت مدد کرتے رہے۔ حضرت عاصم نے دشمنوں پر سخت حملے بھی کئے اور مسلمانوں کی مدافعت اور محافظت بھی کی۔ یہ جنگ قادسیہ کا پہلا دن تھا اور اسے یوم ارماث کہتے ہیں۔

قاسم بنو کنانہ کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ "اس دن تمام جنگی دستے حرکت میں آئے، قبیلہ اسد جنگ کا مرکز بنا رہا۔ اس دن شام تک ان کے پانچسو سپاہی شہید ہوئے۔ اس بارے میں عمرو بن شاس اسدی (شاعر) (اشعار میں) یوں کہتا ہے:۔

اسدی شاعر کے اشعار

(۱) ہم نے چاروں طرف سے سواروں کو جمع کر کے کسریٰ کی فوج کے مقابلے کے لئے لے آئے۔ (۲) ان سواروں نے انھیں رنج و غم میں مبتلا کر دیا اور وہ بہت عرصے تک سوگوار رہے۔ (۳) ہم نے فارس کی عورتوں کو اس حال میں چھوڑا کہ جب وہ ہلال کو دیکھتی ہیں، تو رونے لگتی ہیں۔ (۴) ہم نے رستم کی فوج اور اس کے فرزندوں کو زبردستی قتل کیا جبکہ ہمارے سوار ان کے اوپر گرد و غبار اڑا رہے تھے۔ (۵) جہاں ہمارا ان سے مقابلہ ہوا تھا، ہم نے انھیں وہیں پڑا ہوا چھوڑا اب وہ وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں۔ (۶) پیرزان (ایرانی جرنیل) بھی بھاگ گیا اور وہ اپنے لشکر کی حفاظت نہیں کر سکا بلکہ وہ ان کے لئے وبال جان ثابت ہوا۔ (۷) خوف جان نے ہرمزان کو بھی بھگا دیا۔ اور وہ جلدی سے گھوڑا دوڑا کر چلا گیا۔

(عمرو بن شاس نے اس موقع پر، یہ اشعار بھی کہے ہیں

(۱) قبیلہ اسد کو بخوبی معلوم ہے کہ جب عقلمندی کا تذکرہ ہو تو ہم بہت عقلمند ہیں۔

(۲) ہم (دشمن کی) ہر سرحد پر پہنچ جاتے ہیں خواہ ہمیں وہاں سوکھی گھاس ملے۔

(۳) تم دیکھو گے کہ ہمارے بہادر سپاہیوں کے پاس عمدہ گھوڑے ہیں جو جنگ کے لئے تیار رہتے ہیں۔

(۴) ہمارے عمدہ گھوڑے اپنے سواروں کے سامنے سے ان کے دشمنوں کو ہٹا دیتے ہیں۔

(۵) انھوں نے ایسے لشکر جرار کو بھگایا جو گرد و غبار کا بادل بنے ہوئے تھے۔

(۶) ہم نے اہل فارس کے تمام ارادے خاک میں ملا دیئے حالانکہ ان کے ارادے اٹل تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۳

یوم اغواث

محمد اور طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے حضرت مثنیٰ بن حارثہ کی بیوہ سلمیٰ بنت خصفہ سے شراف کے مقام پر نکاح کر لیا تھا جب یوم ارماث کی جنگ ہوئی اور مسلح فوج گردش میں آئی تو اس وقت حضرت سعد کی یہ حالت تھی کہ وہ صرف پیٹ کے بل بمشکل بیٹھ سکتے تھے اس وقت وہ بہت تلملا رہے تھے اور محل کے اوپر اور انتہائی گھبراہٹ اور بے چینی کا اظہار کر رہے تھے۔ جب ان کی بیوی سلمیٰ نے جنھیں وہ اپنے ساتھ جنگ قادسیہ میں لائے تھے "اہل فارس کی کارگزاری دیکھی تو بے اختیار ان کے منہ سے نکلا "ہائے مثنیٰ! کاش ان مسلح سواروں کی مدد کے لئے کوئی آج مثنیٰ جیسا ہوتا۔ وہ آج ایسے مرد کے پاس ہے جو اپنے ساتھیوں اور اپنی حالت کو دیکھ کر پریشان ہو رہا ہے۔" یہ سن کر حضرت سعد نے انھیں ایک طمانچہ رسید کیا اور کہا۔" (حضرت) مثنیٰ کا اس فوج سے کیا تعلق ہے جس پر جنگ کی چکی گھوم رہی ہے"۔ اس سے ان کی مراد قبیلۂ اسد، حضرت عاصم اور اُن کے سوار تھے۔ حضرت سلمیٰ نے کہا۔" کیا آپ رشک و غیرت اور کمزوری کی وجہ سے (یہ فرما رہے ہیں)؟" حضرت سعد بولے "آج اگر تم مجھے معذور نہیں سمجھ رہی ہو تو پھر کوئی بھی مجھے معذور نہیں سمجھے گا۔ حالانکہ تم میری حالت دیکھ رہی ہو تو ایسی صورت میں دوسرے لوگوں کو حق حاصل ہے کہ وہ مجھے معذور نہ سمجھیں"۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت سعد بزدل اور کمزور انسان نہ تھے اور اس حالت میں وہ قابل ملامت تھے

زخمیوں اور شہدار کا انتظام

اگلے دن جب صبح ہوئی تو لوگ صف آرا ہو گئے۔ حضرت سعد نے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ شہداء اور زخمیوں کو میدانِ جنگ سے لے آئیں۔ زخمیوں کو انھوں نے مسلم خواتین کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی خبر گیری اور تیمار داری کریں تا آنکہ اللہ کا کوئی حکم ان کے بارے میں آئے۔ شہداء کو انھوں نے مشرق کے مقام پر دفن کر دیا جو عذیب اور عین الشمس کے درمیان ایک وادی ہے۔

اس موقع پر لوگ جنگ کے لئے زخمیوں اور مردوں کے منتقل ہونے کا انتظار کرتے رہے۔

شام کی امدادی فوج

جب انھیں اونٹوں پر رکھا گیا اور عذیب کی طرف لے جانے لگے، تو اس وقت شام کی طرف سے گھوڑ سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ دمشق کی فتح جنگ قادسیہ سے ایک مہینے پہلے ہو گئی تھی۔ اس لئے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو عبیدہ (سالار لشکر شام) کو لکھ بھیجا کہ وہ خالد کے ساتھی اہل عراق کو لوٹا دیں۔ اس خط میں حضرت خالد کے بارے میں کوئی تذکرہ نہیں تھا۔ لہٰذا انھوں نے حضرت خالد کو روک لیا اور ان کے لشکر کو روانہ کر دیا۔ یہ لشکر چھ ہزار افراد پر مشتمل تھا ان میں سے پانچ ہزار ربیعہ اور مضر کے قبائل کے افراد تھے اور ایک ہزار اہل یمن اور اہل حجاز تھے۔

شامی لشکر کی ترتیب

انھوں نے اس پورے لشکر پر ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو امیر بنایا اس کے اگلے حصے پر قعقاع بن عمرو تھے۔ انھیں جلد روانہ کیا گیا۔ اس کے ایک پہلو کے سردار قیس بن ہبیرہ مرادی تھے وہ ان جنگوں میں شریک نہیں ہو سکے تھے کیونکہ وہ یرموک کے مقام پر اس وقت پہنچے جب اہل عراق واپس بھیجا جا رہا تھا لہٰذا انھیں بھی ان کے ساتھ لوٹا دیا گیا۔

لشکر کے دوسرے پہلو پر ہاشم بن عمرو النجلی تھے اور پچھلے حصہ (ساقہ) پر انس بن عباس مقرر ہوئے

ہراول دستے کی تدبیر

حضرت قعقاع جو اگلے حصے کے سردار تھے، بہت جلد سفر طے کر کے یوم اغواث کی صبح عراق کی لشکر گاہ میں پہنچ گئے۔ انھوں نے اپنے ساتھیوں کو یہ تدبیر سمجھائی کہ وہ اپنے ایک ہزار کے لشکر کو دس حصوں میں تقسیم کریں جب دسواں حصہ تا حد نظر دور ہو جائے تو اس کے پیچھے وہ دوسرے دسویں حصے کو روانہ کریں۔ اس پہلے دسویں حصے میں حضرت قعقاع وہاں پہنچے۔ انھوں نے وہاں جا کر سلام کیا اور مسلمانوں کو لشکر کے آنے کی خوش خبری سنائی اور کہا "اے لوگو! تم وہ کرو جو میں کر رہا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھے اور مبارزہ (انفرادی جنگ کے لئے) دشمن کو للکارا حضرت قعقاع ایسی شخصیت تھی کہ ان کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ کا یہ قول تھا کہ "وہ لشکر ناقابل شکست ہے، جہاں ان جیسے شخص موجود ہوں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایرانی سرداروں کا قتل

(جنگ کی للکار سن کر) ذوالحاجب نمودار ہوا۔ حضرت قعقاع نے پوچھا "تم کون ہو؟" وہ بولا "میں بہمن جاذویہ ہوں" اس پر وہ للکار کر کہنے لگے "حضرت ابوعبید، سلیط اور یوم الجسر کے مقتولوں کا انتقام لیا جائے"۔

پھر دونوں میں جنگ شروع ہوئی۔ حضرت قعقاع نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد ان کے گھوڑ سوار لشکروں میں تقسیم ہو کر گھومتے رہے اور رات تک گشت کرتے رہے اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کل مسلمانوں پر کوئی مصیبت نہیں آئی تھی کیونکہ وہ ذوالحاجب کے قتل اور امدادی دستوں کے آنے سے بہت خوش تھے اور اہل عجم کو بھی شکست ہو گئی تھی۔

حضرت قعقاع دوبارہ للکارے اور کہا "کون مبارزہ (جنگ) کے لئے نکلتا ہے" اس پر دو آدمی نکلے ان میں سے ایک کا نام میرزان تھا اور دوسرے کا نام بندوان تھا۔ لہٰذا قعقاع کے ساتھ قبیلہ بنو تمیم الآن کے ایک شخص حارث بن ظبیان بھی شامل ہو گئے۔ حضرت قعقاع نے میرزان سے جنگ کی اور شمشیر زنی کر کے اس کا سر کاٹ دیا۔ ابن ظبیان نے بندوان سے جنگ کی اور اس کا سر کاٹ دیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے شہسوار دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت قعقاع بار بار یہ تاکید کر رہے تھے۔ "اے مسلمانو! تم ان لوگوں کی تلواروں سے خبردار رہو کیونکہ تلواروں سے ان کی بیخ کنی ہو گی۔ اس طرح مسلمانوں میں تعاون کا جذبہ کارفرما رہا اور وہ شام تک بہادری کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔ اس دن اہل عجم نے کوئی موافق کارنامہ انجام نہیں دیا بلکہ مسلمان انھیں بہت قتل کرتے رہے۔ اس دن وہ ہاتھیوں کے ذریعے جنگ نہیں کر سکے کیونکہ ان کے صندوق گذشتہ روز ٹوٹ گئے تھے اس لئے صبح سے وہ ان کی درستی میں مشغول رہے یہاں تک کہ دن گذر گیا۔

چار بھائیوں کی جنگ

حضرت شعبی روایت کرتے ہیں "قبیلہ نخع کی ایک خاتون کے چار فرزند تھے جو جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے وہ خاتون اپنے بیٹوں سے کہنے لگی "تم مسلمان ہونے کے بعد تبدیل نہیں ہوئے۔ تم نے ہجرت بھی کی مگر تکالیف اور قحط سالی میں مبتلا نہیں ہوئے پھر تم اپنی بوڑھی والدہ کو لے کر آئے ہو اور اسے اہل فارس کے سامنے بٹھا دیا ہے۔ خدا کی قسم! تم ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کے فرزند ہو۔ میں نے تمہارے والد سے خیانت نہیں کی اور نہ تمہیں ذلیل و رسوا کیا تم جاؤ اور جنگ میں ابتداء سے لے کر آخر تک شریک رہو"۔

اس کے بعد وہ دشمن پر ٹوٹ پڑے جب وہ ماں کی نظر سے اوجھل ہو گئے تو اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کئے اور یوں دعا مانگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے اللہ تو میرے فرزندوں کی حفاظت کر"۔ چنانچہ یہ فرزند خوب جنگ کرتے رہے۔ ان میں سے کوئی بھی زخمی نہیں ہوا اور وہ صحیح سالم واپس آ گئے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک نے دو دو ہزار کا وظیفہ حاصل کیا اور اپنی والدہ کے پاس جا کر وہ تمام ان کی گود میں ڈال دی۔ ان کی والدہ نے وہ رقم انھیں واپس کر دی اور اسے ان کی بھلائی اور مرضی کے مطابق تقسیم کیا۔

حضرت قعقاع کی سرگرمیاں

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں: اس دن قبیلہ بنو یربوع کی شاخ رباح کے تین افراد حضرت قعقاع کی مدد کرتے رہے۔ جب کبھی مسلمانوں کا کوئی دستہ نمودار ہوتا تو حضرت قعقاع نعرۂ تکبیر بلند کرتے اور ان کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے۔ اور ان کے حملہ کے ساتھ ساتھ مسلح لشکر بھی حملہ کرتے رہے۔ قبیلہ بنو یربوع کے ان نامور افراد کے نام یہ ہیں:۔

(۱) نعیم بن عمرو بن عتاب (۲) عتاب بن نعیم (۳) عمرو بن شبیب۔

بہترین کارناموں پر انعام

اس روز حضرت عمر فاروق کا قاصد چار تلواریں اور چار گھوڑے لے کر پہنچا تاکہ انھیں ان حضرات میں تقسیم کیا جائے جنھوں نے بہترین جنگی کارنامے انجام دیئے ہوں۔ لہٰذا امیر لشکر نے حمال بن مالک، اہبل بن عمرو، طلیحہ بن خویلد الفقعسی کو بلوایا یہ تینوں قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے ان کے علاوہ عاصم بن عمرو التمیمی کو بھی بلوایا اور انھیں (خلیفہ کی) تلواریں عطا کیں۔ اس کے بعد حضرت قعقاع بن عمرو اور (مذکورہ بالا) بریدی تین افراد کو بھی بلوایا اور انھیں (خلیفہ کے انعامی) گھوڑوں پر سوار کرایا۔ اس طرح قبیلہ یربوع کے تین افراد کو گھوڑوں کا تین چوتھائی حصہ ملا اور قبیلہ اسد کو تلواروں کا تین چوتھائی حصہ ملا۔

جنگ کا نیا طریقہ

سلیم بن عبدالرحمن السعدی روایت کرتے ہیں

جنگ کا آغاز ابتدائی دنوں میں سواروں کی جنگ سے ہوا جب حضرت قعقاع آئے تو انھوں نے کہا "اے لوگو! تم وہ طریقہ اختیار کرو جو میں کرتا ہوں" یہ کہہ کر وہ انفرادی جنگ کے لئے للکارے تو ذوالحاجب نمودار ہوا۔ آپ نے اسے قتل کر دیا پھر ہیرزان نمودار ہوا تو اسے بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہر سمت سے لوگ نکل آئے اور جنگ کا آغاز ہو گیا اور نیزہ بازی ہونے لگی۔ حضرت قعقاع کے چچازاد بھائیوں نے اونٹوں پر سوار ہو کر حملہ کیا۔ انھوں نے ان اونٹوں کو جھول پہنا کر پوشیدہ کر دیا تھا۔ ان کے گھوڑے ان کی حفاظت کر رہے تھے اور انھیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ دونوں صفوں کے درمیان دشمن کے گھوڑ سواروں پر حملہ کریں تاکہ وہ ہاتھیوں کے مشابہ معلوم ہوں۔ لہٰذا انھوں نے جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغواث میں وہی طریقہ اختیار کیا جیسا کہ اہل فارس نے جنگ ارماث میں اختیار کیا تھا۔ چنانچہ یہ اونٹ جہاں کہیں پہنچ جاتے تھے، وہاں دشمن کے گھوڑے بدک جاتے تھے اور مسلمانوں کے گھوڑ سوار ان پر غالب آجاتے تھے اور جب ان کی یہ حالت نظر آئی تو اونٹوں نے جنگ اغواث میں اہل فارس کو اس سے زیادہ نقصان پہنچایا جس قدر نقصان مسلمانوں کو جنگ ارماث میں اہل فارس کے ہاتھیوں سے ہوا تھا۔

جذبہ شہادت

قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص جس کا نام سواد تھا اور وہ دس آدمیوں کی حفاظت پر مقرر تھا، شہادت کے لئے بہت بے چین تھا، وہ دشمن پر شدید حملے کرتا رہا جب اس کے باوجود وہ شہید نہیں ہوا تو وہ رستم کے مقابلے کے لئے آگے بڑھا مگر وہ راستے ہی میں شہید ہو گیا۔

دلیرانہ جنگ

علاء بن زیاد اور قاسم بن سلیم دونوں سلیم سے یہ روایت کرتے ہیں۔ "اہل فارس میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو انفرادی جنگ کے لئے للکارا۔ اس کے مقابلے کے لئے علباء بن جحش العجلی نکلے۔ علباء نے اسے گرا دیا دوسرا آدمی بھی مقابلے کے لئے آیا تو اس پر بھی ایسا وار کیا کہ اس کی انتڑیاں نکل آئیں۔ ایرانی تو فوراً مر گیا۔ دوسرا آدمی زندہ تھا مگر انتڑیوں کی وجہ سے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے چاہا کہ وہ اپنی انتڑیوں کو پیٹ کے اندر داخل کرے مگر یہ نہیں ہو سکا۔ اتنے میں ایک مسلمان اس کے پاس سے گذرا اس نے اس سے کہا "تم میرے پیٹ کو درست کر دو" اس نے اس کی انتڑیاں پیٹ میں داخل کر دیں۔ اس کے بعد وہ ایرانی صفوں کی طرف روانہ ہوا۔ وہ ابھی تیس گز آگے چلنے نہیں پایا تھا کہ وہ مر گیا۔

اہل فارس میں سے پھر ایک آدمی مقابلہ کے لئے نکلا اور جنگ کے لئے للکارا۔ اس کے مقابلے کے لئے عرف بن اعلم عقیلی آئے اور اسے انھوں نے قتل کر دیا پھر دوسرا آدمی آیا۔ اسے بھی انھوں نے قتل کر دیا۔ اس کے بعد ان کے بہت سے سواروں نے گھیر لیا اور ان کے ہتھیار بھی لے لئے مگر وہ ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ آئے۔

تیس حملے

حضرت تعقاع نے اس دن تیس حملے کئے۔ جب کوئی فوجی دستہ نمودار ہوتا تھا تو وہ اس پر حملہ کر کے اسے نقصان پہنچاتے۔

محمد، طلحہ اور زیاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت تعقاع نے جنگ اغواث میں تیس حملوں میں تیس افراد قتل کئے۔ ہر حملے میں وہ کسی نہ کسی کو قتل کیا کرتے تھے۔ ان کا آخری مقتول بزرجمہر الہمدانی تھا۔

اعور بن قطبہ نے بجنان کے شہزادے مبارزہ (جنگ) کیا اس میں ہر ایک نے ایک دوسرے کو قتل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدھی رات تک جنگ

محمد، طلحہ، زیاد اور ابن محراق، قبیلہ طے کے ایک شخص کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ اس دن دونوں طرف کے سوار آپس میں صبح سے دوپہر تک جنگ کرتے، جب دن گذر گیا تو عام حملہ شروع ہوا جو آدھی رات تک جاری رہا۔ ارماث کی رات پُرسکون رات کہلائی جاتی ہے اور معرکہ اغواث کی شب "سیاہ رات" کہلائی جاتی ہے مسلمان قادسیہ میں یوم اغواث کو فتح کا دن سمجھتے ہیں کیونکہ اس دن انھوں نے اہل عجم کے ممتاز لوگوں کو قتل کر دیا تھا۔ اس دن مرکزی فوج (قلب) کے سوار بھی خوب لڑتے رہے اور ان کے پیادے بھی ثابت قدم رہے۔ اگر مسلمانوں کے گھوڑ سوار لوٹ کر نہ آجاتے تو رستم گرفتار ہو جاتا۔

خوشی کی رات

جنگ ختم ہونے کے بعد مسلمانوں نے وہ رات اسی طرح گذاری جس طرح دشمنوں نے ارماث کی رات گذاری تھی۔ مسلمان خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ جب سعد نے ان کی یہ حالت دیکھی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا: "اگر مسلمان خوشی مناتے رہیں تو مجھے نہ جگانا کیونکہ وہ دشمن پر طاقتور ہیں۔ اگر وہ خاموش ہو جائیں اور دشمن بھی خوشی نہ منائیں تو اس صورت میں بھی مجھے نہ جگاؤ کیونکہ فریقین مساوی حالت میں ہوں گے۔ اگر تم دشمن کو خوشیاں مناتے ہوئے دیکھو تو ایسی صورت میں مجھے جگا دینا کیونکہ ان کی یہ آواز برائی پر مبنی ہوگی۔

ابو محجن کا واقعہ

جب رات کی تاریکی میں سخت جنگ ہو رہی تھی تو اس وقت ابو محجن حضرت سعد کے پاس محل میں مقید تھا۔ شام کے وقت وہ حضرت سعد کے پاس اوپر گیا اور ان سے معافی کا طلب گار ہوا مگر انھوں نے اسے دھمکا کر واپس بھیج دیا۔ نیچے آکر اس نے (ان کی زوجہ محترمہ) سلمیٰ بنت خصفہ سے کہا "اے سلمیٰ بنت آل خصفہ! کیا آپ نیکی کا کام کریں گی؟" وہ بولیں "وہ کیا کام ہے؟" ابو محجن نے کہا۔

"آپ مجھے چھوڑ دیں اور یہ گھوڑا بلقا مجھے مستعار دیدیں۔ خدا کی قسم! اگر اللہ نے مجھے زندہ اور سالم رکھا تو میں واپس آکر اپنے پاؤں میں بیڑی پہن لوں گا۔"

انھوں نے کہا "میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" اس (ابو محجن) پر اس نے بیڑیوں میں جکڑے ہوئے یہ اشعار پڑھے

ابو محجن کے اشعار

(۱) میرے لئے یہ رنج و غم کیا کم ہے کہ جب گھوڑے نیزوں کے ساتھ دوڑ رہے ہوں، اس وقت میں زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا بیٹھا رہوں۔

(۲) جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو نوے (۹۰) کی بیڑیاں مجھے روک لیتی ہیں، حالانکہ میرے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرنے اور مرنے سے ایسے مناظر پیش ہوتے ہیں جو پکارنے والے کو بہرہ کر دیتے ہیں۔

(۳) میں بہت مال دار تھا اور میرے بھائی بھی بہت تھے مگر اب انھوں نے مجھے ایسی حالت میں تن تنہا چھوڑ دیا ہے جیسے کہ میرا کوئی بھائی نہیں ہے۔

(۴) میں نے اللہ سے یہ پختہ عہد کیا ہے جسے ہرگز نہیں توڑوں گا کہ اگر مجھے رہا کر دیا جائے تو میں شراب فروش کی دوکان کے پاس نہیں پھٹکوں گا۔"

ابو محجن کے کارنامے

اس پر حضرت سلمیٰ نے فرمایا "میں نے اللہ سے استخارہ کیا ہے اور تمھارے معاہدے کو ماننے کے لئے تیار ہوں" یہ کہہ کر انھوں نے اسے چھوڑ دیا مگر یہ فرمایا "بلقار کا گھوڑا میں تمھیں نہیں دوں گی" اس کے بعد وہ اپنے گھر چلی گئیں۔

ابو محجن گھوڑا کھول کر اسے محل کے اس دروازے سے نکال کر لے گیا جو خندق کے قریب تھا۔ وہ اس پر سوار ہو کر اور میمنہ (دائیں بازو کی فوج) کے قریب پہنچ کر نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگا۔ اس کے بعد اس نے دشمن کے میسرہ (بائیں بازو کی فوج) پر حملہ کر دیا۔ وہ دونوں صفوں کے درمیان اپنے نیزے اور تلوار سے حملہ کرتا رہا۔ اس کے بعد وہ مسلمانوں کی بائیں بازو کی فوج (میسرہ) کے پیچھے سے نکل کر گیا اور نعرۂ تکبیر بلند کر کے دشمن کے میمنہ پر حملہ کر دیا۔ وہ دونوں صفوں کے درمیان اپنے نیزے اور تلوار سے جنگ کر رہا تھا۔ اس کے بعد وہ مسلمانوں کی مرکزی فوج (قلب) کے پیچھے سے گیا اور وہاں سے بھی اسی طرح حملہ کرتا رہا۔ وہ دشمن پر گرجتے ہوئے زوردار حملے کر رہا تھا جس پر مسلمانوں کو تعجب تھا کیونکہ وہ اسے پہچانتے نہیں تھے اور نہ انھوں نے اس کو دن کے وقت دیکھا تھا۔ بعض مسلمانوں کا یہ خیال تھا کہ یہ حضرت ہاشم کے ہراول دستے کا آدمی ہے یا خود حضرت ہاشم ہیں۔

حضرت سعد کی حیرانی

حضرت سعد محل کے اوپر سے جھکے ہوئے مسلمانوں کی فوج کی نگرانی کر رہے تھے انھوں نے اسے دیکھ کر یہ فرمایا "اگر ابو محجن قید نہ ہوتا تو میں یہ کہتا کہ وہ ابو محجن ہے اور یہ گھوڑا بلقار ہے" کسی کی یہ رائے تھی کہ "اگر حضرت خضر (علیہ السلام) جنگوں میں شریک ہو سکتے ہیں تو ہم یہ کہتے کہ بلقار گھوڑے کے مالک حضرت خضر ہیں" کوئی یہ کہہ رہا تھا۔ "اگر فرشتے براہ راست جنگوں میں شریک ہوتے تو ہم یہ کہتے کہ ایک فرشتہ ہماری حوصلہ افزائی کر رہا ہے" ابو محجن کا کوئی تذکرہ نہیں کر رہا تھا اور نہ کسی کے ذہن میں اس کا تصور آسکا کیونکہ ان کے خیال میں ابو محجن قید میں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو محجن کی واپسی جب آدھی رات ہوگئی تو اہل فارس نے جنگ بند کردی اور مسلمان بھی لوٹ آئے اُس وقت ابو محجن بھی جس دروازے سے نکالا تھا اس دروازے سے محل کے اندر چلا گیا۔ اس نے گھوڑے کو باندھا اور اپنے پاؤں میں بدستور بیڑیاں ڈال لیں اس کے بعد اُس نے یہ اشعار کہے

اشعار (۱) قبیلہ بنو ثقیف کسی فخر کے بغیر یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہم شمشیر زنی میں بہتر ہیں۔
(۲) ہمارے پاس ان سب سے زیادہ مکمل زرہیں موجود ہیں۔ جس وقت لوگ (جنگ کے لئے) کھڑے ہونے کو ناپسند کریں تو اس وقت ہم سب سے زیادہ صابر ہوتے ہیں۔
(۳) ہم روزانہ ان کے وفد بنتے ہیں اگر وہ یہ بات نہ جانتے ہوں تو اس کے بارے میں کسی واقف کار سے پوچھ لیں۔
(۴) جنگ قادسیہ کی شب کو وہ مجھے نہیں پہچان سکے اور میں نے بھی اپنے نکلنے اور حملہ کرنے کے راز سے انھیں آگاہ نہیں کیا۔
(۵) اگر مجھے قید میں رکھا گیا ہے تو یہ میری آزمائش ہے۔ تاہم اگر مجھے رہا کردیا جائے تو میں انھیں (دشمن کو) موت کا مزہ چکھاؤں گا۔"

ابو محجن کا جرم حضرت سلمیٰ نے اس سے پوچھا "تمھیں کس جرم میں قید کیا گیا ہے؟" وہ بولا "خدا کی قسم! مجھے کسی حرام چیز کے کھانے یا پینے کے جرم میں قید نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں عہد جاہلیت میں شراب پیتا تھا اور چونکہ میں شاعر ہوں اس لئے (اس کے بارے میں) کچھ اشعار میری زبان سے بے اختیار نکل گئے۔ جس میں شراب کی تعریف کی گئی تھی اس کی وجہ سے مجھے مقید کیا گیا ہے۔ میں نے یہ اشعار کہے تھے۔
(۱) جب میں مرجاؤں تو مجھے انگور کی جڑ کے قریب دفن کرنا تاکہ مرنے کے بعد اس کی رگیں میری ہڈیوں کو سیراب کرتی رہیں۔ (۲) مجھے ویران جنگل میں دفن نہ کرنا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کا ذائقہ نہیں چکھ سکوں گا۔"

ابو محجن کی رہائی حضرت سلمیٰ یوم ارماث سے پہلے کی شام سے حضرت سعد سے (مذکورہ بالا گفتگو کی وجہ سے ناراض تھی مگر ابو محجن کی خاطر) وہ اس واقعہ کے بعد اگلے دن صبح کو حضرت سعد کے پاس آئیں اور ان سے صلح کرلی اور انھیں ابو محجن کا واقعہ سنایا۔ حضرت سعد نے اس کو بلا کر رہا کردیا اور فرمایا۔ "جاؤ میں تمھیں کسی بات پر اس وقت تک نہیں پکڑوں گا جب تک کہ تم عملی طور پر اسے انجام نہیں دو گے" ابو محجن نے بھی وعدہ کرتے ہوئے کہا "میں بھی اپنی زبان سے کسی بری چیز کی توبہ نہیں کروں گا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۴

یوم عماس

محمد، طلحہ، زیاد اور اسی عمراق قبیلہ طے کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ کا تیسرا دن شروع ہوا تو مسلمان اور اہل عجم اپنے اپنے مورچوں پر موجود تھے۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے سخت زخمی سمیت دو ہزار سپاہی شہید ہوئے اور مشرکوں کے دس ہزار سپاہی مارے گئے۔

شہداء کی تجہیز و تدفین

حضرت سعد بن ابی وقاص نے حکم دیا تھا کہ جو چاہے وہ شہداء کو غسل دے اور اگر لوگ چاہیں تو وہ اپنے شہداء کو انہی کے خون میں (غسل دیئے بغیر) دفن کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں نے اپنے شہیدوں کی لاشیں حاصل کیں اور انھیں پیچھے کی طرف روانہ کر دیا اور جو لوگ ان لاشوں کو جمع کر رہے تھے اور وہ انھیں قبرستان کی طرف لے گئے۔ اور جو خطرناک طور پر زخمی تھے، انھیں مسلم خواتین کے سپرد کیا جا رہا تھا۔ شہداء کے نگراں حاجب بن زید تھے۔ عورتوں اور بچوں نے گذشتہ دو دنوں میں قبریں کھودیں۔ اور ان میں جنگ قادسیہ کے ڈھائی ہزار شہداء دفن کئے گئے۔

حاجب بن زید اور شہداء کے اعزہ اور رشتہ دار غریب اور قادسیہ کے درمیان کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گذرے جو اس زمانے میں وہاں تن تنہا کھجور کا درخت تھا۔ زخمی مسلمان اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور وہ اس کے سایہ میں بیٹھ کر اس کی تعریف میں اشعار کہنے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت قعقاع کی ہدایات

محمد، طلحہ اور زیاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت قعقاع رات بھر اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے رہے کہ وہ اپنے انہی مورچوں کو سنبھالے رہیں جن پر وہ گذشتہ کل ڈٹے ہوئے تھے۔ اس کے بعد وہ فرمانے لگے۔

"جب آفتاب طلوع ہو جائے تو تم نثو نثو کے دستے پر حملہ کرنے کے لئے جاؤ۔ جب نثو کا ایک دستہ نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس کے بعد نثو سپاہیوں پر مشتمل دوسرا دستہ جائے اگر ہاشم (جو شام سے بھیجی ہوئی فوج کے سپہ سالار تھے) آجائیں تو بہت بہتر ہے ورنہ تم ہی اس طریقے سے مسلمانوں کے دلوں میں جوش و خروش اور امید کے جذبات کی تجدید کرتے رہو۔"

انھوں نے حسب ہدایات ایسا ہی کیا اور کسی کو ان کی یہ چال محسوس تک نہ ہوئی۔

میدان میں دشمن کی لاشیں

جب صبح ہوئی تو مسلمان سپاہی اپنے مورچے پر چلے گئے انھوں نے اپنے شہیدوں کو حاجب زید کے حوالے کر دیا تھا۔ مشرکوں کے مقتولین ابھی تک دونوں صفوں کے درمیان پڑے ہوئے تھے وہ اپنے مردوں کے پاس نہیں جاتے تھے۔ لہٰذا ان مقتولین کی (میدان جنگ میں) موجودگی مسلمانوں کے حق میں مفید ثابت ہوئی اور اس سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انھیں تقویت پہنچی۔

حضرت قعقاع کی تدبیر

جب آفتاب طلوع ہوا تو حضرت قعقاع سوار دستوں کی نگرانی کر رہے تھے جب ان کے گھوڑے آگے بڑھے تو انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا مسلمانوں نے بھی جواب میں نعرہ تکبیر کہا اور وہ سمجھے کہ امدادی فوج آگئی ہے حضرت عاصم بن عمرو نے بھی ہدایت کی تھی کہ ان کی فوج بھی ایسا کرے چنانچہ وہ خفاقی کی طرف سے آئی۔ اس کے بعد شہسوار آگے بڑھے اور اپنے فوجی دستوں میں منقسم ہو گئے اور شمشیر زنی و نیزہ بازی شروع ہو گئی۔ مسلمانوں کی فوجی کمک لگاتار آ رہی تھی۔

حضرت ہاشم کی آمد

جب حضرت قعقاع کا آخری دستہ میدان جنگ میں پہنچا تو حضرت ہاشم بھی (شام سے) سات سو کی فوج لے کر آپہنچے۔ مسلمانوں نے ان کو حضرت قعقاع کی ان تدبیروں سے مطلع کیا جو انھوں نے ان دونوں میں اختیار کی تھیں۔ لہٰذا انھوں نے بھی اپنے ساتھیوں کو ستر ستر سپاہیوں کے فوجی دستوں میں تقسیم کیا اور جب حضرت قعقاع کا آخری دستہ میدان جنگ میں پہنچ گیا تو حضرت ہاشم نے اپنے ستر سپاہیوں کو قیس بن ہبیرہ کی قیادت میں بھیجا۔ انھوں نے کسی جنگ میں حصہ نہیں لیا تھا وہ براہِ راست یمن سے یرموک پہنچے تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت ہاشم کے ساتھ بھیجے گئے تھے۔

تیر اندازی کا کمال حضرت ہاشم جب مرکزی فوج (قلب) میں پہنچے تو انھوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور ان کے ساتھ مسلمانوں نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا وہ اپنے مورچوں پر پہنچ چکے تھے۔ حضرت ہاشم نے ہدایت کی کہ جنگ کا آغاز سواروں کی لڑائی سے کیا جائے، پھر تیر اندازی ہوگی۔ پھر انھوں نے اپنی کمان پر تیر چڑھایا اور لوگوں سے کہنے لگے "تھلوے خیال میں میرا تیر کہاں تک پہنچے گا؟" وہ بولے "عتیق تک" لہٰذا انھوں نے تیر کمان پر چڑھا کر مارا تو وہ عتیق تک پہنچ گیا۔ اس طرح کئی مرتبہ ان کے تیر وہاں تک پہنچتے رہے۔

ہاتھیوں کی دوبارہ فوج مشرکین رات بھر اپنے (ہاتھیوں کے) صندوقوں اور ہودوں کو درست کرتے رہے تا آنکہ انھوں نے انھیں درست کر لیا اور وہ اپنے مورچوں پر آ گئے۔ ہاتھیوں کو بھی وہ لے آئے۔ پیدل فوج اس بات کی حفاظت کر رہی تھی کہ کہیں ان کے ہودوں کو نہ کاٹ دیا جائے پیدل فوج کی حفاظت کے لئے سوار فوج تھی، جب وہ مسلمانوں کے فوجی دستہ کا قصد کرتے تھے تو وہاں ہاتھی اور ان کی فوج بھیج دیتے تھے تاکہ مسلمانوں کے گھوڑے بدک جائیں۔ مگر گذشتہ دنوں کی طرح وہ خراب کارروائی نہیں کر سکے۔ کیونکہ جب ہاتھی تن تنہا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی نہیں ہوتا ہے تو وہ گھبرا جاتا ہے مگر جب اس کے چاروں طرف آدمی ہوتے ہیں تو وہ مانوس رہتا ہے۔ بہرحال جنگ اسی طرح جاری رہی یہاں تک کہ دن ڈھل گیا۔

گھمسان کا رن یوم عماس میں شروع سے لے کر آخر تک نہایت گھمسان کا رن پڑا۔ اس میں عرب و عجم دونوں کا پلہ بھاری تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ معمولی سے معمولی بات بھی لوگ یزدگرد تک پہنچا دیتے تھے اور وہ انھیں امدادی کمک بھیجتا تھا جس سے اہل فارس کو تقویت پہنچتی تھی۔ اگر اللہ مسلمانوں کی اس تدبیر سے مدد نہ کرتا جو حضرت تعقاع نے ان دونوں دنوں میں اختیار کی تھی تو مسلمان شکست کھا جاتے۔

ہاشم کی فوج حضرت شعبی روایت کرتے ہیں کہ ہاشم بن عتبہ شام سے سات سو سپاہیوں کے ساتھ آئے ان کے ساتھ قیس بن مکشوح المرادی بھی تھا۔ یہ لوگ یرموک اور دمشق کی فتح کے بعد آئے تھے۔ حضرت ہاشم نے جلد ستر سپاہی حملہ کرنے کے لئے بھجوائے۔ ان میں سعید بن عمران الہمدانی بھی شامل تھے۔ مجالد روایت کرتے ہیں کہ قیس بن ابی حازم حضرت ہاشم کے آگے کے دستے میں حضرت تعقاع کے ساتھ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصمۃ الواجلی جو جنگ قادسیہ میں شریک تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہاشم شام سے اہل عراق کو لے کر آئے انھوں نے جلد ایک فوجی دستہ حملہ کے لئے بھیجا جس میں ابن المکشوح بھی شامل تھا۔ جب وہ قریب پہنچے تو ان کے ساتھ تین سو سپاہی تھے وہ اس وقت پہنچے جب مسلمان اپنے جنگی مورچوں پر ڈٹے ہوئے تھے لہٰذا وہ بھی ان کی صفوں میں شامل ہو گئے۔

شدید ترین جنگ

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ جنگ کا تیسرا دن یوم عماس تھا۔ قادسیہ کی جنگوں میں اس سے زیادہ شدید جنگ کوئی نہیں ہوئی اس میں فریقین ہم پلہ تھے اور ہر فریق اپنے نقصانات پر صابر و شاکر تھا۔ مسلمانوں کو بھی اس جنگ میں اتنا ہی نقصان پہنچا جس قدر کافروں کو نقصان پہنچا تھا۔

اسمٰعیل بن محمد بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہاشم بن عتبہ یوم عماس میں قادسیہ آئے۔ وہ گھوڑے کے بجائے گھوڑی پر سوار ہو کر جنگ کر رہے تھے۔ جب وہ لشکر میں پہنچے تو انھوں نے ایک تیر چلایا جو ان کی گھوڑی کے کان کو جا کر لگا۔ انھوں نے کہا "اس بات پر افسوس ہے، تمھارے خیال میں میرا تیر کہاں تک پہنچ سکتا ہے؟"

لوگوں نے کہا "ایسے اور ایسے مقام تک"۔ اس پر وہ گھوڑی سے اتر آئے اور اسے چھوڑ کر تیر چلانے لگے تو وہ اس جگہ پہنچے جہاں تک پہنچنے کے لئے لوگوں نے کہا تھا۔ محمد، طلحہ اور زیاد کی روایت ہے کہ وہ یمنہ میں تھے۔ ابوبکر ان حسن بن عقبہ روایت کرتے ہیں، کہ قیس بن المکشوح کہتے ہیں کہ ان کی شام سے آمد حضرت ہاشم کے ساتھ تھی۔ انھوں نے اپنے قریب کے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ تقریر کی

قیس کی تقریر

"اے اقوام عرب! خداوند تعالیٰ کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے تمھیں مسلمان بنایا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمھیں عزت بخشی اور تم خدا کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔ تمھاری دعوت ایک ہے اور تم متحد ہو گئے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم میں سے ہر ایک دوسرے پر شیر کی طرح حملہ کرتا تھا اور ایک دوسرے پر بھیڑیئے کی طرح جھپٹتا تھا اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا اور وہ تمھارے ہاتھوں فارس کو فتح کرائے گا جب کہ تمھارے بھائی اہل شام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے شام کو فتح کرایا ہے اور وہاں کے سرخ محل و قصور اور سرخ گھوڑوں پر مسلمان قابض ہو گئے ہیں۔"

حضرت عمرو بن معدیکرب کی شمشیر زنی

حضرت شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن معدیکرب نے فرمایا: میں ہاتھوں اور اس کے ارد گرد کی فوج پر ہاتھیوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوج سے حملہ کرنے والا ہوں، تم مجھے قربانی کا جانور سمجھ کر نہ چھوڑ دینا اگر تم (میری مدد کے لئے) دیر سے آئے تو ابو ثور (میرا) کا کام تمام ہو جائے گا۔ پھر تمہیں ابو ثور جیسا (شہسوار) کہاں ملے گا۔ اگر تم میرے پاس پہنچ گئے تو تم میرے ہاتھ میں تلوار دیکھو گے۔" یہ کہہ کر انھوں نے حملہ کر دیا اور مشرکوں پر اس زور سے تلوار چلاتے رہے کہ گرد و غبار چھا گیا۔ ان کے ساتھیوں نے (مسلمانوں سے) کہا "تم کیا انتظار کر رہے ہو؟ اگر تم نے اسے کھو دیا تو یوں سمجھو کہ مسلمانوں نے اپنے ایک بہت بڑے شہسوار کو ہاتھ سے کھو دیا۔" اس کے بعد انھوں نے مل کر حملہ کیا تو مشرکین نے انھیں (حضرت معدیکرب کو) نیزے سے زخمی کرنے کے بعد چھوڑ دیا وہ اس وقت بھی تلوار سے حملہ کر رہے تھے ان کا گھوڑا بھی زخمی ہو گیا تھا۔

جب حضرت عمرو بن معدیکرب نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ اہل فارس انھیں چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو انھوں نے ایک ایرانی کے گھوڑے کی ٹانگ پکڑ لی جب ایرانی نے گھوڑے کو حرکت دی تو وہ بے چین ہو گیا۔ اس وقت اس ایرانی نے حضرت عمرو کو دیکھا اور وہ ان کے مقابلہ کے لئے آیا۔ مسلمانوں نے بھی اسے دیکھ کر گھیر لیا اس پر وہ گھوڑے سے اتر کر ان کے ساتھیوں سے بات چیت کرنے لگا۔ حضرت عمرو نے کہا "مجھے اس کی لگام دیدو" ان کے ساتھیوں نے ان کے ہاتھ میں لگام دیدی تو وہ اس پر سوار ہو گئے۔

شبر بن علقمہ کا کارنامہ

اسود بن قیس بیان کرتے ہیں کہ اس کے بزرگوں نے جو جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے یہ بیان کیا ہے کہ جب یوم عماس شروع ہوا تو اہل فارس کا ایک شخص نکلا جب وہ دونوں صفوں کے درمیان پہنچا تو وہ چلانے لگا اور گرج کر بولا "کون مقابلے کے لئے آ رہا ہے" اس وقت مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلا جسے شبر بن علقمہ کہا جاتا ہے وہ نہایت پستہ قد اور بد صورت تھا۔ وہ بولا "اے مسلمانو! اس شخص نے تمھارے ساتھ انصاف کیا ہے مگر کسی نے اس کا جواب نہیں دیا اور نہ کوئی اس کی طرف نکلا۔ خدا کی قسم! اگر تم مجھے حقیر نہ سمجھو تو میں اس کے مقابلے کے لئے نکل سکتا ہوں۔" جب اس نے دیکھا کہ کوئی اس کو نہیں منع کر رہا ہے تو وہ اپنی تلوار اور نیزہ لے کر آگے بڑھا۔ ایرانی اسے دیکھ کر چلایا پھر وہ اتر کر اس کے مقابلے کے لئے آیا۔ انھوں نے اسے اٹھا لیا اور وہ اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے پھر اس کو قتل کرنے کے لئے تلوار نکالی۔ اس وقت گھوڑے کی رسی کا سرا ان کے پٹکے سے بندھا ہوا تھا۔ جب انھوں نے تلوار نکالی تو گھوڑا بدکا اور وہ بھی اس کے ساتھ گھسٹتے ہوئے چلے گئے۔ اس ایرانی کے ساتھی چلانے لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ بولے "تم جس قدر چاہو چلاؤ، خدا کی قسم! میں اسے قتل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا اور پھر میں اس کا تمام سامان چھین لوں گا" یہ کہہ کر انھوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کے تمام سامان پر قبضہ کر لیا پھر وہ سامان لے کر حضرت سعد کے پاس آئے تو وہ بولے۔ "ظہر کے وقت لے کر آنا" چنانچہ وہ اس وقت آئے تو حضرت سعد نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا "میری رائے یہ ہے کہ میں یہ سامان اس کو بخشش کر دوں کیونکہ جو کوئی کسی کا سامان اسے قتل کرنے کے بعد لیتا ہے تو وہ اسی کا ہوتا ہے" چنانچہ اس نے اس سامان کو بارہ ہزار میں فروخت کر دیا۔

ہاتھیوں کی تباہی کا طریقہ

محمد، طلحہ اور زیاد بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے دیکھا کہ ہاتھی مسلمان دستوں کو منتشر کر رہے ہیں اور یوم ارماث کی طرح اپنا کام کر رہے ہیں تو انھوں نے ضخم، مسلم، رافع، غشنق اور ان کے ایرانی ساتھیوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے، بلوایا۔ جب وہ آئے تو انھوں نے ہاتھیوں کے بارے میں دریافت کیا کہ ہاتھیوں کے قتل ہونے کے مقامات کیا ہیں؟ انھوں نے کہا "سونڈ اور آنکھیں ہیں ان کے بعد وہ بالکل بیکار ہو جاتے ہیں" اس کے بعد حضرت سعد نے عمرو کے دونوں فرزند تعقاع اور عاصم کو یہ پیغام بھیجا "تم دونوں مجھے سفید ہاتھی سے نجات دلاؤ" یہ ہاتھی ان کے سامنے تھا۔ اسی طرح حمال اور ابیل کو کہلا بھیجا کہ وہ دونوں اپنے سامنے کے ہاتھی کا مقابلہ کریں۔

سونڈ اور آنکھوں پر حملہ

حضرت تعقاع اور حضرت عاصم نے دو سخت نیزہ مار اور گھوڑ سواروں اور پیدل فوج کو حکم دیا کہ وہ اس ہاتھی کو گھیر لیں۔ حمال اور ابیل نے بھی اپنے ہاتھی کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کیا جب وہ دونوں ہاتھی چاروں طرف سے گھر گئے تو وہ دائیں بائیں دیکھنے لگے تو اس وقت حضرات تعقاع اور عاصم نے سفید ہاتھی کی آنکھوں میں نیزے گھونپ دیئے۔ ہاتھی نے گھبرا کر اپنے فیل بان کو گرا دیا اور اپنی سونڈ لٹکائی تو حضرت تعقاع نے تلوار مار کر اسے گرا دیا اور وہ اپنے پہلو کے بل جا گرا۔ ہاتھی پر جو سوار تھے، وہ سب مارے گئے۔ اس طرح حمال نے حملہ کیا اور انھوں نے ابیل سے کہا "یا تم اس کی سونڈ پر تلوار مارو اور میں اس کی آنکھ میں نیزہ گھونپوں یا تم اس کی آنکھ پر نیزہ مارو اور میں اس کی سونڈ پر تلوار ماروں" ابیل نے تلوار کے حملے کو پسند کیا۔ تو حمال نے ہاتھی پر اس وقت حملہ کیا جب وہ اپنے چاروں طرف کے لوگوں کو دیکھنے میں مشغول تھا، اس وقت انھوں نے اس کی آنکھ میں نیزہ گھونپ دیا تو وہ دبک کر بیٹھ گیا پھر وہ سیدھا ہوا تو ابیل نے تلوار ماری، اس وقت اس نے سونڈ نکالی جب اس کے فیل بان نے انھیں دیکھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کلہاڑی سے ان کی ناک اور پیشانی کو زخمی کر دیا۔

بڑے ہاتھیوں کی تباہی

حضرت شعبی روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسد کے دو افراد نے جن کا نام ابیل اور حمال ہے۔ یوں کہا "اے مسلمانو! کونسی موت سخت ہے؟" وہ بولے "اس ہاتھی پر حملہ کیا جائے۔ اس پر انھوں نے اپنے گھوڑے دوڑائے اور اپنے سامنے کے ہاتھی پر حملہ کیا اور ان دونوں میں سے ایک نے ہاتھی کی آنکھ میں نیزہ مارا تو ہاتھی اپنے پیچھے کے آدمیوں کو روندنے لگا۔ دوسرے شخص نے اس کی سونڈ پر تلوار ماری تو فیل بان نے ان کے منہ پر کلہاڑا مارا۔ لہٰذا حمال اور ابیل وہاں سے چلے گئے۔ حضرت قعقاع اور ان کے بھائی نے بھی اپنے سامنے کے ہاتھی پر حملہ کیا۔ ان دونوں نے اس ہاتھی کی دونوں آنکھیں پھوڑ دیں اور اس کی سونڈ کاٹ دی تو وہ ہاتھی حیران و پریشان دونوں صفوں کے درمیان پھرتا رہا جب وہ مسلمانوں کی صفوں کی طرف آتا تو وہ اسے زخمی کر دیتے تھے اور جب وہ مشرکوں کی صفوں کی طرف جاتا تو وہ اسے ہٹا دیتے تھے۔

ہاتھیوں میں بھگدڑ

حضرت شعبی کی دوسری روایت ہے کہ ان ہاتھیوں میں دو ہاتھی بہت ممتاز تھے۔ قادسیہ کی جنگ میں ایرانیوں نے ان دو بڑے ہاتھیوں کے ساتھ قلب (مرکزی فوج) پر حملہ کیا تو حضرت سعد نے حضرت قعقاع اور عاصم کو جو قبیلہ تمیم سے تعلق رکھتے تھے، نیز حمال اور ابیل کو جو قبیلہ اسد سے تعلق رکھتے تھے، ان دونوں ہاتھیوں کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔ اس کے آگے کے واقعات پہلی روایت کے مطابق ہیں مگر اس پر مزید اضافہ یہ ہے "یہ دونوں ہاتھی سور کی طرح چلا رہے تھے۔ اس کے بعد وہ ہاتھی جو کانا ہو گیا تھا پیٹھ موڑ کر بھاگا اور نہر عتیق میں کود پڑا، دوسرے ہاتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ ایرانیوں کی صفوں سے نکل گئے۔ اور ان ہاتھیوں نے بھی اس کے پیچھے چل کر نہر عتیق کو عبور کیا اور اپنے ہودوں سمیت مائن پہنچ گئے اور جو ہاتھیوں پر سوار تھے وہ سب ہلاک ہو گئے۔

تلواروں کی شدید جنگ

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں کہ جب ہاتھی چلے گئے اور صرف مسلمان اور اہل فارس باقی رہ گئے تو اس وقت دن ڈھل چکا تھا۔ اس وقت مسلمانوں نے پھر شدید حملہ کیا اور ان کی حفاظت اہل شہسواروں نے کی جو دن کے ابتدائی حصے میں جنگ کر رہے تھے۔ ان کی بدولت مسلمانوں نے بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ شام تک تلواروں سے جنگ کرتے رہے اور فریقین کا پلہ برابر رہا۔ اس کی وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تھی کہ جب مسلمانوں نے ہاتھیوں کا خاتمہ کیا تو وہ ٹوں کے دستے قائم ہو گئے تھے اور ان کے ذریعے مقابلہ ہوتا رہا تھا۔

لیلۃ الہریر

تمیم، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں کہ جب لڑائی میں شام ہو گئی تو رات میں بھی نیزہ بازی ہوتی رہی اور گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ فریقین جنگ پر ڈٹے رہے اس لئے دونوں ہم پلہ رہے۔ اس رات کو لیلۃ الہریر کہا جاتا ہے اس کے بعد قادسیہ میں رات کے وقت کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

حفاظتی دستہ

عبدالرحمن بن جبیش روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے لیلۃ الہریر میں حضرت طلیحہ اور عمرو کو لشکر کے پچھلے حصے کی طرف بھیجا تاکہ وہ دونوں وہاں محافظ کی حیثیت سے رہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن اس طرف سے حملہ کرے۔ آپ نے انھیں یہ ہدایت دی تھی "اگر تم دیکھو کہ دشمن تم سے پہلے وہاں پہنچ گیا ہے تو تم ان کے سامنے اترو اور اگر تم انھیں وہاں نہ دیکھو تو میرے دوسرے حکم کے آنے پر وہیں ٹھہرے رہو"

حضرت عمر نے حضرت سعد کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ وہ سابق مرتدوں کے سرداروں کو تو مسلمان سپاہیوں کے دستے پر افسر نہ مقرر کریں۔

جب وہ دونوں نشیبی حصے میں پہنچے تو انھوں نے وہاں کسی کو نہیں دیکھا۔ اس وقت حضرت طلیحہ نے کہا "اگر ہم یہاں پانی میں گھس کر اسے پار کر لیں تو ہم اہل عجم پر ان کے پیچھے سے حملہ کر سکتے ہیں"

حضرت عمرو نے کہا "نہیں ہم پچھلے حصے کو عبور کریں"

حضرت طلیحہ نے کہا "جو میں کہہ رہا ہوں وہ مسلمانوں کے لئے زیادہ مفید ہے"

حضرت عمرو نے کہا "آپ مجھے اس چیز کی طرف بلا رہے ہیں جو میری طاقت سے باہر ہے"

عمرو کی واپسی

لہٰذا دونوں الگ الگ ہو گئے۔ حضرت طلیحہ دشمن کے لشکر کی طرف نہر عتیق کے پیچھے سے تنہا روانہ ہوئے اور حضرت عمرو اپنے ساتھیوں کے ساتھ پچھلے حصے کی طرف روانہ ہوئے انھوں نے حملہ کیا اور ایرانیوں نے بھی ان کا مقابلہ کیا۔ حضرت سعد کو ان دونوں کے بارے میں اندیشہ لاحق ہو گیا تھا اس لئے ان دونوں کے پیچھے آپ نے قیس بن المکشوح کو ستر سپاہیوں کے ساتھ بھیجا۔ یہ ان سرداروں میں سے تھے جنھیں سو سے زیادہ سپاہیوں کا افسر بنانے سے روکا گیا تھا۔ آپ نے یہ فرمایا "اگر تم ان لوگوں سے مل جاؤ تو تم ان کے سردار ہو" وہ ان کی طرف روانہ ہوئے جب وہ پانی کی ندی کے قریب آئے تو انھوں نے دیکھا کہ مسلمان عمرو اور ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھیوں کے بغیر حملہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے ان کو اس کام سے روک دیا اس کے بعد قیس حضرت عمرؓ کے پاس آکر انھیں ملامت کرنے لگے۔ اس پر وہ دونوں جھگڑنے لگے۔ ان کے ساتھیوں نے کہا "قیس کو تم پر امیر مقرر کیا گیا ہے" اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ پھر کہنے لگے "مجھ پر اس شخص کو افسر مقرر کیا گیا ہے جس سے میں نے عہد جاہلیت میں جنگ کی تھی" یہ کہہ کر وہ مسلمانوں کے فوجی کیمپ کی طرف لوٹ آئے۔

پیچھے سے حملہ

طلیحہ دشمن کے لشکر کے پیچھے پہنچے تو تین دفعہ نعرۂ تکبیر بلند کیا پھر چلے آئے۔ دشمن ان کی تلاش میں نکلے مگر انھیں نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ کہاں چلے گئے وہ پچھلے حصے کی طرف سے ہوتے ہوئے ندی عبور کر کے اپنے لشکر میں آگئے اور حضرت سعدؓ کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ مشرکوں پر ان کی تکبیر کا برا اثر ہوا مگر مسلمان خوش ہو گئے کیونکہ دشمن کو یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ وہ کون تھا۔

قدامہ الکاہلی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جو کاہل بن اسد کے قبیلے کے دس بھائی جنھیں بہ حرب کہا جاتا تھا، اس جنگ میں شریک تھے ان میں سے بعض رجزیہ اشعار پڑھ کر نہایت جوش و خروش کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص کی ران جس کا نام عفاق تھا، زخمی ہو گئی اور وہ اس ضرب سے جاں بر نہ ہو سکا۔

حمید بن ابوشجار راوی ہے کہ حضرت سعدؓ نے طلیحہ کو کسی کام کے لئے بھیجا۔ انھوں نے وہ کام چھوڑ دیا اور نہر عتیق کو عبور کر کے دشمن کے لشکر میں گشت کرنے لگے جب وہ نہر کے بند کے قریب کھڑے تھے تو انھوں نے تین دفعہ نعرۂ تکبیر بلند کیا اس سے اہل فارس خوف زدہ ہو گئے اور مسلمانوں کو بھی تعجب ہوا۔ وہ یہ بات معلوم کرنے کے لئے دوڑے۔ اہل عجم نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے اور مسلمان بھی اس بارے میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ پھر وہ لوٹ آئے اور از سر نو صف بندی کی انھوں نے ایسے کام کا آغاز کیا جو گذشتہ تین دنوں میں نہیں شروع کیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت طلیحہ کہہ رہے تھے "تم اس آدمی کو نہ چھوڑو جو تمھیں کمزور کرنے کی کوشش کرے"۔

دوبارہ صف بندی

حضرت مسعود بن مالک الاسدی، عاصم بن عمرو التمیمی، ابن ذوالبردین الہلالی، ابن ذوالسہمین، قیس بن مکشوح اسدی اور ان جیسے لوگ جنگ کرنے کے لئے نکلے۔ دشمن بھی مقابلے کے لئے تیار تھا۔ لہٰذا مسلمانوں نے صف بندی کی اور قلب (مرکزی فوج) میں تیرہ صفیں ہو گئی تھیں اور دونوں بازوؤں میں اسی قدر صفیں تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے اجازت حملہ

جب سواروں نے پیش قدمی کی تو انھوں نے ان پر تیراندازی کی مگر وہ اپنے گھوڑوں پر سوار رہے پھر سواروں سے ان کے فوجی دستوں کا مقابلہ ہوا اس رات حضرت خالد بن نعیم التیمی شہید ہو گئے اس پر حضرت قعقاع نے اس مقام پر حملہ کیا جہاں سے تیراندازی کی گئی تھی۔ اس کے بعد جنگ چھڑ گئی اور انھوں نے حضرت سعد کی اجازت کے بغیر حملہ کر دیا تھا۔ تاہم حضرت سعد نے فرمایا۔ اے اللہ تو انھیں معاف کر اور مدد فرما۔ گو انھوں نے مجھ سے اجازت حاصل نہیں کی تاہم میں نے انھیں اجازت دیدی ہے۔"

صفوں کی ترتیب

اس وقت اکثر مسلمان اپنے مورچوں پر موجود تھے سوائے ان چند فوجی دستوں کے جنھوں نے حملہ کیا تھا۔ مسلمانوں کی تین صفیں تھیں۔ ایک صف میں نیزہ باز اور شمشیر زن پیدل فوج تھی۔ دوسری صف میں تیرانداز سپاہی تھے۔ تیسری صف میں گھوڑ سوار تھے جو پیدل فوج سے آگے تھے۔ اس طرح میمنہ اور میسرہ کا دل تھا۔ حضرت سعد نے فرمایا۔ "یہ حملہ قعقاع نے خود کیا تھا (میرا حکم یہ ہے کہ) جب تین تکبیریں کہوں تو اس وقت تم لشکر کشی کرو۔" جب انھوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو وہ مسلمان تیار ہو گئے اور ان کی رائے کے مطابق عمل کیا۔ اس وقت جنگ حضرت قعقاع اور ان کے ساتھیوں کے اردگرد گردش کر رہی تھی۔

قیس بن مہبرہ کی تقریر

عمرو بن مرہ راوی ہیں کہ اس موقع پر حضرت قیس بن مہبرہ المرادی جو صرف اسی رات شریک جنگ ہوئے تھے اور اس سے پہلے کی جنگوں میں شریک نہیں تھے، کھڑے ہو کر اپنے قریب کے ساتھیوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

"تمھارا دشمن جنگ کا طلب گار ہے اس معاملے میں امیر کی رائے پر عمل کرو۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ سواروں کے دستے پیدل فوج کے بغیر حملہ کریں کیونکہ جب دشمن حملہ کرے گا اور اس وقت سواروں کے ساتھ پیدل فوج نہ ہوئی تو وہ ان کے گھوڑوں کو زخمی کر دیں گے اور ان کی طرف پیش قدمی کرنا ممکن نہیں ہوگا لہٰذا حملہ کے لئے تیار ہو جاؤ اور تکبیر کا انتظار کرو اور مل کر حملہ کرو خواہ اہل عجم کے تیر مسلمانوں کی صفوں میں گھس جائیں۔"

درید بن کعب کی تقریر

مستنیر بن یزید راوی ہیں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ درید بن کعب النخعی کے پاس قبیلۂ نخع کا علم تھا انھوں نے یہ تقریر کی۔

"مسلمان لشکر کشی کے لئے تیار ہو گئے ہیں اس لئے مسلمانوں کو لے کر اللہ اور جھاؤنی کی طرف آگے بڑھو۔ آج کی رات جو آگے بڑھے گا اس کا ثواب اس کی سبقت کے مطابق ہوگا۔ تم انھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت حاصل کرنے کی ترغیب دو اور خوشی کے ساتھ موت کا استقبال کرو کیونکہ اگر تم حیاتِ جاوداں چاہتے ہو تو اس کا یہی طریقہ ہے ورنہ آخرت تمہارا انتہائی مقصد ہے۔"

حضرت اشعث کا قول اجلح کی روایت ہے کہ حضرت اشعث بن قیس نے فرمایا۔ "اے اہل عرب! تمہارا دشمن تم سے زیادہ موت کا طالب اور جان قربان کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر تم اہل و عیال کی زندگی چاہتے ہو تو قتل ہونے سے نہ گھبراؤ کیونکہ شریفوں اور شہیدوں کی یہ عین آرزو ہے۔"

صبر کی تلقین عمرو بن محمد روایت کرتے ہیں کہ حنظلہ بن الربیع اور امراء الاعشاریوں مخاطب ہوئے "اے لوگو! تم جنگ کرو اور جیسا ہم کر رہے ہیں اس کے مطابق عمل کرو اور جو مصیبت آپڑی ہے اس سے نہ گھبراؤ۔ صبر سے تمام پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔"

حضرت طلیحہ، نمالب، حمال اور تمام قبائل کے بہادر سرداروں نے بھی اسی قسم کی تقریریں کیں۔

حملہ کرنے میں عجلت عمرو اور نضر بن السری روایت کرتے ہیں کہ ضرار ابن الخطاب القرشی بھی آئے ہوئے تھے۔ لوگ حملہ کرنے کے لئے جلدی کر رہے تھے اور حضرت سعد کی تکبیروں کا انتظار کر رہے تھے اور ان کے بلند ہونے میں تاخیر محسوس کر رہے تھے۔ لہٰذا جب انھوں نے دوسری تکبیر کہی تو عاصم بن عمرو نے حملہ کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ حضرت قعقاع کے ساتھ شامل ہو گئے۔ قبیلہ نخع نے بھی حملہ کر دیا اور سب لوگوں نے حضرت سعد کا حکم نہیں مانا اور تیسری تکبیر کا صرف لشکروں کے سرداروں نے انتظار کیا۔ تیسری تکبیر کے بعد وہ بھی حملہ میں شریک ہو گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل ہو گئے اور دشمن کا مقابلہ کرنے لگے۔ مسلمانوں نے عشاء کی نماز پڑھ کر اس رات کا خوب استقبال کیا۔

فتح و نصرت کی دعا ابو عثمان روایت کرتے ہیں کہ لیلۃ الہریر میں مسلمانوں نے عام حملہ کیا اور حملہ کرنے میں حضرت سعد کے حکم کا انتظار نہیں کیا۔ حضرت سعد نے فرمایا "اے اللہ! تو اس کو معاف فرما اور اس کی مدد کر۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ "میری رائے یہ ہے کہ جب میں تین تکبیریں کہہ چکوں تو اس وقت تم حملہ کرو" جب آپ نے پہلی دفعہ نعرۂ تکبیر بلند کیا تو قبیلہ اسد آگے بڑھا اس وقت آپ نے فرمایا۔ "اے اللہ تو انھیں مغفرت فرما اور ان کی مدد کر۔ ساری رات قبیلہ اسد کو نصرت حاصل ہو۔ پھر انھیں بتایا گیا کہ قبیلہ نخع نے حملہ کیا تو آپ نے ان کے لئے بھی مغفرت اور نصرت کی دعا مانگی پھر بتایا گیا کہ قبیلہ بجیلہ نے حملہ کیا آپ نے فرمایا "اے اللہ! تو ان کی مغفرت فرما اور ان کی دستگیری۔ بجیلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہی اچھا قبیلہ ہے۔" اس کے بعد قبیلہ کندہ نے حملہ کیا اور بتایا گیا کہ قبیلہ کندہ آگے بڑھا ہے تو آپ نے ان کی بھی تعریف کی۔ اس کے سالاران لشکر جو آخری تکبیر کا انتظار کر رہے تھے آگے بڑھے اور گھمسان کی جنگ صبح تک ہوتی رہی۔ اس جنگ کو لیلۃ الہریر کہا جاتا ہے۔

شدید ترین جنگ

محمد بن نویرہ اپنے چچا انس بن الحلیس کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے چچا کہتے ہیں "میں لیلۃ الہریر میں شریک تھا۔ اس رات ہتھیاروں کے چلنے کی ایسی آواز آ رہی تھی جیسا کہ لہار اپنے لوہے کی چیزیں بنا رہے ہوں اور ان کے کام کی وجہ سے لوہے کے بجنے کی آوازیں آ رہی ہوں۔ جنگ کا سلسلہ صبح تک رہا۔ ان لوگوں نے زبردست صبر و استقلال کا ثبوت دیا۔ عرب و عجم نے ایسی جنگ پہلے نہیں دیکھی تھی۔ اس کے بعد حضرت سعد بھی رات بھر دعا میں مشغول رہے۔ جب صبح ہو گئی تو فریقین نے جنگ بند کر دی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مسلمان سربلند رہے اور انھیں غلبہ حاصل ہوا۔

قعقاع کے اشعار

اعور بن بیان المنقری روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے اس رات جو پہلی آواز سنی جس سے آخری نصف شب میں انھیں فتح کا ثبوت ملا، وہ حضرت قعقاع بن عمرو کی آواز تھی جو یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

(۱) "ہم نے پوری جماعت کو قتل کیا۔ ہم نے صرف چار، پانچ کو قتل نہیں کیا بلکہ اس سے زائد کا کام تمام کیا۔

(۲) ہم گھوڑوں پر بیٹھے ہوئے شیر سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو جاتے ہیں تو دوسرے مجاہد بلا لیتا ہوں۔ اللہ میرا پروردگار ہے میں نے ہر جنگجو کی حفاظت کی۔"

لیلۃ الہریر کی وجہ تسمیہ

ابن الرفیل روایت کرتے ہیں کہ مسلمان اس رات آغاز شب سے لے کر صبح تک نہایت بہادری کے ساتھ جنگ کرتے رہے۔ وہ زور سے نہیں بول رہے تھے بلکہ بہت آہستہ سے گفتگو کرتے تھے۔ اس وجہ سے اس رات کا نام لیلۃ الہریر مشہور ہو گیا۔

جنگ کا کھیل

مصعب بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے بجاد کو جو اس وقت نو عمر تھے۔ میدان جنگ کی طرف بھیجا کیونکہ اس وقت اور کوئی قاصد موجود نہیں تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا "تم جا کر دیکھو مسلمانوں کا حال کیا ہے؟" جب وہ واپس آیا تو آپ نے اس سے فرمایا "اے بیٹے تم نے کیا دیکھا؟" وہ بولا۔ "میں نے دیکھا کہ وہ کھیل رہے ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلح دشمن سے جنگ

عابس الجعفی اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جعفی کے مقابلے میں یوم عماس میں اہل عجم کے ایسے فوجی دستے تھے جو پورے طور پر مسلح تھے وہ ان کے مقابلے پر آئے تو انھوں نے ان کا مقابلہ تلواروں سے کیا مگر انھوں نے دیکھا کہ تلواریں ان پر اثر نہیں کر رہی ہیں اس لئے وہ رک گئے۔ اس پر حمیضہ نے پوچھا۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے؟" وہ بولے "ہتھیار ان پر اثر نہیں کر رہے ہیں"۔ وہ بولے "تمھیں میں حملہ کر کے دکھاتا ہوں اسے غور سے دیکھو" یہ کہہ کر انھوں نے ان کے ایک عجمی سپاہی پر حملہ کیا اور نیزے سے اس کی کمر توڑ دی۔ پھر اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے "میں دکھا دوں گا کہ وہ تمھارے سامنے مرتے ہیں" لہٰذا ان سب نے مل کر حملہ کیا اور انھیں ان کی صفوں کی طرف لوٹا دیا۔

قبیلہ کندہ کی بہادری

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ کندہ میں سے سات سو آدمی اس جنگ میں شریک تھے۔ ان کے سامنے ترک اطری تھا۔ اس موقع پر حضرت اشعث نے فرمایا "اے میری قوم! ان لوگوں پر حملہ کرو" چنانچہ سات سو کے لشکر کے ساتھ انھوں نے ایرانیوں پر حملہ کیا اور انھیں پیچھے ہٹا دیا اور (ان کے سردار) ترک کو قتل کر دیا۔

شب قادسیہ

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں کہ جب لیلۃ الہریر کے بعد صبح ہوئی تو لوگ بہت تھکے ہوئے تھے۔ ساری رات ان کی آنکھ نہیں جھپکی تھی۔ لہٰذا حضرت فعقاع مسلمانوں میں گشت کرتے رہے اور یہ کہتے رہے "تھوڑی دیر کے بعد فتح مندی ہے۔ تھوڑی دیر صبر کرو۔ کیونکہ نصرت صبر کے ساتھ ہے۔ لہٰذا گھبراہٹ پر صبر کو ترجیح دو۔ ان کے پاس سرداروں کی ایک جماعت اکٹھی ہو گئی۔ وہ رستم کو قتل کرنے کا ارادہ کر رہے تھے۔ صبح ہوتے ہی ان کے ساتھ وہ مل گئے جو اس کے قریب تھے۔ قبائل کی یہ حالت دیکھ کر چند (بڑے) لوگ کھڑے ہو گئے جن میں یہ لوگ شامل تھے

(۱) قیس بن عبد یغوث (۲) اشعث بن قیس (۳) عمرو بن معدیکرب (۴) ابن ذوالحمین الخثعمی (۵) ابن ذوالبردین الہلالی۔ ان لوگوں نے یہ تقریر کی

حوصلہ افزا تقریر

"تمھارے دشمن اللہ کے معاملے میں تم سے زیادہ سرگرم نہیں ہو سکتے ہیں اور نہ یہ عجمی موت کے مقابلے کے لئے تم سے زیادہ دلیر بن سکتے ہیں اور نہ تم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ وہ دنیا کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں"۔

اس پر مسلمانوں نے اپنے قریب کے دشمنوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ وہ دشمنوں سے گتھم گتھا ہو گئے کچھ لوگ قبیلۂ ربیع کے پاس پہنچے اور کہنے لگے

"تم لوگ ایرانیوں سے زیادہ واقف ہو اور گذشتہ زمانے میں ان کے خلاف سب سے زیادہ دلیری سے مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آج تمہیں اس بات سے کیا چیز روک رہی ہے کہ تم اپنی سابقہ جرأت سے بڑھ چڑھ کر دلیری کا ثبوت دو"۔

دشمن کی پسپائی جب دوپہر ہو گئی تو ہرمزان اور بیرزان سب سے پہلے اشخاص تھے جو پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے۔ یہ دونوں پیچھے ہٹ کر ایک مقام پر جم گئے اور جب دوپہر ہوئی تو قلب (مرکزی فوج) کا مورچہ خالی ہو گیا تھا۔ اتنے میں گرد و غبار نمودار ہوا اور سخت آندھی چلی جس سے رستم کا تخت رواں اڑ گیا اور وہ نہر عتیق میں گر گیا اور پچھلی ہوا کی وجہ سے ان پر گرد و غبار چھا گیا۔

رستم کا قتل حضرت تعقاع اور ان کے ساتھی رستم کے تخت تک پہنچ گئے تھے۔ انھوں نے رستم کا پتہ چلا لیا تھا۔ جب آندھی اس کا تخت رواں اڑا کر لے گئی تھی تو اس وقت رستم ان خچروں کے پاس کھڑا ہوا تھا جن پر مال لد کر ان دنوں آیا ہوا تھا۔ رستم ایک خچر اور اس کے سامان کے زیر سایہ تھا۔ لہٰذا ہلال بن علفہ نے اس سامان پر تلوار کا وار کیا جس کے نیچے رستم تھا۔ اس وار سے بندھے ہوئے سامان کی رسیاں کٹ گئیں اور سامان کی ایک بوری رستم پر گر پڑی۔ ہلال نے رستم کو نہ دیکھا تھا اور نہ محسوس کیا تھا رستم نے اپنی کمر سے اس سامان کو ہٹایا۔ تلوار کے دوسرے حملے پر انھیں مشک کی خوشبو کی مہک معلوم ہوئی اس وقت رستم نہر عتیق کی طرف بھاگا اور نہر میں کود پڑا۔ ہلال بھی وہاں گھس گئے اور اسے تیرتے ہوئے پکڑا۔ انھوں نے اس کی ٹانگ پکڑی اور اسے خشکی کی طرف نکال لائے اور اس کی پیشانی پر تلوار مار کر اسے قتل کر دیا۔ پھر اسے لا کر خچروں کی ٹانگوں کے درمیان پھینک دیا اور تخت پر کھڑے ہو کر چلا کر کہنے لگے۔ میں نے بخدا رستم کو قتل کر دیا ہے۔ میری طرف آؤ" لوگوں نے آ کر چاروں طرف سے ان کو گھیر لیا اور نعرۂ تکبیر بلند کرنے لگے اور زور زور سے چلانے لگے۔ اس کے بعد مشرکوں کی مرکزی فوج ٹوٹ گئی اور وہ شکست کھا کر بھاگنے لگے۔ جالینوس پل پر کھڑا ہو کر اہل فارس کے سامنے اعلان کرتا رہا کہ وہ پل کو عبور کر کے آ جائیں اس کے بعد گرد و غبار چھٹ گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کی شکست

وہ ایرانی فوج جنھوں نے اپنے آپ کو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا، اس قدر گھبرائی کہ وہ سب نہر عتیق میں گر گئے۔ مسلمانوں نے انھیں نیزوں سے مار مار کے مار ڈالا وہ لوگ تیس ہزار کی تعداد میں تھے ان میں سے کوئی خبر دینے کے لئے بھی نہیں بچ سکا۔

حضرت ضرار بن الخطاب نے درخش کا ویاں پر قبضہ کر لیا۔ انھیں اس کا معاوضہ تین ہزار ملا۔ اس کی اصل قیمت بارہ لاکھ تھی۔ اس معرکہ میں دشمن کے دس ہزار سپاہی کام میں آئے۔ اس سے پہلے گذشتہ دنوں میں جو مارے گئے تھے، وہ اس کے علاوہ ہیں۔

عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہلال بن علفہ نے یوم قادسیہ میں رستم کو قتل کیا۔

مقتولوں کی تعداد

ابو کعب اطائی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لیلۃ الہریر سے پہلے ڈھائی ہزار سپاہی مارے گئے اور لیلۃ الہریر اور یوم القادسیہ (آخری دنوں) میں صرف مسلمانوں کے چھ ہزار سپاہی شہید ہوئے انھیں مشرق کے سامنے ایک خندق میں دفن کر دیا گیا۔

دشمن کا تعاقب

محمد، طلحہ اور زیاد بیان کرتے ہیں کہ اہل فارس بھاگ گئے اور خندق اور نہر عتیق کے درمیان ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔ قدسیں اور عتیق کے درمیان کا میدان مقتولوں سے پٹا پڑا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت سعد نے زہرہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا تعاقب کریں چنانچہ حضرت زہرہ آگے کے حصے میں اعلان کرتے رہے اور حضرت قعقاع کو نچلے حصے میں بھیجا اور شرجیل کو اوپر کے حصے کی طرف تعاقب کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ خالد بن عرفطہ کو مقتولوں کا سامان حاصل کرنے اور شہداء کو دفن کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ لہٰذا لیلۃ الہریر اور یوم قادسیہ کے شہداء قدسیں کے ارد گرد دفن کئے گئے اور ڈھائی ہزار نہر عتیق کے پیچھے مشرق کے سامنے دفن کئے گئے اور جو لیلۃ الہریر سے پہلے شہید ہوئے تھے۔ انھیں مشرق کے مقام پر دفن کیا گیا۔

دشمن کے مقتولوں کا ساز و سامان اور مال جمع کیا گیا تو وہ اس قدر تھا کہ نہ تو اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اس قدر زیادہ مال غنیمت جمع ہو سکا تھا۔

رستم کا سامان

حضرت سعد نے ہلال کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا "تمھارا دشمن (رستم کی لاش) کہاں ہے؟" انھوں نے کہا "میں نے خچروں کے نیچے انھیں پھینک دیا تھا" آپ نے فرمایا۔ جاؤ اسے لے کر آؤ۔ وہ اس کی لاش کو لے کر آئے۔ آپ نے فرمایا "تم اس کا ساز و سامان جس قدر چاہو لے لو۔" انھوں نے اس کے جسم کا پورا لباس اور ساز و سامان لے لیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت قعقاع اور شرحبیل واپس آئے تو آپ نے فرمایا۔

"تم میں ایک اس طرف (تعاقب کے لئے) روانہ ہو جائے اور دوسرا دوسری طرف نکلے۔ لہٰذا ایک سردار بلند علاقے کی طرف گئے اور دوسرے نچلے علاقے کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ دونوں خزارہ تک قادسیہ سے پہنچ گئے۔

جالینوس کا قتل

حضرت زہرہ بن الحویہ بھی ان کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور وہ پل تک پہنچ گئے تھے انھوں نے پل کو توڑ دیا تھا تاکہ ان کا تعاقب نہ کیا جا سکے۔ تاہم حضرت زہرہ نے کہا "اے بکیر! آگے بڑھو" چنانچہ وہ پانی میں گھس گئے اور حضرت زہرہ بھی گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں گھس گئے۔ اس کے بعد تین سو سواروں نے بھی ان کی پیروی کی۔ اس کے بعد حضرت زہرہ نے ہدایت کی کہ باقی لوگ پل کی طرف سے آئیں آخر کار مسلمانوں نے ایرانی لشکر کو پکڑ لیا۔ جالینوس (سردار) ان کے آخر میں ان کی حفاظت کے لئے تھا۔ حضرت زہرہ نے اس پر حملہ کیا اور آخر کار تلواروں کے دو وار کے بعد حضرت زہرہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سازو سامان لے لیا۔ بعد ازاں خزارہ سے لے کر بیلیخین اور نجف تک دشمن کا صفایا کر دیا گیا۔ شام کے وقت وہ لوٹ گئے اور رات انھوں نے قادسیہ میں گذاری

جنگ کا اختتام

شقیق بیان کرتے ہیں "ہم دن کے آغاز میں قادسیہ سے روانہ ہوئے تھے جب ہم واپس آئے تو ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ مؤذن شہید ہو گیا تھا تو مسلمان اذان دینے پر جھگڑنے لگے یہاں تک کہ قریب تھا کہ تلواریں چلنے لگ جائیں اس لئے حضرت سعد نے قرعہ اندازی کرائی۔ اس کے بعد دن کے باقی حصے اور رات وہیں رہے یہاں تک کہ حضرت زہرہ واپس آ گئے۔ دوسرے صبح کے وقت مسلمانوں کا پورا لشکر یکجا موجود تھا اور کسی لشکر کے واپس آنے کا انتظار نہیں ہو رہا تھا لہٰذا حضرت سعد نے فتح کا حال، شہداء کی تعداد اور ان کے نام نیز دشمن کے مقتولوں کی تعداد لکھوا کر یہ خط حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام سعد بن نخیلہ البزری کے ہاتھ بھجوایا۔

رستم کے سامان کی قیمت

رفیل بیان کرتے ہیں "مجھے حضرت سعد نے بلایا اور مجھے اس کام پر مقرر کیا کہ میں مقتولوں کو دیکھوں اور ان کے سرداروں کے نام انھیں بتاؤں لہٰذا میں آیا اور ان کے نام بتائے۔ میں نے رستم کی لاش کسی جگہ نہیں دیکھی تھی۔ لہٰذا آپ نے قبیلہ تیم کے ایک شخص کو جس کا نام ہلال تھا بلوایا اور اس سے فرمایا "کیا تم نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ تم نے رستم کو قتل کیا تھا؟" اس نے کہا کیوں نہیں (میں نے ہی اسے قتل کیا تھا) آپ نے فرمایا "پھر تم نے اس کی لاش کے ساتھ کیا کیا؟" وہ بولا "میں نے اسے چیروں کے پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے ڈال دیا تھا۔ آپ نے فرمایا "تم نے اسے کیسے قتل کیا تھا" اس پر اس نے تمام واقعہ سنایا۔ یہاں تک کہ اس نے کہا "میں نے اس کی پیشانی اور ناک پر تلوار ماری تھی" اس کے بعد ہم اس کی لاش لائے اور آپ نے اس کا ساز و سامان اس کے قاتل کو دے دیا۔ رستم جب پانی میں گھسا تھا تو اس نے بہت سی چیزیں اتار دی تھیں، اور ہلکا ہو گیا تھا۔ تاہم اس کا (موجودہ) ساز و سامان بھی ستر ہزار میں فروخت ہوا۔ اس کا تاج اگر مل جاتا تو اس کی قیمت ایک لاکھ تھی۔

کچھ لوگ حضرت سعد کے پاس آئے اور انھوں نے کہا "اے امیر! ہم نے آپ کے محل کے دروازے پر رستم کی لاش دیکھی، اس پر کسی دوسرے کا سر تھا اور شمشیر کی ضرب سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا تھا" اس پر آپ ہنسنے لگے۔

ایرانیوں کا قبول اسلام

محمد، طلحہ اور زیاد روایت کرتے ہیں کہ دلیم اور بعض فوجی چوکیوں کے افسر مسلمانوں کے ساتھ مل گئے تھے اور اسلام لائے بغیر وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرتے رہے۔ انھوں نے اس وقت یہ کہا "ہمارے وہ بھائی جو شروع سے مسلمان ہو گئے تھے، وہ ہم سے زیادہ عقلمند اور بہتر ہیں۔ خدا کی قسم! اہل فارس رستم کے مرنے کے بعد کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، بجز اس صورت کے کہ وہ مسلمان ہو جائیں" لہٰذا وہ بھی مسلمان ہو گئے۔

بچوں کی جنگی خدمات

مسلمانوں کے لشکر میں جو بچے تھے۔ وہ شہیدوں اور زخمیوں کی طرف گئے۔ ان کے ہاتھوں میں پانی کے مشکیزے تھے وہ ہر اس زخمی مسلمان کو پانی پلاتے تھے جس کے اندر کچھ جان باقی تھی اور جو مشرک سسکتا ہوا نظر آتا تھا اسے مار ڈالتے تھے وہ عشاء کے وقت خندق سے اترے تھے۔

دشمن کا صفایا

حضرت زہرہ جالینوس کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ حضرت قعقاع ان کے بھائی اور شرجیل ہر بلندی اور پستی کی طرف جانے والے ایرانی سپاہیوں کے تعاقب میں نکلے۔ انھوں نے ہر گاؤں، ہر جنگل اور نہر کے کنارے جہاں کہیں ان کو پایا، قتل کیا اور نماز ظہر کے وقت واپس آ گئے۔ لوگوں نے اپنے امیر کو فتح کی مبارکباد پیش کی اور انھوں نے بھی ہر قبیلہ کی بہت تعریف اور حمد و ثنا کی۔

جالینوس کا ساز و سامان

سعید بن مرزبان بیان کرتے ہیں کہ حضرت زہرہ نکلے یہاں تک کہ انھوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایرانیوں کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ (سردار) جالینوس کو جا پکڑا وہ بہت عمدہ ساز و سامان کے ساتھ تھا۔ حضرت زہرہ نے اس پر حملہ کر کے اسے مار ڈالا ان کا ساز و سامان خستہ حالت میں تھا تاہم وہ جالینوس کا سامان لے کر حضرت سعد کے پاس پہنچے۔ وہاں جو قیدی حضرت سعد کے پاس موجود تھے انھوں نے اس کے سامان کو پہچان لیا اور تصدیق کی کہ یہ جالینوس کا سامان ہے۔ پھر حضرت سعد نے دریافت کیا "کیا اس کے برخلاف کسی نے تمھاری مدد کی ہے؟" انھوں نے کہا "ہاں" اس کے بعد آپ نے حضرت زہرہ کو اس کا سامان دیدیا۔

ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے جالینوس کے ساز و سامان کو بہت زیادہ خیال کرتے ہوئے اس کے بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا۔ حضرت عمر فاروق نے جواب لکھا "میں نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس کا ساز و سامان اسی کو بخش دیا جائے گا" لہٰذا حضرت سعد نے وہ تمام ساز و سامان انھیں دے دیا انھوں نے اسے ستر ہزار میں فروخت کیا۔

حضرت زہرہ کا کارنامہ

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت زہرہ نے جالینوس کو پکڑ لیا اور دونوں میں مقابلہ ہوا۔ حضرت زہرہ نے تلوار کے ایک وار سے اسے نیچے گرا لیا اور مار ڈالا۔ حضرت زہرہ نے عہد جاہلیت اور عہد اسلام دونوں زمانوں میں بہادری کے کارنامے انجام دیئے تھے۔ اس وقت وہ جوان تھے۔ لہٰذا انھوں نے جالینوس کا لباس و ہتھیار پہن لئے۔ اس کی قیمت کا اندازہ ستر ہزار سے کچھ زیادہ تھا۔ جب وہ حضرت سعد کے پاس آئے تو انھوں نے وہ تمام ساز و سامان انھیں دلا دیا اور فرمایا۔ "تم نے میری اجازت کا انتظار کیوں نہیں کیا" اس کے بعد ان دونوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی سے خط و کتابت کی تو حضرت عمر فاروق اعظم نے حضرت سعد کو یہ خط تحریر فرمایا

زہرہ کو مزید انعام کا حکم

"تم زہرہ جیسے شخص کے ساتھ یہ سلوک کرنا چاہتے ہو حالانکہ اس نے قابل قدر کارنامے انجام دیئے ہیں اور ابھی تک تمھاری جنگ ختم نہیں ہوئی ہے۔ اس طرح تم اس کی ہمت توڑ دو گے اور اس کے دل کو ٹھیس پہنچاؤ گے۔ تم اس کا مال غنیمت اس کو دو اور عطیات کے موقع پر تم اسے اس کے ساتھیوں پر پانچ سو کا مزید انعام دے کر ترجیح دو"

عصمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا۔ "میں تمھیں زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہرہ کو جانتا ہوں۔ زہرہ ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے مال غنیمت میں سے کوئی چیز غائب کرے جس نے تمھارے پاس اس کے خلاف چغل خوری کی ہے، اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ اسے برابدلہ دے۔ میں نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ جو کوئی کسی کو قتل کرے تو وہی اس کے ساز و سامان اور مال غنیمت کا حق دار ہے۔"

.....

حضرت سعدؓ نے وہ مال انھیں دے دیا جسے زہرہ نے ستر ہزار میں فروخت کیا۔

بہادر سپاہیوں کو انعامات

ابراہیم اور عامر روایت کرتے ہیں کہ یوم قادسیہ کے بہادر سپاہیوں کو عطیات کے موقع پر پانچ سو کا مزید انعام دیا گیا تھا۔ ایسے انعام حاصل کرنے والے پچیس اشخاص تھے ان میں حضرت زہرہ، عصمۃ النصبی اور کلج شامل تھے۔ وہ اشخاص جو گذشتہ دنوں میں بھی جنگ کر چکے تھے، انھیں تین تین ہزار دیا گیا انھیں اہل قادسیہ پر ترجیح دی گئی تھی۔

اعتراضات کا جواب

یزید الفقیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ سے کہا گیا "آپ اہل قادسیہ کو بھی ان کے ساتھ شامل کر لیتے" آپ نے جواب دیا "میں ان لوگوں کو کیسے ان میں شامل کر لیتا جب کہ وہ گذشتہ جنگوں میں شریک نہیں ہوئے تھے"۔

حضرت عمرؓ سے یہ بھی کہا گیا "آپ ان لوگوں کو جن کے گھر دور ہوں، ان لوگوں پر جنھوں نے اپنے گھروں کے قریب جنگ کی ہو، ترجیح دیتے"۔ آپ نے فرمایا "میں ان لوگوں پر دوسروں کو کیسے ترجیح دوں جب کہ یہی لوگ دشمنوں کے لیے باعث الم تھے۔ کیا مہاجرین نے انصار کے ساتھ اس قسم کا سلوک کیا۔ حالانکہ وہ اپنے گھروں کے قریب جنگ کرتے رہے"۔

رستم کے قتل کا حال

حضرت شعبی اور سعید بن المرزبان قبیلہ عبس کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب رستم کو اپنی جگہ چھوڑنی پڑی تو وہ ایک خچر پر سوار ہو گیا۔ جب ہلال اس کے قریب آئے تو اس نے ایک تیر نکالا تو اس کے پاؤں میں گر گیا۔ اس کے بعد اس نے کہا "آؤ"۔ جب حضرت ہلال نے اس کا رخ کیا تو وہ خچر کے نیچے گھس گیا۔ جب وہ اس تک نہیں پہنچ سکے تو انھوں نے اس کے مال کو قطع کیا۔ پھر اتر کر اس کی طرف گئے اور اس کا سر پھاڑ دیا۔

دشمن کی بے بسی

شقیق کی روایت ہے "ہم نے یوم قادسیہ میں ایرانیوں پر متحد و منظم ہو کر حملہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ اللہ نے انھیں شکست دی۔ یہ میرا اپنا ذاتی مشاہدہ ہے کہ میں نے ان کے کسی سوار کی طرف اشارہ کیا تو وہ خود بخود پورے طور پر مسلح ہونے کے باوجود میرے پاس آتا اور میں اس کی گردن اڑا دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ اس کا ساز و سامان جو وہ پہنے ہوئے تھا سب پر قبضہ کر لیتا تھا۔

سعید بن المرزبان قبیلہ عبس کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ اہل فارس کی شکست کھانے کے بعد ایسی بری حالت ہو گئی تھی کہ ان سے پہلے کسی قوم کی ایسی بری حالت نہیں ہوئی تھی وہ بری طرح مارے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب کوئی مسلمان شخص کسی کو بلاتا تھا تو وہ فوراً آ کر سامنے کھڑا ہو جاتا تھا اور وہ کسی مزاحمت اور مقابلے کے بغیر اس کی گردن اڑا دیتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اس کا ہتھیار لے کر اسی سے اس کو مار ڈالتا تھا۔ بعض اوقات دو آدمی ہوتے تھے تو انھیں حکم ملتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو مار ڈالیں۔

ایرانیوں کی بری حالت

ابو اسحاق ایک عینی شاہد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مسلمان ابن ربیعہ الباہلی نے دیکھا کہ ایرانیوں کی ایک جماعت نے زمین کھود کر اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے اور وہ اس کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہہ رہے تھے "ہم مر کر یہاں سے ہٹیں گے" انھوں نے ان پر حملہ کیا اور جتنے جھنڈے کے نیچے تھے سب کو مار ڈالا اور ان کے تمام سامان پر قبضہ کر لیا۔

مسلمان کی شہسواری

مسلمان یوم قادسیہ کے شہسوار تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جنھوں نے ایرانیوں کی شکست کے بعد ان کی قائم رہنے والی فوج کا صفایا کیا۔ ان کے ساتھ کے دوسرے افسر عبدالرحمٰن بن ربیعہ ذوالنور تھے۔ انھوں نے بھی ان ایرانی دستوں کا صفایا کیا تھا۔ جو مسلمانوں کے مقابلے کے لئے رہ گئے تھے اور انھیں اپنے سواروں کی مدد سے پیس ڈالا تھا۔

بقایا فوج کا صفایا

حبیب، محمد، طلحہ اور ان کے ساتھی روایت کرتے ہیں کہ شکست کھانے کے بعد ایرانیوں کے تیس سے زیادہ فوجی دستے ثابت قدم تھے جو جنگ کر رہے تھے اور راہ فرار اختیار کرنے میں شرم محسوس کرتے تھے مگر اللہ نے ان کو بھی ہلاک کر دیا۔

ان کے مقابلے کے لئے اسی قدر تعداد میں یعنی تیس سے کچھ زیادہ مسلمان فوجی افسر مقابلے کے لئے گئے۔ چنانچہ سلمان بن ربیعہ ایک فوجی دستے کے مقابلے پر تھے اور عبدالرحمٰن بن ربیعہ ذوالنور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے دستے کا مقابلہ کر رہے تھے اس طرح پر ایرانی دستے کے مقابلے پر ایک مسلمان افسر تھا۔ یہ ایرانی دستے بھی دو قسم کے تھے ان میں سے ایک قسم وہ تھی جو بھاگ گئی اور ایک قسم وہ تھی جو ثابت قدم رہی اور ان کا کام تمام ہوا۔

فوجی افسروں کے نام

ان فوجی دستوں کے افسروں میں سے جو بھاگ گئے تھے چند اشخاص یہ ہیں:-

(۱) ہرمزان جو عطارد کے مقابلے پر تھا۔

(۲) اہوذ یہ حضرت حنظلہ بن الربیع کاتب وحی کے مقابلے پر تھا۔

(۳) زاذ بن بھیش یہ حضرت عاصم بن عمرو کے مقابلے پر تھا۔

(۴) قارن یہ حضرت قعقاع بن عمرو کے مقابلے پر تھا۔

جو ایرانی افسر مارے گئے ان میں سے چند مشہور یہ تھے:

(۱) شہریار ابن کنارا۔ یہ سلمان کے مقابلے پر تھا۔

(۲) ابن البزید۔ یہ عبدالرحمٰن کے مقابلے پر تھا۔

(۳) فرخان اہوازی۔ یہ بسر بن ابی اہم الجہنی کے مقابلے پر تھا۔

(۴) خسرو شنوم عبدانی۔ یہ ابن الہذیل کاہلی کے مقابلے پر تھا۔

اس کے بعد حضرت سعد نے بھاگنے والوں کے تعاقب میں حضرت قعقاع اور شرجیل کو بھیجا۔ حضرت زہرہ بن الحویہ نے جالینوس کا تعاقب کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۵

ابو اسحاق کی روایت

گذشتہ واقعات کا خلاصہ

اب ہم ابن اسحاق کی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ اس طرح بیان کرتا ہے۔ "جب مثنیٰ بن حارثہ نے وفات پائی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے ان کی بیوہ سلمیٰ بنت حفصہ سے نکاح کر لیا یہ واقعہ ۱۴ھ کا ہے۔ اس سال حضرت عمر بن الخطاب (خلیفہ ثانی) نے لوگوں کو حج کرایا۔ اسی سال حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح دمشق میں داخل ہوئے اور انھوں نے موسم سرما وہاں گذارا۔ ہرقل رومیوں کے ساتھ روانہ ہو کر انطاکیہ میں فروکش ہوا۔ ان کے ساتھ عرب کے مندرجہ ذیل قبائل تھے لخم۔ جذام۔ لقین۔ بلی۔ عاملہ۔ قضاعہ اور غسان کے قبائل میں سے اس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے اور اسی قدر ارمینیہ کے باشندے اس کے ساتھ تھے۔ وہ خود وہاں مقیم ہو گیا اور اپنے خواجہ سرا کو جنگ کے لئے روانہ کیا اس کے ساتھ ایک لاکھ جنگجو سپاہی تھے اور اہل ارمینیہ میں سے بارہ ہزار سپاہی تھے جن کی قیادت حبحب کر رہا تھا اور عربوں میں سے غسان اور قضاعہ کے قبائل میں سے بارہ ہزار سپاہی تھے جن کی قیادت جبلہ بن ایہم غسانی کر رہا تھا۔ باقی لوگ رومی تھے ان پر صقلہ جو ہرقل کا خواجہ سرا تھا، قیادت کر رہا تھا۔

خواتین کے کارنامے

ان کے مقابلے کے لئے چوبیس ہزار مسلمان نکلے جن کے سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح تھے۔ یہ لوگ یرموک کے قیام پر ماہ رجب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵ھ میں صف آرا ہوئے۔ ان لوگوں نے بہت سخت جنگ کی یہاں تک کہ وہ مسلمانوں کے لشکر میں گھس آئے اور قریش کی خواتین کو بھی تلواروں سے جنگ کرنی پڑی کیونکہ دشمن ان کے لشکر میں گھس آیا تھا۔ ان خواتین نے عموماً اور ام حکیم بنت حارث بن ہشام نے خصوصاً بہت سے بہادرانہ کارنامے انجام دیئے یہاں تک کہ وہ مردوں سے سبقت لے گئیں۔

بعض قبائل کی غداری جب مسلمان روم سے مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے تھے، تو اس وقت لخم اور جذام کے قبیلوں کے افراد بھی مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے مگر جب انھوں نے گھمسان کی جنگ دیکھی تو وہ بھاگ گئے اور قریب کے دیہاتوں میں جا کر پناہ لی اور مسلمانوں کو ذلیل و رسوا کیا۔

حضرت ابن الزبیر کی روایت حضرت عبداللہ بن الزبیر فرماتے ہیں" میں جنگ یرموک میں اپنے والد زبیر کے ساتھ تھا جب مسلمان جنگ کے لئے صف آرا ہوئے تو حضرت زبیر نے اپنی زرہ بکتر پہنی پھر اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے اس کے بعد اپنے دو متعلقین سے فرمایا تم عبداللہ بن الزبیر کو اپنے ساتھ رکھو کیونکہ وہ چھوٹا بچہ ہے" اس کے بعد وہ فوج کے ساتھ چلے گئے۔ جب مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ ہو رہی تھی تو میں نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک ٹیلے پر کھڑے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ نہیں کر رہے ہیں۔ میں حضرت زبیر کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جسے وہ اپنے خیمے میں چھوڑ گئے تھے، ان لوگوں کے پاس گیا اور ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا تاکہ میں دیکھوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ابو سفیان بن حرب بھی فتح مکہ کے مہاجرین میں سے ان بوڑھے قریشی اشخاص کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ جو جنگ نہیں کر رہے تھے۔ جب انھوں نے مجھے دیکھا تو مجھے نو عمر لڑکا سمجھا اور میری موجودگی کو کوئی اہمیت نہیں دی۔

مسلمانوں کے نقصان پر خوشی جب رومیوں کا پلہ بھاری ہوتا تھا اور مسلمانوں کو نقصان پہنچتا تھا تو وہ کہتے تھے "شاباش! بنو الاصفر (رومی) اور جب مسلمانوں کا پلہ بھاری ہوتا تھا اور رومیوں کو شکست ہوتی تھی تو وہ کہتے تھے "رومیوں پر افسوس ہو" میں ان کی ان تمام باتوں پر تعجب کر رہا تھا جب اللہ تعالیٰ نے رومیوں کو شکست دی اور حضرت زبیر واپس آ گئے تو میں نے ان کا واقعہ بیان کیا تو وہ ہنسنے لگے اور کہنے لگے

"وہ ابھی تک دل میں کینہ رکھے ہوئے ہیں اگر رومی ہم پر غالب آ جاتے تو ان کو کیا فائدہ پہنچتا۔ ہم رومیوں سے ان کے لئے بہتر ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگیوں کی شکست

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی فتح و نصرت عطا کی تو رومیوں کو شکست ہوئی اور ہرقل کی ان تمام فوجوں کو بھی شکست ہوئی جو اس کے ساتھ تھیں، اور اہل روم، ارمینیہ اور ان کے حامی عربوں میں ستر ہزار افراد کام آئے۔ اللہ نے صقلار اور باہان کو بھی قتل کرایا۔ باہان جب ہرقل کے پاس پہنچا تو اس نے صقلار کے پاس اسے بھی بھیج دیا تھا۔ جب رومی بھاگ گئے تو حضرت ابو عبیدہ نے عیاض بن غنم کو ان کے تعاقب میں بھیجا وہ بہت دور تک گئے یہاں تک کہ وہ ملطیہ تک پہنچ گئے وہاں کے لوگوں نے جزیہ دینے کے معاہدے پر ان سے صلح کر لی۔ پھر وہ لوٹ آئے۔ جب ہرقل کو صلح کی خبر سنی تو اس نے جنگجو سپاہیوں کو گرفتار کر کے اپنے پاس رکھا اور ملطیہ کو نذر آتش کرنے کا حکم دیا۔

مسلم شہداء

جنگ یرموک میں مسلمانوں کے نامور سرداروں میں سے مندرجہ ذیل شہید ہوئے: بنو امیہ میں سے عمرو بن سعید بن العاص اور ابان بن سعید بن العاص شہید ہوئے بنو مخزوم میں سے عبداللہ بن سفیان بن عبداللہ شہید ہوئے اور بنو سہم میں سے سعید بن الحارث بن قیس شہید ہوئے۔

جنگ قادسیہ

محمد ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ ۱۵ھ کے آخر میں اللہ نے رستم کو عراق میں قتل کرایا۔ جب اہل یرموک جنگ سے فارغ ہوئے تو وہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے اس کی ابتداء یوں ہوئی کہ جب موسم سرما ختم ہوا تو حضرت سعد قادسیہ کے ارادے سے شراف سے روانہ ہوئے رستم کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ بذات خود جنگ کے لئے روانہ ہوا۔ حضرت سعد نے جب یہ بات سنی تو وہ وہیں ٹھہر گئے اور حضرت عمر کو خط لکھ کر ان سے امداد طلب کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ سے امدادی فوج حضرت مغیرہ بن شعبہ کے زیر قیادت چار ہزار کی تعداد میں بھیجی اور قیس بن مکشوح المرادی کے زیر سرکردگی سات سو سپاہی بھیجے۔ چنانچہ وہ یرموک سے وہاں پہنچے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو عبیدہ کو تحریر کیا کہ وہ اپنی طرف سے حضرت سعد بن ابی وقاص امیر العراق کی مدد کے لئے ایک ہزار سپاہی بھیجیں۔ حضرت ابو عبیدہ نے تعمیل حکم کی اور عیاض بن غنم الفہری کی زیر سرکردگی حضرت عمرؓ نے ۱۵ھ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا۔

نعمان بن قبیصہ کا قتل

کسریٰ (شاہ ایران) نے قصر بنی مقاتل میں ایک چھاؤنی قائم کر رکھی تھی وہاں کی فوج کا سردار نعمان بن قبیصہ الطائی تھا وہ قبیصہ بن ایاس بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمراء الضاقی کا چچازاد بھائی تھا جو حیرہ کا حاکم تھا۔ جب وہ بیٹھا ہوا تھا تو اس نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا نام سنا تو اس نے عبداللہ بن سنان الاسدی سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا "وہ قریش کے ایک شخص ہیں" اس پر وہ بولا "اگر وہ قریش ہے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے میں اس سے ضرور جنگ کروں گا کیونکہ قریش غالب افراد کے غلام ہو جاتے ہیں"۔ اس بات پر عبداللہ بن سنان کو بہت غصہ آیا تاہم اس نے صبر و مہلت سے کام لیا۔ جب وہ سویا تھا تو عبداللہ اس کے پاس آیا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان نیزے مار مار کر اسے قتل کر دیا اس کے بعد وہ حضرت سعد کے پاس آکر مسلمان ہو گیا۔

جنگ کی تیاری

جب حضرت مغیرہ بن شعبہ اور قیس بن مکشوح اپنے ساتھیوں کو لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچ گئے تو وہ رستم کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے یہاں تک کہ عذیب کے قریب ایک گاؤں قادس میں فروکش ہوئے۔ تمام لشکر نے بھی وہیں قیام کیا۔ حضرت سعد قصر عذیب میں ٹھہرے۔ رستم ساٹھ ہزار کی ایرانی فوج کے ساتھ جیسا کہ ہمیں اس کے دفتر کے اعداد و شمار سے پتہ چلا ہے، آیا، نوکر چاکر اور غلام اس کے علاوہ تھے۔ وہ قادسیہ میں فروکش ہوا۔ اس کے اور مسلمانوں کے درمیان عتیق حائل تھا جو قادسیہ کا پل تھا۔

حضرت سعد اپنے گھر میں مقیم تھے۔ ان کے بدن میں بہت سخت پھوڑے نکل آئے تھے۔ ابو محجن بن حبیب الثقفی بھی ان کے محل میں مقید تھا۔ آپ نے اسے شراب پینے کے جرم میں قید کر رکھا تھا۔

قاصد سے گفتگو

جب رستم وہاں آپہنچا تو اس نے مسلمانوں کے پاس پیغام بھیجا "میرے پاس ایک حوصلہ مند شخص بھیجو جس سے میں گفتگو کر سکوں" مسلمانوں نے اس کی طرف حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا۔ وہ چادر اوڑھے ہوئے عجیب ہیئت میں اس کے پاس پہنچے وہ (رستم) عراق کی سمت پرانے پل کے پیچھے تھا اور مسلمان حجاز کی سمت دوسری طرف تھے وہ حصہ قادسیہ اور عذیب کے درمیان تھا۔ رستم نے ان کے سامنے یوں تقریر کی

"اے اہل عرب! تم بہت مصیبت زدہ اور بدنصیب تھے۔ تم ہمارے پاس تاجر اور مزدور کی حیثیت سے یا وفد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ ہمارا کھانا کھاتے تھے اور ہمارا پانی پیتے تھے اور ہمارے درختوں کے سایوں میں بیٹھتے تھے ہمارے ہاں سے جانے کے بعد تم نے اپنے ساتھیوں کو دعوت دی اور انھیں لے کر ہمارے پاس آگئے۔ تمھاری مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ ایک شخص کا انگور کا باغ تھا وہاں اس نے ایک لومڑی دیکھی اس نے پوچھا "کیا ایک لومڑی ہے" تو لومڑی جا کر دوسری لومڑیوں کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلالائی جب وہ سب اس باغ میں اکٹھی ہوگئیں تو باغ کا مالک آیا اس نے وہ سوراخ (بل) بند کر دیا جہاں سے وہ لومڑیاں آئی تھیں پھر ان سب کو قتل کر دیا۔

اے اہل عرب! میں جانتا ہوں کہ فقر و فاقہ نے تمھیں آنے پر آمادہ کیا ہے۔ تم اس سال یہاں سے لوٹ جاؤ کیونکہ تمھاری آمدنی ہیں اپنے شہروں کی تعمیر اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے روک دیا ہے۔ ہم تمھاری سواریوں کو گیہوں اور کھجوروں سے بھر دیں گے اور ہم تمھیں پہننے کے لیے لباس مہیا کرنے کا حکم بھی دیں گے۔ لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ اللہ تمھیں محفوظ رکھے۔"

حضرت مغیرہ کا جواب حضرت مغیرہ بن شعبہ نے (جواب میں) فرمایا "آپ ہمارے فقر و فاقے کا ذکر نہ کریں۔ ہم ایسی حالت میں تھے بلکہ اس سے بھی بدتر حالت میں تھے۔ ہم میں سب سے زیادہ خوش حال وہ ہوتا تھا جو اپنے چچا اور بھائی کو قتل کر کے اس پر قبضہ کر لیتا تھا اور اس کا مال کھا جاتا تھا۔ ہم مردار، خون اور ہڈیاں کھاتے تھے اور ہم اسی حالت میں رہے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک پیغمبر بھیجا ان پر کتاب نازل کی۔ انھوں نے ہمیں اللہ کی طرف آنے اور اس کی نازل کردہ کتاب کے احکام ماننے کی دعوت دی۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے ان کی تصدیق کی اور بعض نے انھیں جھٹلایا لہٰذا ان کے ماننے والوں نے ان کے جھٹلانے والوں سے جنگ کی یہاں تک کہ ہم سب ان کے دین اسلام میں داخل ہو گئے۔ اکثر صدق دل سے ایمان لائے تھے اور کچھ زبردستی مسلمان ہوئے تھے۔ آخر کار ہم سب کو یہ معلوم ہوا کہ وہ درحقیقت سچے ہیں اور وہ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

جہاد کا حکم انھوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے مخالفوں سے جنگ کریں۔ انھوں نے ہمیں یہ بھی سمجھایا کہ "جو دین کی حفاظت میں شہید ہو جائے، اس کے لئے جنت ہے اور جو (اس جنگ کے بعد) زندہ رہے گا، وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور فتح مند ہو گا۔"

اسلام یا جزیہ لہٰذا ہم تمھیں دعوت دیتے ہیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور دائرۂ اسلام میں آ جاؤ" اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا ملک آپ کے پاس رہے گا اس ملک میں وہی داخل ہو سکے گا جسے آپ چاہیں گے۔ آپ کو زکوٰۃ اور خمس (پیداوار کا پانچواں حصہ) ادا کرنا ہو گا۔

اگر آپ (مسلمان ہونے سے) انکار کرتے ہیں تو جزیہ ادا کریں اگر (جزیہ ادا کرنے کے) منکر ہیں تو ہم آپ سے جنگ کریں گے تا آنکہ اللہ ہمارے اور تمھارے درمیان کوئی فیصلہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رستم کی دھمکی

رستم نے ان سے کہا "میرے خواب و خیال میں بھی یہ نہیں تھا کہ مجھے اپنی زندگی ہی میں تمہاری یہ باتیں سننی ہوں گی۔ بہرحال کل شام نہیں آئے گی کہ میں اس سے پہلے تم سے فارغ ہو جاؤں گا اور تم سب کو قتل کرا دوں گا"

پھر اس نے حکم دیا کہ عتیق کا پل درست کرایا جائے چنانچہ رات بھر مٹی اور لکڑی کی شاخوں وغیرہ سے پل تیار ہوتا رہا اور صبح تک وہاں چلنے کا راستہ بن گیا۔

صف آرائی

مسلمان بھی صف آرا ہو گئے۔ حضرت سعد نے خالد بن عرفطہ کو مسلمانوں کا عام سپہ سالار بنایا جو بنو امیہ کے حلیف تھے۔ میمنہ (دائیں بازو) پر جریر بن عبداللہ البجلی کو مقرر کیا۔ میسرہ (بائیں بازو کی فوج) پر قیس بن مکشوح مرادی افسر مقرر ہوئے۔

اس کے بعد رستم نے لشکر کشی کی اور مسلمان بھی مقابلے کے لئے تیار ہوئے مگر ان کے پاس کافی سامانِ جنگ نہیں تھا ان کے پاس اپنی حفاظت کے لئے نہ لوہے کے خود تھے اور نہ عمدہ ڈھالیں تھیں چمڑے اور کھالوں سے وہ ڈھال کا کام لیتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایرانیوں کے پاس لوہے کے زرہ بکتر خود اور ڈھالیں تھیں۔ اس کے باوجود گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

حضرت سلمیٰ کا واقعہ

حضرت سعد محل میں بیٹھ کر جنگ کی نگرانی کر رہے تھے ان کے پاس ان کی بیوی سلمیٰ بنت حفصہ بھی (بیٹھی ہوئی) تھیں اس کے پیشتر وہ حضرت مثنیٰ بن حارثہ کے نکاح میں تھیں۔ جب گھوڑے دوڑے اور سواروں میں سخت جنگ شروع ہوئی تو وہ ڈر گئیں اور کہنے لگیں "ہائے مثنیٰ نہ ہوئے۔ مجھے مثنیٰ جیسا آج کوئی نظر نہیں آ رہا ہے"۔ حضرت سعد کو اس پر غیرت اور شرم محسوس ہوئی تو انھوں نے ان کے منہ پر ایک تھپڑ مارا اس پر وہ کہنے لگیں "کیا آپ حسد اور بزدلی کی وجہ سے (یہ محسوس کر رہے ہیں؟)

ابو محجن کے اشعار

جب ابو محجن گھوڑ سواروں کے سخت حملے دیکھے جن کا مظاہرہ وہ قصر عتیبہ سے کر رہا تھا تو اس موقع پر اس نے یہ اشعار کہے (ان کا ترجمہ یہ ہے)

(۱) "یہ غم کیا کم ہے کہ گھوڑے نیزوں کے ساتھ دوڑ رہے ہوں اور میں زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوں۔

(۲) جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں، مجھے روک لیتی ہیں۔ حالانکہ میرے سامنے گرنے اور مرنے والے پکارنے والے کی پکار کا جواب نہیں دیتے ہیں۔

(۳) میں بہت مال دار تھا اور میرے بہت بھائی تھے مگر اب انھوں نے مجھے اس حالت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنہا چھوڑ دیا ہے کہ میرا کوئی بھائی نہیں رہا۔"

عارضی رہائی بعد ازاں اس نے حضرت سعد کی ام ولد (لونڈی) زبراء سے گفتگو کی جن کے پاس وہ مقید تھا۔ اس وقت حضرت سعد قلعہ کی چوٹی پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کی جنگ کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ بولا "اے زبراء! آپ مجھے آزاد کر دیں میں آپ کے سامنے اللہ سے یہ پختہ عہد کرتا ہوں کہ اگر میں مقتول نہیں ہوا تو آپ کے پاس لوٹ کر آؤں گا تاکہ آپ میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔" اس پر انھوں نے اس کو چھوڑ دیا اور حضرت سعد کے گھوڑے بلقاء پر اسے سوار کرا دیا اور اسے راستے پر چھوڑ دیا۔

ابو محجن کے حملے ابو محجن دشمن پر سخت حملے کرنے لگا۔ حضرت سعد انھیں دیکھ رہے تھے وہ اپنے گھوڑے کی پہچان بھی کر رہے تھے اور اس کے منکر بھی تھے۔ جب لوگ جنگ سے فارغ ہوئے اور اللہ نے ایرانی لشکر کو شکست دی تو ابو محجن زبراء کے پاس پہنچے اور خود بخود اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں۔

جب حضرت سعد قلعہ کی چوٹی سے اترے تو انھوں نے اپنے گھوڑے کو پسینے میں نہایا ہوا دیکھا اس سے وہ سمجھ گئے کہ اس گھوڑے پر سواری کی گئی ہے۔ لہٰذا انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔

محمد بن اسحاق ہدایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن معدیکرب مسلمانوں کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے۔

دشمن کی بے بسی حضرت اسود نخعی بیان کرتے ہیں "میں قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا تھا میں نے اپنے قبیلہ نخع کے ایک نوعمر لڑکے کو دیکھا کہ وہ "فرزندان احرار" (ایرانی) کے ساٹھ یا اسّی آدمیوں کو ہنکائے لیے جا رہا ہے۔ اس وقت میں نے کہا "اللہ نے "فرزندان احرار" کو ذلیل و خوار کر دیا ہے۔"

ہاتھی اور تیر اندازی قیس بن ابو حازم البجلی جو مسلمانوں کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے فرماتے ہیں "ہمارے ساتھ جنگ قادسیہ میں قبیلہ ثقیف کا ایک شخص تھا جو مرتد ہو کر ایرانیوں کے ساتھ مل گیا تھا۔ اس نے انھیں اطلاع دی کہ مسلمانوں کا زور اور بہادری اس جانب ہے جہاں قبیلہ بجیلہ ہے۔ ہم اس وقت اسلامی لشکر کا چوتھائی حصہ تھے۔ لہٰذا ایرانیوں نے ہماری طرف مُتوّلہ ہاتھی بھیجے اور باقی لشکر کی طرف صرف دو ہاتھی تھے۔ انھوں نے ہمارے گھوڑوں کے پاؤں نیچے لوہے کے کانٹے بچھا دیتے تھے اور وہ ہم پر تیروں کی بارش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سوار ہے تھے انھوں نے گھوڑوں کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ سکیں۔ حضرت عمرو بن معدیکرب ہمارے پاس سے گذرے تو کہنے لگے "اے مہاجرین کی جماعت! تم شیر بنے رہو کیونکہ شیر بے نیازی کی شان میں ہوتا ہے" اس وقت ان کے سوار ایسے تیر چلا رہے تھے کہ ان کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا۔ لہٰذا ہم نے ان سے کہا "اے ابوثور! اس ایرانی سے احتیاط کرو کیونکہ اس کا تیر خطا نہیں جا رہا ہے۔" یہ سن کر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایرانی نے ان پر تیر چلایا جو اس کی کمان پر جا کر لگا اس کے بعد حضرت عمرو بن معدیکرب نے اس پر حملہ کیا اور اس کے گلے سے پٹ کرا سے ذبح کر ڈالا۔ اس کے بعد اس کے سونے کے دو کنگن، سونے کا پٹکا اور ریشم کے لباس کو چھین لیا۔

رستم کا قتل اللہ نے رستم کو بھی قتل کرایا اور اس کا لشکر اور ان کی چیزیں مسلمانوں کو مال غنیمت میں ملیں۔ مسلمان چھ یا سات ہزار تھے۔ جس نے رستم کو قتل کیا اس کا نام ہلال بن علقمہ العبسی تھا۔ ہلال نے جب رستم کو دیکھا تو وہ اس کی طرف بڑھے اس پر رستم نے تیر چلایا جو ان کے پاؤں پر لگا اس پر وہ اس کا پیچھا کرتے رہے۔ رستم فارسی زبان میں کہہ رہا تھا "بیا" (آؤ) پھر ہلال بن علقمہ نے حملہ کر کے تلوار ماری اور اسے قتل کر دیا۔ بعد ازاں اس کا سر کاٹ کر اسے لٹکا دیا۔ اس کے بعد ایرانی بھاگ گئے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے انھیں قتل کرتے رہے۔

جب ایرانی خرارہ کے مقام پر پہنچے تو وہاں وہ اترے، کھانا کھایا اور شراب پی۔ پھر جب وہ روانہ ہوئے تو وہ اپنی تیر اندازی پر تعجب کر رہے تھے کہ وہ عربوں کے لئے کارگر ثابت نہیں ہوگی۔

جالینوس کا قتل جب جالینوس نکلا تو اس پر حملہ کیا گیا وہ تیر اندازی کرتا رہا آخر کار مسلمانوں کے شہسوار وہاں پہنچ گئے اور زہرہ بن حویہ التمیمی نے اسے (جالینوس کو) قتل کر دیا اس کے بعد ایرانی شکست کھا کر دیر قرہ اور اس کے پیچھے کی طرف بھاگ گئے۔

امدادی فوج حضرت سعد بھی مسلمانوں کو لے کر دیر قرہ پہنچ گئے کیونکہ وہاں ایرانی موجود تھے جب مسلمانوں کی فوج دیر قرہ پہنچی تو اس مقام پر حضرت عیاض بن غنم کی امدادی فوج بھی آ کر شامل ہو گئی یہ فوج ایک ہزار تھی لہٰذا حضرت سعد نے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جنگ قادسیہ کے مال غنیمت میں سے ان کے لئے حصہ مقرر کیا۔

حضرت سعد پر اعتراضات

حضرت سعد اس وقت بھی اپنے پھوڑوں کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ اس موقع پر حضرت جریر بن عبداللہ نے یہ شعر کہا (ترجمہ یہ ہے)

(۱) میں جریر ہوں اور میری کنیت ابوعمر ہے۔ اللہ نے (ہماری) مدد اور نصرت فرمائی حالانکہ (حضرت) سعد محل میں (بیٹھے ہوئے) تھے۔

کسی دوسرے مسلمان نے یہ اشعار کہے (ان کا ترجمہ یہ ہے)

(۱) ہم جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے اپنی نصرت نازل فرمائی اور حضرت سعد قادسیہ کے دروازے پر مقیم تھے۔

(۲) ہم ایسی حالت میں (جنگ سے) واپس آئے جب کہ بہت سی عورتیں بیوہ ہو گئی تھیں۔ مگر (حضرت) سعد کی خواتین میں سے کوئی بھی بیوہ نہ تھی۔

جب حضرت سعد کو ان باتوں کا علم ہوا تو وہ باہر نکل کر آئے اور مسلمانوں کے سامنے اپنی معذرت پیش کی اور اپنی رانوں اور پشت کے زخم ان کو دکھائے، اس وقت مسلمانوں نے ان کو معذور خیال کیا۔ حقیقت میں حضرت سعد بزدل نہیں تھے۔

دشمن کا تعاقب

بعد ازاں ایرانی دیرقرہ سے بھی بھاگ کر مدائن کی طرف روانہ ہوئے وہ نہاوند کی طرف جانے کا قصد کر رہے تھے۔ انھوں نے اپنے ساتھ سیم و زر، ریشم و حریر، ہتھیار، بادشاہ (کسریٰ) اور اس کی بیٹیوں کی پوشاکیں لیں اور ان کے علاوہ اور چیزیں وہ چھوڑ گئے تھے۔ حضرت سعد نے ان کے تعاقب میں مسلمانوں کو بھیجا چنانچہ خالد بن عرفطہ حلیف بنو امیہ کو سپہ سالار بنایا گیا اور ان کے ساتھ عیاض بن غنم اور ان کی فوج کو بھیجا گیا۔ ہراول دستے پر ہاشم بن عتبہ ابن ابی وقاص تھے۔ میمنہ پر جریر بن عبداللہ بجلی اور میسرہ پر زہرہ بن حویہ تمیمی تھے۔

مزید پیش قدمی

درد و تکلیف کی وجہ سے حضرت سعد پیچھے رہ گئے تھے۔ جب درد میں افاقہ ہوا تو حضرت سعد بھی اپنے ساتھ کے مسلمانوں کو لے کر روانہ ہوئے اور دریائے دجلہ کے قریب بھرسیر کے مقام پر اپنے لشکر کو جا پکڑا جب دریائے دجلہ پر سامان اور لشکر پہنچا تو انھوں نے راستہ تلاش کیا مگر انھیں کوئی راستہ نہیں ملا۔ تا آنکہ حضرت سعد کے پاس مدائن کا ایک زمیندار آیا۔ اس نے کہا "میں آپ کو ایسا راستہ بتاؤں گا جس کے ذریعے آپ انھیں تیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاگنے سے پہلے پکڑ لیں گے۔" چنانچہ وہ مسلمانوں کو قطربل کے ایسے آبی راستے کی طرف لایا اور سب سے پہلے ہاشم بن عتبہ اپنے پیادہ سپاہیوں کے ساتھ اس کے اندر گھسے جب وہ عبور کر گئے تو سواروں کے دستے بھی ان کے پیچھے گئے پھر حضرت خالد بن عرفطہ اور عیاض بن غنم نے اپنے سواروں کے ساتھ اس کو عبور کیا۔ بعد ازاں عام سپاہی چلے اور دریا کو عبور کر گئے۔ وہاں سے چلتے چلتے جب وہ ساباط کے ایک تاریک جنگل میں پہنچے تو مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ وہاں دشمن کمین میں چھپا ہوا نہ ہو۔

جنگ جلولاء

اس کی وجہ سے لوگ متردد ہوئے اور ڈرنے لگے لہٰذا سب سے پہلے ہاشم بن عتبہ اپنے لشکر کو لے کر وہاں پہنچے جب انھوں نے اس کو بھی عبور کر لیا تو لوگوں کو اپنی تلوار دکھائی۔ اس سے لوگوں کو یقین ہوا کہ وہاں کوئی خطرناک چیز نہیں ہے۔ لہٰذا خالد بن عرفطہ آگے بڑھے پھر حضرت سعد اپنے سپاہیوں کو لے کر آئے یہاں تک کہ مسلمان جلولاء کے مقام پر پہنچ گئے وہاں ایرانیوں کا ایک لشکر جمع تھا جن کی وجہ سے جنگ جلولاء ہوئی۔ اللہ نے وہاں بھی ایرانیوں کو شکست دی اور وہاں مسلمانوں کو جنگ قادسیہ سے بہتر مال غنیمت حاصل ہوا اور وہاں کسریٰ (شاہ ایران) کی ایک بیٹی یا پوتی بھی گرفتار ہوئی جس کا نام منجانہ تھا۔

توقف کا حکم

بعد ازاں حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فتوحات کا حال لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھ بھیجا "تم اب توقف کرو اور اس سے آگے مت جاؤ۔" حضرت سعد بن ابی وقاص نے لکھ کر بھیجا

"یہ تو راستہ سے اصل ملک ہمارے آگے ہے" اس پر حضرت عمر نے لکھا "تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور ایرانیوں کا تعاقب نہ کرو بلکہ مسلمانوں کے لیے ایک چھاؤنی اور جہاد کا ایسا مقام تعمیر کراؤ جس کے راستے میں میری طرف سمندر حائل نہ ہو۔"

نئے مرکز کی تلاش

حضرت سعد مسلمانوں کو لے کر انبار میں مقیم ہوئے وہاں مسلمانوں کو بخار آنے لگا اور یہ مقام انھیں موافق نہیں آیا۔ لہٰذا حضرت سعد بن ابی وقاص نے اس کی اطلاع حضرت عمر فاروق کو لکھ کر بھیجی تو اس کے جواب میں انھوں نے یہ لکھ کر بھیجا

"اہل عرب کے لیے بھی وہی مقام مناسب ہوگا جو اونٹ بکریوں کے لیے مناسب ہوتا ہے یعنی کوئی مناسب چراگاہ ہو لہٰذا سمندر کے قریب کوئی جنگل تلاش کرو اور وہاں مسلمانوں کے لیے نئی بستی تعمیر کرو۔" چنانچہ حسب ہدایت حضرت سعد آگے بڑھے اور کوفہ عمر بن سعد میں پہنچے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام بھی مسلمانوں کے موافق نہیں آیا وہاں مکھیاں بہت تھیں اور بخاروں کا زور تھا۔ لہٰذا حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایک انصاری کو جس کا نام حارث بن سلمہ اور بقول بعض عثمان بن حنیف تھا، مناسب مقام کی تلاش میں بھیجا۔ انھوں نے وہ مقام پسند کیا جہاں آج کل کوفہ ہے حضرت سعد مسلمان بیبیوں کو لے کر وہاں فروکش ہوئے وہاں مسجد بنوائی اور وہیں لوگوں کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کرائے۔

شام کی فتوحات

اس سال حضرت عمر بن الخطاب شام کی طرف روانہ ہوئے اور جابیہ کے مقام پر اترے اور ان کے ہاتھوں پر بیت المقدس کا شہر بلیار فتح ہوا اور اسی سال حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے حنظلہ بن طفیل سلمی کو حمص بھیجا ان کے ہاتھوں اللہ نے حمص کو فتح کرایا۔ اسی سال حضرت سعد بن ابی وقاص نے کندہ کے ایک شخص کو جس کا نام شرجیل بن السمط تھا، مدائن کا حاکم بنایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۶

اہل سواد کا حال

قبیصہ بن جابر روایت کرتے ہیں "ہم میں سے ایک شخص نے جنگ قادسیہ کی فتح کے بعد یہ شعر کہا (ترجمہ)

(۱) ہم جنگ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے اپنی مدد اور نصرت نازل کی حالانکہ (حضرت) سعد قادسیہ کے دروازے پر بیٹھے رہے۔

(۲) جب ہم (جنگ سے) واپس آئے تو ہماری بہت سی خواتین بیوہ ہو گئی تھیں۔ مگر سعد کی خواتین میں سے کوئی بھی بیوہ نہیں ہوئی۔

حضرت سعد کی بد دعا یہ اشعار لوگوں میں مشہور ہوئے اور حضرت سعد کے کانوں تک بھی پہنچے تو انھوں نے (اسے) یہ بد دعا دی

"اے اللہ! اگر یہ جھوٹا ہے یا اس نے یہ شعر ریاکاری، شہرت اور دروغ گوئی کی تشہیر کے لئے کہے ہیں تو میری طرف سے اس کے ہاتھ اور زبان کاٹ دے"

قبیصہ کہتے ہیں کہ "وہ دونوں صفوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا کہ حضرت سعد کی بد دعا کی بدولت ایک تیر آیا اور اس کی زبان پر جا لگا۔ اس سے اس کی زبان ایسی خشک ہوئی کہ وہ بول نہیں سکا تا آنکہ وہ اللہ کے پاس پہنچ گیا۔

عثمان بن رجاء سعدی بیان کرتے ہیں کہ سعد بن مالک (یعنی ابی وقاص) سب سے زیادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیر اور بہادر تھے وہ دونوں صفوں کے درمیان غیر محفوظ محل میں مقیم تھے اور وہاں سے وہ مسلمانوں کے لشکر کی نگرانی کرتے رہے۔ اگر میدان جنگ سے کوئی تیر پھینکا جاتا تو وہ ان کا بالکل خاتمہ کر سکتا تھا مگر ان شدید جنگوں کے خطرات سے وہ بالکل خوف زدہ نہیں ہوئے اور نہ انھوں نے کسی قسم کی بے چینی اور پریشانی اظہار کیا۔

خواتین کی جنگی خدمات

ہمام بن الحارث نخعی کی بیوی ام کثیر بیان کرتی ہیں "ہم اپنے شوہروں کے ساتھ حضرت سعد کے لشکر میں جنگ قادسیہ کے موقع پر شامل تھے۔ جب ہمیں خبر ملی کہ جنگ ختم ہو گئی ہے تو ہم کمربستہ ہو گئے۔ ہم نے مشکیزے لئے پھر ہم (زخمیوں اور) شہداء کے مقامات پر گئے جو مسلمان زندہ تھے انھیں ہم نے پانی پلایا اور انھیں اٹھایا اور جو مشرکین زندہ تھے۔ ہم نے ان کا کام تمام کیا ہمارے پیچھے بچے تھے ان کے لئے بھی ہم اسی قسم کی خدمات سونپ رہے تھے۔

جنگ میں خواتین کی کثرت

عطیہ ابن الحارث ایک عینی شاہد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں قبیلہ بجیلہ اور قبیلہ نخع کی خواتین سب سے زیادہ تھیں۔ قبیلہ نخع کی سات سو خواتین فالتو تھیں اور قبیلہ بجیلہ کی ایک ہزار تھیں چنانچہ عرب کے مختلف قبائل کے ایک ہزار اشخاص سے ان کا رشتہ قائم ہوا اور قبیلہ نخع کی سات سو خواتین کا رشتہ بھی ہو گیا۔ اور اس وجہ سے قبیلہ نخع مہاجرین اور بجیلہ کا سمدھیانہ کہلایا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے حضرت خالد حضرت مہلب اور حضرت ابو عبیدہ کی رعایات سے فائدہ اٹھایا اسی قدر اہل و عیال اور ساز و سامان کو جنگوں میں منتقل کر لیا تھا۔ اس کے بعد انھیں بہت تکلیف اٹھانی پڑی

قبیلہ نخع کی خواتین

محمد، مہلب اور طلحہ بیان کرتے ہیں کہ یکیر بن عبداللہ اللیثی، قعب بن فرقد سلمی، سماک بن خرشہ انصاری (جو ابو دجانہ نہیں ہے) تینوں نے جنگ قادسیہ میں ایک خاتون کو نکاح کا پیغام دیا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے ساتھ ان کی عورتیں بھی تھیں، بلکہ قبیلہ نخع میں سات سو خواتین فالتو (بے شادی شدہ) تھیں اس قبیلہ نخع کے لوگ مہاجرین کے خسر کہلانے لگے تھے کیونکہ مہاجرین نے فتح سے پہلے اور فتح کے بعد ان کی (بے شادی شدہ) خواتین سے نکاح کر لیا تھا اور سات سو خواتین کی شادیاں مختلف قبائل کے سات سو مردوں سے ہو گئی تھیں۔

نکاح کا پیغام

جب مسلمان جنگ سے فارغ ہوئے تو ان تینوں مذکورہ بالا اشخاص نے اردی بنت عامر بلا لیہ نخعیہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس خاتون کی ہمشیرہ ہنیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت قعقاع بن عمرو تمیمی کی بیوی تھیں اس لئے اس نے اپنی بہن سے کہا "تم اپنے شوہر سے مشورہ کرو کہ ان میں سے وہ کس کو ہمارے لئے مناسب سمجھتا ہے"۔ چنانچہ اس کی ہمشیرہ نے فتح کے بعد قادسیہ ہی میں اس بات کا تذکرہ اپنے شوہر سے کیا

حضرت قعقاع کا مشورہ

تو حضرت قعقاع نے فرمایا "میں ان رقیبوں" کا حال اشعار میں بیان کروں گا۔ اس لئے تم اپنی بہن کا مناسب رشتہ تلاش کر لینا۔

اس کے بعد انھوں نے اشعار پڑھے۔ (ان کا ترجمہ یہ ہے)

(۱) اگر تمھیں مال و دولت کی ضرورت ہے تو تم سماک انصاری یا (عتبہ) ابن فرقد سے نکاح کر لو۔

(۲) اگر تمھیں ماہر نیزہ باز پسند ہے تو تم بکیر کا قصد کرو جب کہ گھوڑے ہلاکت کے ڈر سے بھاگ رہے ہوں (اس وقت وہی کام آئے گا)

(۳) تینوں بزرگی اور شرافت کے بلند مقام پر فائز ہیں۔ تمھیں اختیار ہے جس کو تم چاہو پسند کرو۔

جنگ کے نتیجہ کا انتظار

اہل عرب یہ بیان کرتے چلے آرہے ہی تھے کہ اہل عرب اور اہل فارس کے درمیان فیصلہ کن جنگ قادسیہ میں ہوگی اور اہل فارس کی سلطنت کا قیام اور زوال اسی معرکے پر موقوف ہے۔ اس وجہ سے ہر ملک میں لوگ اس بات کا انتظار کر رہے تھے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے کام ملتوی کر رکھے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ وہ ان پر غور نہیں کریں گے جب تک قادسیہ کی جنگ کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ لہٰذا جب جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تو اس خبر کو جن نے اڑے اور اس خبر کو انھوں نے انسانی مخبروں سے پہلے عالم انسانیت تک پہنچا دیا

نامۂ فتح

محمد، مہلب اور طلحہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فتح کا حال لکھ کر بھیجا اس میں انھوں نے ایرانیوں کے مقتولین کی تعداد اور مسلم شہداء کی تعداد بھی لکھی اور جن کو حضرت سعد جانتے تھے ان کے نام بھی تحریر کئے یہ خط انھوں نے سعد بن عمیلہ فزاری کے ہاتھ بھیجا اس خط کا مضمون یہ تھا (ترجمہ)

"حمد و ثنا کے بعد معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اہل فارس پر فتح عطا کی اور طویل جنگ اور سخت سنگاموں کے بعد ان کا وہی حشر ہوا جو ان سے پہلے ان کے ہم مذہبوں کا ہوا تھا۔ انھوں نے اس قدر زیادہ تعداد میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا کہ اتنی تعداد دیکھنے والوں نے کبھی نہیں دیکھی تھی مگر اتنی بڑی تعداد سے اللہ نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا بلکہ ان کا تمام مال و متاع چھن گیا اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ان کا نہروں، جنگلوں اور گھاٹیوں میں تعاقب کیا۔ مسلمانوں میں سعد بن عبید انصاری اور فلاں و فلاں شہید ہو گئے۔ ان کے علاوہ اور مسلمان بھی شہید ہوئے ہیں جنھیں ہم نہیں جانتے ہیں اللہ ہی کو ان کا علم ہے۔ جب رات ہوتی تھی تو وہ قرآن مجید آہستہ آہستہ تلاوت کرتے تھے جس طرح شہد کی مکھی بھنبھناتی ہے۔ وہ مسلمانوں کے شیر تھے۔ جنگل کے شیر ان کی برابری نہیں کر سکتے تھے۔ جو زندہ ہیں ان میں اور گذرے ہوئے لوگوں میں شہادت کی فضیلت کا فرق ہے۔ زندوں کی قسمت میں شہادت نہیں لکھی گئی تھی۔

قاصد سے استفسار

مجالد بن سعید کی روایت ہے کہ جب حضرت عمر بن الخطاب کو قادسیہ میں رستم کے آنے کی اطلاع ملی تو وہ (مدینہ منورہ میں) آنے والے سواروں سے اہل قادسیہ کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔ وہ صبح سے دوپہر تک قافلے والوں کے قریب رہتے تھے پھر اپنے گھر اہل و عیال کے پاس آجاتے تھے۔ جب خوش خبری سنانے والا وہاں پہنچا تو آپ نے اس سے پوچھا کہ "وہ کہاں سے آرہا ہے؟" جب اس نے جواب دیا تو آپ نے فرمایا مجھے (تفصیل سے) بتاؤ۔" وہ بولا:

"اللہ نے دشمن کو شکست دیدی" حضرت عمر اس کے ساتھ دوڑتے جاتے تھے اور دریافت کرتے جاتے تھے وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جا رہا تھا اور آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔ جب آپ مدینہ میں آئے تو لوگ امیر المومنین کے خطاب سے سلام کرنے لگے۔ اس وقت اس قاصد نے کہا "اللہ آپ پر رحم کرے آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپ امیر المومنین ہیں؟" آپ نے فرمایا "اے بھائی! کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔"

محمد، طلحہ، مہلب اور زیاد روایت کرتے ہیں کہ مسلمان خوش خبری لانے والے قاصد کا انتظار کرتے رہے۔ حضرت عمر فاروق نے احکام صادر کرتے رہے کہ وہ قبضہ حاصل کریں اور اپنے لشکروں کی حفاظت کریں اور اپنے کاموں کا انتظام کریں۔

شام کی امدادی فوج

عراق کے وہ جنگی سپاہی جو یرموک اور دمشق کی جنگ میں شریک تھے اہل قادسیہ کی جنگی امداد کے لئے روانہ ہوئے۔ وہ قادسیہ کی فتح کے اگلے دن اور اس کے بعد پہنچے ان کی پہلی فوجی کمک یوم اغواث میں پہنچی اور ان کی آخری امدادی فوج فتح کے دو دن کے بعد آئی۔ اس امدادی فوج میں مراد و ہمدان کے قبائل اور دیگر مختلف قبائل کے افراد شریک تھے۔ لہٰذا حضرت عمر (خلیفہ ثانی) کے پاس خط لکھا گیا کہ ان کے بارے میں کیا طریقہ اختیار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جاتے۔ یہ فتح قادسیہ کے بعد دوسرا خط تھا۔ جو نذیر بن عمرو کے ہاتھ بھیجا گیا۔

حضرت عمر کی تقریر جب حضرت عمر فاروق کے پاس نامۂ فتح پہنچا تو وہ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر اسے سنانے لگے اس کے بعد آپ نے فرمایا "میری انتہائی کوشش یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، میں مسلمانوں کی ہر ضرورت کو پورا کروں اگر ہماری کوئی ضرورت پوری نہ ہو سکے تو ہم اپنی زندگی میں کفایت شعاری سے کام لیں گے تاکہ ہم سب کا معیار زندگی برابر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میری ذات سے اچھی طرح واقف ہو جاؤ کیونکہ میں صرف عمل کے ذریعے تمہیں تعلیم دوں گا میں بادشاہ نہیں ہوں کہ تمہیں غلام بنا لوں، بلکہ میں صرف اللہ کا ایک بندہ ہوں مجھے (خلافت کی) امانت سونپی گئی ہے اگر میں اس سے انکار کر دوں اور اسے لوٹا دوں اور اس کے بعد اس حالت میں تمہاری اتباع کروں کہ تم اپنے گھروں میں شکم سیر اور سیراب ہو کر زندگی بسر کرو تو اس وقت میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھوں گا۔ اگر میں اس بار امانت کو اٹھا کر تمہیں اپنے گھر کے فائدے کے لئے تابع بنا لوں تو یہ میری انتہائی بدنصیبی ہو گی مجھے تھوڑی خوشی ہو گی اور رنج زیادہ ہو گا اور میں کبھی معاف نہیں کیا جاؤں گا۔"

حضرت عمر کے نام دوسرا خط "اہل سواد (عراق کے دیہاتی) نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انھوں نے ہم سے معاہدے کر رکھے تھے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے سوائے اہل بانقیا۔ یسما اور اہل انیس کے، جو معاہدوں پر قائم رہے تھے اور ان کی پابندی کی تھی، اور کسی نے معاہدوں کی پابندی نہیں کی۔ یہ اہل سواد (معذرت کرتے ہیں یہ اہل فارس نے انھیں مجبور کر کے انھیں اپنے ساتھ ملایا تھا۔ لہٰذا انھوں نے (اپنی مرضی سے) ہماری مخالفت نہیں کی اور نہ وہاں سے گئے تھے۔"

تیسرا خط ابو الہیاج الاسدی ابن مالک کے ہاتھ یہ خط بھی بھیجا گیا تھا "اہل سواد چلے گئے تھے اس کے بعد ہمارے پاس کچھ ایسے لوگ آئے جنھوں نے اپنے معاہدوں کی پابندی کی تھی اور ہماری مخالفت نہیں کی تھی تو ہم نے ان معاہدوں کی پابندی کی جو انھوں نے ہم سے پہلے مسلمانوں کے ساتھ کئے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اہل سواد مدائن چلے گئے ہیں اور ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ کن لوگوں نے معاہدے کی پابندی کی اور کون چلے گئے ہیں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ ان پر زبردستی کر کے انھیں جمع کیا گیا تھا مگر وہ بھاگ گئے تھے اور انھوں نے نہ (ہمارے خلاف) جنگ کی اور نہ ان کی اطاعت قبول کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ایک ایسی نہایت عمدہ سرزمین میں ہیں جو اچھے رہنے والوں سے خالی ہے۔ ہماری تعداد قلیل ہے اور اہل صلح زیادہ ہو گئے ہیں۔ دشمن کو کمزور کرنے کے لئے ان کے ساتھ رعایت کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔"

حضرت عمر کا جواب

(اس کے جواب میں) حضرت عمر نے لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ تقریر ارشاد فرمائی۔ "درحقیقت جو کوئی اپنی نفسانی خواہش اور نافرمانی کے مطابق عمل کرے گا۔ اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا اور وہ صرف اپنی ذات کو نقصان پہنچائے گا اور جو کوئی سنت اور شریعت پر عمل کرے گا اور سیدھے راستے پر چلے گا اور اللہ کے اس ثواب کا خواہاں ہوگا جو اس نے فرماں برداروں کے لئے رکھا ہے تو اس کا کام درست رہے گا اور اپنی زندگی میں کامیاب ہوگا کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے ارشاد فرمایا ہے "انھوں نے جو عمل کیا ہے اسے موجود و حاضر پایا۔ تمھارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔"

صحابہ سے مشورہ

گذشتہ جنگوں کے مجاہدین اور اہل قادسیہ اپنے علاقوں پر قابض ہو گئے ہیں وہاں کے لوگ جلاوطن ہو گئے ہیں اس کے بعد وہ لوگ آئے۔ جو اپنے معاہدے پر قائم تھے۔ ان لوگوں کے بارے میں تمھاری رائے کیا ہے جن پر زبردستی کر کے جنگ میں شامل کیا گیا تھا اور وہ اس قسم کی معذرت پیش کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو اس قسم کا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ وہ ان علاقوں میں رہے بلکہ اپنے علاقے سے چلے گئے۔ کچھ ایسے ہیں جو وہیں مقیم رہے اور وہاں سے نہیں گئے تھے۔ کچھ ایسے ہیں جنھوں نے اطاعت قبول کر لی تھی۔"

متفقہ فیصلہ

لہٰذا (صحابہ کا اجتماع ہوا کہ جو وہیں مقیم رہے اور جنگ سے باز رہے تو ان کے معاہدے کی پابندی کی جائے اور ان کا ایفاء کیا جائے اور جو معاہدے کے دعوے دار ہوں اور اس کی تصدیق ہو جائے یا ان کی پابندی ثابت ہو جائے تو ان کا بھی یہی حکم ہے اور جن کے دعوے جھوٹے ثابت ہوں تو ان کے دعوے رد کئے جائیں گے۔ ان کے ساتھ دوبارہ صلح کی بات چیت ہوگی اور جو لوگ اپنی زمینوں سے چلے گئے ہیں تو ان کا فیصلہ کرنا وہیں کے مسلمانوں پر چھوڑ دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو ان سے مصالحت کر لیں اور وہ لوگ مسلمانوں کے ذمی بن جائیں اور اگر وہ مناسب سمجھیں تو ان کی اراضی انھیں نہ دیں اور ان سے جنگ کریں۔ اور جو اقامت اختیار کرے اور مطیع ہو جائے اس کے بارے میں انھیں اختیار دیا جائے کہ وہ ان سے جزیہ لیں یا انھیں جلاوطن کر دیں۔ یہی حالت کسانوں کی ہوگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروق نے انس ابن الحلیس کے خط کا جواب یوں لکھا

دوسرے خط کا جواب

"حمد و ثنا کے بعد واضح ہو کہ اللہ بزرگ و برتر نے ہر چیز میں بعض حالات کے مطابق سہولت اور رعایت رکھی ہے مگر دو چیزوں میں رعایت نہیں ہے۔ ایک عدل و انصاف ہے دوسری چیز عبادت و ذکر ہے۔ ذکر و عبادت میں تو کسی حالت میں رعایت نہیں ہے اور ذکر کثیر کے بغیر اللہ رضامند نہیں ہے۔ عدل و انصاف میں بھی قریب و بعید، تمنی و نرمی کسی حالت میں بھی رعایت نہیں ہے۔ عدل و انصاف نرم نظر آتا ہے مگر یہ سب سے زیادہ طاقتور چیز ہے۔ یہ ظلم و ستم کی آگ کو بجھاتا ہے اور جور و ظلم سے زیادہ باطل پستی کا قلع قمع کرتا ہے اور کفر کو سرنگوں کرتا ہے۔ لہٰذا اہل سواد میں جو کوئی اپنے معاہدے پر قائم ہو اور اس نے تمہارے برخلاف دشمن کی کوئی امداد نہ کی ہو تو وہ تمہاری ذمی رعایا ہیں اور ان پر جزیہ ادا کرنا ضروری ہے۔

مگر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اس پر زبردستی کی گئی تھی اور وہ وہاں سے چلا گیا تھا تو ان کے دعووں کی تصدیق کرنے اور نہ کرنے کا تمہیں اختیار ہے۔ اگر تم ان کی تصدیق نہ کرو تو ان کے دعووں کو رد کر دو۔ البتہ انہیں امن کی جگہ پر پہنچا دو۔"

ابو الہیاج کے خط کے جواب میں حضرت عمرؓ نے جواب تحریر کیا

تیسرے خط کا جواب

"جو لوگ اپنے مقام پر جمے رہیں اور وہاں سے چلے نہ گئے ہوں اور انہوں نے کوئی معاہدہ نہ کیا ہو تو چونکہ وہ تمہارے لئے اپنی جگہ پر برقرار رہے اور تمہاری مخالفت نہیں کی تو ان کا یہ رویہ معاہدہ کرنے کے برابر ہے۔ کسان اور کھیتی باڑی کرنے والے (فلاحین) بھی اگر یہ رویہ اختیار کریں تو ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ جو کوئی اس بات کا دعویٰ کرے اور اس کے دعوے کی تصدیق ہو جائے تو وہ ذمی ہے۔ اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو تو اسے رد کر دو۔ مگر جو دشمن کی مدد کرے اور تمہارے مفتوحہ علاقے سے چلا جائے تو اللہ نے اس معاملے میں تمہیں اختیار دیا ہے۔ اگر تم چاہو تو تم انہیں اسلام کی دعوت دو کہ اپنی اراضی میں مقیم ہو جائیں اور جزیہ ادا کر کے مسلمانوں کی ذمہ داری میں آ جائیں اگر وہ آنا نہ چاہیں تو ان کی اراضی کو اپنا سمجھ کر آپس میں تقسیم کر لو۔

واپسی کی دعوت

جب حضرت عمر کے خطوط حضرت سعد بن مالک (ابن ابی وقاص) کے پاس آئے تو مسلمانوں نے ان لوگوں کو جو اپنے وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے، یہ دعوت دی کہ وہ واپس آ جائیں اور جزیہ ادا کر کے مسلمانوں کی ذمہ داری اور اطاعت میں آ جائیں۔ اس دعوت پر وہ واپس آ گئے اور معاہدے کے پابند افراد کی طرح ذمی بن گئے۔ مگر ان کا خراج ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بھاری تھا۔ اور جو لوگ وہیں مقیم رہے وہ معاہدہ کرنے والوں کی طرح سمجھے گئے اور جن لوگوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ان پر زبردستی کی گئی تھی اور وہ جنگ سے بھاگ گئے تھے، انھیں واپس آنے والوں کی طرح سمجھا گیا۔ کسانوں کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کیا گیا۔

شاہی خاندان کی اراضی

صلح اور معاہدے میں وہ اراضی نہیں شامل کی گئیں جو شاہی خاندان کی تھیں یا ان لوگوں کی تھیں جو اپنے حکام کے ساتھ شامل ہو کر چلے گئے تھے اور انھوں نے ان دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو تسلیم نہیں کیا تھا: (۱) اسلام لائیں (۲) یا جزیہ قبول کریں لہٰذا وہ بھی اس مال غنیمت میں شامل ہو گئیں جنھیں اللہ نے مسلمانوں کو غنیمت کے طور پر دیا تھا۔ لہٰذا شاہی خاندان کی جائداد اور اراضی اور مذکورہ بالا لوگوں کی اراضی مال غنیمت (فیئ) حاصل کرنے والوں کی ملکیت قرار دی گئیں اور باقی سواد عراق کا علاقہ ذمی لوگوں کے قبضہ میں رہا۔ ان سے کسریٰ کے خراج کے مطابق وصول کیا جاتا تھا۔ کسریٰ کا خراج مردوں پر ان کے مقبوضہ مال اور حصوں کے مطابق ہوتا تھا۔ مال غنیمت میں شاہی خاندان کی اور ان کے متعلقین اور ان کے اہل وعیال کی جائدادیں اور اراضی شامل ہیں۔ آتشکدوں، جنگلوں، تالابوں اور گلیوں وغیرہ کی زمینیں شاہی خاندان اور ان کے متعلقین کی زمینوں سے الگ ہیں کیونکہ یہ عراق کے تمام دیہاتوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

مشتبہ معاملہ

حکام نے ان زمینوں کے جھگڑے کے موقع پر ان کی تقسیم کرنے میں سستی کی تھی اس وجہ سے ناواقف لوگوں پر سواد عراق کا معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ اگر عقلمند لوگ ان جوتوں سے اتفاق کرتے جنھوں نے حکام سے تقسیم کرنے کی درخواست کی تھی تو یہ اراضی ان میں تقسیم ہو جاتی مگر دانشوروں نے تقسیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور حکام نے بھی ان دانشوروں کے مشورے پر عمل کیا اور عام لوگوں کے قول پر عمل نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ہر اس (خلیفہ) نے جن سے تقسیم کی درخواست کی گئی تھی، دانشوروں کے مشورے پر عمل کیا کیونکہ ان کا یہ قول تھا کہ ایسا نہ ہو کہ مسلمان (اس تقسیم کی وجہ سے آگے چل کر) ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جائیں۔

سواد عراق کا شرعی حکم

حضرت شعبی سے دریافت کیا گیا کہ "سواد عراق کا کیا حال ہے؟" آپ نے فرمایا یہ علاقہ بزور شمشیر فتح کیا گیا ہے اور چند قلعوں کے علاوہ اس کی تمام اراضی ایسی ہے کہ جہاں کے لوگ دوسری جگہ چلے گئے تھے انھیں صلح اور ذمی بننے کے لئے بلایا گیا تو انھوں نے یہ دعوت قبول کر لی اور واپس آ گئے اس طرح وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بن گئے اور ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کا ذمہ لیا گیا۔ یہی وہ مسنون طریقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومۃ الجندل میں اختیار فرمایا تھا البتہ کسریٰ کے خاندان اور اس کے ساتھ جانے والوں کی زمینیں مال غنیمت قرار دی گئیں۔

اہل سواد کا معاہدہ

طلحہ، سفیان اور ماہان روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سواد عراق کو مفتوحہ علاقہ قرار دیا ہے اور اسی طرح اس کے اور نہر بلخ کے درمیان کی تمام اراضی ہے۔ البتہ ایک قلعہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہاں کے باشندوں کو صلح کی طرف دعوت دی گئی تو (اس کو قبول کرنے کی بنا پر) وہ ذمی بن گئے اور ان کی اراضی ان کو لوٹا دی گئی۔ اس میں آل کسریٰ کی جائدادیں شامل نہیں ہیں اور ان کے متعلقین اور متبعین کی جائدادیں شامل ہیں۔ کیونکہ یہ اراضی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال غنیمت میں شامل ہیں۔

کوئی مفتوحہ چیز اس وقت تک مال غنیمت میں شامل نہیں سمجھی جاتی ہے جب تک کہ وہ تقسیم نہ کر دی جائے اس وجہ سے غنیمت سے مراد تقسیم شدہ شے ہے۔

جزیہ اور ذمی

حسن بن ابوالحسن فرماتے ہیں کہ عام طور پر مسلمانوں نے اس علاقہ (سواد عراق) کو بزور شمشیر فتح کیا تھا مگر انھوں نے وہاں کے باشندوں کو واپس آکر ذمی بننے کی دعوت دی اور ان کے سامنے جزیہ کی تجویز پیش کی جسے انھوں نے قبول کر لیا تھا اس لئے ان کی زمینیں وغیرہ محفوظ ہو گئیں۔

عمرو بن محمد حضرت شعبیؒ سے دریافت کیا "لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اہل سواد عراق غلام ہیں"۔ آپ نے فرمایا "تو پھر غلاموں سے جزیہ کیوں لیا جاتا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے ایک پہاڑی قلعہ کے علاوہ تمام سواد عراق بزور شمشیر فتح ہوا۔ تاہم وہاں کے باشندوں کو واپس آنے کی دعوت دی گئی تو وہ واپس آ گئے اور ان سے جزیہ لینا قبول کر لیا گیا اس طرح وہ ذمی بن گئے۔ مال غنیمت وہ تقسیم کیا جاتا ہے جسے چھین لیا جائے مگر جس پر قبضہ نہ ہو اور وہاں کے باشندے تقسیم ہونے سے پیشتر جزیہ دینا قبول کر لیں تو ان کے ساتھ یہی مذکورہ بالا مسنون طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔

حضرت محمد بن سیرین کا قول

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ تمام شہروں پر بزور شمشیر قبضہ کیا گیا البتہ چند قلعے ایسے ہیں جن کے بارے میں وہاں کے لوگوں نے قبضہ سے پہلے معاہدہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد مفتوح قوم کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ واپس آجائیں اور جزیہ ادا کریں۔ اس طرح وہ ذمی ہو گئے۔ اہل سواد و جبل کا معاملہ مال غنیمت کی طرح ہونا چاہئے مگر حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے جزیہ قبول کیا اور انھیں ذمی بنا لیا۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم کے آخری عمل کے مطابق تھا جب آپ نے خالد بن ولید کو تبوک سے دومۃ الجندل کی طرف بھیجا تھا تو حضرت خالد نے اس پر فتح کر کے قبضہ کر لیا تھا اور اس کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کو اسیر بنا لیا تھا اور اسی طرح انھوں نے عریض کے دونوں بیٹوں کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کیا اور ان دونوں کو گرفتار کر لیا پھر ان سے جزیہ قبول کرنے اور ذمی بننے کا معاہدہ کیا گیا۔ نجد بن نقابہ کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا جو ایلہ کا حاکم تھا۔

جس کسی نے اس کے خلاف روایت کی اس نے ائمہ کرام اور صحیح راویوں کی تکذیب کی اور ان پر اعتراض کیا۔

اہل کتاب خواتین سے نکاح

مسلم مولیٰ حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار نے اہل سواد عراق میں سے جو اہل کتاب ہیں، ان کی عورتوں سے نکاح کیا تھا۔ اگر یہ لوگ غلام ہوتے تو ان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہوتی، کیونکہ اس صورت میں اہل کتاب کی لونڈیوں سے نکاح کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"تم میں سے جو کوئی آزاد اور پاک دامن خواتین سے نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھے تو وہ تمھاری کسی مومن لونڈی سے (نکاح کرے)" (اس آیت کریمہ میں مومن نوجوان لڑکی کی قید ہے) اہل کتاب لڑکی کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت حذیفہ کو حکم

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں "جب حضرت عمر بن الخطاب نے حذیفہ کو مداتن کا حاکم بنایا اور مسلم خواتین کی کثرت ہو گئی تو اس وقت حضرت عمر نے یہ لکھ کر بھیجا "مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے مداتن کے اہل کتاب (عیسائی یا یہودی) کی خاتون سے نکاح کر لیا ہے۔ تم اسے طلاق دیدو"۔ حضرت حذیفہ نے (جواب میں) تحریر کیا۔

"میں اس وقت تک تعمیل حکم نہیں کروں گا جب تک کہ تم مجھے نہ بتاؤ کہ آیا یہ فعل حلال ہے یا حرام؟ نیز یہ کہ تمھارا اس سے کیا مقصد ہے؟" حضرت عمر نے تحریر فرمایا۔

"یہ (نکاح) حلال ہے لیکن عجمی خواتین میں اس قدر دل ربائی ہے کہ اگر تم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو وہ تمھاری دوسری خواتین پر غالب آجائیں گی" اس پر حضرت حذیفہ نے کہا "اب (یہ بات) میری سمجھ میں آگئی ہے" اس کے بعد انھوں نے اس عورت کو طلاق دیدی۔

حضرت جابر فرماتے ہیں "میں حضرت سعد کے ساتھ قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوا تو ہم نے اہل کتاب کی خواتین سے نکاح کیا کیونکہ ہمیں زیادہ مسلمان خواتین نہیں ملتی تھیں۔ جب ہم (جنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے) واپس آئے تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے (ان اہل کتاب خواتین کو) طلاق دی اور کچھ لوگوں نے (ان خواتین کو) برقرار رکھا۔

ائمہ کے اقوال

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں "سواد عراق مفتوحہ علاقہ ہے تاہم وہاں کے لوگوں کو واپس آنے اور جزیہ ادا کرنے کی دعوت دی گئی چنانچہ وہ واپس آ گئے اور جزیہ قبول کر لیا ..... اس لئے وہ ذمی ہو گئے البتہ کسریٰ کے خاندان اور اس کے متعلقین کی ملکیت مال غنیمت (رفئے) میں شامل ہو گئی۔ اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے مگر بعض ناواقفوں نے تمام سواد عراق کو اس میں شامل کر لیا ہے ورنہ سواد کی اصل حقیقت یہ ہے (جو بیان کی گئی ہے)

حضرت ابراہیم بن یزید نخعی فرماتے ہیں "سواد عراق پر فتح کرنے کے بعد قبضہ کیا گیا ہے پھر لوگوں کو واپس آنے کی دعوت دی گئی جس نے دعوت قبول کر لی اس پر جزیہ لگایا گیا اور جس نے انکار کیا اس کا مال (رفئے) مال غنیمت میں شامل ہو گیا۔ اس لئے جبل سے عذیب تک سواد کا علاقہ اور خود جبل کے اندر کی زمین، جو (رفئے) مال غنیمت) میں داخل ہے، قابل فروخت نہیں ہے۔

حضرت شعبی کی جانب سے بھی اس قسم کا قول منقول ہے کہ جبل سے عذیب تک کے مفتوحہ علاقے کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

جاگیروں کی بخشش

عامر کا قول ہے کہ حضرت زبیر، خباب، ابن مسعود، ابن یاسر اور ابن قبار کو حضرت عثمان کے عہد میں جاگیریں دی گئیں اگر حضرت عثمان نے غلطی (خطا) کی تھی تو جن لوگوں نے انھیں قبول کیا، ان کی غلطی اس سے زیادہ سنگین ہے کیونکہ انہی لوگوں سے ہم نے اپنے دین اسلام کا علم حاصل کیا۔ بلکہ حضرت عمر نے بھی حضرت طلحہ، جریر بن عبداللہ اور قبیل بن عمرو کو جاگیریں دیں نیز ابو مفرر کو ہاتھی خانہ دیا۔ یہ لوگ بھی ان میں شامل ہیں جن سے ہم نے استفادہ کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ جاگیریں مال غنیمت کے خمس (پانچویں حصہ) میں سے عطیہ اور انعام کے طور پر دی گئیں۔

حضرت عمر نے حضرت عثمان بن حنیف کے نام حضرت جریر بن عبداللہ کے ہاتھ یہ خط بھیجا "حمد و ثنا کے بعد واضح ہو کہ تم جریر بن عبداللہ کو ان کی گذر اوقات کے مطابق جاگیر دو، نہ وہ کم ہو اور نہ زیادہ ہو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان بن حنیف نے جواب میں یہ تحریر کیا:

"جریر آپ کی طرف سے اس مضمون کا خط لے کر آئے ہیں کہ آپ ان کی گذر اوقات کے لیے جاگیر بخش رہے ہیں لہذا مجھے یہ بات ناپسند ہوئی کہ میں آپ سے رجوع کرنے سے پیشتر یہ کام پورا کروں۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا "جریر کی بات سچی ہے تم اس حکم کی تعمیل کرو۔ تم نے بہت اچھا کیا کہ مجھ سے مشورہ لے لیا۔" حضرت عمر نے حضرت ابو موسیٰ کو بھی جاگیر دی۔

حضرت علی نے کردوس بن ہانی الکردوسیہ اور سوید بن غفلۃ الجعفی کو جاگیر دی۔

سوید بن غفلۃ فرماتے ہیں۔ "میں نے حضرت علی سے جاگیر کا مطالبہ کیا تو انھوں نے فرمایا "لکھو" علی نے سوید کو داذویہ کی اراضی جاگیر میں دی ہے۔"

ابراہیم بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا

معاہدے کا طریقہ

"جب تم کسی قوم سے معاہدہ کرو تو اس وقت تم ان کے لشکروں کے نقصانات سے بے تعلقی کا اظہار کرو۔" لہذا جب مسلمان کسی سے معاہدہ کرتے تھے تو وہ صلح ناموں میں یہ لکھتے تھے۔ "ہم تمہارے سامنے فوجوں کے نقصانات سے بری الذمہ ہیں۔"

سن میں اختلاف

واقدی کا قول ہے کہ جنگ قادسیہ کا آغاز ۱۶ھ میں ہوا۔ بعض اہل کوفہ یہ کہتے ہیں کہ جنگ قادسیہ ۱۴ھ میں ہوئی مگر ہمارے نزدیک مستند روایت یہی ہے کہ یہ جنگ ۱۵ھ میں ہوئی۔ محمد بن اسحاق (صاحب المغازی) کہتے ہیں کہ یہ جنگ ۱۵ھ میں ہوئی جیسا کہ ہم نے اس کی روایت میں بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۷

شہر بصرہ کی تعمیر

واقدی کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے ۱۴ھ میں مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ مدینہ میں ماہ رمضان میں مساجد میں (تراویح) پڑھا کریں۔ دیگر شہروں کے مسلمانوں کو بھی آپ نے اسی قسم کا حکم دیا۔

۱۴ھ میں حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت عتبہ بن غزوان کو بصرہ کے علاقے کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں قیام کریں اور اہل فارس کی فوج کو مدائن اور اس کے گرد و نواح میں آنے سے روکیں۔ یہ مدائنی کا قول اور اس کی روایت ہے۔ سیف کی روایت یہ ہے کہ بصرے کے شہر کی تعمیر ۱۶ھ کے موسم بہار میں ہوئی اور حضرت عتبہ بن غزوان مدائن سے بصرے کی طرف اس وقت گئے جب حضرت سعد جلولاء، تکریت اور حصنین کی مہموں سے فارغ ہو گئے تھے اور انھیں حضرت سعد نے حضرت عمر کے حکم سے بھیجا تھا۔

ہند کی سرحد

ابو مخنف بواسطہ مجالد حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا "مہران ۱۴ھ میں بہ ماہ صفر مقتول ہوا اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان سے فرمایا "اللہ بزرگ و برتر نے تمھارے چہرہ اور اس کے گرد و نواح کے بھائیوں پر فتح عطا فرمائی ہے اور ان کی ایک عظیم شخصیت ماری گئی ہے اس لئے مجھے اندیشہ ہے کہ ان کے بھائی اہل فارس ان کی امداد کریں گے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میں تمھیں ہند کی سرحد کے قریب روانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں تاکہ تم اس علاقے کے لوگوں کو تم اپنے بھائیوں کے برخلاف اپنے بھائیوں کی مدد کرنے سے روک سکو اور ان سے جنگ کر سکو۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں فتح عطا کرے گا۔

تم اللہ کا مبارک نام لے کر روانہ ہو جاؤ اور جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتے رہو اور عدل انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ نماز اپنے وقت پر پڑھو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔"

حضرت عتبہ کی روانگی

حضرت عتبہ بن غزوان تین سو[۳۰۰] دس سے کچھ زیادہ سپاہیوں کے ساتھ روانہ ہوئے راستے میں اہل بادیہ میں سے کچھ لوگ شریک ہو گئے۔ اور بصرہ وہ کم و بیش پانچ سو کی تعداد میں پہنچے وہاں وہ ماہ ربیع الاول یا ربیع الآخر میں ۱۴ھ میں پہنچے تھے۔ بصرہ اس زمانے میں ارض الہند (ہندوستان کی سرحد) کہلاتا تھا۔ وہ خریبہ کے مقام پر اترے وہاں پہنچ کر انھوں نے حضرت عمر کو اس مقام کا حال لکھا۔ حضرت عمر نے تحریر فرمایا۔

"تم مسلمانوں کو ایک ہی مقام پر رکھو انھیں منتشر نہ کرو۔" حضرت عتبہ وہاں کئی مہینے مقیم رہے انھوں نے نہ تو کسی سے جنگ کی اور نہ کوئی فوج انھیں وہاں ملی۔

حاکم فرات سے جنگ

خالد بن عمیر اور ابو الوقاد شولیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے حضرت عتبہ بن غزوان کو روانہ کیا اور ان سے فرمایا "تم اور تمھارے ساتھی چلتے رہیں جب تم عرب کے انتہائی علاقے اور عجم کی قریبی سرحد پر پہنچ جاؤ تو تم وہیں قیام کرو۔"

وہ روانہ ہوئے جب وہ مربد کے مقام پر پہنچے تو انھوں نے عجیب قسم کی زمین دیکھی پھر وہ آگے بڑھ کر چھوٹے پل کے سامنے پہنچے جہاں سرکنڈے اور خاردار جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ مسلمانوں نے کہا "یہاں تمھیں اترنے کا حکم دیا گیا تھا" وہ حاکم فرات کے قریب اترے۔ وہ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے "یہاں ایک علم بردار لشکر ہے جو آپ کے مقابلے کا قصد کر رہا ہے۔"

چنانچہ وہ لوگ چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ (مسلمانوں کے مقابلے کے لئے) آئے۔ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میں نبی کریمؐ کے ساتھ جنگ میں شریک رہا ہوں۔" جب آفتاب زوال پذیر ہوا تو انھوں نے حکم دیا کہ اب حملہ کیا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں نے حملہ کیا اور ان سب کا صفایا کر دیا اور حاکم فرات کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہا۔ مسلمانوں نے اسے قیدی بنا لیا۔

حضرت عتبہ کا خطاب

اس کے بعد حضرت عتبہ بن غزوان نے فرمایا "ہمارے لئے ایسا مقام تلاش کرو جو ان سب چیزوں سے پاک و صاف ہو۔" مسلمانوں نے ان کے لئے ایک منبر تیار کیا اور وہ اس پر کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا رخصت ہو گئی ہے اور اس نے پیٹھ موڑ لی ہے۔ صرف اس کا تھوڑا سا حصہ اس قدر باقی رہا ہے جس قدر برتن میں کچھ حصہ باقی رہ جائے۔ تم یہاں سے دار القرار (آخرت) کی طرف منتقل ہو جاؤ گے لہٰذا تم پوری تیاری کر کے وہاں جاؤ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی چٹان جہنم کے کنارے سے گرائی جائے تو وہ ستر خریف (سال) تک گرتی جائے گی۔ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو حالانکہ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے۔

میں اس وقت کو یاد کر رہا ہوں جب کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی بعثت کے زمانے میں ساتواں مسلمان تھا۔ ہم صرف درختوں کے پتے کھاتے تھے جن کے کھانے سے ہمارے ہونٹ سوج گئے تھے۔ مجھے صرف ایک چادر ملی ہوئی تھی۔ جسے میں نے پھاڑ کر اس میں (حضرت) سعد کو شریک کر لیا تھا۔ اب ان سات ساتھیوں میں سے ہر ایک کسی نہ کسی بڑے شہر کا حاکم ہے۔ ہمارے بعد بھی لوگوں کو آزمایا جائے گا۔"

نئے مقام کی تلاش مہلب، عمرو، محمد اور طلحہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عتبہ بن غزوان المازنی مدائن سے ہند کی سرحد کی طرف روانہ ہوئے تو وہ جزیرۂ عرب کے ساحل سمندر کے کنارے پر فروکش ہوئے۔ وہاں اسلامی فوج تھوڑی دیر ٹھہری، پھر یہ مقام ان کے ناموافق ثابت ہوا تو اس کی شکایت لکھ بھیجی گئی لہٰذا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ تین منزلوں کے بعد وہ پتھریلے مقام پر قیام کریں (چنانچہ انھوں نے کوچ کیا) چوتھی منزل پر وہ بصرہ پہنچے۔ بصرہ ہر اس زمین کو کہتے ہیں جس کے پتھر چونے کے ہوں۔

بصرہ کا مقام انھیں دریائے دجلہ سے ایک نہر نکالنے کا حکم بھی دیا گیا تھا۔ کوفہ اور بصرہ دونوں کی آبادی اور تعمیر ایک ہی مہینے میں ہوئی تھی۔ اہل بصرہ کا مقام دریائے دجلہ کے کنارے پر تھا وہ مختلف مقامات پر ٹھہرتے رہے اور آگے بڑھتے رہے۔ وہ پیش قدمی کرنے کے ساتھ ساتھ نہر بھی کھودتے رہے یہاں تک کہ وہ بصرے کے مقام پر آئے۔ بصرہ کا شہر بھی اسی طرح بسایا گیا جس طرح کوفہ بسایا گیا تھا (دونوں کا نقشہ یکساں تھا) بصرے میں مسلمانوں کو بسانے کے کام پر ابوالجراح عاصم ابن الدلف تمیمی مقرر ہوئے۔

کوفہ میں آباد ہونے سے پیشتر اہل کوفہ مدائن میں قیام پذیر تھے۔ اس کے بعد وہ کوفہ میں آباد ہوئے۔

اہم مقام نضر بن اسحاق سلمی کی روایت ہے کہ حضرت قطبہ بن قتادہ سدوسی بصرے کے قریب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضع خریبہ پر اسی طرح چھاپے مارتے تھے جس طرح حضرت مثنیٰ بن حارثہ حیرہ کے علاقے پر چھاپے مارا کرتے تھے۔ انھوں نے حضرت عمرؓ کو تحریر کیا کہ اس مقام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے اگر انھیں تھوڑی سی مزید فوج مل جائے تو وہ قریب کے عجمیوں پر غالب آ سکتے ہیں اور انھیں اس علاقے سے نکال سکتے ہیں۔ اس علاقے کے اہل عجم ایک واقعے کے بعد ان سے ڈرنے لگے تھے۔

حضرت عمر کا جواب

(اس کے جواب میں) حضرت عمرؓ نے یہ تحریر فرمایا "مجھے تمھارا خط موصول ہوا کہ تم اپنے قریب کے اہل عجم پر حملہ کرنا چاہتے ہو۔ تمھاری رائے درست ہے اور ارادہ نیک ہے۔ لہٰذا تم وہیں ٹھہرے رہو جہاں تم ہو اور اپنے ساتھیوں کی حفاظت کرتے رہو یہاں تک کہ میرا دوسرا حکم آئے۔"

حضرت عمرؓ نے حضرت شریح ابن عامر السعدی کو بھیجا اور ان کو یہ ہدایت کی "تم اس علاقے میں مسلمانوں کے مددگار بنو" چنانچہ وہ بصرہ آئے وہاں قطبہ کو چھوڑ کر اہواز کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ عجمیوں کی ایک فوجی چھاؤنی دارس تک پہنچے تو اہل عجم نے انھیں شہید کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے عتبہ بن غزوان کو بھیجا۔

حضرت عتبہ کو ہدایات

عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہ بن غزوان کو بصرے کی طرف روانہ کیا تو انھیں یہ ہدایات دیں۔

"اے عتبہ! میں نے تمھیں ہندوستان کی سرزمین کی سرحد کا حاکم بنایا ہے یہ دشمن کی جولانگاہ ہے مجھے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے ماحول پر غالب کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمھاری مدد کرے گا۔ میں نے علاء بن حضرمی کو لکھا ہے کہ وہ تمھاری امداد کے لئے عرفجہ بن ہرثمہ کو بھیجے، وہ دشمن کی چالوں کو سمجھنے والا مرد مجاہد ہے۔ جب وہ تمھارے پاس آئے تو تم اس سے مشورہ کرو اور اسے اپنے قریب رکھو (بعد ازاں دشمن کو) دعوت حق دو جو تمھاری دعوت کو قبول کرے تو اس کے اسلام کو تسلیم کرو اور جو (دعوت اسلام سے) انکار کرے تو اس سے اطاعت قبول کرنے کا جزیہ لو ورنہ مزید مصالحت کے بغیر تلوار سے (ان کا مقابلہ کرو)

حکومت کے خطرات

اپنی حکومت کے کاموں میں خوف خدا کو پیش نظر رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تمھارا نفس تمھیں تکبر کی کشمکش میں مبتلا کر دے اور اس سے تمھارے مسلمان بھائیوں کو نقصان پہنچے۔ حالانکہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ہو اور ذلت کے بعد عزت اور کمزوری کے بعد طاقت حاصل کر چکے ہو۔ یہاں تک کہ اب تم زبردست اور قابل اطاعت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم بن گئے ہو کہ لوگ تمھاری باتیں غور سے سنتے ہیں اور تمھارے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ (حکومت کی) یہ نعمت کتنی اچھی ہے۔ بشرطیکہ یہ تمھیں تمھارے مرتبے سے اونچا نہ کرے اور اپنے ماتحتوں پر تمھیں مغرور و متکبر نہ بنائے، لہٰذا تم اس نعمت سے (حکومت کے خطروں سے) اسی طرح بچنے کی کوشش کرو جس طرح تم گناہوں سے بچتے ہو، بلکہ یہ میرے نزدیک ان سے زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ تم اس کے مکر و فریب میں جلد آسکتے ہو پھر یہ تمھیں اس قدر نیچے گرا دے گی کہ تم جہنم میں پہنچ جاؤ گے۔ اللہ بچائے اور تمھیں اس (کے مکر و شر) سے بچائے کیونکہ جب مسلمان خدا کی طرف تیزی کے ساتھ جا رہے تھے کہ اچانک دنیا ان کے سامنے آگئی اور انھوں نے دنیا کو اختیار کر لیا مگر تم اللہ کا قصد کرو اور دنیا کو پسند نہ کرو بلکہ ظالموں کی لغزشوں اور ان کے خطرناک مقامات سے بچو۔"

اہل ابلہ کا مقابلہ

حضرت شعبی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان تین سو افراد کی تعداد میں نصرے آئے جب انھوں نے سرکنڈوں کا جنگل دیکھا اور مینڈکوں کی آواز سنی تو فرمانے لگے۔ "امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سرزمین عرب کے انتہائی مقام اور اہل عجم کی زمین کے ابتدائی حصے کے قریب فروکش ہو جاؤں۔ اور یہ وہ مقام ہے جہاں اتر کر ہمیں اپنے خلیفہ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ لہٰذا خریبہ کے مقام پر اتر پڑے۔ (اس کے قریب) ابلہ کے مقام پر اساورہ کی قوم میں سے پانچ سو عجمی سپاہی تھے جو اس قیام کی حفاظت کر رہے تھے کیونکہ وہ چین اور اس کے اطراف سے آنے والی کشتیوں کی بندرگاہ تھی۔ اس لئے عتبہ وہاں سے روانہ ہو کر اجانہ کے مقام پر فروکش ہوئے۔ یہاں وہ تقریباً ایک مہینے ٹھہرے رہے۔ پھر اہل ابلہ ان کے مقابلے کے لئے آئے تو حضرت عتبہ نے بھی ان کا مقابلہ کیا۔

انھوں نے قطبہ بن قتادہ سدوسی اور قسام بن زہیر مازنی کو دس سواروں کے ساتھ اپنے پیچھے رکھا اور ان دونوں سے فرمایا

"تم دونوں ہمارے پیچھے رہو۔ بھاگنے والے کو روکو اور جو ہمارے پیچھے سے حملہ کرنے کا ارادہ کرے اس کا مقابلہ کرو۔"

دشمن کو شکست

اس کے بعد مقابلہ شروع ہوا۔ انھوں نے صرف اتنی دیر جنگ کی تھی جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح ہو کر تقسیم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا اور دشمن شکست کھا کر بھاگ گیا۔ پھر دشمن کے سپاہی شہر میں داخل ہو گئے اور عتبہ اپنے لشکر کی طرف واپس آگئے۔ وہاں وہ تھوڑے دن ہی ٹھہرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کی طرف سے) اس قدر رعب و ہیبت طاری کر دی کہ وہ شہر سے نکل گئے اور ہلکا سامان اٹھا کر وہاں سے چلے گئے اور کشتیوں میں بیٹھ کر دریائے فرات کے پار چلے گئے۔ اس طرح شہر خالی ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے اندر جا کر ان کے ساز و سامان، ہتھیاروں اور دیگر اشیاء پر قبضہ کر لیا۔ نقد مال بھی ان کے ہاتھ آیا جسے انھوں نے آپس میں بانٹ لیا اور ہر مسلمان کے حصے میں ۱۰۰ درہم آئے۔

مال غنیمت کی تقسیم حضرت عتبہ نے نافع بن الحارث کو ابلہ کے مال غنیمت کو تقسیم کرنے پر مقرر کیا۔ انھوں نے اس کا خمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی حصہ سپاہیوں میں تقسیم کر دیا اور نافع بن الحارث کے ہاتھ اس کی اطلاع لکھ کر بھیجی گئی۔

شیبہ بن عبید اللہ کی روایت ہے کہ ابلہ کی جنگ میں نافع بن الحارث نے (دشمن کے) ۹۰ آدمی قتل کئے اور ابو بکرہ نے چھ آدمی قتل کئے۔

خلفاء بن ابو ہند کی روایت ہے کہ مسلمانوں کو ابلہ میں دراہم میں سے چھ سو درہم ملے۔ ان میں سے ہر ایک مسلمان کو ۱۰۰ درہم ملے۔ ان ۱۰۰ درہم حاصل کرنے والوں کو حضرت عمرؓ نے دو ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ یہ تین سو افراد تھے۔ ابلہ کی فتح رجب یا شعبان میں ۱۴ھ میں ہوئی۔

ممتاز افراد حضرت شعبی کی روایت ہے کہ ابلہ کی فتح کے موقع پر ۷۰ ستر مسلمان شریک تھے اس میں (مندرجہ ذیل سرکردہ مسلمان شامل) تھے۔ ابو بکرہ۔ نافع بن الحارث۔ شبل بن معبد مغیرہ بن شعبہ۔ مجاشع بن مسعود۔ ابو حریم البلوی۔ ربیعہ بن کلدہ بن ابو الصلت الثقفی اور محجاج۔

دستِ میسان غیاثہ بن عمید عمرو بیان کرتے ہیں، میں (حضرت) عتبہ کے ساتھ فتح ابلہ کے موقع پر موجود تھا۔ انھوں نے نافع بن الحارث کو حضرت عمر کے پاس فتح کی اطلاع دینے کے لئے بھیجا۔ دستِ میسان کے لوگ ہمارے مقابلہ کے لئے جمع ہو گئے تھے لہٰذا عتبہ نے کہا۔ "میری رائے یہ ہے کہ ہم ان کی طرف روانہ ہوں" لہٰذا ہم روانہ ہوئے۔ دست میسان کے زمیندار حاکم نے ہم سے مقابلہ کیا۔ ہم نے اس سے جنگ کی آخر کار اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی قبا اور پٹکا حاصل کر کے انھیں حضرت عمرؓ کے پاس انس بن حجیہ لیثکری کے ہاتھ روانہ کیا گیا۔

مسلمانوں کی خوش حالی ابو الملیح الھزلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ نے انس بن حجیہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ دست میسان کے حاکم کے پیچھے کو حضرت عمر کے پاس بھیجا۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا مسلمانوں کا کیا حال ہے؟" وہ بولے "دنیا کا مُن ان پر برس رہا ہے اور وہ سیم و زر میں کھیل رہے ہیں" یہ سُن کر مسلمان بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ وہاں آنے لگے۔

حضرت مجاشع کی نیابت

علی ابن زید روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عتبہ فتح ابلہ سے فارغ ہوئے تو دست میسان کا حاکم ان کے مقابلے کے لئے تیار ہوا۔ حضرت عتبہ ابلہ سے اس کی طرف روانہ ہوئے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر انھوں نے مجاشع بن مسعود کو دریائے فرات کی طرف روانہ کیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ اس وقت تک مسلمانوں کو نماز پڑھائیں جب تک کہ مجاشع فرات کے علاقے سے آئیں۔ جب وہ آجائیں تو وہ امیر ہیں۔

فیلکان سے جنگ

حضرت مجاشع اہل فرات پر فتح حاصل کرنے کے بعد بصرہ لوٹ آئے (اس اثنا میں) ابن قباذ کے اکابر میں ایک عظیم شخصیت فیلکان مسلمان کے مقابلے کے لئے تیار ہوا تو اس کے مقابلے کے لئے حضرت مغیرہ بن شعبہ نکلے اور مرغاب کے مقام پر اس سے جنگ کی اور فتح حاصل کی۔ پھر انھوں نے فتح کا حال حضرت عمر فاروقؓ کے پاس لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عتبہ سے دریافت کیا

حضرت عمر کا اعتراض

"تم نے بصرے پر کس کو حاکم بنایا ہے"؟ وہ بولے "مجاشع بن مسعود کو" آپ نے فرمایا: "تم ایک بدو صحرا نشین شخص کو اہل شہر پر حاکم بناتے ہو۔ تم جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟" وہ بولے "نہیں" (جانتا ہوں) اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت مغیرہ کی فتح کا واقعہ ان کو سنایا اور انھیں حکم دیا کہ وہ اپنی عمل داری کی طرف لوٹ جائیں۔ حضرت عتبہ (اس کے بعد) راستے میں فوت ہو گئے۔ حضرت عمر نے (ان کے بعد) (حضرت) مغیرہ بن شعبہ کو (بصرے کا) حاکم مقرر کیا۔

حضرت مغیرہ کی جنگ

عبدالرحمن بن جوشن کی روایت ہے کہ جب دست میسان کا حاکم قتل ہوا تو حضرت عتبہ روانہ ہو گئے۔ انھوں نے مجاشع کو فرات کی طرف بھیجا اور انھیں اپنا جانشین مقرر کیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب تک کہ مجاشع فرات سے واپس آئیں۔ اہل میسان پھر مقابلے کے لئے جمع ہوئے تو حضرت مغیرہ نے ان کا مقابلہ کیا اور مجاشع کے فرات سے واپس آنے سے پہلے (حضرت مغیرہ) ان پر غالب آگئے۔ اس لئے انھوں نے حضرت عمر فاروق کو فتح کی اطلاع دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم خواتین کی جنگی تدبیر

قتادہ کی روایت ہے کہ اہل مسیان مسلمانوں کے مقابلے کے لئے مجتمع ہو گئے تو حضرت مغیرہ ان سے جنگ کرنے کے لئے گئے وہ دریائے دجلہ کے قریب دشمن سے ملے اس وقت ارودۃ بنت الحارث بن کلدہ نے کہا "کاش ہم بھی مسلمان مردوں کے ساتھ شریک ہوتے اور ان کی مدد کرتے" (یہ کہہ کر) انھوں نے اپنے دوپٹے کا ایک جھنڈا بنا لیا اور (دوسری مسلمان) خواتین نے بھی اپنے دوپٹوں کے جھنڈے تیار کر لئے اور وہ سب مسلمان مردوں (کی جنگ میں شریک ہونے) کے ارادے سے نکلیں اور وہ وہاں اس حالت میں پہنچیں کہ مشرکین ان کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ جب مشرکین نے جھنڈوں کو آتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے خیال کیا کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے نوی کمک آ رہی ہے۔ اس لئے وہ بھاگ گئے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان کی کافی تعداد کو تہ تیغ کیا۔

حارثہ بن مضرب کی روایت ہے کہ ابلہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ حضرت عتبہ نے مسلمانوں کے درمیان اس وقت (ان کو) سفید روٹیاں تقسیم کیں۔

حضرت محمد بن سیرین نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

اہم جنگی اسیر

طبری لکھتے ہیں کہ میسان کے قیدیوں میں (خواجہ) ابوالحسن بصری کے والد یسار اور حضرت عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان بھی شامل تھے۔

خوش نصیبی

مسلمہ بن المحیق بیان کرتے ہیں "میں ابلہ کی فتح میں شریک تھا۔ میرے حصے میں کچھ تانبا آیا۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو وہ سونا تھا۔ اس میں تقریباً اسی ہزار مثقال (سونا؟) تھا۔ اس بارے میں حضرت عمر کو لکھا گیا۔ انھوں نے (جواب میں) لکھا

"مسلمہ سے اس بات کا حلف لیا جائے کہ جس وقت انھوں نے اس پر قبضہ کیا تھا اس وقت وہ ان کے نزدیک تانبا تھا۔ اگر وہ اس قسم کا حلف اٹھا لیں تو وہ مال ان کے سپرد کر دیا جائے ورنہ وہ تمام مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے" میں نے حلف اٹھایا تو وہ مال مجھے سپرد کر دیا گیا۔ ان کے پوتے مثنیٰ بن موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں "ہمارے پاس آج تک وہی مالی سرمایہ موجود ہے۔

نعرۂ تکبیر کے اثرات

عمرہ بنت قیس فرماتی ہیں "جب مسلمان اہل ابلہ کے ساتھ جنگ کرنے کے نکلے تو میرے شوہر اور فرزند دونوں مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہوئے انھوں نے (فی کس) دو درہم حاصل کئے اور کشتی کی کافی مقدار بھی حاصل کی۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھے جب وہ ابلہ کے قریب پہنچے تو انھوں نے دشمن سے کہا "تم دریا پار کر کے ہماری طرف آؤ گے یا ہم آئیں"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے کہا "تم دریا عبور کر کے ہمارے پاس آؤ۔"

مسلمانوں نے لکڑی کا پل بنایا اور اس پر سے دریا پار کر کے پہنچے۔ مشرکوں نے (آپس میں) کہا "تم ان کے پہلے حصے کو نہ پکڑ سکتا آنکہ آخری حصہ بھی عبور کر کے نہ آجائے" جب مسلمان خشک زمین میں پہنچے تو انھوں نے دو مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کیا تو ان کی (سواریوں کے) جانور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور جب مسلمانوں نے تیسری تکبیر کہی (تو سواری کے) جانور اپنے مالک کو زمین پر پھینکنے لگے اور ہم ان کی تباہی کا منظر دیکھ رہے تھے کہ ان کے ذریعے اللہ نے فتح عطا کی۔

زیاد کا کام مدائنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ کی زوجہ صفیہ بنت الحارث بن کلدہ تھیں اور ان کی ہمشیرہ ارد بنت الحارث شبل بن معبد البجلی کی زوجہ (محترمہ) تھیں۔ جب حضرت عتبہ بصرے کے حاکم مقرر ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی سسرال میں سے ابوبکرہ، نافع بن الحارث اور شبل بن معبد روانہ ہوئے۔ زیاد بھی ان کے ساتھ روانہ ہوا۔ جب انھوں نے ابلہ کو فتح کیا۔ انھوں نے کوئی ایسا (موزوں) تقسیم کرنے والا آدمی نہیں پایا۔ اس وقت زیاد کو جو چودہ سال کا لڑکا تھا (مال غنیمت) تقسیم کرنے والا مقرر کیا گیا۔ اس کی اجرت (تنخواہ) روزانہ دو درہم مقرر کی گئی۔

حضرت عتبہ کا دور حکومت کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ ۱۵ھ میں بصرے کے حاکم مقرر ہوئے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ۱۶ھ میں امیر بصرہ ہوئے مگر سب سے پہلی (ہماری) روایت ۱۴ھ میں مقرر ہونے کی، صحیح ہے۔ ان کا دور حکومت چھ مہینے تک رہا۔

بصرے کے حکام حضرت عمر نے (اس کے بعد) حضرت مغیرہ بن شعبہ کو بصرے کا حاکم مقرر کیا وہ دو سال بصرے کے حاکم رہے پھر ان پر کچھ الزامات لگائے گئے (اور وہ معزول کر دیئے گئے) اس کے بعد حضرت ابوموسیٰ (اشعری) حاکم مقرر ہوئے۔ ایک (ضعیف) روایت یہ ہے کہ حضرت عتبہ کے بعد حضرت ابوموسیٰ حاکم مقرر ہوئے اور ان کے بعد حضرت مغیرہ (حاکم مقرر) ہوئے۔

اسلامی صوبوں کے حکام اسی ۱۴ھ میں حضرت عمر نے اپنے فرزند عبیداللہ اور ان کے ساتھیوں کو نیز ابو محجن کو شراب نوشی کے جرم میں (کوڑوں کی) سزا دی۔ اسی سال حضرت عمر بن الخطاب نے مسلمانوں کے ساتھ حج کیا اور ایک روایت کے مطابق مکہ کے حاکم حضرت عتاب بن اسید اور یمن کے حاکم یعلی بن منیہ، کوفہ کے حاکم (حضرت سعد بن ابی وقاص، شام کے حاکم حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، بحرین کے حاکم عثمان بن ابی العاص اور بقول بعض علاء بن حضرمی تھے۔ عمان کے حاکم حذیفہ بن محصن تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۸

۱۵ھ کے واقعات

ابن جریر طبری تحریر فرماتے ہیں "بعض لوگوں کی یہ روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے اسی سن میں کوفہ کا شہر بسایا۔ اس کے محل وقوع کا پتہ ابن بقیلہ نے بتایا تھا۔ اس نے حضرت سعد سے کہا تھا "میں آپ کو ایسی زمین کی نشان دہی کراؤں گا جو مچھر پسو وغیرہ سے پاک وصاف ہے اور جنگل سے الگ تھلگ ہے۔"

چنانچہ اس نے اس مقام کی رہنمائی کی جہاں آج کل کوفہ ہے۔

مرج الروم کا واقعہ

اس سال مرج الروم کا واقعہ رونما ہوا۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ حضرت ابوعبیدہ حضرت خالد بن الولید کے ساتھ قنسرین سے حمص جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے یرموک سے جو لوگ ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے، انھیں لے کر لوٹے اور تمام لوگ ذوالبکلاع پر اترے۔ ہرقل کو ان کی (نقل و حرکت کی) خبر مل گئی تھی۔ اس لئے اس نے توذر بطریق کو بھیجا۔ وہ مرج دمشق اور اس کے مغرب میں فروکش ہوا۔ حضرت ابوعبیدہ نے مرج الروم اور ان کی اس جماعت کا قصد کیا۔ موسم سرما ان پر ٹوٹ پڑا تھا اور زخم ان میں پھیلے ہوئے تھے۔ جب وہ مرج الروم میں ان کے پاس آئے تو ان کے آتے ہی شمس رومی بھی توذرا کے برابر گھوڑ سواروں کے ساتھ فروکش ہوا وہ توذرا کی امداد اور اہل حمص کی حمایت کے لئے آیا تھا۔ وہ ایک علیحدہ مقام پر اپنی فوج کے ساتھ خیمہ زن ہوا۔ جب رات ہوئی تو وہ مقام، توذرا کے جانے کی وجہ سے ویران ہو گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خالد کا تعاقب

حضرت خالد بن الولید تو ذرا کے مقابلے پر تھے اور حضرت ابو عبیدہ شنس کے مقابلے پر تھے۔ حضرت خالد کو یہ اطلاع ملی کہ تو ذرا دمشق کی طرف کوچ کر گیا تو حضرت خالد اور حضرت ابو عبیدہ دونوں اس امر پر متفق ہو گئے کہ حضرت خالد اس کا تعاقب کریں، لہٰذا حضرت خالد ایک لشکر لے کر اسی رات اس کے پیچھے روانہ ہوئے۔

ایرانیوں کو شکست

حضرت یزید بن ابی سفیان کو اس کے فعل کی اطلاع مل گئی تھی لہٰذا انھوں نے تو ذرا کا مقابلہ کیا اور فریقین میں جنگ شروع ہو گئی۔ دوران جنگ حضرت خالد بھی پہنچ گئے اور انھوں نے دشمن کے پیچھے سے حملے شروع کر دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آدمی آگے پیچھے دونوں طرف سے مارے گئے اور انھیں موت کی نیند سلا دیا گیا اور جو بھاگ گئے ان کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا۔ مسلمانوں کو حسب دلخواہ مال غنیمت ملا اس میں سواری کے جانور ساز و سامان ہتھیار اور کپڑے بھی شامل تھے جنھیں حضرت یزید بن ابی سفیان نے اپنے اور حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر حضرت یزید دمشق کی طرف لوٹ گئے اور حضرت خالد حضرت ابو عبیدہ کے پاس چلے گئے۔ حضرت خالد نے تو ذرا کو قتل کیا تھا۔

شنس کا قتل

حضرت خالد بن ولید کے جانے کے بعد حضرت ابو عبیدہ نے شنس کا مقابلہ کیا۔ یہ جنگ مرج الروم میں ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہ نے شنس کی فوج کا صفایا کیا اور شنس کو بھی قتل کر دیا۔ میدان جنگ رومیوں کی لاشوں سے پٹا پڑا تھا اور وہاں ان لاشوں کے سڑنے کی وجہ سے بدبو آ رہی تھی۔ جو بھاگ گئے۔ وہ بچ گئے۔ ان کے علاوہ اور کوئی زندہ نہیں بچ سکا۔

فتح حمص

ابو عثمان کی روایت ہے کہ جب ہرقل کو مرج الروم کے باشندوں کے قتل کی خبر موصول ہوئی تو اس نے امیر حمص کو حمص جانے کا حکم دیا۔ اس نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان (عربوں) کی غذا اونٹ کا گوشت اور ان کی شراب اونٹ کا دودھ ہے۔ یہ موسم سرما ہے۔ اس لئے تم ان سے پھر خنک دن میں جنگ کرو۔ اس طرح موسم گرما کے آغاز تک ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا جب کہ ان کا کھانا پینا صاف بھی ہو۔"

موسم سرما کی جنگ

وہ اپنے لشکر سے رخصت ہو کر رہا آیا اور اس کے حاکم کو بھی حمص بھیجا۔ حضرت ابو عبیدہ بھی حمص پہنچ گئے اور وہاں خیمہ زن ہوئے۔ ان کے بعد حضرت خالد بھی وہاں آ کر مقیم ہو گئے۔ رومی ہر سرد دن میں صبح سویرے ان سے جنگ کرتے تھے۔ مسلمانوں نے وہاں بہت شدید سردی محسوس کی رومیوں نے محاصرہ کو طول دے دیا۔ تاہم مسلمانوں نے سردی کی شدت پر صبر کیا اور مستقل مزاجی سے جمے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر و استقلال عطا کیا اور موسم سرما کے خاتمے پر فتح و نصرت انہی کی تھی۔ دشمن شہر میں اس لئے محصور ہو گیا کہ انھیں یہ توقع تھی کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسم سرما مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دے گا۔

سردی کا مقابلہ ابوالزہراء القشیری اپنی قوم کے ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ اہل حمص ایک دوسرے کو محصور رہنے کی ہدایت کرتے رہے وہ کہتے تھے تم لوگ ڈٹے رہو کیونکہ یہ اکھڑ قوم ہے جب شدید سردی ان پر اثر کرے گی تو ان کے قدم اکھڑ جائیں گے۔ کیونکہ ان کا کھانا پینا ایسا ہے (کہ وہ سردی کا مقابلہ نہیں کر سکتے) تاہم جب اہل روم (شہر کے اندر) واپس لوٹتے تھے تو جرابیں پہننے کے باوجود ان کے پاؤں پھٹ جاتے تھے اور مسلمان (بغیر جرابوں کے) صرف جوتوں میں تھے مگر ان کی کسی انگلی کو نقصان نہیں پہنچا۔

مصالحت کی کوشش جب موسم سرما ختم ہوا تو رومیوں کے ایک بوڑھے شخص نے کھڑے ہو کر ان سے کہا کہ وہ مسلمانوں سے مصالحت کر لیں۔ مگر انھوں نے کہا

"ہم کیسے مصالحت کریں جب کہ ہماری سلطنت اور شان و شوکت باقی ہے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی (مشترکہ) چیز نہیں ہے"

پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور بولا

"موسم سرما چلا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امید بھی منقطع ہو گئی ہے۔ اب تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟" وہ بولے "برسام کی بیماری کا (جو دل و جگر کے درمیانی پردے میں سوزش کی بیماری ہے، ہم انتظار کر رہے ہیں) یہ موسم سرما میں دب جاتی ہے اور موسم گرما میں نمودار ہوتی ہے" وہ بولا یہ وہ قوم ہے جو سب تکالیف برداشت کر لیتی ہے۔ اب اگر تم ان سے صلح کا عہد و پیمان کر لو تو یہ تمھارے لئے اس سے بہتر ہے کہ بزور شمشیر تمھیں گرفتار کیا جائے۔ مجھے تم قابل ستائش طریقے سے جواب دو اس سے پہلے کہ تم قابل مذمت بن کر مجھے جواب دو" وہ بولے "یہ بڈھا سٹھیا گیا ہے۔ اسے جنگی امور سے کوئی واقفیت نہیں ہے"

نعرۂ تکبیر کے اثرات قبیلہ غسان اور بلقین کے بوڑھے اشخاص بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے مسلمانوں کے صبر و استقلال کا یہ بدلہ دیا کہ اہل حمص کے ہاں زلزلہ برپا ہو گیا۔ اس کی صورت یہ ہوئی کہ جب مسلمان ان کے مقابلے کے لئے آئے تو انھوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس سے رومیوں کے شہر میں زلزلہ برپا ہوا اور ان کی دیواریں پھٹ گئیں تو وہ گھبرا کر اپنے حکام اور اہل رائے کے پاس گئے اور ان سے صلح کرنے کی درخواست کی مگر انھوں نے ان کی بات نہیں مانی بلکہ انھیں بہت شرمندہ اور ذلیل کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حمص کی مصالحت

جب مسلمانوں نے دوسری تکبیر کہی تو اس کے بعد بہت سے گھر اور ان کی دیواریں گر گئیں۔ اس وقت پھر گھبرا کر وہ اپنے رؤسا اور اہل رائے کے پاس پہنچے اور کہنے لگے "کیا تم اللہ کے عذاب کو نہیں دیکھ رہے ہو؟" اس پر انھوں نے جواب دیا: "تمھارے علاوہ اور کوئی صلح کا مطالبہ نہیں کر رہا ہے۔" اس پر سب لوگ آگے بڑھے اور "صلح" "صلح" کی آوازیں لگانے لگے۔ مسلمانوں کو ان کی اندرونی حالت کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ آخر کار اہل حمص کی مصالحت کو مسلمانوں نے اس شرط پر قبول کر لیا کہ مسلمان رومیوں کے مال کو چھوڑ دیں گے اور ان کی عمارتیں بھی چھوڑ دیں گے اور وہاں قیام نہیں کریں گے بلکہ انھیں انہی لوگوں کے قیام کے لئے چھوڑ دیں گے۔ بعض لوگوں نے دمشق کی صلح کے مطابق مصالحت کی کہ ہر جریب کے بدلے پر ایک دینار ہو خواہ وہ خوش حال ہوں یا تنگ دست ہوں۔

صلح کے شرائط

بعض لوگوں نے بقدر وسعت (محصول ادا کرنے پر) مصالحت کی کہ اگر ان کا مال زیادہ ہو تو محصول زیادہ کر دیا جائے اور اگر کم ہو تو کم کر دیا جائے۔

دمشق اور اردن کا صلح نامہ بھی اسی قسم کا تھا۔ کچھ لوگوں نے خوش حالی ہو یا تنگ دستی، ہر حالت میں ایک رقم مقرر کر دی تھی اور کچھ لوگوں نے بقدر وسعت و طاقت ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

حضرت ابو عبیدہ کے انتظامات

حضرت ابو عبیدہ نے حضرت سمط بن اسود کو فرزندان معاویہ کے ساتھ اور اشعث بن میناس کو قبیلہ سکون کے ساتھ بھیجا۔

ان کے ساتھ ابن عامس اور مقداد قبیلہ ابلی میں تھے۔ حضرت بلال اور خالد لشکر میں تھے۔ اور صباح ابن ثمیر اور ذہیل بن عطیہ اور ذاسمستان بھی تھے۔ انھوں نے خود اپنے لشکر میں قیام کیا اور حضرت عمرؓ کے پاس فتح کی اطلاع اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے ہاتھ بھیجا۔ انھوں نے ہرقل کا حال بھی بتایا کہ اس نے دریا کو عبور کر لیا ہے اور جزیرہ پہنچا ہے اور وہ ربار میں ہے کبھی کہیں ہوتا ہے اور کبھی کہیں نمودار ہوتا ہے۔

حضرت عمر کا پیغام

حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عمرؓ کے پاس آئے انھوں نے انھیں واپس بھیجا۔ پھر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس کوفہ بھیجا۔ پھر حضرت عمر فاروق نے حضرت ابو عبیدہ کو یہ تحریر کیا

"تم اپنے شہر میں قیام کرو اور شام کے بہادر اور طاقتور عربوں کو (جنگ میں شریک ہونے کی دعوت دو۔ میں بھی انشاء اللہ امدادی فوج بھیجنا ترک نہیں کروں گا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح قنسرین

ابو عثمان اور جاریہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو عبیدہ نے فتح حمص کے بعد حضرت خالد بن الولید کو قنسرین بھیجا۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو رومی سپاہی میناس کی قیادت میں ان کے مقابلے کے لئے آئے۔ میناس ہرقل کے بعد روم کا سب سے بڑا سپہ سالار تھا۔ عریقین کی جنگ شہر کے قریب ہوئی۔ میناس اور اس کے ساتھی بُری طرح مارے گئے۔ تمام رومی بھی اس کے ساتھ مارے گئے اور ان میں سے کوئی باقی نہیں رہا۔

اہل علاقہ نے پیغام بھیجا کہ انھیں اہل عرب میں زبردستی جنگ میں لایا گیا تھا وہ اپنی مرضی اور خوشی سے جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ حضرت خالد نے ان کی (معذرت) قبول کرلی اور انھیں اپنی حالت پر چھوڑ دیا۔

حضرت عمر اور خالد

جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی تو انھوں نے فرمایا "خالد نے اپنے آپ یہ حکم دیا۔ اللہ (حضرت) ابوبکر پر رحم کرے وہ مجھ سے زیادہ مردم شناس تھے"

حضرت عمر نے خلیفہ ہونے کے بعد حضرت خالد اور مثنیٰ کو معزول کر دیا تھا اور یہ فرمایا تھا "میں نے ان کو کسی الزام اور شک و شبہ کی بنا پر معزول نہیں کیا ہے بلکہ اس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے ان دونوں کو بہت عظیم شخصیت سمجھ لیا تھا۔ اس لئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ ان دونوں پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھ جائیں" جب قنسرین کا یہ واقعہ ہوا تو حضرت عمر نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔

حضرت خالد بن الولید وہاں سے چل کر خاص شہر قنسرین کی طرف آئے تو اہل شہر قلعہ بند ہو گئے حضرت خالد نے فرمایا "اگر تم بادلوں میں بھی ہو گے تو اللہ ہمیں تمھاری طرف اٹھا کر لے جائے گا یا تمھیں ہماری طرف اتار دے گا"

شہر کی تباہی

اس پر وہ اپنے معاملات پر غور کرنے لگے اور انھوں نے اہل حمص کا حشر یاد کیا تو انھوں نے اہل حمص کی طرح صلح کرنی چاہی مگر آپ نے صلح قبول نہیں کی اور شہر کو تباہ کرنے پر اصرار کیا چنانچہ وہ شہر تباہ و برباد کر دیا گیا۔

ہرقل کی پسپائی

جب حمص اور قنسرین ہاتھوں سے نکل گئے تو ہرقل کو پیچھے ہٹنا پڑا اس کی پسپائی کی وجہ یہ ہوئی کہ جب حضرت خالد نے میناس کو قتل کر دیا اور اس کے بعد رومیوں کا صفایا ہوا اور حضرت خالد نے قنسرین کے بیرونی علاقے سے صلح کرکے انھیں چھوڑ دیا تو عمر بن مالک کوفہ کی طرف سے نمودار ہو کر قرقیسا کی طرف سے نکل آئے۔ عبداللہ بن المعتم موصل کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آئے اور ولید بن عقبہ قبیلہ تغلب اور جزیرہ کے عربوں کو لے کر نکلے انھوں نے ہرقل کی طرف سے جزیرے کے تمام شہروں کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اہل جزیرہ جو حران رقہ، نصیبین میں تھے۔ جنگ میں شریک ہو گئے تھے مگر جزیرے میں انھوں نے دلیہ کو چھوڑ دیا تھا تاکہ کوئی پیچھے سے ان پر نہ حملہ کر دے۔

ناکہ بندی

یوں حضرت خالد اور عیاض نے شام کی طرف سے اس کی ناکہ بندی کر دی اور حضرات عمرو عبید اللہ نے جزیرے کی طرف سے اس کی ناکہ بندی کی۔ اس سے پہلے اس قسم کی کوئی ناکہ بندی نہیں کی گئی تھی۔ اسلام میں اس قسم کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ پھر حضرت خالد قنسرین کی طرف لوٹ گئے اور وہاں رہنے لگے۔ ان کی زوجہ محترمہ بھی ان کے پاس آگئیں۔ جب انھیں معزول کر دیا گیا تو وہ کہنے لگے

"(حضرت) عمر نے مجھے شام کا عامل بنایا پھر مجھے معزول کر دیا"

سن میں اختلاف

ابو جعفر طبری تحریر کرتے ہیں کہ ہرقل پھر قسطنطنیہ کی طرف روانہ ہوا اس کے روانہ ہونے اور شام چھوڑنے کے سن کے بارے میں اختلاف ہے۔ محمد ابن اسحاق کہتے ہیں کہ وہ ۱۶ھ میں روانہ ہوا اور سیف کہتے ہیں کہ وہ ۱۷ھ میں روانہ ہوا۔

قسطنطنیہ کی طرف کوچ

ابوالزہراء قشیری قبیلہ قشیر کے ایک شخص کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہرقل رہا سے نکلا تو اس نے وہاں کے باشندوں کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو وہ بولے "ہم بہتر طریقے سے رہتے ہیں" انھوں نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور وہ اس سے اور مسلمانوں دونوں سے الگ ہو گئے۔ سب سے پہلے جس نے انھیں نکلنے پر مجبور کیا وہ زیاد بن حنظلہ تھے جو صحابی تھے اور عمر بن مالک کے مددگار اور قبیلہ عبد بن قیس کے حلیف تھے۔ اس سے پہلے ہرقل وہاں سے روانہ ہو کر شماط آیا پھر اس نے قسطنطنیہ کا رخ کیا۔

مسلمانوں کی خصوصیات

ہرقل کو راستے میں ایک رومی ملا جو پہلے مسلمانوں کی قید میں تھا پھر وہ بھاگ نکلا تھا۔ ہرقل نے کہا "مجھے اس قوم (مسلمان) کے حالات سے مطلع کرو۔ وہ بولا" میں آپ کو ان کے حالات اس طرح بتاؤں گا کہ گویا آپ انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ دن کے وقت شہسوار ہیں اور رات کے وقت راہب۔ (عبادت گزار) ہیں۔ وہ اپنی رعایا کا مال قیمت دے کر کھاتے ہیں اور جب گھروں میں داخل ہوتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔ جو کوئی ان سے جنگ کرتا ہے، وہ اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس کا خاتمہ کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ہرقل بولا۔ "اگر تم مجھ سے سچ بات کہتے ہو تو وہ میرے قدموں کے نیچے کی سرزمین کے ضرور وارث بنیں گے۔"

الوداعی سلام عبادہ اور خالد روایت کرتے ہیں کہ جب کبھی ہرقل بیت المقدس کی زیارت کرتا تھا تو شام سے رخصت ہوتے وقت اور روم جاتے ہوئے یہ کہا کرتا تھا "اے شام (سوریہ) تم پر سلام ہو یہ ایسے رخصت ہونے والے کا سلام ہے جس کی تمنا پوری نہیں ہوئی ہے اور وہ پھر لوٹ کر نہ آئے گا۔"

جب مسلمان حمص کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ دریا پار کر کے رہا آیا اور وہ وہاں اس وقت تک مقیم رہا جب تک کہ اہل کوفہ نمودار ہوئے۔ قنسرین فتح ہوا اور (سپہ سالار) میناس مارا گیا پھر وہ شمشاط چلا گیا۔ جب وہ وہاں سے روم جانے لگا تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر شام کے علاقے کی طرف دیکھتا رہا پھر یہ کہا۔ "اے سوریہ (شام) تم پر سلام ہو۔ یہ سلام ایسا ہے کہ اس کے بعد پھر اجتماع نہیں ہوگا اور کوئی رومی تمہاری طرف لوٹ کر نہیں آئے گا سوائے اس کے کہ وہ خوف زدہ ہو۔ یہ حالت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ وہ منحوس لڑکا پیدا ہوگا۔ کاش کہ وہ پیدا نہ ہو کیونکہ اس کا کام بہت شیریں ہوگا اور اس کا انجام اہل روم کے لئے بہت تلخ ہوگا"

شام سے رخصت ابوالزہراء اور عمرو بن میمون روایت کرتے ہیں کہ جب ہرقل شمشاط سے روم کے اندر داخل ہونے کے ارادے سے روانہ ہوا تو اس نے شام کی طرف رخ کیا اور کہا۔

"اے شام! میں اس سے پہلے تمہیں مسافر کی طرح سلام کرتا تھا مگر آج اے سوریہ میں تمہیں الوداعی سلام کرتا ہوں اب تمہاری طرف کبھی کوئی رومی لوٹ کر نہیں آئے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ خوف زدہ ہو تا آنکہ ایک منحوس بچہ پیدا ہوگا۔ کاش کہ وہ پیدا نہ ہوتا۔"

قلعوں کی ویرانی یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور قسطنطنیہ پہنچ گیا وہ اسکندریہ اور طرسوس کے درمیان قلعے والوں کو بھی اپنے ساتھ لیتا گیا تاکہ مسلمان انطاکیہ اور رومی شہروں کے درمیان آباد بستیوں میں سے نہ گذر سکیں اس نے ان قلعوں کو ویران کر دیا۔ چنانچہ مسلمانوں کو وہاں کوئی نہیں ملا بلکہ بعض اوقات رومی وہاں کمین گاہ میں پوشیدہ ہوتے تھے اور پیچھے رہنے والوں پر حملہ کرتے تھے اس وجہ سے مسلمان احتیاط کرنے لگے تھے۔

فتح قیساریہ خالد اور عباد روایت کرتے ہیں کہ جب ابوعبیدہ اور خالد حمص سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف لوٹے تو عمرو اور شرحبیل بیسان کی طرف گئے اور ان دونوں نے اسے فتح کر لیا۔ اردن نے ان سے مصالحت کر لی۔ رومیوں کا لشکر اجنادین، بیسان اور غزہ میں اکٹھا ہوا۔ مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کو دشمن کے منتشر ہونے کا حال تحریر کیا تو حضرت عمرؓ نے یزید کو تحریر فرمایا کہ وہ آدمی بھیج کر ان کی پشت گرم کریں اور معاویہ کو قیساریہ کی طرف روانہ کریں۔ انھوں نے (حضرت) عمرو کو لکھا کہ وہ ارطبون کا مقابلہ کریں اور علقمہ کو تحریر کیا کہ وہ فیقار کا مقابلہ کریں۔

حضرت معاویہ کے نام خط

حضرت عمر نے (حضرت) معاویہ کے نام یہ خط تحریر کیا

"حمد و ثنا کے بعد واضح ہو کہ میں نے تمھیں قیساریہ کا حاکم بنا دیا ہے تم وہاں جاؤ اور ان کے برخلاف اللہ سے مدد مانگو اور اس (دعا) کا ورد زیادہ کرتے رہو

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ اللّٰهُ رَبُّنَا وَثِقَتُنَا وَرَجَاؤُنَا وَمَوْلَانَا نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

اللہ ہی کے ذریعے قوت و اختیار حاصل ہوتا ہے اللہ ہمارا پروردگار ہے۔ ہمارے بھروسہ اور امید (کا مرکز) ہے وہی ہمارا آقا ہے کیا ہی اچھا مولا اور مددگار ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اہل قیساریہ کو شکست

(مذکورہ بالا) دونوں اشخاص وہاں پہنچے جہاں انھیں حکم دیا گیا تھا اور حضرت معاویہ بھی اپنا لشکر لے کر اہل قیساریہ کے پاس پہنچے انھیں شکست دے کر شہر کے اندر محصور کر دیا پھر انھوں نے لشکر کشی کی اور شکست کھائی بلکہ جب کبھی وہ حملہ کرتے تھے، شکست کھا کر اپنے قلعے کے اندر واپس چلے جاتے تھے۔

آخری مرتبہ جب وہ اپنے قلعوں سے نکلے تو نہایت جوش و خروش اور جاں نثاری کے جذبے کے ساتھ جنگ کرتے رہے، یہاں تک کہ میدان جنگ میں ان کے اسّی ہزار سپاہیوں کی لاشیں گریں اور آخری شکست کھانے تک ان کے مقتولوں کی تعداد ایک لاکھ ہو گئی۔

فتح کے قاصد

انھوں نے فتح کا حال خاندان ضبیب کے دو افراد کے ذریعے بھیجا پھر انھیں ان دونوں سے ضعف و کمزوری کا اندیشہ ہوا تو انھوں نے عبداللہ بن علقمہ فراسی اور زہیر ابن الحلاب خشعمی کو روانہ کیا اور ان دونوں کو یہ حکم دیا کہ وہ ان دونوں کے پیچھے جا کر ان سے آگے بڑھ جائیں۔ چنانچہ ان دونوں نے ان دونوں کو پکڑ لیا۔ وہ سوئے ہوئے تھے اس لیے یہ دونوں ان سے آگے بڑھ گئے

فیقار سے گفتگو

علقمہ بن مجزز بھی روانہ ہوئے انھوں نے غزہ کے قریب فیقار کا محاصرہ کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود علقمہ کے قاصد بن کر روانہ ہوئے۔ فیقار نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ راستے میں روپوشیدہ ہو کر بیٹھ جائے جب وہ گذریں تو انھیں قتل کر دیں۔ علقمہ کو اس بات کی خبر ہو گئی تو انھوں نے کہا "میرے ساتھ میرے ہم خیال دوسرے لوگ بھی شریک ہیں انھیں بھی اپنے ساتھ لاؤں گا" اس پر اس نے اس آدمی کو پیغام بھیجا "تم ان سے کوئی تعرض نہ کرو"۔

فتح کی خوشی وہ اس کے پاس سے نکلے اور انھوں نے بھی وہی کیا جو عمر نے ارطبون کے ساتھ کیا تھا جب حضرت عمرؓ کو فتح کی خبر ملی تو انھوں نے مسلمانوں کو جمع کیا اور خوشی کی رات منائی۔ انھوں نے اللہ کی حمد بیان کی اور فرمایا:

تمھیں اللہ کی حمد کرنی چاہیے کہ اس نے قیساریہ فتح کرایا"۔

جنگی قیدی (حضرت) معاویہ نے فتح سے پہلے اور فتح کے بعد بھی قیدیوں کو اپنے پاس روکے رکھا۔ آپ فرماتے تھے "میخائیل جو سلوک ہمارے قیدیوں کے ساتھ کرے گا وہی سلوک ہم ان کے قیدیوں کے ساتھ کریں گے"۔

اس طرح وہ مسلمان قیدیوں کو تکلیف دینے سے باز رہا یہاں تک کہ انھیں فتح حاصل ہوئی

فتح بیسان جب حضرت علقمہ غزہ کی طرف متوجہ تھے اور حضرت معاویہ قیساریہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عمرو بن العاص ارطبون کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ ہراول دستے پر شرحبیل بن حسنہ تھے۔ انھوں نے اردن کے انتظام کے لئے ابوالاعور کو اپنا جانشین بنایا اور اپنے لشکر کے دونوں بازوؤں پر عبداللہ بن عمرو اور قبادہ ابن تمیم لخمی کو سردار مقرر کیا اس کے بعد انھوں نے اس ارادے سے کوچ کیا کہ اجنادین کے مقام پر روم کے خلاف صف آرائی کریں۔ رومی لشکر اپنے قلعوں اور خندقوں میں تھا اور ان کا (سپہ سالار) ارطبون تھا جو رومیوں کا سب سے بڑا سیاست داں، بہت گہرا مدبر اور چالاک سپہ سالار تھا۔ اس نے رملہ کے مقام پر بہت بڑا لشکر بھیج رکھا تھا اور ایلیاء کے مقام پر بھی اس کا لشکر جرار موجود تھا۔

حضرت عمر کے جنگی انتظامات حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ تمام اطلاعات بھیج دی تھیں جب ان کے پاس حضرت عمرو کا خط آیا تو وہ فرمانے لگے "ہم نے روم کے ارطبون کا عرب کے ارطبون سے مقابلہ کرایا ہے دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے" حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شام کے علاقے کے ہر امیر لشکر کے لئے فوجی امداد بھیجا کرتے تھے۔ لہٰذا جب انھیں یہ خط موصول ہوا کہ رومی لشکر مختلف مقامات پر پہنچا ہوا ہے تو انھوں نے حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزید ابن سفیان، کو تحریر کیا کہ وہ معاویہ کو سواروں کی فوج کے ساتھ قیساریہ بھیجے اور خود معاویہ کو تحریر فرمایا کہ انھیں اہل قیساریہ سے جنگ کرنے کے لئے امیر مقرر کیا گیا ہے تاکہ وہ انھیں حضرت عمرو بن العاص کے خلاف (مقابلہ کرنے) سے روکیں۔ حضرت عمرو نے علقمہ بن حکیم الفراسی اور مسروق بن فلان العکی کو اہل ایلیاء کے برخلاف جنگ کرنے کے لئے مقرر کیا تھا اس لئے وہ اہل ایلیاء کے مقابلے کے لئے گئے اور انھیں حضرت عمرو کے مقابلے سے روک لیا تھا۔ نیز انھوں نے ابو ایوب مالکی کو رملہ روانہ کیا تھا جہاں کی (رومی فوج کا سردار) تذارق تھا۔ انھیں اس کا مقابلہ کرنا تھا۔

ارطبون سے گفتگو

جب حضرت عمرو بن العاص کو لگاتار فوجی امداد ملی تو انھوں نے محمد بن عمرو کو علقمہ اور مسروق کی مدد کے لئے اور عمارہ ابن عمرو بن امیہ ضمری کو ابو ایوب کی امداد کے لئے بھیجا اور خود عمرو بن العاص اجنادین میں مقیم ہوئے وہ ارطبون سے کوئی معاملہ طے نہیں کر سکے اور نہ وہ قاصدوں کے ذریعے مراسلت کرنے سے مطمئن ہوئے۔ وہ خود ایک قاصد کی حیثیت سے اس کے پاس گئے اسے اپنا پیغام پہنچایا اور اس کی گفتگو سنی اس کے ساتھ انھوں نے اس کے قلعوں کا بغور مشاہدہ کیا اور جو وہ چاہتے تھے۔ وہ تمام باتیں معلوم کر لیں۔

ارطبون کی بدنیتی

ارطبون نے اپنے دل میں خیال کیا "خدا کی قسم! یہ عمرو ہے یا وہ شخص ہے جس کی رائے پر عمرو عمل کرتا ہے لہٰذا میں اسے قتل کر کے اپنی قوم کے لئے بہت بڑا کارنامہ انجام دوں گا"۔

پھر اس نے محافظ کو بلایا اور ان کے قتل کے بارے میں پوشیدہ طور پر یہ بات کہی "تم یہاں سے نکل کر فلاں مقام پر کھڑے ہو جاؤ۔ جب یہ شخص تمھارے پاس سے گذرے تو تم اسے قتل کر دو"۔ حضرت عمرو یہ بات سمجھ گئے آپ نے فرمایا

حضرت عمرو کا تدبر

"آپ کی اور ہماری گفت و شنید ہو گئی ہے۔ آپ کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے میں ان دس آدمیوں میں سے ایک ہوں جنھیں حضرت عمر بن الخطاب نے اس حاکم کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ ہم اس کی امداد کریں اور اسے مشورہ دیں۔ میں لوٹ کر انھیں ابھی لاتا ہوں اگر انھوں نے وہ باتیں منظور کر لیں جو آپ نے میرے سامنے پیش کی ہیں تو بھلا کہ امیر نے اور اہل لشکر نے وہ باتیں منظور کریں اور اگر انھوں نے وہ باتیں منظور نہیں کیں تو آپ انھیں بحفاظت ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیں گے اس وقت آپ کو اپنے معاملے کا اختیار ہوگا"۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارطبون نے یہ بات مان لی اور ایک آدمی کو بلا کر چپکے سے کہا کہ وہ فلاں آدمی کے پاس جائے اور اسے میرے پاس بھیج دے" اس طرح وہ آدمی اس کے پاس لوٹ آیا۔ پھر اس نے حضرت عمرو بن العاص سے کہا۔

آپ جا کر اپنے ساتھیوں کو لے آئیں" حضرت عمرو نکل آئے اور فیصلہ کیا کہ پھر وہ واپس نہیں آئیں گے۔ رومی (ارطبون) کو بھی معلوم ہو گیا کہ وہ دھوکے میں آگیا ہے چنانچہ وہ بولا "اس آدمی نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ یہ سب سے بڑا سیاست داں ہے"

حضرت عمرو بن العاص کی تعریف

جب حضرت عمر فاروق کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا "عمرو (بن العاص) اس پر غالب آگیا۔ اللہ عمرو کا بھلا کرے" اس کے بعد حضرت عمرو نے اس کا مقابلہ کیا انھیں اس کے تمام راز کی باتیں معلوم ہو گئی تھیں لہذا جنگ شروع ہوئی اور اجنادین کے مقام پر شدید جنگ ہوئی جیسا کہ یرموک کی جنگ تھی۔ اتنی گھمسان کی لڑائی تھی کہ مقتولوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی آخر کار ارطبون اپنے لشکر کو لے کر بھاگا اور ایلیا جا کر اس نے پناہ لی۔ حضرت عمرو اجنادین میں فروکش رہے۔

ایلیاء میں پناہ

جب ارطبون ایلیاء پہنچا تو مسلمانوں نے اس کے لئے راستہ کھول دیا۔ یہاں تک کہ وہ شہر کے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے مسلمانوں کو اجنادین بھجوا دیا چنانچہ علقمہ مسروق محمد بن عمرو اور ابوایوب حضرت عمرو بن العاص کے پاس اجنادین پہنچ گئے۔

ارطبون کا خط

ارطبون نے (حضرت) عمرو بن العاص کی طرف یہ خط تحریر کیا آپ میرے دوست اور میرے مشابہ اور ہم پلہ ہیں۔ آپ کی اپنی فوج میں (سیاست دانی کے لحاظ سے) وہی حیثیت ہے جو میری اپنی قوم میں ہے۔ خدا کی قسم! آپ اجنادین کے بعد فلسطین کا کوئی حصہ بھی فتح نہیں کر سکیں گے۔ آپ لوٹ جائیے اور کسی قسم کا گھمنڈ نہ کریں ورنہ آپ کا بھی وہی حشر ہو گا جو آپ سے پہلے آنے والے تھے اور شکست کھا کر گئے"

خط کا جواب

حضرت عمرو نے ایک آدمی کو بلایا جو رومی زبان جانتا تھا۔ اسے ارطبون کے پاس بھیجا اور فرمایا "تم انجان اور ناواقف بنے رہنا اور جو وہ کہے اسے غور سے سننا اور اس کے بعد آ کر مجھے اس کی باتیں بتاؤ"۔

اس کے بعد انھوں نے ارطبون کو یہ لکھا

"آپ کا خط مجھے موصول ہوا آپ اپنی قوم میں میرے ہم پلہ اور نظیر ہیں۔ آپ جان بوجھ کر میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت سے ناواقف بنے ہوتے ہیں ورنہ آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ میں اس ملک کا فاتح ہوں۔ آپ فلاں تین وزراء کو بلوایئے اور ان کے سامنے میرا خط پڑھ کر سنایئے اور وہ میرے اور آپ کے درمیان کی (خط و کتابت) پر غور کریں گے۔" قاصد (یہ خط لے کر) حسب ہدایت روانہ ہوا۔ جب وہ ارطبون کے پاس آیا تو اس نے لوگوں کے سامنے وہ خط دیا۔ اس نے وہ خط پڑھوایا تو سب ہنسنے لگے اور تعجب کرنے لگے وہ ارطبون سے مخاطب ہو کر کہنے لگے

"تمہیں کہاں سے یہ معلوم ہوا کہ وہ اس علاقے کا فاتح نہیں ہے؟" وہ بولا۔

"اس علاقے کا مالک وہ شخص ہے جس کا نام عمر ہے اس کے تین حروف ہیں۔"

حضرت عمر کو خط

(وہ قاصد (یہ معلومات لے کر) حضرت عمرو بن العاص کے پاس واپس آیا۔ اس وقت انھیں پتہ چلا کہ وہ (حضرت) عمر (ابن الخطاب) ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر کو اندلو کے لئے خط لکھا اور یہ تحریر کیا "میں بہت سخت جنگ لڑ رہا ہوں تاہم میں نے ملک کو آپ کے لئے تیار کر دیا ہے۔ آگے جیسے آپ کی رائے ہو۔"

سفر کا اعلان

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یہ خط پہنچا تو انھیں یقین ہو گیا کہ عمرو بن العاص نے یہ بات پورے علم کے بعد لکھی ہو گی۔ پھر انھوں نے (اپنے سفر کا) اعلان کرایا اور روانہ ہو گئے۔ آپ نے جابیہ کے مقام پر قیام کیا۔

حضرت عمر شام کی طرف کل چار مرتبہ روانہ ہوئے تھے۔ پہلی مرتبہ آپ گھوڑے پر سوار تھے دوسری مرتبہ اونٹ پر تھے۔ تیسری مرتبہ روانہ ہوئے مگر طاعون کی وبا کی وجہ سے لوٹ آئے تھے۔ چوتھی مرتبہ گدھے پر سوار ہو کر وہاں داخل ہوئے۔

سپہ سالاروں کی ملاقات

حضرت عمر نے روانہ ہونے سے پہلے مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ اس کے بعد آپ روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنی روانگی کی اطلاع تمام سپہ سالاروں کو دے دی تھی کہ وہ جابیہ کے مقام پر آپ سے ملاقات کریں۔ آپ نے دن بھی مقرر کر دیا تھا اور یہ بھی ہدایت کی تھی کہ تمام سپہ سالار اپنے جانشین مقرر کر کے آئیں۔ چنانچہ جابیہ کے مقام وہ پہنچے۔ سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان نے آپ سے ملاقات کی پھر حضرت ابو عبیدہ آئے پھر حضرت خالد آئے وہ گھوڑوں پر سوار اور ریشم اور قیمتی لباس میں ملبوس تھے۔

حضرت عمر کی نکتہ چینی

آپ اترے اور پتھر لے کر اُن کی طرف پھینکتے ہوئے فرمانے لگے "کتنی جلدی تم لوگوں نے اپنا طریقہ بدل دیا ہے۔ تم اس لباس میں میرا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استقبال کر رہے ہو۔ تم دو سال کے اندر شکم میر ہو گئے ہو اور اپنے آپے سے باہر ہو گئے ہو خدا کی قسم! اگر تم ڈیڑھ سال کے بعد بھی یہ کام کرتے تو تمھارے بجائے میں دوسروں کو مقرر کرتا۔"

وہ بولے "ہم ہتھیاروں سے بھی مسلح ہیں" آپ نے فرمایا "تو پھر یہ بات درست ہے" اس کے بعد آپ جابیہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت حضرت عمرو بن العاص اور شرحبیل (جنادین میں تھے انھوں نے اپنا مقام نہیں چھوڑا۔

فتح بیت المقدس

حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں "جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ آئے تو ایک یہودی آپ سے کہنے لگا۔

"اے امیر المومنین! آپ اپنے گھر واپس نہ جائیں جب تک کہ اللہ ایلیاء (بیت المقدس) آپ کو فتح نہ کرائے۔"

ابھی حضرت عمر جابیہ کے مقام ہی پر تھے کہ آپ نے گھوڑ سواروں کے ایک دستے کو دیکھا جو آپ کی طرف آ رہا تھا۔ جب وہ قریب آئے تو مسلمانوں نے تلواریں نکال لیں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا "یہ لوگ پناہ لینے کے لئے آ رہے ہیں تم انھیں پناہ دو۔"

آخر کار معلوم ہوا کہ یہ لوگ ایلیاء کے شہری ہیں۔ انھوں نے جزیہ ادا کرنے کے معاہدے پر مصالحت کر لی اور آپ کے لئے شہر کھول دیا۔

دجال کے بارے میں سوال

جب شہر فتح ہو گیا تو آپ نے اس یہودی کو بلوایا کیونکہ آپ کو یہ بتایا گیا کہ وہ (دوسرے) معلومات رکھتا ہے۔ آپ نے اس سے دجال کے بارے میں دریافت کیا۔ کیونکہ آپ دجال کے بارے میں لوگوں سے ہمیشہ دریافت کرتے رہتے تھے۔

یہودی بولا "اے امیر المومنین! آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟" خدا کی قسم! آپ کی عرب قوم دس گز کے فاصلے پر لاکے دروازے کے قریب اسے قتل کر دے گی۔"

یہودی کی پیشین گوئی

حضرت سالم سے ایک دوسری روایت منقول ہے کہ جب حضرت عمر شام میں داخل ہوئے تو دمشق کا ایک یہودی ملا۔ وہ بولا۔

"السلام علیکم یا فاروقؓ! آپ ایلیاء کے مالک ہیں۔ خدا کی قسم! آپ واپس نہیں جائیں گے جب تک اللہ ایلیاء کو (آپ کے لئے) فتح نہیں کرے گا۔"

اہل ایلیاء نے حضرت عمرو بن العاص کو بہت تنگ کیا تھا اور حضرت عمرو نے بھی انھیں بہت زچ کیا تھا۔ تاہم نہ تو وہ ایلیاء کو فتح کر سکے اور نہ رملہ کو مفتوح بنا سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ایلیا کی مصالحت

جب حضرت عمر جابیہ کے مقام پر لشکر انداز تھے اس وقت (اچانک) مسلمان ہتھیاروں کی طرف لپکے۔ آپ نے پوچھا "کیا بات ہے" وہ بولے "کیا آپ گھوڑوں اور تلواروں کو نہیں دیکھ رہے ہیں؟" اس پر آپ نے نظر دوڑائی تو آپ نے ایک فوجی دستہ دیکھا جن کی تلواریں چمک رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا "یہ لوگ پناہ گزیں ہیں۔ تم ان سے مت ڈرو بلکہ انھیں پناہ دو" جب انھیں پناہ دی گئی تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ ایلیا کے باشندے ہیں۔ انھوں نے آپ سے صلح نامہ لکھوایا۔ ایلیا کا تمام علاقہ اور رملہ کا تمام علاقہ کی طرف سے انھوں نے آپ سے صلح کرلی۔ اس طرح فلسطین کے علاقے کے دو حصے ہو گئے۔ ایک حصے کا تعلق ایلیا والوں سے تھا اور دوسرے حصے کا تعلق اہل رملہ سے تھا۔ اس کے دس اضلاع ہیں۔ فلسطین شام کے برابر ہے مذکورہ بالا یہودی بھی صلح کے وقت موجود تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے دجال کے بارے میں دریافت کیا وہ بولا۔ "دجال بنیامین کی اولاد میں سے ہوگا۔ اور تم خدا کی قسم! اے اقوام عرب! اُحد کے درّے سے دس گز سے کچھ زیادہ کے فاصلے پر اسے قتل کرو گے"

خالد اور عبادہ روایت کرتے ہیں کہ ایلیا اور رملہ کے عوام نے تمام اہل فلسطین کی طرف سے مصالحت کی تھی کیونکہ ارطبون اور تذارق حضرت عمر کی جابیہ کی آمد پر مصر چلے گئے تھے اور اس کے بعد موسم گرما کی فوجی مہم میں مارے گئے تھے۔

آمد کی وجہ

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عمر شام اسی وجہ سے آئے کہ حضرت ابو عبیدہ جب بیت المقدس گئے تھے تو وہاں کے باشندوں نے شام کے دیگر شہروں کی صلح کے مطابق مصالحت کی درخواست کی نیز یہ کہ اس صلح کی تکمیل حضرت عمر بن الخطاب کے ہاتھوں انجام پذیر ہو۔ انھوں نے اس بارے میں حضرت عمر کو مدینے خط لکھا لہٰذا حضرت عمر وہاں سے روانہ ہو گئے۔

عدی بن سہل کی روایت ہے کہ جب اہل شام نے اہل فلسطین کے برخلاف حضرت عمر سے امداد طلب کی تو آپ نے حضرت علی کو اپنا جانشین بنایا اور ان کی امداد کے لئے آپ بذات خود روانہ ہوئے اس وقت حضرت علیؓ نے فرمایا:

"آپ بذات خود کہاں جا رہے ہیں؟ آپ ایک سخت دشمن کا قصد کر رہے ہیں"

آپ نے فرمایا "میں حضرت عباس کی موت سے پہلے دشمن سے جلد جہاد کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر (حضرت) عباس رخصت ہو گئے تو شر و فساد پھیل جائے گا اور یہ سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔

(یہی راوی آگے چل کر) بیان کرتا ہے کہ جب اہل فلسطین سے مصالحت شروع ہوئی تو حضرت عمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شرجیل بھی حضرت عمر کے پاس جابیہ پہنچ گئے تھے اور وہ صلح نامہ کی تحریر کے موقع پر موجود تھے۔

صلح نامہ کا مضمون

خالد اور عبادہ روایت کرتے ہیں "جب عمر نے جابیہ کے مقام پر اہل ایلیاء سے صلح کی اور ہر ضلع کے لئے صرف ایک ہی صلح نامہ لکھا مگر اہل ایلیاء اس سے مستثنیٰ تھے۔ صلح نامہ اس مضمون کا تھا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے (حضرت) عمر امیر المومنین نے اہل ایلیاء کو ان کی جانوں مالوں کی پناہ دی ہے۔ ان کے گرجا، صلیبیں، بیمار، تندرست اور تمام مذاہب کے لوگ پناہ میں رہیں گے۔ ان کے گرجاؤں میں کوئی نہیں رہے گا نہ وہ گرائے جائیں گے۔ اور ان کی عمارت کی کوئی چیز توڑی نہیں جائے گی اور نہ ان کی صلیب اور مال کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ ان کے مذہب کے معاملے میں ان پر کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی اور نہ ان میں سے کسی کو نقصان پہنچایا جائیگا اور یہودیوں میں ان کے ساتھ کوئی ایلیاء میں نہیں رہے گا۔

صلح کی شرائط

اہل ایلیاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اسی طرح جزیہ ادا کریں جس طرح دوسرے شہروں کے لوگ ادا کر رہے ہیں۔ ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ رومیوں اور چوروں کو وہاں سے نکال دیں۔ بہرحال جو کوئی وہاں سے نکلے گا۔ اس کے جان و مال کی اس وقت تک حفاظت کی جائے گی جب تک کہ وہ امن کی جگہ پر پہنچ جائیں۔ اور جو کوئی وہاں رہنا پسند کرے گا تو اس کی بھی حفاظت کی جائے گی اور اسے بھی اہل ایلیاء کی طرح جزیہ ادا کرنا ہوگا۔ اہل ایلیاء میں سے بھی جو کوئی رومیوں کے ساتھ اپنے جان و مال کے ساتھ جانا چاہے اور اپنی صلیبوں اور دوسری مذہبی چیزوں کو لے کر جانا چاہے تو ان کے جان و مال اور سامان کی حفاظت کی جائے گی تا آنکہ وہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں۔

زمینداروں کے لئے رعایت

فلاں شخص کے قتل سے پہلے، جو زمیندار اور کسان ہیں، انھیں یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اہل ایلیاء کی طرح جزیہ ادا کریں اور جو چاہے وہ اہل روم کے ساتھ جا سکتا ہے اور جو چاہے وہ اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹ سکتا ہے۔ ان کسانوں سے کوئی محصول نہیں لیا جائے گا جب تک کہ ان کی فصل نہ تیار ہو جائے۔

جو کچھ اس عہد نامہ میں لکھا گیا ہے اس کے لئے اللہ، اس کے رسول، خلفاء اور مومنین ذمہ دار ہیں بشرطیکہ یہ لوگ اپنا واجب الادا جزیہ ادا کریں۔ اس کے گواہ مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

(۱) خالد بن الولید (۲) عمرو بن العاص (۳) عبدالرحمٰن بن عوف (۴) معاویہ بن ابی سفیان

یہ (عہد نامہ) ۱۵ھ میں لکھا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے معاہدے کا مضمون

مسلمانوں کے دوسرے معاہدے اہل لد کے معاہدے کے مطابق تھے (جو مندرجہ ذیل ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ (عہد نامہ) اللہ کے بندے (عمر) امیر المومنین نے اہل لد اور جو کوئی اہل فلسطین میں سے ان کے ساتھ شامل ہو، تحریر کیا ہے

وہ ان کے جان و مال، کلیساؤں، صلیبوں، بیمار و تندرست اور تمام افراد ملت کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں۔ ان کے گرجاؤں میں کوئی نہیں رہے گا اور نہ یہ منہدم ہوں گے اور نہ ان کی کسی چیز کو نقصان پہنچایا جائے گا خواہ ان کی صلیبیں ہوں یا مال و اسباب ہو ان کے دین کے معاملے میں زبردستی نہیں کی جائے گی اور نہ ان میں سے کسی شخص کو نقصان پہنچایا جائے گا۔

جزیہ کی ادائیگی

اہل لد کے لئے اور ان کے ساتھ اہل فلسطین میں سے جو کوئی شامل ہو۔ یہ ضروری ہے کہ وہ اسی طرح جزیہ ادا کریں جس طرح شام کے دوسرے شہر کے لوگ ادا کرتے ہیں اور اگر وہ (یہاں سے) جانا چاہیں تو ان کے لئے بھی وہی مذکورہ بالا شرائط ہیں۔

فلسطین کے دو حصے

آپ نے فلسطین کے دو حصے قائم کر دیئے۔ ایک نصف حصے پر علقمہ بن حکیم کو مقرر کیا ان کا مرکز رملہ تھا اور اس کے دوسرے نصف حصے پر علقمہ بن مجزز کو مقرر کیا اور اس کا مرکز ایلیا مقرر ہوا۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک سردار اپنے لشکر کے ساتھ اپنی عمل داری میں پہنچ گیا۔

فلسطین کے حکام

حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ علقمہ بن مجزز کو ایلیا اور علقمہ بن حکیم کو رملہ پر حاکم مقرر کیا گیا ان کے ساتھ وہ فوج تھی جو حضرت عمرو بن العاص کے ہمراہ تھی۔ حضرت عمرو اور شرجیل کو جابیہ بلا لیا گیا جب وہ دونوں وہاں پہنچے تو انھوں نے حضرت عمر کے گھٹنے چومے اور حضرت ان دونوں سے بغل گیر ہوئے۔

گھوڑے کی خرابی

عبادہ اور خالد دونوں روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے اہل ایلیا کو امان دی اور وہاں فوج کو ٹھہرایا تو آپ جابیہ سے بیت المقدس کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کا گھوڑا لنگڑا رہا ہے۔ آپ اس پر سے اتر گئے۔ پھر آپ کے لئے عمدہ گھوڑا لایا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے تو وہ اکڑ کر چلنے لگا تو آپ اس پر سے اتر گئے اور اس کے منہ پر اپنی چادر مارتے ہوئے فرمایا "اللہ تجھے غارت کرے کس نے تجھے یہ (چال) سکھائی ہے؟" پھر آپ نے اپنے گھوڑے کو طلب فرمایا اور اسے ٹھیک کر کے اس پر سوار ہوئے اور اس پر چلتے ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا آنکہ آپ بیت المقدس پہنچ گئے۔ ابو صفیہ کے قبیلہ شیبان کے ایک بوڑھے سے یہ روایت سنی کہ وہ کہتا ہے

"جب حضرت عمر شام آئے تو آپ کے لئے ایک نہایت عمدہ گھوڑا مہیا کیا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے۔ جب وہ چلا تو وہ آپ کو زور زور سے ہلانے لگا۔ اس پر آپ اتر گئے اور اس کے منہ پر مارتے ہوئے فرمایا" اللہ تجھے کچھ نہ سکھائے۔ کس نے تجھے یہ تعلیم دی ہے کہ تم اکڑ کر چلو" آپ اس سے پہلے اور اس کے بعد پھر کسی عمدہ گھوڑے پر سوار نہیں ہوئے۔

ایلیا (فلسطین) اور اس کی سرزمین آپ کے دست مبارک پر فتح ہوئی سوائے اجنادین کے جو حضرت عمرو کے ہاتھوں مفتوح ہوا اور قیساریہ کو حضرت معاویہ نے فتح کیا۔

بیت المقدس کی زیارت

ابو عثمان اور ابو حارثہ روایت کرتے ہیں کہ ایلیا اور اس کا علاقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ماہ ربیع الآخر میں ۱۵ھ میں مفتوح ہوا۔

ابو مریم بیان کرتے ہیں "میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایلیا کی فتح میں شریک تھا۔ آپ جابیہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ ایلیا آئے پھر وہاں سے چل کر مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے پھر چلے تو محراب داؤد میں پہنچ گئے ہم اس وقت آپ کے ساتھ تھے وہاں پہنچ کر آپ حضرت داؤد کے سجدہ کرنے والی آیت تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد سجدہ کیا۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔

بیت المقدس میں نماز

حضرت زیاد بن جحاۃ ایک عینی شاہد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر جابیہ سے ایلیا تشریف لائے تو مسجد کے دروازے کے قریب آپ نے فرمایا "میرے پاس کعب کو لاؤ" جب آپ دروازے پر پہنچے تو آپ نے فرمایا "لبیک اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور اس طرح آیا ہوں جس طرح تجھے پسند ہے" پھر آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے محراب کا رات کے وقت قصد کیا اور وہاں نماز پڑھی۔ تھوڑی دیر کے بعد فجر نمودار ہوئی تو آپ نے مؤذن کو اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں سورہ ص پڑھی اور اس میں سجدہ تلاوت ادا فرمایا۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر سورہ بنی اسرائیل کی ابتدائی آیات تلاوت فرمائیں پھر رکوع کیا۔

قبلہ کا رخ

جب آپ لوٹنے لگے تو آپ نے فرمایا "میرے پاس کعب کو لاؤ" جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا "تمہاری رائے میں ہم کس طرف مصلی مقرر کریں" وہ بولے "صخرہ کی طرف"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا "اے کعب! تمھارے اندر ابھی تک یہودیت کا شائبہ ہے میں نے دیکھا کہ تم نے اپنے جوتے اتار دیے تھے" وہ بولے "میں چاہتا ہوں کہ میں یہاں براہ راست اپنے قدم رکھوں" آپ نے فرمایا "میں نے تمھیں دیکھ لیا تھا" ہم اس کا قبلہ شروع میں رکھیں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری مساجد کا قبلہ اس کے ابتدا میں رکھا ہے۔ کیونکہ ہمیں صخرہ کی طرف (نماز پڑھنے کا) حکم نہیں دیا گیا ہے بلکہ ہمیں کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ نے قبلہ آگے رکھا۔

کعب کی تکبیر

پھر آپ مصلی سے اس مقام پر آگئے جہاں رومیوں نے بنو اسرائیل کے زمانے میں بیت المقدس کو ہند سہ بنا دیا تھا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو انھوں نے کچھ حصے کو ظاہر کیا اور باقی حصے کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا:

"جیسا میں کروں ویسا تم کرو" اتنے میں آپ نے نعرہ تکبیر پیچھے سے سنا۔ آپ نے فرمایا۔ "یہ کیا ہے" لوگوں نے کہا "کعب نے تکبیر کہی ہے اور اس کی تکبیر پر لوگوں نے بھی تکبیر کہی ہے"۔ آپ نے فرمایا، اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ وہ پیش کیے گئے۔ اس وقت انھوں نے کہا:

نبی کی پیشین گوئی

اے امیرالمومنین! آج جو کچھ میں نے کہا ہے اس کے بارے میں پانچ سو برس ایک نبی نے پیشین گوئی کی تھی" آپ نے فرمایا "وہ کیسے ہوئی" وہ بولے۔

"رومیوں نے بنو اسرائیل پر حملہ کیا تھا اور وہ ان کے مطیع ہو گئے تھے اس وقت انھوں نے اس کو تباہ کر دیا تھا اس کے بعد اہل فارس نے اہل روم پر حملہ کیا تو انھوں نے بنو اسرائیل پر زیادتیاں کیں پھر اہل روم ان پر غالب آگئے تا آنکہ آپ حاکم ہوئے۔

اللہ نے اس حالت میں ایک نبی بھیجا انھوں نے یہ فرمایا

"اے اور وشلم (بیت المقدس) تمھیں خوش خبری ہو۔ تمھارے پاس فاروق آئے گا جو تمھیں پاک صاف کرے گا۔ قسطنطنیہ بھی ایک نبی بھیجا گیا انھوں نے اس کے ٹیلے پر کھڑے ہو کر یہ ارشاد فرمایا:

قسطنطنیہ کے لئے بددعا

"اے قسطنطنیہ! تیرے باشندوں نے میرے گھر کے ساتھ کیا کیا۔ انھوں نے اس کو ویران کر دیا۔ اور تجھے میرے عرش کے مشابہ بنا دیا۔ اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں بھی تجھے ویران کر دوں کہ تیرے پاس آکر کوئی پناہ نہ لے اور نہ کوئی تیرا سایہ تلاش کرے؛ چنانچہ شام ہوتے ہی وہاں کوئی چیز نہیں رہی۔

ربیعۃ الشامی نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے: تیرے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق میرے فرماں بردار لشکر کو لے کر آئے گا اور وہ اہل روم سے تیرا انتقام لے گا" انھوں نے قسطنطنیہ کے بارے میں یہ فرمایا۔

"میں تجھے ٹیلیل میدان چھوڑوں گا۔ سورج تیرے سر پر ہوگا۔ تیری طرف کوئی پناہ نہیں لے گا اور نہ کوئی تیرے زیر سایہ ہوگا۔

طلاء

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایلیا میں موجود تھا ایک دفعہ جب کہ حضرت عمرؓ لوگوں کو کھانا کھلا رہے تھے تو آپ کے پاس ایک راہب آیا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ شراب حرام ہے۔ وہ بولا

"کیا آپ کو اس شراب کی ضرورت ہے جو ہماری کتابوں میں حلال ہے جب کہ آپ شراب سے محروم ہیں" آپ نے وہ شراب منگوائی اور پوچھا کہ یہ کس طرح بنی ہوئی ہے" اس نے بتایا کہ میں نے اس کی حالت میں پکایا جب اس کا تہائی حصہ رہ گیا تو میں نے برتن میں اس کو ہلایا اور اس کے دو حصے کئے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ طلاء ہے۔ آپ نے اسے پیا اور شام کے سپہ سالاروں کو بھی اس کے بارے میں حکم دیا میں نے تمام شہروں میں یہ حکم لکھ کر بھیج دیا۔

"میرے پاس وہ شراب لائی گئی جو رس نکال کر پکائی گئی تھی تا آنکہ اس کا دو تہائی حصہ جل گیا اور صرف ایک تہائی حصہ طلاء کی طرح باقی رہ گیا۔ تم بھی اسے پکاؤ اور مسلمانوں کو استعمال کے لئے دو۔

ارطبون کا قتل

ابو عثمان اور ابو حارثہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر جب جابیہ تشریف لائے تو ارطبون مصر چلا گیا اور جو مصالحت کرنے کے خلاف تھے، وہ بھی اس کے ساتھ چلے گئے۔ جب اہل مصر مغلوب ہو گئے اور انھوں نے صلح کر لی تو وہ سمندری راستے سے روم پہنچ گیا۔ اس کے بعد وہ روم کی موسم گرما کی فوجوں کی قیادت کرنے لگا۔ ایک دفعہ اس کا موسم گرما کی مہم میں مسلمانوں کی فوج سے مقابلہ ہوا اور قبیلہ قریش کا ایک شخص جس کا نام حریس تھا اس کے مقابلہ پر آیا۔ ارطبون نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا مگر اس نے ارطبون کو قتل کر دیا۔ اس موقع پر اس نے یہ اشعار کہے

ارطبون کے بارے میں اشعار

(۱) اگر ارطبون رومی نے اس کے ہاتھ کو خراب کیا تو خدا کا شکر ہے کہ اسے اس سے بہت فائدہ حاصل ہوا

(۲) اگر ارطبون رومی نے مجھے کاٹ دیا ہے تو میں نے بھی اس کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا ہے۔

اس موقع پر زیاد بن حنظلہ نے یہ اشعار کہے

(۱) جب روم کی جنگ دراز ہو گئی تو ہم نے اسے یاد کیا کہ ہم کئی سالوں سے جنگ کر رہے ہیں

(۲) ہم سرزمین حجاز کے رہنے والے ہیں اور ہمارے وطن اور اس کے مقام کے درمیان ایک مہینے کی مسافت ہے اور اس کی راہ میں بہت تکلیفیں ہیں۔

(۳) ارطبون رومی اپنے ملک کی حفاظت کر رہا تھا اور اس کا مقابلہ ایک بہادر سپہ سالار کر رہا تھا۔

(۴) جب فاروق (اعظم) نے اس کی فتح کے زمانے کا اندازہ لگایا تو وہ خدائی لشکر کو لے کر اس کا مقابلہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

(۵) جب دشمنوں نے آپ کے آنے کی خبر سنی تو وہ آپ کے حملوں سے خائف ہوئے اور وہ آپ کے پاس آکر کہنے لگے "ہم آپ سے صلح کریں گے۔

(۶) انھوں نے شام کا علاقہ آپ کے سپرد کر دیا اور اس کی خوش حال اور زرخیز زمین کو آپ کے حوالے کر دیا۔

(۷) انھوں نے مشرق و مغرب کے درمیان کی وہ سرزمین جو ان کی نسلوں کی میراث تھی اور جسے ان کے بہادر سرداروں نے تعمیر کیا تھا، ہمارے سپرد کر دی۔

وظائف کی تقسیم اس سال (۱۵ھ میں) حضرت عمر نے مسلمانوں کے لئے وظائف مقرر کئے اور رجسٹر (دواوین) تیار کئے۔ آپ نے عطیات دینے کی بنیاد پہلے اسلام لانے پر رکھی اس وجہ سے آپ نے صفوان بن امیہ، حارث بن ہشام اور سہیل بن عمرو کو اہل فتح مکہ میں شامل کر کے انھیں ان سے پہلے کے مسلمانوں سے کم وظیفہ دیا۔ انھوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا "ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ کوئی آدمی ہم سے زیادہ شریف خاندان کا ہے"۔ حضرت عمر نے فرمایا "میں نے حسب و نسب کے لحاظ سے عطیات نہیں دیئے ہیں بلکہ اس کا دارومدار پہلے اسلام لانے پر ہے"۔ لہٰذا انھوں نے اس اصول کو تسلیم کر لیا اور اپنے عطیات وصول کر لئے۔

(مذکورہ تین افراد میں سے) حارث و سہیل اپنے اہل و عیال کو لے کر شام کی طرف گئے وہ دونوں وہاں جہاد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ کسی جنگ میں شہید ہو گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ دونوں عمواس کے طاعون میں فوت ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وظیفہ یا بوں کا رجسٹر

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (وظیفہ یاب افراد کا) رجسٹر تیار کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی و عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا "پہلے آپ اپنا نام تحریر کیجیے"۔

آپ نے فرمایا "نہیں بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عم محترم سے اس کا آغاز کروں گا اس کے بعد قریب سے قریب تر کا سلسلہ شروع ہوگا"۔ لہٰذا (حضرت) عباس کے لئے سب سے پہلے وظیفہ مقرر فرمایا۔ پھر اہل بدر کے لئے پانچ پانچ ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ پھر اہل بدر کے بعد کے لوگوں سے لے کر اہل حدیبیہ تک کا چار چار ہزار کا وظیفہ مقرر ہوا۔

مجاہدین کی ترتیب

پھر صلح حدیبیہ کے بعد کے لوگوں سے لے کر ان لوگوں تک جو حضرت ابوبکر کے عہد میں مرتدین کے خلاف جنگ میں شریک تھے، تین تین ہزار کا عطیہ مقرر ہوا۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو فتح مکہ میں شریک تھے اور وہ بھی شامل تھے جنھوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے جنگ کی۔

وہ لوگ جو قادسیہ اور شام کی جنگوں میں شریک تھے، وہ دو دو ہزار کے عطیہ کے مستحق ہوئے اور ان میں سے وہ لوگ جنھوں نے نہایت عمدہ اور بہادرانہ کارنامے انجام دیئے تھے انھیں ڈھائی ڈھائی ہزار کے وظائف دیئے گئے۔

اعتراضات کے جوابات

حضرت عمر سے بعض لوگوں نے یہ کہا "آپ اہل قادسیہ کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیتے جنھوں نے اس سے پہلے کی جنگوں میں حصہ لیا تھا"۔ آپ نے (جواب میں) فرمایا۔ "میں ان لوگوں کو ایسے حضرات درجے میں کیسے شامل کر سکتا ہوں جو پہلے کی جنگوں میں حصہ لے چکے ہیں"۔ آپ سے یہ بھی کہا گیا کہ آپ نے ان لوگوں کو جن کے گھر دور تھے، ان لوگوں کے برابر کیوں قرار دیا ہے جن کے گھر قریب ہیں؟

آپ نے فرمایا "وہ لوگ جن کے گھر قریب ہیں، وہ زیادہ (عطیات لینے) کے مزید حق دار ہیں کیونکہ وہ بہتر مددگار ثابت ہوئے اور دشمن کے لئے زیادہ نقصان دہ ہیں (اگر یہ بات صحیح ہوتی تو) مہاجرین نے کیوں تمہاری طرح اعتراض نہیں کیا جب کہ ہم نے پہلے اسلام لانے والے مہاجرین اور انصار دونوں کو برابر قرار دیا تھا۔ انصار نے اپنے گھر میں مدد کی تھی اور مہاجرین ان کے پاس دور سے ہجرت کر کے آئے تھے"۔

دیگر مجاہدین

حضرت عمر نے یرموک اور قادسیہ کے بعد کے لوگوں (مسلم مجاہدین) کو ایک ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ آپ نے حضرت مثنیٰ کے امدادی رضا کاروں کو پانچ پانچ سو وظیفہ مقرر کیا اور دوسرے رضا کاروں کو جن کے بعد تھے تین تین سو کا وظیفہ دیا۔ عطیہ دینے میں آپ نے طاقتور، کمزور، عرب، عجم سب میں مساوات قائم رکھی۔ ربیع کے امدادی سپاہیوں کو ڈھائی سو کا عطیہ مقرر کیا اور ان کے بعد کے لوگوں کو جن میں اہل ہجر اور عباد شامل ہیں دو سو دیئے۔

خصوصی افراد آپ نے اہل بدر میں مندرجہ ذیل چار حضرات کو بھی شامل کر دیا تھا (۱) حسن (۲) حسین (۳) ابوذر (۴) سلمان۔ آپ نے حضرت عباس کے لئے ۲۵ ہزار کا عطیہ مقرر کیا بعض لوگ کہتے ہیں بارہ ہزار ہے۔ آپ نے ازواج مطہرات نبوی کے لئے دس دس ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ پہلے اس میں کچھ فرق تھا مگر ازواج مطہرات نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تقسیم میں کوئی فرق نہیں کرتے تھے" لہٰذا آپ نے ان سب کو برابر رکھا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو ہزار زائد دینے چاہے مگر انھوں نے اس (فرق کو) قبول نہیں فرمایا۔

خواتین کے وظائف آپ نے اہل بدر کی خواتین کے لئے پانچ پانچ سو کا وظیفہ مقرر کیا اور ان کے بعد اہل حدیبیہ تک کے مسلمانوں کی خواتین کا چار چار سو مقرر فرمایا اور بعد کی خواتین کا تین تین سو تک وظیفہ مقرر کیا۔ اہل قادسیہ کی خواتین کا دو دو سو وظیفہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے خواتین کا برابر کا حصہ مقرر فرمایا۔ بچوں کا حصہ آپ نے سو سو کا برابر رکھا۔

اخراجات کا اندازہ بعد ازاں آپ نے ساٹھ غریبوں کو جمع کر کے انھیں روٹی کھلائی اور ان سب کی پوری غذا کا شمار کیا تو معلوم ہوا کہ ان پر دو جریب (گندم کا آٹا) خرچ ہوا (اس اندازے کے مطابق) آپ نے ہر انسان اور اس کے خاندان کے لئے ماہانہ دو جریب (غلہ) مقرر کیا۔ آپ اپنی وفات سے پیشتر فرمایا کرتے تھے

میرا ارادہ یہ ہے کہ میں چار چار ہزار کا وظیفہ مقرر کروں تاکہ ایک ہزار، ہر کوئی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور ایک ہزار توشہ کے طور پر رکھے۔ ایک ہزار سے سامان مہیا کرے اور ایک ہزار پس انداز کرے" مگر اسے عملی طور پر نافذ کرنے سے پیشتر آپ کی وفات ہو گئی۔

مال غنیمت کا اصول ابو سلمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے وظیفہ ان لوگوں کے لئے مقرر فرمایا جنھیں اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت عطا فرمایا تھا۔ وہ اہل مدائن تھے اس کے بعد وہ کوفہ، بصرہ، دمشق، حمص، اردن، فلسطین اور مصر کی طرف منتقل ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا "مال غنیمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شہر والوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے بھی ہے جو ان کے ساتھ شامل ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مقیم ہیں۔ آپ نے دوسرے لوگوں کے لئے کچھ انہیں مقرر فرمایا۔ یہی لوگ شہروں اور بستیوں میں مقیم تھے۔ صلح بھی ان پر جاری ہوتی اور جزیہ بھی انہی کو ادا کیا گیا نیز سرحدوں کی حفاظت اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے ذمہ دار بھی یہی تھے۔ پھر آپ نے اہل وظائف کو وظیفہ دینے کے لئے ایک ہی دفعہ یعنی ۱۵ھ میں تحریر لکھی۔

ناگہانی حادثہ کے لئے رقم

کسی نے کہا اے امیر المومنین! آپ بیت المال میں کسی ناگہانی حادثہ کے لئے بھی مال جمع رکھا کریں۔ آپ نے فرمایا "یہ لفظ شیطان نے تمہاری زبان سے نکلوایا ہے۔ اللہ مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ بعد کے لوگوں کے لئے فتنہ و فساد کا باعث بن سکتا ہے۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ تم ان کے لئے وہی چیز تیار رکھو جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ یہی ہمارا وہ سامان ہے جس کے ذریعے ہم اس حالت پر پہنچے جو تم دیکھ رہے ہو۔ جب یہ مال تمہاری دین داری کی قیمت بن جائے گا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

حاکم کی تنخواہ کا معیار

محمد، صلت، طلحہ، عمرو، اور سعید روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ نے مسلمانوں کو فتوحات عطا کیں اور رستم مقتول ہوا۔ نیز حضرت عمر کے پاس شام سے بھی فتوحات کا مال آیا تو آپ نے مسلمانوں کو جمع کیا اور فرمایا "حاکم کے لئے اس مال میں سے کس قدر (لینا) جائز ہے۔ وہ سب بولے "اپنی ذات کے لئے تو (صرف) اس قدر لینا جائز ہے جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے کھانے کے لئے کافی ہو۔ نہ کم ہو نہ زیادہ۔ نیز گرمی سردی کے پہننے کا لباس جو اس کے لئے اور اس کے اہل و عیال کے لئے کافی ہو اور دو سواری کے جانور ہوں جو جہاد اور نجی ضروریات اور حج و عمرے کے سفر کے لئے سواری کا کام دے سکیں۔

منصفانہ تقسیم یہ ہے کہ جنگجو سپاہیوں کو ان کے جنگی کارناموں کے مطابق عطیات دیئے جائیں اور انتظامی معاملات اور ناگہانی مصائب و حوادث کے لئے رقم مخصوص کی جائے اور اس رقم کا آغاز فاتحین سے کیا جائے۔"

حضرت عمر کی تنخواہ

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں "حضرت عمر نے مدینہ کے لوگوں کو جمع کیا جب کہ آپ کے پاس قادسیہ اور دمشق کی فتوحات کا مال آیا تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"پہلے میں تاجر تھا اللہ میرے اہل و عیال کو میری تجارت کی وجہ سے بے نیاز رکھا تھا مگر اب میں تمہارے کاموں میں مشغول ہوں اس لئے تمہاری کیا رائے ہے کہ میں بیت المال میں سے کس قدر رقم لے سکتا ہوں؟"

لوگوں نے بہت سی باتیں کہیں مگر حضرت علیؓ خاموش تھے۔ آپ نے فرمایا "اے علیؓ! آپ کی کیا رائے ہے؟" حضرت علیؓ نے فرمایا "(آپ اس قدر لیں) جس قدر آپ کے اور آپ کے اہل و عیال کے لئے کافی ہو۔ اس سے زیادہ نہ لیا جائے" اس پر مسلمانوں نے کہا "(حضرت علیؓ) ابن ابی طالب کا قول درست ہے۔"

حضرت مسلم روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہو کر حضرت عمر سے پوچھنے لگا "اس مال میں سے آپ کے لئے کس قدر لینا جائز ہے۔" آپ نے فرمایا "جو میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے جائز طور پر کافی ہو سکے۔ نیز سردی گرمی کا لباس ہو اور حج و عمرے کے لئے اونٹنی ہو اور ذاتی ضروریات اور جہاد کے لئے ایک سواری کا جانور ہو۔"

تنخواہ بڑھانے کی کوشش

حضرت سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو آپ اس رقم کے مطابق گذارہ کرتے رہے جو مسلمانوں نے حضرت ابوبکر کے لئے مقرر کی تھی۔ جب آپ پر تنگ دستی زیادہ ہو گئی تو مہاجرین کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ شامل تھے، اکٹھی ہوئی۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا "ہمیں (حضرت) عمرؓ سے کہنا چاہیے کہ ہم ان کا وظیفہ (تنخواہ) بڑھانا چاہتے ہیں" حضرت علیؓ نے فرمایا "ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔" حضرت عثمانؓ نے فرمایا "وہ عمرؓ ہیں آؤ ہم دیکھ کر ان کے خیالات معلوم کریں۔ ہم (حضرت) حفصہؓ کے پاس چلتے ہیں اور ان کے ذریعے پوشیدہ طور پر معلوم کرتے ہیں" یہ کہہ کر وہ سب (حضرت حفصہ کے پاس) آئے اور ان سے کہا کہ وہ صورت حال سے ان کی طرف سے آگاہ کریں اور ان میں سے کسی کا نام نہ لیں بجز اس صورت کے کہ وہ اس بات کو تسلیم کر لیں" (یہ پیغام دے کر) وہ چلے آئے۔ حضرت حفصہ اس معاملے میں ان سے ملیں تو ان کے چہرے پر غیظ و غضب کے آثار دیکھے آپ نے پوچھا "وہ کون ہیں؟" وہ بولیں "آپ کو ان کا علم نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے آپ کے خیالات کا علم نہ ہو۔"

رسول اکرمؐ کا طریقہ

آپ نے فرمایا "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ کون ہیں تو میں ان سے برا سلوک کرتا، تم ان کے درمیان واسطہ بن کر آئی ہو تو میں تم سے خدا کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہارے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین لباس کیا تھا؟" وہ بولیں "دو صاف کپڑے تھے جنھیں آپ (قبائل کے) وفد کے سامنے یا مجمع کو خطبہ دینے کے وقت زیب تن فرماتے تھے۔" پھر پوچھا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے ہاں سب سے عمدہ کھانا کیا کھایا تھا؟"

وہ بولیں "ہماری روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی جسے ہم گرم، چکنی اور میٹھی صورت میں پیش کیا کرتے تھے اس کو آپ تناول فرماتے تھے۔" آپ نے پھر دریافت فرمایا:

"تمہارے ہاں آپ کا سب سے نرم بچھونا کیا تھا؟"

(حضرت حفصہؓ نے) جواب دیا "ہمارے ہاں ایک کھردری چادر ہوتی تھی جسے ہم موسم گرما میں چار تہہ کرکے بچھا لیتے تھے اور جب موسم سرما آتا تھا تو ہم اس کا نصف حصہ بچھا لیتے تھے اور نصف حصہ اوڑھ لیتے تھے۔"

سنت نبویؐ کی پیروی

(یہ سن کر) آپ نے فرمایا "اے حفصہ! تم انھیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفایت شعاری کرتے تھے۔ آپ نے فضول خرچی چھوڑ رکھی تھی۔

"خدا کی قسم! میں بھی کفایت شعاری کروں گا اور فضول خرچی نہیں کروں گا۔ میری اور میرے ساتھیوں کی مثالیں ایسی ہیں جیسے کہ تین افراد ایک راستے پر چلے۔ پہلے شخص کے پاس زیادہ زادراہ تھا تو وہ اس راہ پر چل کر منزل مقصود تک پہنچا۔ دوسرے نے بھی ان کی پیروی کی اور انہی کی راہ پر چلتا رہا تو وہ بھی منزل تک پہنچ گیا۔ تیسرے شخص نے بھی ان کی پیروی کی اگر وہ ان دونوں کے طریقے پر چلتا رہے اور ان کے زادراہ سے مطمئن رہے تو وہ بھی ان دونوں میں شامل ہو جائے گا اور ان کے ساتھ رہے گا اور اگر وہ ان کے طریقے پر نہیں چل سکا تو وہ ان دونوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔"

مال غنیمت کی تقسیم میں مشورہ

حضرت عباسؓ فرماتے ہیں "جب قادسیہ فتح ہوا اور اہل سواد نے مصالحت کی اس کے ساتھ ساتھ دمشق فتح ہوا اور اہل دمشق نے مصالحت کی تو اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کیا اور فرمایا "تم مجھے اہل قادسیہ اور اہل شام کے مال غنیمت کے بارے میں مشورہ دو"۔ حضرت عمر اور حضرت علیؓ اس رائے پر متفق تھے کہ وہ قرآن حکیم کے حکم کے مطابق عمل کریں۔ انھوں نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت دلوایا۔ ان میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہے۔ اللہ نے رسولؐ کو حکم دیا اور رسول نے اس کے حکم مطابق رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں میں تقسیم کیا (جیسا کہ قرآن کریم کی آیات میں مذکور ہے) بلکہ ان آیات کی ذیل کی اس آیت سے بھی تشریح ہوتی ہے

"یہ ان غریب مہاجروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی حمایت کرتے ہیں نیز ان (انصاری) لوگوں کے لئے بھی ہے جنھوں نے انھیں اپنے گھروں میں آباد کیا۔

لہٰذا دیگر آیات کی روشنی میں مال غنیمت کا پانچواں حصہ نکال کر باقی حصے تقسیم کر دیئے۔ اس رائے پر حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ متفق تھے اور اس کے بعد مسلمانوں نے بھی اس پر عمل کیا۔

تقسیم کی ترتیب (مال غنیمت کی تقسیم میں) مہاجرین سے ابتدا کی گئی پھر انصار کو تقسیم کیا گیا اس کے بعد ان تابعین کو دیا گیا جنھوں نے ان کی مدد کی تھی اور ان کے ساتھ (جنگ میں) شریک ہوئے تھے۔

جزیہ کا مصرف اس کے بعد کے عطیات اس جزیہ میں سے دیئے گئے تھے جو ان لوگوں سے وصول کیا گیا تھا جنھوں نے مصالحت کی تھی۔ یا جن کو صلح کی دعوت دی گئی تھی۔ جزیہ میں الگ خمس (پانچواں حصہ) نہیں نکالا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کا حق ہے جو ذمیوں کی حفاظت کریں اور ان کے معاہدے کی تکمیل کرائیں۔ اس میں وہ بھی شامل ہیں جنھوں نے حکام کی مدد کی ہو۔ ان کے علاوہ اور لوگوں کو بھی اگر وہ خوشی سے دینا چاہیں تو ہمدردی کے طور پر دے سکتے ہیں۔

محمد بن اسحاق کا اختلاف طبری کہتے ہیں کہ اس ۱۵ھ میں جو واقعات سیف بن عمر کے قول کے مطابق رونما ہوئے وہ محمد ابن اسحاق کے قول کے مطابق ۱۶ھ میں ہوئے جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس کی روایت بیان کر چکے ہیں۔ واقدی کا قول بھی اسی طرح ہے۔

بعد کے واقعات اب ہم وہ واقعات بیان کرتے ہیں جن کے سن کے بارے میں ان (مورخین) کا اختلاف ہے ان میں وہ جنگیں بھی شامل ہیں جو سال کے آخر تک ہوتی رہیں

اہل و عیال کا محافظ دستہ محمد، مہلب، عمرو اور سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعد کو یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ مدائن کی طرف روانہ ہوں تو وہ خواتین اور بچوں کو عتیق چھوڑ جائیں اور ان کی حفاظت کے لئے ایک فوجی دستہ بھی مقرر کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدؓ نے ایسا ہی کیا انھیں یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ فوجی دستہ جو مسلمانوں کے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے پیچھے رہ جائے، مالِ غنیمت میں شریک ہونے کا حق دار ہے۔

ہراول دستہ

حضرت سعدؓ فتح کے بعد قادسیہ میں دو مہینے رہے وہ آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں خط و کتابت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرتے رہے۔ انھوں نے حضرت زہرہ کو اس مقام کی طرف بھیجا آج کل کوفہ ہے اور اس سے پہلے حیرہ کا مقام تھا۔ وہاں (ایرانیوں کا سپہ سالار) نخیرجان خیمہ زن تھا۔ جب اس نے مسلمانوں کے روانہ ہونے کی خبر سنی تو وہ بھاگ گیا اور ثابت قدم نہیں رہ سکا بلکہ اپنے ساتھیوں کے پاس چلا گیا۔

یوم برس

حضرت سعدؓ نے حضرت زہرہ بن الحویہ کو ہراول دستہ کا سردار بنا کر بھیجنے کے بعد ان کے پیچھے حضرت عبداللہ بن المعتم، شرحبیل اور ہاشم بن عتبہ کو پے در پے بھیجا۔ آپ نے اپنے خلیفہ و جانشین خالد بن عرفطہ کو پیچھے کے لشکر کا سردار بنا کر رکھا۔ اور اس کے بعد خود بھی روانہ ہو گئے۔ اب تمام مسلمان گھوڑوں پر سوار تھے اور پورے ساز و سامان کے ساتھ مسلح تھے کیونکہ ایرانی لشکر میں جو ساز و سامان تھا، وہ مسلمانوں کے لشکر کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔

یہ روانگی ماہ شوال کے آخری دنوں میں ہوئی تھی۔ سب سے پہلے حضرت زہرہ (اپنی فوج کے ساتھ) آگے بڑھ کر اس مقام پر پہنچے جہاں کوفہ (آج کل) ہے۔ کوفہ ہر اس زمین کو کہتے ہیں جس میں سنگریزے اور سرخ نرم مٹی ملی ہوتی ہو۔

ایرانی فوج کو شکست

جب اس مقام پر عبداللہ اور شرحبیل آئے تو ان کی آمد پر حضرت زہرہ کی فوج کا اس کی فوج سے مقابلہ ہوا جس میں ایرانی فوج کو شکست ہوئی اور بصبھری اور اس کے ساتھی بابل کی طرف بھاگ گئے۔ وہاں قادسیہ کی شکست خوردہ فوج اور ان کے باقی ماندہ سپہ سالار نخیر جان، مہران رازی، ہرمزان اور دوسرے سردار پناہ گزیں تھے۔ ان لوگوں نے یہاں فیروزان کو اپنا حاکم بنا رکھا تھا۔ بصبھری بھی یہاں نیزے سے زخمی ہو کر بھاگ آیا تھا مگر وہ (اپنے زخموں سے) جاں بر نہ ہو سکا۔

زہیل راوی ہیں کہ زہرہ نے جنگ برس میں بصبھری پر نیزہ کا وار کیا وہ نہر میں گر پڑا تھا اس کے بعد وہ بابل بھاگ گیا جہاں وہ نیزے کے زخم سے مر گیا۔

جب بصبھری کو شکست ہوئی تو برس کا زمیندار آیا اس نے حضرت زہرہ سے معاہدہ کر لیا اور ان کے لئے پل تیار کئے اور دشمن کے بابل میں جمع ہونے کی خبریں بہم پہنچائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ بابل

جب بسطام نے حضرت زہرہ کو دشمن کے بابل میں اجتماع کی معلومات بہم پہنچائیں یہ وہ لوگ تھے جو قادسیہ کی جنگ میں شکست کھا کر آئے تھے۔ ایسی صورت میں حضرت زہرہ نے (بُرس میں) قیام کیا اور حضرت سعدؓ کو یہ معلومات لکھ کر بھیجیں۔ جب حضرت سعدؓ ہاشم بن عتبہ کے ساتھ ان مسلمانوں کے پاس آئے جو کوفے میں مقیم تھے تو انھیں حضرت زہرہ کی طرف سے یہ خبر ملی کہ اہل فارس خیرزان کی زیر قیادت بابل میں جمع ہیں۔ اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ منتشر ہونے سے پیشتر مسلمانوں سے جنگ کریں گے۔

اہل فارس

حضرت سعدؓ نے (یہ سن کر) سب سے پہلے عبداللہ کو بھیجا۔ اس کے بعد شرحبیل اور ہاشم کو بھیجا اور آخر میں خود بھی پہنچے۔ اہل فارس نے خیرزان کی زیر قیادت جنگ کی۔ بہت جلد انھیں شکست ہوئی اور اہل کوفہ منہ اٹھا کر چلتے بنے اس وقت اِدھر اُدھر منتشر ہونے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ ہرمزان نے اہواز کا رخ کیا اور اس پر قبضہ کر کے اسے اور مہرجان قذق کو کھا گیا۔

فیروزان نہاوند پہنچا وہاں کسریٰ کے خزانے تھے اس نے تمام خزانوں پر قبضہ کیا اور ماہین کو بھی مضم کیا۔ نخیرجان اور مہران رازی نے مداین کا قصد کیا اور دریا کے دوسرے کنارے پر عبور کر کے بھرسیر کے مقام پر پہنچ گئے۔ پھر ان دونوں نے پل کو کاٹ دیا۔

ایرانی سرداروں کا قتل

حضرت سعد چند دن بابل میں رہے انھیں یہ خبر ملی تھی کہ نخیرجان نے شہریار کو جو ایک زمیندار تھا، کوفہ میں اپنا جانشین بنایا ہے اور وہاں فوج بھی چھوڑی ہے۔ لہٰذا انھوں نے زہرہ کو آگے بھیجا۔ اس کے بعد مزید فوج بھیجی گئی۔ حضرت زہرہ روانہ ہوئے تاکہ شہریار کا کوفہ میں مقابلہ کریں اس وقت تک فیروزان اور فرخان سورا اور دیر کے درمیان قتل کر دیئے گئے تھے۔

دشمن کی فوج کا صفایا

زہیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے قادسیہ سے حضرت زہرہ کو آگے روانہ کیا۔ وہ اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ راستے میں دشمن کی جو جماعت ملی، اسے شکست دے کر آگے بڑھتے گئے جو کوئی ایرانی ملتا تھا وہ اسے قتل کرتے تھے۔ انھوں نے ان کا خوب تعاقب کیا۔ جب وہ بابل سے روانہ ہوئے تو حضرت زہرہ نے بکیر بن عبداللہ لیثی اور کثیر بن شہاب سعدی کو جو مناق کا بھائی تھا، صراۃ کی نہر کو عبور کرنے کے بعد آگے روانہ کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے دشمن کی آخری صفوں کو دیکھا جن میں قیومان اور خرخان ایرانی سردار بھی شامل تھے ایک مسان کا رہنے والا تھا اور دوسرا ہوا ی تھا۔ حضرت بکیر نے خرخان کو قتل کیا اور کثیر نے قیومان کو سورا کے مقام پر تہ تیغ کیا۔ حضرت زہرہ سورا سے آگے بڑھ کر خیمہ زن ہوئے۔ اتنے میں حضرت ہاشم بھی ان کے پاس آ گئے۔ پھر حضرت سعد بھی آ گئے اور انھوں نے زہرہ کو آگے روانہ کیا چنانچہ وہ دشمن کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے جو دیر اور کوثی کے درمیان مقابلے کے لئے تیار تھا۔

بخیر جان اور مہران نے اپنی فوجوں پر بابک کے حاکم شہریار کو جانشین بنایا اور خود دونوں مدائن کی طرف چلے گئے اور شہریار کو وہاں چھوڑ گئے تھے

غلام کا مقابلہ جب مسلمانوں کی فوج نے کوثی کے اطراف میں شہریار کے لشکر کا مقابلہ شروع کیا تو شہریار نکلا وہ للکار کر کہنے لگا "کیا کوئی مرد ہے؟ تمھارا کوئی بہت بڑا شہسوار میرے مقابلے کے لئے آئے تاکہ میں اسے کیفر کردار تک پہنچاؤں"

حضرت زہرہ نے فرمایا میرا ارادہ تھا کہ میں تم سے مبارزہ کروں مگر جب میں نے تمھارا قول سنا تو اب میں تمھاری طرف ایک غلام کو بھیجوں گا اگر تم اس کے سامنے ثابت قدم رہے تو وہ تمھارا کام تمام کر دے گا اور اگر اللہ نے چاہا تو تمھاری سرکشی کی وجہ سے وہ تمھارا خاتمہ کر دے گا۔ اور اگر تم بھاگ گئے تو تم ایک غلام کے مقابلے سے بھاگو گے۔ اس کے بعد انھوں نے ابو بناتہ نائل بن جشم اعرجی کو جو قبیلہ بنو تمیم کا بہادر سورما تھا حکم دیا۔ وہ اس کے مقابلے کے لئے نکلا۔ ہر ایک کے پاس نیزہ تھا اور دونوں بہت طاقتور تھے مگر شہریار یادنٹ کی طرح تھا۔

شہریار کا قتل جب اس نے نائل کو دیکھا تو اس نے نیزہ پھینک دیا تاکہ وہ اس سے گتھم گتھا ہو جائے۔ نائل نے بھی اپنا نیزہ پھینک دیا تاکہ وہ بھی اس سے چمٹ جائے دونوں نے اپنی تلواریں نکال لیں اور بہادری کے ساتھ لڑتے رہے پھر دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور اپنے گھوڑوں پر سے گر پڑے۔ شہریار نائل پر گر پڑا۔ اس نے اس کو اپنی ران سے دبوچ لیا اور خنجر نکال لیا۔ وہ زرہ بکتر کو کھولنے والا تھا کہ اس کا انگوٹھا نائل کے منہ کے اندر چلا گیا اور اس نے اس کی ہڈی توڑ دی جس سے وہ سست پڑ گیا۔ لہٰذا نائل نے اس پر حملہ کر کے اسے زمین پر گرا دیا پھر اس کے سینے پر چڑھ کر اس کا خنجر لیا اور اس کے پیٹ پر سے اس کی زرہ کھول کر خنجر اس کے پیٹ اور پہلو میں گھونپ دیا تا آنکہ وہ مر گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد نائل نے اس کے گھوڑے اور تمام ساز و سامان پر قبضہ کر لیا۔ اس کے ساتھی تتر بتر ہو گئے اور مختلف شہروں میں چلے گئے۔

نائل کا اعزاز

حضرت زہرہ کوثی میں رہے یہاں تک حضرت سعد وہاں پہنچے، اس وقت انھوں نے (نائل کو) حضرت سعد کے روبرو پیش کیا تو حضرت سعد نے فرمایا "اے نائل! میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے ساز و سامان اور زرہ سے مسلح ہو کر آؤ اس کی چکن پہنو اور اس کے عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر آؤ" چنانچہ وہ اس کے تمام ہتھیاروں سے لیس ہو کر اس کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ آپ نے فرمایا "تم اپنے دونوں کنگنوں کو اتار دو۔ جب جنگ ہو اس وقت پہنا کرو۔" چنانچہ وہ پہلا شخص تھا جسے عراق میں کنگن پہنائے گئے

حضرت ابراہیم کا مقام

محمد، طلحہ، مہلب، عمرو اور سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد کوثی میں چند دنوں مقیم رہے اور اس مقام پر بھی گئے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کوثی کے مقام میں بیٹھا کرتے تھے اور وہاں بھی آپ گئے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بشارت دی گئی تھی اور اس گھر کی طرف بھی گئے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام مقید تھے۔ آپ نے اس کا معائنہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام پر آپ نے درود بھیجا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ — یہ ایام ایسے ہیں جو لوگوں میں ہم گردش کرتے رہتے ہیں۔

بہر سیر میں آمد

ابن الرفیل کی روایت ہے کہ حضرت سعد نے حضرت زہرہ کو بہر سیر کی طرف بھیجا۔ زہرہ کوثی سے ہراول دستوں کے ساتھ روانہ ہوا تاکہ وہ بہر سیر جائے۔ ساباط میں شیرزاد نے صلح کا معاہدہ کیا اور جزیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اسے انھوں نے حضرت سعد کی طرف روانہ کیا۔ اس کے بعد دیگر فوجی دستے روانہ ہوئے اور حضرت ہاشم بھی روانہ ہوئے۔ ان کے پیچھے حضرت سعد بھی روانہ ہوئے۔ یہ واقعہ ماہ ذوالحجہ ۱۵ھ میں ہوا۔

شاہی لشکر کو شکست

حضرت زہرہ نے دختر کسریٰ بوران کے لشکر کو مظلم کے قریب شکست دی۔ حضرت ہاشم بھی مظلم ساباط پہنچ گئے تھے وہ وہاں حضرت سعد کے انتظار میں ٹھہر گئے تھے۔ تاآنکہ حضرت سعد وہاں پہنچ گئے۔ اسی زمانے میں کسریٰ کا مانوس و محبوب شیر واپس آیا جسے مظلم کے شیروں میں سے پسند کیا گیا تھا۔ وہاں ملکہ بوران (دختر کسریٰ) کے خاص فوجی دستے بھی موجود تھے۔ یہ روزانہ قسم کھا کر یہ دعا مانگتے تھے "فارس کی سلطنت اس وقت تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ فنا ہو جب تک کہ ہم زندہ ہیں۔

حضرت ہاشم کا کارنامہ جب حضرت سعد وہاں پہنچ گئے تو سب سے پہلے مقرط وہاں آگے بڑھا۔ حضرت ہاشم اس کی طرف بڑھے اور انھوں نے اس کو قتل کر دیا (اس کارنامے پر) حضرت ہاشم کا سر حضرت سعد نے چوم لیا اور حضرت ہاشم نے حضرت سعد کی قدم بوسی کی۔ حضرت سعد نے انھیں بہرسیر بھیجا۔ جب وہ مظلم کے پاس اترے تو انھوں نے یہ آیت پڑھی

اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ

کیا تم نے پہلے یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ تمھیں زوال نہیں آئے گا؟

نعرۂ تکبیر جب ت کا ایک حصہ گذر گیا تو انھوں نے کوچ کیا اور مسلمانوں کو لے کر بہرسیر کے قریب جمعہ زن ہوئے۔ مسلمانوں کا یہ طریقہ تھا کہ جب بہرسیر کے قریب گھوڑے پہنچتے تھے تو وہ ٹھہر جاتے تھے، پھر وہ تکبیر کہتے تھے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ حضرت سعد کے ساتھ کا آخری دستہ آیا۔ حضرت سعد وہاں دو مہینے تک مقیم رہے اور تیسرے مہینے میں انھوں نے دریا کو عبور کیا۔

صوبوں کے امراء اسی ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ساتھ حج کیا اس سال مکہ کے حاکم عتاب بن اسید تھے۔ طائف کے حاکم یعلی بن رفیہ تھے اور یہ یمامہ بحرین کے حاکم عثمان بن ابی العاص تھے۔ عمان کے حاکم حذیفہ بن محصن تھے۔ شام کے علاقوں کے حاکم حضرت ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ کوفہ اور اس کے علاقے کے حاکم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔ اس کے قاضی حضرت ابو فردہ تھے۔ بصرہ اور اس کے علاقے کے حاکم حضرت مغیرہ بن شعبہ تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ۱۹

۱۶ھ کے واقعات

ابو جعفر طبری تحریر فرماتے ہیں کہ اس سال مسلمان شہر بھرسیر میں داخل ہوئے اور انھوں نے مدائن کو فتح کیا اور وہاں سے یزدگرد بن شہریار بھاگ گیا۔

بھرسیر میں داخلہ

محمد، طلحہ اور مہلب روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بھرسیر کے قریب خیمہ زن ہوئے تو انھوں نے گھوڑ سواروں کو بھیجا تو انھوں نے دریائے دجلہ کے درمیانی علاقے کا گشت کیا اور اہل فرات تک پہنچے جن کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا۔ جب ان علاقوں میں سے انھوں نے ایک لاکھ کسان پکڑے تو ساباط کے زمیندار شیرزاد نے کہا آپ ان کا کیا کریں گے؟ یہ اہل فارس کی رعیت ہیں انھوں نے آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی ہے۔ آپ انھیں میرے پاس چھوڑ دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے ان کے نام لکھکر انھیں اس کے حوالے کر دیا۔ وہ بولا "تم اپنے دیہاتوں کو واپس چلے جاؤ۔"

کسانوں کا معاملہ

حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خط تحریر کیا "قادسیہ اور بھرسیر کے درمیان ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا اس کے بعد ہم بھرسیر کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ کوئی ہمارے مقابلے پر جنگ کرنے کے لئے نہیں آیا تو میں نے گھوڑ سواروں کو (مختلف اطراف میں) بھیج دیا اور تمام دیہاتوں اور جنگلوں سے کسانوں کو اکٹھا کر لیا ہے۔ آپ اپنے فیصلے سے آگاہ کیجئے" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب بھیجا۔ "کسانوں میں سے جو تمھارے ہاتھ آئیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ وہاں کے باشندے ہوں اور انھوں نے تمھارے برخلاف دشمن کو کوئی امداد نہیں پہنچائی ہو تو انھیں پناہ دی جائے اور جو بھاگ گئے ہوں اور تم نے انھیں پکڑ لیا ہو تو ان کے بارے میں تمھیں اختیار ہے۔"

جب یہ خط آیا تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔

جزیہ دینے کا وعدہ

گاؤں کے زمینداروں نے ان سے خط و کتابت کی تو حضرت سعد نے انھیں اسلام لانے کی دعوت دی وہ واپس آ کر جزیہ ادا کریں تاکہ وہ مسلمانوں کی حفاظت اور ذمہ داری میں آ جائیں۔ انھوں نے جزیہ ادا کرنے اور زیر حفاظت آنے کو قبول کر لیا اس معاہدے میں کسریٰ کی اراضی اور وہ لوگ شامل نہیں تھے جو اس کے ساتھ تھے۔

بہرحال مغربی دجلہ سے لے کر سرزمین عرب تک ہر عراقی باشندے کو امن و امان حاصل ہو گیا تھا اور وہ اسلامی حکومت سے مطمئن تھے۔ انھوں نے خراج کی شرط کو بھی قبول کیا۔

بھرسیر کا محاصرہ

مسلمان بھرسیر کے قریب دو مہینے خیمہ زن رہے۔ وہ شہر پر منجنیقوں سے سنگ باری کرتے رہے اور ہر قسم کے سامان جنگ سے ان کا مقابلہ کرتے رہے۔

شریح الحارثی کی روایت ہے کہ مسلمان بھرسیر کے قریب خیمہ زن ہوئے اس شہر کے چاروں طرف خندقیں اور محافظ مقرر تھے اور دیگر سامان حرب بھی موجود تھا۔ مسلمانوں نے ان پر منجنیقوں اور دیگر آلات سے سنگ باری کی۔ حضرت سعدؓ نے شہر زاد سے منجنیقیں نیار کرائیں اور بھرسیر کے باشندوں کے برخلاف بیس منجنیق نصب کرا دی تھیں اور ان کے ذریعے مقابلہ جاری رکھا۔

اہل فارس کی قلعہ بندی

رفیل کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد بھرسیر کے قریب فروکش ہوئے تو عربوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اہل عجم شہر کے اندر قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے تھے۔ کبھی کبھی اہل عجم اپنے ساز و سامان کے ساتھ مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے باہر نکلتے تھے مگر مقابلہ کی تاب نہ لاتے تھے۔ آخری دفعہ وہ پیدل فوجوں اور تیر اندازوں کے ساتھ نکلے وہ جنگ کا مصمم ارادہ کیے ہوئے تھے اور صبر و استقلال کے ساتھ جنگ کرنے کا معاہدہ کر لیا تھا جب مسلمانوں نے ان سے جنگ کی تو وہ ثابت قدم نہیں رہ سکے اور جھوٹے ثابت ہو کر بھاگ نکلے۔

حضرت زہرہ کی شہادت

حضرت زہرہ بن الحویہ کی زرہ کی کڑیاں کھل گئی تھیں۔ ان سے کہا گیا "آپ ان کڑیوں کو درست کرائیں۔ انھوں نے فرمایا "کیوں؟"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بولے "ہمیں آپ کی جان کا اندیشہ ہے"

انھوں نے فرمایا، "مجھے اللہ کے کرم و قدرت پر بھروسہ ہے" تاہم وہ پہلے مسلمان تھے جنھیں اس دن تیر لگا اور ان کی زرہ کی رخنہ اندازی کی وجہ سے وہ ان کے جسم میں پیوست ہوگیا کچھ لوگوں نے کہا۔ "ان کے بدن سے یہ تیر نکال دیں" مگر وہ فرمانے لگے "مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو کیونکہ جب تک کہ یہ تیر میرے اندر ہے میری جان اس میں اٹکی ہوئی ہے۔ شاید اس عرصے میں دشمن پر نیزہ زنی یا شمشیر زنی کر سکوں۔ چنانچہ وہ دشمن کی طرف گئے اور اپنی تلوار سے اصطخر کے رہنے والے شہر براز پر حملہ کیا اور اسے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد چاروں طرف سے دشمن نے انھیں گھیر لیا اور انھیں شہید کر دیا۔

حضرت عائشہؓ کی روایت

ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں "جب اللہ بزرگ و برتر نے فتوحات عطا فرمائیں اور رستم مارا گیا اور اس کے ساتھی بھی جنگ قادسیہ میں مارے گئے اور ان کی جمعیت منتشر ہوگئی تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا تا آنکہ وہ مدائن میں پناہ گزیں ہوئے۔ اہل فارس کا شیرازہ منتشر ہوگیا تھا اور وہ اپنی پہاڑوں کی طرف بھاگ گئے تھے۔ ان کے شہسوار اور فوجی دستے تتر بتر ہو گئے تھے۔ تاہم ان کا بادشاہ ان کے شہر میں مقیم تھا اس کے ساتھ اہل فارس کی باقی ماندہ فوج تھی۔"

صلح کا شاہی پیغام

انس بن حلیس بیان کرتے ہیں "ہم بھرسیر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اس سے پہلے دشمن شکست کھا چکا تھا۔ محاصرہ کے دوران ہمارے پاس ایک قاصد آیا اور کہنے لگا

"ہمارے بادشاہ فرماتے ہیں کیا آپ لوگ اس امر پر مصالحت کر سکتے ہیں کہ ہمارے قریب دریائے دجلہ اور ہمارے پہاڑ کے قریب کا جو علاقہ ہے، اس پر ہمارا قبضہ رہے، اور تم دریائے جبلہ سے اپنی سرحد تک قابض رہو۔ کیا ابھی تک تمھارا پیٹ نہیں بھرا ہے؟ خدا کرے کہ تمھارا پیٹ نہ بھرے۔"

ابو معزر کے نامعلوم الفاظ کے اثرات

اس کے جواب کے لئے حضرت ابو معزر اسود ابن خطبہ سب سے آگے بڑھے۔ اللہ نے ان کے منہ سے کچھ الفاظ ادا کرائے جس کے بارے میں نہ وہ کچھ جانتے تھے اور نہ ہمیں کچھ علم ہو سکا۔ جب وہ آدمی واپس گیا تو دشمن مدائن کی طرف بھاگنے لگا، ہم نے کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے ابو مفزر! تم نے اس سے کیا کہا تھا؟" وہ بولے "اس ذات کی قسم! جس نے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برحق (رسول) بنا کر بھیجا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں نے کیا کہا سوائے اس کے کہ مجھے روحانی الہام ہوا اور مجھے توقع ہے کہ میں نے بہتر بات کہی ہوگی"

اس کے بعد لوگ باری باری ان کے پاس آنے لگے۔ یہاں تک یہ بات حضرت سعد تک بھی پہنچی تو وہ خود ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے "اے ابو مفزر! تم نے کیا کہا۔ خدا کی قسم! وہ خوب بھاگ رہے ہیں" (اس پر) انھوں نے وہی بات کہی جو ہمارے سامنے کہی تھی۔

فصیل پر سنگ باری

پھر انھوں نے اعلان کر دیا اور مسلمانوں کو لے کر روانہ ہوئے اس وقت بھی ہماری مجانیق ان پر سنگ باری کر رہی تھیں۔ مگر شہر کی فصیل پر کوئی نمودار نہیں ہوا اور ہماری طرف ایک شخص کے علاوہ اور کوئی نہیں نکلا۔ اس نے علانیہ امان کی درخواست کی۔ ہم نے اس کو پناہ دے دی تو اس نے کہا "اس شہر میں کوئی باقی نہیں رہا۔ تمھیں کوئی نہیں روکے گا"

شہر کا انخلاء

مسلمان اس کی فصیل پر چڑھ گئے اور ہم نے اس کے دروازے کھول دیئے، ہم نے وہاں کوئی چیز نہیں پائی اور نہ چند قیدیوں کے سوا کسی کو دیکھا۔ جب وہ نکل رہے تھے تو ہم نے ان کو قید کر لیا، اور ان قیدیوں اور اس شخص سے دریافت کیا "وہ کیوں بھاگ گئے؟"

فرار کی وجہ

وہ بولے۔ "بادشاہ نے ایک شخص تمھاری طرف صلح کی پیش کش کے لئے بھیجا تھا اس وقت تم لوگوں نے جواب دیا تھا "ہمارے اور تمھارے درمیان صلح نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم افریدین کے شہد کے ساتھ کوئی کے ترنج نہ کھالیں" اس وقت بادشاہ نے کہا

فرشتوں کا جواب

ہائے افسوس! یہ حقیقت ہے کہ فرشتے ان کی زبانوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ فرشتے ہیں جو ہمارے پاس آکر عربوں کی طرف سے جواب دے رہے ہیں اگر یہ بات ایسی نہیں ہے تو یہ جواب اس شخص کو الہامی طور پر حاصل ہوا ہے تاکہ ہم ختم ہو جائیں"

اس کے بعد وہ شہر (مدائن) کی طرف بھاگ گئے۔

شہر میں داخلہ

محمد، طلحہ، مہلب، عمرو اور سعید روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور مسلمان بھر سیر کے شہر کے اندر گئے تو حضرت سعدؓ نے مسلمانوں کو وہاں ٹھہرایا اور تمام لشکر وہیں منتقل ہو گیا۔ جب آپ نے دریا کو عبور کرنے کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ اہل فارس بطائح اور تکریت کے درمیان تمام کشتیوں پر قابض ہو گئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید محل کا نظارہ

جب مسلمان آدھی رات کے وقت بھر سیر میں داخل ہوئے تو انھیں سفید عمارت نظر آئی۔ اس وقت ضرار بن الخطاب نے فرمایا "اللہ اکبر! یہ کسریٰ کا وہ سفید محل ہے جس کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا" اس کے بعد تمام مسلمان لگاتار نعرۂ تکبیر بلند کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

سخت محاصرہ

ابو مالک حبیب بن صہبان بیان کرتے ہیں "ہم مدائن سے پہلے قریبی شہر بھر سیر پہنچے تو ہم نے اہل فارس کے بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کا محاصرہ کیا (وہ اس قدر سخت تھا کہ کھانے پینے کی چیزیں شہر کے اندر نہیں پہنچ سکیں) یہاں تک کہ وہ کتے اور بلیاں کھانے پر مجبور ہوئے۔ مسلمان اس شہر میں اس وقت داخل ہوئے۔ جب کسی شخص نے (بہ آواز بلند) اعلان کیا۔ "خدا کی قسم! اس شہر میں کوئی نہیں ہے" چنانچہ جب مسلمان شہر میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی نہیں تھا۔"

فتح مدائن اور ایوان کسریٰ

فتح مدائن بقول سیف ۱۶ھ میں ہوئی بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضرت سعد مدائن کے قریبی شہر بھر سیر میں داخل ہوئے تو انھوں نے کشتیاں طلب کیں تاکہ وہ مسلمانوں کو لے کر دوسرے شہر (مدائن) کی طرف دریا عبور کر کے پہنچ سکیں مگر انھیں کوئی کشتی نہیں مل سکی۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ کشتیوں پر قابض ہوگئے ہیں۔ لہٰذا مسلمان ماہ صفر کے چند ایام بھر سیر میں مقیم رہے۔ مسلمان چاہتے تھے کہ وہ پانی کو عبور کر کے نکل جائیں مگر حضرت سعد مسلمانوں کی ہمدردی میں جانے سے پرہیز کر رہے تھے۔ تاآنکہ چند دیہاتی آئے اور انھوں نے انھیں (عبور کرنے کا آسان) راستہ بتایا مگر آپ نے (اس کے مشورے پر) عمل نہیں کیا اور پس و پیش کرتے رہے۔ کیونکہ اچانک دریا طغیانی پر آگیا۔ آخرکار آپ نے ایک خواب دیکھا کہ مسلمانوں کے گھوڑے پانی میں گھس گئے ہیں اور عبور کر گئے ہیں حالانکہ وہاں بہت طغیانی تھی۔

عبور دریا کا عزم

اس خواب کی تعبیر (کو حقیقت میں تبدیل کرنے) کے لئے حضرت سعد نے عبور کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ یہ موسم گرما تھا۔ اس موقع پر حضرت سعد نے مسلمانوں کو جمع کیا اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد یوں ارشاد فرمایا

حضرت سعد کی تقریر

تمھارے دشمن نے اس دریا کا سہارا لیا ہے اس کی وجہ سے تم اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے ہو مگر جب وہ چاہیں، انہی کشتیوں کے ذریعے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمھارے پاس آ سکتے ہیں۔ تمھارے پیچھے تمھارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ تمھارے بہادر سپاہیوں نے یہ خطرہ دور کر دیا ہے۔ انھوں نے دشمن کی سرحد کو بیکار کر دیا ہے اور ان کے محافظوں کو فنا کر دیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اس سے پیشتر کہ دنیا تمھیں چاروں طرف سے گھیرے تم دشمن کے برخلاف صدق دل سے جہاد کرنے میں جلدی کرو۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اس دریا کو عبور کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے تاکہ ہم دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے وہاں پہنچ جائیں

سب مسلمانوں نے بیک زبان یہ کہا "اللہ ہمیں اور آپ کو رشد و ہدایت کے لئے عزم صمیم کی توفیق دے۔ آپ ضرور یہ کام کریں"

محافظ دستہ حضرت سعد نے مسلمانوں کو عبور کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔

"کون اس کام کا آغاز کر کے ساحل کی اس وقت تک حفاظت کرے گا جب تک کہ سب مسلمان نہ پہنچ جائیں تاکہ دشمن مسلمانوں کو نکلنے سے نہ روک سکے"

عاصم کی پیش قدمی حضرت عاصم بن عمرو جو بہت دلیر تھے اس کام کے لئے تیار ہوئے۔ ان کے بعد چھ سو بہادر نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کیں تو آپ نے حضرت عاصم کو ان کا افسر مقرر کیا اور وہ انھیں لے کر روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ دریائے دجلہ کے کنارے پر ٹھہر گئے اور کہنے لگے۔ کون میرے ساتھ جائے گا تاکہ ہم ساحل کی حفاظت کریں اور دشمن کا مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ تمھاری بھی حفاظت کریں تاکہ تم دریا عبور کر سکو" اس پر ساٹھ آدمی تیار ہوئے جن میں اصم بن ولاد اور شرحبیل جیسے لوگ شامل تھے۔ انھوں نے اس دستہ کے دو حصے کئے اور نر و مادہ دونوں قسم کے گھوڑوں پر سوار کرایا تاکہ گھوڑوں کے تیرنے میں آسانی ہو پھر وہ دریائے دجلہ کے اندر گھس گئے اور چھ سو میں سے باقی لشکر بھی ان کے پیچھے (دریا میں) گھس گیا۔

پیش رو حضرات ان ساٹھ میں سے سب سے پہلے جو آگے بڑھے ان میں یہ حضرات شامل تھے (۱) اصم البتم (۲) کلج (۳) ابو مفزر (۴) شرحبیل (۵) حجل العجلی۔ (۶) مالک بن کعب ہمدانی (۷) بنو الحارث کا غلام۔

دشمن کا مقابلہ اور شکست جب اہل عجم نے انھیں دیکھا کہ وہ اس طرح آ رہے ہیں تو انھوں نے مسلمانوں کے گھوڑ سواروں کے مساوی تعداد میں سوار بھیجے۔ وہ بھی دریا میں گھس کر اور تیر کر مسلمانوں کے قریب پہنچے اور بہت جلد حضرت عاصم کے مقابلے پر آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ساحل کے قریب پہنچ گئے تھے۔ حضرت عاصم نے مسلمانوں سے کہا

"نیزوں کو درست کرو اور ان کی آنکھیں پھوڑ دو" چنانچہ نیزہ بازی کا مقابلہ ہوا اور مسلمانوں نے ان کی آنکھوں پر نیزے مارے تو وہ بھاگ گئے مسلمان ان کا تعاقب کر کے انھیں گھوڑوں سے گرا رہے تھے اور ان کے پیچھے خشکی میں بھی پہنچ کر انھیں قتل کیا اور جو بچ کر بھاگ گئے وہ کانے ہو گئے ان کے گھوڑے بھی بدک گئے تھے۔

عبور دریا کی دعا

بعد ازاں ساٹھ سواروں کے پیچھے چھ سو سوار بھی بلا خوف و خطر پہنچ گئے جب حضرت سعد کو معلوم ہوا کہ حضرت عاصم نے ساحل کو محفوظ بنا رکھا ہے تو انھوں نے دیگر مسلمانوں کو دریا میں گھسنے کی اجازت دیدی اور فرمایا یہ دعا پڑھو

نَسْتَعِيْنَ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ہم اللہ سے امداد کے خواہاں ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے خدائے بلند و اعظم کے علاوہ اور کسی کو قوت و اختیار حاصل نہیں ہے

دریا میں لشکر کثیر

مسلمانوں کا ایک بڑا لشکر دریا پر سوار تھا اس وقت دریائے دجلہ میں تلاطم برپا تھا وہ (کثیر لشکر کی وجہ سے) سیاہ ہو رہا تھا مسلمان وہاں تیرتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسا کہ خشکی پر چلتے ہوئے باتیں کیا کرتے تھے انھیں کسی قسم کا خوف و ہراس لاحق نہ تھا۔

مدائن پر قبضہ

اہل فارس نے ناگہانی طور پر ایسا منظر دیکھا جو ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا اس لئے جلدی سے وہ اپنا مال و دولت سمیٹ کر بھاگ گئے مسلمان وہاں (مدائن میں) ۱۶ھ میں بماہ صفر داخل ہوئے۔ وہ کسری (شاہ ایران) کے گھروں میں جو مال باقی رہ گیا تھا اس پر قابض ہو گئے جو تقریباً دس لاکھ اور تیرہ ہزار تھا۔ اس کے علاوہ مشیری (ایرانی بادشاہ) اور اس کے بعد کے (بادشاہوں کی) جمع کردہ مال و دولت بھی تھی۔

دیہاتی کا مشورہ

ابو طیبہ کی روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص دریائے دجلہ کے قریب مقیم تھے تو ان کے پاس ایک دیہاتی آ کر کہنے لگا

"آپ یہاں کیوں مقیم ہیں۔ آپ پر تیسرا دن نہیں گذرنے پائے گا کہ شاہ یزدگرد مدائن سے ہر چیز نکال کر لے جائے گا" اس بات نے انھیں آمادہ کیا کہ وہ (مسلمانوں کو) دریا کے عبور کی دعوت دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب منظر

ابو عثمان نہدی نے بھی دریا عبور کرنے کے بارے میں اسی قسم کی روایت بیان کی ہے (مزید) کہا ہے۔ "ہم نے دریائے دجلہ کو مردوں، گھوڑوں اور مویشیوں سے بھر دیا تھا۔ یہاں تک کہ کسی شخص کو دریا کے کنارے پر سے پانی نظر نہیں آتا تھا۔ ہمارے گھوڑے دم ہلاتے ہوئے اور ہنہناتے ہوئے ہمیں اہل عجم کی طرف لے گئے۔ جب دشمن نے یہ حالت دیکھی تو وہ بھاگ گیا اور پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا جب ہم سفید محل میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں ایک جماعت دیکھی جو قلعہ بند ہو گئی تھی ان میں سے کچھ لوگ ہم سے مخاطب ہوئے اور ہم سے گفتگو کرتے رہے۔ ہم نے ان کو دعوت (اسلام) دی اور کہا

جزیہ دینے کا معاہدہ

"ہم تمھارے سامنے تین چیزیں پیش کرتے ہیں تمھیں اختیار ہے کہ ان میں سے جو چاہو پسند کرو" وہ بولے "وہ کیا ہیں" ہم نے کہا۔

(۱) اسلام، اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمھیں بھی وہ حقوق حاصل ہوں گے جو ہمارے حقوق ہیں اور تمھارے فرائض بھی وہی ہوں گے جو ہمارے (فرائض) ہیں۔

(۲) اگر تم اس سے انکار کرو تو جزیہ (ادا کرنا) ہے اور اگر تم اس سے بھی انکار کرو تو

(۳) تم سے جنگ کی جائے گی تا آنکہ اللہ ہمارے اور تمھارے درمیان فیصلہ کرے۔"

ان کے ایک جواب دینے والے (نمائندے) نے ہمیں یہ جواب دیا

"ہمیں پہلی اور آخری (صورت) منظور نہیں، بلکہ درمیانی (صورت یعنی جزیہ منظور) ہے۔ عتبہ نے اسی قسم کی روایت بیان کی ہے (انھوں نے مزید) کہا: "سفیر حضرت سلمان تھے۔

مال و دولت پر قبضہ

ابن الرمیل کی روایت ہے کہ جب مسلمانوں نے اہل عجم کو پانی میں شکست دی اور انھیں خشکی کی طرف بھگایا۔ پھر انھیں خشکی پر سے بھی نکال دیا اور انھیں ان کے مال و دولت سے محروم کر دیا گیا بجز اس مال کے جو وہ پہلے بھیج چکے تھے۔ کسریٰ کے خزانوں میں تین ارب کا مال تھا۔ انھوں نے نصف مال رستم کے ساتھ بھیج دیا تھا اور باقی نصف مال خزانوں میں تھا۔

عاصم کے کارناموں کی تعریف

ابو بکر بن حفص بن عمر کی روایت ہے کہ حضرت سعد عام مسلمانوں کو ساحل پر دشمن سے جنگ کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے اس موقع پر انھوں نے یہ فرمایا:

خدا کی قسم! اگر گونگوں کا وہ دستہ (الکتیبۃ الخرساء) جس میں حضرت قعقاع بن عمرو حمال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن مالک اور اہیل بن عمرو ہے اسی طرح جنگ کرتا جس طرح یہ لوگ لڑ رہے ہیں تو وہ (دشمن کے لئے) کافی ہوتا اور (ہمیں) بے نیاز کر دیتا۔" حضرت عاصم کا فوجی دستہ جو "ہولناک دستہ" (کتبۃ الاہوال) ہے۔ آپ نے اس "ہولناک دستہ" کو جب پانی اور خشکی میں جنگ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے "گونگے دستے" کے مشابہ قرار دے دیا۔ پھر چند فوجی جھڑپوں کے بعد انھوں نے جانے کا اعلان کیا یہاں تک کہ دشمن پانی سے باہر نکل آیا اور مسلمان بھی ان کے پیچھے پہنچ گئے جب دشمن اور مسلمانوں کا تمام ہولناک دستہ ساحل پر پہنچ گیا تو اس وقت حضرت سعد نے مسلمانوں کو دریا میں گھسنے کا حکم دیا۔ پانی میں حضرت سلمان فارسی حضرت سعد کے ساتھ تھے۔ گھوڑے مسلمانوں کو لے کر پانی میں تیرتے رہے اور حضرت سعد یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

حضرت سعد کی دعا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاللّٰهِ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ وَلِيَّهٗ۔ وَلَيُظْهِرَنَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَلَيَهْزِمَنَّ اللّٰهُ عَدُوَّهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْجَيْشِ بَغْيٌ اَوْ ذُنُوْبٌ تَغْلِبُ الْحَسَنَاتِ۔

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہی عمدہ کارساز ہے۔ خدا کی قسم! اللہ ضرور اپنے دوست کی مدد کرے گا اور ضرور اپنے دین کو غالب کرے گا اور یقینی طور پر اپنے دشمن کو شکست دے گا بشرطیکہ (اسلامی) لشکر میں بغاوت اور گناہگاروں کا ہجوم نیکیوں پر غالب آ سکے۔

حضرت سلمان کی پیشین گوئی

حضرت سلمان فارسی نے فرمایا "اسلام جدید اور تر و تازہ ہے۔ جس طرح خشک زمین مسلمانوں کے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ اسی طرح دریا اور سمندر بھی ان کے تابع بنا دیئے گئے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں مسلمان کی جان ہے، یہ مسلمان اس دریا سے فوج در فوج نکلیں گے۔"

چنانچہ وہ پانی پر اس قدر چھائے ہوئے تھے کہ کنارے پر سے پانی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اور مسلمان سطح آب پر خشکی پر چلنے کی بہ نسبت زیادہ باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے اور جیسا کہ حضرت سلمان نے فرمایا تھا اسی طرح وہ دریا میں سے نکلے نہ تو ان کی کوئی چیز گم ہوئی اور نہ کوئی آدمی غرق ہوا۔

صحیح و سالم

حضرت ابو عثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ تمام لوگ صحیح سالم نکل آئے سوائے قبیلۂ بارق کے ایک شخص کے، جس کا نام غرقد تھا، وہ اپنے سرخ و سیاہ گھوڑے پر سے گر پڑا وہ حرکت کرتا رہا تا آنکہ حضرت تعقاع بن عمرو نے اپنے گھوڑے کی باگ اس کی طرف موڑی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر کھینچ لائے یہاں تک کہ اس نے دریا کو عبور کر لیا۔ یہ بارقی شخص بہت طاقتور تھا۔ اس موقع پر وہ کہنے لگا۔

"اے قعقاع! ہماری بہنیں تمہارے جیسا انسان چننے سے عاجز ہیں" حضرت قعقاع کا یہ قبیلہ ننھیال تھا۔

پیالے کی گم شدگی محمد، طلحہ، مہلب، عمرو اور سعید روایت کرتے ہیں کہ پانی میں مسلمانوں کی کوئی چیز گم نہیں ہوئی "البتہ ایک پیالہ، جو کمزور طریقے سے بندھا ہوا تھا، اس سے ٹوٹ کر پانی میں گر گیا۔ ایک شخص نے جو اس کے ساتھ تیرتا ہوا جا رہا تھا، طنز کے طور پر پیالہ کے مالک سے کہا "اس کا مقررہ وقت آ گیا تھا اس لئے وہ ضائع ہو گیا" اس پر پیالے والا بولا۔

"خدا کی قسم! میں ایسی حالت میں ہوں کہ اللہ تمام اہل لشکر میں سے صرف مجھ سے چھین کر نہیں لے جائے گا۔"

جب تمام مسلمان عبور کر کے آ گئے تو ساحل کا ایک محافظ شخص نیچے اترا اس وقت ہوا اور موجوں کے تھپیڑوں نے اس پیالے کو کنارے کی طرف پھینک دیا۔ وہ شخص اپنے نیزے کی مدد سے اسے پکڑ کر لشکر میں لے آیا اس کے مالک نے اسے شناخت کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس شخص سے جو اس کے ساتھ تیر رہا تھا، کہنے لگا "کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا" پیالہ کا مالک قریش کا حلیف اور قبیلہ عنز سے تعلق رکھتا تھا اس کا نام مالک بن عامر تھا اور جس نے یہ کہا تھا کہ "وہ (پیالہ) ضائع ہو گیا" اس کا نام عامر بن مالک ہے۔

پانی کے اندر سفر عمیر الصائدی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد مسلمانوں کے ساتھ پانی میں گھسے تو سب مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔ حضرت سلمان حضرت سعد کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ پانی میں چل رہے تھے۔ حضرت سعد یہ فرما رہے ہیں "یہ عزت والے اور علم والے خدا کا اندازہ ہے" پانی انھیں بہائے لے جا رہا تھا جب کوئی گھوڑا تھک جاتا تھا تو وہ اسی طرح آرام کرتا تھا جیسا کہ وہ زمین پر ہے۔ مدائن میں اس واقعہ سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ نہیں تھا یہ یوم الماء (پانی کا دن) اور یوم الجراثیم کہلاتا ہے۔

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں "جب ہم دریائے دجلہ کے اندر گئے تو وہ خوب بہ رہا تھا تاہم جب ہم ایسے مقام پر پہنچے جہاں پانی زیادہ تھا، تو اس جگہ بھی سوار کھڑے ہو جاتے تھے کیونکہ پانی ان کی کمر تک نہیں پہنچتا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبور کرنے میں سہولت

حبیب بن صہبان ابو مالک روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد فرہی شہر (بھرسیر) میں داخل ہوئے تو دشمن نے پل کو توڑ دیا تھا اور کشتیوں کو لے گئے تھے۔ مسلمانوں نے کہا "تم اس تھوڑے سے پانی کے لئے (کس بات کا) انتظار کر رہے ہو (اس پر) ایک آدمی پانی میں گھسا اس کے بعد تمام مسلمان گھس گئے اس کے بعد نہ تو کوئی انسان غرق ہوا اور کوئی چیز گم ہوئی البتہ ایک مسلمان کا پیالہ گم ہو گیا تھا جسے میں نے پانی کی سطح پر تیرتا ہوا دیکھا۔

دشمن کا فرار

محمد مہلب اور طلحہ روایت کرتے ہیں کہ اہل فارس کے محافظ ساحل پر جنگ کر رہے تھے تا آنکہ ایک آدمی نے آکر کہا "تم کس چیز کے لئے اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو؟ خدا کی قسم! مداین میں کوئی نہیں ہے"

بادشاہ کی روانگی

انہی راویوں کی دوسری روایت ہے کہ جب مشرکین نے مسلمانوں کو عبور ہوتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے انھیں عبور ہونے سے روکنے کے لئے کچھ اشخاص بھیجے جب وہ روانہ ہوئے تو وہ بھاگ گئے۔ شاہ یزدگرد نے بھرسیر کے مفتوح ہونے کے بعد اپنے خاندان کو حلوان بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد شاہ یزدگرد خود بھی روانہ ہوا اور وہ حلوان اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے مہران رازی اور نخیرجان کو جانشین بنا دیا تھا۔ اس کا خزانہ نہروان میں تھا۔

سرکاری خزانہ کی منتقلی

اہل فارس اپنا بیش قیمت اور ہلکا سامان جس قدر لے جا سکے لے گئے وہ سرکاری خزانہ، عورتوں اور بچوں کو اپنے ساتھ لے گئے تھے اور کپڑے برتن جواہرات زیورات تیل و عطر وغیرہ چھوڑ گئے تھے جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ انھوں نے محاصرے کے اندیشے سے جو گائے بھیڑ بکری اور خورد و نوش کا بہت سا سامان جمع کر لیا تھا، وہ بھی چھوڑ گئے تھے۔

اسلامی فوجوں کا داخلہ

مداین میں سب سے پہلے "ہولناک دستہ" (حضرت عاصم کا فوجی دستہ) داخل ہوا پھر گونگا دستہ (حضرت قعقاع کا فوجی دستہ) داخل ہوا وہ اس کے گلی کوچوں میں گشت کرتے رہے مگر انھیں کوئی آدمی نہیں ملا۔ بجز اس کے کہ قصر ابیض میں کچھ لوگ موجود تھے۔ اس کا محاصرہ کر لیا گیا۔ انھیں (اسلام یا جزیہ کی) دعوت دی گئی تو انھوں نے حضرت سعد کو جزیہ ادا کرنے اور ذمی بننے کی دعوت قبول کر لی۔ اہل مداین بھی بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لوٹ کر آئے اور انھوں نے بھی اس قسم کا معاہدہ کر لیا البتہ اس معاہدے میں وہ کسریٰ کے خاندان اور ان لوگوں کی مقبوضات شامل نہیں تھیں جو ان کے ساتھ نکل گئے تھے۔

دشمن کا تعاقب

حضرت سعدؓ قصر ابیض (سفید محل یعنی ایوان کسریٰ) میں مقیم ہوئے اور انھوں نے دشمن کے تعاقب میں حضرت زہرہؓ کو ہراول دستے کے ساتھ نہروان کی طرف روانہ کیا چنانچہ وہ روانہ ہو کر نہروان تک پہنچے۔ آپ نے ہر سمت سے اسی قدر فوجی دستے (ان کے تعاقب میں) روانہ کئے۔

دیوا آمدند

ابو مالک حبیب بن ابو صہبان روایت کرتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے دریائے دجلہ کو عبور کیا اس وقت (اہل فارس) انھیں دیکھ رہے تھے کہ وہ دریا کو کس طرح عبور کرتے ہیں (جب وہ قریب پہنچے تو) وہ کہنے لگے "دیوا آمدند" (یعنی دیو آ گئے ہیں) وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے "خدا کی قسم! تم انسانوں سے جنگ نہیں کر رہے ہو بلکہ تم جنات سے لڑ رہے ہو" آخر کار انھیں شکست ہوئی۔

حضرت سلمان فارسی کی دعوت

ابو البختری روایت کرتے ہیں کہ (اس وقت) مسلمانوں کے سفیر (حضرت) سلمان فارسی تھے۔ مسلمانوں نے انھیں اہل فارس کو دعوت دینے کے لئے مقرر کیا تھا۔ عطیہ اور عطاء روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے انھیں اہل بھرسیر کو دعوت دینے کے لئے بھی مقرر کیا تھا اور قصر ابیض کے لوگوں کو دعوت دینے کے لئے بھی وہ مقرر تھے۔ حضرت سلمانؓ فارسی انھیں ان الفاظ میں دعوت دیتے تھے۔

یہ حقیقت ہے کہ میں تمھاری نسل سے تعلق رکھتا ہوں مجھے تم سے ہمدردی ہے اس وجہ سے میں تمھیں تین باتوں میں سے ایک کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

(۱) اگر تم مسلمان ہو جاؤ گے تو تم ہمارے بھائی بن جاؤ گے تمھیں وہ حقوق حاصل ہوں گے جو ہمارے (حقوق) ہیں اور تمھارے فرائض بھی وہی ہوں گے جو ہمارے (فرائض) ہیں۔

(۲) ورنہ تم جزیہ ادا کرو۔

(۳) یا دو بدو ہم تم سے جنگ کریں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے"۔

جنگ یا جزیہ

عطیہ (راوی) بیان کرتا ہے کہ جب بھرسیر میں تیسرا دن ختم ہوا تو انھوں نے کسی ایک بات کو ماننے سے انکار کر دیا تو ان کے انکار کرنے کے بعد مسلمانوں نے ان کے ساتھ جنگ کی۔ اس طرح جب قصر ابیض کے لئے مدائن میں تیسرا دن ہوا تو قصر ابیض کے باشندوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے (جزیہ) قبول کرلیا اور وہاں سے نکل آئے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت سعد قصر ابیض میں مقیم ہو گئے انھوں نے ایوان کسریٰ کو مصلیٰ (نماز پڑھنے کا مقام) بنا لیا تھا اس کی عمارت میں تصاویر نقوش تھے جن کو مٹایا نہیں گیا تھا۔

شاہی خاندان حلوان میں

محمد، طلحہ، مہلب اور سماک ہجیمی روایت کرتے ہیں کہ جب بھر سیر فتح ہوا تو بادشاہ (یزدگرد) نے اپنے اہل و عیال کو حلوان روانہ کر دیا تھا۔ جب مسلمان گھوڑوں پر پانی کے اندر سوار ہو کر چلے تو اہل فارس بھاگ گئے۔ ان کے گھوڑے دریا کے کنارے مسلمانوں کو روکنے میں مشغول رہے۔ ان کی مسلمانوں کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوتی رہی تا آنکہ ایک شخص نے آکر کہا۔

"تم کیوں اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہو۔ خدا کی قسم! مدائن میں کوئی نہیں رہا" (یہ سن کر) وہ بھی بھاگ گئے اور حضرت سعد باقی ماندہ لشکر کے ساتھ دریا کو عبور کر کے آگئے۔

محافظ کا قتل

مذکورہ بالا روایتوں کی دوسری روایت ہے کہ مسلمانوں کے پہلے دستوں نے اہل فارس کے آخری دستے کو پکڑ لیا تھا۔ ایک مسلمان نے جس کا نام ثقیف تھا اور جو قبیلہ عدی ابن شریف سے تعلق رکھتا تھا، اہل فارس کے ایک شخص کو دیکھا جو راستہ روکے ہوئے اپنے ساتھیوں کے سامان کی حفاظت کر رہا تھا۔ (ثقیف نے) اس کی طرف جانے کے لئے گھوڑا دوڑایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا آگے نہیں بڑھا۔ پھر وہ مسلمان اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کی گردن اڑا دی اور اس کے سامان پر قبضہ کر لیا۔

www.KitaboSunnat.com

ایرانی شہسوار کا قتل

عطیہ، عمرو اور ابو عمر دثار روایت کرتے ہیں کہ اہل عجم کا ایک بڑا شہسوار جو مدائن کا تھا، اس زمانے میں جازر کے قریب تھا۔ اسے بتایا گیا کہ اہل عرب (مدائن میں) داخل ہو گئے ہیں اور اہل فارس بھاگ گئے ہیں۔ اس نے لوگوں کے اس قول کی طرف توجہ نہیں دی اسے اپنے اوپر بہت زیادہ اعتماد تھا چنانچہ وہ روانہ ہوا تا آنکہ وہ اپنے دیہاتیوں کے گھر میں آیا جو اپنے کپڑے لے جا رہے تھے۔ اس نے پوچھا۔

"تمھیں کیا ہو گیا ہے؟" وہ بولے "بھڑوں نے ہمیں نکال دیا ہے اور وہ ہمارے گھروں پر غالب آگئی ہیں" اس نے ان پر نشانہ لگا کر انھیں دیواروں کی طرف بھگا دیا اور پھر انھیں فنا کر دیا۔ پھر اسے بہت گھبراہٹ محسوس ہوئی تو وہ کھڑا ہو گیا اور ایک دیہاتی کو گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا۔ اس نے گھوڑے پر زین کسی جس کا کمربند ٹوٹ گیا اس نے جلدی سے اسے باندھا اور سوار ہو کر ماہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل کر کھڑا ہو گیا اس کے پاس سے ایک آدمی گذرا اس نے نیزے سے حملہ کیا اور کہا "تم یہ مزہ چکھو میں ابن المحارق ہوں" اس نے اس کو قتل کیا پھر وہ روانہ ہو گیا اور اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کیا۔

تیر انداز کا خاتمہ ایک مسلمان نے ایک ایرانی کو پکڑا جو اسی جماعت کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے کو ملامت کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے "ہم کس چیز سے بھاگے" وہاں ایک ایسا تیر انداز بھی تھا جس کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا۔ وہ مسلمان اس کے پاس پہنچا اور اس کا کام تمام کر دیا اور کہنے لگا "میں ابن مشہر طا الجارہ ہوں" اس کے ساتھی بھاگ گئے۔

ایوان کسریٰ میں نماز مذکورہ بالا راویان بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد مدائن میں داخل ہوئے تو اس کی خلوت گاہیں دیکھیں جب وہ ایوان کسریٰ کے پاس پہنچے تو انھوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّ	انھوں نے بہت سے باغات، چشمے، کھیت،
مَقَامٍ كَرِيْمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا	عمدہ مقامات اور نعمتیں چھوڑیں جن سے
فٰكِهِيْنَ كَذٰلِكَ ۔ وَاَوْرَثْنَاهَا	وہ لطف اندوز ہو رہے تھے ان چیزوں کا
قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝	ہم نے دوسری قوم کو وارث بنایا۔

انھوں نے یہاں آکر فتح و نصرت (کے شکرانہ) نوافل آٹھ لگاتار رکعت کے پڑھے جو جماعت کے ساتھ نہیں پڑھے جاتے ہیں ان (رکعتوں) کے درمیان (سلام کے ذریعے) فرق نہیں کیا گیا تھا۔ انھوں نے اس (ایوان کسریٰ) کو مسجد بنا لیا حالانکہ اس میں مردوں اور گھوڑوں کی پختہ چونے سے تصاویر نقش کی ہوئی تھیں مگر حضرت سعد اور دوسرے مسلمان ان کی وجہ سے (نماز پڑھنے سے) نہیں رکے انھوں نے ان (تصاویر) کو اپنی حالت پر رہنے دیا۔ حضرت سعد جب مدائن میں داخل ہوئے تو اس وقت سے وہ پوری نماز (قصر نہیں کرتے تھے) پڑھتے تھے کیونکہ انھوں نے یہاں مقیم ہونے کا ارادہ کر لیا تھا۔

پہلا جمعہ عراق میں سب سے پہلا جمعہ جماعت کے ساتھ مدائن میں ماہ صفر ۱۶ھ میں ادا کیا گیا تھا۔

مدائن کا مال غنیمت محمد، مہلب، عقبہ، عمرو، ابو عمر اور سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد ایوان کسریٰ میں مقیم ہوئے۔ انھوں نے حضرت زہرہ کو حکم دیا کہ وہ آگے بڑھ کر اپنے لشکر کے ساتھ نہروان کی طرف جائیں۔ انھوں نے اسی قدر فوج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر طرف مشرکوں کو دور کرنے اور مال غنیمت جمع کرنے کے لئے بھیجی۔ پھر حضرت سعد تین دن کے بعد قصر کی طرف منتقل ہو گئے اور مدائن کے مال غنیمت کو جمع کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے عمرو بن عمرو بن مقرن کو مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ قصر، ایوان کسریٰ اور لوگوں کے گھروں سے جو مال غنیمت ملے ان سب کو جمع کر لیں اور تلاش کرنے کے بعد جو مال لایا جائے اس کا بھی حساب رکھا جائے۔

اہل مداین کا تعاقب اہل مدائن کو جب شکست ہوئی تو اس وقت انھوں نے تمام مال لوٹ لیا تھا اور وہ مال لے کر ہر طرف بھاگ گئے تھے اس لئے ہر طرف سے ان کا تعاقب کیا گیا اور انھیں پکڑ کر جو سامان وہ لے کر بھاگے تھے، چھین لیا گیا اور انھیں جمع شدہ مال غنیمت میں شامل کر لیا گیا۔ سب سے پہلے جو مال غنیمت جمع کیا گیا وہ قصر ابیض، منازل کسریٰ (بادشاہ) کے گھروں، اور مدائن کے باقی گھروں سے حاصل کیا گیا تھا۔

سونے چاندی کے برتن حبیب بن صہبان روایت کرتے ہیں۔ "جب ہم مدائن میں داخل ہوئے ہم نے ترکی خیمے دیکھے تو سر بمہر ٹوکروں سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے خیال کیا کہ ان میں کھانے پینے کا سامان ہو گا مگر ان میں سونے چاندی کے برتن نکلے جو بعد میں مسلمانوں میں تقسیم ہوئے۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گشت کر رہا تھا اور اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا، چاندی کے بدلے سونے (کے برتن) کو لے لو"۔ ہمیں وہاں کافور کی بہت مقدار ملی۔ ہم نے اسے نمک خیال کیا اور آٹے میں ملا کر گوندھا تو روٹی میں اس کی تلخی پائی۔"

شاہی جواہرات و دیگر سامان اسمٰعیل بن سمیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت زہرہ ہراول دستے کر دشمن کے تعاقب میں نکلے یہاں تک کہ وہ خرزان کے پل پر پہنچ گئے وہاں (اہل فارس) موجود تھے مسلمانوں نے حملہ کیا تو خچر پانی میں گر پڑا وہ جلدی سے اس (خچر) کی طرف گئے تو حضرت زہرہ نے فرمایا "میں خدا کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ یہ خچر بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے لئے ایرانی اس کی طرف گئے اور اس خطرناک موقع پر انھوں نے تلواروں کا خوف نہیں کیا" لہٰذا حضرت زہرہ گھوڑے سے اترے اور ان لوگوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ خچر کو نکالیں جب وہ اسے نکال کر لائے تو اس پر کسریٰ (شاہ ایران) کی قیمتی پوشاکیں، بارہ زیورات اور وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زرہ تھی جو جواہرات سے آراستہ تھی۔ وہ اسے زیب تن کر کے فخر و ناز کے ساتھ ہٹھیا کرتا تھا۔ یہ خچر مال غنیمت کے مرکز کی طرف پہنچا دیا گیا انھیں کچھ نہیں معلوم تھا کہ اس پر کیا ہے۔

زہرہ کے اشعار حضرت زہرہ نے اس موقع پر یہ رجزیہ اشعار کہے۔

(۱) "آج میری قوم پر میرا ننھیال اور ددھیال دونوں قربان ہوں کیونکہ انھوں نے نہر کی جنگ پر مجھے چھوڑ کر چلے جانا پسند نہیں کیا۔ (۲) انھوں نے خچر کی لڑائی میں شمشیر براں سے دشمنوں کے سر کاٹ دیئے (۳) انھوں نے اہل فارس کو ٹیلوں پر اس طرح گرایا جیسے کہ وہ کوئی چوپائے اور مویشی ہوں۔"

شاہی تاج اور قیمتی لباس کلبی بیان کرتے ہیں "میں ان لوگوں میں تھا جو اہل فارس کا تعاقب کرنے نکلے تھے ہمیں دو خچر والے ملے جو تیر اندازی سے گھوڑ سواروں کو لوٹا دیتے تھے۔ میں ان دونوں کے پاس پہنچا تو ایک دوسرے سے کہنے لگا۔ "تم تیر چلاؤ میں تمھاری حفاظت کرتا ہوں" چنانچہ ہر ایک نے دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے تیر چلائے۔ مگر میں نے ان پر حملہ کر کے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ میں ان دونوں خچروں کو لے کر مال غنیمت کے مہتمم کے پاس پہنچا وہ لوگوں کی لائی ہوئی چیزوں کو لکھ رہے تھے اور خزانوں اور گھروں کی چیزوں کو بھی لکھ رہے تھے۔ وہ کہنے لگے "تم ٹھہر جاؤ تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ تمھارے ساتھ کیا ہے" میں نے ان کا سامان زمین پر گرایا تو دو بڑے بڑے تھیلے ایک خچر کے اوپر سے نکلے جن میں کسریٰ (شاہ ایران) کی وہ پوشاکیں تھیں جو ریشم کی تھیں اور سونے کے تاروں سے بنی ہوئی تھیں اور جواہرات سے آراستہ تھیں اور دوسرے تھیلے میں کسریٰ کا مرصع تاج تھا جو جواہرات سے جڑا ہوا تھا۔

بادشاہوں کی زرہیں اور تلواریں محمد، طلحہ اور مہلب روایت کرتے ہیں کہ حضرت قعقاع بن عمرو بھی اس دن تعاقب میں نکلے، انھیں ایک ایرانی ملا جو لوگوں کی حفاظت کر رہا تھا اس کے ساتھ ان کی جنگ ہوئی اور وہ مارا گیا۔ اس کے پاس دو چمڑے کے بیگ تھے اور دو غلاف تھے۔ ایک غلاف میں پانچ تلواریں تھیں۔ دوسرے میں چھ تلواریں تھیں۔ چمڑے کے دونوں بیگوں میں بہت سی زرہیں تھیں اور ان زرہوں میں کسریٰ کی زرہ، اسی کا خود، ہاتھوں اور پاؤں کا لوہے کا لباس ہرقل خاقان، داہر، بہرام چوبین، سیاوخش اور نعمان کی زرہیں تھیں۔ یہ ایران کے بادشاہوں نے اس وقت حاصل کی تھیں جب انھوں نے خاقان، ہرقل، اور داہر سے جنگیں کی تھیں۔ نعمان (شاہ حیرہ) اور بحر، پوبین کی زرہیں اس وقت ملی تھیں جب ان دونوں نے کسریٰ سے بغاوت کی تھی اور (زرہیں چھوڑ کر) بھاگ گئے تھے۔

یادگار سامان کی تقسیم ان دو غلافوں میں سے ایک غلاف میں کسریٰ ہرمز، قباد اور فیروز کی تلواریں تھیں دوسری تلواروں میں ہرقل، خاقان، داہر، بہرام، سیاوخش اور نعمان کی تلواریں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ وہ ان چیزوں کو حضرت سعدؓ کے پاس لائے تو حضرت نے فرمایا "تم ان تلواروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرلو" انھوں نے ہرمز کی تلوار پسند کی اور حضرت سعدؓ نے انھیں بہرام کی زرہ دی۔ باقی چیزوں کو کسریٰ اور نعمان کی تلواروں کے علاوہ ان کے لشکر میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان دو تلواروں کو حضرت عمرؓ کے پاس روانہ کیا گیا تاکہ تمام عرب اس خبر کو سن لیں کیونکہ وہ ان دونوں تلواروں سے واقف تھے۔ ان دونوں تلواروں کو خمس (سرکاری مال غنیمت) میں شامل کیا گیا۔ کسریٰ کے زیورات تاج اور پوشاکیں بھی حضرت عمرؓ کے پاس بھیجی گئیں تاکہ تمام مسلمان ان کو ملاحظہ کر سکیں اور تمام عرب کو اس خبر کا علم ہو جائے۔ اس بنیاد پر خالد بن سعید نے حضرت عمرو معدیکرب کی (مشہور) تلوار صمصام کو اس زمانے میں چھین لیا تھا جب کہ وہ مرتد تھے

سونے چاندی کی مورتیاں

حضرت عصمۃ بن الحارث الیضی بیان کرتے ہیں "میں بھی ان لوگوں کے ساتھ نکلا جو تعاقب کے لئے روانہ ہوئے تھے میں نے ایک عام راستہ اختیار کیا وہاں ایک گدھے والا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ اسے ہنکا کر دوسرے شخص کے پاس لے گیا جو اس کے سامنے تھا وہ دونوں اپنے گدھے ایک ایسی نہر کے پاس لے گئے جس کا پل ٹوٹا ہوا تھا وہ وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ میں ان کے پاس پہنچا۔ اس وقت وہ دونوں منتشر ہو گئے ان میں سے ایک نے مجھے تیر مارا لہٰذا میں نے جنگ کر کے اسے قتل کر ڈالا۔ دوسرا بھاگ گیا تو میں دونوں گدھوں کو لے کر مال غنیمت کے مہتمم کے پاس لایا انھوں نے ان کا سامان دیکھا تو ان میں سے ایک پر دو تھیلے تھے۔ ایک میں سونے کا بنا ہوا گھوڑا تھا جس کی زین چاندی کی تھی اور اس کے منہ کے اندر اور گلے پر یاقوت اور زمرد چاندی کے ساتھ پروئے ہوئے تھے اس کی لگام بھی اسی قسم کی تھی۔ اس کا سر چاندی کا بنا ہوا تھا اور اس کا تاج جواہرات سے مرصع تھا۔

آخر میں چاندی کی بنی ہوئی ایک اونٹنی تھی جس پر سونے کا کجاوہ تھا اور اس پر بھی سونے کا تھا اور اس کی باگ بھی سونے کی تھی اور ہر چیز میں یاقوت پروئے ہوئے تھے۔ اس (اونٹنی) پر سونے کا بنا ہوا ایک مرد (سوار) تھا جس کا تاج جواہرات سے مرصع تھا۔ کسریٰ ان دونوں کو تاج کے دو ستونوں پر رکھتا تھا۔

مسلم سپاہیوں کی دیانت داری

ابو عبدہ عنبری روایت کرتے ہیں کہ جب مسلمان مدائن میں مقیم ہوئے اور انھوں نے مال غنیمت کو جمع کرنا شروع کیا تو ایک آدمی ایک ڈبا لے کر آیا اور اسے مال غنیمت کے مہتمم کے حوالے کر دیا تو لوگ اس کے ساتھ تھے انھوں نے کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے ایسی چیز نہیں دیکھی ہماری کوئی چیز اس کے ہم پلہ نہیں ہے اور نہ اس کے قریب ہے"۔ لوگوں نے کہا "کیا تم نے اس میں سے کوئی چیز نکالی ہے"؟ وہ بولا "اگر اللہ نہ ہوتا تو میں تمہارے پاس اسے لے کر نہ آتا"۔ اس پر لوگوں نے خیال کیا کہ وہ اہم شخصیت کا مالک ہے لہذا انھوں نے پوچھا "تم کون ہو" وہ بولا۔

"نہیں۔ خدا کی قسم! میں اپنا نام تمھیں اور دوسروں کو نہیں بتاؤں گا کیونکہ تم لوگ میری تعریف و تحسین کرو گے۔ میں اللہ ہی کی تعریف کروں گا اور اس کے ثواب پر رضامند رہوں گا"۔

لوگوں نے اس کا پیچھا کیا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا تو انھوں نے اس کے بارے میں دریافت کیا (معلوم ہوا کہ) وہ عامر بن عبد قیس ہے۔

دیانت داری کی تعریف

محمد، طلحہ، مہلب، عمرو اور سعید روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد نے فرمایا "خدا کی قسم! یہ لشکر امانت دار ہے اگر اہل بدر کو پہلے سے (فضیلت) نہ حاصل ہوتی تو میں کہتا کہ وہ اہل بدر کی فضیلت رکھتے ہیں۔ میں نے بہت سی قوموں کے بارے میں تحقیق کی ان کے اندر مال حاصل کرنے کے سلسلے میں کچھ خامیاں ہوتی ہیں مگر ان لوگوں کی ایسی کوئی خامی میں نے نہ سنی اور نہ میں خیال میں لایا۔

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں "اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اہل قادسیہ میں سے ہم نے کسی کو نہیں پایا کہ وہ آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کا طلب گار بھی ہو۔ ہم نے تین اشخاص پر الزام لگایا تھا مگر اپنے زہد اور ایمان داری میں انھیں الزام کے برخلاف پایا۔ ایسے اشخاص یہ ہیں۔

(۱) طلیحہ بن خویلد (۲) عمرو بن معدیکرب (۳) قیس بن المکشوح۔

حضرت عمر کا خراج تحسین

قیس العجلی بیان کرتے ہیں "جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسریٰ کا پٹکا، تلوار اور دیگر ساز و سامان آیا تو آپ نے فرمایا۔

"وہ قوم جس نے یہ چیزیں بھیجیں، نہایت ہی امانت دار ہے"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "چونکہ آپ عفت شعار اور پاکیزہ ہیں اس لئے رعایا بھی پاک دامن اور ایماندار ہے"۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں "جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسریٰ کے ہتھیار ملاحظہ فرمائے تو آپ نے فرمایا۔

"وہ قوم جس نے یہ چیزیں بھیجی ہیں، نہایت ہی دیانت دار ہے"۔

مال غنیمت کی تقسیم

محمد، طلحہ، عمرو، سعید اور مہلب روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے مدائن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قیام کرنے کے بعد اہل عجم کی تلاش وتعاقب میں (فوجی دستے) بھیجے تو تعاقب کرنے والے نہروان تک پہنچ گئے تھے پھر وہ واپس آ گئے تھے۔ مشرکین حلوان تک پہنچ گئے تھے۔

حضرت سعدؓ نے خمس (پانچواں حصہ) نکال کر مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہر سوار کو بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) کی رقم ملی۔ اس وقت تمام مسلمان سوار تھے۔ ان میں سے کوئی پا پیادہ نہیں تھا۔ مدائن میں گھوڑے بہت زیادہ تھے۔

حضرت شعبی نے بھی اسی قسم کی روایت بیان کی ہے۔

مذکورہ بالا راویاں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعدؓ نے مدائن کے گھروں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا تھا اور وہ ان میں رہنے لگے تھے۔

مال غنیمت پر قبضہ کرنے کے منتظم عمرو بن عمرو المزنی تھے تقسیم کرنے کی نگراں سلمان بن ربیعہ کرتے تھے۔ مدائن ماہ صفر ۱۶ھ میں فتح ہوا۔

ایوان کسریٰ میں عبادت

جب حضرت سعدؓ مدائن میں داخل ہوئے تو وہ پوری نماز پڑھنے لگے تھے (سفر کی نماز نہیں پڑھتے تھے) وہ روزے بھی رکھتے تھے انھوں نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ایوان کسریٰ میں نماز پڑھیں انھوں نے اسے عیدگاہ بھی بنا لیا تھا اور وہاں ایک منبر بھی نصب کر دیا تھا۔ وہ تصویروں کے باوجود وہاں نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کی نماز بھی وہیں پڑھتے تھے۔

جب عید الفطر کا دن آیا تو لوگوں نے کہا "باہر میدان میں نماز پڑھی جائے کیونکہ عیدین کا مسنون طریقہ باہر نماز پڑھنا ہے"۔ اس پر حضرت سعدؓ نے فرمایا۔

"تم اس کے اندر نماز پڑھو ایسی صورت (خواہ بستی کے اندر نماز پڑھی جائے یا باہر پڑھی جائے (دونوں کا حکم یکساں ہے)

www.KitaboSunnat.com

مدائن میں قیام

حضرت شعبی فرماتے ہیں "جب حضرت سعدؓ مدائن میں فروکش ہوئے اور انھوں نے گھروں کو تقسیم کر دیا تو انھوں نے (مسلمانوں کے) اہل وعیال کو بلوا لیا اور انھیں گھروں میں اتارا اس طرح مسلمان مدائن میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ جلولاء تکریت اور محاصل کی مہموں سے فارغ نہیں ہوئے اس کے بعد وہ کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے۔

المکتبۃ الشاملۃ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
01380
نمبر
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ طبری

حصہ دوم



خلافتِ راشدہ

تصنیف: ابی جعفر محمد بن جریر الطبری
ترجمہ: سید محمد ابراہیم ایم اے

نفیس اکیڈمی۔ کراچی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ